اعلان۔ رسالہ مولوی احمد الدین صاحب پنجابی کے جواب میں بغرض حفاظت مذہب عوام شیعہ جاہل بھولوں کے لیے یہ کتاب شائع کی گئی ہے اہل سنت اسے ہرگز نہ دیکھیں۔

جلد اوّل

قواضب الاسیاف علی عنق الاعتساف فی رد مجمع الاوصاف

مصنفہ

عالی جناب ملکی آداب مولوی سید مظہر حسن صاحب قبلہ

تعلقہ دار دامت برکاتہ و زادت

افاداتہ مطبوعہ ۱۳۱۸ سنہ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد لا الہ الا
ھو الرحمن الرحیم لا شریک لہ ولا شبیہ لہ ولا نظیر لہ ولا مثل لہ ولا ضد لہ ولا ند لہ لا
الہ الا ھو الحلیم الکریم لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً ولا ناصراً ولا عضداً فلا اشرک بعبادۃ
ربی احداً ولا اجد من دونہ ملتحداً لا الہ الا ھو العزیز الحکیم لا راد لفضلہ ولا معقب
لحکمہ ولا منازع فی سلطانہ ولا معارض لبرھانہ ولا مشارک فی ملکہ ولا معین فی خلقہ
ولا مقاوم لسخطہ وغضبہ ولا مانع لعطائہ ورحمتہ ولا مفر عن بطشہ وسطوتہ ولا نافذ
من اقطار سمواتہ وارضہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لیس لہ جسمٌ ولا
صورۃٌ ولا عضوٌ ولا جارحۃٌ ولا جوھرٌ ولا عرضٌ ولا اجزاءٌ لا خارجیۃ
ولا ذھنیۃ ولا وھمیۃ ولا عقلیۃ ولیس لہ نقطۃٌ ولا خطٌ ولا سطحٌ ولا ثقلٌ ولا خفۃٌ
ولا سکون ولا حرکۃ ولا جھۃ ولا زمانٌ ولا مکانٌ وکل یوم ھو فی شان
لیس کالظلمۃ والنور ولا کالظل والحرور لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
لا یسئل بالکم والکیف ولا بالحیث والاین ولا یشار الیہ بالانامل والایدی ولا

بالرّاس والعین ولا یدرک بالـلامسۃ ولا بالذائقۃ ولا بالشامّۃ ولا بالسّامعۃ
ولا بالباصرۃ لا فی الدنیا ولا فی الاخرۃ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
وھو اللّطیف الخبیر لیس العرش والکرسیّ مکانہ ولا السّموات والارض مقامہ
وانّہ بکلّ شیٔ محیط واقرب الینا من حبل الورید فطر الخلائق بقدرتہ
ورزقھم من فضلہ وھداھم برحمتہ وکتب علی نفسہ الرّحمۃ بلطفہ وعدلہ
وھو الغفور الودود ذو العرش المجید فعّال لما یرید بعث النّبیین وارسل
المرسلین مبشرین ومنذرین والصّلوۃ علی من ختم بہ النّبوۃ والرّسالۃ
وخاطبہ فی الکتاب المبین بالمزمّل والمدثّر وطٰہٰ ویٰسٓ وارسلہ بالھدی
ودین الحق لیظھرہ علی الدّین کلّہ ولو کرہ المشرکون وقال مخاطبا لہ وما
ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وھو النّبی الممجد والرّسول المؤیّد المبعوث الی
کافۃ النّاس من الابیض والاسود اسمہ فی القران محمد وعلی لسان عیسی بن
مریم احمد قال عزّ من قائل تشریفا لہ وتفخیما وانعاما لہ وتکریما انّ اللہ وملئکتہ
یصلّون علی النّبی یا ایّھا الذّین امنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما لبّیک یا ربّ اقول
ایمانا بکتابک وامتثالا لامرک وتعظیما لرسولک اللّھمّ صلّ علی محمّد وال محمّد
صلوۃ لا تحصی ولا تعد من الازل الی الابد لا تنقطع ولا تنفد لا سیّما علی
وزیرہ واخیہ وخلیفتہ ووصیّہ امیر المومنین امام المتّقین یعسوب الدّین
قاتل المشرکین قائد الغرّ المحجلین مظہر العجائب والغرائب مفرّق الکتائب
اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب الّذی ذبّ بسیفہ یوم بدر عن الدّین والملّۃ
اذ المسلمون اذلّۃ بالفقر والقلّۃ فصاروا بنصرہ الاغنیاء والاجلّۃ ویوم احد
اذ عصی وفشل بعضھم الذین یریدون الدّنیا من بعد ما راوا من الغنائم
ما یحبّون فرجع المشرکون واستشھد المومنون وادبر المسلمون

وهم يصعدون ولا يلوون على احد والرّسول يدعوهم في اخراهم ولكنّهم لا
يرجعون وتدقدمه وحسر عن ذراعيه بعضب البتّار وصال صولة تشتت منها الكفار
فاستبان لا فتى الّا علىّ لا سيف الّا ذو الفقار ويوم الاحزاب اذ زاغت الابصار
وبلغت القلوب الحناجر ويظنّون بالله الظنّونا هنالك ابتلى المومنون وزلزلوا
زلزالا شديدا قتل من كان فارسا شديدا بضربة افضل من عبادة الثقلين
اذا تعدّ الفرائض واصبح بعضهم رعديدا ورد الله الّذين كفروا
بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المومنين القتال بعلىّ وكان
الله قويّا عزيزا ويوم خيبر اذ فرّا وارتدا على اعقابهما يجبّنان اصحابهما
ويجبّنونهما فقال صلى الله عليه واله وسلّم لاعطينّ الراية غدا رجلا
يحب الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله كرّارا غير فرّار يفتح الله عليه
جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره فطمع فيها الطامعون ورغب الراغبون
وتنافس المتنافسون وصار العبد العالم كالّذين لا يعلمون وزعموا
انّ عليّا ارمد فكانوا بذلك يفرحون فلمّا فلق الصّباح دعاه وشرّ باسه
وجهه وبريقه ورقى بريقه واعطى الرّاية بيده فاشار الى ما له من بعده
فاخذها واستظهر بقوّة ذى قوّة عند ذى العرش مكين مطاع ثمّ امين
فاذا نزل بساحتهم فساء صباح المنذرين وفتح الله الحصن على يده و
هرب اليهود كالظباء من اسده واعجز وعده بولية من اثابة المومنين
فتحا قريبا ومغانم كثيرة ياخذونها وكان الله عزيزا حكيما ويوم الفتح
اذ وضع قدميه على منكبى خير الانام وكسر الاوثان والاصنام وطهّر من
رجسها بيت الله الحرام وشيّد دين الاسلام ويوم حنين اذا عجبتهم كثرتهم
فلم تغن عنهم شيئا وضاقت عليهم الارض بما رحبت ثمّ ولّوا مدبرين

ثم انزل الله سکینتہ علے رسولہ وعلی المومنین الذین اتبعوا امیرھم یعسوب الدین فحملوا علے المشرکین وانزل جنودا لم تروھا وعذب الذین کفروا وذالک جزآء الکافرین فھذہ وامثالھا ایام الله قد نصر الله فیھا رسولہ بصالح المومنین والملٰئکۃ المسوّمین وقطع دابر الکافرین فالحمد لله رب العالمین وقد کتب الله ولایتہ من بعدہ وبعد رسولہ علے المومنین حیث قال فی کتابہ المبین انّما ولیّکم الله ورسولہ والّذین امنوا الّذین یقیمون الصّلوٰۃ ویؤتون الزّکوٰۃ وھم راکعون فصلوات الله وسلامہ علے رسولہ سید المرسلین وولیہ امیر المومنین وامتہ وبضعۃ رسولہ سیّدۃ نساء العالمین وامنآء الله وذریّۃ رسولہ الائمۃ المعصومین الی یوم الدین **امابعد** پس یہہ عبد ضعیف وذلیل ذو الطبع الکلیل الہاشمی العلوی الفاطمی حسن بن علی المدعو مظہر حسن النقوی وقاہ الله القوی شر کل غبی وغوی لکہنوی مولداً ومنشاً ومصطفےٰ آبادی موطناً ومسکناً خدمت مین برادران ایمانی واسلامی کی عرض کرتا ہے کہ یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ سنیون نے جب آتش بحث وجدال کو بھڑکایا ہے تو باوصف کثرت سواد مصداق کلّما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا الله خاسر وخائب ہوئی ہین اور شیعیان علی بن ابیطالب اسد الله الغالب باوصف قلت تعداد بمفاد کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ منصور وغالب ہوے ہین اسلئے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اہل حق کی شان مین فرمایا ہو کہ انّ جندنا لھم الغالبون اور ارباب باطل کے باب مین آیا ہو خسر ھنالک المبطلون لیکن حضرات سنیۃ البیہ صاحب غیرت وحیا ہین کہ کسیطرح باز نہین آتے اور مطلق نہین شرماتے جب سے کہ اردو زبان مین تصنیف کا رواج ہوا اس فرقے کے جاہلون اور نافہمون نے یہہ طریقہ اور وتیرہ اختیار کیا ہو کہ تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کے بعض مضامین کو اردو مین ترجمہ کرکے جھٹ پٹ ایک رسالہ تیار کر دیتے ہین اور اسکو مشتہر کرکے عوام بیچارون کو

دام مکر وفریب مین پھنساتے ہین اور اپنی لیاقت وعلم کا اظہار کرتے ہین حالانکہ اُس تحفہ مسروقہ کے جوابات اسقدر لکھے گئے ہین کہ اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی صرف کرے تو مشکل ہے کہ فقط اونکا مطالعہ کر سکے پہلے جب یہ کتاب لکھی گئی تو ابھی اچھی طرح مشتہر بھی نہین ہونے پائی تھی کہ شاہ صاحب کی زندگی ہی مین جناب حکیم **مرزا محمد** صاحب دہلوی نے **نزہہ اثنا عشریہ** کہ جو بارہ جلدون مین ہے اسکا ایسا جواب باصواب دندان شکن لکھا کہ فبہت بعد او سکے اور علماے اعلام وفضلاے کرام اسکی طرف متوجہ ہوئے اور بہت سے کتب مبسوطہ وغیر مبسوطہ اسکے جواب مین تالیف وتصنیف فرمائین مثل **صوارم و ذوالفقار وحسام وبوارق وطعن الرّماح وجواہر عبقریّہ و تقلیب المکائد وتشیید المطاعن** وغیرہ کے اور جناب افضل المتکلمین اٰیۃ اللہ فی العالمین ونقمتہ علی الجاحدین البری من کل شین جناب مولانا وسیدنا المولوی **السیّد حامد حسین** صاحب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے تو خاتمہ ہی کر دیا اور **عبقات الانوار** اسطرح کی کتاب لاجواب تصنیف وتالیف فرمائی کہ تمام علمائے اہل سُنّت سپر انداختہ ہوگئے اور اب سے قیامت تک اُوسکا جواب محال عادی ہے لیکن عوام بیچارے تو اِن باتون کو جانتے ہنین اور نہ اسقدر لیاقت رکھتے ہین کہ اونمین سے بعض کتب کا بھی مطالعہ کر سکین لہذا ان چھوٹے چھوٹے رسالون سے پریشان ہو جاتے ہین اور اہل علم کو اونکے جواب کی تکلیف دیتے ہین خیر یہ امر تو بجاے خود ہے اندنون مین ایک شخص پنجابی کچھ عجیب وغریب دماغ کے آدمی پیدا ہوئے ہین اور رسالہ **منع الانصاف** کے جواب مین اسی بنا پر آپ نے بھی ایک رسالہ بے نظیر تحریر فرمایا ہے اور اُسکے اخر مین رسالہ **موقظ** اہل سنت کی عبارت سے بھی کچھ تعرض کیا ہے اور نام اوسکا رکھا ہی **مجمع الاوصاف** مین کہتا ہون کہ واقعی یہ رسالہ مصنف صاحب کے بہت سی اوصاف کا مجمع ہے چنانچہ اونمین سے بعض کا مین یہان ذکر کرتا ہون **وصف اوّل** احمد الدّین مصنّف رسالہ مجمع الاوصاف نے کہ جسکا مین جواب لکھنے پر مجبور ہوا ہون شیعون کے مقابلے مین سنیون کی کتابین پیش کی ہین اور اسکی بعینہ یہ مثال ہے کہ کوئی ہندو کسی مسلمان کے سامنے اپنی کوئی پوتھی پیش کرکے کہے کہ

دیکھو اسمین ستون کی تعریف لکھی ہوئی ہے لہذا ہمکو چاہیے کہ بت پوجا کرو پس اسکے جواب مین جو کچھ کہ وہ مسلمان کہے وہی شیعون کا جواب بھی سنیون کی کتابون کی بابت سمجھ لینا چاہیئے **وصف دوم** وصف اول پر یہ اور ترقی کی ہے کہ جو عبارتین سنیون کی کتابون سے نقل کی ہین اونمین بھی تحریف لفظی ومعنوی وکمی وبیشی فرمائی ہے **وصف سوم** سنیون کی بعض کتابونکو لکھدیا ہے کہ یہ شیعون کی کتابین ہین **وصف چہارم** بعض کتب امامیہ اثناعشریہ سے جو عبارتین نقل کی ہین اونمین نہایت درجہ تحریف وخیانت کی ہی مگر پھر بھی وہ عبارتین اونکے مقصود کے موافق نہین ہوئین **وصف پنجم** فن مناظرہ مین آپ کو ایسا کمال اور اسطرح کا سلیقہ ہے کہ جو بحث اسکات والزام فرقہ حقّہ مین لکھا ہی اوسمین بعض مضامین ایسے مندرج کیے ہین کہ خود اپنے فرقہ سنّیہ کو اوسنے مغلوب ومبہوت کردیا ہی مثل بلعم باعور کے کہ گیا تھا حضرت موسٰے کے لشکر پر بددعا کرنے کے لیے اور خود اپنی قوم پر بددعا کرنے لگا فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث اوتترکه یلهث **وصف ششم** باوصف اسکے کہ مصنف صاحب زبان اردو بالکل نہین جانتے مونث کو مذکر اور مذکر کو مونث بولتے ہین اور پھر یہ رسالہ اردو مین لکھا ہے کاش اسکو پنجابی زبان مین لکھتے تو مناسب ہوتا **وصف ہفتم** ماشاء اللہ آپکو شعر کہنے کا بھی شوق ہے اور تخلص اپنا **واعظ** فرماتے ہین حالانکہ طبیعت ناموزون ہی چنانچہ اپنے اشعار ابیات مین آپنے ایسی صنعت کی ہے کہ اگر تمام شعرائے روے زمین علم عروض کو صرف کرین تو ہرگز اونکو موزون نہین پڑھ سکتے بشرطیکہ الفاظ ومعنی صحیح رہین شاید اس صنعت کا نام واعظ صاحب نے سہل ممتنع رکھا ہوگا انکے سوا اور بہت سے اوصاف ہین کہ سبکی تفصیل مین تطویل ہی سوال و جواب مین خود ہی معلوم ہو جائینگے ہر اہل انصاف وفہم اس بات کو تسلیم کریگا کہ یہ رسالہ واعظ صاحب کا اس قابل نہ تھا کہ کوئی شخص اہل علم مین سے اسکے رد کی طرف متوجہ ہو لیکن بعض احباب نے مجھسے اس امر کو مکرر بیان کیا کہ پنجاب مین اکثر عوام شیعہ اس رسالے کے سبب سے بہت پریشان ہین اور اسکے جواب کی بابت نہایت الحاح واصرار فرمایا لہذا مین نے بمجبوری اسکے رد کیلئے قلم اوٹھایا

مجھے علمای اعلام وفضلاے کرام سے امید ہی کہ مجھسے اس بات کا مواخذہ نکرین گے کیون ایسے شخص سے مقابلہ
کیا اور میرے اس عذر کو قبول فرمائین والعذر عند کرام الناس مقبول علاوہ اسکے
ہر ناظر خبیر ملاحظہ فرمائیگا کہ جس مسئلہ کو مین نے لکھا ہے اوسکی تحقیق اور حل اشکال کیطرف نظر کی ہے نہ واعظ
صاحب کی تحریر بیہودہ کی جانب پس حقیقت مین یہ کتاب تمام سنیون کے رد مین لاجواب ہے
نہ واعظ صاحب کے رسالہ واہیہ کا جواب واللہ حسبی وہو نعم الوکیل اور بافضال الٰہی
وبرکات رسالت پناہی جو اوصاف کہ اس کتاب مین مجتمع ہو گئے ہین وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین
میرے بیان کرنیکی حاجت نہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید از انجملہ اسکے خصائص مین سے
ایک یہ امر ہے کہ جو شخص طالب حق ہوگا اور تقلید مذہب آبائی وعصبیت وعناد کو طاق
نسیان پر رکھکے بنظر غور وتامل وانصاف فقط باب اول کو ملاحظہ فرمائیگا انشاءاللہ تعالی مذہب حق
اوسپر واضح وروشن ہو جائیگا اور زیغ اوسکے قلب مین باقی نرہیگا اسی سبب سے اسکا نام
مین نے **قواضب الاسیاف علی عنق الاعتساف** رکھا ہے **واضح ہو کہ** رسالہ
جمع الاوصاف احمد الدین واعظ کے گیارہ باب ہین چونکہ باب اول کے جواب مین طول بہت
ہوگیا ہے لہذا اسکو مین نے اس کتاب کا مجلد اول قرار دیا ہے اور یہ نام رکھا ہے جو مذکور
ہوا اور مجلد دوم مین پانچ بابونکا جواب ہے اور اوسکا نام مین نے **ارغام الآناف من عجائب
الخلاف** رکھا ہے اور مجلد سوم مین بھی پانچ بابون کا جواب ہے اور اوسکا نام مین نے **کفاف
لما ہو للعجاف** رکھا ہے ہر چند کہ مین نے ابتدا ہی سے اس رسالہ واہیہ کے جواب مین
اختصار کا قصد کیا مگر پھر بھی مجبوری اسقدر طول ہو گیا جس مذہب کے اثبات حقیت پر ہزارہا
دلائل قطعیہ موجود ہون اونکے بیان مین کوئی کہانتک اختصار کرے اب ہم سنی بھائیونکی
خدمت مین چند التماس کرتے ہین **اول** یہ کہ اگر کسی صاحب کا مادہ قابل ہو اور اس کتاب کے
مطالعہ وملاحظہ سے ہدایت پائین تو اس عاصی کو بھی مظان اجابت مین دعاے خیر سے یاد فرمائین دوم
یہ کہ جن لوگون کو بسبب عدم قابلیت مادہ یہ کتاب باعث ہدایت نہوا ون مین سے کوئی صاحب

جواب لکھنے کا قصد فرمائین تو انصاف اسکا مقتضی ہے کہ کل کتاب کا جواب لکھین اور اگر یہ ممکن نہو اور بواقعی ممکن نہین ہے تو پھر کسی ایک ہی پورے باب کا جواب لکھین یہ نہین کہ میری آدھی تقریر کا جواب لکھین اور آدھی کو حذف کر دین جیسا کہ واعظ صاحب نے رسالہ منع الانصاف کے جواب مین کیا ہے حالانکہ وہ بہت چھوٹا سا رسالہ اکیس صفحے کا ہے اور تقطیع بھی اوسکی بہت چھوٹی ہے اور اگر ایسا کرینگے تو یہ فعل اونکے عجز پر حمل کیا جائیگا اور اوس جواب ناقص و ناتمام کے جواب مین فقط چند الفاظ پر اکتفا کیجائیگی **سوم یہ** کہ اگر جواب لکھین تو شیعون کی کتابون سے اپنے مطلوب اور مقصود کو ثابت کرین جیسا کہ ہمنے سنیون کی کتابون سے ثابت کیا ہے اور اگر واعظ صاحب اپنے اسلاف کی تقلید کر کے ہمارے مقابلے مین سنیون کی کتابون کی عبارتین نقل کرینگے تو بخدا ئے لایزال ہم بھی اپنی کتابون کی حدیثین کہ جو مشکوٰۃ و رسالت و مصباح امامت سے اونکے سادات و کبرا کی مذمت مین منقول و ماثور ہین لکھنا شروع کر دینگے پھر اوسکا برا نمانین **چہارم یہ** کہ جس مسئلہ کا جواب لکھین اوس سے عدول کر کے دوسرے مسئلے مین نہ تقریر کرنے لگین کہ اسکو فن مناظرہ مین گریز کہتے ہین اور یہ امر مناظر کے کمال عجز پر دلالت کرتا ہے **اب مین** بعون اللہ تعالی رسالہ موصوفۃ الصدر کا جواب لکھنا شروع کرتا ہون لیکن وہ اوصاف یہان کہان کہ جو حضرت واعظ کی تصنیف مین ہین اور جو اوسکی عبارت مین اغلاط و الفاظ نامناسب و ناملائم و خلاف محاورہ و روزمرہ ہین اونکے تعرض سے بسبب چند وجوہ کے اعراض کرتا ہون **اول یہ** کہ عبارت عربی مین جو اغلاط ہین اونھین عوام تو سمجھانے سے بھی نہین سمجھ سکتے اور خواص خود ہی سمجھ لینگے کچھ حاجت بیان نہین ہے **دوم یہ** کہ خوف طوالت مانع ہے اس سبب سے کہ اس رسالہ مذکورہ واہیہ کی کوئی سطر ایسی نہین ہے کہ جس مین الفاظ نامربوط نہون اور اغلاط او سپر زائد ہین پس بر ظاہر ہے کہ تفصیل مین کسقدر طول ہوتا **سوم یہ** کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ ایسے اغلاط صریحہ سے کہ جنکو عوام کالانعام بھی سمجھ سکتے ہین تعرض کرون **چہارم یہ** کہ مجھکو اس کتاب کے لکھنے سے احقاق حق و ابطال باطل منظور ہے نہ واعظ صاحب کی تحمیق و تذلیل **قولہ** نحمدہ حمداً کثیراً علی ماھدینا صراطاً مستقیماً و نشکرہ شکراً جمیلاً علی انعامہ

لنا دیننا و دنیانا ونصلی علی افضل رسله افضل الصلوات ونسلم علیه اکمل التسلیما کثیرا
کثیرا الذی شانه رسول الله وخاتم النبیین وعلی اله واصحابه واحبابه وازواجه الی یوم
الدین منه بجمیع فیضه منصب عظیم لونهم الفاظ اقول یہ خطبہ مین نے فقط اسواسطے نقل کیا ہے کہ پورا
رسالہ واعظ صاحب کا اس کتاب کے اندر آجاے اور کوئی لفظ اونکی باقی نرہجاے کہ محل شکایت ہو
اس خطبہ کی فصاحت و بلاغت اور واعظ صاحب کی عربیت و ادبیت ظاہر ہے کما تری **قولہ** اما بعد
عاجز بندہ خادم العلما والمساکین احمد الدین واعظ ابن محمد شہباز **اقول** اہل فہم واعظ صاحب کی عبارت
اور اونکے نام نامی اور اونکے والد صاحب کے اسم گرامی کی ترکیب ملاحظہ فرماکے انصاف فرماوین کہ ایسے
شخص سے مقابلہ کرنا کسی اہل علم کو کسقدر شاق و ناگوار ہوگا مگر الضرورات تبیح المحذورات **قولہ** متوطن
موضع دہرابی تھانہ تلہ گنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم حال وارد موضع شاکرہ موہڑہ تھانہ جاتلی تحصیل
گوجرخان ضلع راولپنڈی جو چندان علم و فضل نہین رکھتا مگر اکثر فضلا و صلحا کی مصاحبت سے کچھ تھوڑا بہت
اور فرقہ شیعہ کی قبیحہ و شنیعہ مکائد سے کچھ واقف ہے **اقول** یہ سب کچھ تو حضرات سنیہ پر ختم ہے
اور مکائد مین بھی یہی لوگ ان کیدکن عظیم کے مصداق ہین فرقہ ناجیہ شیعہ امامیہ کو ان باتون سے کیا
علاقہ لیکن اس شخص نے یہ فقرہ شنیعہ بے پیر با تبیر شاہ عبد العزیز دہلوی صاحب تحفہ سارق صواقع نصر اللہ کابلی
کی تقلید سے لکھا ہے لہذا اسکو کتاب تقلیب المکائد مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے تئین مع اپنے احزاب کے اس
آیہ کریمہ کا مصداق سمجھنا چاہیے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** ارباب
دانش کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ قرب قیامت کے باعث حسب ارشاد رسول آخرزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم
وایاہم لا یفتنونکم ولا یضلونکم رواہ مسلم یعنی آخری زمانے مین دجال جھوٹ کہنے والے ایسی باتین
لاوینگے جو تمھارے باپ دادون کے علم مین بھی نہ ہونگی پس خبردار اون سے بچنا کہ تمھین فتنے
مین نہ ڈالین اور تمھین گمراہ نکرین میرا علم جہان تک کہ مجھے پتہ دیتا ہے اب وہی زمانہ ہے اور
ویسے دجال بھی جوان مذاہب مختلفہ سے کوسون دور مین حسب الارشاد جناب مصطفوی

علیہ السلام عوام کو تشویش میں ڈالنے کے لیے بڑی متانت سے مستعد ہیں چنانچہ ہمارے
کانون موخر الذکر کے ایک مہربان باشندہ نے ایک کتاب منبع الانصاف + برعکس نہند نام
زنگی کافور + اور ایک دوسری موقظ اہل سنت مرتب کرکے چھاپ دین جنکے الفاظ دیکھنے والا حو
ولا قوۃ اور معنی جانچنے تو الہی توبہ غرض مسلمانون کے گمراہ کرنے مین جتنی مقدور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ
اوٹھا نہین رکھا گیا **اقول** اس عبارت مین واعظ صاحب نے اپنی عقلمندی سے روایت خم سے جو
حدیث لکھی ہے اوسکا مصداق مصنف منبع الانصاف کو قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ میرا علم
یہان تک کہ مجھے پتہ دیتا ہے اب وہی زمانہ ہے اور ایسے دجال بھی الخ کوئی اونسے پوچھے کہ یہ
کیا جنون اور آپ کا علم کیا شے تھا آپ کو تو اجتہاد کا بھی دعوی نہ ہوگا اور اگر شاید ہو تو جب
آپکے عقیدہ فاسدہ مین کل انبیا و مرسلین عموماً اور ہمارے سید المرسلین و خاتم النبیین خصوصاً مجتہد
تھے اور اپنے اجتہاد مین خطا فرماتے تھے تو پھر آپکے اجتہاد کا کون اعتبار کریگا اور ایسے شخص فاسد
العقیدہ کو کون خطا سے بری سمجھیگا چنانچہ آپ ہی نے اسی رسالہ مہملہ کی تیسری باب مین صفحہ ۲۳ تک
لکھا ہے پھر آنحضرت نے حضرت ابوبکر کے کہنے کے موافق بعوض مال سب قیدی رہا کر دیئے اس وقت
یہ آیت نازل ہوئی جو پارہ واعلموا کے ربع اول مین ہے ماکان لنبی ان یکون له اسری حتی
یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
یعنی نہین لائق کسی پیغمبر کو کہ ہووین اوسکے لیے قیدی یہانتک کہ سخت مارے
اونکو زمین مین چاہتے ہو تم متاع دنیا کی اور اللہ تعالی چاہتا ہے تمھارے لیے
درجہ آخرت کا والآیۃ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون
خطاء ولکن لا یقرون علیہ تم عبارت البیضاوی یعنی یہ آیت اس
بات کی دلیل ہے کہ انبیا علیہم السلام اجتہاد کرتے ہین اور کبھی وہ اجتہاد
خطا ہو جاتا ہے لیکن اوسپر قرار نہین پکڑتے یعنی پیغمبران علیہم السلام
بھی مجتہد تھے اور اون کا اجتہاد بھی کبھی اصل مراد کو نہین پہونچتا تھا الخ

معلوم کرنے کے بعد اوس سے رجوع کرجاتی تھے شیعہ نے اس آیت سے اعتراض کیا ہے کہ مہاجرین
وانصار نے دنیا کی خواہش پر قیدیون کو چھوڑ دیا سو یہ اعتراض صحابہ رضی اللہ عنہم پر کرنا سخت کم فہمی ہے
معلوم نہین کہ یہ شیعہ کچھ علم بھی جانتا ہے یا نہین بلکہ اتنا بھی نہین سمجھتا کہ اگر یہ قیدی صحابہ کی طمع سے رہا
ہوگئے تو حق تعالی اپنے نبی کو کیون جھڑک دیتا انتہی کلامہ والنتهی ملامہ ان کفریات کا جواب
دندان شکن تو ہم باب سوم کے جواب مین لکھینگے لیکن یہان اسقدر کہتے ہین کہ جو شخص خدا و رسول خدا
و روز خرا پر ایمان لایا ہو وہ ہمکو اس بات کا جواب دے کہ ایمان و اسلام اسی کا نام ہے کہ چند
صحابہ کی برئیت کے لیے سب انبیا علیہم السلام عموماً اور جناب سید المرسلین خصوصاً مجتہد اور مخطی فی الاجتہاد
قرار دیے جائین اور آپ کی نسبت کہ جو محبوب خدا ہین یہ کلمہ کفر کہا جاے کہ حق تعالی اپنے نبی کو کیون
جھڑک دیتا یا ناعی الاسلام قم فانعہ قد مات عرف و بدا منکر
و نیز چھٹے باب مین جناب رسول خدا کے اقوال و افعال پر صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۹۹ تک بہت سے
اعتراض کیے ہین اور آپ کی بہت سی خطائین اپنے نزدیک ثابت کی ہین از انجملہ صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے
بلکہ آن افضل مخلوقات کا اجتہاد بھی کئی بار صواب کو نہین پہونچا۔ آگے اوسکی تفصیل بیان کی ہے
چنانچہ صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے اور منجملہ اونکے ایک وہ ہے جو حضرت رافع بن خدیج معتمد علیہ صحابی
انصاری روایت کرتا ہے کہ نبی مدینہ منورہ مین جب تشریف لائے تو اوسوقت وہان کے
لوگ کھجور کے درختون کو بغرض اصلاح تراش رہے تھے جناب رسولخدا نے ارشاد کیا کہ تم لوگ کسلیے
یہ عمل کرتے ہو اور بعض درختون کو کاٹ کر بعض مین لگا نا کیا فائدہ ہے لوگون نے گذارش کی
کہ ہم زمانہ قدیم سے اسیطرح کرتے چلے آئے کیونکہ یہ عمل کثرت پھل کا سبب ہے رسول اللہ نے فرمایا
کہ یہ کام چھوڑ دو اور درختون کو اپنی اصالت پر رہنے دو کہ اس وجہ سے زود تر پھل ہوگا اور بہت
ہوگا اونھون نے رسول پاک کے فرمانے پر اوسکو چھوڑ دیا۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آخر مین پھل بہت ہی کم
[illegible] سے لوگون کا ہزار ہا روپیہ کا نقصان ہوا انتہی اور کچھ اسی قدر پر موقوف نہین ہے بلکہ
[illegible] حضرت کی کفریات سے مملو ہے یہ تو آپ کے یہان کے اجتہاد کا حال ہے اب ہم اگر کہین کہ بعد

یہ اجتہاد ہے کہ جسقدر آیات واحادیث دجّالین کذّابین ومتبدعین وضالّین ومضلّین و ناکثین وقاسطین ومارقین کے باب مین ہین اون سب سے مراد آپ ہی کے بانیان مذہب از قسم خلفا وامرا ورؤسا وعلما وفقہا ومحدثین ومتکلمین ہین تو آپ خفا ہوجائینگے اور برا مانینگے حالانکہ اسکے اوپر ادلّہ قطعیہ عقلیہ ونقلیہ کلام الٰہی واحادیث رسالت پناہی سے قائم ہین لیکن آپکے ایسے دعوی بے دلیل کے جواب مین انمین سے بعض کی بھی تفصیل تطویل بے فائدہ ہے البتہ انمین سے مارقین سے مراد خاص کرکے خوارج ہین لیکن آپ اوس فرقہ سے بھی کلیۃً خارج نہین ہوسکتے چند وجوہ سے اوّل اصول آپکے اور اونکے اکثر ایک ہین اسلیے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ بھی مثل آپکے امت کو مطلق العنان اور خود مختار جانتے ہین کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ اور امیر بنالین اور عدم استخلاف جناب رسالت مآب کے قائل ہین اور حضرت کو مخطی فی الاجتہاد سمجھتے ہین چنانچہ تقسیم غنایم حنین مین ذوالخویصرہ تمیمی کے اعتراض کا قصہ اظہر من الشمس ہے کہ اوسنے کہا کہ اعدل یا محمد فانک لم تعدل یعنی عدل کر اے محمد پس تو عدل نہین کرتا ہے آپنے اوسکے جواب مین فرمایا کہ ویحک ان لم اعدل فمن یعدل یعنی وائے ہو تیرے اوپر اگر مین عدل نکرونگا تو پھر کون عدل کریگا بعد اسکے اوس ملعون نے کہا کہ ہٰذہ قسمۃ ما ارید بہا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم ہے کہ اسکے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کا ارادہ نہین کیا جاتا اور حضرت نے اوسکے باب مین فرمایا کہ سیخرج من ضیضئی ہٰذا الرجل قوم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ الحدیث یعنی عنقریب اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ نکل جائینگے دین سے جس طرح کہ نکل جاتا ہے تیر کمان سے اور یہ حدیث اور مثل اسکے اور بہت سی احادیث خوارج کے باب مین صحاح اہل سنّت مین موجود ہین اور اسی سبب سے وہ لوگ مارقین کہلاتے ہین ونیز حدیث ذوالخویصرہ کو نواب علامہ امیر الملک سیّد محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مطبوعہ مطبع شاہجہانی واقع شہر

لہ کتاب ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۸ مطبوع مطبع غیاثیہ ۱۲ منہ ۲ صحیح بخاری جلد ثانی باب علامات النبوۃ مطبوع میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری صفحہ ۲۰۱ وغیرہ

مجبولی کے صفحہ ... فصل یازدہم مین بطور اختصار نقل کیا ہے پس یہ تو ایک ہی غرض تھا اور آپنے
بہت سے اعتراض اس رسالہ واہیہ مین جناب رسالت مآب کے افعال و اقوال پر فرمائے ہین کہ حقیقت
مین وہ اعتراض مین جناب باری تعالی عز اسمہ پر اب یہ فرمایئے کہ آپ اور آپکے ہم مشرب کہ جو اوس مخبر
صادق پر اعتراض کرنے والے ہین کہ جسکی شان مین آیا ہے کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
کیونکر دین سے احاطے کے اندر رہ سکتے ہین **دوم** آپ کے اکثر محدثین مثل بخاری وغیرہ کی بعض شیوخ
خوارج مین اور یہ لوگ اونکو ثقہ اور صادق اللہجہ سمجھتے مین اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے **سوم** عداوت
بھی وصی و خلیفہ و جانشین بلافصل سید المرسلین امیر المومنین و یعسوب الدین مین آپ اور خوارج دونون شریک
ہین فرق اسقدر ہے کہ وہ لوگ اس امر کا اعلان کرتے ہین اور آپ باوصف قائل ہونے عدم جواز تقیہ کے
اخفا و رہین انشاء اللہ العزیز آپ کا کشف استار و ہتک اسرار اسی رسالہ مہا کے جوابات مین مقامات
متعددہ مین کرینگا آپ گھبرایئے نہین اب آپ سے مین ایک مقام پر یہ سوال کرتا ہون کہ آپنے جو حدیث مسلم سے
لکھی ہے صحیح ہے یا غلط اگر کہیے گا کہ غلط تو ایک عجیب لطیفہ ہوگا کہ خود غلط املا غلط انشا غلط اور اگر کہیے گا کہ صحیح
تو مین آپ سے یہ سوال کرونگا کہ منبع الانصاف و موقظ اہل سنت مین جو احادیث لکھی گئی ہین وہ صحیح مین یا
غلط اگر آپ کہیے گا کہ صحیح تو ہم کہینگے کہ پھر آپ کی یہ کیا حماقت ہے کہ احادیث صحیحہ کے نقل کرنیوالے کو دجالون
کذابون کے زمرے مین داخل کرتے ہین اور اگر کہیے گا کہ غلط تو آپکے کل محدثین کہ جو مولفین صحاح ستہ وغیرہ
مین دجالون کذابون کے زمرے مین داخل ہو جاینگے اس سبب سے کہ اون دونون رسالون مین جو احادیث
لکھی گئی ہین وہ آپ ہی کے صحاح سے نقل کی گئی ہین فافہم وتدبر **قولہ** نعوذ باللہ صحابہ کبار رضوان اللہ
علیہم اجمعین کو کافر و منافق اور غاصب حقوق قرار دیا اور ائمہ کرام کے حق مین شرمناک طعن لکھکر اپنے نامہ اعمال کو
خوب سیاہ کیا **اقول** شیعہ اہلبیت رسالت صحابہ کبار و ائمہ کرام کے حق مین کیا طعن کرینگے نعوذ باللہ سنت
... انبیاے کرام کو گمراہ اور ہمارے جناب سید الانام کو خصوصاً عاصی و مخطی و مجنون سمجھتے ہین جیسا کہ
... حسب یہ رسالہ ان خرافات سے مملو ہے اور ہم بعض صفحات کا نشان بتا چکے ہین
... بخوف ... مین ان مثالب جو صحابہ کرام و تنک اصحاب اللہ ... فیما خالد ... مشار ...

اور جو ائمہ کہ جعلنا ہم ائمۃ یدعون الی النار کے مصداق ہیں اونپر طعن بلکہ لعن کرتے ہیں اسلیے کہ اونکے علیہم اللہ و منہم الملاعنون قولہ مگر اس کو عقل نے اتنا نہ سوچا کہ اصحاب کبار کے طعن سے صرف یہی نہو گا کہ ناظرین کتاب کو اونسے نفرت پیدا ہو گی بلکہ یہ نتیجہ نکلیگا کہ دین اسلام میں ایک سخت خور وقوع ہو گا کیونکہ مطعون اصحاب ہی وہ اولو العزم وجود و فیض آمود ہیں کہ جنھوں نے اپنی مساعی جمیلہ و کوشش بلیغہ سے دین اسلام کو اقطار عالم میں پھیلایا اور فتحیات ممالک کو مفتوح کر کے اسلام کا نقشہ دنیا میں جمایا چنانچہ ہر ایک فرقہ کی تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور صدیق اکبر کے فتوحات سے ہی اسلام کو جزیرہ عرب سے نکالکر روم - فارس - دمشق - بشام وغیرہ وغیرہ ملکوں میں بادشاہت کی حد کو پہنچایا پس جب خلفائے اربعہ میں سے پہلے تین خلیفے ابوبکر - عمر - عثمان رضی اللہ عنہم اور انکے شامل اصحاب ان طاعنین کے نزدیک سخت شرمناک گناہونکے مرتکب ٹھہرے لو پھر اسلام بھی انھیں کا سکھایا اور پھیلایا ہوا ہے اور قرآن شریف جس پر اسلام کا مدار اور فتوحات اسلامیہ کا متفق علیہ اصل الاصول ہے انھیں خلفائے ثلثہ کا مرتب کیا ہوا ہے تو پھر یہ نتیجہ نکلا کہ یہ حضرات جو معاذ اللہ بالکل خائن اور دین میں رخنہ انداز تھے اسلام انکا سکھایا ہوا محض ضلالت ہو اور قرآن بھی انکا جمع کردہ بالکل بہتان ہے سو اس صورت میں دین اسلام حقہ کے ساتھ وہ حادثہ ہوا جو پہلے دینوں میں سے کسی کے ساتھ کبھی ہرگز پیش نہ آیا تھا حالانکہ خدا تعالی جل و علا تو ہمارے رسول مقبول کا دین کو خیر الادیان فرماوے اور نسخ و تغیر سے اوسکو پاک اور مبرا کرے اور طاعنین کے نزدیک یہ بات ہے کہ چلنے ہی نہ پایا بلکہ اوٹھتے ہی بیٹھ گیا - اگر خیال کیجیے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اقول یہ حضرات سنیہ کا شبہہ قدیم ہے اور اونکے یہاں کے مناظرین خصوصاً اونمیں سے متاخرین کا شیوہ اور طریقہ یہی ہے کہ اوس شبہہ کو آب و تاب تمام عبارت عام فریب میں نہایت طلاقت و ذلاقت سے بیان کرتے ہیں و اخطصاحب بسبب جمود طبع و عقود لسان و خمود ذہن اوسکا عشر عشیر بھی نہیں بیان کر سکے اور اوسکے جوابات مسکتہ ہمارے یہاں سے بکرات و مرات عدیدہ دیے گئے ہیں اور یہ بندۂ ضعیف

تخفیف بعون اللہ وحسن توفیقہ یہان ایک ایسی تقریر جامع پر اکتفا کرتا ہے کہ اگر ان حضرات کو کچھ بھی غیرت ہوگی تو پھر کبھی اس شبہ کا ذکر نکرینگے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب واضح ہو کہ استبعاد حضرات سنیہ کا ارتداد بعض صحابہ سے چند شبہات پر مشتمل ہے کہ جو وساوس شیطانی اور تسویلات نفسانی سے اونکو عارض ہوئے ہین اور واعظ صاحب کی عبارت اونکے بیان سے قاصر ہے لہذا پہلے مین یہان اون کل شبہات کو بطور اجمال واختصار نقل کرتا ہون اور بعد اوسکے اون سب کا جواب لکھتا ہون تاکہ اس فرقے کے اولین وآخرین کا اسکات وافحام ہوجاے اور پھر کسی کو مجال گفتگو باقی نرہے وہی ہذہ **اول** یہ کہ شیعہ اکثر صحابہ کو برا جانتے ہین اور بعض کو اچھا پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ جماعت کثیر صحابہ مین سے گمراہ ہوجاے اور قلیل ہدایت پاے **دوم** عیاذاً باللہ جناب رسولخدا کی دعوت و ہدایت پر یہ نقص وارد ہوتا ہے کہ اکثر کو اوسکا اثر نہوا **سوم** شیعون کے نزدیک اس زمین اہل باطل کے وہی لوگ ہین کہ جو قبل ہجرت ایمان لائے تھے جبکہ بسبب ضعف اسلام کچھ خوف یا طمع کا احتمال نتھا پس خواہ مخواہ اون لوگونکا ایمان لانا خالصاً للہ ہوگا اور جب ایسا ہوا تو پھر اون لوگونکا مرتد ہوجانا خلاف عقل ہے **چہارم** یہ لوگ حضرت کے ساتھ عبادات وریاضات ومجاہدات مین شریک رہے اور آپ کی نصرت و مدد مین کوتاہی نہین کی پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ سب اعمال اونکے حبط ہوجائین **پنجم** انھین لوگون کے سبب سے اسلام شائع ہوا اور اکثر ممالک فتح ہوگئے پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ لوگ خود ہی ضال ومضل ہون ورنہ اسلام بھی کہ جو انکا سکھایا ہوا ہے ضلالت ہوگا **ششم** قرآن انھین لوگونکا جمع کیا ہوا ہے جب ان لوگونکے ایمان کا اعتبار نہین ہے تو قرآن بھی غیر معتبر ہوگا **ہفتم** اس صورت مین دین اسلام کے ساتھ وہ حادثہ ہوا جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ ہرگز نہ پیش آیا تھا **ہشتم** طاعنین کے نزدیک دین اسلام گویا شائع ہی نہین ہونے پایا انمین سے چار شبہے واعظ صاحب کی عبارت سے خارج ہین اور چار اون مین داخل اب مین بعون اللہ وحسن توفیقہ انکے رد کیطرف متوجہ ہوتا ہون **واضح ہو** کہ حق سبحانہ وتعالی نے جب حضرت آدم ابو البشر کو پیدا کیا اور سب فرشتون کو اونکے لیے سجدۂ تعظیمی کرنیکا حکم دیا اور ابلیس لعین نے نافرمانی کی اور مردود بارگاہ صمدیت ہوا تو اوسنے یہ کہا کہ جسکی خبر حق سبحانہ وتعالی کلام مجید مین

بتایا ہے قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین ۝ الا عبادک منھم المخلصین
ترجمہ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہے تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اون آدمیون کو سب کو سوا تیرے
بندون کے کہ جو اون مین سے خالص کیے گئے ہونگے انتہی اور حق سبحانہ وتعالی نے اوسکے جواب مین
فرمایا قال فالحق والحق اقول ۝ لاملئن جھنم منک وممن تبعک منھم اجمعین ترجمہ کہا حق سبحانہ
وتعالی نے کہ پس مین حق ہون اور حق بات کہتا ہون کہ البتہ ضرور بھردونگا مین دوزخ کو تجھسے اور اون
لوگون سے کہ پیروی کرینگے تیری آدمیون مین سے سب سے انتہی ونیز سورہ بنی اسرائیل مین حق سبحانہ
وتعالی نے قول شیطان کو اسطرح ذکر فرمایا ہے کہ لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا
یعنی البتہ ہلاک کردونگا مین اوسی آدم کی ذریت کو مگر تھوڑے سے لوگون کو کہ وہ ہدایت پر باقی رہینگے انتہی
اور اس طرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین کہ اون مین یہ قصہ اور ابلیس ملعون کا قول کہ مین اکثر
بنی آدم کو گمراہ کرونگا اور کچھ گمراہی سے بچینگے جن سے مراد عباد مخلصین مین مذکور ہے پس اس سے بخوبی
ثابت ہو گیا کہ بنی آدم مین سے اکثر گمراہ ہوجاینگے اور قلیل ہدایت پر باقی رہینگے اور حق سبحانہ وتعالی نے
اپنے کلام مجید مین خود ہی اسکی تصدیق فرمائی ہے چنانچہ فرماتا ہے ولقد اضل منکم
جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون ترجمہ اور البتہ تحقیق کہ گمراہ کیا اوسی شیطان نے
تم مین سے لوگون خلق کثیر کو آیا نہین سمجھتے ہو تم انتہی ونیز حق سبحانہ وتعالی نے اپنے کلام
پاک مین مقامات کثیرہ مین کثیر کا گمراہ ہونا ذکر فرمایا ہے چنانچہ اکثر جگہ آیا ہے کہ اکثرھم
لا یؤمنون واکثر الناس لا یؤمنون واکثر الناس لا یشکرون واکثرھم
الفاسقون واکثرھم لا یعقلون واکثرھم لا یعلمون واکثر الناس
لا یعلمون واکثرھم یجھلون وما وجدنا لاکثرھم
من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین وما
اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین وان کثیرا من الناس

لے جزو بست و سوم سورۂ ص رکوع سیزدہم ۱۲ سے جزو بست و سوم سورۂ یٰسین رکوع دوم ۱۲ سے جزو نہم سورۂ اعراف رکوع ... ۱۲ جزو سیزدہم سورۂ یوسف رکوع چہارم ۱۲

لفاسقون وانّ کثیراً لیضلّون باھوآئھم بغیر علم
وانّ کثیراً من النّاس بلقاء ربّھم لکفرون
اور اس طرح کے آیات بہت ہین کہانتک تحریر ہوسکتے ہین ونیز یہ آیہ وافی ہدایہ قابل غور وملاحظہ ہے
قل لا یستوی الخبیث والطّیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث
ترجمہ کہہ اے محمد صلعم کہ برابر نہین ہے ناپاک اور پاک اگرچہ تعجب مین ڈالے تجھکو کثرت ناپاک کی انتھی
اب قلیل کا حال سُنئے کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وقلیلٌ من عبادی الشّکور ترجمہ اور تھوڑے ہین مین بندے میرے شکرگذار انتھی وانّ کثیراً من
الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الّا الّذین اٰمنوا وعملوا الصّالحات وقلیلٌ ما ھم ترجمہ اور تحقیق کہ بہت لوگ شریکون سے
البتہ ستم کرتے ہین بعض اونکے اوپر بعض کے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اعمال نیک کیے اور تھوڑے ہین
وہ لوگ انتھی اور فلا یؤمنون الّا قلیلاً ترجمہ پس نہین ایمان لاتے ہین مگر تھوڑے
آدمی انتھی اور ثمّ تولّیتم الّا قلیلاً منکم وانتم معرضون ترجمہ
بعد اوسکے پھر گئے تم مگر تھوڑے تم مین سے اور تم منہ پھیرنے والے تھے انتھی اور فلمّا کتب
علیھم القتال تولّوا الّا قلیلاً منھم ترجمہ پس جب کہ واجب کی گئی اوپر اونکے
جنگ تو منہ پھیر لیا اونھون نے مگر تھوڑون نے اونمین سے انتھی اور اس طرح کے آیات بھی بہت
ہین ونیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے یٰحسرۃً علی العباد ما یأتیھم من رسول
الّا کانوا بہ یستھزءون ترجمہ کیا افسوس ہے بندون پر کہ نہین آتا تھا ونکے پاس کوئی
رسول مگر وہ لوگ ساتھ اوسکے تمسخر کرتے تھے انتھی اس آیہ وافی ہدایہ اخیرہ سے یہ امر بخوبی ثابت
ہوگیا کہ جب انبیاء علیھم السلام مبعوث ہوئے ہین تو کل یا اکثر آدمیون نے اونکا کہنا نہین مانا اور ونپر
ایمان نہین لائے اور اسطرح کے آیات بھی کلام مجید مین بہت ہین اور یہ امر کل انبیا کے حالات سے
ملاحظہ کرنے سے ہر شخص پر واضح ہوسکتا ہے اور مین مختصر زمان اوسکی طرف اشارہ کرتا ہون حضرت
آدم جب زمین پر تشریف لائے تو سوا حضرت حوا کے کوئی اونکے ساتھ نہ تھا پھر جب اونکے اولاد ہوئی

---

۱ جزو ہفتم سورہ مائدہ رکوع دوم ۱۲ ۲ جزو بست ودوم سورہ سبا رکوع ہفتم ۱۲ ۳ جزو بست وسوم سورہ ص ۱۲ ۴ جزو پنجم
سورہ نساء رکوع [illegible] ۵ [illegible] سورہ بقرہ ۱۲ ۶ جزو دوم سورہ بقرہ رکوع یازدہم ۱۲ ۷ جزو بست وسوم سورہ یٰسٓ رکوع اول ۱۲

اور بڑہی تو خود اونکے بیٹے قابیل نے اونکی صحبت مین ہدایت نہ پائی اور حضرت ہابیل اپنے بھائی کو شہید کیا اور بعد اونکے کافر کفر و فاسق و فاجر ہوگیا تو اریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بت پرستی بھی اوسی کا ایجاد ہے پس کیا اس سے حضرت آدم پر کچھ الزام یا اونکی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہو سکتا ہے حضرت نوح اپنی قوم مین نوسو پچاس برس تک رہے کہ جسکے اوپر خود کلام مجید شاہد ہے مگر سوا تھوڑے سے آدمیون کے اور کسی کو ہدایت نہوئی چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالے اونکے باب مین فرماتا ہے ومآ امن معہ الا قلیل[1] ترجمہ اور نہین ایمان لائے ساتھ اوسکے مگر تھوڑے لوگ انتہی اور خود اونکا ایک بیٹا اور ایک زوجہ گمراہی مین مبتلا رہے اور کافرون کے ساتھ ہلاک ہوگئے پس کیا اس سے حضرت نوح کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوتا ہے اور یہی حال حضرت ہود اور حضرت صالح کا ہے کہ قوم عاد و ثمود مین سے سوائے چند آدمیون کے اور کسی نے اون دونون بزرگوارونکا کہنا نمانا حالانکہ حضرت صالح نے کیسا معجزہ باہرہ تولید ناقہ کا پتھر سے دکھایا پس کیا اس سے اون دونون بزرگوارون کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہو سکتا ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بقول سنیون کے والد اور بقول شیعون کے چچا آذر ایمان نہ لائے اور سوا حضرت لوط کے جو آپ کے بھتیجے تھے اور حضرت سارہ کہ جو آپ کی بی بی تھین آپ کی قوم مین سے معلوم نہین ہوتا کہ کوئی شخص ایمان لایا ہو یہانتک کہ آپ کو ہجرت کرنا پڑی اور بعد ہجرت بھی معلوم نہین ہوتا کہ سوا آپ کی اولاد و احفاد اور چند آدمیون کے کوئی ایمان لایا ہو اور خود آپ کا قول حق سبحانہ وتعالی نے کلام مجید مین نقل فرمایا ہے کہ رب انہن اضللن کثیرا من الناس[2] ترجمہ اے پروردگار میرے تحقیق کہ گمراہ کر دیا ہے اونھین بتون نے بہت سے لوگون کو آدمیون مین سے انتہی پس کیا اس سے آپ کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہو سکتا ہے حضرت لوط کے اوپر کوئی ایک شخص بھی معلوم نہین ہوتا کہ ایمان لایا ہو اور آپ کی زوجہ تک گمراہ تھی یہانتک کہ جب آپ کی قوم نے آپ کو مہمانون کی بابت کہ جو حقیقت مین فرشتے تھے نہایت تنگ کیا تو آپ نے مضطر ہو کر فرمایا کہ لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید[3] ترجمہ کاش ہوتی میرے

---

[1] جزو دوازدہم سورۂ ہود رکوع سوم ۱۲ [2] جزو سیزدہم سورۂ ابراہیم رکوع ہفتم ۱۲

واسطے تمھارے مقابلے کے لیے قوت یا پناہ لیتا مین طرف قلعۂ محکم کے انتہی پس کیا اس بات سے
آپ کی ہدایت پر کوئی نقص وارد ہو سکتا ہے یہی حال حضرت شعیب پیغمبر کا ہے کہ سوا چند آدمیون کے
کوئی اونپر ایمان نہ لایا پھر کیا اس سے آپ کی ہدایت پر کوئی نقص وارد ہو سکتا ہے اور کچھ کلام مجید پر
موقوف نہین بلکہ کتب ماسبق مین بھی کثیر کی مذمت اور قلیل کی مدح وارد ہوئی ہے چنانچہ
انجیل متی باب ہفتم آیت سیزدہم مین لکھا ہے کہ تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے
وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ رستہ جو ہلاکت کو پہونچاتا ہے اور بہت ہین جو اوس سے داخل ہوتے
ہین کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہونچاتی ہے اور تھوڑے ہین
جو اوسے پاتے ہین انتہی ہرچند کہ توریت و انجیل وغیرہ جو اندنون مین متداول ہین اور پادری
اونکے ترجمے سب کو دیتے پھرتے ہین تحریف سے بھری ہوئی ہین مگر اس مین کچھ شک نہین ہے کہ
کچھ کلام حق بھی اونمین باقی ہے اور اگرچہ عموماً استدلال کے قابل نہین ہین مگر جو مضامین کہ قران
و حدیث کے مطابق ہون اونسے استدلال کرنے مین کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی چونکہ یہ
مضمون مطابق آیات بینات ماسبق تھا کہ جو مذکور ہو چکی ہین لہذا مین نے اسکو یہان نقل کیا
اور اگر کسیکو کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو وہ اسکو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ زمانہ حال مین بھی مثل سابق کے
اہل باطل کی کثرت اور اہل حق کی قلت ہے بلکہ جسقدر بطالت ہے اوسیقدر کثرت ہے اور جسقدر
حقیت ہے اوسیقدر قلت چنانچہ بت پرستون اور کافرون کی دنیا مین سب سے زیادہ کثرت ہے
اور اہل کتاب نسبت اونکے کم اور اہل اسلام بہ نسبت اونکے کم ہین اور اسلام مین فرقہ محقہ اثنا عشریہ بہ نسبت فرقہ
اہل سنت و جماعت کے کم ہی اور یہ امر محتاج دلیل و بیان نہین ہے بلکہ حال کی مردم شماری سے ہر شخص اسکو دریافت کر سکتا
ہے پس اے حضرات سنیہ کیا تم اس تقریر کے سننے کے بعد پھر اپنی کثرت پر ناز و فخر کروگے اور شیعون کو
بسبب اونکی قلت کے حقیر سمجھوگے اور انبیا علیہم السلام پر عیاذاً باللہ اونکی ہدایات کی عدم تاثیر کا
الزام رکھوگے دیکھو تمھارے دونون پہلے شبہے آیات قرآنی و کلام ربانی وغیرہ سے کس خوبی اور
متانت کے ساتھ رد ہوگئے فبای حدیث بعدہ یومنون **شعر** تعیرنا انا قلیل

عدیدًا ۞ فقلت لہان الکرام قلیل اب مین شبہ سوم وچہارم کی طرف متوجہ ہوتا
ہون اور جناب واعظ صاحب کے رغم انف کے لیے اشخاص امم سابقہ کا ذکر کرتا ہون اسلیے کہ اونھون نے
فرمایا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ وہ حادثہ ہوا کہ جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ ہرگز پیش نہ آیا تھا
اور خلاصہ ان دونون شبہونکا یہ ہے کہ جب ابتدا سے اسلام مین ایمان لانے کے سبب سے خوف
یا طمع کا کچھ شائبہ نہ تھا اور صحابہ کا ایمان لانا خالصاً للّٰہ تھا تو پھر اون لوگون کا مرتد ہوجانا خلاف
عقل ہے کہ اونکے اعمال صالحہ کا حبط ہوجانا غیر ممکن پہلے مین یہ کہتا ہون کہ شیعونکے نزدیک صحابہ مرتدین
علی اعقابہم کا ایمان اور عمل خالصاً لوجہ اللّٰہ ہونا ہرگز ثابت نہین اور اسپر ادلۂ قاطعہ اور حجج زاہرہ قائم ہین
لیکن اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے پہلے مین یہان اس بات مین بحث کرتا ہون کہ بعد ایمان لانے کے پھر
کفر ممکن ہے یا نہین پس یہ امر کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ ممکن ہے بلکہ واقع ہوا ہے چنانچہ منافقون کے
باب مین آیا ہے [لہ] ذٰلک بانہم اٰمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم
لا یفقہون ترجمہ یہ کذب اون منافقون کا اس سبب سے ہے کہ وہ لوگ ایمان لائے بعد
اوسکے کافر ہوگئے پس مہر کردی گئی اونکے دلون پر پس وہ لوگ کچھ نہین سمجھتے انتہی اس آیۂ وافی
ہدایہ سے منافقین کا پہلے ایمان لانا اور بعد اوسکے کافر ہوجانا بخوبی ثابت ہے پس کفر بعد ایمان کے
ممکن ہے ونیز فرمایا ہے [عہ] ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا
ثم ازدادوا کفرًا لم یکن اللّٰہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم سبیلا ترجمہ تحقیق جو لوگ
کہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر زیادتی کی کفر مین ہرگز نہ بخشنے کا خدا ے تعالی
اونکو اور ہرگز نہ دکھلائیگا اونکو کوئی راہ انتہی ملاحظہ کیجیے کہ اس آیۂ کریمہ سے دو مرتبہ ایمان لانا اور دو دفعہ
کافر ہوجانا ثابت ہوتا ہے اور اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین ومن لا یکفیہ الیسیر لا
یکفیہ الکثیر اب ذرا میری اس تقریر کو بغور و تامل ملاحظہ کیجیے کہ مرتدین علی اعقابہم نے تو کیسے ہی اعمال
صالحہ کیے ہون مگر ابلیس لعین کے اعمال کو کب پہونچ سکتے ہین کہ جو کثرت عبادت کے سبب سے زمرہ

لہ جزو بست و ہشتم سورۂ منافقون رکوع دوازدہم ۱۲ عہ جزو پنجم سورۂ نساء رکوع شانزدہم ۱۲

ملائکہ مین داخل تھا اور آسمانون پر رہتا تھا پس اپنے عجب و تکبر و حسد کے سبب سے سجدہ حضرت آدم کے باب مین ایک نافرمانی کرنے کے باعث سے مردود بارگاہ صمدیت ہوا اور طوق لعنت اوسکے گلے مین پڑا اور یہ قصہ کرّات و مرّات کلام مجید مین مذکور اور افواہ والسنۂ عوام پر مشہور ہے کچھ حاجت بیان نہین پس جب یہ امر مستبعد نہ تھا تو صحابہ کی ضلالت کے باب مین کیا استبعاد ہو سکتا ہے حالانکہ منشا اونکی ضلالت و گمراہی کا بھی وہی عجب و حسد تھا اور طمع زخارف دنیا و حکومت و ریاست اوسپر زائد تھی دوسرا قصہ بنی آدم مین سے بلعم باعور کا ہے کہ وہ بھی عبادت و ریاضت مین مشہور تھا یہانتک کہ اسم اعظم جانتا تھا لیکن طمع دنیا مین مبتلا ہو کر گمراہ ہو گیا اور سب اعمال صالحہ سابقہ اوسکے حبط ہو گئے اور اسکا ذکر بھی سورہ اعراف مین آیا ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے واتل علیھم نباء الذی اتیناہ ایاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین[1] الایات اگرچہ آیات بیّنات مین بلعم باعور کا نام نہین ہے اگر آپ کو اپنی بے علمی و ناواقفیت کے سبب سے کچھ شک ہو تو اپنی ہی تفسیرون کی طرف رجوع کرکے دیکھ لیجیے تیسرا قصہ برصیصا عابد کا ہے کہ جو بنی اسرائیل کے مشہور عابدون مین سے تھا اور سالہاے دراز اوسنے نہایت محنت و مشقت و ریاضت کے ساتھ عبادت کی بعد اوسکے شیطان ملعون کے دام مکر و فریب مین آگیا اور گمراہ ہوکے مرا اور سب اعمال صالحہ سابقہ اوسکے ہباءً منثورا ہو گئے اور بعض اقوال علما و مفسرین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیہ کریمہ مین وسی[2] قصہ کی طرف اشارہ ہے کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف اللہ رب العالمین فکان عاقبتھما انھما فی النار خالدین فیھا وذلک جزاء الظالمین[3] ترجمہ مثال منافقون کی مانند شیطان کے ہے جس وقت کہ کہا اوسنے انسان کو کہ کافر ہوجا تو پس جب کافر ہو گیا تو کہا شیطان نے کہ مین تجھسے بیزار ہون تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ کو کہ پروردگار عالمون کا ہے پس انجام اون دونون کا یہ ہے کہ وہ دونون آتش دوزخ مین ہین ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین اور یہ سزا ہے ظلم کرنے والون کی

---

[1] جزو نہم سورہ اعراف ۱۲ منہ [2] یہ قصہ روضۃ الصفا وغیرہ کتب تواریخ مین مفصل لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ [3] جزو بست تم سورۂ حشر رکوع چہارم ۱۲

انتھی اب مین حضرات سنیہ سے پوچھتا ہون کہ شیطان اور بلعم باعورا اور برصیصا کیا کچھ خوف اور طمع کے سبب سے ایمان لائے تھے کیا اونھون نے ریاضات وعبادات مین حد سے زیادہ کوشش نہین کی تھی بشبہہ خیم ماخوذ ہے واعظ صاحب کی عبارت سے اور وہ دو شبہون پر مشتمل ہے ایک یہ کہ جن لوگون کی مساعی جمیلہ سے دین اسلام اقطار عالم مین پھیلا وہ خود ہی کیونکر گمراہ ہو سکتے ہین دوسرے یہ کہ جو دین گمراہون کا سکھایا ہوا اور پھیلایا ہوا ہو وہ خود بھی ضلالت ہوگا جواب شق اول اس حدیث سے ظاہر وہویدا ہے کہ جو صحیح بخاری کی کتاب الجہاد جزو دوم صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ عثمانیہ مصر ۱۳۱۲ھ مین مروی ہے ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر ترجمہ تحقیق کہ اللہ البتہ تائید کرتا ہے اس دین کی ساتھ مرد فاسق کے انتھی ونیز اس حدیث سے کہ جو کتاب اتقان سیوطی مطبوعہ مصر جزو ثانی کے صفحہ ۲۵ و دیگر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین لکھی ہوئی ہے عن ابی موسی الاشعری قال نزلت سورۃ نحو براءۃ ثم رفعت وحفظ منھا ان اللہ سیؤید ھذا الدین باقوام لا خلاق لھم ترجمہ ابوموسی اشعری سے منقول ہے کہ نازل ہوا تھا ایک سورہ برابر سورہ برارت کے بعد اوسکے اوٹھا لیا گیا اور اوس مین سے یہ آیت لوگون کو یاد رہ گئی کہ تحقیق اللہ تعالے عنقریب مدد کریگا اس دین کی ساتھ ایسی قومون کے کہ اونکا کچھ حصہ آخرت مین نہ ہوگا انتھی اور اس طرح کی احادیث بہت ہین مین فقط اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون ونیز نہایت مشابہ ہین حضرت عیسی کی امت کے حالات اس امت سے اس سبب سے کہ رفع عیسی کے تھوڑے ہی دنون کے بعد آپ کی امت مین مذہب تثلیث پیدا ہوا اور اکثر اقطار عالم مین انھین لوگون نے اس مذہب کو پھیلایا کہ جو قائل تثلیث تھے پھر کیا اس سے اون لوگون کی نجات ہو گئی یا اصل دین میں حضرت عیسی پر کچھ نقص وارد ہو گیا اور آج تک نصرانیت کو روز بروز ترقی ہے اور ظاہر ہے کہ باعث ترقی وہی لوگ ہین کہ جو قائل تثلیث ہین اور دوسرے شق کا جواب تو ظاہر ہے کہ جیسے خلفائے غاصبین خود تھے ویسا ہی دین بھی اونھون نے لوگون کو سکھایا یہ کون کہتا ہے کہ اونکا سکھایا ہوا دین

من جمیع الوجوہ حق ہے اور اگر ایسا ہوتا تو پھر شیعہ اور سنی مین اختلاف ہی کیون پیدا ہوتا اور
قول حق اس باب مین یہ ہے کہ ہم خلفاے غاصبین خلافت کو دائرۂ اسلام سے خارج نہین سمجھتے
اس سبب سے کہ قائل ومظہر کلمۂ شہادتین تھے اور نماز و روزہ وغیرہ احکام اسلام کو بجالاتے
تھے گو بطمع دنیا ہو کہ اگر ہم اسمین فرق کرینگے تو لوگ ہمسے منحرف ہوجاینگے دائرۂ ایمان سے
البتہ خارج سمجھتے ہین اس سبب سے کہ انھون نے حق امام برحق منصوص من اللہ و من الرسول
کو غصب کرلیا اور ایک اصل یعنی امامت کے اصول دین سے منکر اور معاند ہوگئے اسیطرح
جو انکے سکھاے اور پڑھائے ہوئے لوگ ہین انکو ہم مسلمان سمجھتے ہین مگر مومن نہین جانتے
اور یہ تفرقہ اسلام اور ایمان کا خود ہمارے حضرت ہی کے وقت مین موجود تھا کہ مومن اور منافق
دونون طرح کے لوگ آپ کے ہمراہ بلکہ زمرہ اصحاب مین داخل تھے اور دونون پر مسلم کا اطلاق
ہوتا تھا چنانچہ آیات کثیرہ کلام مجید مین منافقون کے وجود پر دلالت کرتی ہین اور کوئی اہل اسلام
شیعہ ہو یا سنی اس بات کا دعوی نہین کرسکتا کہ ان منافقین پر احکام اسلام جاری نہین ہوتے
تھے اور وہ مسلمان نہین کہے جاتے تھے اور ہمارے حضرت کے ساتھ نماز جماعت وغیرہ مین نہین
شریک ہوتے تھے اور مین یہان ایک آیہ وافی ہدایہ ایسا لکھتا ہون کہ اوس سے ہر شخص بخوبی
مطلب کو سمجھ لیگا قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم ترجمہ کہا اعراب نے کہ ایمان لائے ہم کہدے محمد صلعم کہ حقیقت مین
ایمان نہین لائے تم ولیکن کہو تم کہ اسلام لائے ہم اور ابھی داخل نہین ہوا ہے ایمان تمہارے
دلون مین انتہی اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اسلام اور چیز ہے اور ایمان اور چیز پس آپ کے
خلفاے ثلثہ کے سبب سے اسلام کی ترقی ہوئی نہ ایمان کی ایمان کی ترقی ہمارے ائمہ معصومین کے
سبب سے ہوئی کہ جنکی مثال جناب سید المرسلین نے اپنی امت کے طوفان بدتمیزی کیوقت سفینۂ نوح سے

دی ہے اور نافرمانی وسرکشی کے بعد جو لوگ نادم و تائب ہوئے اونکے واسطے باب حطہ بنی اسرائیل
فرمایا ہے شبہہ ششم کہ جو مصنف کی عبارت سے ماخوذ ہے یعنی مصنف صاحب کہتے ہین کہ قرآن
انھیں لوگون کا جمع کیا ہوا ہے جب ان لوگون کے ایمان کا اعتبار نہین ہے تو قرآن بھی غیر معتبر
ہوگا یہ شبہہ محض ہیچ و پوچ و بادر ہوا ہے اسلیے کہ اگر عیاذاً باللہ قرآن ان لوگونکی تصنیف ہوتا تو
البتہ یہ شبہہ وارد ہوسکتا تھا اور جب وہ کلام ربانی ہے اور ان لوگون نے فقط ایک مجلد مین جمع
کردیا ہے تو اونکے جمع کرنے کے سبب سے اصل متن کیونکر بے اعتبار ہوسکتا ہے البتہ ترتیب اونکی
غیر معتبر ہوسکتی ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ موافق تنزیل کے یہ لوگ قرآن کو ترتیب نہین دیسکے اور کیونکر
دیسکتے کہ اتنا اونکو علم ہی نہ تھا کہ اس بات سے واقف ہوتے اور نہ ایسا حافظہ تھا کہ یہ امر یاد
رہتا کہ کون آیت قبل نازل ہوئی ہے اور کون بعد اگر باب العلم کا جمع کیا ہوا قرآن موجود ہوتا
تو وہ البتہ موافق تنزیل تھا اون لوگون نے جس طرح آیات کو پایا اوسی طرح جمع کردیا چنانچہ کوئی
سنی اسکا انکار نہین کرسکتا کہ سورہ مکیہ مین آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ مین آیات مکیہ داخل ہین اور
پھر وہ بھی ترتیب سے نہین پہلی آیات مدنیہ ہین بعد اوسکے مکیہ و بالعکس اور اس مین طوالت کی کچھ
ضرورت نہین اس سبب سے کہ کوئی سنی اسکا انکار نہین کرسکتا کہ ترتیب حضرت عثمان موافق
تنزیل کے نہین ہے **دفع دخل** شاید کوئی یہ کہے کہ جب ان لوگون کے ایمان کا اعتبار نہین
تھا تو پھر ممکن ہے کہ قرآن مین انھون نے اپنے مطلب کے لیے کچھ کمی بیشی کردی ہو جواب مسکت اسکا
یہ ہے کہ زیادتی قرآن تو کوئی کر ہی نہین سکتا اسلیے کہ جب کل فصحا و بلغاے عرب جنکا مثل و نظیر
عالم مین نہ تھا باوصف تاکید و تحدی متواتر ایک چھوٹے سے سورہ کے برابر بھی کوئی کلام نہ بناسکے
تو پھر ان بیچارون نے یہ لیاقت کہان سے پائی تھی کہ کوئی جملہ یا عبارت بناکے قرآن مین ملا سکتے
اور وہ اوس عبارت سے کہ جو اعجاز سے ملجاتی اور علیحدہ نہ معلوم ہوتی رہی کمی سو خود اہل سنت کی
کتب معتبرہ ایسی روایات سے مملو ہین کہ جن سے اکثر سورون اور آیتون مین کمی کا ہوجانا ثابت ہے

لہ وہ نیز کتاب مذکور کے صفحہ ۲ مین ہے ۔ مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من قومہ نوح من رکب فیہا نجا ومن تخلف
عنہا ہلک و مثل باب حطۃ بنی اسرائیل دطب عن ابی ذر) یعنے معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے لیکن اگر کوئی سنی صاحب اپنی نادانی سے اسکا انکار کرین تو اسکے
ثبوت مین کتب مبسوطہ تیار ہو سکتی ہین اور ہمارے بعض علماے اعلام نے اس مبحث کو لکھا بھی ہے
چنانچہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام مین بھی موجود ہے پس اسپر جو کچھ اعتراض وارد ہوتے ہین انکے
جواب کے ذمہ دار خود اہل سنت ہین اور شیعونکے یہان جو روایات کمی کے آئے ہین اہل سنت جو اپنے
روایات کے باب مین جواب دینگے وہی جواب شیعون کی طرف سے بھی سمجھ لین شبہہ ششم جب اکثر صحابہ
مرتد ہوئے تو اس صورت مین اسلام حقہ کے ساتھ وہ حادثہ ہوا کہ جو پہلے دینون مین سے کسی کے
ساتھ کبھی ہرگز پیش نہ آیا تھا یہ عبارت واعظ صاحب کی ہے اور مین کہتا ہون کہ لعنۃ اللہ
علی الکاذبین ہمیشہ امم سابقہ مین عموماً اور بنی اسرائیل مین خصوصاً ایسے ہی حادثات اور واقعات
پیش آئے ہین اسکی تکذیب کلام الٰہی واحادیث رسالت پناہی کی تکذیب ہے چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب
آتی ہے شبہہ ہشتم جو عبارت واعظ صاحب سے ماخوذ ہے کہ دین اسلام چلنے ہی نہ پایا بلکہ اوٹھتے
اوٹھتے بیٹھ گیا اسکا جواب شبہہ پنجم کے جواب مین آگیا ہے کہ حضرات سنیہ کے خلفاے ثلثہ کے سبب سے
اسلام کی بیشک ترقی ہوئی ہے ایمان سے کچھ اونکو علاقہ نہین ہے ایمان کی ترقی ہمارے ائمہ معصومین
کے سبب سے ہوئی ہے اور اونھین کی ہدایات کا اثر ہے کہ روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے چنانچہ
اسوقت تمام عالم مین اسقدر امامیہ اثنا عشریہ موجود ہین کہ آپ کے خلفاے ثلثہ کے زمانے مین کل اہل اسلام
اسقدر نہ رہے ہونگے اور پھر ایسے نہین ظہور قائم آل عبا بھی قریب ہے اوسوقت آپکو حال معلوم ہوگا
اب مین شبہہ ہفتم کی جواب کی طرف کہ جو واعظ صاحب کا گڑھا ہوا فقرہ ہے پھر متوجہ ہوتا ہون
اور جس تفصیل کا کہ مین نے وعدہ کیا ہے اوسکو لکھتا ہون اور بعون اللہ وحسن توفیقہ ایسی
تقریر متین و رزین کرتا ہون کہ ان کل شبہات کی رکاکت و بطالت اوس سے روشن ہو جائیگی
واضح ہو کہ حضرت موسی کلیم اللہ اور ہمارے حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین مین تشبیہ تام ہے
اور ان دونون پیغمبران اولوالعزم کی امت مین بھی مشابہت تمام اور یہ بات خود توریت
حضرت موسی و قرآن حضرت خاتم الانبیا و نیز احادیث لاتعد ولاتحصی سے ثابت ہے پس جو

واقعات وحادثات کہ اس امت مین پیش آئے ہین وہ سب حضرت موسیٰ کی امت مین پیش آچکے
ہین پس جب اونمین استبعاد نہین ہے تو انمین کیون ہے اور جب وہ بعید العقل نہ سمجھے تو یہ
اسطرح ہین اور جب اونسے خدا اور کلیم خدا اور اونکے دین مبین پر کچھ اعتراض نہین وارد ہوسکتا
تو اس سے خدا اور رسول خدا اور اس دین متین پر کیونکر اعتراض وارد ہوسکتا ہے اے اہل بصیرت
اپنی آنکھون کو کھولو اور اسکو بغور وتامل ملاحظہ کرو۔ اب پہلے مین مشابہت کو دونون پیغمبران
اولوالعزم کے توریت وقرآن سے ثابت کرتا ہون واضح ہو کہ **سفر پنجم توریت کہ جسکو**
کتاب استثنا کہتے ہین اوسکے باب ہیجدہم مین یہ عبارت ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے
لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف
کان دھرلو **انتہی** یہ حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل سے اسطرح ارشاد کرین۔ اور پھر
اسی باب مین چند آیتون کے بعد ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا
کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے فرماونگا وہ سب اونسے کہیگا، وے
ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے گا تو مین اوسکا حساب اوس سے
لونگا **انتہی** تمام علماے اسلام سنی ہون یا شیعہ متقدمین ہون یا متاخرین اہل کتاب کے مقابلے
مین اس عبارت توریت سے استدلال کرتے چلے آئے ہین کہ یہ ہمارے حضرت کی بشارت ہے اور
واقعی ایسا ہی ہے اس مین کچھ شک نہین اور دو باتین اس مین ایسی ہین کہ اوسکی تطبیق سواے تمام
خاتم النبیین وسید المرسلین کے اور کسی پر نہین ہوسکتی اور انبیاے بنی اسرائیل مین سے کہ
جو بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے ہین کوئی اسکا مصداق نہین قرار پاسکتا اوّل یہ کہ جو بنی
اسرائیل سے خطاب ہے کہ تیرے بھائیون مین سے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ بنی اسماعیل بنی اسحاق کے
بھائی ہین اور سب بنی اسرائیل بنی اسحاق ہین اور ہمارے حضرت بنی اسماعیل مین سے ہین
پس اگر اس عبارت سے کوئی نبی بنی اسرائیل کا مراد ہوتا تو یہ عبارت یون ہوتی کہ تمھاری اولاد
مین سے اس سبب سے کہ اوس قرن کے بعد جو حضرت موسیٰ کے وقت مین تھا جو انبیا بنی اسرائیل مین

پیدا ہوے وہ اونکی اولاد مین سے تھے نہ بھائیون مین سے اور یہ فقرہ جو اس عبارت مین ہے
کہ تیرے ہی درمیان مین سے یہ تحریف ہے نصارے نے زیادہ کردیا ہے تاکہ حضرت عیسی پر
اسکی تطبیق ہو اور ہم اسکو خود توریت و انجیل سے ثابت کرسکتے ہین کہ اصل عبارت توریت مین
یہ فقرہ پہلے نہین تھا بڑھایا گیا ہے مگر یہان اسکی ضرورت نہین ہے اسلیے کہ کسی نصرانی سے مناظرہ
نہین ہے دوم پہلی عبارت مین زبانی حضرت موسے کے یہ لفظ کہ مانند میرے اور دوسری عبارت
مین حق سبحانہ و تعالی کا خطاب حضرت موسی کیطرف کہ تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اس سبب سے کہ
سوا ہمارے حضرت کے اور کسی نبی کی مشابہت حضرت موسی کے ساتھ ثابت ہی نہین ہوسکتی اور
یہ بات نزول توریت سے ہمارے حضرت کی نبوت تک اسقدر مشہور تھی کہ عموماً ہر شخص جو کچھ بھی توریت سے
واقف تھا یا اہل کتاب کی صحبت مین رہا تھا اسکو جانتا تھا چنانچہ حضرت ابوطالب نے جو قصائد ہمارے
حضرت کی نعت مین فرماے ہین اون مین سے ایک قصیدے کا ایک مصرعہ یہ ہے رسولا کموسی خط
فی اول الکتب ۔ یعنی جناب محمد مصطفے رسول ہین مثل حضرت موسی کے لکھے ہوے ہین پہلی کتابون مین
یعنی توریت و انجیل وغیرہ مین ۔ اور یہ قصیدہ بہت طویل ہے اور اکثر کتب شیعہ و سنی مین مرقوم و
مشہور ہے یہان مین نے بخوف طوالت نقل نہین کیا اور قرآن مجید مین اسطرح آیا ہے کہ انا[1]
ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ترجمہ تحقیق
کہ بھیجا ہمنے طرف تمہارے ایک رسول گواہی دینے والا ہے اوپر تمہارے جیسا کہ بھیجا تھا ہمنے طرف
فرعون کے رسول انتھی پس اس سے بھی مشابہت ہمارے حضرت اور حضرت موسی کی بخوبی ثابت
ہوگئی اور اکثر امور مین یہ مشابہت ہے چنانچہ مین اونمین سے بعض کو بیان کرتا ہون اول ہمارے
حضرت پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و کتاب تھے جیسا کہ حضرت موسی تھے اور بعد حضرت موسی کے
انبیاے بنی اسرائیل سے کوئی پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و کتاب نہین ہوا البتہ حضرت عیسی پیغمبر
اولوالعزم صاحب کتاب تھے مگر اونکے واسطے شریعت کا علحدہ نازل ہونا ثابت نہین ہوتا اسلیے کہ

[1] جزو بست و نہم سورہ مزمل رکوع دوازدہم ۱۲

انجیل متداول مین مثل توریت کے احکام عبادات و معاملات کا بیان نہین ہے اکثر مواعظ و نصائح
مین بعض احکام البتہ توریت کے بعض احکام کے ناسخ معلوم ہوتے ہین دوم ہمارے حضرت کی زندگی
مین دین اسلام کا شیوع ہوا جسطرح کہ حضرت موسی کی زندگی مین اونکے دین کا ہوا اور آپ کے ساتھ
افواج کثیرہ مہاجرین و انصار کی موجود تھین جسطرح کہ حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کی فوج
کثیر تھی اور حضرت عیسی کی زندگی مین سوا چند حواریین وغیرہ کے اور کوئی ایمان نہین لایا نہ آپکے
دین کا شیاع ہوا سوم ہمارے حضرت نے بھی جہاد کیا اور حضرت موسی نے بھی اور حضرت عیسی نے
کبھی جہاد نہین کیا چہارم جسطرح حضرت موسی کے بھائی حضرت ہارون کو آپ سے مناسبت تھی
اوسیطرح ہمارے حضرت کے بھائی علی ابن ابیطالب کو سوا نبوت کے اور سب باتون مین آپ سے
مناسبت تھی چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلہ ھارون من
موسی الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ اے علی تم مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر یہ کہ میرے بعد
کوئی نبی نہین ہے انتہی اور حضرت عیسی کے کوئی بھائی نتھا اور کسی پیغمبر بنی اسرائیل کا بھی کوئی
بھائی ایسا معلوم نہین ہوتا کہ اوسنے حضرت ہارون سے اوسکو تشبیہ دی ہو اور اس حدیث کے بیان مین
ایک جلد ضخیم کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مطبوع و مشتہر ہو چکی ہے من شاء فلیرجع الیہ پنجم جسطرح
کہ حضرت ہارون کے دو صاحبزادے امام تھے شبر و شبیر اوسی طرح حضرت علی کے بھی دو صاحبزادے
امام تھے حسن و حسین بلکہ یہ زبان عربی مین ترجمہ ہے شبر و شبیر کا اور یہ امر احادیث کثیرہ مسلمۂ فریقین سے
ثابت ہے ششم جسطرح کہ بعد حضرت موسی کے امامت و وصایت حضرت ہارون کی اولاد مین قائم رہی
اور یہ بات توریت کے دیکھنے سے بخوبی ثابت ہوتی ہے اسیطرح ہمارے حضرت کے بعد امامت و وصایت
جناب امیر علیہ السلام کی اولاد مین قائم رہی ہفتم جس طرح حضرت موسی حق سبحانہ و تعالی سے کوہ طور
پر ہمکلام ہوتے تھے اوسی طرح ہمارے حضرت معراج مین بالاے عرش ہمکلام ہوئے اور اس سے
ہمارے حضرت کا علو مرتبہ اور رفعت شان باعتبار رفعت مکان حضرت موسی پر بخوبی ثابت
ہوتی ہے ہشتم جس طرح کہ حضرت موسی نے عصا سے شق بحر کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے

انگشت مبارک سے شق قمر کیا اور مناسبت دریا کی چاند سے ہر اہل علم و فہم پر واضح ہے کہ جزر و مد دریا کا ماہتاب ہی کی تاثیر سے ثابت ہوتا ہے فرق اسقدر ہے کہ حضرت موسی کا معجزہ زمین پر تھا اور ہمارے حضرت کا معجزہ آسمان پر اور یہ بھی باعتبار آپکے علو مرتبت و شان کے ہے نہم جسطرح حضرت موسی نے بحکم خدا پتھر سے پانی جاری کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے اپنی انگشتہا سے مبارک سے اور ظاہر ہے کہ پتھر کو پانی کے جاری ہونے سے مناسبت ہے کہ اکثر دریا پہاڑ سے نکلے ہیں اور انگلیوں سے اور پانی کے جاری ہونے سے تباین کلی ہے پس ہمارے حضرت کا معجزہ کامل اور اکمل ہوا حضرت موسی کے معجزے سے دہم جس طرح کہ حضرت موسی کی نبوت کی علامت آپکے جسم شریف میں موجود تھی یعنی ید بیضا اوسی طرح ہمارے حضرت کا نشان نبوت بھی آپ کے جسم مبارک میں موجود تھا یعنی مہر نبوت یازدہم جسطرح حضرت موسی نے کفار مصر میں نشو و نما پایا اوسی طرح ہمارے حضرت نے کفار مکہ میں دوازدہم جس طرح حضرت موسی صاحب عیال و اولاد تھے اوسی طرح ہمارے حضرت بھی تھے اور حضرت عیسی کی نہ کوئی زوجہ تھی نہ کوئی فرزند سیزدہم یہ عجیب تشابہ ہے کہ جسطرح ہمارے حضرت چالیس برس کے سن کے بعد مبعوث ہوئے اوسی طرح حضرت موسی بھی چالیس برس کے سن کے بعد مبعوث ہوئے چنانچہ انجیل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے چہاردہم جس طرح حضرت موسی فیصلہ قضایا کرتے تھے اوسیطرح ہمارے حضرت بھی کرتے تھے اور حضرت عیسی کے واسطے کچھ حکومت ہی نہ تھی کہ وہ فیصلہ قضایا کرتے پانزدہم جس طرح حضرت موسی زمین میں مدفون ہوئے اوسیطرح ہمارے حضرت بھی اور حضرت عیسی زندہ آسمان پر تشریف لے گئے شانزدہم جس طرح کہ حضرت موسی حسین و خوبصورت تھے جیساکہ توریت و انجیل سے ثابت ہے اسیطرح ہمارے حضرت بھی حسن میں شہرہ آفاق تھے ہفدہم جسطرح حضرت موسی نے مصر سے مدین کیطرف ہجرت کی اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی مکہ سے مدینے کیطرف ہجرت فرمائی ہجدہم جسطرح حضرت موسی نے قبل نبوت شبانی کی ہے اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی کی ہے نوزدہم جسطرح حضرت موسی نے گوسالہ وغیرہ بتون کو

توڑا اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی مکے مین بت شکنی کی [۱۹] بستم جس طرح کہ حضرت موسی کی شریعت مین ختنہ ضروری تھا اوسیطرح ہمارے حضرت کی شریعت مین ختنہ کرنا شعار اسلام ہے اور نصارے ختنہ نہین کرتے [۲۰] بست ویکم جس طرح کہ ہمارے یہان حساب سال شہور قمری سے ہے اسیطرح حضرت موسی کی امت مین بھی تھا [۲۲] بست و دوم جسطرح کہ قرآن کا نام فرقان ہے اسیطرح حضرت موسی کی کتاب جو توریت ہے اوسکا نام بھی فرقان ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالے فرماتا ہے ولقد اتینا موسی وھارون الفرقان وضیاءً وذکرًا للمتقین [۲۳] بست وسوم جس طرح کہ قرآن کا نام ذکر ہے اوسی طرح توریت کا نام بھی ذکر ہے چنانچہ آیت ماسبق سے ظاہر ہے نیز اس آیت مین بھی ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ۝ [۲۴] بست وچہارم جسطرح ہمارے حضرت امی تھے کتب نصاری سے ثابت ہوتا ہے کہ اسیطرح حضرت موسی بھی امی تھے [۲۵] بست وپنجم یہ تشابہ اس حد تک پہونچا کہ جسطرح ام المومنین عائشہ جناب امیر المومنین وصی وخلیفہ بلافصل حضرت سید المرسلین سے لڑین اوسی طرح صفورا بنت شعیب زوجہ حضرت موسی آپ کے خلیفہ وجانشین حضرت یوشع بن نون سے لڑین [۲۶] بست وششم جس طرح کہ حضرت یوشع بن نون وصی وخلیفہ حضرت موسی کے لیے رجعت شمس ہوئی اوسی طرح جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام کے لیے بھی ہوئی اور یہ دونون قصے کتب فریقین مین مذکور ہین [۲۷] بست وہفتم جس طرح کہ حضرت موسی نے حضرت یوشع کو تمام بنی اسرائیل کو جمع کرکے علی رؤس الاشہاد اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمایا تھا جیسا کہ کتب تواریخ اہل سنت مین مفصل مذکور ہے اوسی طرح حضرت رسول خدا نے بھی جناب امیر علیہ السلام کو غدیر خم مین تمام مہاجرین وانصار کو جمع کرکے اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمایا اور اوسکے سوا بہت سی مشابہتین حضرت موسی اور ہمارے حضرت مین مین نے دونون سے اسیقدر پر اکتفا کی اب مین حضرت موسی کی امت اور اپنے حضرت کی امت کی تشبیہات کو لکھتا ہون احادیث کثیرہ مستفیضہ فریقین سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنی امت کو حضرت موسی کی امت سے تشبیہ تام دی ہے ہم اپنے بیان کی

حدیثون کو لکھنا تو مناسب نہین سمجھتے اس سبب سے کہ علماء و متکلمین و مناظرین شیعہ کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ خصم کو اوسی کے مسلمات سے معقول اور ساکت بلکہ مبہوت کر دیتے ہین لہذا ہم اہل سنت وجماعت کے صحاح سے بعض احادیث کو نقل کرتے ہین صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے جزو ثانی کتاب بدء الخلق باب ما ذکر عن بنی اسرائیل صفحہ ۱ مین یہ حدیث مذکور ہے عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو سلکوا حجر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پیروی کرو گے تم طریقون کی اون لوگون کے کہ جو قبل تمہارے تھے کہ اوسمین بالشت بھر اور گز بھر کا بھی فرق نہ ہوگا یہانتک کہ اگر گئے ہونگے وہ لوگ سوراخ سوسمار مین البتہ جاؤ گے تم لوگ بھی اوسمین کہا ہم گروہ اصحاب نے کہ یا رسول خدا وہ لوگ یہود و نصارے ہین آپ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہین انتہی ونیز صحیح مسلم جلد ثانی مطبوع مطبع انصاری دہلی کے صفحہ ۳۴۹ مین بھی یہی حدیث منقول ہے ونیز کتاب کنز العمال جزو سادس مطبوع حیدرآباد سنہ ۱۳۱۲ کے ص ۵۶ مین یہ حدیث اسطرح منقول ہے عن حذیفہ قال لترکبن سنن بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة غیر انی لا ادری تعبدون العجل ام لا (ش) ترجمہ حذیفہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ البتہ چلو گے تم طریقہ پر بنی اسرائیل کے مانند مشابہت نعل کے ساتھ نعل کے اور پر تیر کے ساتھ پر تیر کے سوا اوسکے کہ مین نہین جانتا ہون کہ تم بھی گوسالہ کی پرستش کرو گے یا نہین ونیز تفسیر کشاف جزو اول مطبوع مطبع محمد افندی کے صفحہ ۱۴۲ مین یہی حدیث بتفاوت یسیر بروایت حذیفہ منقول ہے ونیز جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی سنہ ۱۳۰ ہجری مجلد ثانی کے

---

[1] یعنی ابن ابی شیبہ منہ

وقت کچھ خوف حضرت موسی کا اونکو نہ تھا اور نہ کسی طرح کی طمع دنیا معلوم ہوتی تھی اسلیے کہ حضرت موسی کے پاس ابتدا مین نہ کسی طرح کی ثروت دنیاوی تھی نہ کثرت عدد اور سوا حضرت ہارون آپ کے بھائی کے کوئی بھی آپ کا شریک و سہیم نہ تھا بلکہ فرعون ملعون کا جو ایک بادشاہ جبار تھا اونکو نہایت خوف تھا یہانتک کہ اپنی جان و مال پر بھی اوس سے مامون و مطمئن نہ تھے چنانچہ خود خداوند عالم خبر دیتا ہے فما آمن لموسی الا ذریۃ من قومہ علی خوف من فرعون وملائہم ان یفتنہم وان فرعون لعال فی الارض وانہ لمن المسرفین **ترجمہ** پس نہین ایمان لائے واسطے موسی کے مگر اولاد اوسکی قوم سے باوجود خوف کے فرعون سے اور سردارون اونکے سے اس سے کہ عذاب کرے اونکو اور تحقیق کہ فرعون البتہ سرکش تھا بیچ زمین کے اور تحقیق کہ وہ البتہ حد سے گذر جانے والون مین سے تھا انتہی یہ سب کچھ تھا مگر اکثر بنی اسرائیل بعد ایمان لانے کے حضرت موسی کی زندگی ہی مین فقط چند روز کی غیبت کے سبب سے گمراہ ہوگئے اور گوسالہ کی پرستش کرنے لگے اور حضرت ہارون کا کہنا کسی نے نمانا پس اگر اس امت مین سے اکثر لوگ بعد ہمارے حضرت کے گمراہ ہوگئے اور جناب امیر کا کہنا نمانا تو اسکا کیا تعجب ہے اور اسمین کونسا استبعاد ہے حالانکہ مشابہت فیمابین حضرت موسی اور جناب ختم المرسلین و حضرت ہارون و امیر المومنین لائل ما سبق ہے اور دونون امتون کے درمیان مین قول مخبر صادق سے جسطرح ثابت ہوچکی اس سے زیادہ اور کون سی بات ثابت ہوسکتی ہے اور یون بدیہیات کا انکار کرنا اور سوفسطائیہ کی روش اختیار کرنا اسکا تو کچھ علاج ہی نہین ہے حالانکہ بنی اسرائیل کی گمراہی و ضلالت اس امت سے بہت زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے چنانچہ مین اون باتون کا مقابلہ کرتا ہون اور پہلے اس امت کے حالات ضلالت لکھتا ہون واضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالی صحابہ کے باب مین کہ جنمین سے اکثر کی ضلالت [illegible] سنیون کو نہایت تعجب [illegible] تا ہے فرماتا ہے

[illegible] سورہ یونس [illegible] سنہ دہم۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین ترجمہ کیا ان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائین اتنے ہی پر کہ منھ سے کہدین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جائین اور البتہ تحقیق کہ آزمایا تھا ہمنے اون لوگون کو کہ پہلے اونسے تھے پس البتہ ظاہر کردیگا اللہ اون لوگون کو کہ سچ بولے اور البتہ ظاہر کردیگا جھوٹون کو انتہی اب مجھکو کوئی اہل انصاف تبلائے کہ سوا امر خلافت ووصایت کے اور کون امتحان اس امت کا ہوا ہے کہ جو عام ہوا اور کل افراد اہل اسلام کو شامل ہو یہ مین جانتا ہون کہ حضرات سنیہ کہینگے کہ مراد اس امتحان سے تکالیف شرعیہ ہین مگر یہ قول اونکا پوچ اور ہوا ہوگا اسلیے کہ تکالیف شرعیہ ابتداے اسلام سے اہل اسلام کے ساتھ ہین اور یہان سیاق آیہ کریمہ اس بات پر شاہد ہے کہ زمانہ استقبال مین امتحان کرنیکا وعدہ ہے فافہم وتدبر اب مین مخالفین معاندین کے رغم انف کے لیے ایک اور دلیل کلام مجید سے لکھتا ہون اور وہ یہ ہے کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے غیبت حضرت موسی مین بنی اسرائیل کا امتحان لیا اور وہ لوگ دین مین پورے نہ اوترے اور گمراہ ہوگئے اور گوسالہ کی پرستش کرنے لگے اور حق سبحانہ وتعالی نے حضرت موسی کو کوہ طور پر اس واقعہ کی خبر دی تو وہان بھی بلفظ فتنا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ سورہ طہ مین فرماتا ہے قال فانا قد فتنا قومک من بعدک واضلهم السامری ترجمہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے کہ پس تحقیق کہ ہمنے آزمایش کی تیری قوم کی تیرے پیچھے اور گمراہ کردیا اونکو سامری نے انتہی اب اہل انصاف وبصیرت ملاحظہ فرمادین کہ آیت ماسبق سورہ عنکبوت مین جو فرمایا ہے لقد فتنا الذین من قبلهم اوس سے خیال اوسی فتنہ بنی اسرائیل کیطرف اشارہ معلوم ہوتا ہے یا نہین اور جسکا دیدہ دل کور ہوا وسکا تو کچھ علاج ہی نہین ومن کان فی هذہ اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبیلا پھر مین جانتا ہون کہ بعض حضرات سنیہ یہ فرمائینگے

لہ جزو بستم دوال سورہ عنکبوت ۱۲ لہ جزو شانزدہم رکوع دوم ۱۲

کہ مراد اوس امتحان سے کہ جو آیۂ سورۂ عنکبوت میں ہے ایذا و تکالیف کفار مکہ ہے کہ جو وہ
مسلمانون کو دیتے تھے اس سبب سے کہ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے لیکن اونکا یہ قول بھی بعد اس
تقریر پر تاثیر کے کہ جو ایک نور ہدایت ہے انوار قرآنیہ مین سے اس آیت کی مصداق ہوگا کہ ومن
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور ہر چند کہ یہ کلام حضرات سنیہ کا قابل اعتنا نہین ہے
مگر میں ایسکے دو جواب مختصر اور مسکت دیتا ہوں اول یہ کہ اگر بعض مہاجرین کا یہ امتحان ہوا تو اکثر
مہاجرین اور کل انصار کہ جو بعد ہجرت ایمان لائے ہیں اونکا کون سا امتحان ہوا دوم یہ کہ ذرا
اس آیہ وافی ہدایہ کو آنکھیں کھول کے دیکھیں اگر اونکو چشم بصیرت ہو ما کان اللہ لیذر المؤمنین
علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب[۱] ترجمہ نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے
ایمان والون کو اوپر اوس حالت کے کہ ہو تم اوپر اوسکے یہانتک کہ جدا کر دے ناپاک کو
پاک سے انتہی اب یہ بتائیں کہ سوا امتحان کے اور کون سی صورت ہے کہ خبیث اور طیب میں
تمیز ہو سکے ؎ خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ٭ تا سیہ روے شود ہر کہ درو غش باشد ٭
اب یہ آیت کون سے امتحان کی بابت قرار دینگے کیا اس سے بھی ایذاے کفار مکہ مراد لینگے
حالانکہ سورۂ آل عمران کہ جس میں یہ آیہ وافی ہدایہ ہے وہ تو مدنیہ ہے فبہت الذی کفر ان
آیات بینات سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو لوگ زمانہ جناب رسول خدا میں ایمان لائے تھے اور ونہا
سب کو حضرات سنیہ زمرہ صحابہ میں داخل سمجھتے ہیں اگرچہ اونکی زیارت سے ساعت بھر کے لیے بھی مشرف
ہوے ہوں اونکا یک امتحان عام ہونے والا تھا اگرچہ اہل اسلام کو شامل ہوا و مشابہ تر امتحان
امت موسیٰ سے کہ وہ مبتلا کو سالہ و سامری ہے پس جسطرح اوس امتحان میں اکثر امت حضرت
موسیٰ گمراہ ہو گئے [illegible] تھا کہ اس امتحان [illegible] کہ جو اشبہ تھی امت موسیٰ سے اکثر
گمراہ ہو جاتی پس یہ امتحان کونسا ہے بجز [illegible] وصایت و امارت حضرت امیر المومنین
امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب [illegible] کہ جو مصداق حدیث منزلت مشابہ تھے حضرت

[۱] مروجہ سورۂ آل عمران رکوع ہشتم

ہارون سے اب مین ان دونون واقعونکا مقابلہ کرتا ہون واقعہ اول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ
کوہ طور پر جانے لگے تو بنی اسرائیل مین حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر کر گئے چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ
اسکی خبر دیتے کلام مجید مین دیتا ہے [سلہ] وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنٰھا بعشر
فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ وقال موسیٰ لاخیہ ہارون اخلفنی
فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین ترجمہ اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس
رات کا اور پورا کیا ہمنے اوسکو ساتھ دس راتون کے پس کامل ہوا وعدہ پروردگار اوسکے کا
چالیس رات کا اور کہا موسیٰ نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے
اور اصلاح کر اور نہ پیروی کر مفسدون کی راہ کی انتہی بعد حضرت کے تشریف لیجانے کے اکثر
بنی اسرائیل سامری کے بہکانے سے گمراہ ہو گئے اور گوسالہ جو اوس نے بنایا تھا اوسکی پرستش
کرنے لگے اور ہر چند حضرت ہارون نے سمجھایا اور منع کیا مگر آپ کا کہنا نمانا اور آپ کی خلافت کو تسلیم
نکیا واقعہ دوم یہ ہے کہ جب جناب رسولخدا حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے تو مقام خم غدیر پر بسبب
ندائے قدیر یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الایۃ آپ نے جناب امیر علیہ السلام کو اپنا وصی
وخلیفہ مقرر کیا چنانچہ ثبوت اسکا انشاء اللہ العزیز اسی رسالہ تجمیع الاوصاف کے باب اول کے جواب
مین آئیگا لیکن بعد آپ کی وفات کے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا اور اکثر اہل اسلام
انکے پیچھے حضرت او بڑے حضرت کی اطاعت کرنے لگے اور جناب امیر کا کہنا نمانا اب یہان پر اہلسنت یہ
استبعاد کرتے ہین کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ اکثر صحابہ گمراہ ہو جائین پس ابوبکر پر اونکا اجماع باطل تھا شیعہ
یہ نہین کہتے کیونکر ممکن ہے کہ اکثر بنی اسرائیل جو اولاد انبیا تھے گمراہ ہو جائین حسبہ کہ مذہب ہم
اونکا اجماع حق تھا حالانکہ حضرت موسیٰ کی امت کا واقعہ اس واقعہ سے عجیب تر اور بہت
زیادہ مستبعد چند وجوہ سے اول یہ کہ بنی اسرائیل سب اولاد انبیا مین سے ایک خاندان کے
لوگ تھے اور صحابہ حضرت رسول اقوام مختلفہ عرب مین سے کہ اکثر اونمین سے جاہل ونافہم ووحشی

سلہ جزو نہم سورہ اعراف رکوع ششم ۱۲

اور بادیہ نشین تھے **دوم** بنی اسرائیل حضرت موسی کی زندگی مین فقط چند روز کی غیبت مین گمراہ ہوگئے
اور صحابہ بعد وفات سرور کائنات **سوم** بنی اسرائیل جو گمراہ ہوئے تو خدا ہی سے پھر گئے اور گوسالہ
کی پرستش کرنے لگے اور اسکی ضمن مین خلیفۂ رسول کی بھی مخالفت کی اور صحابہ جو گمراہ ہوئے تو
فقط حکم خدا اور خلیفۂ برحق رسول خدا سے پھرے کوئی بت نہین پوجنے لگے **چہارم** بنی اسرائیل
کو گوسالہ کی پرستش مین کچھ محبت جاہ وریاست نہ تھی اور کچھ اپنے لیے حکومت وسلطنت کا انکے لینا
منظور نہ تھا پس معلوم نہین ہوتا کہ کسی طرح کی طمع دنیا کے سبب سے یہ فعل ونسے واقع ہوا ہو بلکہ
اپنی حماقت وسفاہت سے سامری کے مکروفریب مین آگئے اور شیطان بھی اوسکا معین تھا
اور یہان صحابہ کو طمع جاہ وحشمت ومحبت ریاست وحکومت وسلطنت موجود تھی اور جناب
امیر سے جو مخالفت کی تو منصب خلافت ظاہری کے خود مالک ہوگئے پس اہل انصاف وایمان
ملاحظہ فرماوین کہ امر ضلالت بنی اسرائیل زیادہ تعجب خیز وحیرت انگیز ہے یا امر صحابہ اور اوسمین
زیادہ استبعاد ہے یا اسمین پس جب اوسکا اقرار ہے کہ جسمین استبعادات قویہ مین تو اسکا انکار
محض استبعادات ضعیفہ کی بنا پر کیا معنی پس بعون اللہ وحسن توفیقہ جمیع شبہات حضرات
سنیہ ضلالت صحابہ مین مثل اعمال مرتدین ہباءً منثورا ہوگئے اور مذکورہ بالا مین سے کوئی شبہہ
باقی نہین رہا البتہ ایک شبہہ اون لوگون کا اون شبہات سے جو مذکور ہوئے کسیقدر علیحدہ
ہے اور وہ یہ ہے کہ جن صحابہ کو کہ شیعہ ضال وگمراہ سمجھے ہین وہ سب مہاجرین وانصار مین سے
ہین اور مہاجرین وانصار کی مدح مین بہت سی آیتین قرآن شریف مین موجود ہین پس کیونکر
ممکن ہے کہ یہ لوگ گمراہ ہوجائین اسکے جواب مین مین بطور اختصار یہ کہتا ہون کہ بنی اسرائیل
کی فضیلت مین بھی بہت سی آیتین قرآن شریف مین موجود ہین پس وہ کیونکر گمراہ ہوگئے چنانچہ
یہان اون مین سے بعض کا بیان ذکر کرتا ہون حق سبحانہ وتعالے فرماتا ہے یا بنی اسرائیل
اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علے العالمین[1] ترجمہ۔

[1] جزو اول سورۂ بقرہ

بنی اسرائیل یاد کرو تم میری نعمتون کو کہ انعام کیا مین نے اوپر تمھارے اور تحقیق کہ مین نے فضیلت
دی تمکو تمام اہل عالم پر انتہی اور اسی مضمون کی آیتین بہت ہین کہ جن سے بنی اسرائیل کی فضیلت
تمام اہل عالم پر ثابت ہوتی ہے اور نیز فرماتا ہے ولقد اخترناهم علی علم علی العالمین
ترجمہ البتہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا ہمنے اونھین بنی اسرائیل کو دیدہ و دانستہ تمام اہل عالم پر انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ تمام عالم مین سے حق سبحانہ وتعالی نے بنی اسرائیل کو برگزیدہ کیا تھا
و نیز بنی اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا
فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثین ترجمہ اور ارادہ کرتے تھے ہم کہ احسان
کرین ہم اون لوگون پر کہ جو ضعیف ہو گئے تھے زمین مین اور گردانین ہم اونکو امام اور گردانین ہم
اونکو وارث اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی اور یہی وہ قوم تھی کہ جنکے اوپر ابر سایہ
کیے رہتا تھا اور جنکے واسطے من وسلوی نازل ہوتا تھا چنانچہ حق سبحانہ وتعالے بنی اسرائیل
سے خطاب کرکے فرماتا ہے وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی
ترجمہ اور سایبان کیا ہمنے اوپر تمھارے ابر کو اور نازل کیا ہمنے اوپر تمھارے من وسلوی
انتہی اور بنی اسرائیل کی فضیلت مین آیات کثیرہ ہین مین کہانتک نقل کر سکتا ہون اب
حضرات سنیہ کی خدمت مین گذارش ہے کہ اکثر بنی اسرائیل کی گمراہی تو ثابت اور کچھ معاملہ
سامری و گوسالہ ہی مین نہین بلکہ اکثر جگہ پس ان آیات کی بابت آپ کیا ارشاد فرماتے ہین
جو کچھ انکی تاویل بنی اسرائیل کے باب مین فرمائیگا وہی ہماری طرف سے اون آیات کی
تاویل کہ جو مہاجرین وانصار کی مدح مین آئی مین سمجھ لیجیے اور اس باب مین قول فیصل اور امر
حق وعدل یہ ہے کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ قوم بنی اسرائیل قبل اہل اسلام تمام عالم سے
افضل تھی مگر یہ فضیلت اونکی باعتبار انبیا و اوصیا و مومنین کاملین کے تھی نہ باعتبار ضالین
و مضلین و منافقین کے اور اوس قوم مین اچھے اور برے سبھی طرح کے لوگ تھے

اسی طرح شرف صحبت جناب ختم المرسلین و فضیلت ہجرت و جہاد سے کوئی اہل اسلام انکار نہین کرسکتا اور جو کوئی انکار کرے وہ کافر ہے لیکن جو آیات کہ مہاجرین و انصار کے اوصاف مین نازل ہوئی ہین وہ اونھین مومنین مخصصین کے باب مین ہین کہ جنکی شان مین حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا[1] ترجمہ بعض مومنین ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھلایا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام (یعنی راہ خدا مین شہید ہوگئے) اور بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ انتظار کرتے ہین اور نہین بدلا ہے اون لوگون نے کسی طرح کا بدلنا انتہی یعنی جو ایمان پر قائم اور اپنے عہد پر استوار رہے اور دین مین کسی طرح کی تبدیل و تغییر نہین کی اور با ایمان اور بلا نقض عہد و پیمان اس دنیاے ناپایدار سے فردوس جنان کی طرف رحلت فرمائی نہ وہ ضال و مضل کہ جو قیامت تک باعث اضلال امت ہوئے اب مین اون دونون متوبنی توبہ کا حال کہتا ہون کہ جو میری اس تقریر کا متمم اور مشابہت فیما بین کا مکمل ہے پس واضح ہو کہ بنی اسرائیل نے بعد گوسالہ پرستی کے توبہ کی لیکن توبہ اونکی اوسوقت مین قبول ہوئی کہ جب اونھون نے آپس مین ایک دوسرے کو قتل کیا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی اسکی خبر دیتا ہے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ترجمہ اور جسوقت کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے کہ اے قوم میری تحقیق کہ تمنے ظلم کیا اپنے نفسون پر بسبب بنانے اپنے کے گوسالہ کو معبود پس توبہ کرو تم طرف پیدا کرنے والے اپنے کے پس قتل کرو تم اپنے نفسون کو (یعنی اپنے عزیز و اقارب کو) یہ بہتر ہے واسطے تمھارے نزدیک پیدا کرنے والے تمھارے

[1] حزب بست و یکم سورۂ احزاب رکوع ۱۴ ... سورۂ بقرہ

پس توبہ قبول کریگا وہ تمہاری تحقیق کہ وہ بہت توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے انتہی اب اس امت کی توبہ کا حال سنیے کہ جب اس خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ تیسرے حضرت عثمان غنی منصوب ہوئے اور اونکے ظلم وجور سے تمام عالم بھر گیا اور سب ملکون مین اونکے عمال مقصوب کے سبب سے کہ جو سب بنی امیہ اور حضرت عثمان باحیا کے عزیز و قریب تھے داد و فریاد کا شور و غل مچا اور لوگون کے امن و امان مین فتور کلی واقع ہوا اور تمام رعایا کے نفوس و اموال معرض نہب و غارت و تلف مین آگئے اور ان بیچارون نے مجبور ہو کر بلوا کر دیا اور حضرت عثمان کو اونکے دولت خانہ ہی مین قتل کیا اور یہ امت اپنے کیے سے یعنی نصب خلفاے ثلثہ سے پچتائی اور بعد ندامت و پشیمانی کہ ہو لوازم توبہ مین سے ہے امیر برحق اور وصی مطلق کیطرف رجوع کی اور خلافت اپنے مرکز اصلی کیطرف پھری تو اس امت کی توبہ بھی جب ہی قبول ہوئی کہ جب اپنے بھی مثل بنی اسرائیل کے اپنے عزیز و اقارب اور برادران اسلامی کو قتل کیا کہ جو حضرت ام المومنین عایشہ کے ساتھ بصرہ مین اور معاویہ خال المومنین کے ساتھ صفین مین اور اسلام سے خارج ہو کر نہروان مین جناب امیر المومنین خلیفہ و وصی برحق حضرت ختم المرسلین سے لڑنے آئے تھے فاعتبروا یا اولی الابصار کیا ظہور ہے شبرا بشبر و ذراعا بذراع کا اور کیا مطابقت ہے طابق النعل بالنعل کی کہ جو مخبر صادق کے کلام معجز نظام مین واقع ہے تلک حجتنا اتینٰھا علی قومہ ان ربک حکیم علیم اور نہایت عجیب غریب یہ امر ہے کہ کل صحاح اہل سنت و جماعت اسطرح کی احادیث سے مملو ہین کہ جو بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارتداد صحابہ پر دلالت کرتی ہین اور پھر یہ خوش فہم استعجاب و استبعاد و انکار کرتے ہین اور مین یہان چند احادیث پر اکتفا کرتا ہون **کشف المغطا یعنی ترجمہ کتاب موطا مطبوع مطبع مرتضوی دہلی ۱۲۹۶؁ مین یہ حدیث مع ترجمہ صفحہ ۳۰۱ سے صفحہ ۳۰۲ تک ہے**

عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشہداء احد هولاء اشہد علیہم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی قال فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدک **ترجمہ**

کشف المغطا ابو النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدون کے لیے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکا مین گواہ ہون **ف** یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر پر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن مین گواہی دونگا۔ جنگ احد مین ستر مسلمان شہید ہوے بعض اونمین سے ایسے تھے جنھون نے تو بیٹیان چھوڑین اور خوشی سے شہید ہوئے بعضون نے کھجورین ہاتھ سے پھینکدین بعضون نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر کو نجاوین بعضون کو حضرت بڑھاپے کی وجہ سے چھوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو مین پیچھے آئے **ف** حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یارسول اللہ کیا ہم اونکے بھائی نہین مین مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہمنے جیسے اونھون نے جہاد کیا آپ نے فرمایا ہان مگر مجھے معلوم نہین کہ بعد میرے تم کیا کروگے تو رونے لگے ابو بکر پھر رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہینگے بعد آپکے **انتہی** اس حدیث سے صاف ثابت ہوگیا کہ حضرت ابو بکر کا اسلام قابل اطمینان نتھا اور ایمان کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے پس جب بڑے صاحب کا یہ حال ہے تو پھر اور ونکا کیا مذکور **و نیز جزء سادس کنز العمال** مذکور کے **صفحہ ۳۴ مین** مرقوم ہے السلام علیکم یا اهل القبور لو تعلمون ما نجاکم الله منه مما هو کائن بعدکم هولاء خیر منکم ان هولاء خرجوا من الدنیا و لم یاکلوا من اجورهم شیئا و خرجوا و انا الشهید علیهم و انکم قد اکلتم من اجورکم و لا ادری ما تحدثون من بعدی ... عن الحسن مرسلا) **ترجمہ** سلام ہو تمھارے اوپر اسے رہنے والے قبرون کے اگر تم آگاہ ہوتے کہ کس چیز سے نجات دی ہے تمکو اللہ نے جو کہ تمھارے بعد ہونے والی ہے تو اپنے مرجانے سے بہت خوش ہوتے (پھر اصحاب سے مخاطب ہوکے فرمایا) یہ لوگ کہ جو اہل قبور ہین تم سے بہتر ہین نکل گئے دنیا سے اور نہین کھایا اون لوگون نے اپنی مزدوری مین سے کسی چیز کو اور نکل گئے وہ لوگ دنیا سے درانحالیکہ مین اونکے با ایمان مرنے پر گواہ ہون اور تحقیق کہ تم لوگون نے کھایا اپنی مزدوری مین سے اور مین نہین جانتا ہون کہ تم میرے بعد کیا کروگے **انتہی** شاید اسے تمام پر کہین کہ اس سے امکان ارتداد صحابہ ثابت ہوا مگر اوسکا وقوع کہان سے لازم آیا تو ہم کہینگے

کہ گفتگو تو اس مین ہے کہ بعض صحابہ کا گمراہ ہو جانا کچھ مستبعد اور خلاف عقل اور غیر ممکن نہین ہے
اور یہ امر ان دونون حدیثون سے بخوبی ثابت ہوگیا اور انکے سوا و بہت سی حدیثین اسی مضمون کی
اونکے صحاح مین موجود ہین مین کہانتک لکھ سکتا ہون اور وقوع ارتداد صحابہ کے ثبوت کا
اور مقام ہے مگر تاہم مین بعض احادیث یہان بھی نقل کرتا ہون چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال
کے صفحہ ۳۰ مین منقول ہے ان الناس دخلوا فی دین اللہ افواجا وسیخرجون منه افواجا
(حم[1] عن جابر) ترجمہ تحقیق کہ لوگ داخل ہوے دین خدا مین فوج فوج کرکے اور عنقریب نکل جائینگے
اوسی دین سے فوج فوج کرکے انتہی اب فرمایئے کہ اس سے زیادہ ثبوت وقوع ارتداد
اور کیا ہوگا ونیز اوسی کتاب کنز العمال کے ص ۲۲۴ مین منقول ہے ان خذ بحجزکم عن النار اقول
ایاکم وجهنم ایاکم والحدود فاذا مت فانا فرطکم وموعدکم الحوض فمن ورد فقد افلح ویاتی قوم
فیوخذ بهم ذات الشمال فاقول یارب امتی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک مرتدین علی اعقابهم (طب[2] عن ابن
عباس) ترجمہ مین تمہارا روکنے والا ہون آتش جہنم سے کہتا ہون مین کہ ڈرو تم جہنم سے
ڈرو تم حدود خدا سے (یعنی اون سے تجاوز نکرو) پس جسوقت کہ مین مرجاونگا تو تمہارا پیشرو
ہون اور مقام تمہارے وعدیکا حوض کوثر ہے پس جو شخص کہ وارد ہوا وسیر ہوا وسنے رستگاری
پائی اور آئینگے ایسے لوگ کہ کھینچے جائینگے وہ بائین طرف (یعنی جہنم کی طرف) پس کہونگا مین کہ اے
پروردگار میرے یہ میری امت ہے پس کہا جائیگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ ان لوگون نے تیرے بعد
کیا کیا ہے یہ لوگ مرتد ہوگئے تھے انتہی اور اسی کتاب کے اسی صفحہ مین اس حدیث کے قبل و
بعد کئی حدیثین اسی مضمون کی صحاح مختلفہ سے منقول ہین ونیز اسی کتاب کی جلد ہفتم ص ۲۶۹ مین
مستدرک حاکم سے منقول ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم ما بال اقوام یقولون
ان رحمی لا تنفع بلی واللہ ان رحمی موصولة وانی فرطکم علی الحوض فاذا جئت قام رجال فقال
هذا یا رسول اللہ انا فلان وقال هذا انا فلان فاقول قد عرفتکم ولکنکم احدثتم بعدی ورجعتم القهقری

[1] یعنی مسند احمد حنبل ۱۲ منہ [2] یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ کیا حال ہے اون لوگونکا کہ کہتے ہین کہ میرا رحم (یعنی قرابت) فائدہ نہ بخشے گا دینیک فائدہ بخشیگا قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق میرا رحم موصولہ ہے (یعنی قطع نہین ہوسکتا یعنی نفع اوسکا منقطع نہین ہوسکتا) اور تحقیق کہ مین تمہارا پیشرو ہون حوض کوثر پر پس جسوقت کہ مین وہان جاؤنگا تو لوگ کھڑے ہونگے پس یہ شخص کہیگا کہ یا رسول خدا مین فلان شخص ہون اور وہ شخص کہیگا کہ مین فلان شخص ہون پس مین کہونگا کہ مین تمکو پہچانتا ہون لیکن تم لوگون نے میرے بعد دین مین بدعت کا احداث کیا اور پھر گئے تم اولٹے (یعنی مرتد ہوگئے) انتہی

و نیز صحیح مسلم مطبوعہ دہلی کے جزو دوم کے صفحہ ۲۴۹ مین منقول ہے عن ابی حازم قال سمعت سھلا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض من ورد شرب ومن شرب لم یظما ابدا ولیردن علی اقوام اعرفھم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینھم قال ابو حازم فسمع النعمان بن ابی عیاش وانا احدثھم ھذا الحدیث فقال ھکذا سمعت سھلا یقول قال فقلت نعم قال وانا اشھد علی ابی سعید الخدری لسمعتہ یزید فیقول انھم منی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی

ترجمہ ابو حازم سے منقول ہے کہ مین نے سنا سہل کو کہتے ہوئے کہ مین نے جناب رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین تمہارا پیشرو ہون حوض کوثر پر جو شخص کہ اوسپر وارد ہوگا پانی پیئے گا اور جو شخص کہ پانی پی لیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا اور میرے پاس ایسے لوگ بھی وارد ہونگے کہ مین انکو پہچانتا ہونگا اور وہ مجھکو پہچانتے ہونگے بعد اوسکے حائل کردیا جائیگا درمیان میرے اور درمیان اونکے (یعنی مجھ تک وہ نہ پہونچنے پائینگے) پس راوی کہتا ہے کہ جسوقت مین یہ حدیث بیان کررہا تھا اوسوقت نعمان بن ابی عیاش نے اسکو سنا اور کہا کہ مین نے بھی سہل کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ ہان نعمان نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون ابو سعید خدری پر کہ مین نے اوس سے سنا ہے کہ وہ یہ فقرہ اس حدیث مین اور زیادہ بیان کرتا تھا کہ پس فرمائینگے رسول خدا کہ یہ لوگ مجھسے ہین پس کہا جائیگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ تیرے بعد ان لوگون نے کیا کیا پس مین کہونگا کہ عذاب ہو عذاب ہو واسطے اوس شخص کے کہ جسنے

تبدیل کی میرے بعد (یعنی دین مین بدعت کی) انتہی ونیز صحیح بخاری کی جلد چہارم کتاب الفتن
ص ۱۳۰ مطبوعہ مصر مین بھی اسی مضمون کی حدیث منقول ہے اور اسطرح کی احادیث صحاح
اہل سنت مین بہت ہین مین کہانتک لکھ سکتا ہون شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہین کہ یہ
احادیث عام امت کے باب مین ہین کچھ صحابہ کے باب مین نہین ہین تو یہ قول اونکا باطل ہوگا اس
سبب سے کہ خود سیاق عبارت احادیث اسکا بہ بر شاہد ہے کہ یہ سب خطابات صحابہ سے ہین اور مرتدین بھی بعض
اونھین مین سے بعض حضرات ہین لیکن چونکہ ہمکو اتمام حجت منظور ہے لہذا اب ہم ایسی حدیثین نقل
کرتے ہین کہ جن مین لفظ اصحاب منقول ہے چنانچہ صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد چہارم کتاب الفتن کے
ص ۱۳۰ مین منقول ہے عن ابی وائل قال قال عبداللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض فلیرفعن
لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولہم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقول لا تدری
ما احدثوا بعدک ترجمہ ابو وائل سے منقول ہے کہ کہا عبداللہ نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ مین تمہارا پیشرو ہون حوض کوثر پر البتہ آوینگے میری طرف بہت سے آدمی تم مین سے یہانتک کہ
جسوقت مین ارادہ کرونگا کہ اونکو لیلون تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس مین کہونگا کہ اے پروردگار
یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ نہین جانتا ہے تو کہ کیا بدعت کی ہے ان لوگون نے
تیرے بعد انتہی ونیز صحیح مسلم مطبوعہ دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۵۲ مین انس بن مالک سے منقول
ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رأیتہم و رفعوا الی اختلجوا
دونی فلاقولن ای رب اصیحابی اصیحابی فلیقالن لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک
ترجمہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ وارد ہونگے میرے پاس حوض کوثر پر
ایسے لوگ کہ جنھون نے میری مصاحبت کی ہوگی یہانتک کہ جسوقت دیکھونگا مین اونکو اور آوینگے
میرے پاس تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس البتہ مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ میرے اصحاب
ہین یہ میرے اصحاب ہین پس کہا جائیگا مجھسے کہ نہین جانتا ہے تو کہ کیا احداث کیا ہے دین مین
ان لوگون نے تیرے بعد انتہی ونیز مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد سوم کے صفحہ ۲۸ مین ابن جریج کی

حدیث منقول ہے ونیز کتاب کنز العمال جلد ہفتم مطبوعہ حیدرآباد دکن ص ۱۳۲ مین ابن ماجہ سے
منقول ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم یرد علی یوم القیامة رهط من اصحابی فیجلون
عن الحوض فاقول یا رب اصحابی فیقول انک لا علم لک بما احدثوا بعدک انهم ارتدوا بعدک
علی ادبارهم القهقری ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ وارد ہوگا
میرے پاس بروز قیامت ایک گروہ میرے اصحاب مین سے پس دور کیے جائینگے وہ لوگ حوض سے
پس مین کہونگا کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ تحقیق تجھکو آگاہی نہین ہے
ساتھ اوسکے کہ جو کچھ اونھون نے دین مین کیا ہے تیرے بعد تحقیق کہ یہ لوگ پھر گئے تیرے بعد اپنے پیچھے
اولٹا انتہی اور بعد اس حدیث کے اسی صفحہ مین دو حدیثین اور اسی مضمون کی منقول ہین ونیز اسی
طرح کی صدہا حدیثین طرق متعددہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین منقول ومرقوم ہین کوئی کہانتک لکھے
اب سنیونکو سوائے اس بات کے کہنے کے کچھ چارہ نہین ہے کہ ان حدیثون سے مراد اہل ردہ ہین یعنی
وہ قبائل عرب کہ جو نومسلم تھے اور بعد وفات جناب رسولخدا مرتد ہوگئے لیکن اگر وہ لوگ یہ کہینگے تو ہم
اونسے پوچھینگے کہ تم اونکو زمرۂ اصحاب مین داخل سمجھتے ہو یا نہین اگر کہینگے کہ نہین تو ہم کہینگے کہ پھر
تمھارا یہ کلام بھی نامعقول اور یہ عذر نامقبول ہے اسلیے کہ احادیث منقولہ مین لفظ اصحابی موجود ہے
پس جب یہ لوگ زمرۂ اصحاب ہی مین داخل نہوئے تو پھر ان احادیث کے مصداق کیونکر ہوسکتے
ہین ہمکو چاہیے کہ اون اصحاب کو بتاؤ کہ جو جناب رسالتمآب کے بعد مرتد وگمراہ ہوگئے اور حوض
کوثر پر سے نکالے جائینگے شعر یذب عنه ابن ابیطالب دہا کجرابل ابل الشریع معلوم نہین کہ
تم صحابہ مین سے کس گروہ کو مرتد اور ان احادیث کا مصداق قرار دوگے اور اگر کہینگے کہ ہم اہل
ردہ کو زمرۂ اصحاب مین داخل سمجھتے ہین تو ہم کہینگے کہ ذرا خواب خرگوش سے بیدار ہو اور اپنی آنکھین
کھولو تو تمھارا بنایا ہوا کلیہ الصحابة کلهم عدول ٹوٹ گیا اور حدیث اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم
کے جو معنی تم کہتے ہو وہ باطل ہوگئے جو کوئی مخبر صادق پر لفظاً یا معنیً جھوٹ باندھے وہ لوہین سوا
ہوتا ہے لیکن شاید تم گھبرا کے یہ کہنے لگو گے اس حدیث مین بعض اصحاب مراد ہین کہ جو با ایمان دنیا سے

گئے اور مرتد نہین ہوے تو ہم کہینگے کہ فنعم الوفاق یہ تو ہمارا مین مذہب ہے لیکن اب ہمکو یہ بتاؤ کہ وہ بعض اصحاب کون ہین اگر تم کہوگے کہ فلان و فلان رضی اللہ عنہ تو ہم تبرا ر و لیلین اونکے احداث فی الدین و ارتداد پر قائم کر دینگے اور اگر تم ہمسے پوچھوگے کہ پھر وہ لوگ کون ہین تو ہم اون اصحاب باصدق و صفا و زہد و اتقا کا نام لینگے کہ تمکو بھی سوائے امنا و صدقنا کہنے کے کچھ چارہ نہوگا فافہم و یا لیتوا کلا و القوم لا یفقہون حدیثا اب مین بیان حضرات سنیہ کے اون اعتراضات کو رد کرتا ہون کہ جو تقریر سابق مین نہین آئے لیکن اونکے جوابات مسکتہ اس تقریر متین سے پیدا ہوے ہین **اول** اکثر حضرات سنیہ ازراہ مکابرہ یہ کہا کرتے ہین کہ جب حضرت علی ابن ابیطالب اسد اللہ الغالب تھے تو کیونکر ممکن تھا کہ کوئی خلافت کو اونسے غصب کر لیتا یا اور انواع و اقسام کے کہ جو شیعہ بیان کرتے ہین ایذا دیتا اور آپ خاموش رہتے اور ذو الفقار سے کام نہ لیتے جواب اوسکا صبر حضرت ہارون سے کالنور علی شاہق الطور ظاہر ہوگیا حالانکہ حضرت ہارون کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے کہ جنھون نے گوسالہ کے آگے سجدہ نہین کیا تھا اور یہ بات کتب فریقین سے ثابت ہے لیکن بسبب کثرت بنی اسرائیل کہ جو چھ لاکھ کے قریب تھے سوا صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور جب حضرت موسی کوہ طور پر سے واپس آئے اور قوم کی تنبیہ کے لیے حضرت ہارون پر غضبناک ہوئے تو اونکے جواب مین یہی فرمایا کہ جسکی حق سبحانہ و تعالے خبر دیتا ہے قال ابن ام ان القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی[1] ترجمہ کہا حضرت ہارون نے کہ اے میری ماں کے بیٹے تحقیق کہ قوم نے ضعیف سمجھا مجھکو اور قریب تھا کہ مار ڈالین مجھکو انتہی اور جناب امیر کے ساتھ سوا چند مومنین مخلصین کے مثل حضرت سلمان فارسی و ابو ذر غفاری و مقداد ابن اسود و حذیفہ بن الیمان و عمار یاسر رضی اللہ عنہم اور بعض بنی ہاشم کے اور کوئی بھی نہ تھا پھر آپ کے صبر کرنے پر کیون تعجب ہے اور کیون مستبعد ہوتا ہے حالانکہ خود اہل سنت کی کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرات شیخین اور دیگر اتباع نے جناب امیر کو بیعت لینے کے واسطے بہت ستایا اور سخت ایذا دی تو آپ جناب رسولخدا کی قبر سے

[1] جزو نہم رکوع ہفتم سورہ اعراف ۱۲

جاکر لپٹ گئے اور روتے تھے اور باآواز بلند فرماتے تھے یابن ام ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلونی انشاء اللہ العزیز اسکی تفصیل عنقریب آتی ہے وہان حضرات سنیہ
آنکھیں کھولکے دیکھینگے علاوہ اسکے خود کتب معتبرہ اہل سنّت مین ایسی حدیثین موجود ہین کہ جن سے
ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو صبر کرنیکا حکم فرمایا تھا
لیکن چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا مین یہان فقط ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون کتاب
کنز العمال کتاب الفتن جلد ششم کے صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زھد الناس فی الاخرۃ ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما و
احبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دخلا ومال اللہ دولا قلت اترکہم وما اختاروا
واختار اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ واصبر علے مصائب الدنیا وبلوھا حتی الحق بک
انشاء اللہ قال صدقت اللہم افعل ذلک بہ (الثقفی فی الاربعین) ترجمہ حضرت علیؑ سے
منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا علی کیا حال ہوگا تیرا جسوقت
کہ لوگ نفرت کرینگے آخرت سے اور رغبت کرینگے دنیا مین اور کھا جاینگے مال میراث کو کھانا
کاسب اور دوست رکھینگے مال کو بہت دوست رکھنا اور بنائینگے دین خدا کو مکر و فریب
(یعنی باوصف عدم تدین اپنے تئین متدین ظاہر کرینگے) اور بنائینگے مال خدا کو دولت کہا
مین نے کہ مین چھوڑ دونگا انکو اور اوس چیز کو کہ جو اونھون نے اختیار کی ہے اور اختیار کرونگا
مین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور خانۂ آخرت کو اور صبر کرونگا مین دنیا کی مصیبتون پر اور اوسکی
بلاؤن پر یہانتک کہ ملحق ہون مین آپ سے انشاء اللہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ سچ کہا تو نے اے
علی بار خدایا کر تو اوسکے ساتھ ایسا ہی انتہی فاعتبروا یا اولی الابصار آپ سنی ہمکو بتلائین کہ وہ کونسا
زمانہ تھا اور کون سے لوگ تھے کہ جسکی بابت جناب رسول خدا نے پیشین گوئی فرمائی اور جناب امیر نے
صبر نے کو فرمایا اور آپ نے اونکی تصویب کی اور حق سبحانہ و تعالی سے دعا مانگی اگر کہین کہ یزید وغیرہ
کا زمانہ تھا تو جناب امیر اوسوقت کب موجود تھے اور اگر کہین کہ معاویہ و طلحہ و زبیر و عائشہ و خوارج کا زمانہ تھا تو

اوسوقت آپ نے صبر کیا بلکہ سب باغیون کو تہ تیغ فرمایا سوائے زمانہ خلفاے ثلثہ کے اور کون سے
زمانہ پر اس حدیث کی تطبیق ہوسکتی ہے و نیز اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹ مین منقول ہے ان بعدی
ائمہ ان اطعتموهم اکفروکم وان عصیتموهم قتلوکم ائمة الکفر ورؤس الضلالة طب[1] عن ابی
برزة ترجمہ تحقیق کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے کہ اگر اطاعت کروگے تم اونکی تو کافر کردینگے وہ
تمکو اور اگر نافرمانی کروگے تم اونکی تو قتل کرینگے تمکو وہ لوگ امام ہونگے کفر کے اور رئیس ہونگے
ضلالت کے **انتہی** اور اسطرح کی صدہا حدیثین صحاح اہل سنت مین منقول ہین کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد امرا و خلفا و ائمہ ضلالت ہونگے یہان مین نے ایک حدیث
بطور مشتی نمونہ از خروارے لکھدی اور انشاء اللہ العزیز یہ بحث بعض ابواب کے جواب مین بہ تفصیل
آویگا **ناظرہ دوم** یہ قول حضرت سنیہ کا کہ مذہب شیعہ مین صحابہ رسول مین سے سوا چند
اشخاص کے اور سب ناری اور ہالک ہین سراپا باطل ہوگیا اسلیے کہ ابتداے خلافت خلیفہ اول
مین بیشک سوا چند اشخاص کے اور سب صحابہ جناب امیر سے منحرف ہوگئے اور بڑے حضرت سے
بیعت کرلی لیکن بعد تیسرے حضرت کے اکثر اون مین سے نادم اور تائب ہوئے اور جناب
امیر کیطرف رجوع کی جیسا کہ مین آخر تقریر مین لکھ چکا ہون اور آپ کے ساتھ ناکثین و قاسطین
و مارقین سے جہاد کیا پس اُن لوگون کی نجات مین شبہ نہین اور یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ
ان سب حرکون مین اکثر صحابہ جناب امیر کے ساتھ تھے اور قلیل عایشہ کے ساتھ اور اقل قلیل
معاویہ کے ساتھ اور خوارج کے ساتھ تو شاید صحابہ مین سے کوئی بھی نرہا ہو پس اس سے بخوبی
ثابت ہوگیا کہ صحابہ ناجین ہالکین سے بہت زیادہ تھے اور اگر بسبب بلادت ذہن یہ اجمال واعظ
صاحب یا ونکے احزاب کی سمجھ مین نہ آئے تو مین اونکی تفصیل بیان کرتا ہون کہ جسقدر صحابہ جناب
رسول خدا کے وقت مین جہاد کفار مین شہید ہوے وہ اعلاے مراتب شہدا پر فائز ہوے اور جو
حضرت کے وقت مین اپنی موت سے با ایمان مرے اونکی نجات مین بھی کچھ شک نہین اور جو حضرت کے

[1] یعنے معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

نہیں جانتا یا نہ مانتا کہ علانیہ منبرون پر خطبۂ جمعہ و اعیاد وغیرہ میں حسب سوانح تبول علی ابن ابی طالب و حسنین پر لعن و طعن
ہوتی تھی اوس سے کون انکار نہیں کرتا شہادت حضرت امام حسین کہ ذریت رسالت و ہتک حرمت اہلبیت نبوت بحکم یزید پلید کے
وقت مین ہوئی یہ کسپر ظاہر نہیں ہے شہادت ائمہ معصومین ہر دوران میں اور قتل و غارت سادات رفیع الدرجات بسبب و قضات
جو عہد دولت و سلطنت و حکومت خلفاے بنی امیہ و بنی عباس مین واقع ہوے اونکا کون انکار کر سکتا ہے
آخران سب امور کا سبب اور باعث سوا اسکے اور کیا تھا کہ خلافت و امامت ظاہری خاندان رسالت سے
چھین لی گئی اور غصب کی گئی اور اہلبیت نبوت ضعیف کر دیے گئے اور علماء امت کے برابر
بھی اونکی قدر و منزلت باقی نرہی اگر خلافت و امارت بعد حضرت رسالت کے حسب نص نبوی
باستحقاق اونکی اولاد امجاد کو پہنچی باقی تو کون اونپر لعن و طعن کر سکتا کون اونکو قتل کر سکتا
کون اونکے حرم محترم کو اسیر کر سکتا پس لسے منصف انصاف کرو کہ بانی اور باعث انتزاع
خلافت کا اہلبیت رسالت سے سوا شیخین کے کیا کوئی دوسرا شخص تھا خصوصاً ثانی کہ جو
تدبیر و انتظام مملکت مین لاثانی تھے اور دوم یعنی اختلاف امت اور یہ بھی ابین من الامس ہے اور
ہر شخص واقف ہے کہ زمانہ وفات بلکہ مرض جناب رسالتمآب سے آج تک رفع نہوا اور منشا اور
باعث اسکا بھی وہی قانون ہے کہ جو حکم خدا و رسول کو منسوخ کر کے شیخین نے بنایا تھا کہ جناب
رسول خدا نے استخلاف نہین کیا یعنی اپنے سامنے کسی کو خلیفہ مقرر نہین کر گئے بلکہ خلافت اختیار
امت مین ہے کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ بنا لین جیسے کہ تلنگے غدر مین کہا کرتے تھے کہ جسکے سر پر
ہم اپنا جوتا رکھدین وہی بادشاہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ قانون ضلالت مادہ ہے جمیع فسادات
و اختلافات کا اسلیے کہ انسان کی آرا مین بالطبع اختلاف ہوتا ہے اور طمع حکومت و سلطنت امر مشترک
پس ظاہر ہے کہ جب خلق مطلق العنان ہوگئی اور کوئی حاکم و امیر اونکا منجانب خدا و رسول نہوا تو جسکی

[illegible]

ملک و مقام مین چند آدمی کسی شخص پر اجماع و اتفاق کرینگے وہی خلیفہ و بادشاہ ہوجائیگا اور جب قرابت رسول ہی باعث تخصیص و فضیلت نہ ہوئی تو اور کونسا دوسرا امر مخصص ہو سکتا ہے پس خواہ مخواہ یہ امر باعث کثرت خلفا و سلاطین و امرا و اختلاف رعایا و نزاع و جدال و جنگ و قتال و نہب و غارت اموال ہوگا اور عجب طرح کا ہرج و مرج ملک و ملت مین پیدا ہوگا اور یہی سب کچھ دین اسلام مین واقع ہوا اور کوئی قرن ایسا نہین گذرا کہ اہل اسلام کی تلوار آپس کے قتال و جدال سے فارغ ہو کے میان مین رہی ہو اور جو شخص کہ تھوڑی سی بھی تاریخ جانتا ہے وہ اس سے انکار نہین کرسکتا تفصیل مین نہایت طول ہے آخر اس اختلاف فیما بین کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر بلاد قبضہ اہل اسلام سے نکل کر اورونکے قبضے مین آگئے اور جو اب مین اونکے بادشاہ بھی اضعف ملوک و سلاطین دنیا ہین اور روز بروز ضعف اسلام بڑھتا جاتا ہی اور دیکھا چاہیے کیا اسکا انجام ہوتا ہے اور بیشک یہ ضعف و اضمحلال ترقی کرتا جائیگا جب تک کہ خلیفہ منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول کی سب مسلمان اطاعت نکرین اور وہ زمانہ ظہور قائم آل محمد کا ہے اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجہم واضح ہو کہ امر حق یہ ہے کہ حضرات شیخین ظاہر مین تو بیشک مسلمان ہوے مگر حقیقت مین صدق دل سے کبھی ایمان نہین لائے اور محبت اصنام و اوثان کہ جنکی پرستش مین شیخوخیت تک مصروف رہے کبھی اونکے دل سے نہین گئی اور تعصب دین آبائی ہرگز اونکے صمیم قلب سے برطرف نہین ہوا اسیدلئے اسلام مین گو بظاہر کچھ طمع دنیا معلوم نہین ہوتی تھی مگر حقیقت مین یہ دنیا ہی کی طمع سے اسلام لائے تھے اس سبب سے کہ نبوت ختم الانبیاء والمرسلین ایک مشہور بات تھی کہ تمام اہل کتاب اسکو جانتے تھے اور کل کاہن اس بات پر اتفاق کرچکے تھے کہ ایک نبی ایسا پیدا ہونے والا ہے کہ جو خاتم الانبیا ہوگا اور تمام ادیان باطل سابقہ کو منسوخ کردیگا اور کل علوم از قبیل سحر و کہانت وغیرہ اسکے وقت مین باطل ہوجائینگے چنانچہ سطیح و زرقا وغیرہ کی پیشین گوئیاں مشہور ہین اور کتب تواریخ مین مسطور پس ان دونون بزرگوارون کو یہ حالات زیادہ تر کاہنون کے کہنے سے پہلے سے معلوم

ہو چکے تھے کہ امر خلافت وحکومت وسلطنت ظاہری بعد آنحضرت صلعم کے انکے اوپر مستقر ہوگا
اور بااستقلال بادشاہت کرینگے اور یہ بات ہم اخبار و آثار مقبولۂ فریقین سے ثابت کرسکتے
ہیں مگر بخوف طوالت یہان کچھ نہین لکھتے ہین اور ان لوگون کے افعال و اقوال ورفتار وکردار
اسپر شاہد ہین اور جس شخص کو کچھ بھی بصیرت ہوگی اور ذرا بھی مزاج مین انصاف ہوگا وہ میری
اس تقریر مختصر سے اس بات کو تسلیم کریگا پس یہ لوگ اوسی بنا پر کہ جو انکے اسلام لانے کا باعث
تھی اول ہی سے اوس تحصیل تدابیر مین مصروف ہوے کہ جو اونکے مقصود کے لیے مفید و معین
تھین اور روز بروز عداوت علی ابن ابیطالب انکے دل مین مستقر ہوتی گئی اور یوماً فیوماً ترقی
کرتی گئی اور اسکے چند اسباب تھے اول وہی امر ہے کہ جو بیان ہوا یعنی مقصود انکا یہ تھا کہ
بعد حضرت کے امور ریاست وحکومت ہماری طرف منتقل ہون اور آثار واضحہ سے [illegible]
اونکو یقین ہوتا تھا کہ جناب رسالت مآب اپنا وصی وخلیفہ علی ابن ابیطالب کو مقرر فرمائینگے
اول تو آپکی شجاعت وسخاوت وعلم وحلم وزہد وورع وعبادت وریاضت وغیرہ یہ سب
باتین اس امر پر شاہد عادل تھین دوم قرابت قرابت جناب رسول خدا اظہر من الشمس ہے
یہانتک کہ حق سبحانہ وتعالی نے آپ کو آیۂ مباہلہ مین نفس نبی قرار دیا سوم آیات کثیرہ کہ آپکی
شان مین نازل ہوا کرتی تھین مثل آیۂ انما و آیۂ قربے وسورۂ ہل اتے وغیرہا کے چہارم احادیث
متواترہ متکاثرہ کہ جو جناب رسالت مآب اپنی زبان معجز بیان سے آپکے باب مین ہر موقع و
مقام پر ارشاد فرمایا کرتے تھے مثل حدیث نور وحدیث ولایت وحدیث منزلت وحدیث تشبیہ
وحدیث طیر وحدیث خیبر وحدیث مدینۃ العلم وغیرہا کے کہ اگر وہ سب حضرات سنیہ ہی کی کتابون سے
منتخب کرکے لکھی جائین تو ایک مجلد ضخیم تیار ہوجاے دوم یہ امر ہے کہ ابتداے حکم جہاد سے آخر
غزوات تک ہزارون کفار ومشرکین آپکی شمشیر آبدار سے واصل جہنم ہوے چنانچہ اہل سیر و
تواریخ نے اس بات کا تخمینہ کیا ہے کہ تقریباً دس ہزار کافر ومشرک آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوے
کہ اون مین سے بعض حضرات شیخین کے عزیز واقارب بھی تھے اور واقعی یہ ہے کہ اس امر سے

دونون صاحبون کو بہت مدد ملی اور تحصیل مقصود کے لیے اونکو نہایت مفید و معین ہوا اسلیے کہ جو لوگ
اسلام لائے خصوصاً مہاجرین اون مین سے بہت کم کوئی شخص ایسا ہوگا کہ جسکا کوئی نہ کوئی عزیز
و قریب آپ کے ہاتھ سے نہ مارا گیا ہو مثلاً ایک حضرات سنیہ کے معاویہ ہین کہ جو خال المومنین
کہلاتے ہین اونکا نانا عتبہ اور اوسکا بھائی شیبہ اونکا ماموں ولید اور بھائی حنظلہ یہ چار جان ایکدن
معرکہ بدر مین آپ کے اور حضرت حمزہ کے دست حق پرست سے اس دنیائے فانی سے اٹھ گئے
اور جہان گشتہ ہونگے وہ نکو حضرات سنیہ خود ہی جانتے ہین اون مین سے فقط عتبہ تو حضرت حمزہ
سید الشہدا نے قتل کیا اور باقی تین کا فر جناب امیر کے ہاتھ سے مارے گئے اور اسی عداوت سے
معاویہ کی والدہ کہ جنکو حضرات سنیہ سوا اسکے کہ اپنی جدہ فاسدہ کہین اور کیا کہہ سکتے ہین ہند ملقب
بہ اکلۃ الاکباد یعنی جگر خوار سے ممتاز ہوئین پس اس راہ سے حضرت شیخین کو بہت مدد ملی اور
اعوان و انصار بکثرت بہم پہونچے **سوم** اکثر معارک مین جناب رسول خدا کا جناب امیر کو تمام صحابہ پر
مقدم کرنا اور امیر بنانا چنانچہ کتب اخبار و آثار و تواریخ سے ہر شخص پر واضح و ظاہر ہے کہ کبھی جناب امیر
علیہ السلام کو حضرت نے کسی کا محکوم نہین کیا بلکہ جب کوئی لشکر کفار پر آپنے بھیجا ہے تو اگر جناب
امیر اوسمین ہوئے ہین تو خود امیر و حاکم ہوئے ہین اور اگر کسی دوسرے شخص کو امیر کرکے بھیجا ہے
تو آپ کو اوس لشکر کے ساتھ نہین بھیجا بخلاف حضرت ابو بکر و عمر کہ اکثر معارک مین یہ لوگ تحت حکومت
عمرو بن العاص و اسامہ بن زید وغیرہ کے رہے اور یہ امر شیخین کے لیے انصار و اعوان کے بہم
پہونچنے کا ایک ذریعہ ہوا کہ اکثر صحابہ کو جناب امیر سے اس بات کا کینہ تھا **چہارم** حضرت عائشہ
بنت ابو بکر اور حضرت حفصہ بنت عمر کو اولاد جناب خدیجۃ الکبریٰ سے جو عداوت تھی وہ ظاہر ہے
اور قطع نظر سوتاپے کے ایک بڑی جلن ان دونون امہات المومنین کو یہ تھی کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ

---

[1] کل تاریخین بلا اختلاف شاہد ہین ۱۲ **[2]** کل تاریخین شاہد ہین ۱۲ **[3]** و حکم عالی جنت صادر شد کہ اعیان مہاجر و انصار مثل ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذو النورین و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح و غیرہم رضی اللہ عنہم الاجمعین (یعنی رائے ہمراہ نکردند) دران لشکر ہمراہ اسامہ باشند و اینمعنے بر خاطر بعضی مردم گران آمد کہ غلامے را بر اکابر مہاجرین و انصار امیر گردانید الخ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۳۰۰ مطبوعہ مطبع نولکشور لکھنؤ ۱۲ منہ

سلام اللہ علیہا از جناب رسالتمآب سے صاحب اولاد تھین اور یہ اس شرف سے بے بہرہ و
بے نصیب تھین نیز جب جناب رسالت پناہ حضرت خدیجہ کی وفات پر اظہار حزن و ملال کرتے تھے تو
حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ آپ کیا ایک ضعیف عورت کے مرنیکا رنج کرتے ہین اور اسکا ذکر فرمایا کرتے ہین اور جب
اوسکے سبب سے خفا ہوتے علاوہ اوسکے اونکے فضائل کے اونکے صاحب اولاد ہونیکا بھی ذکر
فرماتے تھے پس چونکہ جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی شادی جناب امیر کے ساتھ ہوئی اور اونسے
حسنین علیہما السلام پیدا ہوئے لہذا یہ عداوت اون حضرت کے باب مین صرف کرتی تھین اور
اس عداوت کا اثر ان دونون بی بیونکے دونون والد ماجد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دلون
تک علاوہ اونکے عداوتون کے پہونچتا تھا اور کیونکر نہو کہ علاوہ تعلق ابوت و بنوت کے ان دونون
صاحبونکو بہت بڑی مدد اپنی دونون پیاری بیٹیون سے امر خلافت مین بھی ملنے کی امید تھی
چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جناب رسالتمآب کی مرض موت مین حضرت ابوبکر صدیق نے اجازہ
پیش نمازی اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ ہی سے پایا اسکے اخر کتاب یہان تک جو یہ تقریر تو کہے سنی
چاہیے کہ اسکو یاد رکھے اور اگر جناب حق ہے تو سب حضرات شیخین کی حسن تدبیرات کو ملاحظہ کر
کہ نبوا دونون نے خلافت لینے کے باب مین کیسی تدبیر اول معرکہ جیش اسامہ ہے اور یہ قصہ
مختصر یہ ہے کہ چونکہ جناب رسول خدا اس امر سے واقف تھے کہ حاسدین و مفسدین میری وفات
کے بعد جناب امیر المومنین کو خلافت نہ پہونچنے دینگے اور خود اوسکے مدعی ہو جاوینگے لہذا آپنے
اپنی مرض موت مین چاہا کہ یہ لوگ مدینہ منورہ سے کہین باہر چلے جائین اور میری وفات مین

یہان موجود رہین تاکہ اس خلافت حقہ مین کوئی نزاع واقع نہو چنانچہ اسی بنا پر آپ نے ایک لشکر اسامہ کے ساتھ کیا اور اوسکو کفار موتہ کیطرف جہاد کے لیے روانہ فرمایا کہ اپنے والد ماجد زید کا عوض اونسے لے کہ وہ وہان اونھین لوگون کے ہاتھ سے شہید ہوے تھے اور جملہ حساد کو کہ جن سے خوف فساد تھا اوسکے ہمراہ کیا اور یہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور بعد طے کرنے چند منازل کے حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ نے جناب رسول خدا کی اشتداد مرض کی کیفیت شیخین کو لکھ بھیجی اس غرض سے کہ اگر یہ لوگ وقت وفات جناب خاتم الانبیا مدینہ منورہ مین موجود رہینگے تو مقصود حاصل نہوگا اور مطلب فوت ہو جائیگا پس ان لوگون نے اس باب مین یہ تدبیر کی کہ پہلے تو اسامہ کو دوست بنکے یہ صلاح دی کہ تم مدینے مین واپس جاکے پھر حضرت سے پوچھ لو کہ آپ کے مرض مین زیادتی ہوتی جاتی ہے مین اسوقت مین فسخ عزم کر دون یا جہاد کفار کی طرف روانہ ہون جب وہ مدینہ مین واپس آیا تو خود بھی اوسکے متعاقب پہونچے اور بنا بر عدم موجودگی سردار کل لشکر متفرق ہوگیا اور اکثر صحابہ مدینے کو پھر آئے اور حضرت جب اس واقعہ پر مطلع ہوئے تو متخلفین جیش اسامہ پر لعنت فرمائی اور یہ قصہ بتفاوت یسیر اہل سنت کی اکثر کتب تفاسیر و تواریخ مین ثبت ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ حالت شدت مرض مین کوئی موقع باہر لشکر بھیجنے کا اور صحابہ کو اپنے پاس سے جدا کرنے کا نہ تھا جب تک کہ کوئی مطلب عمدہ اور اہم پیش نظر نہ ہو وہ یہی تھا کہ آپ نے چاہا کہ سب مفسد مدینہ منورہ سے باہر چلے جائین کہ میرے بعد خلافت علی ابن ابیطالب مین کسی طرح کی نزاع اور فساد نہو اور یون باتین بنانے کی اور بیہودہ تقریرین کرنے کی تو بابت ہی اور ہے اور تنا و یلات کا دروازہ ہر باب مین کھلا ہوا ہے اور اس کتاب کی باب نہم فصل اول مین یہ مبحث لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالے

۱ انہ صلعم قال جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا ملل و نحل شہرستانی مطبوعہ مطبع غنیمت ۹ یعنے تحقیق جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر کہ جو اوس سے تخلف کرے یعنے لشکر کے ہمراہ جانے سے باز رہے ۱۲ منہ

تدبیر دوم تدبیر قرطاس ہے کہ جناب رسول خدا نے چاہا تھا کہ حالت مرض مین
ایسا کچھ لکھدین کہ امت آپکے بعد گمراہ نہو مگر حضرت عمر کو یہ بات پسند نہ آئی اور اونھون
نے ہرگز لکھنے نہ دیا اور جناب رسالت مآب کیطرف ہذیان کی نسبت کی اس سبب سے کہ وہ جانتے
تھے کہ کل جو کچھ خم غدیر مین فرمایا ہے اوسی کو آج لکھ بھی دینگے اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ
اس کتاب کے باب ہشتم مین آئی ہے تدبیر سوم معاملہ امامت نماز جماعت ہے حالت مرض
جناب رسالت مآب مین کہ حضرت عائشہ مجتہدہ صدیقہ نے اپنے باپ کو نماز پڑھانے کا حکم
دیدیا اور ظاہر اس امر کا یہ کہ جناب رسولخدا کے حکم سے ہی اور یہ بحث بھی انشاءاللہ اس کتاب کے باب ہشتم کی فصل دوم مین لکھا جائیگا
تدبیر چہارم مشورہ سقیفہ بنی ساعدہ ہے اور اسکی کیفیت مفصل کتب فریقین مین بتفاوت
یسیر منقول ہے مختصر یہ ہے کہ جب تک جناب امیر تجہیز و تکفین و تدفین جناب رسول خدا مین
مشغول رہے یارون نے اپنا کام کرلیا اور اپنے مقصود اصلی کو کہ جو ابتدا سے اونکے خاطر
خطیر مین مکنون تھا پہونچگئے ؎ حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ٭ تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
افسوس کہ کسیکو وفات جناب سرور کائنات کیطرف کچھ اعتنا بھی نہوئی اور اس واقعہ ہائلہ
کیطرف اپنے مطلب کے آگے مطلق التفات بھی نہ کیا جناب ولایت مآب سے یہ کہان ممکن تھا
کہ حضرت رسول کو بے کفن و دفن چھوڑکے اس صحبت شورے مین شریک ہوتے جب تک
آپ تجہیز رسول سے فارغ ہوے صحابہ تجہیز خلیفہ سازی سے بخوبی فارغ ہوچکے تھے یہانتک جب ...

دیکھا کہ زمانے کا کچھ اور رنگ ہے اور واقعہ خم غدیر کا کوئی ذکر بھی نہیں کرتا تو اس قانون جماعت میں اختلاف کیا اور کہنے لگے کہ منّا امیر و منکم امیر اور چاہا کہ سعد بن عبادہ انصاری کو اپنا امیر کرین لیکن حضرات شیخین اور اونکے اتباع و اشیاع نے وعدہ وعید و ترغیب و تحریص و تہدید سے اکثر کو ابوبکر کی بیعت پر متفق کر لیا اور مہاجرین کی فضیلت بنا بر ہجرت و قرب جناب رسول خدا انصار پر ثابت کی اور بجائے کہ مہاجرین کو تو اس سبب سے انصار پر افضلیت ہوئی کہ یہ لوگ ہموطن و ہمقوم جناب رسول خدا تھے اور علی بن ابیطالب کو قرب و قرابت کے سبب سے کہ جو اظہر من الشمس ہے مہاجرین پر کچھ افضلیت نہوئی خیر یہ بحث تو بہت طویل ہے اب مین اصل تقریر کی طرف رجوع کرتا ہون بعد اس بیعت اتفاقیہ کے اہل اسلام مین ایسی نااتفاقی پھیلی کہ اکثر قبائل عرب کہ جو مثل شیخین وغیرہ کے ہمارے حضرت کے وقت مین اسلام لا چکے تھے زمانے کا رنگ پھرا ہوا دیکھکر اسلام ہی سے پھر گئے اور مرتد ہو گئے لیکن چونکہ حق سبحانہ وتعالی کو نام اسلام قائم رکھنا منظور تھا لہٰذا اہل اسلام کو و نیز قحط اب کیا اور خلیفہ اول ہی کے وقت مین اونکا استیصال کلّی ہو گیا حضرات سنیہ اس فتح و نیز بابعہ کی فتوحات پر کہ جو زمانہ خلفاء ثلثہ مین ہوئین کچھ فخر و ناز نکرین مین پہلے ہی اس باب مین وہ حدیثین لکھ چکا ہون و نیز ایک آیہ اس مقام پر ایسا لکھتا ہون کہ اوس سے امرحق کالشمس فی رابعة النہار روشن ہے وہی ہذہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون فی بضع سنین لله الامر من قبل ومن بعد ويومئذ يفرح المومنون بنصر الله ينصر من يشاء وهو العزيز الرحيم وعد الله لا يخلف الله وعده ولكن اكثر الناس لا يعلمون[1]

ترجمہ مغلوب ہو گئے ہین رومی بیچ نزدیک ترین زمین کے عرب سے اور وہ بعد مغلوب ہونے کے عنقریب غالب آئینگے چند سال مین واسطے خدا کے ہے حکم پہلے سب سے اور پیچھے سب سے

[1] جزو بست و یکم سورہ روم رکوع سوم ۱۲ منہ

اور اوسدن خوش ہونگے سب مومنین ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہ غالب ہے مہربان وعدہ کیا ہے خدا نے نہیں خلاف کرتا ہے اللہ وعدہ اپنا ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں انتہی جو کچھ ان آیات بینات کی شان نزول تفاسیر فریقین مین لکھی ہے مین اوسکی تلخیص کرکے یہان لکھتا ہون کہ حدود ایران و روم عرب سے ملحق مین اور اہل ایران آتش پرست تھے اور اہل روم نصاریٰ سے جو اہل کتاب مین اون دونون ملکون کے بادشاہون مین قریب عرب لڑائی ہوئی اور ایرانی غالب آگئے کفار مکہ اس سے بہت خوش ہوے کہ ایرانی ہم سے مشابہ ہین کہ اہل کتاب نہین اور رومی اہل اسلام سے اور اہل اسلام کو بہت رنج ہوا حق سبحانہ وتعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ گو اسوقت رومی مغلوب ہوے ہین مگر بعد چند سال کے غالب آجائینگے چنانچہ اسکی بابت یہ آیات نازل ہوے ہین اور ویسا ہی ہوا کہ بعد چند سال کے جو لڑائی ہوئی تو رومی غالب ہوے اور ایرانی مغلوب اور یہ دلیل مبین ہے حقیقت قرآن ونبوت پیغمبر آخر الزمان پر کہ اخبار غیب جو فرمایا وہ واقع ہوا اور تمام تواریخ اہل اسلام وغیر اہل اسلام مین یہ واقعات ثابت ہین کسی مخالف اسلام کو بھی اس سے انکار نہین ہوسکتا اب اہل بصیرت وانصاف ملاحظہ فرمائین کہ رومی نصرانی تھے قائل تثلیث منکر نبوت جناب خاتم الانبیا پس کیا اس فتح سے اونکی کچھ حقیقت ثابت ہوگئی حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اونکی فتح کو نصر اللہ فرمایا ہے اور وعدہ فتح کو وعد اللہ پس کیا اس سے وہ لوگ ناجی ہوگئے اسیطرح فتوحات خلفاے ثلثہ کا بھی حال ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے کفار ومشرکین پر اپنے حفظ دین مبین کے لیے اونکو نصرت عطا فرمائی مگر یہ دلیل اونکے نجات وحقیقت کی نہین ہوسکتی اور جس طرح کہ اہل اسلام رومیونکی فتح سے خوش ہوے تھے اوسی طرح شیعہ بھی فتوحات عہد خلفاے ثلثہ سے خوش ہین رنج تو اونکو اس بات کا ہے کہ خلافت اہلبیت نبوت سے غصب کر لی گئی ورنہ اگر اسد اللہ الغالب کے ہاتھ مین ہوتی باقی اور ذوالفقار آبدار شل بدر واحد وخیبر وحنین وغیرہ کے چمکتی تو اس سے بھی زیادہ فتوحات

واقع ہوتین اور کیا بعید تھا کہ اس تیس برس کے عرصے مین کہ جو زمانہ حیات ہادی قوم جناب
امیر بعد وفات بشیر و نذیر ہے کوئی کافر و مشرک روے زمین پر باقی نرہتا اور شاید عرب
مین ردت بھی واقع نہوتی کہ سب نو مسلم کہ جو شیر خدا کے معرکون کو دیکھ چکے تھے خواہ
مخواہ آپکی ذوالفقار آبدار سے ڈرتے اور ارتداد کا ارادہ نکرتے اور حضرات شیخین کا لوگون کے
دلون مین کیا خوف تھا کہ انکو بہت سے معرکون مین بھاگتے ہوئے دیکھ چکے تھے زیادہ
تر یہی باعث ارتداد معلوم ہوتا ہے لیکن حق سبحانہ و تعالی نے مثل رومیون کے اون
لوگون کی بھی مدد و نصرت فرمائی اور اگر حقیقت امر کو کوئی ملاحظہ کرے تو ان سب فتوحات
مین کہ جو واقع ہوئین حضرات ثلثہ کو کیا دخل ہے یہ حضرات تو مسند خلافت پر سے کبھی
اوٹھے بھی نہین شیر خدا کی جگہ شیر قالین بنے بیٹھے رہے جتنی لڑائیان فتح کین وہ اہل اسلام
نے کین اونہین سے اکثر وہی لوگ ہین کہ جنھون نے توبہ کی اور جناب امیر کے ساتھ ہو کے
ناکثین و قاسطین و مارقین سے لڑے لہو مستحق جنات نعیم ہوے ہان خوب یاد آیا ایک
مرتبہ خلیفہ ثانی لوگون کی ترغیب و تحریص سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے تھے
مگر خیریت یہ گذری کہ وقت سامنے وہان کچھ لڑائی نہین ہوئی ورنہ کیا بعید ہے کہ اون کو
وہان بھی اپنا وہ معرکہ یاد آجاتا کہ جو کوہ احد پر کیا تھا اور شاید پھر اپنی مثال بزرگون ہی کے ساتھ
دیتے یا معرکہ خیبر و حنین کو یاد کرتے شاید اس مقام پر حضرت سنیہ کہین کہ خود لڑائیون مین
تشریف لیجانا اون حضرات کے لیے باعث وہن و سبکی تھا کہ خلیفہ وقت تھے تو پھر اسکا کیا

جواب دینگے کہ جناب رسول خدا اکثر غزوات مین خود بنفس نفیس تشریف رکھتے تھے یہانتک کہ
بعض مین آپ کا جسم مبارک مجروح بھی ہوا اسکا جواب حضرات سنیہ کے پاس اور کچھ نہین ہے
سوا اسکے کہ خلفاے ثلثہ کے مرتبے کو حضرت کے مرتبے سے ارفع و اعلے سمجھین اور یہ کچھ اون
حضرات سے بعید نہین ہے چنانچہ خود واعظ صاحب نے اسی رسالہ مین حضرت عمر کو بیسیون
جگہ جناب رسول خدا پر ترجیح دی ہے اور اونکی راے کو حضرت کی راے سے بہتر اور قرین
صواب سمجھا ہے اور حضرت کے بعض اقوال و افعال کو عبث اور بیفائدہ قرار دیا ہے تدبیر شیخین
جب حضرات شیخین انتزاع خلافت حضرت شاہ ولایت و اہلبیت نبوت سے کر چکے اور ہر طرح
سے اطمینان ہوا تو چونکہ اول کبیر السن و شیخ فانی تھے اور حضرت ثانی نے اسی بنا پر اونکو خلیفہ
کیا تھا کہ یہ جلد دنیا سے تشریف لیجاینگے اور اونکے بعد مین خلیفہ ہونگا لہذا اونکو اپنے مقصود کے
حاصل کرنے کی فکر ہوئی اور ایسی تدبیر دلپذیر کی کہ بلا منازعت خلافت نہایت آسانی سے
خلیفہ ہو گئے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو نزاع و احتضار کی حالت ہوئی تو اون
بیچارے سے اپنے نام عہدنامہ خلافت لکھوا لیا حالانکہ خود اونکا اجتہاد زمانہ رسول خدا مین اسکی
طرف منجر ہوا تھا کہ آپ کو کچھ لکھنے نہ دیا اور آپکے کلام ائتونی بقرطاس الحدیث کو ہذیان یعنی
بیہودہ سمجھا لیکن یہان اوسکو بھول گئے اور اپنے قول حسبنا کتاب اللہ کو بھی فراموش کر دیا اور اجماع
امت کو بھی بالاے طاق رکھدیا لیکن شاید حضرات سنیہ اس مقام پر یہ کہینگے کہ مجتہد کو اپنی
زندگی مین اپنے اجتہاد سے عدول کرنا جائز ہے ساء ما یحکمون اب ایک لطیفہ دلچسپ سنیے
کہ چونکہ حضرت عمر خوب جانتے تھے کہ اجماع کی بنا پر خلافت کا ہونا منشاء نزاع و جدال اور جنگ و
قتال ہے اور انواع و اقسام کے فسادات اسپر مترتب ہو سکتے ہین شاید کبھی میرے خلافت
مجتمع ہو جاے یا میرے بعد کبھی لوگ خلافت علی بن ابیطالب پر مجتمع ہو جائین لہذا اونھون نے اپنے کیے
ہوئے کو لڑکون کے گھروندے کیطرح بگاڑ ڈالا اور جھٹ فرما دیا کہ بیعت ابوبکر ناگہان
ایکایک واقع ہو گئی اور حق تعالی نے اوسکے شر سے مسلمانون کو بچا لیا اب جو کوئی ایسا کرے

قابل قتل ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اس حدیث حضرت عمر کی تحقیق انشاء اللہ العزیز
اسی کتاب کے باب اول کے جواب میں آئیگی اب یہاں خلافت لینے کی تدبیرین توختم
ہو گئین اب اون تدبیرون کو سنیے کہ جو حضرت شیخین خصوصاً ثانی نے خاندان رسالت کے
اوٹھانے مین کین اور وہ سب موثر اور کارگر ہوئین **تدبیر اول** فدک وغیرہ ونیز خمس کو
اہل بیت سے غصب کر لیا تاکہ معاش کیطرف سے اونکو حالت اضطرار پیدا ہو جاوے اور
فقر و فاقہ کے سبب سے اہل دنیا مین سے کوئی اونکے نزدیک بھی نجاوے اور یہ بحث اس
کتاب کے باب ششم مین آئیگا **تدبیر دوم** جب ان سب باتون سے اطمینان ہوا اور اپنی
حکومت اور استقلال سلطنت کی بخوبی تدبیرین کر چکے اور اہل بیت علیہم السلام کی تضعیف
مین بھی کامیاب ہوے تو اب یہ مابعد کی فکر ہوئی اور یہ خوف پیدا ہوا کہ میرے بعد اہلبیت
کی طرف کہین خلافت منتقل نہ ہو جاوے لہذا اسکی تدبیر شروع کی چونکہ اس بات کو
خوب جانتے تھے کہ بنی امیہ سے زیادہ کوئی دشمن بنی ہاشم کا روے زمین پر نہین ہے لہذا
چاہا کہ یہ حکومت و سلطنت اونکی طرف منتقل ہو چونکہ جسقدر خاندان رسالت سے عداوت
تھی اوسیقدر اپنے معبودان قدیم اعنی اصنام قریش کی محبت اور ابو سفیان اونکی فوج کا
ہمیشہ سالار و سردار رہا لہذا قربۃً الی اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری اسکے خلف
رشید حضرت معاویہ کو پہلے امیر شام مقرر کیا چنانچہ خود واعظ صاحب نے بھی اس کتاب کے
باب نہم فصل سوم صفحہ ۲۱۲ مین لکھا ہے کہ امیر معاویہ حضرت عمر کے دوران مین امیر دمشق بنایا
گیا تھا وہ تو اس بات سے مجبور تھے کہ صحابہ اس امر کو قبول نکرینگے ورنہ اپنی زندگی ہی مین امیر
معاویہ کو امیر المومنین و خلیفہ سید المرسلین بنا دیتے اس سبب سے کہ اس سے زیادہ لائق

ؔ کتاب ملل و نحل شہرستانی مطبوعہ مطبع عثمانیہ کے ص ۱۰ مین یہ قول حضرت عمر کا لکھا ہوا ہے کہ الا ان بیعۃ ابی بکر کانت
فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنے آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت ابوبکر کی ناگہانی تھی دفع کیا اللہ نے
اوسکی برائی کو پس جو شخص کہ پھر مثل اسکے کسی سے بیعت کرے تو اوسکو قتل کرو ۱۲ منہ

اتفاق اور قابلیت اونکی جانشینی کے، اور دوسرا کون ہو سکتا تھا کہ وہ بھی تدبیر مملکت اور
انتظام امور سلطنت مین اونسے کچھ کم نہ تھا چنانچہ وہ خود انکی تعریفین بھی کیا کرتے تھے
لیکن جب اس سے مجبور ہوئے تو مرتے وقت دوسری تدبیر کی یعنی جب ابولولو نے
زخم کاری لگایا اور اوس سے جانبری کی کچھ صورت نہ معلوم ہوئی تو اس مطلب کو ایک
ایسے پردے مین پورا کیا کہ اونپر کسی طرح کی بدنامی اپنے ذمے بعد موت بھی عائد نہو
اور اہلبیت رسالت کا عموماً اور شاہ ولایت کا خصوصاً کام تمام ہوجاے اور اس سے وہ
بھی سنیون کے نزدیک شیخین کو جناب رسالت مآب پر ترجیح ہو سکتی ہے کہ بقول
حضرت عمر جناب رسالت مآب نے جو کاغذ اور دوات طلب کی تو یہ ذیان بکنے لگے
تھے اور معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد عقل مین فتور آگیا تھا لیکن نہ مرتے وقت ابوبکر کی
عقل مین فتور آیا کہ اونھون نے ثانی لاثانی کے نام خلافت نامہ لکھدیا اور نہ حضرت
عمر کی عقل مین کچھ اختلال ہوا کہ اونھون نے اس خلافت کو شورے پر منحصر کیا۔ اب
اس باب مین منجملہ حضرت کی خوش تدبیری کو ملاحظہ کیجیے کہ یہ فعل انکا کسقدر مصالح پر
مشتمل اور انہدام بیت رسالت کے لیے کیسا موثر تھا تفصیل مختصر اس اجمال کی یہ ہے
کہ اونھون نے یہ حکم دیا کہ میرے بعد چھ آدمی لائق خلافت ہین ایک حضرت علی
ابن ابیطالب دوسرے عثمان بن عفان تیسرے سعد بن ابی وقاص چوتھے طلحہ بن
عبید اللہ پانچوین زبیر عوام چھٹے عبد الرحمن بن عوف پس یہ چھ آدمی ملکے آپس مین
شورے کرین اور تین روز کے اندر اپنے درمیان مین سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرین

لہ کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۴۲۳ سے ص ۴۲۶ تک اور تاریخ الرسل
والملوک لابی جعفر محمد بن جریر طبری جزو اول مجلد خامس مطبوعہ مطبع لیڈن کے صفحہ ۲۷۷۰ سے صفحہ ۲۷۹۵ تک
یہ قصۂ شورے مفصل لکھا ہوا ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے اور ان دونون کتابون کے سوا اور کتب
تواریخ مین بھی مذکور و مسطور ہے کسی مین بالاجمال اور کسی مین بالتفصیل ۱۲ منہ

اور اگر آپس مین اختلاف آن ہو تو کثرت رائے پر حکم کیا جائیگا اور اگر تین شخص ایک طرف ہون اور تین شخص ایک طرف تو جس طرف عبد الرحمن بن عوف ہوا وہین لوگون کی رائے پر عمل کیا جاے اے منصفو انصاف کرو کہ عبد الرحمن بن عوف کی ترجیح کی وصی رسول و زوج بتول علی بن ابیطالب پر کون سی وجہ ہو سکتی ہے حضرت عمر نے ان سب حضرات کے فضائل بھی بیان فرماے تھے اونکی تفصیل مین طول ہے عبد الرحمن بن عوف کی وجہ افضلیت یہ بیان فرمائی تھی کہ ایکدن اونھون نے حسنین علیہما السلام کو بھوک مین کھانا کھلایا تھا اور جناب رسول خدا نے اسکے عوض مین دعاے خیر فرمائی تھی مصرع عجیب واقعہ و طرفہ ماجراے ہست وہ کہ حسنین کے کھانا کھلانے والے کی تو یہ قدر و منزلت اور خود وہ صاحبزادے کہ جو بقول جناب رسول خدا سردار جوانان اہل بہشت مین اور اونکے والد ماجد کہ جو ابوہما افضلہما کی فضیلت سے ممتاز ہین اونکی کچھ بھی وقعت نہو سارا جھگڑا یون خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب پھر شورے کا حال و حضرت عمر کا حکم محکم سنیے کہ ابو طلحہ انصاری کو بلا کے حکم دیا کہ تو پچاس آدمی مسلح لیکے اصحاب شورے پر موکل رہ اور اونکو تاکید کر کہ جلد اس قضیہ کا فیصلہ کرین اور اگر ایک شخص یا دو شخص اختلاف کرین تو فوراً اونکو تیغ تیز سے قتل کر سبحان اللہ یہان سنیون کی بنائی حدیث عشرہ مبشرہ کی فضیلت بھی رخصت ہو گئی اسلیے کہ یہ چھ آدمی سب عشرہ مبشرہ مین داخل ہین پس اگر ایک یا دو انمین سے بحکم حضرت عمر قتل کیے جاتے تو معلوم نہین کہ حضرات سنیہ قاتل و مقتول کے باب مین کیا تجویز فرماتے لیکن ہان باب اجتہاد وسیع ہے آمدم برسر مطلب ظاہر ہے کہ اس شورے کے حکم دینے سے خلیفہ ثانی صاحب کے دو مطلب تھے اول یہ کہ خلافت حضرت عثمان کو پہونچے کہ وہ بھی بنی امیہ مین سے تھے تاکہ یہ منصب ہون اور معاویہ امیر شام نائب اور استیصال اہلبیت کرام مین کوئی دقیقہ باقی نرہے اور اس خفی کا کشف اسطرح بخوبی ہوتا ہے کہ حضرت

۱ کتاب روضة الصفا مذکور ص ۲۶۵ ۱۲ منہ ۲ تاریخ طبری مجلد مذکور ص ۲۷۹ و تاریخ روضة الصفا مذکور ص ۲۶۵ ۱۲ منہ

عمر کو جو انقلابون زمانہ تھے بخوبی جانتے تھے کہ عبدالرحمن بن عوف داماد حضرت عثمان ہے لہذا اونسے عدول نکریگا اور سعد بن وقاص ابن عم عبدالرحمن بن عوف ہے وہ اوسکی رائے سے تجاوز نکریگا پس جب یہ تین ایک ہو گئے تو بالفرض والتقدیر اگر طلحہ و زبیر جناب امیر سے موافقت بھی کی تو کیا ہو سکتا ہے خواہ مخواہ خلافت عثمان پر منتقل ہوگی اسلیے کہ رای عبدالرحمن کی مقدم کی گئی ہے پس اس تدبیر مین بھی خلیفہ ثانی کامیاب ہوئے اور خلافت حضرت عثمان کو پہونچ گئی اور کیونکر نہ کامیاب ہوتے کہ قاعدہ ہی ایسا سمجھ کے مقرر کیا تھا کہ کامیابی اونہین کے اسیطرح ممکن ہی نہ تھی مطلب دوم یہ تھا کہ جناب امیر سی معاملہ شورے مین شہید کیے جائین اور خاندان رسالت تباہ ہوجاے اسلیے کہ حضرت عمر کو گمان غالب تھا کہ وہ جناب بسبب اپنی حقیت کے دوسرے کی خلافت پر راضی نہ ہونگے اور خواہ مخواہ مثل زمانہ ابوبکر کے اختلاف کرینگے فقط اسیواسطے ابو طلحہ انصاری کو پچاس آدمیون کے ساتھ مقرر کیا تھا مگر بسبب صبر و سکون و حلم شاہ ولایت اس مطلب مین کامیابی نہوئی چنانچہ بعد فیصلہ شورے آپنے فرمایا فصبر جمیل واللہ المستعان علے ما تصفون. اب جب موافق تدبیر ثانی خلیفہ ثالث کو خلافت پہونچی تو اونھون نے معاویہ درکنار خود مروان بن الحکم طرید رسول اللہ کو بلا کر اپنا وزیر اعظم کیا اور کل ممالک محروسہ مین بنی امیہ کو حاکم و عامل مقرر کیا اور روح خلیفہ ثانی کو اسطرح خوش کیا پس تمام دنیا ظلم و جور سے بھر گئی اور چارون طرف سے اسقدر مال خراج آنے لگا کہ حضرت عثمان غنی کا گھر بھر گیا اور حشم و خدم اور تجمل و آرایش و نمود و نمایش مین صرف ہونے لگا چنانچہ کئی سو غلام زرین کمر حضرت عثمان کے ساتھ رہتے تھے اور مخبر صادق کا یہ قول پورا ہوا کہ جو صحاح اہل سنت مین بھی مقامات عدیدہ مین

[illegible]

عبارت مختلفہ منقول ہے اور مین ایک حدیث یہان کنز العمال کتاب الفتن جلد ششم مطبوعہ حیدرآباد
کے ص ۹۰ سے نقل کرتا ہون اذا بلغت بنو امیۃ اربعین رجلاً اتخذوا عباد اللہ خولاً
ومال اللہ دخلاً وکتاب اللہ دغلاً ابن عساکر عن ابی ذر ترجمہ یعنی جسوقت کہ ہونچینگے بنی امیہ چالیس مرد ونکی
تعداد کو تو بنائینگے بندگان خدا کو غلام اور مال خدا کو آمدنی اور کتاب خدا کو فریب انتہی اور ظاہر ہے
کہ حضرت عثمان کے وقت مین بنی امیہ کی تعداد چالیس آدمیون کو بخوبی پہونچگئی تھی پس جب اون
لوگون کا ظلم وعدوان وعصیان وطغیان حد سے تجاوز کر گیا تو فریادیان مصر نے کہ جنکے سردار
محمد بن ابی بکر تھے خلیفہ ثالث صاحب کو گھیر کے اونکے دولتخانہ ہی مین قتل کیا اور خود اعظم
صاحب نے اسی کتاب کے باب نہم فصل سوم ص ۱۶۰ مین لکھا ہے کہ محمد بن ابی بکر نے عثمان
کی داڑھی پکڑ کے اونکے منھ پر طمانچہ مارا جب خلیفہ ثالث صاحب کا فیصلہ ہو چکا تو امت نے
جناب امیر کیطرف رجوع کی اور حق اپنے مرکز کیطرف پھر آگرا ادھر حضرت عائشہ کا سوتاپا اور
کینہ دیرینہ کب اس بات کو اپنی آنکھونسے دیکھ سکتی تھین کہ اونکے باپ اور چچا کی جگہ اونکی
سوت کے داماد کو ملے اور پھر اونکی اولاد تک پہونچے چونکہ مجتہدہ تھین لہذا آیہ وقرن فی بیوتکن سے
جواز خروج اور حدیث انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم سے اباحت حرب اور حدیث اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ سے وجوب عداوت علی ابن ابیطالب استنباط کرکے ہمراہ جم غفیر وجمع کثیر برنا وپیر بصرہ
مین لڑنے کو تشریف لیگئین اور چونکہ طلحہ وزبیر بھی اس سبب سے کہ جناب امیر سے اونھون نے
ملک مصر کی حکومت مانگی تھی اور آپ نے نہین عطا فرمائی تھی خفا ہو کے چلے آئے تھے اور نکث
بیعت کیا تھا اور پہلے سے ام المومنین کے شریک وسہیم ہو گئے تھے لہذا اونکی قوت بڑھی

ل یعنی کچھی بھی رہو گے گھرون مین ۱۲ منہ ۲ جامع ترمذی مطبوع مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۵ جلد ثانی ص ۲۲۱ مین یہ حدیث
لکھی ہے عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم وسلم
لمن سالمتم ترجمہ زید بن ارقم سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے فرمایا کہ
مین لڑنے والا ہون اس سے کہ تم لوگ لڑو اور مین صلح کرنے والا ہون جس سے کہ تم لوگ صلح کرو ونیز سنن ابن ماجہ مطبوع
مطبع فاروقی واقع دہلی سے صفحہ ۱۴ مین بھی یہ حدیث منقول ہے ۱۲ منہ ۳ یعنی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو علی کو
دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اوسکو کہ جو اونکو دشمن رکھے ۱۲ منہ

اورخوب ہی لڑین لیکن بمصداق اس آیہ کریمہ کے وان تظاہرا علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المومنین والملٰئکۃ بعد ذلک ظہیرا[1] شکست فاش کھائی اوربڑی زک اوٹھائی اورطلحہ وزبیر یہ دونون بھی قتل ہوگئے ولنعم ماقیل[2] ؎ علی سے عائشہ کیا لڑی تھی ✣ رسول اللہ سے گویا لڑی تھی ✣ اودھرامیر معاویہ خال المومنین معرکہ بدر واحد کوکب بھولتے تھے اورباوصف حکومت شام واجتماع عوام اسکو کب گوارا کرسکتے تھے کہ جواونکے عزیز واقارب کا قاتل ہواوسکے تحت حکومت مین بسر کرین اورپھر اسکا بھی یقین ہی تھا کہ حضرت مجھکو فوراً عہدۂ امارت سے معزول کردینگے لہذا حیلۂ طلب خون عثمان کرکے اوراونکے ولی نبکے آمادہ جنگ وجدال وحرب وقتال ہوے اورجیسی لڑائی کہ صفین مین ہوئی سبھی جانتے ہین اورجب غلبۂ اہل حق ہونے لگا تو مکروتلبیس عمروعاص ورفع مصاحف وقصۂ تحکیم وسفاہت وحماقت ابوموسی اشعری وغدر وخیانت عمروعاص اس سے کون واقف نہین ہے اورچونکہ باب اختلاف کھل گیا اورخلیفہ کہ جوبنابر قانون شیخین غیر منصوص ہونا چاہیے اوسکی کچھ وقعت ہی لوگون کی نظر مین باقی نرہی اورہر شخص خودمختار اورخودرای اورمطلق العنان ہوگیا لہذا ایک فتنہ خوارج کا پیدا ہوا اورنہروان مین ذوالفقار اسد اللہ الغالب سے اونکا استیصال کلی ہوگیا لیکن زمانے نے مہلت ندی اورپھر معاویہ سے لڑنے کی نوبت نہ آئی یعنی حضرت تہیۂ جہاد مین مصروف تھے کہ دفعۃً ابن ملجم ملعون نے شمشیر دغا ایسی آپکے فرق مبارک پر لگائی کہ اوسی ضرب سے آپ ماہ صیام مین شہید ہوگئے اوراختلافات کا یہ نتیجہ ہوا کہ خلافت ظاہری جس سے مراد سلطنت وبادشاہت ہے معاویہ پر مستقر ہوگئی اورباستقلال وہ سلطنت کرنے لگا اورجو جو ظلم وجور اوسنے کیے محتاج بیان نہین ہین مثل قتل خواص شیعیان علی بن ابیطالب کہ جو مومنین

---

[1] یعنے اوراگر غلبہ چاہوگی تم دونون اے عائشہ وحفصہ اوپر پیغمبر کے پس تحقیق کہ اللہ اوسکا کارساز ہے اورجبریل ہے اورصالح المومنین ہے اورفرشتے بعد اسکے مددگار ہین ۱۲ منہ [2] روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور از صفحہ ۱۰۵ جلد دوم وبعد فی ۱۲ منہ [3] جلد دوم روضۃ الصفا مذکورازصفحہ ۲۲ ہ وبعد فی ۱۲ منہ

مخلصین و عارفین کاملین بلکہ اولیاء اللہ مین سے تھے اور حضرات سنیہ بھی اونکی فضیلت سے انکار نہین کر سکتے مثل حُجر بن عدی و عمرو بن حمق وغیرہ کے اور سنت سب و شتم و لعن و طعن اہل بیت رسالت پر جو جاری کی اوسکو سب ہی جانتے ہین آخر جعدہ ملعونہ کو کہ جو حضرت عایشہ کی تلمیذہ رشیدہ تھی طمع زخارف دنیا سے فریفتہ کر کے حضرت امام حسنؑ کو زہر دغا سے شہید کروایا بعد اوسکے اپنے ہی سامنے یزید پلید شارب الخمر معلن بفسق کو اپنا خلیفہ و جانشین کر گیا اب جو کچھ اوسنے خاندان رسالت کے ساتھ کیا وہ محتاج بیان نہین ہے لیکن چونکہ اوسکو عقل دنیا بھی مثل اساتذہ کے نہ تھی لہذا اوسنے یہ بڑی نادانی اور حماقت و سفاہت کی کہ جو سر مکنون کہ شیخین کے وقت سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا اوسکو ظاہر کر دیا اور سب اپنے مورثون کی قلعی کھولدی چنانچہ ثمرۂ شجرۂ رسالت و شجرۂ بوستان امامت امام الثقلین حضرت امام حسینؑ کہ جو اس امت مین حضرت یحییٰ علیہ السلام سے مشابہ ہین جب اونکا سر مبارک جسم مطہر سے جدا ہو کر مع سرہاے شہداے کربلا اس ملعون کے سامنے آیا تو خوشی سے پھولے نہ سمایا اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر جاری کیے چنانچہ تاریخ طبری حوادث سنہ ۶۳ ہجری مطبوعہ لیڈن صفحہ ۲۱۲ مین مرقوم ہین لیت اشیاخی ببدر شہدوا جزع الخزرج من وقع الاسل قد قتلنا القرم من ساداتکم وعدلنا میل بدر فاعتدل واھلوا واستھلوا فرحا ثم قالوا یا یزید لا تشل لست من خندف ان لم انتقم من بنی احمد ما کان فعل لعبت ھاشم بالملک فلا خبر جاء ولا وحی نزل پہلے دو شعر اسمین سے ابن زبعری کے ہین اور باقی یزید پلید کی تضمین ہے اب مین ان اشعار کا ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ وہ ملعون کہتا ہے کہ کاش بزرگ میرے جو بدر مین قتل کیے گئے دیکھتے اضطرار کو قبیلہ خزرج کے برچھے سے نیزون کے تحقیق کہ قتل کیا ہمنے افسر کو تمھارے سردارون مین سے اور برابر کیا ہمنے کجی کو بدر کے پس برابر ہو گئے پس چلاتے اور غل و شور مچاتے خوشی مین آکے بعد اوسکے کہتے کہ اے

سلہ تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوعہ مطبع لیڈن صفحہ ۹۴ و ... صفحہ ۹۰ تا ... ملہ تاریخ ابو الفدا مذکور جلد ثانی ۲ ص ۹ مین لکھا ہے ۱۲ منہ

یزید نے شل کیے جاتین تیرے ہاتھ نہین تھا مین اولاد خندف سے اگر نہ بدلہ لیتا حسین یا د
احمد سے اوسکا کہ جو اونھون نے کیا تھا کھیلتے تھے بنی ہاشم ساتھ ملک کے پس نہ کوئی خبر
آئی ہے اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے انتہی جس شخص کو کہ ہم بصیرت ہو وہ خود بہ غور
وتامل ملاحظہ کرے کہ اس خلافت خوداختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایسا کافر مسند خلافت
رسول پر بیٹھا اور آپکے منبر اقدس کو اپنے جسم پلید کے رجس سے ملوث کیا فانا للہ وانا الیہ
راجعون جب یہ ملعون عذاب الٰہی مین گرفتار ہوا تو عبیداللہ بن زیاد واہل شام نے موافق
سنت شیخین اجماع کرکے مروان بن حکم کو مسند خلافت رسول پر بٹھا دیا اور چونکہ وہ شیخ فانی
تھا لہٰذا جلد مر گیا اور اوسکے بعد یہ خلافت مدت مدید تک اس طریدہ رسول کے اعقاب مین قائم
رہی اور ان لوگون نے کہ جو موافق سنت شیخین خلیفہ رسول وامیر المومنین کہلاتے تھے باستثنا
عمر بن عبد العزیز کوئی دقیقہ کفر و زندقہ وفسق وفجور کا باقی نہین رکھا یہان تک کہ محارم کے
ساتھ زنا کرنے کو کچھ عیب نہ سمجھتے تھے اور خلافت رسول کو ذریعہ فسق وفجور کا قرار دیا تھا
اور جانتے تھے کہ جو شخص مسند خلافت پر بیٹھے وہ حساب وکتاب اور عذاب وعقاب روز
قیامت سے بری ہے اور کوئی گناہ وعصیان اوسکے نامہ اعمال مین نہین لکھا جاتا جو
چاہے وہ کرے چنانچہ مختصر حالات ان فساق وفجار کے عنقریب باب اول بحث آیہ استخلاف
مین بیان کیے جائینگے بعد اسکے جب بنی عباس انکے اوپر مسلط ہوے اور خلافت اونکی
طرف منتقل ہوئی تو اونھون نے بھی فسق وفجور مین خلفاے بنی امیہ کے قدم بہ قدم رکھا
اور اونھین کی روش اختیار کی بلکہ عداوت اہل بیت رسول مین تو اونسے بھی زیادہ منہمک
ہوے اور ان سب کے حالات سے کتب تواریخ اہل سنت وجماعت مملو ہین آخر نتیجہ
اس ظلم وعداوت کا یہ ہوا کہ حق سبحانہ وتعالے نے جسطرح بنی اسرائیل پر بخت نصر وغیرہ
کو مسلط فرمایا تھا اوسی طرح اس امت پر چنگیز خان اور ہلاکو خان اور اوسکے پوتے کو مسلط فرمایا فاعتبروا
یا اولی الابصار یہ نتایج ہین خلافت خوداختیاری اور قانون شیخین کے جسپر سنیون کو بڑا

فخر ونازہے کیسا کیسا نمرود ثانی اور فرعون ثانی اور کفر وزندقہ وفسق وفجور مین لاثانی مسند خلافت رسول پر بیٹھا اور پھر آخر اونکے اعمال وافعال کے وبال سے سب مسلمان غضب الٰہی مین گرفتار ہوکے تاتاریون کے ہاتھ سے معذب ہوئے اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امت کی مشابہت پوری ہوگئی اب اگر کوئی خوش فہم سنی اس مقام پر یہ کہے کہ شیعونکے نزدیک تو حضرت علی خلیفہ منصوص من اللہ ومن الرسول موجود تھے پھر اون سے لوگون نے کیون اختلاف کیا اور کیسا اختلاف کہ بعد جناب رسول خدا خلفاے ثلثہ کے وقت مین تو کسی نے اونکی خلافت کو تسلیم ہی نکیا اور بعد خلفاے ثلثہ کے جب اونکو خلافت پہونچی بھی تو انواع واقسام کے اختلافات واقع ہوے اور نزاع وجدال وجنگ وقتال فیما بین سے کبھی فرصت نہ ملی تو ہم کہینگے کہ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ٭ یہی تو ہم کہتے ہین کہ خلیفہ برحق وامام مطلق منصوص من اللہ ومن الرسول کی خلافت کو تسلیم نکرنے سے اور اوسکی اطاعت سے انحراف واستنکاف کرنے کے باعث سے یہ سب خرابیان پیدا ہوئین جو کہ بطور اجمال واختصار بیان کی گئین مفروض تو یہ امر ہے کہ اگر سب خلیفہ برحق رسول کی اطاعت کرتے تو روز بروز اسلام کی اور زیادہ ترقی ہوتی اور کبھی اسطرح کے اختلافات نہ پیدا ہوتے اور اس امت مین تہتر فرقے نہو جاتے اور یزید پلید وولید عنید اور اونکے امثال کی مسند خلافت پر بیٹھنے کی نوبت نہ آتی اس سبب سے کہ لامحالہ بعد علی مرتضے کے یہ خلافت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو کہ جو ائمہ ہدایت ہین پہونچتی اور قیامت تک دین اسلام مین کوئی رخنہ نہ پیدا ہوتا پس جب امت نے خدا ورسول کا کہنا نمانا اور خلیفہ برحق سے بعد بیعت خم غدیر منحرف ہوگئے تو فمن نکث انما ینکث علی نفسہ کے مصداق ہوے حق سبحانہ وتعالی کی حجت اوسکی بندون پر تمام ہوگئی کہ فللہ الحجۃ البالغۃ پس اگر قیامت مین اون لوگون سے حق سبحانہ وتعالی سوال کریگا کہ میرے رسول نے میرے حکم سے اپنے مابعد کے لیے امام وخلیفہ مقرر کر دیا تھا تم اوس سے منحرف ہوکے اور اوسکی اطاعت سے عدول

رکے کیون اختلاف مین پڑے اور ضلالت وگمراہی مین مبتلا ہوے تو اسکا کچھ جواب امت کے
پاس نہین ہے سوا اسکے کہ اپنے کیے ہوے پر نادم ہون اور اپنے گناہ وعصیان کا اعتراف
کرین فاعترفوا بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر لیکن اگر حق سبحانہ وتعالی سوال کرے کہ تم لوگ میرے
رسول کے بعد کیون اختلاف مین پڑے اور کیون گمراہ ہوگئے اور کیون تہتر فرقون مین متفرق
ہوگئے تو وہ لوگ سنیون کے مذہب کے موافق یہ جواب دیسکتے ہین کہ اے ہمارے رب تیرے
رسول نے نہ کوئی اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا نہ کوئی ہادی نہ معلم کامل کہ جو رافع نزاع واختلاف ہو
احادیث جو اونسے ہم تک پہونچین اونکے راویون مین اختلاف الفاظ مین اختلاف تیرا کلام
پاک موجود تھا ہمنے اوسکے سمجھنے مین کوشش کی مگر بمقتضاے بشریت ہمارے آرا مین اختلاف
ہوگیا کسی نے کچھ معنی سمجھے کسی نے کچھ خلفا جو تیرے رسول کی مسند خلافت پر بیٹھے وہ خود
فاسق وفاجر وظالم وجبار تھے پھر ہم کیا کرتے اور کسکے پاس جاتے اور کس سے رجوع کرتے
اور کون ہمارے اختلاف کو رفع کرتا اور کون ایسا تھا کہ جو قرآن کے معنی ہمکو صحیح بتا دیتا
اور تیرے رسول کے کلام مین سے جو احادیث کہ صحیحہ غیر موضوعہ تھین اونسے ہمکو آگاہ
کردیتا اور اونکے معنی جو حق تھے وہ بھی سمجھا دیتا اور وہ خود معصوم ہوتا کہ اوسکے قول وفعل
مین کچھ گمان نقص وعیب وسہو وخطا کا نہوتا پس اے پروردگار رحیم وغفار تو ہی عدل و
انصاف کر کہ ہمارا اسمین کیا قصور ہے پس سنیون کے مذہب کے موافق سواے اسکے
اور کچھ جواب اسکا نہین ہوسکتا کہ نعوذ باللہ منہ حق سبحانہ وتعالی فرماے کہ میرے یہان
عدل وانصاف کچھ بھی نہین ہے سواے ایک فرقہ کے تم سب جہنم مین چلے جاو تمنے
قصور کیا ہو یا نہ کیا ہو تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا بل شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا
ہو العزیز الحکیم وانا علی ذلک من الشاہدین اور واعظ صاحب
اپنے کلام نافرجام کے اخیر مین یہ آیت سراپا ہدایت جو لکھی ہے کہ یریدون لیطفئوا

نور اللہ بافواههم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۵ اور اوسکا ترجمہ
شیخ نے پر یون لکھا ہے یعنی چاہتے ہین کہ بجھا دین نور خدا کا اپنے مونہون کے ساتھ اور
اللہ ہی پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ ناخوش رکھین کافر لوگ انتہی پر ظاہر ہے کہ اس
آیت مین نور سے مراد نور محمدی ہے کہ جسکے انوار ہدایت ازل سے ابد تک ساطع ولامع
ہین اور کسی کے بجھانے سے نہین بجھ سکتے یہی وہ نور ہے کہ جسکو حق سبحانہ وتعالی نے اپنی
مخلوقات سے پیشتر پیدا کیا اور حضرت ابو البشر کو جب خلق فرمایا تو اونکی صلب مین ودیعت
رکھا اور اونکی پیشانی مین چمکایا اور اسی نور کی برکت وشرافت وعظمت وجلالت کے سبب سے
فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ تعظیمی کیا اور پھر یہ نور اصلاب پاکیزہ سے ارحام طاہرہ کیطرف
منتقل ہوا کیا یہانتک کہ حضرت عبد المطلب کی پیشانی مبارک مین چمکا اور بعد اوسکے پھر دو حصہ
ہوگیا بڑا حصہ حضرت عبد اللہ کی صلب پاکیزہ مین آیا اور اونکی پیشانی نورانی مین چمکا اور اونکی
سبب سے حضرت آمنہ کے رحم پاکیزہ کیطرف منتقل ہوا اور بعد اسکے عالم وجود وشہود مین جلوہ
افروز ہوا یعنی ولادت جناب رسالتمآب اس دنیا مین ہوئی کہ اوس سے یہ عرصہ غبرا
منور ہوگیا اور شیاطین کا صعود آسمانون پر سے موقوف ہوگیا الا من خطف الخطفة
فاتبعه شهاب ثاقب ۵ اور اصنام سب منہ کے بل گر پڑے اور آتشکدہ فارس
بجھ گیا اور طاق کسری شق ہوگیا اور دریاے ساوہ خشک ہوگیا اور اسکی سوا اور آیات کثیرہ عجیبہ
ظاہر ہوئین کہ جنکی تفصیل کتب تواریخ وسیر مین مذکور ومسطور ہے اور چھوٹا حصہ اوس نور کا
حضرت ابو طالب کی صلب مطہر مین آیا اور وہان سے حضرت فاطمہ بنت اسد کے رحم
پاک کیطرف منتقل ہوا اور جب انکو درد زہ شروع ہوا تو آپ کعبے مین تشریف لیگئین
کہ آسانی وضع حمل کے لیے دعا کرین اور اپنے شکم مبارک کو حیطان کعبہ سے مس کیا تو
بحکم خداے قادر ومختار دیوار بیت الحرام شق ہوگئی اور آپ اوسکے اندر تشریف لیگئین اور

[1] سورۃ والصّفت جز بست وسوم ۱۲ منہ

جریر شاعر اور اوسکے امثال و نظائر کو کہ جو مخالفین سے تھے مخاطب کر کے اپنے ایک قصیدہ مفخرانہ مین
یہ شعر بھی اسی مین کیا خوب کہا ہے ؎ اخذنا بآفاق السماء علیکم لنا قمراها والنجوم الطوالع
اس تقریر تنویر سے واضح و لائح ہوگیا کہ حقیقت مین چہاردہ معصوم کا ایک ہی نور ہے کہ ذریۃ
بعضها من بعض مین ابتدا سے ولادت کثیر السعادت جناب ختمی مآب سے تمام کفار و مشرکین
عرب و مخالفین اہل کتاب اطفاء نور رسالت کا ارادہ کرتے رہے مگر مفاد آیۂ کریمہ سابقہ
اپنی سعی و کوشش مین خائب و خاسر ہوے اور روز بروز اس نور الٰہی کی روشنی بڑھتی گئی
اور ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ نور ہدایت جناب رسالت سے تمام عالم معمور ہوگیا اور اسیطرح
بعد وفات رسول مختار اونکی آل اطہار کے اطفاء نور مین جو جو کہ مخالفین اشرار نے
کوششین کین وہ بھی اظہر من الشمس ہین سب جانتے ہین کہ معاندین نے کوئی دقیقہ مخالفت
و عداوت و ہتک حرمت و قتل و غارت اہلبیت رسالت کا اوٹھا نہین رکھا اور ائمۂ ہدایت
مین سے بعض کو تیغ جفا اور بعض کو زہر دغا سے شہید کیا اور سنت سب و شتم و لعن و طعن جو
شیاطین بنی امیہ نے جاری کی وہ بھی مشہور ہے اور کتب تواریخ و سیر اہل سنت و جماعت
مین مذکور و مسطور لیکن روز بروز مخالفین و معاندین کا شجرۂ ملعونہ بیخ و بن سے قطع ہوتا
گیا اور اہل بیت طاہرین کا شجرۂ طیبہ کشجرۃ طیبۃ اصلها ثابت و فرعها فی السماء روز بروز
سرسبز و شاداب و بار آور ہوتا گیا یہانتک کہ یہ نور ہدایت و ولایت کہ جو مشتق ہے نور نبوت
و رسالت سے تمام دنیا مین پھیل گیا اور اسوقت بحمد اللہ تعالیٰ لاکھون بلکہ کرورون شیعہ امامیہ
اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریۃ تمام اقطار عالم مین موجود ہین پس اے اہل انصاف بغور رد
تامل ملاحظہ کرو کہ نور خدا سے یہ نور ہدایت مراد ہے یا وہ لوگ کہ جنکو وہ اغلاط صاحب اور اونکے
اخراب اپنے زعم ناقص مین سمجھے ہوے ہین حالانکہ وہ حضرات ہمیشہ نخوت و کھولت تک بت
پرستی اور ظلمت کفر و شرک مین مبتلا رہے ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ و این هذا من
ذاک هذا خر ما اردت ایراده فی هذا المقام بعون اللہ الملک المنعام ولعمری انہ

کہیں یہ مقدور نہیں کہ ناظر کو سوال و جواب کا حال معلوم ہو اور وہ اسکا انصاف کر سکے
کہ سوال کیا تھا اور جواب کیسا ہے انشاء اللہ العزیز آیندہ جسکی کیفیت بخوبی معلوم ہوگی **قولہ** پہلا باب
ثبوت میں خلافت خلفاء راشدین کے بیان میں **اقول** جنکو آپ خلفاء راشدین سمجھتے ہیں انمیں سے
جناب امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کی خلافت کا منصوص من اللہ و
من الرسول ہونا اور آپکا خلیفہ بلا فصل جناب سید المرسلین ہونا یہ تو شیعوں کا دین و ایمان ہے اور
قرآن و حدیث سے بخوبی ثابت ہے رہے آپ کے خلفاء ثلثہ آپ بیچارے ان تینوں کی خلافت کیا
ثابت کیجیے گا ہمیں گو ہے وہیں میدان لو یوں تو زبان ہر شخص کے قابو میں ہے جسکا جی
چاہے دعوی کرے ممکن ہے کہ کوئی شخص کہے کہ میں نمرود و فرعون و شداد کی الوہیت یا
مسیلمہ کذاب و سجاح و اسود عنسی کی نبوت ثابت کر دونگا نعوذ باللہ منہا مگر ایسے دعاوی
باطلہ کا ثابت ہونا محال ہے لان الحق ابلج والباطل لجلج **قولہ** اہل اسلام پر واضح رہے کہ جب
حق تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان دس سنتوں کا امر کیا جس میں ختنہ اور لبوں
کا کاٹنا بھی ہے اور آپ حسب الارشاد انکو بجا لائے تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ میں تیری اولاد
میں سے بھی بجز ظالموں کے امام و پیشوا بناؤنگا جیسے حق تعالی فرماتا ہے واذ ابتلی
ابراہیم ربہ بکلمات الی قولہ عہدی الظلمین **یعنی** یاد کر اے محمد صلعم جسوقت
آزمایا ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے رب نے کئی باتوں کے ساتھ پس پورا کیا انکو ابراہیم نے
فرمایا اللہ نے میں تحقیق کرنیوالا ہوں تجھکو لوگوں کے لیے امام حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ
اور میری اولاد میں سے بھی کوئی امام کر خدا نے فرمایا کہ میں تیری اولاد کو امام کرونگا پر عہد میرا
ظالموں کو نہ پہونچیگا **اقول** واہ واہ واعظ صاحب سبحان اللہ کیا کہنا ہے آپ تو چلے تھے
خلفائے ثلثہ کی خلافت و امامت ثابت کرنے لیکن یہاں آپ نے ایسی دلیل متین کلام مجید سے
انکی خلافت و امامت کے ابطال پر قائم کر دی کہ جسکی بابت ابتداہی سے علماء و متکلمین
حضرات شیعہ روتے چلے آتے ہیں اور کچھ جواب اوسکا نہیں ہو سکتا آپکی تو وہی مثل ہے

کی طرف رجوع کرے کہ اون میں مفصل ومدلل اکثر لکھے ہوئے ہیں اور کل کا احاطہ تو بہت مشکل ہے اب میں یہان فقط اس امر کو ثابت کرتا ہون کہ یہ حضرات باتفاق فریقین معصوم نہ تھے اور اس باب میں بھی اختصار کرتا ہون یعنی کتب متعددہ سنیہ سے استدلال نہیں کرتا ورنہ بہت سی کتابون سے ممکن تھا اور ناظرین اس اختصار کو بھی ملاحظہ فرمائین کہ کس مزہ اور لطف کا ہے یعنی ایک ایسی کتاب کی عبارت اس امر کے ثبوت میں نقل کرتا ہون کہ جو ہزار کتابون کے برابر ہے یعنی تحفہ اثنا عشریہ اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جو شخص اپنے مخالف کی رد میں کوئی کتاب لکھتا ہے وہ خواہ مخواہ اسکا بہت اہتمام کرتا ہے کہ ایسی کوئی بات اسمین نہ آجاے کہ ہمارے خصم کو کسی اعتراض کا موقع ملے لہذا شاہ صاحب نے جو عدم عصمت خلفاے ثلثہ کا اقرار کر لیا تو ظاہر ہے کہ یہ اس سبب سے تھا کہ تمام حضرات علماے سنیہ کا اسپر اتفاق ہے اور انکو سواے اقرار کے کچھ چارہ نہوا ورنہ وہ کب ایسی بات لکھنے والے تھے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ لکھنؤ مطبع منشی نولکشور ۱۳۲۴ھ میں شاہ صاحب جواب طعن سوم ابوبکر میں کہ جو تخلف جیش اسامہ ہے بعد چند جوابات مہملہ کے کہ جنکا جواب الجواب تشئید المطاعن میں قابل دید ہے لکھتے ہین کہ نہایت کار آنست کہ در عصمت او مخل خواہد شد و عصمت در امامت شرط نیست بلکہ ضروری عدالت است واز ارتکاب یک دو گناہ صغیرہ عدالت برہم نمی شود ترجمہ نہایت کار یہ ہے کہ تخلف کرنا جیش اسامہ سے ابوبکر کی عصمت میں مخل ہوگا اور عصمت امامت میں شرط نہین ہے بلکہ جو ضروری ہے وہ عدالت ہے اور ایک دو گناہ صغیرہ کے ارتکاب سے عدالت برہم نہین ہوتی **انتہی** یہ بندۂ ضعیف کہتا ہے کہ مثل مشہور ہے چھوٹے تو چھوٹے ہی تھے بڑے اور سبحان اللہ ہم تو وعظ بیچارے کی سفاہت پر ہنستے تھے مگر اونکے پیر جی ولنسے بھی زیادہ نکلے کوئی اہل انصاف ملاحظہ کرے کہ تخلف جیش اسامہ کہ جس پر جناب رسول خدا نے لعنت خدا فرمائی ہے اوسکو گناہ صغیرہ سمجھتے ہین اگر ایسا ہی ہے تو پھر ابلیس کا فعل کہ جسپر حق سبحانہ تعالی

[1] کتاب ملل ونحل شہرستانی مطبوع مطبع عثمانیہ کے صفحہ ۹ مین مرقوم ہے الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال جہزوا جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہ ترجمہ دوسرا اختلاف آپکی مرض مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر کہ جو اوسکے ساتھ نجاے ۱۲ منہ

نے فرمایا ہے کہ انّ علیک لعنتی الی یوم الدین وہ بھی گناہ صغیرہ ہوگا اور ابلیس کی عدالت
اوس سے برہم نہوئی ہوگی خیر ہمکو تو اختصار منظور ہے اور اس سالہ واہیہ کے جواب مین زیادہ اپنی
تضییع اوقات ہم پسند نہین کرتے ورنہ اس مقام پر شاہ صاحب کی خوب ہی خبر لیتے علاوہ اسکے
جو کچھ کہ تشیید المطاعن مین لکھا گیا ہے اوسیقدر کیا کم ہے لہذا پھر ہم اپنے اصل مطلب کی طرف
رجوع کرتے ہین کہ اس عبارت شاہ صاحب سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ عصمت امامت مین شرط
نہین ہے اور حضرت ابوبکر معاصی کے مرتکب ہوتے تھے اب ایک اور لطیفہ سنیے کہ خود حضرت
ابوبکر بھی اپنی عصمت کے قائل نہین تھے چنانچہ شاہ صاحب موصوف اسی تحفہ اثنا عشریہ کے
ص ۲۲۰ طعن ہشتم کے جواب مین لکھتے ہین کہ بعد از رحلت پیغمبر و انعقاد خلافت خود اول خطبہ
کہ ابوبکر صدیق خوانده همین بود کہ گفت کہ اے یاران رسول من خلیفہ پیغمبرم لیکن دو چیز کہ خاصہ پیغمبر
بود از من نخواہید اول وحی دوم عصمت از شیطان و این خطبہ او در مسند امام احمد و دیگر کتب اہل سنت
موجود ہست و در آخر خطبہ اش این ہم ہست کہ من معصوم نیستم پس اطاعت من بر شما در ہمان امور
فرض است کہ موافق سنت پیغمبر و شریعت خدا باشد اگر بالفرض بخلاف آن شما را بفرمایم قبول نمائید
و مرا آگاہ کنید و این عقیدہ ایست کہ تمام اہل اسلام بران اجماع دارند و کلامی ست سراسر انصاف
انتہی موضع الحاجۃ چونکہ عبارت نہایت واضح ہے لہذا تطویل لاحاصل سمجھکر مین نے اسکا ترجمہ
نہین لکھا کیون حضرات سنیہ اب بھی کیا تمکو کچھ اپنے خلفاے ثلثہ کی عدم عصمت مین شبہہ باقی رہگیا
حالانکہ اس عبارت مین خود ابوبکر صدیق کا قول اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصدیق بکس شد
و مد سے موجود ہے اور جب بڑے صاحب مین عصمت نہوئی تو منجھلے اور چھوٹے صاحب مین بدرجہ
اولی نہوگی کہ اونکے اہل سنت وجماعت ثانی و ثالث کا مرتبہ اول سے کم سمجھتے ہین اور اگر کسی
سفیہ و نادان کو اسپر بھی ثانی و ثالث کے باب مین کچھ شبہہ ہو تو اس عبارت کو شاہ صاحب کے
ملاحظہ کرے کہ جو عبارت ماقبل کے بعد بلافاصلہ مذکور ہے - و چون مردم خوگر بودند بریاست پیغمبر
و در ہر مشکل بوحی الٰہی رجوع می آوردند و بسبب عصمت پیغمبر امر و نہی اورا بے تامل اطاعت میکردند

اول خلفارا لازم بود کہ ایشان را آگاہ سازند بر آنکہ این ہر دو چیز از خواص پیغمبر است کہ یوجد فیہ
ولا یوجد فی غیرہ ترجمہ یافتہ میشود در وے و یافتہ نمیشود در غیر وے انتہی کلامہ اب اس سے
تو ثابت ہو گیا کہ عدم عصمت خلفاے اہل سنت کے لیے ضروری ہے اور اس امر کا اظہار بھی
اونپر لازم ہے کہ ہم معصوم نہین ہین اور واقعی بات یہ ہے کہ تمام علماے اہل سنت کا اسپر اجماع ہے
کہ خلفاے ثلثہ معصوم نہ تھے لیکن مین نے واعظ صاحب اور اونکے اتباع کی نافہمی اور بے
علمی سے اس عبارت تحفہ کو نقل کیا کہ شاید وہ اسکا انکار کرین ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی پس جب
خلفاے ثلاثہ معصوم نہ تھے تو خواہ مخواہ گناہون کے مرتکب ہوتے ہونگے اور جو گناہ کا مرتکب ہو
وہ پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ ظالم ہے اور اس آیہ وافی ہدایہ اور ترجمہ خود واعظ صاحب سے ثابت
ہو چکا ہی کہ ظالمون کو امامت نہین پہونچ سکتی پس ثابت ہو گیا کہ خلفاء ثلاثہ کو امامت نہین پہونچ سکتی اب کوئی واعظ
صاحب سے پوچھے کہ آپ نے یہ باب تو اثبات خلافت خلفاے ثلاثہ کے لیے منعقد کیا تھا پھر آپکی یہ کیا حماقت
تھی کہ اوسمین ایک ایسی آیت لکھدی کہ جس سے اونکی اساس خلافت کا انہدام کلی ہو گیا میرے ذہن مین آتا ہے
کہ واعظ صاحب اسکے جواب مین فرماینگے کہ اسی ایک پر کیا منحصر ہے مین نے تو اس رسالے مین
بہت سی حماقتین کی ہین کوئی کہانتک مجھسے ہر ہر حماقت پر سوال کریگا آخر تھک کر ساکت ہو جاویگا
ہذا مما تضحک منہ الثکلی اب مین بعون اللہ تعالی حضرات سنیہ کے اور علماے اعلام کی عبارت سے
اپنے مطلب کو ثابت کرتا ہون چنانچہ تفسیر کشاف مطبوع مطبع محمد افندی جز اول
صـ ۳۰۲ ذیل تفسیر آیہ لاینال عہدی الظالمین مین لکھا ہے وکیف یجوز نصب
الظالم للامامۃ والامام انما ہو لکف الظلمۃ فاذا نصب من کان ظالما فی نفسہ فقد جاء المثل السائر
من استرعی الذیب ظلم ترجمہ اور کیونکر جائز ہو نصب کرنا ظالم کا واسطے امامت کے حالانکہ امام
سوا اسکے نہین ہے کہ ہوتا ہے واسطے دفع کرنے ظالمون کے پس جسوقت کہ نصب کیا جائیگا
وہ شخص کہ فی نفسہ ظالم ہو تو ٹھیک ہو جاویگی مثل مشہور کہ جس شخص نے کہ چرواہا بنایا بھیڑیے کو تو اوس نے
ظلم کیا انتہی اور تفسیر بیضاوی جلد اول مطبوع لکھنؤ مطبع منشی نولکشور ص ۹۰ مین قال لا ینال عہدی

الظالمین کی تفسیر مین لکھا ہے اجابۃ الی ملتمسہ وتنبیہ علی انہ قد یکون من ذریتہ ظلمۃ وانہم لاینالون الامامۃ لانہا امانۃ من اللہ وعہد والظالم لایصلح لہا وانما ینالہا البررۃ الاتقیا منہم ترجمہ یہ قول حق سبحانہ وتعالی کا اجابت ہے واسطے التماس حضرت ابراہیم کے اور تنبیہ ہے اس بات پر کہ تحقیق کہ اونکی ذریت مین سے ظالم بھی ہونگے اور تحقیق کہ وہ لوگ نہین پاسکتے امامت کو اس سبب سے کہ وہی امامت امانت ہے اللہ کی جانب سے اور عہد ہے اور ظالم اوسکی صلاحیت نہین رکھتا اور سوا اسکے نہین ہے کہ پاتے ہین اوسی امامت کو وہ لوگ کہ جو ابرار اور پرہیزگار ہون ذریت حضرت ابراہیم مین سے انتہی اس عبارت سے دو مطلب ثابت ہوے ایک یہ کہ جو لوگ ظالم ہین وہ امامت کو نہین پاسکتے اور دوسرے یہ کہ امامت امانت اور عہد ہے خدا کی جانب سے پس باطل ہوگیا سنیون کا مذہب کلیۃً اس سبب سے کہ وہ امام کو معصوم نہین جانتے ہین اور امامت کو آدمیونکی طرف سے سمجھتے ہین سنکر یون ہو تہم یا ید یہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار اب ذرا اپنے امام صاحب کا قول بھی سنیے کہ تفسیر کبیر مطبوع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ھ جزو اول کے صفحہ ۴۷ مین لکھا ہوا ہے قولہ انی جاعلک للناس اماما یدل علی انہ کان معصوما عن جمیع الذنوب لان الامام ہو الذی یوتم بہ ویقتدی فلو صدرت المعصیۃ منہ لوجب علینا الاقتداء بہ فی ذلک فیلزم ان یجب علینا فعل المعصیۃ وذلک محال لان کونہ معصیۃ عبارۃ عن کونہ ممنوعا من فعلہ وکونہ واجبا عبارۃ عن کونہ ممنوعا من ترکہ والجمع بینہما محال ترجمہ قول حق سبحانہ وتعالی کا تحقیق کہ گرداننے والا ہون مین تجھکو واسطے آدمیونکے امام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ تحقیق وہی حضرت ابراہیم معصوم تھے کل گناہون سے دلیل اسپر یہ ہے کہ تحقیق امام وہ شخص ہے کہ جسکی اقتدا اور پیروی کیجاے پس اگر صادر ہو معصیت اوس سے البتہ واجب ہوگا ہمارے اوپر پیروی کرنا اوسکی اوس معصیت مین بھی پس لازم ہوگی یہ بات کہ واجب ہوجائیگا ہمارے اوپر کرنا معصیت کا اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ ہونا اوس فعل کا معصیت اسکا یہ مطلب ہے کہ کرنا اوسکا ممنوع ہے اور ہونا اوس فعل کا واجب اس کا مطلب یہ ہے

کہ ترک کرنا اوسکا ممنوع ہے اور جمع کرنا اون دونون کا محال ہے انتھی امام المتشککین نے اس آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر مین اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے بڑی بڑی طویل تقریرین کین اور بہت ہاتھ پاؤن مارے اور اِدھر اودھر پھرے مگر اس سے غافل تھے کہ ان ربک لبالمرصاد آخر حق سبحانہ وتعالیٰ نے اتماماً للحجۃ اونکی زبان سحر بیان پر ایسی دلیل قاطع جاری کر دی کہ انہدام اساس مذہب نواصب کے لیے بیل وکدال کا کام کر گئی اور قطع شجر نصب کیواسطے تیشہ آبدار سے بڑھ گئی تبیین اس مقال کی یہ ہے کہ امام صاحب موصوف نے اپنی دانست مین یہ دلیل قائم کی فقط حضرت ابراہیم کے معصوم ہونے پر اور یہ نہ سمجھے کہ بعینہ یہی دلیل بیّن ہے امام المسلمین خلیفہ سیّد المرسلین کے معصوم ہونے پر بھی اسلیے کہ بنا اس دلیل کی وجوب اطاعت امام ہے اوسکے کل افعال واقوال مین اوسیطرح کہ نبی کی اطاعت واجب ہے اوسی طرح امام کی بھی اطاعت واجب ہے اور مین پھر اس دلیل کو اس مطلب پر مکرر بیان کرتا ہون تاکہ عوام کو بھی سمجھنے مین کچھ دقت نہو ظاہر ہے کہ جسطرح ہمارے رسول آخر الزمان مبعوث ہوے ہین کافۃ انام پر اور تمام خلق پر اونکی اطاعت واجب ہے اسیطرح اونکے بعد امام کہ جو خلیفہ اور جانشین رسول ہے منصوب ہے تمام خلق پر اور کل امت پر اوسکی طاعت واجب ہے اور امام وہ ہے کہ جسکی اقتدا اور پیروی کیجاے پس اگر صادر ہو معصیت اوس سے البتہ واجب ہوگا ہمارے اوپر پیروی کرنا اوسکی اوس معصیت مین بھی پس لازم ہوگی یہ بات کہ واجب ہوجائیگا ہمارے اوپر کرنا معصیت کا اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ ہونا اوس فعل کا معصیت اسکا یہ مطلب ہے کہ کرنا اوسکا ممنوع ہے اور ہونا اوس فعل کا واجب اسکا یہ مطلب ہے کہ ترک کرنا اوسکا ممنوع ہے اور جمع کرنا اون دونونکا محال ہے پس ثابت ہوگیا کہ صحت امامت وخلافت کے لیے عصمت ضروری ہے اور خلفاے ثلاثہ مین باقرار سنیان عصمت نہ تھی پس اونکی خلافت وامامت صحیح نہین فقطع دابر القوم الّذین ظلموا والحمد للّٰہ ربّ العالمین اب بمقتضاے الغریق یتشبث بکل حشیش سنیونکو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ وجوب طاعت امام کا انکار کرین اور اپنے منصوب اول یعنی حضرت ابوبکر کے اوس قول کو بیان وارد کرین کہ جو مین تحفہ اثنا عشریہ سے اسکے

قبل لکھ چکا ہوں یعنی من معصوم نیستم پس اطاعت من بر شما در ہمان امور فرض است کہ موافق سنت پیغمبر و شریعت خدا باشد اگر بالفرض بخلاف آن شما را امر بایم قبول ندارید و مرا آگاہ کنید اور یہ قول نامعقول اور مردود ہے رد مختصر اسکی یہ ہے کہ جب رعایا کو مخالفت امام جائز ہوئی تو خواہ مخواہ اونکے آپس میں اختلاف ہوگا اور یہ رفع نہیں ہوسکتا جب تک کہ کوئی شخص ثالث حکم نہو اور وجود ثالث محال ہے اسلیئے کہ بعد رسول خدا حصر ہے تمام خلق کا امام و رعایا میں یعنی خواہ مخواہ ایک امام ہوگا اور تمام خلق اوسکی رعیت اور اگر کوئی ثالث فرض بھی کیا جاے تو اوسکے کلام کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے اسلیئے کہ عصمت تو بعد نبی بقول خود شاہ عبدالعزیز صاحب مفقود ہے اور اگر اوسمیں عصمت فرض کیجاے گی تو وہ افضل ہوجائیگا امام سے اور تفضیل مفضول لازم آئیگی اگر کہیں کہ حسبنا کتاب اللہ جو کہ حضرت عمر نے کہا تھا تو یہ بھی نامعقول ہے اسلیئے کہ اصل محل اختلاف تو یہی ہے تمام اہل اسلام قرآن کو مانتے ہیں اور اوسپر ایمان لاے ہیں اور پھر اوسمیں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں ایک فرقہ ایک آیت کے معنی کچھ اور سمجھتا ہے اور دوسرا اوسی آیت کے معنی کچھ اور اور اسیطرح تہتر فرقے ہوگئے کہ سب قرآن پر ایمان لاے ہیں پس خواہ مخواہ اس اختلاف کے رفع کرنے کے لیے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوئی کہ جو وہ معنی قرآن کے سمجھے اور بیان کرے اوسمیں کسیطرح کی شک و شبہہ کو راہ نہو اور یہ بات بغیر عصمت کے حاصل نہیں ہوسکتی پس بعد رسول خواہ مخواہ معصوم کا وجود ضرور ہوا اور لامحالہ وہی امام ہوگا نہ غیر اوسکا اور اگر وجود معصوم کا ضروری نہیں ہے تو پھر اختلاف کا رفع ہونا بھی محال ہے اور جب اختلاف نہ رفع ہوا تو انواع و اقسام کا ہرج و مرج پیدا ہوگا اور نوبت جنگ و جدال و حرب و قتال آئیگی جیسا کہ اس اصل اصیل کے ترک کرنے سے آج تک ہوا اور کبھی اہل اسلام کی تلوار بیس کی خونریزی سے فارغ ہوکر نیام میں نہیں رہی اور تفصیل اسکی اس کتاب کی ابتدا میں بیان ہو چکی ہے دوسرے رعایا کو خروج کرنا خلیفہ وقت پر ممنوع نہوگا اسواسطے کہ جمیع اقوال و

افعال امین اوسکی متابعت تو واجب ہی نہین پس اگر رعیت کسی قول و فعل امام کو خلاف قرآن و حدیث سمجھے اور امام باوصف افہام و تفہیم کہنا نمانے تو پھر بیچاری رعایا کو سوائے خروج کے چارہ کیا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ انھین اقوال واہیہ سے لوگون کو امام و خلیفۂ وقت پر خروج کی جرأت ہوئی اور فرقۂ خوارج پیدا ہوا اور جو اسلام مین خرابیان واقع ہوئین وہ محتاج بیان نہین ہین پس اگر کوئی سنی صاحب کہین کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر بہت منصف مزاج تھے تو ہم کہینگے نہین بلکہ وہ اس بات کے کہنے پر مجبور تھے اسلیے کہ جو شخص چالیس برس کی عمر سے زیادہ تک بت پوجا کیا ہو اور بعد اسلام بھی انواع و اقسام کے معاصی مین مبتلا رہا ہو اور پھر آئندہ بھی اپنے نفس پر گناہ کرنے سے مطمئن نہو اور سب حضار و سکے ان حالات سے واقف ہون کیونکر ممکن ہے کہ وہ شخص اپنی عصمت کا دعوی کر سکے پس اگر کوئی کہے کہ وہ ساکت ہی رہتے سوا انصاف کے اسکے اظہار کی کیا وجہ ہے تو ہم کہینگے کہ اسکی دو وجہین ہین مگر تمکو بوجہ محبت حضرت ابوبکر کے کچھ سجھائی نہین دیتا ان حب الشئے یعمی و یصم **وجہ اول** یہ کہ وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ اس سلطنت جمہوری مین جو گناہ مجھسے سرزد ہون ایسا نہو کہ کوئی اوس پر معترض ہو اور مجھسے مواخذہ کرے یا لوگون کے اختلاف کا باعث ہو لہذا پہلے ہی اونھون نے اس امر کا خود اعتراف کر دیا کہ آئندہ اونکا عذر مقبول ہو **وجہ دوم** یہ ہے کہ وہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ جناب امیر المومنین خلیفۂ برحق رسولخدا مین صفت عصمت بدرجۂ اتم موجود ہے پس اونھون نے چاہا کہ پہلے سے لوگون کے دلمین یہ راسخ کر دین کہ امامت و خلافت کے لیے عصمت کی ضرورت نہین ہے تاکہ لوگ کسی وقت مین مجھسے منحرف ہو کے اوس جناب کی طرف رجوع نکرین اور باقی مباحث متعلق خلافت و امامت انشاء اللہ تعالی اسی باب مین آتے ہین **قولہ** تفسیر کبیر جلد ۱ مطبوعۂ مصر ص ۷۱۱ مین اس آیت کی تفسیر یون لکھی ہے ان اللہ تعالی اجاب دعاء ابراہیم علیہ السلام فی المومنین من ذریتہ کاسمعیل و اسحق و یعقوب و یوسف و موسی و ہارون و داود و سلیمان و ایوب و یونس و زکریا و یحیی

وعیسیٰ علیہم السلام وجعل آخرہم محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ذریتہ الذی ہو افضل الانبیاء والائمۃ علیہم السلام اور ترجمہ حاشیہ پر واعظ صاحب اسطرح لکھتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا حضرت ابراہیم کی دعاکو مومنون مین اوسکی اولاد مین سے اور اونکو امام بنایا جیسے اسماعیل وغیرہ مذکور ہین اور آخر کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم کی اولاد مین سے وہ جو افضل ہے سب انبیا اور ائمہ علیہم السلام سے بعد اوسکے خود فرماتے ہین کہ پس آپ کے وجود باجود پر امامت من جہت نبوت توحسب آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین خاتمہ کو پہونچ گئی پھر آنحضرت کے بعد اولاد ابراہیم مین یہ امامت من جہت خلافت جاری ہوئی اقول تفسیر کبیر مطبوعہ مصر میرے پاس بھی موجود ہے اوسکی جلد اول تو ص ۵۰۰ پر تمام ہوگئی اور واعظ صاحب ص ۱۱۰ کا حوالہ دیتے ہین یہ عجیب بات ہے البتہ ص ۴۷۰ مین یہ عبارت منقول ہے معلوم نہین کہ یہ کیا بات ہے چونکہ اسکا احتمال ہے کہ واعظ صاحب کے پاس تفسیر کبیر کا شاید کوئی دوسرا نسخہ مطبوعہ مصر ہو لہذا ہم اوسنے زیادہ مواخذہ نہین کرتے اب اونکی خدمت مین ہم یہ عرض کرتے ہین کہ واعظ صاحب آپ نے فخر رازی کی اس عبارت کی نقل کرنے مین بھی دو حماقتین کی ہین اول یہ کہ شیعونکے مقابلے پر ایسے شخص کا قول نقل کرنا کہ جسکو وہ آئمہ ضلالت مین سے سمجھتے ہین کیا معنی اور دوسری یہ کہ آپ نے اونکا قول بھی نقل کیا ہے تو ایسا کہ جو آپ کے قول سے بالکل خلاف ہے یعنی آپ نے تو امامت کہ جو اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے اوسکی دو جہتین واردی ہین ایک جہت نبوت اور دوسری جہت خلافت اور اونکی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ فقط جہت نبوت کو مانتے ہین اور جہت خلافت کو نہین مانتے ہین بلکہ کئی جگہ اسکی تصریح کردی ہے کہ اس آیت مین امامت سے مراد نبوت ہے چنانچہ اسی تفسیر کبیر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۴۷۰ مین لکھا ہے کہ قال اہل التحقیق المراد من الامام ہہنا النبی و یدل علیہ وجوہ یعنی کہا اہل تحقیق نے کہ مراد امام سے اسجگہ نبی ہے اور دلالت کرتی ہین اوسپر کئی وجہین انتہی بعد اوسکے کئی دلیلین اس امر کے ثبوت مین لکھی ہین پھر اون سب دلائل کے بعد ص ۴۰۰ مین لکھا ہے کہ فوجب حمل ہذہ الامامۃ علی النبوۃ یعنی پس واجب ہوا حمل کرنا اس امامت کا اوپر نبوت کے

اپنے مطلب کو ادا کرین مگر ہمارا مقصود اس سے بخوبی حاصل ہوگیا کہ امام نام ہے اوس شخص کا
کہ جسکی متابعت کیجاے پس خلیفہ رسول کہ بعد رسول جسکی متابعت تمام امت پر واجب ہے
وہ کیونکر اس لفظ سے خارج ہوجائیگا خیر ہمکو تو زیادہ فرصت نہین ہے اور نہ اس رسالہ
واہیہ کے جواب مین طوالت منظور ہے ورنہ اس باب مین ہم امام صاحب کے کل اقوال نقل
کرکے ایسے جوابات مسکتہ لکھتے کہ اونکے تمام اتباع و اموین مبہوت ہوجاتے علاوہ اسکے
کچھ ضرورت بھی نہین ہے اسلیے کہ خطاب ہمارا واعظ صاحب سے ہے اور انھون نے خود ہی اپنے
امام صاحب کی تکذیب کردی اور اونکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق قرار
دیا اور اگر یہ بات ناگوار ہو تو اونکے کلام کی تصدیق کرین اور اپنے تئین اس آیت کا مصداق قرار
دین لیکن ہم تو واعظ بیچارے کے کلام کی تصدیق کرتے ہین اور خود بھی کہتے ہین کہ امامت من جہت
نبوت حضرت ابرہیم کی اولاد مین جناب سید المرسلین و خاتم النبیین کے وجود باجود پر ختم ہوگئی
پھر آنحضرت کے بعد اولاد ابراہیم مین یہ امامت من جہت خلافت جاری ہوئی لیکن اس خلافت سے
خلافت خلفاے ثلثہ نہین ہوسکتی اسلیے کہ وہ گروہ ظالمین مین داخل ہین جیسا کہ اس سے قبل ہم
ثابت کرچکے ہین بلکہ خلافت و امامت حضرۃ امیر المومنین امام المتقین و دیگر ائمہ معصومین مراد ہے
اور تفصیل اسکی انشاءاللہ اسی باب مین آیندہ آئیگی **قولہ** اور حق تعالی نے خلافت کا وعدہ اس
امت مرحومہ کو بدین الفاظ تمنا کیا جو سورہ نور مین ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ الی قولہ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ **یعنی** وعدہ کیا ہے
اللہ تعالی نے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور کیے ہین کام نیک البتہ خلیفہ کریگا
اونکو زمین مین جیسا کہ خلیفہ کیا تھا پہلون مین سے اور البتہ محکم کریگا اونکے لیے دین اونکا جو
پسند کردیا اونکے لیے اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے
وہ خصوصاً زمانہ خلافت مین شریک نہ کرینگے میرے کوئی آہ تفسیر بیضاوی جلد ۲ نسخہ قلمی و تفسیر
مدارک علی الحسینی جلد ۲ صفحہ ۹۰ مین بعبارات مختلفہ بیک مضمون لکھا ہے ان ہذہ الآیۃ اوضح

دلیل علی صحۃ خلافۃ خلفاء الراشدین الاربعۃ لان المستخلفین الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہم ہم
یعنی یہ آیت واضح تر دلیل ہے اوپر صحت خلافت چار خلیفون کے کیونکہ مستخلفین جو
ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہی ہین **اقول** وباللہ استعین اس بات کو سب جانتے
ہین کہ مدعی کے ذمے اوسکے دعوی کا اثبات ہوتا ہے واعظ صاحب نے جو دعوی کیا ہے
کہ یہ آیہ وافی ہدا صحت خلافت خلفاے ثلثہ پر دلالت کرتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام کو
بھی ومین شامل کرکے اربعہ کہتے ہین اب اہل انصاف کو دیکھنا چاہیے کہ مدعی صاحب اپنے
دعوی کے اثبات مین کیا کیا ثبوت پیش کرتے ہین پہلا ثبوت تو دعوہین سے نے تفسیر بیضاوی
و تفسیر مدارک سے دیا ہے اب کوئی واعظ صاحب سے پوچھے کہ یہ شیعون کی کتابین ہین یا سنیونکی
اگر کہینگے کہ شیعون کی تو ہم کہینگے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اگر کہینگے کہ سنیونکی ہین تو ہم
کہینگے کہ مخالف کا قول قابل تسلیم ہی نہین اگر کہینگے کہ ہے تو ہم کہینگے کہ سنیونکی کتابون مین
بہت سی متونکی تفسیر اور سیکڑون بلکہ ہزارون حدیثین خلفاے ثلثہ کے کفر و فسق و ارتداد
کے ثبوت مین لکھی ہوئی ہین براہ عنایت واعظ صاحب اون مین سے ایک ہی کو تسلیم کرلین
اور اگر کہینگے کہ مخالف کا قول قابل تسلیم نہین ہے تو ہم کہینگے کہ پھر آپ نے کیا سمجھکر انکی کتابونکی
عبارتین اپنے دعوی کے ثبوت مین شیعونکے مقابلے مین پیش کی ہین اور پھر ایک دو جگہ نہین بلکہ
تمام رسالہ انھین مزخرفات سے مملو ہے اور پھر ایک اور بہت بڑا تحلف ہے کہ واعظ صاحب
انکی کتابونسے بھی جو عبارتین نقل کرتے ہین او مین بھی تحریف کرتے ہین چنانچہ اسکی تفصیل آیندہ
معلوم ہوگی **قولہ** بیان شیعہ کہتے ہین کہ اس آیت مین اس وعدے کے موعود لہ یا تو حضرت علی
ہین اور یا حضرت امام مہدی اور فوقہ متکلم وغیرہ مین ضمیر تعظیماً فرمائی گئی ہے کذا وکذا **اقول**
سنیون سے شیعون کی کسی بات کا جواب تو ہو نہین سکتا اس سبب سے ان لوگون کا دستور
قدیم ہے کہ شیعونکا پورا قول نہین نقل کرتے بمصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ کمی و بیشی کرکے
اپنے حسب دلخواہ لکھتے ہین تاکہ جواب دینے مین آسانی ہو اور پھر بھی کچھ نہین بن پڑتا حق

حق ہے اور باطل باطل ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بندہ ضعیف و نحیف اس آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر میں
جو امر حق ہے اوسکو عنقریب بیان کریگا فانتظرہ قولہ لیکن یہ فقیر کہتا ہے کہ قولہ تعالیٰ ان اللہ
لا یخلف المیعاد جو سورہ آل عمران میں آیا ہے اور قولہ ان وعد اللہ حق الخ وغیرہ اس قسم کے
آیات سے باتفاق ہر مذہب و ہر ملت کے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ
جل شانہ سے خلاف وعدہ محال ہے **اقول** آمنا وصدقنا یہ تو ہمارا دین و ایمان ہے کہ اللہ
تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ جل شانہ سے خلف وعدہ محال ہے اس سبب سے کہ خلف
وعدہ عقلاً قبیح ہے اور جو فعل کہ قبیح ہو وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے لائق نہیں ہے لیکن سنیوں کا
مذہب اسکے خلاف ہے اس سبب سے کہ وہ حسن و قبح اشیا کو عقلی نہیں سمجھتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ گو اللہ تعالیٰ نے مطیعین کو جنت کا اور عاصین کو جہنم کا وعدہ فرمایا ہے لیکن اگر وہ سب کو
یا سب کو جہنم میں داخل کر دے تو ممکن ہے چنانچہ ابو الحسن اشعری کہ جو بانی اور مخترع مذہب اہل سنت ہیں
نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب نے کہ جنکا علم و فضل و تحقیق و تدقیق سنیوں کے بیان
نشر میں اظہر من الشمس ہے اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ میں اونکے اعتقادات مفرز ہی سے
صفحہ ۱۰۴ سے ۱۰۵ تک نقل کیے ہیں اور یہ کتاب مطبوعہ بھوپال ہے انھیں اعتقاد میں سے
صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ وھو تعالیٰ مالک لخلقہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید فلو ادخل الخلائق باجمعھم
النار لم یکن جورا و لو ادخلھم الجنۃ لم یکن حیفا یعنی اور وہی اللہ مالک ہے اپنی خلق کا کرتا ہے
جو کچھ کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جسکا کہ ارادہ کرتا ہے پس اگر داخل کرے سب خلائق کو
جہنم میں تو نہوگا ظلم اور اگر داخل کرے اون سب کو جنت میں تو نہوگا حیف انتہی اور شاہ
عبد الحق صاحب دہلوی کہ جو سنیوں کے خاتم المحدثین ہیں اپنے رسالہ اعتقادیہ میں کہ جسکا نام
تکمیل الایمان رکھا ہے صفحہ [illegible] میں فرماتے ہیں [illegible] خبر داده است که مطیعان را ثواب
دہم و عاصیان را عقاب کنم [illegible] لیکن بروے وجوب نیست

[illegible] اور یہ عبارت [illegible] زائد کتاب [illegible]

کفر بک دیجیے آپ کی زبان مین لگام تو ہئی نہین لیکن اس آیہ وافی ہدایہ کا خیال کر لیجیے کہ مایلفظ
من قول الا لدیہ رقیب عتید **قولہ** بعض شیعہ اس آیت کا معنی یون کرتے ہین کہ قولہ تعالی
یعبدوننی لا یشرکون آہ کی فاعل آیت مذکورہ بالا مین کل لوگ ہین جو حق تعالی کی عبادت
زمانہ خلافت موصوفہ مین کرینگے پس اس آیت مین سے خلفاے ثلثہ کا زمانہ خارج ہو گیا کہ اونکی
زمانے مین اکثر بلاد مین شرک تھا اور اس وعدے کے موعود لہ امام مہدی ہی ہین کہ اونکے
زمانے مین شرک نہوگا **اقول** موافق عادت مستمرہ اسلاف سنیہ کے اس نقل مین بھی اغلاط
کمی و بیشی کی ہے لیکن اس قول ناقص و ناتمام کا بھی کچھہ اونسے جواب نہ بن پڑا اور جو کچھہ آگے
لکھتے ہین وہ اونکی عبارت اور اس بندۂ ضعیف کا جواب قابل ملاحظہ ہے **قولہ** ہم اسکے
جواب مین کہتے ہین کہ یعبدوننی لا یشرکون کے فاعل اس آیت مین اس وعدے کے موعود لہم
ہین اور حق تعالی اونھین کی خبر دیتا ہے کہ وہ میری عبادت باخلاص و خشوع اپنی خلافت
پاکیزہ کے مبارک اور خجستہ زمانے مین کرینگے اور میرے ساتھہ کوئی شریک نکرینگے پس یعبدوننی
لا یشرکون سے کل لوگ مراد لینا بالکل خلاف ظاہر ہے اور قرآن کی آیات کے ساتھہ افترا پردازی ہے
اقول اس آیت کے موعود لہم آپ اپنے خلفاے ثلثہ اور ہمارے جناب امیر علیہ السلام کو قرار
دیتے ہین اور اب اس عبارت سے یعبدوننی اور لا یشرکون کا فاعل بھی آپنے اونھین کو قرار
دیا پس جسطرح کہ خلافت اونکے زمانے مین اونپر منحصر تھی اوسیطرح عبادت خدا اور نفی شرک
بھی اونھین لوگون پر منحصر ہوگئی پس بنا بر آپ کے قول فاسد کے یہ لازم ہوا کہ سوا انکے اور کوئی
مسلمان نہ عبادت خدا کرتا تھا نہ شرک سے احتراز بلکہ معاذ اللہ سب بت پرست اور مشرک تھے
نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات اب فرمایئے کہ قرآن کی آیت کے ساتھہ کسکی افترا پردازی ثابت
ہوئی **قولہ** بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ امام ممدوح اس آیت کے نزول کے وقت حاضر کیا
بلکہ پیدا بھی نہین ہوے تھے پس خطاب جمع حاضرین متکلم کو غائب واحد پر بولنا اور ضمیر جمع جیسے
امنوا وغیرہ کو مفرد غیر مذکور اور غیر موجود کے لیے تجویز کرنا شیعہ کی ہی افترا پردازی ہے **اقول**

واتو حتی آپ بھی تو نزول قرآن کے وقت موجود نہ تھے پس جو اوسمین حاضرین سے خطاب ہیں اوسمین آپ اپنے تئین داخل سمجھتے ہین یا خارج اگر کہیے گا کہ داخل سمجھتے ہین تو بنا بر اپنے مذہب کے حاضر کی ضمیرون مین غائب کو کیونکر داخل سمجھیگا اور اگر کہیے گا کہ خارج سمجھتے ہین تو اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ سے چاہیے کہ آپ پر نماز اور زکوۃ واجب نہو اسلیے کہ اسمین اقیموا اور اتوا دونون صیغے امر حاضر معروف کے ہین اور کتب علیکم الصیام سے روزہ بھی آپ پر واجب نہوگا اس سبب سے کہ علیکم ضمیر اسمین جمع حاضر کی ہے پس چاہیے کہ نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور روزہ رکھنا سب ترک کر دیجیے جو چیز کہ آپ پر واجب ہی نہین ہے اوسمین زحمت اوٹھانے سے کیا فائدہ ہے ونیز انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ اس مین فاجتنبوہ جمع امر حاضر کا صیغہ ہے اور آپ غائب اوسمین داخل نہین ہین لہذا شراب خواری اور قمار بازی وغیرہ اپنے اوپر مباح اور حلال سمجھیے ونیز حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر الایہ اس مین بھی علیکم کی ضمیر جمع مذکر حاضر ہے اس سبب سے بھی اپنے تئین خارج سمجھکر جو چیزین اس ایت مین ہین اونکو اپنے اوپر حلال سمجھیے اور شراب پینے کے بعد لحم خنزیر کے کباب چکھیے کہ اس سے بہتر کوئی گزک آپکو نہ ملیگی ونیز لا تقربوا الزنا مین ضمیر جمع حاضر کی ہے اس سے اپنے تئین آپ خارج سمجھکر زنا کو بھی اپنے اوپر مباح سمجھیے ونیز لا تجعل مع اللہ الھا اٰخر مین لا تجعل صیغہ واحد مذکر حاضر کا ہے اور بنا بر آپ کے مذاق کے ایک ہی شخص کو کہ جو اوسوقت موجود رہا ہوگا ممانعت شرک کی ثابت ہوگی پس آپ تو اس ممانعت مین کسی طرح داخل نہین ہو سکتے لہذا جی چاہے تو شرک بھی ہو جاے اور اگر ان سب باتون سے آپکے لیے لذات وغیرہ پوری نہون تو ملاحظہ کیجیے کہ حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم الایہ مین علیکم ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے پس آپ تو اوسوقت موجود ہی نہ تھے جب یہ آیت نازل ہوئی آپ کو اس ممانعت سے کیا علاقہ لہذا جمیع محارم کو کہ جنکی حرمت اس آیت مین ہے اپنے اوپر حلال سمجھیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واعظ صاحب آپ کیون

اس آیہ کریمہ مین ہے کہ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ ترجمہ وہ خدا ایسا ہے کہ بھیجا اوسنے رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ غالب کردے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش ہون مشرک انتہی پس فی الجملہ غلبہ اسلام کا تو ہوا مگر پورا اور کامل غلبہ اوسی وقت ہوگا کہ جب امام آخرالزمان ظہور فرمائینگے پس آیہ وافی ہدایہ استخلاف مین خطاب ہی جناب رسولخدا اور کل مومنین سے ہے کہ جو آپکے ساتھ تھے اور فی الجملہ وعدہ بھی آپ ہی کیوقت مین پورا ہوا اور جناب امیرالمومنین کا عہد خلافت بھی شامل آپ ہی کے عہد کرامت مہد کے ہے اور اس وعدے کی تکمیل اور تتمیم باذن اللہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام مین اگر کوئی کہے کہ اس آیہ مین وعدہ ہے استخلاف کا اور اوسکے معنی خلیفہ کرنے کے ہین اور خود جناب رسول خدا کے اوپر استخلاف کیونکر صادق آئیگا کیا وہ بھی کسی کے خلیفہ تھے تو ہم اسکا جواب دینگے کہ جسطرح حضرت آدم پر صادق آیا کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی تحقیق کہ مین گردوننے والا ہون زمین مین ایک خلیفہ انتہی تو کیا حضرت آدم کسی کے خلیفہ تھے حالانکہ آپ تو ابوالبشر ہین اور آپکے قبل تو کوئی آدمی بھی روے زمین پر نہ تھا اور حضرت داود کے باب مین آیا ہے یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ یعنی اے داود گردانا ہمنے تجھکو خلیفہ زمین مین انتہی حالانکہ وہ بھی کسی کے خلیفہ نہ تھے بلکہ بعد طالوت کے حق سبحانہ وتعالی نے اونکو ملک عطا فرمایا اور یہ مشابہت کما استخلف الذین من قبلھم سے ایسی ظاہر و روشن ہے کہ جو شخص کچھ بھی چشم بصیرت رکھتا ہو وہ اسکا انکار نہین کرسکتا پس اگر کوئی کہے کہ لیستخلفنہم مین ضمیر جمع ہے اسکا اطلاق فقط آپکی ذات مبارک پر کیونکر ہو سکتا ہے تو ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل مومنین سے کہ جو آپکے ساتھ تھے اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ استخلاف کے معنی کسی کو اپنی جگہ خلیفہ مقرر کرنے کے ہین مگر جبکہ اسکی اسناد کسی مخلوق کیطرف ہو لیکن جب اسکی

لہ جزو دہم رکوع دہم سورۂ توبہ ۱۲

اسناد حق سبحانہ وتعالی کیطرف ہوتی ہے تو ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنے کے معنی ہوجاتے ہین چنانچہ بنی اسرائیل کے باب مین آیا ہے کہ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ قریب ہے کہ پروردگار تمہارا ہلاک کرے تمہارے دشمن کو (یعنی فرعون کو) اور خلیفہ کرے تمکو زمین مین پھر دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو تم انتہی ظاہر ہے کہ اس آیت مین خطاب کل بنی اسرائیل سے ہے اور یہ وعدہ اسطرح وفا ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرعون اور اوسکی قوم کو ہلاک کیا اور بنی اسرائیل کو اونکی جگہ حکومت اور سلطنت اور خلافت عطا فرمائی اور حاکم اور رسول اونکے حضرت موسی تھے اسیطرح اس آیت مین خطاب ہے کل مومنون سے اور یہ وعدہ اسطرح وفا ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی نے بعض کفار کو ہلاک کیا اور بعض کو مغلوب کیا اور مسلمانون کو تمام عرب پر مسلط کیا اور کفار کی جگہ اونکو حکومت وسلطنت وخلافت عطا فرمائی اور حاکم اور رسول اونکے حضرت رسول خدا تھے حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ کما جاء فی الاحادیث وکما جاء فی القرآن اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا یہ امر حق وصدق ہے کہ اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین جسکے بیان کرنیکا ہمنے وعدہ کیا تھا اور خود سنیونکی تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہے کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل مومنین سے کہ جو آپ کے ساتھ تھے چنانچہ تفسیر کشاف جزء ثانی مطبوع مطبع محمد افندی ص ۹۹ مین ہے الخطاب للرسول صلعم ولمن معہ ومنکم للبیان یعنی خطاب ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اون لوگون کے کہ جو آپ کے ساتھ تھے اور منکم واسطے بیان کے ہے انتہی ونیز تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ مطبع منشی نولکشور کے صفحہ ۷۰ مین ہے کہ خطاب للرسول وللامۃ اولہ ولمن معہ ومن للبیان یعنی خطاب ہے واسطے رسول کے اور واسطے امت کے یا خطاب ہے واسطے رسول کے اور واسطے اون لوگون کے کہ جو حضرت کے ساتھ تھے اور من واسطے بیان کے ہے

۱؎ جزء نہم سورہ اعراف رکوع چہارم ۱۲

انتہی اور جو کچھ کہ مین نے یہان لکھا ہے محققین اہل سنت وجماعت کی تفاسیر معتبرہ مین حرف بحرف موجود ہے والفضل ما شھدت بہ الاعداء چنانچہ تفسیر بیضاوی صفحہ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے کان رسول اللہ صلعم واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ثم ہاجروا الی المدینۃ وکانوا یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی انجز اللہ وعدہ فاظہرہم علی العرب کلہم یعنی جناب رسولخدا اور اونکے اصحاب دس برس مکے مین رہے حالت خوف مین بعد اوسکے ہجرت کی مدینے کیطرف اور وہ لوگ ایسی حالت مین تھے کہ صبح او شام یعنی ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے یہانتک کہ وفا کیا اللہ نے وعدہ اپنا پس غالب کردیا اونکو تمام عرب پر انتہی موضع الحاجۃ ونیز تفسیر کشاف صفحہ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے وعدہم اللہ ان ینصر الاسلام علی الکفر ویورثہم الارض ویجعلہم فیہا خلفاء کما فعل ببنی اسرائیل حین اورثہم مصر والشام بعد اہلاک الجبابرۃ وان یمکن الدین المرتضی وہو دین الاسلام وتمکینہ تثبیتہ وتوطیدہ وان یومن سربہم ویزیل عنہم الخوف الذی کانوا علیہ وذلک ان النبی صلعم واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ولما ہاجروا کانوا بالمدینۃ یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی قال رجل ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال صلعم لاتغبرون الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیس معہ حدیدۃ فانجز اللہ وعدہ واظہرہم علی جزیرۃ العرب یعنی وعدہ کیا اونھین جناب رسالتمآب اور مسلمانون سے اللہ نے یہ کہ نصرت دے اسلام کو اوپر کفر کے اور وارث کرے اونکو زمین کا اور گردانے اونکو اوسی زمین مین خلیفہ جیسا کہ کیا ساتھ بنی اسرائیل کے جسوقت کہ وارث کیا اونکو مصر اور شام کا بعد ہلاک کرنے سرکشون کے اور یہ کہ تمکین دے دین مرتضے کو اور وہ دین اسلام ہے اور تمکین اوسکی ثابت کرنا اوسکا ہے اور قائم کرنا اوسکا اور یہ کہ امن عطا کرے اونکے نفس کو اور زائل کرے اونسے اوس خوف کو کہ جس پر وہ تھے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق نبی صلعم اور اصحاب اونکے دس برس مکے مین رہے حالت خوف مین اور جسوقت کہ اون لوگون نے ہجرت کی تو مدینے مین بھی ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے یہانتک کہ کہا ایک شخص نے کہ کب آئیگا ہمارے اوپر

ایسا دن کہ ہم اوسمین بےخوف ہوجائینگے اور ہتھیار نہ باندھینگے پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نہین باقی رہوگے تم اس حالت مین مگر تھوڑے دن یہانتک کہ بیٹھے گا تم مین سے ہر شخص ایک گروہ عظیم مین ایسی حالت مین کہ کپڑے پہنے ہوگا اور اوسکے پاس لوہا نہ ہوگا (یعنی کوئی ہتھیار نہوگا) پس وفا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور غالب کردیا جناب رسول خدا اور مسلمانون کو اوپر جزیرہ عرب کے **انتہی موضع الحاجۃ** ونیز تفسیر نواب علامہ صدیق حسن خانصاحب مسمے **بہ فتح البیان مطبوع بولاق مصر جلد ششم صفحہ ۳۳** مین ہے کہ الخطاب للنبی صلعم ولمن معہ **یعنی** خطاب ہے واسطے نبی صلعم کے اور واسطے اون لوگون کے کہ جو آپ کے ساتھ تھے **انتہی** ونیز اسی تفسیر کے صفحہ ۳۲۹ مین ہے وعن البراء قال فینا نزلت ونحن فی خوف شدید وعن ابی العالیۃ قال کان النبی صلعم واصحابہ بمکۃ نحوا من عشر سنین یدعون الی اللہ وحدہ و الی عبادتہ وحدہ ولا شریک لہ سرا وہم خائفون لا یومرون بالقتال حتی امروا بالہجرۃ الی المدینۃ فقدموا المدینۃ فامرہم اللہ بالقتال وکانوا بہا خائفین یمسون فی السلاح ویصبحون فی السلاح فغبروا بذلک ماشاء اللہ ثم ان رجلا من اصحابہ قال یا رسول اللہ ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال رسول اللہ صلعم لن تغبروا الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیست فیہم حدیدۃ فانزل اللہ وعد اللہ الذین امنوا الی آخر الایۃ فاظہر اللہ نبیہ علی جزیرۃ العرب فامنوا ووضعوا السلاح **یعنی** اور براء سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ یہ آیت ہمارے باب مین نازل ہوئی ہے درانحالیکہ ہم لوگ خوف شدید مین تھے اور ابو العالیہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ نبی صلعم اور اونکے اصحاب مکے مین قریب دس برس کے رہے کہ دعوت کرتے تھے لوگون کی طرف خدا ے واحد کے اور طرف وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کی پوشیدہ درانحالیکہ وہ لوگ خائف تھے نہین حکم کیے گئے تھے واسطے جہاد کے یہانتک کہ وہ لوگ حکم کیے گئے واسطے ہجرت کے طرف مدینے کے پس آئے وہ لوگ مدینے مین پس حکم کیا اونکو اللہ نے جہاد کا اور وہ لوگ مدینے مین بھی حالت خوف مین رہتے تھے کہ شب و روز ہتھیار باندھے رہتے تھے پس باقی رہے اسی حالت پر جب تلک کہ چاہا اللہ نے بعد اوسکے تحقیق ایک شخص نے آپ کے اصحاب مین سے کہا کہ

ای رسول خدا کب آیگا ہمارے اوپر ایسا دن کہ ہم اوسمین بخوف ہوجاینگے اور ہتھیار اپنے رکھدینگے
پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نہین باقی رہوگے تم اس حالت مین مگر تھوڑے دن یہانتک
کہ بیٹھیگا تم مین سے ہر شخص ایک گروہ عظیم مین ایسی حالت مین کہ کپڑے پہنے ہوگا اور اوسکے پاس
لوہا نہوگا (یعنی کوئی ہتھیار نہوگا) پس نازل کیا اللہ نے وعد اللہ الذین آمنوا آخر آیت تک
پس غالب کردیا اللہ نے اپنے نبی کو اوپر جزیرۂ عرب کے پس بخوف ہوگئے سب مسلمان اور
رکھدیے اون سب لوگون نے ہتھیار انتہی پس اب جسکا جی چاہے میری عبارت کو سنیونکی
اون معتبر تفسیرونکی عبارت سے کہ جو مین نے نقل کی ہے مطابق کرلے کسی بات کا فرق
نہین ہے پس بالاتفاق ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور
کل اون مسلمانون سے کہ جو آپ کے ساتھ تھے اور وہی اس آیت کے موعود لہم ہین اور
جناب مہدی آخرالزمان صلوات اللہ علیہ وعلے آبائہ الطاہرین کے باب مین بھی سنی
اور شیعہ کا اتفاق ہے کہ آپ یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یعنی بھردینگے
زمین کو عدل وانصاف سے جسطرح کہ بھرگئی ہوگی ظلم وجور سے اور تمام عالم مین ایک ہی دین
ومذہب ہوجائیگا اور سیکڑون حدیثین سنیونکی کتابون مین اس باب مین منقول ہین مین
بخوف طوالت ونیز بسبب کثرت وشہرت اون احادیث کو یہان نقل نہین کرتا ہون پس
کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت مین جو وعدہ ہے اوسکے آپ کامل کرنے والے اور پورا
کرنے والے نہ قرار دیے جائین اب جو کچھ اختلاف فیمابین ہے وہ بعد جناب رسول خدا
امر امامت وخلافت مین ہے کہ شیعہ جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کو خلیفہ بلافصل
منصوص من اللہ ومن الرسول سمجھتے ہین اور سنی خلفاے ثلاثہ کو خلیفہ جانتے ہین خلافت
جناب امیر علیہ السلام تو بالاتفاق حق ہے لہذا لامحالا اس آیت کے تحت مین داخل ہے لیکن
خلافت خلفاے ثلثہ پس وہ ہرگز اس آیت سے ثابت نہین ہوسکتی اسلیے کہ اگر بسبب
کثرت فتوحات وہ لوگ اس آیت کے وعدے مین داخل سمجھے جائینگے تو کوئی وجہ نہین ہے

کہ خلفاء بنی امیہ و بنی عباس اس سے خارج سمجھے جائین کہ اونکے وقت مین بھی فتوحات عظیمہ ہوئی
مین اور اسلام کی کثرت اور ملک و سلطنت کی وسعت زمانہ خلفاے ثلثہ سے اضعاف مضاعف
ہوگئی تھی حالانکہ خود کتب تواریخ و احادیث اہل سنت سے اون لوگون کا فسق و فجور و کفر
و الحاد ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ بعض اون مین سے اپنے وقت مین فرعون ثانی تھے اور تفصیل
ان باتون کی انشاء اللہ عنقریب آئیگی و نیز ایسے اولہ قطعیہ بیان کیے جاینگے کہ جن سے ثابت
ہوجائیگا کہ نہ خلافت خلفاے ثلثہ صحیح تھی اور نہ وہ اس آیت کے موعود لہم ہوسکتے ہین پس اب
مین واعظ صاحب کے باقی کلام نافرجام کے نقض و ابرام کیطرف متوجہ ہوتا ہون **قولہ** حق تعالی
نے ہر چہار خلیفون کے حالات کی آیت مذکورہ بالا مین صراحت سے بوجوہ ذیل خبر دی ہے
اقول یہ وجوہ ذیل اور انکا جواب قابل دید ہے **قولہ** (۱) خلافت صحیحہ **اقول** واعظ صاحب
آپ نے کونسی دلیل اس آیت سے خلفاے ثلثہ کی خلافت کے صحیح ہونے پر قائم کی ہے
کہ یہان بے تکلف لکھدیا کہ خلافت صحیحہ کیا ان تینون کا نام اس آیت مین مذکور ہے اور یہ بھی
اب آپ نہین کہ سکتے کہ اگر یہ لوگ اس آیت کے موعود لہم نہین ہین تو پھر اور کون ہین اس سبب سے
کہ تقریر سابق مین ہم بخوبی آپ ہی کی تفاسیر صحیحہ معتبرہ سے ثابت کرچکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہے
جناب رسول خدا اور کل مسلمانون سے اور وہی سب اس آیت کے موعود لہم ہین اور حضرت ہی
کیوقت مین اس وعدے کا ایفا ہوگیا اور تمام عرب مین اسلام پھیلگیا اگر آپ کہیے گا کہ اون مسلمانون مین
جو حضرت کے ساتھ تھے خلفاے ثلثہ بھی موجود تھے پھر خواہ مخواہ یہ بھی اس آیت کے موعود لہم مین داخل
ہوے تو ہم جواب دینگے کہ یہ آپ کے دعوے کے خلاف ہے اس سبب سے کہ آپ تو ثلاثہ کو
اس آیت کا موعود لہم بنابر اونکی خلافت کے قرار دیتے ہین نہ بنابر ہمراہی جناب رسولخدا علاوہ اسکے
بہت سے منافق بھی آپ کے ہمراہ تھے کہ جنکے وجود پر آیات کثیرہ دلالت کرتی ہین کیا اونکو بھی آپ
اس آیت کے موعود لہم مین داخل سمجھیے گا اور اگر سمجھیے گا تو آپکو اختیار ہے جس حیثیت سے کہ آپ اونکو
داخل سمجھیے گا اوسی حیثیت سے ہمکو بھی آپ کے خلفاے ثلثہ کے ادخال مین کچھ عذر نہوگا اب آپنے

جس خلافت کی بغیر کسی دلیل کے تصحیح کی ہے مین اوسکی تغلیط ادلۂ قطعیہ سے کرتا ہون **دلیل اوّل**
اصل اصیل مذہب اہل سنت یہ ہے کہ امام و خلیفہ کو بعد رسول خدا منصوص من اللہ و من الرسول نہین
سمجھتے بلکہ کہتے ہین کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے اپنا رئیس بنالے اور اسپر کوئی دلیل قائم کرنیکی
ضرورت نہین ہے مگر واعظ صاحب اور اونکے اتباع کی جہالت کے سبب سے مین لکھتا ہون کہ شاہ
عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ کے باب ہفتم کے صفحہ ۲۰۴ نسخۂ مطبوعہ لکھنؤ مطبع منشی نولکشور مین فرماتے
ہین باید دانست کہ اول مسائل خلافیہ این باب آنست کہ اہل سنت گویند کہ بر ذمہ مکلفین واجب ست کہ شخصے را
از میان خود رئیس گردانند و اتباع او در آنچہ موافق شرع است لازم گیرند و اورا در امور شرعیہ مدد و
معاون باشند **انتہی** اور ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر کی خلافت اجماع اہل سنت سے منعقد ہوئی اور
حضرت عمر کی خلافت خلافت نامہ حضرت ابو بکر سے کہ جو انھون نے لکھدیا تھا اور حضرت عثمان کی
شوریٰ سے پس سنیون کو کسی آیت یا حدیث سے خلافت خلفائے ثلثہ پر استدلال کرنا اپنے مذہب
کی جڑ اور بنیاد کا کھودنا ہے اور یخربون بیوتہم بایدیہم کا مصداق ہونا ہے و نیز شاہ عبد الحق صاحب دہلوی
اپنے رسالۂ اعتقادیہ مین کہ جسکا نام تکمیل الایمان رکھا ہے صفحہ ۱۰۳ مین فرماتے ہین و مختار نزد اہل تحقیق آنست
کہ در ہیچ جانب نص نیست نہ در خلافت ابوبکر و نہ در خلافت علی نص قطعی [illegible] **انتہی** شاہ صاحب جو نص خلافت
علی بن ابیطالب کے منکر ہوئے ہین یہ انکار انکا شیعون پر تو حجت ہو نہین سکتا لیکن خلافت ابو بکر پر جو
عدم نص کے قائل ہین وہ سنیون پر حجت ہے اور سنی بیچارے اس سے اختلاف ہی کب کرتے ہین
سب ہی اس بات کے قائل ہین کہ خلافت ثلاثہ منصوص نہین ہے لیکن شاید واعظ صاحب اپنے
مذہب سے خروج کرین یا اپنے اتباع کے اخراج کا باعث ہون لہذا جو ادلۂ قطعیہ کہ شاہ عبد الحق
صاحب نے عدم نص خلافت خلفائے ثلثہ پر قایم کیے ہین اونکو مین یہان صفحہ مذکورہ بالا یعنی
۱۰۳ سے ۱۰۶ تک نقل کرتا ہون و اگر نصے بر خلافت ابوبکر وجود میداشت تقاول مہاجرین و انصار
کہ منا امیر و منکم امیر درست نبودے و برد و بدل آن احاجت نمی شد چنانچہ در قضیۂ نصب خلافت
در کتب مذکور ست و اگر گویند تواند کہ این تقاول و تخالف از برائے تحقیق حجت و تفتیش نص بود

از جہت خفاے آن و عدم علم بعضے از اصحاب بدان پس تنزل ابوبکر ازان مقام و تخییر وے بعلی را و سائر اصحاب را در بیعت چہ معنی دارد چہ در امر واجب منصوص تخییر و توافیع گنجایش ندارد و نیز نقل کردہ اند کہ ابوبکر صدیق دست عمر بن الخطاب و ابوعبیدۃ بن الجراح کہ پیغمبر خدا او را امین امت خواندہ است بگرفت و بانصار گفت کہ امامت حق قریش است و جز قریش کسے را نرسد کہ دعوی امامت کند شما ازین دو کس ہر کہ را خواہید اختیار کنید اگر نص درین باب از پیغمبر بودے اختیار عمر و ابوعبیدہ در نبودے پس حق آنست کہ نصب خلافت باجتہاد صحابہ و اجماع ایشان بود انتہی و نیز چند سطر کے بعد لکھتے ہین و چون خلافت ابوبکر باجماع ثابت و امتثال امر او بر کافہ مسلمانان لازم گشت وے در وقت رحلت خود تفویض امر بعمر فاروق کرد و او را خلیفہ ساخت و عہدنامہ بنام او نوشت و مردم را بمتابعت ہر کہ دران نامہ است امر کرد و تمامہ صحابہ با وے بیعت کردند و علی مرتضے نیز بیعت نمود و فرمود بایعنا لمن فیہ وان کان عمر خلافت عمر نیز باجماع ثبوت یافت و عمر در وقت شہادت خود امر خلافت را میان شش کس عثمان و علی مرتضے و عبدالرحمن بن عوف و طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم مشترک گذاشت و ایشان تفویض برائے عبدالرحمن بن عوف کردند و وے عثمان را اختیار کرد پس علی مرتضے و تمامی صحابہ بعثمان بیعت کردند و منقاد امر وے شدند و در احکام دین و دنیا او را امیر و حاکم دانستند خلافت عثمان نیز باجماع ثبوت یافت انتہی پس ای مسمعو انصاف کرو کہ اگر آیہ استخلاف یا اور کوئی دوسری آیت خلفاے ثلاثہ کی خلافت کے باب مین نازل ہوئی ہوتی تو اوسکو کیا صحابہ نہ جانتے اور خود خلفاے ثلثہ بھی اوس سے واقف نہوتے پھر ان سرکون مین کہ جو شاہ عبدالحق صاحب کی عبارت مین موجود ہین اوس آیت سے اپنی خلافت پر استدلال کیون نکرتے بلکہ اگر کوئی حدیث بھی ہوتی تو اوسی سے استدلال کرتے اور سی [illegible] سبب یہ کیون قرار دے لیتے کہ خلیفہ رسول منصوص نہین ہوتا پس اب اس سے بخوبی ثابت [illegible] آیتون کی کہ اہل سنت تاویل کرکے خلافت خلفاے ثلاثہ کے ثبوت مین پیش کرتے [illegible] حدیثین کہ اس باب مین نقل کرین وہ سب تاویلین ان لوگون کی غلط اور وہ حدیثین

[illegible] اور یہ بحمد اللہ [illegible] شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کی تقریر سے
[illegible] اوسکی دلیل کے بیان کرنے کی احتیاج باقی نہین رہی وکفی [illegible]
[illegible] ہم مضمون سے ہوچکے ہین کہ اس آیہ [illegible] مین جو منکم ہے اوسمین
[illegible] تبعیض یا بیان کے لیے اگر تبعیض کے لیے ہے تو یہ قول اونکا غلط
ہوگا اسلیے کہ ایمان اور عمل صالح بھی بعض کے ساتھ مخصوص ہوجائیگا کہ جنکو واعظ صاحب
اس آیت [illegible] قرار دیتے ہین وہ [illegible] ولا یشرکون کے فاعل بھی وہی لوگ قرار
[illegible] واعظ صاحب نے اس رسالہ کے صفحہ ۵ مین کہا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا
[illegible] کہ [illegible] واعظ صاحب خلیفہ اول اس آیت کا موعود لہم قرار دیتے
[illegible] کسی کا ایمان ثابت ہوگا نہ عمل صالح نہ عبادت کرنا نہ شرک
[illegible] پس یہ قول بھی غلط ہوا کہ من واسطے تبعیض کے
[illegible] ہوا تو خلافت خلفاے ثلاثہ پر اس سے استدلال کرنا بھی غلط ہوگیا اور اگر کہینگے
[illegible] بیان [illegible] آیت مین خطاب ہوگا جناب رسول خدا صلعم اور کل مسلمانون سے
[illegible] موعود لہم بھی تو پاوینگے اور جب وہ سب اسکے موعود لہم قرار پائے تو خلفا سے
[illegible] تخصیص نرہی اور جب انکی تخصیص نرہی تو اس آیت سے انکے خلافت پر استدلال کرنا بھی
باطل ہوگیا اور ہم اس امر کو ثابت کرچکے ہین کہ محققین مفسرین اہل سنت اسی بات کے قائل ہین کہ من
واسطے بیان کے ہے اور انکی تفاسیر معتبرہ کی عبارت بھی نقل کرچکے ہین دلیل سوم دلدار
[illegible] کے استدلال کا اس آیت سے لیستخلفنہم فی الارض مین ہے پس جب تک یہ امر ثابت نکرین
کہ استخلاف سے مراد خلافت بعد رسول ہے اونکا دعوی ثابت نہین ہوسکتا اور اسکو وہ تا
قیامت تک ثابت نہین کرسکتے اسلیے کہ ہم بیان کرچکے ہین کہ استخلاف کے معنی کسی کو اپنی جگہ مقرر
کرنے کے اسوقت ہوتے ہین کہ جب اسکی اسناد مخلوق کیطرف ہو لیکن جب اسکی اسناد حق سبحانہ
وتعالی کیطرف ہوتی ہے تو ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنے کے معنی ہوجاتے ہین اور [illegible]

کہ اس آیہ کریمہ مین لیستخلفنہم کی اسناد حق سبحانہ وتعالی کیطرف ہے پس ثابت ہو گیا کہ مراد یہان
معنی ثانی ہین اور ان معنی ثانی کی اثبات پر خود کلام مجید ناطق ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی
فرماتا ہے ان یشاء یذہبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاکم
من ذریۃ قوم آخرین ترجمہ اگر چاہے اللہ تو دور کرے تمکو اور قائم کرے
تمھارے بعد جسکو چاہے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد سے اور لوگون کے انتہی ظاہر ہے کہ اس
آیہ کریمہ مین استخلاف سے مراد خلافت مصطلحہ نہین ہے بلکہ ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنا مراد ہے
ونیز حق سبحانہ وتعالی حضرت ہود کی زبانی فرماتا ہے کہ آپ نے اپنی قوم سے ارشاد کیا کہ ویستخلف ربی
قوما غیرکم یعنی اور قائم مقام کریگا پروردگار میرا کسی قوم کو تمھارے سوا انتہی ونیز بنی اسرائیل
کے باب مین فرماتا ہے عسی ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم
فی الارض فینظر کیف تعملون اور یہ آیت مع ترجمہ پہلے نقل ہو چکی ہے ونیز خلافت
کے معنی بادشاہت وحکومت کے بھی ہین جیسے کہ حضرت آدم کے باب مین آیا ہے کہ انی
جاعل فی الارض خلیفۃ اور حضرت داود کے باب مین آیا ہے یا داود انا
جعلناک خلیفۃ فی الارض ظاہر ہے کہ حضرت آدم اور حضرت داود کسیکے خلیفہ وجانشین نہ تھے
خصوصا حضرت آدم کہ ابو البشر ہین اور انکے قبل کوئی آدمی ہی دنیا مین نہ تھا جیسا کہ سابق مین
بیان ہوا پس ثابت ہو گیا کہ اس آیت مین مراد لیستخلفنہم سے معنی ثانی ہین اس سبب سے کہ استخلاف
کی اسناد جناب رسول خدا کیطرف نہین ہے بلکہ حق سبحانہ وتعالی کی طرف ہے اور ہم کتب معتبرہ
اہل سنت سے ثابت کر چکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل موجودین
کو جو آپ کے ہمراہ تھے اور آپ ہی کے وقت مین یہ وعدہ وفا ہوا کہ تمام عرب پر آپ کو تسلط حاصل
ہو گیا پس استخلاف سے بھی یہان یہی مراد ہو گی کہ حق سبحانہ وتعالی نے کفار کے بدلے جناب رسول خدا
و [illegible] اہل اسلام کو حکومت عرب عطا فرمائی اور انکو مستقر کر دیا اور دین مرتضیٰ کو تمکین عطا فرمائی

۱ پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع دوم ۱۲ ۲ پارہ دوازدہم سورہ ہود رکوع چہارم ۱۲

اور اونکے خوف کو امن سے بدل دیا اور ظاہر ہے کہ وہ سب عبادت حق سبحانہ و تعالی کی کرتے تھے
اور کسیکو اوسکا شریک یا مقرر نہین کرتے تھے اور اگر اسقدر ہمارا بیان کافی نہو کہ جسقدر ہم سابق مین
کر چکے مین تو ہم خاص کرکے اس بات کو بھی تفاسیر معتبرہ اہل سنت سے ثابت کیے دیتے مین چنانچہ نواب
علامہ صدیق حسن خان صاحب اپنی تفسیر فتح البیان کی جلد ششم صفحہ ۲۳۳ مین لیستخلفنہم فی الارض کی
تفسیر مین لکھتے ہین بدلا عن الکفار و نیز تفسیر جلالین مین بھی لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین بعینہ یہی لفظ
لکھی ہوئی ہین کہ بدلا عن الکفار اور کما استخلف الذین من قبلہم کی تفسیر مین لکھا ہے من بنی اسرائیل
بدلا من الجبابرۃ پس اس تقریر سے و نیز تقریر سابق سے کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوگیا کہ اس
آیت مین استخلاف سے مراد خلافت بعد رسول خدا نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کفار
کو [illegible] و مغلوب کر کے جناب رسول خدا اور اہل اسلام کو اونکی جگہ حکومت اور استقلال و استقرار
[illegible] عطا فرمادیگا اور یہ وعدہ حضرت ہی کے وقت مین وفا ہوگیا کہ تمام عرب آپ کے قبضۂ اقتدار
مین آگیا کما لا یخفی **دلیل چہارم** شیعہ تو جناب امیر المومنین کو خلیفہ بلافصل جناب سید المرسلین سمجھتے
ہین مگر سنیون سے پوچھتے ہین کہ بعد زمانہ ثلاثہ وہ حضرت کی خلافت کو خلافت حقہ سمجھتے ہین یا نہین
اگر کہینگے کہ نہین تو دائرہ اسلام سے خارج ہوکر زمرۂ خوارج مین داخل ہوجائینگے اور اگر کہینگے کہ ہان تو ہم
کہینگے کہ آپ کو بھی اس آیت کے موعودلہم مین داخل سمجھتے ہین یا نہین اگر کہینگے کہ ہان جیسا کہ واعظ صاحب
[illegible] تو ہم کہینگے کہ یہ اونکے اصول مذہب کے خلاف ہے اور اونکے مفسرین اور متکلمین معتبرین نے
اس سے انکار کیا ہے چنانچہ سنیون کے امام فخر رازی صاحب تفسیر کبیر مذکور کے صفحہ ۲۰۰ جلد ششم مین فرماتے
ہین ومعلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان لان
فی ایامہم کانت الفتوح العظیمۃ و حصل التمکین و ظہور الدین والامن ولم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ
عنہ لانہ لم یتفرغ لجہاد الکفار لاشتغالہ بمحاربۃ من خالفہ من اہل الصلوۃ ترجمہ اور معلوم ہے یہ بات تحقیق
کہ بعد رسول کے ایسا استخلاف کہ جسکی یہ صفت ہے سوا اسکے نہین ہے کہ حاصل ہوا تھا ایام ابوبکر و عمر

لہ مطبوع مطبع حیدری واقع بمبئی ۱۲۹۱ھ جلد ثانی ص۵

[illegible] سبب سے کہ [illegible] ہوئی نکلیں [illegible]
[illegible] ہوئی یہ بات [illegible] کی یعنی [illegible] عنہ کے اس سبب سے کہ نہین [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کا سبب [illegible] سے [illegible] مین اون لوگون سے کہ جنھون نے
آپ سے خلاف کیا [illegible] مین سے (یعنی مسلمانون مین سے) انتہی پس اس سے ثابت ہوگیا
کہ سنیون کے نزدیک جناب امیر اس آیت کے موعود لہم مین داخل نہین ہین اس سبب سے کہ آپ
وقت مین تمکین دین [illegible] کہ جو اس آیت مین استخلاف کے شرائط مین حاصل نہین تھی اور یہان
ایک عجیب [illegible] ہے کہ [illegible] صاحب نے اسی صفحہ مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون عبارت تفسیر
[illegible] نقل کی ہے اور مقتضاے یحرفون الکلم عن مواضعہ تحریف کر کے یہ عبارت [illegible] مین نے لکھی وہ
[illegible] نکال ڈالی ہے چنانچہ اسکا بیان آگے آئیگا و نیز نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب اپنی تفسیر
فتح البیان مذکور جلد ششم کے صفحہ ۲۲۵ مین بعد اوس عبارت کے کہ جو مین پہلے نقل کر چکا ہون
لکھتے ہین ثم ان اللہ قبض نبیہ فکانوا کذلک آمنین فی زمان ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالی عنہم حتی
وقعوا فیما وقعوا و کفروا النعمۃ فادخل اللہ علیہم الخوف الذی کان رفع عنہم واتخذوا الحجز والشرط وغیروا
فغیر ما بہم یعنی بعد اوسکے تحقیق کہ اللہ تعالی نے قبض روح کر لی اپنے پیغمبر کی پس تھے وہی مسلمان
اسطرح بیخوف زمانہ ابوبکر و عمر و عثمان مین یہانتک کہ پڑے وہ لوگ اوس چیز مین کہ پڑے اور
ناشکری کی اونھون نے نعمت خدا کی پس داخل کیا اللہ نے اونکے اوپر اوس خوف کو کہ جو
اوسنے رفع کر دیا تھا اور مقرر کیے اونھون نے لوگ اپنی حفاظت کے لیے اور بدل ڈالا اونھون نے
نعمت خدا کو پس بدل دیا اللہ نے جو کچھ کہ اونکے واسطے تھا (یعنی امن وغیرہ) انتہی یہان اس
عبارت مین نواب صاحب کا تعصب اور عداوت خاندان رسالت قابل دید ہے کہ زمانہ ثلثہ کے
بعد کو کفران نعمت کا زمانہ قرار دیتے ہین اور جناب امیر کو معاذ اللہ اسی مین داخل سمجھتے ہین اس
سبب سے کہ اونھون نے کوئی لفظ ایسی نہین لکھی کہ جو حضرت کے عدم دخول پر دلالت کرے
پس اونکے نزدیک ہمارے حضرت کیونکر اس آیت کے موعود لہم قرار پا سکتے ہین اور اون زمانے

تطبیق آپکے عہد خلافت پر نہین ہوتی اور اگر کہینگے کہ نہیں داخل ہے تو اسکے کیا معنی کہ خلافت خلیفہ برحق اس آیت کے تحت مین داخل نہوا اسکا کچھ جواب سنیون کے پاس نہین ہے سوا اسکے کہ وہ اس بات کو تسلیم کرین کہ یہ آیہ کریمہ خلافت خلفا کے باب مین نہین نازل ہوا بلکہ مراد اسسے عہد کریمہ عہد جناب رسول خدا بعد فتح و نصرت اسلام ہے کہ آپ ہی کے وقت مین تمکین دین اسلام حاصل ہوگئی اور خوف اہل اسلام امن سے مبدل ہوگیا اور تمام عرب آپ کے قبضے مین آگیا اور دین اسلام شائع ہوگیا اور حق سبحانہ وتعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس آیت کی من جمیع الوجوہ تطبیق ہوگئی اور کوئی حالت منتظرہ باقی نرہی جیسا کہ ہم کتب اہل سنت وجماعت سے بخوبی یہ مطالب ثابت کرچکے ہین پس بعد آپکے جسکی خلافت باطل ہے اوسکی باطل ہے اور جسکی حق ہے اوسکی حق ہے خواہ اس آیت کی تطبیق اوسکی خلافت پر ہو خواہ نہو اور اگر کثرت فتوحات وغیرہ کے سبب سے خواہ مخواہ خلفاے ثلثہ اس آیت کے موعود لہم مین داخل سمجھے جائین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ بغاۃ بنی امیہ وطغاۃ بنی عباس خارج کردیے جائین اس سبب کہ اونکے عہود خلافت مین اور زیادہ کثرت فتوحات ہوئی اور شیاع اسلام اضعاف مضاعف ہوگیا کما لا یخفی علی المتتبع ولا ینکرہ الا المتعصب المتعسف انشاء اللہ تعالی **دلیل پنجم** پیران نمی پرند مریدان می پرانند تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خلفاے ثلثہ بیچارے تو خود اپنے تئین خلیفہ نہین سمجھتے تھے مگر سنی جو اونکے مرید ہین خواہ مخواہ اس بار خلافت سے اونکو گرانبار کرتے ہین ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم ولیسئلن یوم القیمۃ عما کانوا یفترون چنانچہ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۹۵ مین ہے واخرج ابن سعد عن زاذان عن سلمان ان عمر قال لہ املک انا ام خلیفۃ فقال لہ سلمان ان انت جبیت من ارض المسلمین درہما او اقل او اکثر ثم وضعتہ فی غیر حقہ فانت ملک غیر خلیفۃ فاستعبر عمر **یعنی** اور روایت کیا اس حدیث کو ابن سعد نے زاذان سے اونسے سلمان سے کہ تحقیق کہ کہا عمر نے سلمان سے کہ مین بادشاہ ہون یا خلیفہ ہون پس کہا اوس سے سلمان نے کہ اگر تو نے خراج مین لیا ہے زمین سے مسلمانون کے ایک درہم یا کم یا زیادہ بعد اوسکے رکھا ہے تو نے اوسکو مقام ناحق مین پس تو بادشاہ ہے خلیفہ نہین ہے پس رونے لگے حضرت عمر **انتہی** اس سے ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر بیچارے کو خود

نہین معلوم تھا کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ہون دوسرون سے پوچھتے پھرتے تھے افسوس ہے
کہ واعظ صاحب اوسوقت موجود نہوئے ورنہ جواب مین اسقدر طوالت کا بیکو کرتے بلا تکلف کہدیتے
کہ روئیے نہین آپ خلیفہ برحق ہین اور آیہ استخلاف کو اثبات خلافت مین پیش کر دیتے مگر
حضرت عمر کی اس سے تسکین نہوتی اسلیے کہ وہ بالیقین جانتے تھے کہ آیت ہماری خلافت کے
باب مین نازل نہین ہوئی ونیز اس کتاب کے اسی صفحہ مین بعد حدیث سابق کے بلا فاصلہ لکھا ہے
واخرج عن سفیان بن ابی العرجاء قال قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری اخلیفۃ انا ام ملک فان
کنت ملکا فہذا امر عظیم فقال قائل یا امیر المومنین ان بینہما فرقا قال ما ہو قال الخلیفۃ لا یاخذ الا حقا
ولا یضعہ الا فی حق وانت بحمد اللہ کذلک والملک یعسف الناس فیاخذ من ہذا ویعطی ہذا فسکت عمر
یعنی اور روایت کی ہے اوسی ابن سعد نے سفیان بن ابی العرجاء سے کہ اوس نے کہا کہ عمر
بن الخطاب نے کہا کہ واللہ مین نہین جانتا ہون کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ہون پس اگر مین
بادشاہ ہون تو یہ امر عظیم ہے پس کہا ایک شخص نے کہ اے امیر المومنین ان دونون مین فرق ہے
عمر نے کہا کہ وہ کیا ہے اوس شخص نے کہا کہ خلیفہ نہین لیتا ہے مگر حق اور نہین رکھتا ہے اسکو
مگر حق کی جگہ اور تو بحمد اللہ ایسا ہی ہے اور بادشاہ ظلم کرتا ہے لوگون پر پس لیتا ہے ایک سے
اور دیتا ہے دوسرے کو پس چپ ہو گیا عمر انتہی اس روایت سے تو ثابت ہو گیا کہ حضرت
عمر قسم کھا کر کہتے تھے کہ مجھے علم نہین ہے کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ہون اب ہم کیونکر حضرات
سنیہ کو اس باب مین اونسے اعلم سمجھین یہ تو وہی مثل ہے کہ مدعی سست و گواہ چست ونیز
صحیح بخاری جزء ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری کہ جسکو لوگ تصحیح
غلطی سے ۱۳۱۳ ہجری لکھا ہے اوسکے صفحہ ۱۰۳ باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان
و مقتل عمر مین یہ قول حضرت عمر کا لکھا ہوا ہے وددت ان ذلک کفاف لا علی ولا لی ترجمہ کہا
عمر نے کہ مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ تحقیق یہ خلافت کافی ہو کہ مجھکو بعد موت کے نہ مجھ
نقصان پہونچاے اور نہ نفع انتہی ونیز کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مطبوع مطبع

اور مین تمھارا امیر ہون پس لکھا گیا عمر امیر المومنین انتہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا و رسول نے نہ شیوخ ثلاثہ کو خلیفہ بنایا تھا نہ امیر بنایا تھا امت ہی نے یہ عہدے اونکو دیے تھے پس بے حیف کی بات ہے کہ سنی خدا و رسول سے مطلق نہین ڈرتے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ اور امیر کو منصوب من اللہ و من الرسول سمجھتے ہین اور اونکی اثبات خلافت مین احادیث و آیات پیش کرتے ہین سبحانک ہذا بہتان عظیم دلیل ہفتم حدیث خلفائے اثنا عشر ہے کہ جو سنیون کے اس قول کو کہ آیۂ استخلاف خلفائے ثلاثہ کے باب مین نازل ہوا ہے کلیتہً و جزئیتہً باطل کرتی ہے اور تفصیل اسکی انشاء اللہ العزیز اسی بحث کے اخیر مین آتی ہے ناظرین مین نے یہ سات دلیلین موافق عدد سبع مثانی تیمناً و تبرکاً لکھی ہین ورنہ بہت سی دلیلین اس بات پر قائم ہو سکتی ہین کہ آیۂ استخلاف و نیز کسی آیت و حدیث سے خلفائے ثلثہ کی خلافت ثابت نہین ہو سکتی اور مطلق ادلہ قطعیہ جو کہ ابطال خلافت ثلاثہ پر علمائے دین نے قائم کیے ہین اونکی تو کچھ حد و انتہا نہین ہے چنانچہ علامہ حلی علیہ الرحمہ والرضوان نے کتاب الفین مین دو ہزار دلیلون سے زیادہ اثبات خلافت جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب ابطال خلافت خلفائے ثلاثہ پر قائم کی ہین وہ کتاب موجود ہے اور چھپ گئی ہے جسکو کچھ علم و فہم ہو وہ اوسکا مطالعہ کرے مین بندہ ضعیف و نحیف اس مختصر مین کہانتک لکھ سکتا ہون **قولہ** (۴) تمکین دین اسلام **اقول** ہم واعظ صاحب اور اونکے اتباع سے پوچھتے ہین کہ تمکین سے مراد تمکین کلی ہے یعنی تمام عالم مین یا جزئی یعنی بعض اقطار عالم مین اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو ہم کہینگے لعنۃ اللہ علی الکاذبین یہ خلفائے ثلثہ کے وقت مین کب ہوا تھا کہ تمام عالم شرک و کفر سے خالی ہو جاے یہ تو ہمارے امام دوازدہم قرۃ العین جناب سید المرسلین مہدی دین کے وقت مین ہوگا اور اگر شق ثانی کے قائل ہونگے تو ہم کہینگے کہ بعض اقطار عالم مین جناب رسول خدا کے عہد کرامت مہد مین تمکین دین اسلام ہو چکی تھی اور وعدہ الٰہی وفا ہو چکا تھا پھر تخصیص عہود ثلاثہ کیون ہے اگر کہینگے کہ انکے وقت مین اور زیادہ ہوئی تو ہم کہینگے کہ خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کے وقت مین اور زیادہ ہوئی پھر اونکو بھی اس آیت کے موعود لہم

مین داخل سمجھیے اگر کہینگے کہ جناب رسول خدا صلعم نے زمانہ خلافت اپنے بعد تیس برس تک محدود
کر دیا تھا جو حضرت امام حسنؑ کے زمانہ خلافت تک ختم ہو گیا لہذا ہم زمانہ مابعد کو زمانہ خلافت رسول
نہین سمجھتے تو ہم کہینگے کہ یہ حدیث سنیون کے یہان کی ہے ہمارے اوپر حجت نہین ہو سکتی و نیز
حدیث خلفاے اثنا عشر اسکی مبطل ہے چنانچہ تفصیل اسکی آگے آتی ہے اسکا جواب کچھ سنیونکے
بس نہین ہے اور سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ وہ خلفاے بنی امیہ و بنی عباس کو بھی اس آیت کا موعود لہم
سمجھین خصوصاً اون خلفا کو کہ جنکو حدیث خلفاے اثنا عشر کا موعود لہم سمجھتے ہین اور اگر چار و ناچار اسکے
قائل ہوے تو پھر اونکو اسلام کو سلام کرنا پڑیگا اور عداوت خاندان رسالت و محبت یزید پلید وغیرہ کو تسلیم
کر لینا ہوگا اور تفصیل اس اجمال کی صفحہ ۔ جمع الاوصاف کے جواب مین آتی ہے یہ تقریر بنا بر اصول مذہب
اہل سنت ہے ورنہ اہل حق کے نزدیک دین مرتضی یعنی پسندیدہ کہ جسپر لفظ آیت یعنی ارتضی دلالت
کرتی ہے وہ ہے کہ جو ہمارے جناب رسول خدا کے وقت مین تھا اور اوسکی تمکین بھی آپ کے زمانے
مین ہوئی اور بعد آپ کے دین مرتضی وہ ہے کہ جس مین خلافت بلافصل جناب علی مرتضی تسلیم کیجاے
بدلیل آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دیناً اس سبب سے کہ ارتضی مشتق ہے رضا سے اور اسکی تفصیل بحث خم غدیر مین آئیگی
پس اس دین مرتضی کی تمکین فی الجملہ بعد جناب رسول خدا عہد خلافت ظاہری جناب امیر مین ہوئی اور اتمام
و اکمال اس تمکین کا جناب صاحب الامرؑ کے وقت مین ہوگا زمانہ خلافت ثلاثہ اس سے خارج ہے جسطرح
کہ زمانہ خلافت بنی امیہ و بنی عباس خارج ہے **قولہ (۳)** تبدیل خوف بامن **اقول** جو حال کہ
تمکین کا ہے وہی امن کا بھی ہے کہ کلیۃ کفار سے امن نہوا اور جزئیہ یعنی بعض اقطار عالم مین جناب رسول خدا
کے وقت مین حاصل ہو چکا تھا اور دلیل زیادت منتقض ہے زیادتی زمانہ بنی امیہ و بنی عباس سے کما مر
اور حق یہ ہے کہ عہود ثلاثہ مین منافقین کا خوف جو کہ زمانہ جناب رسول خدا مین تھا وہ تو بے شک
امن سے بدل گیا لیکن اہلبیت طاہرین و مومنین خالصین کا معاملہ بالعکس ہو گیا یعنی جناب ختم المرسلین کے
وقت مین جو ان لوگون کو امن تھا وہ خوف سے بدل گیا و تفصیل مختصر اس اجمال کی قابل ملاحظہ ہے

اوّل حالات جناب فاطمہ بضعۂ رسول و حضرت علی مرتضیٰ زوج بتول با معان نظر دیکھنا چاہیے کہ شیخین کے
ہاتھ سے کسطرح کے مصائب عظیمہ مین مبتلا ہوئے اور انکا امن کیسا خوف سے مبدل ہوگیا اور مین تمام
عبارت کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ ایک نسخہ قلمی سے کہ جو میرے پاس موجود ہے نقل کرتا ہون

کیف کانت بیعۃ علی ابن ابی طالب وانّ ابابکر اخبر بقوم تخلفوا من بیعتہ عند علی فبعث الیہم عمر
بن الخطاب فجاء فناداہم وہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن
او لاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمۃ فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیاً فانہ زعم
انہ قال حلفت ان لا اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت
لا عہد لی بقوم حضروا اسوأ محضر منکم ترکتم جنازۃ رسول اللہ بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامرونا ولم
تردوا لنا حقا فاتی عمر ابابکر فقال لہ الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر یا قنفذ وہو مولی لہ اذہب
فادع علیاً قال فذہب قنفذ الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوک خلیفۃ رسول اللہ قال علی لسریع ما
کذبتم علی رسول اللہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابوبکر طویلاً فقال عمر الثانیۃ الا تقصم ہذا المتخلف
عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر لقنفذ عد الیہ فقل امیر المؤمنین یدعوک لتبایع فجاء قنفذ فادی ما امر بہ فرفع
علی صوتہ فقال سبحان اللہ لقد ادعی ما لیس لہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابوبکر طویلاً ثم قام عمر
فمشی ومعہ جماعۃ حتی اتوا باب فاطمۃ فدقوا الباب فلما سمعت اصواتہم نادت باعلی صوتہا باکیۃ یا
رسول اللہ ماذا لقینا بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافۃ فلما سمع القوم صوتہا وبکاءہا انصرفوا باکین
وکادت قلوبہم تتصدع واکبادہم تتفطر وبقی عمر معہ قوم فاخرجوا علیاً ومضوا بہ الی ابی بکر فقالوا لہ بایع
فقال ان لم افعل فمہ قالوا اذاً واللہ الذی لا الہ الا ہو نضرب عنقک قال اذاً تقتلون عبد اللہ واخا
رسولہ قال عمر اما عبد اللہ فنعم واما اخو رسولہ فلا وابوبکر ساکت لا یتکلم فقال لہ عمر الا تامر فیہ بامرک فقال لا اکرہہ علی شیٔ
ما کانت فاطمۃ الی جنبہ فلحق علی بقبر رسول اللہ یصیح ویبکی وینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی و
کادوا یقتلوننی یعنی او تحقیق ابوبکر کو خبر پہونچی اون لوگون کی جنہون نے اوسکی بیعت سے تخلف
کیا تھا کہ علی علیہ السلام کے پاس مین ہین بھیجا ابوبکر نے اونکی طرف عمر بن الخطاب کو پس آیا وہ اور

پکارا اونکو اور وہ لوگ حضرت علی کے گھر مین تھے پس ان لوگون نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس
عمر نے لکڑی منگوائی اور کہا کہ قسم ہے اوسکی کہ جان عمر کی جسکے ہاتھ مین ہے اگر تم لوگ نہ نکلوگے تو مین
اس گھر کو تمھارے اوپر جلا دونگا مع اون لوگون کے جو اوسمین ہین پس لوگون نے اوس سے کہا کہ اے
ابو حفص تحقیق اس گھر مین فاطمہ ہین پس عمر نے کہا کہ اگرچہ ہون پس وہ لوگ باہر نکلے اور بیعت کی سوا
حضرت علی کے اس سبب سے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ مین باہر نہ نکلونگا اور اپنے کپڑے کو اپنے کندھے
پر نہ ڈالونگا یہانتک کہ قرآن کو جمع کرلون پس کھڑی ہوئین حضرت فاطمہ اپنے دروازے پر اور
کہا کہ نہین عہد ہے واسطے میرے ساتھ ایسے لوگون کے کہ حاضر ہوے مین بہت برا حاضر ہونا تم نے
چھوڑ دیا تم نے لاش جناب رسول خدا کو ہمارے آگے اور فیصلہ کرلیا اپنے کام کا اپنے درمیان مین نہ تم نے
ہمکو بارات دی اور نہ تم نے ہمارے لیے کچھ حق تجویز کیا پس آیا عمر ابوبکر کے پاس اور اوس سے کہا کہ کیون
نہین گرفتار کرتا ہے تو اس نافرمانی کرنیوالے کو بیعت سے پس کہا ابوبکر نے اپنے قنفذ اور وہ اوسکا غلام
تھا کہ جا تو پس علی کو بلا لا راوی کہتا ہے کہ پس گیا قنفذ حضرت علی کے پاس پس اونھون نے کہا کہ تیری
کیا حاجت ہے کہا قنفذ نے تمھین خلیفہ رسول خدا بلاتے ہین کہا علی نے کہ کسقدر جلد جھوٹ باندھا
تم نے جناب رسول خدا پر پس پھر آیا قنفذ ابوبکر کے پاس اور حضرت علی کا پیغام اوس سے بیان کیا راوی
کہتا ہے کہ پس رویا ابوبکر دیر تک پس کہا عمر نے دوسری دفعہ کہ کیون نہین شامل کرلیتا ہے تو اس نافرمانی
کرنیوالے کو تجھسے ساتھ بیعت کے پس کہا ابوبکر نے قنفذ کو کہ پھر جا تو حضرت علی کے پاس اور کہہ کہ امیر
المومنین تجھکو بلاتا ہے کہ تو بیعت کرے پس آیا قنفذ اور ادا کیا اوس پیغام کو کہ جسکا ابوبکر نے اوسکو حکم دیا تھا پس
حضرت علی نے باواز بلند کہا کہ سبحان اللہ تحقیق دعوی کرتا ہے ابوبکر اوس چیز کا کہ جو اوسکے واسطے نہین ہے
پس پھر آیا قنفذ اور پہونچا دیا پیغام راوی کہتا ہے کہ پس رویا ابوبکر دیر تک پھر اوٹھا عمر پس چلا اور ہمراہ
اوسکے ایک جماعت تھی یہانتک کہ آئے وہ لوگ دروازے پر فاطمہ کے پس کھٹکھٹایا دروازے کو پس جبکہ سنا
فاطمہ نے اونکی آوازین نہایت زور سے پکار کر کہا در انحالیکہ وہ روتی تھین کہ اے رسول خدا کیا مصیبت ہوئی تھی
بعد آپ کے ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ سے پس جسوقت کہ سنی لوگون نے آواز اونکی اور رونا اونکا تو روئے

ہوئے چلی گئی اور قریب تھا کہ دل اونکے شق ہو جائیں اور کلیجے اونکے پھٹ جائیں اور باقی رہا عمر ایک گروہ
کے ساتھ پس نکالا اون لوگوں نے حضرت علی کو اور لائے اونکو ابوبکر کے پاس اور کہا اونسے کہ بیعت کرو پس کہنے
لگا کہ اگر میں نہ بیعت کرونگا تو کیا ہوگا اون لوگوں نے کہا کہ اسوقت قسم ہے ایسے اللہ کی کہ سوا اوسکے کوئی معبود
نہیں ہے کہ ہم تیری گردن اوڑا دینگے آپنے کہا کہ وسوقت قتل کروگے تم خدا کے بندے کو اور رسول کے بھائی کو
کہا عمر نے کہ تم خدا کے بندے تو ہو ولیکن رسول کے بھائی نہیں ہو اور ابوبکر چپ تھا کچھ بولتا نہیں تھا پس کہا اوس سے
عمر نے کیوں نہیں حکم کرتا تو اوسکے بارے میں ساتھ اپنے حکم کے پس کہا ابوبکر نے کہ نہیں مجبور کرونگا میں اوسکو
کسی بات پر جب تک کہ فاطمہ اوسکے پہلو میں ہے پس حضرت علی جناب رسولخدا کی قبر سے جا کر لپٹ گئے اور چلا چلا کر
ہو نے تھے اور روتے تھے اور پکارتے تھے یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی اے میری ماں کے
بیٹے تحقیق کہ قوم نے ضعیف کر دیا مجھکو اور قریب تھا کہ مار ڈالیں مجھکو انتہی کیوں اہل انصاف تبدیل خوف
اس کے یہی معنی ہیں کہ اہلبیت خصوصاً علی مرتضی و حضرت فاطمہ بضعۂ رسول کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ
کیا جاوے اور جنکی کتاب سے کہ میں نے اس عبارت کو نقل کیا ہے وہ ابن قتیبہ ہیں کہ جنکے باب میں ابن خلکان نے
کتاب وفیات الاعیان میں لکھا ہے **کتاب مذکور جلد اول صفحہ ۲۱۵ مطبوع مطبع میمنیہ مصر**
سنہ ۱۳۱۰ ہجری حرف العین (ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری وقیل المروزی النحوی
اللغوی صاحب کتاب المعارف وادب الکاتب) کان فاضلاً ثقۃ سکن بغداد وحدث بہا عن اسحق بن
راہویہ وابی اسحق ابراہیم بن سفیان بن سلیمان ابن ابی بکر بن عبدالرحمن بن زیاد ابن ابیہ الزیادی و
ابی حاتم سجستانی وتلک الطبقۃ وروی عنہ ابنہ احمد وابن درستویہ الفارسی وتصانیفہ کلہا مفیدۃ
الخ ترجمہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور بعضوں نے کہا ہے مروزی نحوی تھے
لغوی تھے صاحب تھے کتاب المعارف اور ادب الکاتب کے فاضل تھے ثقہ تھے بغداد میں رہتے تھے
اور وہاں حدیث کی روایت کرتے تھے اسحاق بن راہویہ سے اور ابو اسحاق ابراہیم بن سفیان بن
سلیمان بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن زیاد ابن ابیہ الزیادی سے اور ابو حاتم سجستانی سے اور اس طبقے کے
لوگوں سے اور روایت کرتا تھا ان سے ابن قتیبہ سے اونکا بیٹا احمد اور ابن درستویہ فارسی اور تصانیف ونکی

ابن قتیبہ کی کل مفید ہین و نیز اوسی کتاب کے اوسی صفحہ مین ہے (ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ بن المرزبان الفارسی الفسوی النحوی) کان عالما فاضلا اخذ فن الادب عن ابن قتیبۃ المقدم ذکرہ وعن المبرد وغیرھما ببغداد واخذ عنہ جماعۃ من الافاضل کالدارقطنی وغیرہ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی عالم تھا فاضل تھا حاصل کیا تھا فن ادب کو ابن قتیبہ سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور مبرد وغیرہما سے بغداد مین اور حاصل کیا ہی اوس ابن درستویہ سے ایک جماعت نے فاضلون مین سے مثل دارقطنی وغیرہ کے انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دارقطنی صاحب کہ جو سنیون کے عمدہ محدثین مین سے ہین ابن قتیبہ کے شاگرد کے شاگرد تھے و نیز علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال مین انکی توثیق اسطرح کی ہے کتاب مذکور مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنو کہ جسکے مہتمم شیخ بہادر مین اوسکی جلد ثانی صفحہ ۶۳ مین یہ عبارت علامہ ذہبی کی ہے عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ ابو محمد صاحب التصانیف صدوق قلیل الروایۃ روی عن اسحق بن راہویہ وجماعۃ قال الخطیب کان ثقۃ دینا فاضلا ترجمہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد صاحب تصانیف تھے سچے آدمی تھے قلیل الروایت تھے روایت کرتے تھے اسحاق بن راہویہ سے اور ایک جماعت سے خطیب نے کہا ہے کہ وہی ابن قتیبہ ثقہ تھے دیندار تھے فاضل تھے و نیز علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد البلوی نے کتاب محاضرات مین کہ جسکا نام اونھون نے کتاب الف با رکھا ہے انھین ابن قتیبہ سے روایتین نقل کی ہین چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع وہبیہ مصر جزء اول کے صفحہ ۱۴۰ سے ص ۱۴۱ تک بھی ایک روایت انھین ابن قتیبہ سے بابت خطبہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے لکھی ہے کہ جو آپ نے عمرو بن العاص اور معاویہ کے کہنے سے ارشاد فرمایا تھا و نیز کتاب تاریخ بغداد مین کہ جسکا مختار مختصر نام ہے یحیی بن عیسی بن جزلہ نے جلد اول مین لکھا ہے عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ ابو محمد الکاتب الدینوری کان فاضلا وھو صاحب التصانیف المشھورۃ والکتب المعروفۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد کاتب دینوری فاضل تھے اور وہ صاحب ہین تصانیف مشہورہ کے اور کتب معروفہ کے تنبیہ چونکہ یہ کتاب میرے پاس قلمی ہے لہذا صفحہ بیان نشان نہیں

مین لکھا و نیز نواب بھوپالی علامہ صدیق حسن خانصاحب نے کتاب اتحاف النبلاء
المکلل مین اسطرح لکھا ہے چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع صدیقی واقع
بھوپال سنہ ۱۲۹۹ ہجری کے ص ۲۵ مین یہ اونکی عبارت ہی ابو محمد عبد اللہ
بن مسلم بن قتیبہ الدینوری وقیل المروزی صاحب کتاب المعارف کان فاضلا ثقۃ سکن بغداد وحدث
بہا عن اسحق ابن راہویہ وابی حاتم السجستانی وتلک الطبقۃ وروی عنہ ابنہ احمد وابن درستویہ
تصانیفہ کلہا مفیدۃ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور بعضون نے کہا ہے کہ مروزی
صاحب کتاب معارف فاضل تھے ثقہ تھے بغداد مین رہتے تھے اور وہان حدیث کی روایت
کرتے تھے اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سیستانی اور اس گروہ کے لوگون سے اور روایت کی ہے اونسے
اونکے بیٹے احمد نے اور ابن درستویہ نے اور تصانیف ابو محمد ابن قتیبہ کی کل مفید ہین و نیز
کتاب اتحاف النبلاء مطبوع مطبع نظامی واقع کانپور کے ص ۲۷ مین انھین
نواب بھوپالی کی یہ عبارت ہے ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری وقیل المروزی النحوی
اللغوی صاحب کتاب المعارف وادب الکاتب فاضل ثقہ بود در بغداد سکونت داشت از اسحق ابن
راہویہ وابو حاتم سجستانی و زیادی و طبقۂ ایشان روایت حدیث کردہ و پسرش احمد و ابن درستویہ
الفارسی از وے روایت دارند تصانیفش ہمہ خوب و مفید ست و نیز مجلد حدیث منزلت
مطبوعہ مطبع نور لکھنو سنہ ۱۲۹۵ ہجری کہ جو مجلد ثانی ہے منہج ثانی کتاب ستطاب عبقات الانوار
کا اوسکے صفحہ ۴۲۰ سے ۴۴۰ تک صحت نسبت کتاب الامامۃ والسیاسۃ طرف ابو محمد عبد اللہ بن مسلم
بن قتیبہ دینوری کے علمائے اعلام وفضلائے کرام اہل سنت وجماعت کے کلام سے بسطرح لکھی ہوئی
ہی کہ کسی سنی کو مجال انکار باقی نہین ہے لہذا مین یہان اسقدر توثیق پر اکتفا کرتا ہون چونکہ یہ کتاب
الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ میرے پاس قلمی تھی لہذا مین نے اوسکی اور اوسکے مصنف کی اسقدر توثیق
بیان کر دی ہے تاکہ کسی سنی صاحب کو شک وشبہہ باقی نرہے اور ہمیشہ سے علمائے شیعہ کا یہی
دستور ہی کہ کتب معتبرہ اہلسنت سے اپنے مطلب پر استدلال کرتے ہین اور اگر کسی طرح کا محل شک ہو

تو کتاب منقول عنہا اور اوسکے مصنف کی توثیق کر دیتے ہیں نہ مثل واخفہ صاحب کے کہ سنی کی کتاب سے عبارت نقل کریں اور کہدیں کہ یہ شیعہ کی کتاب ہے چنانچہ اسکا بیان نیچے اپنے مقامات پر آئیگا اور کچھ اسی کتاب پر منحصر نہیں ہے بلکہ اور بہت سی کتابوں میں عمر کا جناب سیدہ کے گھر جلانیکا ارادہ کرنا اور آگ ہمراہ لیکے جانا لکھا ہوا ہے چنانچہ تاریخ طبری مطبوعہ بریل پریس لیڈن انگلستان کے جلد اول حصہ چہارم کے صفحہ ۱۱۸ میں یہ عبارت موجود ہے حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن مغیرۃ عن زیاد بن کلیب قال اتی عمر بن الخطاب منزل علیؑ وفیہ طلحۃ والزبیر ورجال من المہاجرین فقال واللہ لاحرقن علیکم او لتخرجن الی البیعۃ فخرج علیہ الزبیر مصلتاً بالسیف فعثر فسقط السیف من یدہ فوثبوا علیہ فاخذوہ **یعنی** روایت کی مجھسے ابن حمید نے اوسنے جریر سے اوسنے مغیرہ سے اوسنے زیاد بن کلیب سے کہ آیا عمر بن الخطاب گھر پر علیؑ کے اور اوس میں طلحہ و زبیر تھے اور لوگ مہاجرین میں سے تھے پس کہا عمر نے کہ واللہ میں تمہارے اوپر اس گھر کو جلا دونگا یا باہر نکلو بیعت کرنے کے لیے پس زبیر عمر کے مارنے کے لیے تلوار کھینچے ہوے باہر نکلا پس اوسنے ٹھوکر لی اور تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی پس لوگوں نے دوڑکر اوسکو پکڑ لیا **انتہی** اور ابن عبد ربہ اپنی کتاب العقد الفرید فصل سقیفہ بنی ساعدہ میں لکھتے ہیں الذین تخلفوا عن بیعۃ ابی بکر علیؑ والعباس والزبیر وسعد بن عبادۃ فاما علی والعباس والزبیر فقعدوا فی بیت فاطمۃ حتی بعث الیہم ابو بکر عمر بن الخطاب لیخرجہم من بیت فاطمۃ وقال لہ ان ابوا فقاتلہم فاقبل بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار فلقیتہ فاطمۃ فقالت یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم **یعنی** جو لوگ کہ باز رہے بیعت سے ابو بکر کے وہ علی اور عباس اور زبیر اور سعد بن عبادہ تھے لیکن علی اور عباس اور زبیر پس بیٹھے گھر میں حضرت فاطمہ کے یہانتک کہ ابو بکر نے عمر بن الخطاب کو اونکی طرف بھیجا کہ وہ لوگ فاطمہ علیہا السلام کے گھر سے باہر نکالے اور یہ بھی کہدیا کہ اگر باہر آنے سے انکار کریں تو اونسے مقاتلہ کر پس متوجہ ہوا عمر آگ لیکے اس بنا پر کہ اون لوگوں کے اوپر گھر کو جلا دے پس ملاقات کی حضرت فاطمہ نے اور کہا کہ ای بیٹے خطاب کے کیا تو اسواسطے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلا دے عمر نے کہا ہاں میں جلا دونگا **انتہی** اور عبد الحمید بن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ جلد اول جزو دوم ذیل شرح قول جناب امیر علیہ السلام من فقلت فاذا لیس لی معین الا اہل بیتی

ل تاریخ بریں الامام محمد بن عبد ربہ الاندلسی المالکی ۲۸ سنہ ۲ کتاب العقد الفرید مطبوعہ مطبع ذات مصر محمد افندی ۱۳۰۵ھ

بہت سی روایتین ابوبکر جوہری وغیرہ سے لکھی ہین مین بسبب طوالت کے فقط ایک روایت مختصر پر اکتفا کرتا ہون قال ابوبکر وقد روی فی روایۃ اخری ان سعد بن ابی وقاص کان معہم فی بیت فاطمۃ والمقداد بن الاسود ایضاً وانہم اجتمعوا علی ان یبایعوا علیاً فاتاہم عمر لیحرق علیہم البیت فخرج الیہ الزبیر بالسیف وخرجت فاطمۃ تبکی وتصیح الخ یعنی ابوبکر جوہری نے کہا کہ دوسری روایت مین اسطرح مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود بھی اون لوگون کے ساتھ حضرت فاطمہ کے گھر مین تھے اور وہ مجتمع ہوے تھے اس بات پر کہ بیعت کرین علی سے پس آیا اونکے پاس عمر تاکہ جلادے اون لوگون کے اوپر گھر کو پس نکلا اوسکی طرف زبیر ساتھ تلوار کے اور نکلین جناب فاطمہ درانحالیکہ روتی تھین اور چلاتی تھین

ونیز کتاب المختصر فی اخبار البشر یعنی تاریخ اسمٰعیل ابی الفداء جلد ثانی مطبوع لنڈن کے ص ۴ سے ص ۶ تک یہ عبارت ہے وبادر الی سقیفۃ بنی ساعدہ فبایع عمر ابابکر وانثال الناس یبایعونہ فی العشر الاوسط من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ خلا جماعۃ من بنی ہاشم والزبیر وعتبۃ بن ابی لہب وخالد بن سعید بن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسی وابی ذر وعمار بن یاسر والبراء بن عازب وابی بن کعب مالوا مع علی بن ابیطالب وقال فی ذلک عتبۃ بن ابی لہب ٭ ماکنت احسب ان الامر منصرف ٭ عن ہاشم ثم منہم عن ابی حسن ٭ عن اول الناس ایماناً وسابقۃ ٭ واعلم الناس بالقرآن والسنن ٭ واخر الناس عہداً بالنبی ومن ٭ جبریل عون لہ فی الغسل والکفن ٭ من فیہ ما فیہم لایمترون بہ ٭ ولیس فی القوم ما فیہ من الحسن ٭ وکذلک تخلف عن بیعۃ ابی بکر ابوسفیان من بنی امیۃ ثم ان ابابکر بعث عمر بن الخطاب الی علی ومن معہ لیخرجہم من بیت فاطمۃ رضی اللہ عنہا وقال ان ابوا علیک فقاتلہم فاقبل عمر بشیٔ من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ وقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ فخرج علی حتی اتی ابابکر فبایعہ کذا نقلہ القاضی جمال الدین ابن واصل واسندہ الی ابن عبد ربہ المغربی وروی الزہری عن عائشۃ قالت لم یبایع علی ابابکر حتی ماتت فاطمۃ وذلک بعد ستۃ اشہر لموت ابیہا ترجمہ دوڑ گئے لوگ سقیفہ بنی ساعدہ مین پس بیعت کی عمر نے ابوبکر کی اور ازدحام کیا

لہ شرح نہج البلاغہ ابوحامد عبد الحمید بن ابی الحدید المعتزلی مطبوعہ طہران ص ۹۷

لوگون نے کہ بیعت کرتے تھے سب اوس سے ابوبکر کی بیچ عشرۂ اوسط کے ربیع الاول سے سنہ ۱۱ ہجری مین سوا ایک جماعت کے کہ وہ بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن عاص اور مقداد بن عمرو سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء ابن عازب اور ابی بن کعب تھے مائل ہوے یہ لوگ ساتھ علی بن ابیطالب کے اور کہا اسی باب مین عتبہ بن ابی لہب نے ترجمہ اشعار نہین گمان کرتا تھا مین کہ تحقیق امر خلافت منصرف ہوجائیگا بنی ہاشم سے بعد اوسکے اونمین سے ابوالحسن سے وہ ایسے ہین کہ جو اول ہین سب آدمیون کے ایمان مین اور سابق ہین اونکے اور سب آدمیونسے زیادہ جاننے والے ہین قرآن کے اور سنتون کے اور آخر ہین سب آدمیونسے از روے عہد کے ساتھ نبی صلعم کے اور وہ شخص ہین کہ جبرئیل مددگار تھے اونکے غسل مین اور کفن مین جناب رسولخدا کے وہ شخص ہین کہ اونمین وہ سب فضائل ہین کہ جو اون لوگون مین ہین وہ لوگ اوسمین کچھ شک نہین کرسکتے اور نہین ہین قوم مین وہ خوبیان کہ جو اونمین ہین اور اسی طرح باز رہا بیعت ابوبکر سے ابوسفیان بنی امیہ مین سے بعد اوسکے تحقیق ابوبکر نے بھیجا عمر بن الخطاب کو طرف علی کے اور اون لوگونکے کہ جو آپ کے ساتھ تھے تاکہ باہر نکالے اون لوگون کو گھر سے فاطمہ علیہا السلام کی اور کہدیا کہ اگر وہ لوگ اوس سے انکار کرین تو اونسے مقاتلہ کر پس آیا عمر کچھ آگ لیکر کہ اون لوگونپر گھر کو جلادے پس ملاقات کی اوس سے فاطمہ علیہا السلام نے اور کہا کہ کہان آیا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کیا اسواسطے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلادے کہا عمر نے کہ ہان یا داخل ہو تم لوگ اوس چیز مین کہ داخل ہوئی ہے اوسمین امت (یعنی ابوبکر کی بیعت کرو) پس باہر نکلے علی یہانتک کہ آئے ابوبکر کے پاس اور بیعت کی اونسے اسطرح نقل کی ہے قاضی جمال الدین بن واصل نے اور اسناد کی ہے اسکی طرف ابن عبدربہ المغربی کی اور روایت کی ہے زہری نے عائشہ سے کہ اونسے کہا کہ نہین بیعت کی علی نے ابوبکر کی یہانتک کہ انتقال کیا فاطمہ نے اور یہ بعد چھ مہینے کے تھا اونکے والد ماجد کے انتقال فرمانے سے انتہی اور اسطرح کی بہت سی روایتین کتب معتبرۂ اہل سنت مین موجود ہین مین نے بخوف طوالت اسقدر اکتفا کی جسکا تفصیل کے دیکھنے کو جی چاہے وہ کتاب تشئید المطاعن علامہ سید محمد قلی جناب شراہ کیطرف

رجوع کرے کہ اونھون نے سنیونکی بہت سی کتب معتبرہ سے ان روایات کو نقل کیا ہے اور راویونکے
مصنفین و رواۃ کی اسطرح اقوال دیگر علماے اعلام اہل سنت سے توثیق کردی ہے کہ کسی ہٹی کو
مجال انکار کی باقی نہین رہسکتی وغیرہ حکایت اسقدر کتب اہل سنت مین مشہور ہے کہ شاہ عبدالعزیز
صاحب تحفہ اثنا عشریہ بھی سکا انکار نہین کرسکے اور چونکہ اونکی باتین بنانے کی عادت ہی بہذا اسمین بھی
بات بناکے رہگئے ورنہ ایسی بات کہان بن سکتی ہے چنانچہ صفحہ ۴۶۴ و ۴۶۵ کتاب مذکور
مطبوع مطبع نولکشور مین وجہ تخویف وتہدید اسطرح فرماتے ہین کہ وجہش آنست کہ این تخویف
وتہدید کساے را بود کہ خانہ حضرت زہرا را ملجا وپناہ خود ساختہ خیانت دبستہ وبحکم حرم مکہ معظمہ دادہ
راہی جمع میشدند. وفتنہ وفساد منظور میداشتند وبرہم زدن خلافت خلیفہ اول کمبکا شہا وشورہاے
فساد انگیز وقصہ می کردند حضرت زہرا ہم ازین نشست وبرخاست مکدر وناخوش بود لکن بسبب کمال
حسن خلق بآنہا بے پردہ نمیفرمود کہ درخانہ من نیایدہ باشند عمر بن الخطاب چون دید کہ حال این مستورات
تجاہلت را تہدید نمود کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت انتہی شاہ صاحب تو دنیا سے کوچ کرگئے
اب ہم اونکے مریدون سے پوچھتے ہین کہ جن کو آپ کے پیر جی نے مفسد وفتنہ انگیز قرار دیا ہے وہ کون
لوگ تھے اونکے والد شاہ ولی اللہ صاحب تو لکھتے ہین کہ زبیر وبنی ہاشم تھے چنانچہ مقصد دوم
کتاب ازالۃ الخفا مطبوع بریلی مطبع صدیقی کے صفحہ ۲۹ مین یہ قول اونکا موجود ہے
کہ در ہمین ایام مشکلے دیگر کہ فوق جمیع مشکلات توان شمرد پیش آمد وآن این بود کہ زبیر وجمعے از بنی ہاشم
درخانۂ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا جمع شدہ درباب نقض خلافت مشورہا بکار می بردند حضرت
شیخین آنرا بہ تدبیر یکہ بایستے برہم زدند انتہی موضع الحاجۃ اور آگے وہی تدبیر کہ جلا دینے کی
لکھی ہے ہمنے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی اگر آپ لوگ اونکے باپ کی ونیز دیگر علما کی کہ جنکی
ہمنے عبارتین نقل کی ہین تکذیب کیجئے تو پھر فرمایئے کہ اور کون لوگ تھے کیا کہین سے تھا یا جنکا تعین
آپ جناب سیدہ کے بیت الشرف مین جمع ہوتے تھے پھر جب زبیر کہ سنیونکے عشرہ مبشرہ مین شامل ہین اور
جناب امیر وحضرت عباس وغیرہ دیگر بنی ہاشم اور خالد بن سعید بن عاص اور مقداد اور سلمان فارسی وغیرہ بود

اور عمار بن یاسر اور برا بن عازب اور ابی بن کعب وغیرہم مفسد و فتنہ انگیز قرار پاوینگے تو اس امت مین مصلح کون باقی رہیگا یہی آپ کے شیخین اور اونکے اتباع سبحان اللہ اور پھر تقریر شاہ صاحب یہ نہ سمجھے کہ اجماع تو تشریف لیگیا جب ثابت ہوگیا کہ تمامی خاندان رسالت و خواص اصحاب نے خلیفہ اول کی خلافت کو تسلیم نہین کیا تھا اور اوسکے برہم ہونے کی تدبیرین کرتے تھے تو پھر اجماع امت کیونکر منعقد ہوا کیا ان لوگون کا اتنا بھی مرتبہ نہین ہے کہ امت رسول مین داخل سمجھے جاوین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت زہرا ہم از نشست و برخاست تکدر و ناخوش بود اسکا ثبوت تو کچھ لکھا نہین پھر شیعہ فقط اونکے قول کو کیونکر تسلیم کرلینگے کیا اگر کوئی علماے شیعہ مین سے یہ کہدے کہ حضرت ثلثہ مجمع مین تو نماز پڑھتے تھے اور اپنے گھرون مین جاکر تنہائی مین بت پوجا کرتے تھے تو کوئی سنی صاحب سکو مان لینگے اپنے دل سے ایک بات بناکر کہدینا اور شیعون کے مقابلے مین بغیر کسی دلیل کے پیش کرنا سنیون ہی کا کام ہے آخر بیچارے کیا کرین کسی بات کا جواب تو بن نہین پڑتا جو منھ مین آتا ہے وہ کہنے لگتے ہین اس سبب سے کہ مذہب آبائی کا چھوڑنا بہت مشکل ہے اور ہمنے تو عبارتین کتب معتبرہ اہل سنت سے نقل کی ہین اون سے یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا خود جناب سیدہ سے تھا اور جب آپ نے فرمایا کہ اے ابن الخطاب کیا تو میرے گھر کو جلا دیگا تو حضرت عمر نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ ہان جلا دونگا پھر بے التیامی وبد واہی کی گنجایش کہان رہی اور ہم تو سنیونکی کتب معتبرہ سے یہ بھی ثابت کرچکے ہین کہ جناب امیر خود اس مشورے مین شریک نتھے پھر کیا حضرت زہرا آپکی نشست و برخاست سے بھی تکدر و ناخوش تھین سبحانک ہذا بہتان عظیم اسکے بعد شاہ صاحب نے اور بہت سی مہمل باتین لکھی ہین کوئی عاقل و منصف اور مسلم و دیندار اونکی طرف عندنا نہین کرسکتا جو کہ اونکی نقل اور رد و قدح مین تطویل بلا طائل تھی لہذا مین نے اسیقدر پر اکتفا کی ہے اور شاہ صاحب کی زبان حال سے اس مصرعہ کو پڑھتا ہون ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا علاوہ اسکے کتاب تشئید المطاعن اسی باب مطاعن کے جواب مین کہ باب دہم تحفہ اثنا عشریہ ہے مطبع مجمع البحرین لودھیانہ مین مطبوع ہوکر مشتہر ہوچکی ہے شاہ صاحب نے اس طعن کو طعن دوم حضرت عمر

بنجب شیعہ اثنا عشریہ قرار دیا ہو وہ اوسمین جو گفتگو ہے وہ نہی کی ہے اوسکا جواب کتاب مذکور مین حسب شہرت
ضبط و تحقیق و تدقیق کے ساتھ علامہ صاحب موصوف نے لکھا ہے وہ قابل ملاحظہ اہل انصاف حق پسند کے ہے
مینے اسقدر تحریر کافی سمجھ کر اوس کتاب کیطرف رجوع کرے اور اگر اوسکے فہم کی لیاقت نہو تو مین ایک
بات اور بتاتا ہون کہ ایک بزرگ نے اسی طعن کا ترجمہ کتاب مذکور سے اردو زبان مین لکھا ہے اور اوسکا
نام البنات الخاصمہ تقاصد احراق بیت فاطمہ رکھا ہے کل اس رسالہ کے ۹۶ صفحے ہین اور وہ مطبع
اثنا عشری لکھنؤ محلہ نخاس مین چھپکر مشتہر ہو چکا ہے اوسکو منگا کر ملاحظہ کرے ومن لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر و نیز جناب
سیدہ سے فدک کا غصب کر لینا اور خمس کا چھین لینا ظہر من الشمس ہے اور یون شاہ صاحب کیطرح باتین
بنانے کی تو اور بات ہے اور یہ بحث انشاء اللہ العزیز اسی کتاب کے باب ششم کے جواب مین آئیگا اس سے
معلوم ہوا کہ ان خلفاے ثلثہ کے وقت مین معاش کیطرف سے بھی اہلبیت کو اطمینان باقی نرہا تھا و نیز اصحاب
خاص جناب رسولخدا و محبان اہلبیت مصطفے کے ساتھ جو کچھ کہ ان خلفاے ثلثہ نے کیا اوسکی تفصیل کہانتک بیان
ہو سکتی ہے چنانچہ حضرت عمار یاسر کو خلیفہ ثالث نے اسقدر مارا کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑے اور بہت دیر تک اونکو
افاقہ نہوا یہانتک کہ نماز بھی قضا ہو گئی اور اوس ضرب کا اثر یہ باقی رہا کہ اونکو فتق کا عارضہ پیدا ہو گیا
اور حضرت ابوذر غفاری کو معاویہ کی خاطر سے شام سے مدینہ منورہ مین بلوایا اور یہان سے بذلت و خواری
تمام ربذہ مین نکلوا دیا اور وہان وہ مومن کامل نے فقر و فاقے مین انتقال فرمایا یہ سب باتین سنیون کی
کتابون مین لکھی ہوئی ہین لیکن چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا مین انکی تفصیل نہین لکھتا ہون ورنہ ظاہر ہے کہ جو مظالم
ظلم و تعدی اہلبیت رسالت کے ساتھ کیے گئے اونمین سے بعض کی تفصیل تو مین بیان کر چکا ہون اور بعض کی
تفصیل آیندہ آتی ہے جب اوسی کے دیکھنے سے کسیکو عبرت نہوگی تو ان بیچارے سنیون کے حال کیطرف بھلا
پھر کون توجہ کریگا کیون منصف یہی معنی مین تبدیل خوف امن سے کہ جو وافظ شاہ صاحب نے لکھا ہے بجمیع انصاف سے
جواب دو کہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین خاندان رسالت اور اونکے دوستان خاص کے لیے تبدیل امن بخوف
ہوئی یا نہین **قولہ** (۴) عبادت کرنا خلفا کا باخلاص و خشوع یعنی بلا شرکت **اقول** یہ تو ہم بھی
کہتے ہین کہ خلفاے ثلثہ نے جب سے بت پرستی چھوڑی پھر ظاہر مین کبھی نہین کی لیکن معلوم نہین کہ وافظ صاحب نے

فقط عدم شرک سے اخلاص وخشوع کیونکر نکالا یون تو خلفاے بنی امیہ مثل یزید و ولید وغیرہ کے بھی ظاہر بت
شرک نہین کرتے تھے اور بت نہین پوجتے تھے پھر اونکے اخلاص وخشوع کے بھی قائل ہوجائین' دوسرے ظاہر ہے
کہ اخلاص وخشوع بغیر ایمان ویقین کامل کے حاصل نہین ہوسکتا اور آپ کے خلفاے ثلثہ کو جب جناب
رسول خدا کے زمانہ مین یقین کامل نہ تھا تو بعد حضرت کے اونکے تکمیل کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ثبوت
مختصر اسکا یہ ہے کہ شاہ عبد الحق صاحب دہلوی باب صلح حدیبیہ مین فرماتے مین اور مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع
نولکشور جلد دوم کے ص ۲۴۷ مین یہ اونکی عبارت ہے نقل ست از عمر بن الخطاب کہ گفت درآمد دران روز در
دل من امر عظیم و مراجعت کردم با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم و رفتم نزد رسول و گفتم کہ
آیا تو پیغمبر حق نیستی فرمود بلے ہستم گفتم نہ ما بر حقیم و مخالفان ما بر باطل گفت بلے گفتم پس چرا ما این ذلت و
حقارت کشیم و باین طور صلح نمودہ باز گردیم آنحضرت فرمود اے پسر خطاب بدرستیکہ من فرستادہ خدا ایم
و بیفرمانی وے نمی کنم و وے ناصر و معین من ست و مرا ضائع نخواہد گذاشت و ازینجا معلوم شد کہ این صلح بوحی
واقع شدہ نہ برائے و اجتہاد عمر گفت رضی اللہ عنہ گفتم یا رسول اللہ نہ تو ما را وعدہ کردی کہ زود باشد کہ بمکہ رویم
وطواف خانہ کعبہ بجا آریم فرمود آرے کردم ولیکن نگفتم کہ امسال این کار خواہد شد تو بزیارت کعبہ خواہی رسید
وطواف خواہی کرد انتہی ونیز معارج النبوۃ ملا معین مطبوعہ مطبع نولکشور کے رکن چہارم کے صفحہ ۱۹۱
مین یہ عبارت ہے علماے فن سیر چنین آوردہ اند کہ روز صلح حدیبیہ یاران بغایت اندوہناک و محزون
گشتند و مقصود ایشان آن بود کہ ہم دران سال نتیجہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر گردد و فتح مکہ
میسر شود و مسلمان بشاد کام بمسجد حرام درآیند و بشرائط زیارت کعبہ قیام نمایند و گویند در خاطر بعضے از
اہل اسلام شبہہ ہا درآمد کہ مناسب عقیدہ ایشان نبود نقل ست کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نزد حضرت
رسالت آمدہ گفت نہ تو پیغمبر بر حقی فرمود بلے عمر گفت نہ ما بر حقیم و دشمنان بر باطل فرمود کہ بلے گفت کہ بسبب
چہ این ہمہ خست و حقارت و منقصت و مذلت قبول میکنیم و صلح بر ین نہج نمودہ مراجعت می نمائیم فرمود من رسول
خدا ایم و نافرمانی او نمیکنم و او ناصر و معین من ست انتہی اور کچھ انھین دونون کتابون پر موقوف نہین ہے
اکثر کتب اہل سنت مین یہ شک وشبہہ حضرت عمر کا مندرج ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح کا شک ایمان و

یقین کامل کے ساتھ جمع نہین ہو سکتا و نیز اسی کتاب معارج النبوۃ کے ص ۱۹۲ مین ہے کہ روایت ہست کہ دران
زمان کہ فاروق از حضرت این سوال بکرد کہ نہ تو وعدہ کردی کہ خواہد بود حضرت جواب داد کرا رے کہ
جاے مرقوم کلام بیان گشت بعد ازان روے بعمر آورد و گفت کہ شما را فراموش شد کہ در روز احد راہ گریز
پیش گرفتہ بودید و من شما را میخواندم و ہیچ یک از شما را بمن مجال التفات نبود انتہی اس عبارت مین [illegible]
صاحب نے جس خوبی کے ساتھ ان لوگونکا احد سے بھاگنا ثابت کیا ہے وہ قابل ملاحظہ ہے کہ مخبر صادق صلعم
کی زبانی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جہاد سے وہی شخص بھاگیگا کہ جس کا دین و یقین کامل نہ ہوگا اب بمقام ایک
لطیفہ سمجھے اور یاد آیا کہ شاہ صاحب حضرت عثمان کے بھاگنے کے بارے مین کیا عذر معقول لکھتے ہین تحفہ
ص ۱۰۵ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع لکھنو جواب آنکہ چون گریختن روز احد از عثمان و از جمیع صحابہ
غیر پیغمبر بس بوقوع آمدہ تنہا بر عثمان جاے طعن نیست انتہی عذر گناہ بدتر از گناہ اسیکو کہتے ہین کہ
شاہ صاحب نے سوا تیس آدمیون کے عثمان کے ساتھ کل صحابہ کا بھاگنا ثابت کر دیا اور یہ شاہ
صاحب کا فرمانا کہ تنہا بر عثمان جاے طعن نیست ناشی ہے اونکی کمال نافہمی سے ہم فقط حضرت
عثمان پر کب طعن کرتے ہین ہمارے نزدیک تو سب ہی بھاگنے والے مطعون ہین البتہ اسقدر ہے
کہ اون بھاگنے والون مین سے جن لوگون نے کہ دعوی امامت نہین کیا اون سے ہمکو کچھ زیادہ
تعرض نہین ہے کہ حق سبحانہ وتعالی غفور رحیم ہے اور صحابہ معصوم نہین ہین لیکن جو لوگ کہ مدعی
امامت وخلافت ہوے اونکو ہم البتہ نہایت تعجب کی نظر سے دیکھتے ہین کہ اقوال وافعال اور حرکات
وسکنات تو اون لوگون کے یہ کہ صلح کے وقت نبوت مین شک کرین اور لڑائی کے وقت
رسول خدا کو ہجوم کفار مین تنہا چھوڑ کر بھاگ جائین اور پھر وہی لوگ قابل خلافت ونیابت
رسول تسلیم کیے جائین اور اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب برادر رسول زوج بتول کرار غیر
فرار قاتل کفار پر ترجیح دیے جائین ان ہذا لشیء عجاب مگر دیکھیے شاہ صاحب پھر اس باب مین کیا
خوب ارشاد فرماتے ہین تحفہ صفحہ ۲۱۰ و اول ۲۰ہ مین نیز دال سنت بعد وقوع فرار کہ ہمانقش
ارتکاب کبیرہ است و بتوبہ محو شد لیاقت امامتش جاے نرفتہ انتہی تکلف حضرت ابو بکر [illegible]

جواب یہ ہین کہ جسپر بقول مخبر صادق لعن خدا وارد ہوئی ہو یہی شاہ صاحب فرما چکے ہین کہ وہ گناہ صغیرہ
تھا جیسا کہ مین سابق مین لکھ چکا ہون اور یہان احد سے بھاگنے کو گناہ کبیرہ قرار دیکے یہ فرماتے ہین ہم کہتے
ہین کہ سبحان اللہ سنیون کے امام کی بھی عجیب لیاقت ہو کہ نہ اوسکو صغیرہ ضرر پہونچا سکتا ہی نہ کبیرہ ۔ع

این امامت با وجود این صفات ٭ ہست دائم برقرار و بر ثبات ٭ بر سرش داخل نگردد ولی و بیس ٭ زین
امامت ہست کہ بود تلبیس ٭ می نیابد اختلال از ہیچ چیز ٭ چون وضوء مکرِ بی تمیز ٭ بود در شہرے حرے
بیوہ زنے ٭ کرد زندے حیلہ سازے پرفنے ٭ نام او بی بی تمیزہ خاندے ٭ در نمازش بود رغبت بیشمار ٭ با وضوے
ہیچ خفتن بیگذاردے ٭ نامرادان را وے وادے مراد ٭ در ہمہ سازی او باسش بود ٭
دامنش آلودہ بسش درگرد بود ٭ گفت با او زندے کای نیک زن ٭ حیرتے دارم در
کار تو من ٭ زین جنابتہاے پی در پے کہ ہست ٭ ہیچ نامد در وضوے تو شکست ٭ نیت و آداب این محکم وضو ٭
یکبارہ ز روے کرم با من بگو ٭ این وضو از ننگ رو قائم ترست ٭ این وضو بو سد اسکندرست ٭ اب

اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ خلفاے ثلاثہ کی امامت بی بی تمیز کی وضو سے کیا کم مستحکم ہے کہ کسی صغیرہ و کبیرہ سے
اسکی قابلیت مین رخنہ نہین پیدا ہوتا اور قرہ بران یہ سب سے بڑا استحکام ہے کہ آیہ کریمہ لاینال عہدی الظالمین سے
بھی نہین ٹوٹتی قولہ اور یہ چار امور چار خلفا کی خلافت مین وعدہ کے موافق ظاہر ہوے چنانچہ تفسیر کبیر
جلد ۵ کے صفحہ ۳۹۴ مین لکھا ہو ان المراد بہذا الوعد ہولاء الائمۃ الاربعۃ لان استخلاف غیرہ لایکون الا بعدہ
ومعلوم انہ لانبی بعدہ لانہ خاتم الانبیاء فاذن المراد بہذا الاستخلاف طریقۃ الامامۃ ومعلوم ان بعد الرسول علیہ
السلام الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم لان فی ایامہم کانت
الفتوح العظیمۃ وحصلت التمکین وظہور الدین فثبت بہذا دلالۃ علی صحۃ خلافۃ ہولاء الاربعۃ وبطل قول الرافضۃ
الطاعنین علی الثلاثۃ وبطل قول الخوارج الطاعنین علی علی رضوان اللہ علیہم اجمعین انتہی ملخصا من عینہ
یعنی اس وعدے سے مراد رسول خدا کے بعد یہی چار خلیفہ ہین اسلیے کہ خلیفہ بنانا غیر کو نہین ہوتا مگر بعد ان حضرت کے
اور معلوم ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہین کیونکہ وہ خاتم الانبیا ہین پس اس استخلاف سے مراد امامت کا
طریقہ ہے اور معلومات مین سے ہے کہ رسول خدا کے بعد خلافت موصوفہ ابابکر عمر عثمان علی کے ایام مین تھا در

ہونا پس حقیقت سے پایۂ ثبوت کو پہونچی دلالت صریحہ اوپر خلافت خلفاے اربعہ کے او باطل ہوا وقف
شاعین کا قول خلفاے ثلثہ پر اور باطل ہوا قول خوارج ناعین کا حضرت علی پر **اقول** نہ خلفاے ثلاثہ کی
خلافت صحیحہ حقہ تھی نہ اونکے زمانے مین تمکین دین مرتضی ہوئی نہ مومنین کاملین کے لیے تبدیل خوف با من ہوا نہ اونکی
عبودت مین خلوص وخشوع ثابت ہوا چنانچہ ہم ان سب باتونکا بیان کر چکے ہین اور اس امر کو بھی دلیل چہارم ابطال
خلافت مین ثابت کر چکے ہین کہ محققین علما ومفسرین اہل سنت جناب امیر کو اس آیت کے موعود لہم مین داخل نہین سمجھے
پس واعظ صاحب کو بنا بر اونکے مذہب کے چار خلفا نہ کہنا چاہیے تھا بلکہ تین ہی خلیفہ ہین کا ذکر کرنا چاہیے تھا او
یہان واعظ صاحب نے بنا بر اپنی سفاہت مستمرہ کے تفسیر کبیر کی وہ عبارت نقل کی ہے کہ جو اونکے دعوی سے
بالکل خلاف ہے مگر اوسمین تحریف کر کے اپنے مطلب کے موافق کر لی ہے لیکن اتنا نہ سمجھے کہ جب کوئی شیعہ اس تفسیر کو دیکھیگا
ذہنی تحریف کیونکر نہ اوسپر ثابت ہوگی اور کیونکر میری غلطی نہ کھل جائیگی اور اسکا ذکر بھی ہم دلیل چہارم مین کر چکے ہین
اب بھی اوسکی تفصیل بیان کرتے ہین آپنے تفسیر کبیر مین فقط ہولا بد او سمین الاعظم حسب الائمۃ الاربعۃ بڑھایا ہے
اور بعد اوسکے فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان ہے واعظ صاحب نے علی اوسکے بعد اپنی طرف سے بڑھایا ہے اور ایک
عجیب بات کی ہے کہ فخر رازی کی عبارت کا یہ فقرہ تو نقل کیا ہے کہ لان فی ایامہم کانت الفتوح العظیمۃ وحصلت التمکین و
ظہور الدین مگر اسکا ترجمہ نہین لکھا اور اسکے معنی یہ ہین کہ اس سبب سے کہ اونکے ایام خلافت مین فتوح عظیمہ ہوئین
اور حاصل ہوئی تمکین اور حاصل ہوا ظہور دین کا **انتہی** اور ظہور الدین کے بعد والامن ولم یحصل ذلک فی
ایام علی رضی اللہ عنہ لانہ لم یتفرغ لجہاد الکفار لاشتغالہ بمحاربۃ من خالفہ من اہل الصلوۃ حذف کردیا ہے اور ترجمہ
اسکا یہ ہے کہ اور امن اور نہین حاصل ہوا یہ (یعنی تمکین وظہور دین وامن) ایام علی مین اس سبب سے کہ
نہ فارغ ہوے وہ واسطے جہاد کفار کی بسبب مشغول ہونے اپنے کے ساتھ محاربہ اون لوگون کے کہ خلاف
کیا تھا اونھون نے آپسے اہل صلوۃ مین سے **انتہی** یہ عبارت صریحاً اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فخر
رازی کے نزدیک حضرت علیؑ اس آیت کے موعود لہم مین داخل نہین ہین اور اخیر مین جو ہولا ہے اوسمین
واعظ صاحب نے الاربعۃ پھر بڑھایا ہے بعد اوسکے فخر رازی کی عبارت کا ایک اخیر ٹکڑا لیا ہے اور اوسمین سے
فہذا الخوارج الطاعنین علے عثمان وعلی وسمین سے لفظ عثمان حذف کردی ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ

خوارج فقط حضرت علی پر طعن کرتے ہین عثمان پر نہین کرتے اور پوری عبارت فخر رازی کی کہ جسمین اس شخص نے
تحریف و تبدیل کی ہے ص ۲۰۰ و ص ۲۰۹ تفسیر کبیر جلد سادس مطبوعہ باطنیہ مصر مین ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے
اور یہ بھی عجب بات ہے کہ واعظ صاحب نے اس کتاب کے ص ۲۴۴ کا حوالہ دیا ہے معلوم نہین ہے کہ یہ کیا بات ہے اونکے
پاس اور کوئی نسخہ اس کتاب کا ہے کہ جسکے صفحہ ۲۴۴ مین یہ عبارت ہو یا یہ بھی اونکا مغالطہ ہے اب اہل انصاف واعظ
صاحب کی تحریف کو ملاحظہ فرمائین اور انھون نے جو لکھا ہے کہ مخصماً من عینہ انصاف کرین کہ تخمیس کا یہی طریقہ
ہے کہ اپنے مطلب کی عبارت تو لکھین اور جو خلاف مطلب ہو اوسکو حذف کر دین اور اپنے مطلب کے موافق
الفاظ بھی اپنی طرف سے زیادہ کرین اہل بصیرت کو بامعان نظر دیکھنا چاہیے کہ یہ حضرات سنیہ اسقدر عاجز ہین
کہ شیعونکی کتابون سے اپنا مطلب ثابت کرنا تو اونکو کہان میسر ہو سکتا ہے اپنی کتابون سے بھی جو عبارت
نقل کرتے ہین اوسمین بھی اس طرح تحریف و تبدیل و تغیر کرتے ہین کہ موافق اپنے مطلب کے ہو جاوے مین کہتا ہون
کہ اون لوگون کے عجز کا جب یہی حال ہے تو پھر میدان مناظرہ مین اونکو پاؤن رکھنے سے کیا فائدہ لیکن ہان یہ
بات البتہ ہے کہ اگر میدان مین آکے فرار اختیار نکرین تو پھر اونکے اسلاف کی تقلید کیونکر پوری ہو اور جو یہ فخر رازی کا
قول ہے کہ لان استخلاف غیرہ لا یکون الا بعدہ اسکی رد ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ یہان استخلاف سے مراد خلافت
مصطلحہ نہین ہے اب یہان اوس تقریر کے اعادہ کی کچھ ضرورت نہین **قولہ** پس ظاہر ہے کہ اگر ان خلفا پر ظلم و فسق
کا طعن لگایا جاوے تو معاذ اللہ باری تعالی کی نسبت جہل لازم آتا ہے **اقول** اصل یہ ہے کہ سنیونکو
خدا و رسول سے عداوت ہے اور وجہ عداوت کی یہ ہے کہ وہ اپنے دلمین اس بات سے جلتے ہین کہ خدا
و رسول نے شیوخ ثلاثہ کو کیون نہ امام و خلیفہ مقرر فرمایا کہ خواہ مخواہ اونکو بعد رسول خدا غصب خلافت کرنا پڑا
اور تمام خلق مین مطعون ہوئے لہذا وہ اپنے جلے دلکے پھپھولے پھوڑتے ہین کہ کوئی پردہ رکھ کے کبھی رسول
پر طعن کرنے لگتے ہین کبھی خدا پر اور اگر یہ بات نہین ہے تو پھر کیا باعث ہے کہ خود ہی تو اس بات کے قائل ہون
کہ شیوخ ثلاثہ سن شیخوخت تک مشرک و بت پرست رہے اور خود ہی اس آیت پر ایمان لانے کا بھی اظہار کرین
کہ ان الشرک لظلم عظیم اور خود ہی شیوخ ثلاثہ کی عدم عصمت کے قائل ہون و نیز کہین کہ صلح کے وقت وہ
نبوت مین شک کرتے تھے اور لڑائی کے وقت کفار سے بھاگ جاتے تھے اور فرار کو گناہ کبیرہ بھی کہین اور

خود بھی اس بات کے قائل ہوں کہ ہر گناہ کرنے والا ظالم ہے چنانچہ یہ سب باتیں ثابت ہو چکی ہیں اور فخر رازیکا
قول نقل ہو چکا ہے کہ کل عاص فانہ ظالم لنفسہ لیکن جب کوئی دوسرا ان خلفا پر ظلم یا فسق کی طعن کرتے تو کہیں کہ
معاذ اللہ باری تعالی کی نسبت جہل لازم آتا ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا اور حق یہ ہے کہ حق
سبحانہ وتعالی چونکہ ہر چیز کا عالم ہے اور علم اوسکا جمیع اشیاء کو احاطہ کیے ہوے ہے اور ازل آزال میں وہ سب
کچھ جانتا تھا جو کہ ابد الآباد تک ہوگا لہذا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اولاد حضرت ابراہیم وامت خاتم الانبیا میں ایسے لوگ
بھی پیدا ہونگے کہ باوصف ارتکاب ظلم وفسق دعوی امامت کرینگے لہذا دینے پہلے ہی حضرت ابراہیم کے سوال کے
جواب میں فرما دیا تھا کہ لاینال عہدی الظالمین یعنی میرا عہد جو امامت ہے وہ ظالموں کو نہیں پہونچ سکتا انتہی
تا کہ خلق پر اتمام حجت ہو جاے اور جب گروہ ظلمہ امامت کا دعوی کریں تو اونکے تغلب و تصرف کے سبب کوئی دہوکا
نکہاے اور اونکو امام حق نہ سمجہنے لگے پس حضرات سنیہ نہ اس آیت کا انکار کر سکتے ہیں نہ اپنے خلفاے ثلثہ کو
دائرہ ظلم سے خارج کر سکتے ہیں نہ بوجہ تقلید مذہب آبائی اونکی امامت کا انکار کر سکتے ہیں آخر مجبور ہو کے
کیا کریں کفر بکنے لگتے ہیں اور حق سبحانہ تعالی کیطرف جہل کی نسبت کرنے لگتے ہیں اور الزام اہل حق پر رکھتے
ہیں اور خود یہ آیہ وافی ہدایہ استخلاف خلفاے ثلثہ کے فسق پر دلالت کرتا ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ ہم
پہلے ہی اس بات کو سنیوں کی کتابوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ اس آیہ کریمہ میں خطاب ہے جناب سالتمآب اور کل
اون لوگوں سے کہ جو آپکے ہمراہ تھے بلکہ کل امت سے پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس آیت کے آخر کا ٹکڑا
فمن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون ۵ ایسے لوگوں پر دلالت کرے کہ
جو کہ اس آیت کے خطاب سے خارج ہوں پس صاف صاف بلا تاویل اس آیت کے معنی یہ ہوتی ہیں کہ جن لوگوں
کے لیے استخلاف وتمکین دین مرتضی وتبدیل خوف بامن کا وعدہ ہے اور یعبدوننی ولایشرکون بی شیا میں
داخل ہیں پس انہیں سے جو لوگ کہ بعد اس نعمت کے حاصل ہونے کے کفر کرینگے یعنی اس نعمت الہی کے منکر
ہونگے یا ناشکری کرینگے تو وہ لوگ فاسق ہیں اور اس امر کو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ سب وعدے جو اس آیت
میں ہیں جناب رسول خدا کے عہد کرامت مہد میں وفا ہو چکے اور کفار ہلاک و مغلوب ہو چکے اور اہل اسلام کو
تمام عرب میں تمکین حاصل ہوگئی اور اس بات کو اب بحث مندرجہ میں انشاء اللہ العزیز ثابت کرینگے کہ جناب رسول خدا کے

بعد حجۃ الوداع کے جناب امیر کو اپنا خلیفہ اور وصی و جانشین مقرر فرمایا اور تکمال دین و اتمام نعمت وقوع
میں آیا اور رضای پروردگار حاصل ہوئی پس بعد جناب رسول خدا کے خلافت حقہ جناب امیر کی تھی پس جن لوگون نے
کہ اس نعمت عظمی کی قدر نہ کی اور کفران نعمت کیا اور آپکی خلافت سے منکر ہو کر خود ناحق خلیفہ بن بیٹھے وہ
بلا شبہہ من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کے تحت مین داخل ہونگے اور ظاہر ہے کہ وہ خلفای ثلاثہ اور
اونکے اتباع و اشیاع ہین اور ان معانی پر جو مین نے بیان کیے ہین خود سیاق آیہ کریمہ شاہد ہے اور جو شخص
کچھ بھی علم ادب جانتا ہوگا اور بالکل بے ادب نہ ہوگا اور تعصب کے پردے اوسکی آنکھون پر نہ پڑے ہونگے
وہ اس بات کو بخوبی سمجھ لیگا اب رہا یہ امر کہ خلفاے ثلاثہ کے وقت مین فتوحات متواترہ و متکاثرہ ہوئین سلمنا
لیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لوگ حکم خدا اور رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے تو اوس سے زیادہ نصرت خدا شامل
حال ہوتی اور ہند و سند و چین و ماچین مین بھی ذوالفقار حیدری چمکتی مگر لوگون نے نہ مانا اور خلفای جور کی اطاعت
قبول کی پس خواہ مخواہ تابع و متبوع اولئک ہم الفاسقون کے تحت مین داخل ہوے لیکن حق سبحانہ و تعالی
بالکل اپنی نصرت کو اون لوگون سے باز نہین رکھا اور فتوحات متواترہ عطا فرمائین اس سبب سے کہ یہ لوگ آخر اسلام
کا نام لیتے تھے اور اوسکے حبیب اور رسول کا کلمہ پڑھتے تھے پس یہ اکمال اور اتمام وعدہ کا ہے حق سبحانہ
و تعالی کی جانب سے کہ باوصف فسق بھی برکت جناب رسول خدا اپنی نصرت کو مرتفع نہین کیا اور نقص ہے
خلق کیجانب سے کہ حکم خدا و رسول پر عمل نہین کیا و یہ تخصیص خلفاے ثلثہ کی نہین ہے بلکہ خلفای بنی امیہ و بنی عباس بھی
بلکہ بعضے جن مین کا ایک ایک فرعون ثانی تھا نصرت حق سبحانہ و تعالی باوصف فسق و فجور مسلمانون کے شامل حال رہی
اور فتوحات کثیرہ کفار پر حاصل ہوئین بلکہ محمود غزنوی تک یہی کیفیت مستمرہ رہی پس کیا ان سب کی خلافت حق
ہو جائیگی اور اس آیہ کریمہ کے مواعد مین داخل سمجھی جائیگی حالانکہ اس سلسلۂ خلافت مین مثل یزید پلید و ولید عنید کے
نطف موجود ہین اور جو کوئی اونکو برحق سمجھے وہ ہرگز اسلام کے دائرے مین نہین رہ سکتا اس مقام پر ایک نکتہ باریک لطیف
بعنایات آلہی و برکات رسالت پناہی سے راقم حقیر کے ذہن مین آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ جو خیر جس شخص
یا قوم کے لیے حق سبحانہ و تعالی نے مقدر فرمائی ہے وہ خواہ مخواہ اوسکو ملتی ہے لیکن اوسکے کسب مین انسان کو اختیار دیا ہے
خواہ حلال سے حاصل کرے خواہ حرام سے مثلا رزق کا دینا حق سبحانہ و تعالی نے اپنے ذمہ کیا ہے چنانچہ وہ خود

فرماتا ہی کہ ما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا پس جو رزق جسکے لیے مقرر ہے وہ اوسکو ملیگا خواہ وہ حلال سے
کسب کرے خواہ حرام سے لیکن جو شخص کہ حرام سے حاصل کریگا تو حلال مین مجرا ہو جائیگا یعنی اگر وہ شخص حرام سے
کسب نکرتا تو خواہ مخواہ اسیقدر رزق اوسکو حلال سے ملتا پس جس شخص نے کہ حرام سے کسب کیا مثل سرقہ و
خیانت و رشوت وغیرہ کے وہ یہ نہین کہہ سکتا کہ ہمارے اوپر یہ کسب حلال ہو گیا کیونکہ بموجب وعدہ حق سبحانہ و تعالی
جسکو رزق بلا سیطرح خلافت و بادشاہت اس امت کے لیے مقرر و موعود تھی پس جناب رسالتمآب کیوقت مین
جو لوگون نے حضرت کی اطاعت کی اور یہ وعدہ پورا ہوا تو یہ کسب حلال تھا اور بعد آپکے بھی مقدر یہی تھا کہ اس
امت مین بادشاہت و خلافت رہی پس لوگون نے جو حکم خدا و رسول کو نمانا اور خلیفہ برحق یعنی علی ابن ابیطالب
کی اطاعت نکی اور خلفای جور کے مطیع ہوے تو یہ فعل حرام تھا لیکن وعدہ حق سبحانہ و تعالی پورا ہوا پس محض تغلب سے
حقیت خلافت خلفای جور نہین ہو سکتی اور کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ چونکہ وعدہ حق تعالی اونکے وقت مین پورا
ہوا لہذا اونکی خلافت حق تھی جیسا کہ بسبب کثرت فتوحات و تمکین دین اسلام خلافت خلفای بنی امیہ و بنی
عباس حق نہین ہو سکتی کیونکہ امراء اور وہ لوگ اور اونکے اتباع خواہ مخواہ فمن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین
داخل مین اگر کوئی بمقام پر یہ کہے کہ تمنے تو کہا کہ اگر لوگ حکم خدا و رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے
تو اور زیادہ نصرت خدا شامل حال ہوتی پس جناب امیر کی خلافت ظاہری کیوقت کیون نہ کثرت فتوحات کفار سے
حاصل ہوئی تو ہم کہینگے کہ یہ شبہہ بھی ناشی ہی کمال غفلت و نافہمی سے اس سبب سے کہ ہمارے کلام مین یہ شرط موجود ہے
کہ اگر لوگ حکم خدا و رسول کو مانتے اور خلیفہ برحق کی اطاعت کرتے اور ظاہر ہے کہ اکثر اہل اسلام نے مثل عائشہ و طلحہ
و زبیر و معاویہ و عمرو عاص وغیرہ کے آپکی اطاعت نہین کی اور ناکثین و قاسطین و مارقین کی لڑائیون سے آپکو
فرصت ہی نملی کہ کفار کیطرف متوجہ ہوتے ورنہ یہ ظاہر ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا سے وفات جناب امیر تک کہ
تیس برس کے قریب گذری اگر اس مدت مدید مین کل اہل اسلام آپ کی اطاعت کرتے تو ممکن تھا کہ کفر کا نام دنیا مین
باقی نرہجاتا اسلیے کہ جناب رسول خدا کے وقت مین باوجود قلت اہل اسلام تمام کفار رعب ذوالفقار حیدر کرار
کی تاب نلا سکے اور جو لڑائی کہ فتح ہوئی آپ ہی کی شمشیر آبدار اوسکی مفتاح تھی اور بعد آپکے جبکہ ہزارون بلکہ
لاکھون مسلمان آپکے ساتھ ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ فتوحات عظیمہ و کثیرہ حاصل ہوتین اب مجھے بمقام مناسب

معلوم ہوا کہ واعظ صاحب کی ایک عبارت کہ جو صفحہ کے حاشیہ پر لکھی ہوئی ہے نقل کروں اور اوسکا جواب بھی لکھوں
تاکہ اونکو محل شکایت باقی نہ رہجائے کہ میری ایک بات کا جواب رہگیا وہی ہذہ مظاہر حق شرح مشکوۃ مطبوعہ مطبع
نولکشور جلد پنجم ص ۳۰۴ مین لکھا ہے کہ منکر صحت خلافت خلفا کی خارج ہین دائرہ ایمان سے کیونکہ فرمایا اللہ
تعالی نے بعد آیت مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی جنھون نے کفر کیا کہ اللہ تعالی کے
وعدے کو سچ نمانا اور حق نجانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن مین آیا ہے
بمعنی فاسق کامل کے اور وہ کافر ہے جیسے اس آیت مین ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون انتہی
اقول اس بات کو ہمنے مان لیا کہ فاسق اس آیت مین بمعنی فاسق کامل کے ہے اور وہ کافر ہے لیکن یہ جو
صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ منکر صحت خلافت خلفا خارج ہین دائرہ ایمان سے اسکے جواب مین ہم
کہتے ہین کہ منکر خلافت حقہ بیشک خارج ہے دائرہ ایمان سے اور خلافت حقہ وہ ہے کہ جو نص قرآن و حدیث
ثابت ہو اور یہ خلافت بنائی پیغمبر کی ہے نہ کسی غیر کی پس اونکی خلافت کا منکر بیشک دائرہ ایمان سے
خارج ہوگا نہ یہی خلافت خلفائے ثلاثہ پس حضرت ابوبکر کی خلافت تو خود بقول حضرت عمر اتفاقیہ تھی چنانچہ وہ
فرماتے ہین کہ الا ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ المؤمنین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق
بیعت ابوبکر کی ناگہانی تھی بچایا اللہ نے مومنون کو اوسکے شر سے پس جو کوئی کہ عود کرے طرف مثل اس
بیعت کے پس قتل کرو اوسکو انتہی اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ ۲۰۴ مین حضرت
عمر کے اس کلام کو تسلیم کر لیا ہے پس جب بنا بر خبر کے ارتکاب بیعت شخص مرتکب بقول حضرت عمر واجب القتل ٹھہرے اوسکا
فساد ظاہر ہے اور حضرت عمر کی خلافت بنائے فاسد علی الفاسد ہے اس سبب سے کہ وہ حضرت ابوبکر کے خلیفہ بنائے
ہوئے ہین اور حضرت عثمان بحکم حضرت عمر عبدالرحمن بن عوف کے بنائے ہوئے خلیفہ ہین پس ایسی خلافتونکا منکر
دائرہ ایمان سے کیونکر خارج ہو سکتا ہے یہ عجب زبردستی کی بات ہے کہ چند آدمی جو کہ بالاتفاق غیر معصوم ہون
آپ ہی کسی کو خلیفہ بنا لین اور پھر اونکے تابعین کہین کہ اس خلافت کا منکر دائرہ ایمان سے خارج ہے کوئی
ان حضرات سے پوچھے کہ آخر یہ لوگ کون ہین پیغمبر ہین یا معاذ اللہ خود خدا ہین کہ اونکے حکم سے انحراف
کرنے والا ایمان سے خارج ہوگا آخر جو لوگ کہ اونکے خلفائے منصوبہ کو نہین مانتے وہ بھی مثل اونکے آدمی ہین

پھر اُنکے اور کیونکر اُنکا قول حجت ہو سکتا ہی حالانکہ وہ لوگ کہ جو ناصب خلفا ہین خود اپنے قول و فعل کو قرآن وحدیث سے مستند نہین سمجھتے اور یہ لوگ کہ جو منکر خلافت کذائی ہین وہ اپنے قول پر قرآن وحدیث سے نصوص کثیرہ کی ساتھ متمسک ہین رہی خود یہ آیت استخلاف پس ہم بیان کر چکے ہین کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت اس سے ہرگز ثابت نہین ہو سکتی بلکہ خود خلفاے ثلثہ اور اُنکے اتباع بسبب انکار خلافت حضرت امیر المومنین امام المتقین من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین داخل ہین **قولہ** اب ہم الزامی جواب سے حضرات شیعہ کی تسلی کرتے ہین **اقول** واعظ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اب ہم شیعون کی کتابون سے سند لاتے ہین مین کہتا ہون کہ واعظ صاحب آپ خود اپنی کتابون سے تو اپنا مطلب ثابت نہین کر سکے شیعون کی کتابو سے کیا ثابت کیجیے گا **بیت** تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ **قولہ** دیکھو شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر مجمع البیان کی جلد ۲ سورۂ تحریم مین زیر آیت واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا لکھا ہے روی عن النبی انہ خلا یوما لعائشۃ مع جاریتہ القبطیۃ فوقفت حفصۃ رضی اللہ عنہا علی ذلک فقال لہا رسول اللہ لا تعلمی عائشۃ بذلک وحرم ماریۃ علی نفسہ ولما حرم ماریۃ اخبر حفصۃ انہ یملک من بعدہ ابوبکر وعمر انتہی ملخصا من عینہ اور حاشیہ پر اس عبارت کا ترجمہ واعظ صاحب اس طرح ارقام فرماتے ہین یعنی رسول خدا نے عائشہ کے دن مین اپنی لونڈی قبطیہ سے خلوت کی پس بی بی حفصہ اس پر واقف ہوگئی فرمایا انحضرت نے کہ اے حفصہ عائشہ کو خبر کرنا اس بات کی اور حسب حرام کر دیا ماریہ قبطیہ کو اپنے پر پس خبر دیدی حفصہ نے عائشہ کو راز مذکور کی اور پوشیدہ کیا آنحضرت سے پس خبر دی اللہ تعالی نے اپنی نبی کو اس بات سے اس آیت کے ساتھ واذ اسر النبی اور جب حرام کیا آپ نے ماریہ کو تو خبر دی کہ بعد میرے ابابکر و عمر و عثمان میرے خلیفہ ہونگے اور میری امت کے مالک ہونگے ساحمد الدین **اقول** اس عبارت مین مجمع البیان کے واعظ صاحب نے عجب طرح کی تحریف کی ہے اور نام و نشان لکھا ہی تلخیص چنانچہ اپنی عبارت کے اخیر مین فرماتے ہین کہ ملخصاً من عینہ اور وہ تحریف یہ ہی کہ مجمع البیان مین اس طرح ہی وقیل ان النبی خلا فی یوم لعائشۃ اور واعظ صاحب نے اوسکو تحریف کر کے اسطرح لکھا ہے کہ روی عن النبی انہ خلا یوما لعائشۃ اور سبب اس تحریف کا یہ ہی کہ اس بات کو سب جانتے ہین کہ علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے جو یہ تفسیر لکھی ہے تو اوسمین موافق و مخالف سب کے قول نقل کیے ہین

اور اسی سبب سے اوسکا نام مجمع البیان رکھا ہی کہ بیان فریقین کا مجمع ہی اور اونکی عادت ہی کہ جہان سنیونکی یہانکی روایت نقل کرتے ہین تو اکثر قیل کر کے لکھتے ہین اور سب جانتے ہین کہ قیل ضعف روایت پر دلالت کرتا ہی پس واعظ صاحب نے قیل کی جگہ روی لکھا ہی تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ صاحب تفسیر مجمع البیان نے سنیونکی یہان کی روایت نہین نقل کی بلکہ اپنے یہانکی روایت لکھی ہے اور اسپر جو ترجمہ لکھا ہی اوس مین تو عجب طرح کی تحریف معنوی کی ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل اور احمق سے احمق بھی ایسا نکریگا اول یہ کہ اصل عبارت مجمع البیان مین تو فقط ابو بکر و عمر ہے اور ترجمہ مین واعظ صاحب نے جنکا نام بمقتضای ع برعکس نہند نام زنگی کافور * احمد الدین ہی عثمان کی لفظ بڑھادی معلوم نہین کہ اسطرح کی صریح تحریف سے کیا فائدہ دوسرے یہ کہ اصل عبارت مین یملک کی لفظ ہی اور واعظ صاحب نے اوسکا ترجمہ لکھا ہی کہ میرے خلیفہ بنینگے اور میری امت کی مالک ہونگے اب کوئی اس شخص صاحب غیرت و حیا سے پوچھے کہ خلیفہ کی لفظ متن مین کہان ہی جو تمنے ترجمے مین لکھی اور ہر شخص جو تھوڑی سی بھی استعداد رکھتا ہوگا وہ اسکو بخوبی سمجھ لیگا کہ یملک کی لفظ ملک و سلطنت پر دلالت کرتی ہی نہ امامت و خلافت پر اور یہ امر مسلم ہی کہ ابو بکر و عمر بعد رسول خدا کے بادشاہ ہوے لیکن یہ بادشاہت اونکی تغلب و غصب تھی نہ خلافت حقہ لیس جناب رسول خدا نے جو امر کہ آپکے بعد واقع ہونیوالا تھا علم نبوت سے اوسکا اخبار فرمایا و پیشین گوئی کی اس سے ابو بکر و عمر کی خلافت کی حقیت کہان سے ثابت ہوئی بلکہ اکثر احادیث کہ جو خود اہل سنت کی کتابون مین موجود ہین وہ ابطال خلافت خلفاے ثلثہ پر صریحًا دلالت کرتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگے آتا ہی **قولہ** اور نیز شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی جلد ۲ صفحہ ۵۰۲ پر سورۂ تحریم مین لکھا ہے کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے پر حرام کیا اور حضرت حفصہ رضہ کو اس راز کو پوشیدہ رکھنے کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ ایک راز میرا اور ہی تیرے روبرو اوسکو بھی بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ میرے پیچھے ابو بکر اور عمر باپ تیرا رضی اللہ عنہما مالک اس امت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور اونکی بعد حضرت عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور دونون راز حضرت کی عائشہ سے جاکر کہدیے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ انتہی کلامہ سبحان اللہ کیسی صاف صاف خلفاے ثلثہ کی خلافت بلا فصل

شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوتی ہے کتابین ہمارے دیکھ لے **اقول** تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی کی جلد
سوم مین یہ عبارت جو واعظ صاحب نے تحریف کر کے نقل کی ہے ص ۱۲۲ مین ہے اور وہ لکھتے ہین کہ جلد ۲ ص ۵۰۲ مین
عجیب بات ہے کچھ سمجھ مین نہین آتی۔ جو واعظ صاحب نے جو اس عبارت مین تحریفین کین وہ بھی قابل ملاحظہ ہین اول
یہ بتانا چاہیئے کہ صاحب عمدۃ البیان بھی شیعہ و سنی فریقین کی روایتین نقل کرتے ہین اور شروع اس عبارت کا مفسرین
یون ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سنیون کی یہانکی روایت ہے ورنہ
مولوی عمار علی صاحب کہتے ہین نہ لکھتے اور واعظ صاحب نے جو عبارت نقل کی ہے تو اول ہی کہتے مین حذف کر دیا اور
رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو یہان سے لکھا ہے تاکہ کوئی یہ نجانے کہ یہ سنیونکے یہانکی روایت ہے بلکہ بادی النظر مین یہ معلوم
ہو کہ خود مولوی عمار علی صاحب کا یہ قول ہے یا شیعون کی یہانکی روایت ہے دوسری تحریف یہ ہے کہ حفصہ کے نام سے پہلے
حضرت کی لفظ بڑھائی ہے تیسری تحریف یہ ہے کہ تیرے روبرو اوسکو بیان کرتا ہون اور روبہ ہی اسکے درمیان سے اتنی
عبارت حذف کر دی اوسکو بھی کسی سے نہ کہنا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین خیانت نکرنا یعنی اوسکو کسی پر ظاہر
نکرنا اور غرض واعظ صاحب کی اس عبارت کے حذف کرنے سے یہ ہے کہ اس سے حفصہ کی صاف صاف خیانت
ثابت ہوتی ہے پس لوگون سے نمانا اوسکو تعین چوتھی تحریف یہ ہے کہ لفظ ابوبکر و عمر کے بعد رضی اللہ عنہما اپنی
طرف سے بڑھایا ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ علمائے شیعہ بھی ان حضرات کے نام کے بعد ایسے الفاظ لکھتے ہین پانچوان
تحریف یہ ہے کہ لفظ عثمان کے قبل حضرت کی لفظ بڑھائی ہے اور یہ جو واعظ صاحب نے لکھا ہے کہ سبحان اللہ کیسی
صاف صاف خلفائے ثلثہ کی خلافت بلافصل شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جسکا جی چاہے وہ دیکھ لے اسکا
جواب خود مولوی عمار علی صاحب نے اسی تفسیر عمدۃ البیان کے اسی صفحہ ۱۲۲ مین بخوبی دیدیا ہے مگر واعظ صاحب کے
تعصب نے اونکی آنکھون کو اسقدر دھندلی کیا کہ اوسکو ملاحظہ فرماتے اب مین مولوی عمار علی صاحب کی پوری عبارت
صفحہ مذکور سے جو واعظ صاحب نے تحریف کر کے نقل کی ہے جواب کی آخر تک لکھ دیتا ہون تاکہ ناظرین اونکی
تحریفات کی بھی تطبیق کر لین اور جواب کو بھی بخوبی سمجھ لین **وہی ہذہ** اور کہتے ہین کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو
اپنے اوپر حرام کیا اور حفصہ کو اوس راز کے پوشیدہ رکھنے کی بہت تاکید کی تو فرمایا کہ ایک راز میرا اور ہے کہ تیرے
روبرو اوسکو بیان کرتا ہون اوسکو بھی تو کسی سے نکہنا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین خیانت نکرنا یعنی اوسکو

کسی پر ظاہر نکرنا اور وہ یہ ہو کہ بعد میرے ابوبکر اور عمر باپ تیرا مالک سلطنت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور بعد انکے
عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور یہ دونوں راز حضرت عائشہ سے کہہ دئیے تب یہ
آیت نازل کی **واذ اسر النبی** اور یاد کرو تم اے مومنین جسوقت وہ راز کہا پیغمبر خدا نے **الی بعض ازواجہ**
طرف بعض بی بیوں اپنی کے یعنی طرف حفصہ کے پوشیدہ کہا **حدیثا** ایک بات کو کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا اور حکومت
ابوبکر اور عمر اور عثمان کی ہے اور رسول خدا نے جو فرمایا تھا کہ ابوبکر اور عمر مالک سلطنت کے ہونگے اس سے کوئی یہ
نہ سمجھے کہ مالک ہونا انکا حق پر تھا اور وہ خلیفہ حق تھے اسواسطے کہ رسول خدا نے اپنے بعد کی خبر دی تھی کہ
بعد میرے وہ مالک اور خلیفہ ہونگے خواہ حق پر ہوں خواہ باطل پر اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ خلیفہ میرے ہونگے اور حق پر ہونگے
اور ایسا کیونکر فرماتے کہ وہ حضرت تو جانتے تھے کہ بعد میرے خلفا ہونگے اور وہ حق پر نہونگے چنانچہ صحیح مسلم میں مذکور ہے
حذیفہ سے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بعد میرے امام و پیشوا ہونگے کہ وہ میری ہدایت پر اور میری سنت پر نہ چلینگے
اور سوا اسکے یہ روایت کیونکر معتبر ہو کہ وقت معرکہ خلافت ابوبکر کے کسی نے بھی ذکر نہ کیا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ بعد
ابوبکر اور عمر خلیفہ اور مالک ہونگے ورنہ ابوبکر ذکر کرتا ایسے معرکہ کی بات کہ جسکی شان نزول میں ایک سورہ نازل ہوا اور فدک کے قصہ میں ابوبکر کا
نہیں ابوبکر نے بیان کیا کہ جسکو کسی نے رسول خدا سے نہ سنا تھا جب انبیا کی حدیث بیان کی کہ جسکو کسی نے رسول خدا سے نہ سنا تھا تو ایسے معرکہ کی بات
کیوں نہ کہتا کہ وہ بادشاہی اور سرداری کی بات تھی **انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ** اب اہل انصاف ملاحظہ
فرمائیں کہ جس روایت کی بابت خود مولوی عمار علی صاحب کہتے ہیں کہ یہ کسیطرح معتبر نہیں ہو سکتی اور اسکے عدم
اعتبار پر انہوں نے ایک دلیل متین بھی قائم کر دی کہ جسکا جواب کسی سنی صاحب سے ممکن نہیں اسی روایت کو
انہیں کی تفسیر سے نقل کر کے حقیت **خلافت خلفا** پر استدلال کرنا کسقدر بیشرمی ہے اور یہ حرکت
کسقدر ان حضرات کے عجز پر دلالت کرتی ہے اور مولوی صاحب موصوف نے ائمہ ضلالت کے باب میں کہ جو بعد جناب
رسول خدا کے ہوئے بسبب ضیق مقام فقط صحیح مسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں
حدیثیں صحاح اہل سنت میں اس مضمون کی موجود ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد ائمہ کفر و بدعت و رؤسائے
ضلالت ہونگے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور کسیطرح اہلسنت و جماعت اپنے خلفائے ثلاثہ کو ان میں سے کوئی کر
نکال نہیں کر سکتے چنانچہ انہیں سے بعض احادیث ہم اس کتاب کے شروع میں نقل کر چکے ہیں و نیز بعض احادیث رسالہ

مختصرہ منہج الانصاف مین بھی نقل کی گئی تہین واعظ صاحب نے اوسکے جواب کے لیے اس رسالہ جمیع الاوصاف کا چوتھا
باب منعقد کیا ہے اور عجب عجب جواب بے سروپا دیے ہین اور جو احادیث کہ منہج الانصاف مین منقول ہین اونمین سے
جس حدیث کا جی چاہا جواب محمل دیا ہے اور جس حدیث کو چاہا بمصداق نبذوہ وراء ظہورہم ترک کر دیا ہے اور عجیب و
غریب تکلفات کیے ہین مثلاً منہج الانصاف مین یہ حدیث خلفاے جور کے باب مین صحیح مسلم سے لکھی ہے قال حذیفۃ
بن الیمان قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت فہل من
وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی و سیقوم فیہم رجال قلوبہم
قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع و تطیع وان ضرب
ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے منقول ہے کہ مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم لوگ
ایک شر مین تھے پس لایا اللہ خیر کو (یعنی آپ مبعوث ہوے) پس ہم اوسمین ہین (یعنی بسبب آپ کے راہ ہدایت پر ہین)
پس کیا بعد اس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ہے مینے کہا کہ کیا بعد اس شر کے پھر کوئی خیر ہے حضرت نے
فرمایا کہ ہان مینے کہا کہ پس بعد اوس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا کہ کیونکر حضرت نے فرمایا کہ میرے
بعد ایسے امام ہونگے کہ میری ہدایت پر نہ ہونگے اور میری سنت پر نہ چلینگے اور عنقریب قائم ہونگے اونمین ایسے لوگ کہ قلوب اونکے
مانند قلوب شیاطین کے ہونگے جسم مین آدمیون کے حذیفہ نے کہا کہ مین نے عرض کی کہ کیا کرون مین اے رسول خدا اگر اوس
وقت کو پاؤن حضرت نے فرمایا کہ مناسب یہ ہے کہ تو اونکی بات کو سنے اور اونکی اطاعت کرے اور اگر تو مارا جاے اور تیرا
مال چھین لیا جاے تب بھی تو اونکی بات کو سن اور اونکی اطاعت کر انتہی اس حدیث کے جواب مین واعظ صاحب
نے اپنے رسالے کے باب چہارم ص ۸۴ کے آخر مین فرماتے ہین کہ معترض نے اس حدیث کو بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے
اولٹ پلٹ کرکے لکھا انتہی اب کوئی اہل انصاف صحیح مسلم مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کی جلد ثانی ص ۱۲۷ مین
ملاحظہ کرے کہ یہ حدیث بعینہ حرف بحرف اوسمین لکھی ہے یا نہین اسمین اولٹ پلٹ کیا ہے کاش واعظ صاحب
اوس اولٹ پلٹ کو بیان کرتے مگر وہ کیا بیان کرتے جب کچھ ہو بھی اپنے جاہل مریدون کے بہکانے کے لیے یہ ایک
فقرہ بھی لکھدیا اور اسکے بعد ایک عجیب حرکت یہ کی ہے کہ مشکوۃ سے ایک دوسری حدیث بروایت حذیفہ لکھدی ہے
کہ جسکے الفاظ اس حدیث سے کسیقدر مختلف ہین لکھکے یہ کونسا جواب ہے سنیون کی کتابون مین ہزارون حدیثین ایسی لکھی ہوئی ہین

کر شیعون کے مذہب کے خلاف مین پھر اس سے کیا ہوتا ہے شیعہ تو ذکو مثل کذب و افترا و بہتان سمجھتے ہین اپنے مخالف
کی کتابون کو وہ کیون تسلیم کرنے لگے لیکن سنی خود ہی کتابون کی حدیثون کو کیونکر نہ تسلیم کرینگے۔ وہ کیونکر ردم سے گریز
کر سکتے ہین خصوصاً ایسی کتابین کہ جو اونکے یہان مثل صحیح بخاری و مسلم کے صحیح الکتب سمجھی ہوئی ہون جواب تو محض یہ کا
یہ تھا کہ وہ اس بات کو ثابت کر دیتے کہ صحیح مسلم مین یہ حدیث نہین ہے ورنہ ع انصاف مین غلط فہمی
کی گئی ہے وانی لہم التناوش من مکان بعید + تو ہر ظاہر ہے کہ اس حدیث مین جو پہلے شر کا ذکر ہے اوس سے مراد زمانہ
جاہلیت قبل بعثت جناب رسول خدا ہے اور بعد اوسکے خیر کا ہونا یہ کا عہد رسالت عہد ہے بعد اس خیر کے پھر شر کا
ہونا اس سے مراد زمانہ خلفائے ثلثہ ہے اور بعد اس شر کے پھر خیر کا ہونا اس سے مراد زمانہ خلافت شاہ ولایت ہے اور بعد
اس خیر کے پھر شر کا ہونا اس سے مراد زمانہ معاویہ و دیگر بنی امیہ و بنی عباس ہے اور اس حدیث مین مخبر صادق نے
جو ائمہ ضلالت کا حال بیان کیا ہے وہ لفظ بعدی کے ارشاد فرمایا ہے کہ جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد رسول خدا ائمہ
ائمہ ضلالت کا زمانہ شروع ہو جائیگا جیسا کہ واقع ہوا اب اہل انصاف واعظ صاحب کے اس قول کو یاد کرین کہ جہان نہ
ایسی صاف صاف خلفائے ثلثہ کی خلافت بلا فصل شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جیسا کہ ابھی دیکھ چکے ورنہ
اس جواب کو ملاحظہ فرمائین ہم کہتے ہین کہ شیعونکی کتابون سے تو کچھ بھی نہین ثابت ہوا مگر لیکن بیحد صاف صاف
ضلالت خلفائے ثلثہ کا بعد جناب رسول خدا بلا فصل ممد ضلالت ہونا سنیون کی کتابون سے ثابت ہوا جیسا کہ ابھی
دیکھ چکے اب زیادہ اور تحقیق مبطلین گوئی کی کیا ہو سکتی ہے سنیونکے سامنے جب ایسی حدیثین و تحقیق کی معتبر کتابون سے پیش
کیجاتی ہین تو وہ سخت حیرانی و پریشانی مین مبتلا ہوتے ہین نہ اونسے اپنا مذہب آبائی چھوڑا جاتا ہے نہ ایسی باتون کا اونکو
کچھ جواب آتا ہے آخر بیچارے کیا کرین احمد الدین واعظ کیطرح واہیات بکنے لگتے ہین اور بیہودہ باتین بنانا شروع
کر دیتے ہین مگر ایسی باتین بنانے سے کب بنتی ہین لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر اب اس سے زیادہ اس مبحث کو
ہم یہان طول دینا فضول سمجھتے ہین انشاء اللہ العزیز باب چہارم کا جواب قابل دید ہوگا اور وہان بہت سی
حدیثین مثل اس حدیث کی نقل کیجائینگی اور اونکی تطبیق خلفاء پر کر دی جائیگی سے پچھلی باتون کو دلا رونا
بیان آئی دیکھو تو تماشہ کیا ہے اس واعظ صاحب کی اولٹ پھیر کا جواب بھی انشاء اللہ المستعان وہین
دیا جائیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ پس جب باتفاق فریقین خلفا کی

خلافت قرآن سے ثابت ہوئی **اقول** حضرت ثلاثہ کی خلافت کب ثابت ہوئی اور کہان ثابت ہوئی واعظ
صاحب خود اپنی کتابون سے نہ ثابت کرسکے شیعون کی کتابون کا کیا ذکر ہے اور پھر کہتے ہین کہ باتفاق فریقین
خلفا کی خلافت قرآن سے ثابت ہوئی یہ وہی مثل ہے کہ دروغ گویم بر روے تو ہمنے البتہ ابھی ایک حدیث صحیح مسلم
نقل کرکے ان حضرات کا ائمہ ضلالت ہونا ثابت کردیا اور باقی ثبوت کا آئندہ وعدہ کیا ہر و کل ما ہو آت قریب
قولہ تو اللہ تعالی کے قول کے مطابق آنحضرت نے ارشاد کیا کہ خلافت میرے بعد جو میری سنت کے مطابق ہوگی تیس
برس تک رہیگی پھر اوسکے بعد بادشاہت ہوجاویگی چنانچہ صحیح ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ کی جلد ۲ صفحہ ۵۰ مین
سفینہ سے مروی ہے قال قال رسول اللہ الخلافۃ فی امتی ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
ثم خلافۃ عمر وخلافۃ عثمان ثم خلافۃ علی رضی اللہ عنہم یعنی میری امت مین خلافت میری سنت کے موافق تیس برس
تک رہیگی اوسکے بعد بادشاہت آجاویگی پھر کہا سفینہ صحابی نے اوسکے کہ یاد رکھو خلافت ابی بکر کی پھر خلافت عمر کی
بعدہ خلافت عثمان کی اوسکے بعد خلافت علی کی مظاہر حق مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ کی صفحہ ۳۰۰ پر بروایت جامع الاصول منقول ہے
کہ حضرت ابابکر کی خلافت دو برس چار مہینے رہی اور حضرت عمر کی خلافت دس برس چھ مہینے اور حضرت عثمان کی خلافت
بارہ برس چند روز کم اور خلافت مولانا علی کی چار برس نو مہینے اس حساب سے ہر چار خلیفون کی خلافت انتیس برس اور سات
مہینے مین تمام ہوئی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے اون مین حضرت امام حسن خلیفہ رہے اسلیئے وہ بھی داخل خلفا ہین انتہی مختصراً **اقول**
واعظ صاحب اور اونکے بعض اسلاف نے پہلا جھوٹ حق سبحانہ وتعالی پر باندھا کہ آیہ استخلاف کے معانی مین
تحریف کرکے کہدیا کہ آیت خلافت خلفائے ثلثہ کے باب مین نازل ہوئی ہے مگر دروغ کو فروغ کب ہوتا ہے
ہمنے بعون اللہ تعالی ثابت کردیا کہ یہ تاویل اونکی غلط ہے دوسرا جھوٹ رسول خدا پر باندھا کہ یہ حدیث آپکی طرف
منسوب کی تیسرا جھوٹ سفینہ بیچارے پر باندھا اور چونکہ یہ حدیث صحیح ترمذی سے کہ جو سنیون کی کتاب ہی لکھی ہے اور ہمارے
اوپر حجت نہین ہوسکتی لہذا ہمین فقط اوس سے انکار کرنا کافی ہے لیکن تاہم ہم سنیون ہی کی کتابون سے ثابت کیے
دیتے ہین کہ یہ حدیث وضعی ہے جو تیسرا جھوٹ خاص واعظ صاحب کا باندھا ہوا ہے کہ اس حدیث کے ترجمہ مین میری
سنت کی موافق کا اضافہ کیا ہے حالانکہ حدیث موضوعہ مذکورہ مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے کہ جسکے یہ معنی ہون اب ہم
اس حدیث کے معارضہ مین حدیث نبوی اثنا عشر پیش کرتے ہین چنانچہ اکثر صحاح وکتب احادیث وتفاسیر اہل سنت مین

یہ حدیث بطرق متعددہ و الفاظ مختلفہ منقول ہے قال رسول اللہ صلعم لا یزال الدین قائماً حتی تقوم الساعۃ و یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہمیشہ دین قائم رہیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت اور ہونگے تمھارے اوپر بارہ خلیفہ کہ وہ کل قریش سے ہونگے انتہی اور کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ اس حدیث سے انکار کر سکے اور اگر ہم اس حدیث کی سب طرق لکھین اور سب کتابون سے کہ جن مین یہ حدیث منقول ہے عبارتین نقل کرین تو ایک کتاب ضخیم تیار ہوجاوے اور حق یہ ہے کہ اس حدیث سے مراد ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین کہ جو اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہین اور گناہ و معصیت کی جنس سے پاک ہین لیکن علما و مفسرین اہل سنت و جماعت نے بنا بر عداوت خاندان رسالت کہ جسکا ذکر جابجا ہوچکا ہے اس حدیث مین ایسے الفاظ بڑھا دیے ہین کہ اون سے ثابت ہو کہ ائمہ معصومین اس سے مراد نہین ہین چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اور صفحہ ۲ مین یہ عبارت ہے عن النبی صلعم قال لا یزال ہذا الامر عزیزا ینصرون علی من ناواہم علیہ اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش اخرجہ الشیخان و غیرہما یعنی جناب رسولخدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ دین غالب رہیگا نصرت دیے جاوینگے وہ اوس شخص کے کہ جو اونسے اوس دین پر عداوت کرے بارہ خلیفہ کہ وہ کل قریش سے ہونگے نکالا ہے اسکو شیخین و غیرہما نے یعنی بخاری و مسلم و غیرہما نے انتہی اس مین نصرت و غلبہ وغیرہ کی قید بڑھائی گئی ہے اور اوسی صفحہ مین بقول ابن حجر کلھم تجمع علیہ الناس زیادہ کیا ہے یعنی وہ بارہ خلیفہ ایسے ہونگے کہ سب آدمی اونپر اجماع کرینگے اور کوئی اونسے اختلاف نہ کریگا لیکن بقول مشہور کہ دروغگو را حافظہ نباشد یہ حضرات اسقدر نہ سمجھے کہ ہم جو تیس برس اور چار خلیفہ کی بابت حدیث بنا چکے ہین اوس اصل حدیث خلفاے اثنا عشر اوسکی مبطل ہے اور دوسرے جسقدر کہ ہم یہ قیود نصرت و اجماع وغیرہ بڑھاتے جاوینگے اوسی قدر اوسکا ابطال اظہر من الشمس ہوتا جاویگا اس لیے کہ پھر کسی بات مین تخصیص خلفاے اربعہ کی باقی نہ رہجاویگی اب کوئی محدث اہل سنت ہمکو بتاوے کہ یہ دونون حدیثین کیونکر جمع ہونگے اگر چار خلیفہ و بارہ خلیفہ کو ایک ہی سمجھینگے تو یہ قول مشابہ ہوجاویگا قول نصاریٰ سے کہ وہ توحید و تثلیث کو ایک ہی چیز

لہ صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ ۔ لکہ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور ۱۲ منہ

سمجھتے ہین ورنہ پھر نامین کہ جب جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس برس رہیگی بعد اسکے
ملک ہو جائیگی اور مراد اس مدت خلافت سے چار خلیفونکی خلافت ہی یا حضرت امام حسن علیہ السلام کے پانچ
مہینے ملا کے کیونکر ارشاد فرمایا کہ اس امت مین بارہ خلیفہ ہونگے پس معلوم ہوتا ہے کہ حدیث خلافت
ثلثون سنۃ جو واعظ صاحب نے لکھی ہے وہ موضوع ہے ورنہ کلام جناب سید المرسلین مین تناقض
لازم آتا ہے اب ہم کلام علماے اہل سنت وجماعت خلفاے اثنا عشر کے باب مین لکھتے ہین ناظرین انصاف
ملاحظہ کرین کہ ان حضرات نے سفینۂ اہلبیت سے تخلف کرکے دریاے ضلالت مین کیسے غوطے کھائے ہین
چنانچہ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی پدر شاہ عبد العزیز صاحب
تحفہ مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی کے صفحہ ۲۰۷ مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ تحقیق درین مسئلہ آنست
کہ چہار خلیفہ راشد وبعد ازایشان معاویہ وعبد الملک وچہار پسر او وعمر بن عبد العزیز وولید بن یزید بن
عبد الملک را اعتبار کنند انتہی عبد الملک کی چار بیٹون سے مراد اس عبارت مین ولید وسلیمان اور یزید و
ہشام ہے اور شاہ صاحب کی یہ تحقیق انیق قابل ملاحظہ ہے چنانچہ جن فساق اور فجار کو کہ ایک ایک انمین سے
فرعون ثانی تھا انھون نے خلفاے اثنا عشر مین محسوب ومعدود کیا ہی اونکے فسق وفجور وکفر والحاد کا بیان
انشاء اللہ المستعان عنقریب آویگا اور یہ امر بھی بیان کیا جائیگا کہ چار خلیفہ کو راشد اور باقی کو غیر راشد قرار دینا
اصول مذہب اہل سنت کی خلاف ہی اس سبب سے کہ الفاظ حدیث خلفاے اثنا عشر سے ہرگز یہ تفریق ثابت نہین
ہوتی اور تاریخ الخلفاے علامہ سیوطی کے صفحہ ۷ سے صفحہ ۸ تک یہ عبارت منقول ہی قال القاضی عیاض
لعل المراد بالاثنی عشر فی ہذہ الاحادیث وما شابہہا انہم یکونون فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ
والاجتماع علی من یقوم بالخلافۃ وقد وجد ہذا فی من اجتمع علیہ الناس الی ان اضطرب امر بنی امیۃ ووقعت بینہم الفتنۃ
زمن الولید بن یزید فتصلت بینہم الی ان قامت الدولۃ العباسیۃ فاستاصلوا امرہم قال شیخ الاسلام
ابن حجر فی شرح البخاری کلام القاضی عیاض احسن ما قیل فی الحدیث وارجحہا لتائیدہ بقولہ فی بعض طرق الحدیث
الصحیحۃ کلہم یجتمع علیہ الناس وایضاح ذلک ان المراد بالاجتماع انقیادہم لبیعتہ والذی وقع ان الناس اجتمعوا

ۓ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور [illegible]

علی ابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمت معاویۃ یومیذ بالخلافۃ ثم اجتمعت
الناس علی معاویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی ولدہ یزید ولم ینتظم للحسین امر بل قتل قبل ذلک ثم لما مات
وقع الاختلاف الی ان اجتمعوا علی عبد الملک بن مروان بعد قتل ابن زبیر ثم اجتمعوا علی اولادہ الاربعۃ
الولید ثم سلیمان ثم یزید ثم ہشام وتخلل بین سلیمان ویزید عمر بن عبد العزیز فہولاء سبعۃ بعد الخلفاء الراشدین
والثانی عشر ہو الولید بن یزید بن عبد الملک اجتمع الناس علیہ لما مات عمہ ہشام فولی نحو اربع سنین ثم قاموا علیہ فقتلوہ
وانتشرت الفتن وتغیرت الاحوال من یومیذ ولم یتفق ان یجتمع الناس علی خلیفۃ بعد ذلک یعنی کہا ہے
قاضی عیاض نے کہ شاید مراد اثنا عشر سے ان حدیثوں مین اور جو انکے مشابہ مین ہے یہ ہے کہ ہونگے وہ لوگ مدت
مین عزت خلافت کے اور قوت اسلام کے اور قائم رہنے مین اوسکے امور کے اور اجماع مین اوپر اوس شخص کے
کہ ہو ساتھ خلافت کی اور تحقیق کہ پائی گئی ہین یہ باتین اون لوگون مین کہ اجماع کیا ہے اوپر آدمیون نے
یہان تک کہ مضطرب ہوگیا کام بنی امیہ کا اور واقع ہوا درمیان مین اونکے فتنہ زمانے مین ولید بن یزید کے پس
متصل رہا فتنہ اونکے درمیان مین یہان تک کہ برپا ہوئی دولت عباسیہ کی پس مستاصل ہوگیا کام اونھین بنی امیہ کا
کہا شیخ الاسلام ابن حجر نے شرح بخاری مین کہ کلام قاضی عیاض کا بہت اچھا ہے اون اقوال مین کہ جو کہے
گئے ہین حدیث مین اور راجح تر ہے واسطے تائید اوس حدیث کی ساتھ قول آنحضرت کے بیچ بعض طرق حدیث کے
کہ جو صحیح مین کہ کل اونھین بارہ خلیفہ پر سب آدمی مجتمع ہونگے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ تحقیق کہ مراد ساتھ اجتماع کے
اطاعت اونھین آدمیون کی ہے واسطے بیعت اوسی خلیفہ کے اور جو کچھ کہ واقع ہوا ہے یہ ہے کہ تحقیق سب آدمی مجتمع
ہوئے ہین پہلے ابوبکر پر بعد اوسکے عمر پر بعد اوسکے عثمان پر بعد اوسکے علی پر تب تک کہ واقع ہوا امر حکمین صفین مین بعد اوسکے نام رکھا
گیا معاویہ اوس دن ساتھ خلافت کے بعد اوسکے مجتمع ہوئے سب لوگ اوپر معاویہ کے وقت صلح کرنے حسن کے بعد اوسکے
مجتمع ہوئے سب اوپر بیٹے اوسکے یزید کے اور نہین انتظام پایا واسطے حسین کے کسی امر نے بلکہ مقتول ہوئے وہ
قبل اسکے جس وقت کہ مرا یزید واقع ہوا اختلاف یہانتک کہ مجتمع ہوگئے لوگ اوپر عبد الملک بن مروان کے بعد قتل ابن زبیر کے
بعد اوسکے مجتمع ہوئے لوگ اوپر اولاد اوسی عبد الملک کی کہ وہ چار تھے ولید بعد اوسکے سلیمان بعد اوسکے یزید بعد اوسکے
ہشام اور خلل ڈال دیا درمیان سلیمان اور یزید کے عمر بن عبد العزیز نے پس یہ سات ہین بعد خلفاے راشدین کے اور

بارہوان خلیفہ وہی ولید بن یزید بن عبدالملک ہی کہ مجتمع ہوگئی لوگ اوسکی اور جسوقت کہ مرگیا اوسکا چچا ہشام
پس خلیفہ رہا وہی ولید بن یزید قریب چار برس کے بعد اوسکے کہڑی ہوگئی لوگ اوسکی عداوت پر اور
قتل کیا اوسکو اور پہیل گئے فتنے اور متغیر ہوی احوال اوسدن سے اور نہ اتفاق ہوا اس بات کا کہ مجتمع ہوتے لوگ
اوپر کسی خلیفہ کے بعد اسکے **انتہی** بعد اسکے اپنے اس کلام پر دلائل لکھے ہین اور اس امر کو ثابت کیا ہے کہ
بعد ولید بن یزید بن عبدالملک کے خلفای بنی امیہ و خلفای بنی عباس مین سے کسی پر اجماع کل مسلمانونکا
نہین ہوا مین نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی کیون واعظ صاحب بہ حصر خلافت اربعہ تو ٹوٹ گیا اور
تیس برس کا زمانہ بھی سو برس سے بڑہ گیا اور آپ کی حدیث ثلثون سنۃ تشریف لیگئی اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ
یہ خلفا مابعد اربعہ جنکے نام بنام کی تصریح آپ کی علمائے فرمائی ہی آپ انکو داخل وعدۂ آیہ استخلاف سمجھتے
ہین یا نہین اگر کہیے گا کہ نہین تو ہم کہینگے کہ جو باتین جو آپنے خلفای اربعہ کے باب مین لکھی ہین اونکو آپ منکرین
خلافت ثلاثہ کے مقابلہ مین ہرگز ثابت نہین کر سکے اس سبب سے کہ آپ نے کوئی دلیل اونکی کتب مسلمہ سے پیش نہین کی
اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عمدۃ البیان کی جو عبارت لکھی اوس سے کچھہ مطلب آپکا ثابت نہوا لیکن ہم اون چار باتونکو
آپکی مسلمات سے ان خلفا مابعد کے باب مین ثابت کیے دیتے ہین (۱) خلافت پہچہ پس جب یہ خلفا حسب
تصریح آپکے علمای اعلام کے حدیث خلفاے اثنا عشر مین داخل ہین تو اونکی خلافت کے باب مین نص قطعی
اخبار مخبر صادق سے بخوبی ثابت ہوگئی پھر انکی خلافت کی صحت مین کیا کلام ہوسکتا ہے (۲) تمکین دین اسلام
یہ ظاہر ہے کہ خلفا ثلثہ سے انکی قلمرو کی وسعت بہت زیادہ تہی پہر عدم تمکین کی کیا وجہ ہے اگر ان خلفا کی
وہ کلی فتوحات لکھی جائین تو بہت طول ہوجای لیکن مین تاریخ الخلفا سیوطی کے صفحہ ۱۵۲ سے فقط ولید بن
عبدالملک کے وقت مین جو ملک فتح ہوے ہین اونکی فہرست لکھے دیتا ہون اور بخوف طوالت پوری عبارت نقل نہین
کرتا ہون آپ تو عربی دان ہین اوس صفحہ کو ملاحظہ کر کے اس فہرست سے تطبیق دیکھیے ۸۸ھ مین بکند بخارا۔ سردانیہ
مطمورہ قمیم بحیرۃ الفرسان۔ یہ ملک فتح ہوے اور ۸۹ھ مین جزیرہ توریہ۔ طوانہ۔ اور ۸۹ھ مین جزیرۂ منورقہ میورقہ
اور ۹۱ھ مین نسف۔ کش۔ شیرمان۔ مدائن۔ اور چند قلعے دریای آذربیجان اور ۹۲ھ مین کل ملک
اندلس فتح ہوگیا اور شہر ارمائیل۔ قرتون۔ اور ۹۳ھ مین دیبل وغیرہ کرج۔ برہم۔ باجا۔ بیضا۔ خوارزم۔ سمرقند

سند ۔ اور سنہ ۹۳ مین کابل ۔ فرغانہ ۔ شاش ۔ سندہ وغیرہ اور سنہ ۹۴ مین ۔ موقان ۔ شہر الباب اور سنہ ۹۶
مین ۔ طوس وغیرہ اور اسی سنہ مین خلیفہ ولید صاحب مرگئے ۔ اب اس کتاب کی مختصر عبارتون کو بھی سن لیجیے
صفحہ ۲۰۷ مین ہے اقام الجہاد فی ایامہ وفتحت فی خلافتہ فتوحات عظیمۃ یعنی قائم کیا ولید نے جہاد کو اپنے
زمانے مین اور اوسکی خلافت مین فتوحات عظیمہ حاصل ہوئین انتہی ۔ نیز اوسی صفحہ مین ہے قال ابن ابی عبلہ
رحم اللہ الولید واین مثل الولید فتح الہند والاندلس وبنی مسجد دمشق الخ یعنی کہا ابن ابی عبلہ نے کہ رحم کرے
اللہ ولید پر اور کہان ہو سکتا ہے کوئی مثل ولید کے فتح کیا اوسنے ہند و اندلس کو اور بنایا مسجد دمشق انتہی
و نیز ص ۲۰۵ مین ہے قال الذہبی عاش الجہاد فی ایامہ وفتحت فیہا الفتوحات العظیمۃ کایام عمر بن الخطاب یعنی
کہا ذہبی نے کہ زندہ ہوگیا جہاد اوسکے زمانے مین اور حاصل ہوئین فتوحات عظیمہ مانند زمانہ عمر بن خطاب کے
انتہی اب فرمایئے کہ تمکین اسلام کا ان خلفا کے وقت مین کیونکر انکا حصہ تھا (۳) تبدیل خوف بامن
ظاہر ہے کہ یہ بھی تابع ہے امر دوم کا یعنی تمکین دین اسلام جب ملک کی وسعت اسقدر ہو گئی تو پھر مسلمانون کو کہ
جو معتقدین خلافت ثلاثہ تھے کس بات کا خوف باقی رہگیا ہوگا (۴) عبادت کرنا خلفا کا باخلاص وخشوع یعنی
بلا شرکت اس مین خضوع وخشوع تو آپنے اپنی حاجت سے بڑھایا ہے آیت مین تو فقط یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا
ہے اور پھر خلفائے ثلثہ کا خضوع وخشوع آپ فی مطلق ثابت نہین کیا ہمنے رد البتہ کردی ہے ہاں عسی فرمایئے تو
و کیوں تو ان خلفا کو آپکے حضرات ثلثہ پر ترجیح ہے کہ وہ لوگ بڑھاپے تک بت پوجا کیے اور ان خلفا کا اول
عمر سے آخر عمر تک بت پوجنا ثابت نہین ہوتا اب یہ نہین کہ کونسی وجہ آپ لونگ اخراج کی نکالیے گا
شاید آپ کہیے کہ آیت مین لفظ منکم جمع حاضر کے لیے ہے تو ہم کہینگے کہ قرآن مین جو خطابات کہ حاضرین سے
ہین اونسے غائبین بلا وجہ وجیہ خارج نہین ہو سکتے ورنہ اوامر ونواہی قرآن کے کہ جو بصیغہ حاضر ہین منحصر
ہو جائینگے اہل اسلام موجودین عہد رسالت پناہی مین اور سب لوگ کہ جو آپکی وفات کے بعد پیدا ہوے ان خطابات سے
خارج ہو جائین اور تکالیف شرعیہ اونپر سے مرتفع ہو جائین اور جو شخص اس قول کا قائل ہو وہ یقینا باتفاق فریقین
کافر ہے ۔ علاوہ اسکے نواب صدیق حسن خانصاحب پہلے ہی آپ کے اس قول کی رد لکھ چکے ہین چنانچہ تفسیر فتح البیان
جلد [illegible] صفحہ ۲۰۳ لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین فرماتے ہین ہذا وعد من اللہ وہو وعد یعم جمیع الامۃ وقیل خاص بالصحابۃ

ولا وجہ لذلک یعنی خلیفہ کریگا حق سبحانہ وتعالیٰ اونھین اہل اسلام کو عوض مین کفار کے اور یہ ایسا وعدہ ہے کہ تمام
جمیع امت کو اور کہا گیا کہ وہ خاص ہے ساتھ صحابہ کے اور اسکی کوئی وجہ نہین ہے انتہی ہو نیز اوسی صفحہ مین [illegible]
سطرون کے فرماتے مین وقد بعد من قال انہا مختصۃ بالخلفاء الاربعۃ او بالمہاجرین یعنی اور تحقیق کہ بہت دور ہوگیا ہے
حق سے وہ شخص کہ جس نے کہا کہ تحقیق کہ وہ خلافت مخصوص ہے ساتھ خلفاے اربعہ کے یا ساتھ مہاجرین کے انتہیٰ اب
کہیے واعظ صاحب آپ کہان جائینگا اور کیا کہینگا اور کونسا رستہ چلیے گا میری دانست مین خلفاے ثلثہ کی محبت مین اس
شعر کو انشاد فرمایے شعر ز ہی حتم ضاقت علی المذاہب ۔۔ فواللہ لا ادری الی این اذہب یعنی آپ لوگونکی محبت مین میرے
اور سب راستے بند ہو گئے ہین پس واللہ مین نہین جانتا کہ کس طرف جاؤن لیکن ہان کہیے آپکے دل کی بات ہم کہدین چونکہ
عداوت [illegible] آپکے دل مین خوب مستقر ہے لہذا ان دونون فہرستون کو کہ جنمین آپ کی علماے اعلام کے
کلام سے تعدد خلفاے اثنا عشر مین نقص کی ہین ذکر کرنا [illegible] مستعجب ہے نہ ماننے کا اور مجمع حضرت علی بلکہ داماد رسول کا بھی
ہے لیکن ہم کہینگے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کی فہرست کو چاہیے اس بنا پر ماننا کہ اوسمین یزید بن معاویہ کا نام نہین ہے
لیکن قاضی عیاض کا متن اور اپنے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی شرح تو آپ کو ضرور مان لینا چاہیے اس سبب سے کہ اونھون نے
داد نصب عداوت جیسا کہ چاہیے دی ہے اور آپ کیطرح اخفا و استتار نہین کیا حضرت علی کو بیشک چوتھا خلیفہ شمار
کیا ہے مگر تنبیہ کیجیے بیشک بعد اوسکے خلافت کو اونھوں نے منتزع سمجھا ہے اور یزید معاویہ کے خلف الرشید کو تو بلا تکلف نہم
خلیفہ مان لیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ حسین کے لیے کسی بات کا انتظام نہین ہوا وہ پیاسے ہی قتل ہو گئے اب اس سے زیادہ
نصب کیا ہوگا اور یہ کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب یزید کی خلافت حق تھی تو معاذ اللہ حضرت امام حسین کا اوسپر
خروج کرنا ناحق ہوا اور آپ کی شہادت صحیح نہ ہوئی ہمارے خیمہ سے تو زیادہ نہین نکل سکتا محبت خاندان رسول سے
مجبور ہین آپ جو چاہیے اپنے مطلب کے موافق اسکے معنی سمجھ لیجیے اس سبب سے کہ اسکے بہت سے معانی موافق مذاق نواصب
اور خوارج کے پیدا ہو سکتے ہین اور اگر اتنی بات پر آپکا دل خوش نہو تو دیکھیے ہم تفسیر موضح القرآن سے ایک عبارت نقل
کرتے ہین جب اوسکو اس فہرست خلفا کے ساتھ ضم کیجیے گا تو آپکے بہت سے مقصد حاصل ہو جائینگے چنانچہ قرآن مجید مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی مترجم بزبان فارسی و اردو کہ جسکے حاشیہ پر تفسیر شاہ عبد القادر صاحب کہ جو شاہ عبد العزیز صاحب کے عزیز و [illegible]
ہین چھپی ہوئی ہے جسکا ہر کوئی سنی صاحب اس تفسیر سے عدول نہین کر سکتے اوسکے صفحہ ۱۱۹ مین تفسیر آیہ ولقد اخذ اللہ میثاق

بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنی عشر نقیباً الخ کے ذیل مین بعد ترجمہ ف بناکر لکھا ہی **ف** یہ بیان فرمایا ہی بنی
اسرائیل سے عہد لینا حضرت موسی کی آخر عمر مین یہ قصے ہین یہ سورت حضرت کی آخر عمر مین نازل ہوئی شاید
انکو سنایا سو سکے کہ ہمکو بھی یہی تقید ہی ایک عہد دس امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہون انکی مدد کرو وہ
بدل جسیسہ یہ ہی کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سردارونکی بیان فرمایا اسی اشارہ کو کہ حضرت نے بتایا ہی کہ میری
امت مین بارہ خلیفہ ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا ہی کہ جو خرابی ہوئی پہلی امت مین سو ہوگی تم مین سے جیسے وہ خراب
ہوئی پیغمبرونکی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کر **انتہی** اب فرمائیے یہ یزید خلیفہ برحق ٹہرتو
بنا بر آپکے علما کے اقوال کہ حضرت امام حسینؑ کا کیا نتیجہ ہوگا اب کیا اس سے بھی آپکا دل خوش ہوا ہوگا ورنہ
بھی اس فہرست کو نہ مانیے گا لیکن شاید آپ یہ دلیل یہ کہین کہ جب تک فہرست خلفا سے حضرت علیؑ کا نام خارج کیا جائے
ہم کیسے خوش نہ ہونگے تو خیر ہم ایک فہرست خلفا کی اور پیش کرتے ہین گو شاہ ولی اللہ اور قاضی عیاض وابن حجر
صاحب کی فہرست کو تو آپ نہ مانین تو اب اسکی ماننے مین آپ کو کیا عذر ہو سکتا ہی کنز العمال مولفہ ملا علی متقی جلد ششم کتاب الفتن
مطبوعہ مطبع ... حیدرآباد کی صفحہ ۲۲ مین لکھا ہی عن عبداللہ بن عمر قال تکون فی ہذہ الامۃ اثنا عشر خلیفہ ابوبکر الصدیق
اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ عثمان بن عفان ذوالنورین قتل مظلوما اوتی کفلین من الرحمۃ
ملک الارض المقدسۃ معاویۃ وابنہ ثم یکون السفاح ومنصور وجابر والامین والسلام وامیر العصب لا یری مثلہ ولا یدری مثلہ
کلہم من بنی کعب بن لوی فیہم رجل من قحطان۔ اس حدیث مین بارہون خلیفہ قحطانی کو قرار دیا ہی اب مین اسی
مضمون کی دوسری حدیث کو تاریخ الخلفای سیوطی کے صفحہ ۲۴۲ سے نقل کرتا ہون واخرج ابن عساکر عن عبداللہ بن عمرو قال
ابوبکر الصدیق اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ ... بن عفان ذوالنورین قتل مظلوما اوتی کفلین من الرحمۃ
معاویۃ وابنہ ملکا الارض المقدسۃ والسفاح والسلام والمنصور وجابر والمہدی والامین وامیر العصب کلہم من بنی کعب بن
لوی کلہم صالح لا یوجد مثلہ قال الذہبی لہ طرق عن ابن عمرو لم یرفعہ احد **یعنی** اور نکالا اس حدیث کو ابن عساکر نے عبداللہ
ابن عمرو سے کہ کہا اونسے کہ پہلا ابوبکر صدیق ہی پاگئے تم اوسکو دوسرے کا نام عمر فاروق ہی کہ جو ایک سینگ ہی
لوہے کا پاگئے تم اوسکو تیسرے کا نام عثمان بن عفان ہی کہ جو صاحب دو نورونکا ہی قتل کیا گیا مظلوم دیا جائیگا دو حصہ

لہ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ منہ

جبتے ہے چوتھا معاویہ پانچوین اوسکا بیٹا (یعنی یزید) یہ دونون بادشاہ ہین زمین مقدس کے (یعنی شام) کے
چھٹا سفاح ساتوان سلام آٹھوان منصور نوان جابر دسوان مہدی گیارہوان امین بارہوان امیر العصب کل
یہ خلفا اولاد سے کعب بن لوی کے ہونگے کل یہ صالح ہین کہ انکا مثل نہین پایا جاتا کہا ذہبی نے کہ اس
حدیث کے بہت طرق ہین ابن عمر اور کسی نے رفع نہین کیا انتہی یہان ایک امر قابل ملاحظہ ہے وہ یہ کہ
بانیان خلافت خلفاے اہل سنت نے صحت خلافت کی چار قاعدے مقرر فرمائی ہین کہ اگر اون مین سے ایک بھی
متحقق ہو جاے گا تو پھر صحت خلافت مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین ہو سکتا اول اجماع کہ جو خلیفہ اول
کیلئے اونکے نزدیک محقق ہوا اور اونکی خلافت جس سے قائم ہوئی حالانکہ وہ بھی ناقص و ناتمام تھا دوم استخلاف کہ جو
خلیفہ ثانی کیلئے ہوا یعنی حضرت صاحب اونکو سند خلافت وقت لکھ گئے سوم شورے کہ جسکی سبب سے حسب تدبیر حضرت ثانی
ثالث صاحب خلیفہ ہوے چہارم قہر و غلبہ کہ جو باعث امیر معاویہ خال المومنین کی صحت خلافت کا ہوا اب
انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہئے کہ ان حضرات ایمہ کیلیے تو نہین ایک سے امر ثابت کرتی ہین اور یزید بن معاویہ کیلیے
چارون باتین مجتمع ہین استخلاف تو ظاہر ہے کہ خال المومنین ہی نے سامنے اونکو خلیفہ مقرر کرگئے تھے و اجماع
امت ہونے مین بھی کچھ شک نہین کہ سوا حضرت امام حسین اور چند آدمیونکی اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جب دونون
باتون کے محقق ہونے کے بعد شورے کی تو کچھ ضرورت ہی نہ رہی اور قہر و غلبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ اپنی
دانست مین اوسنے خاندان رسالت کا استیصال کلی ہی کردیا اور کسی اہل اسلام نے دم نہ مارا پس
ثابت ہو گیا کہ یزید کی خلافت خلافت ثلثہ و نیز اوسکے باپ معاویہ سے زیادہ تر محکم تھی در یہ حال
اوسکے مابعد خلفا کا ہے خصوصا عبد الملک بن مروان سے ولید بن یزید بن عبد الملک تک کہ جو بقول شیخ الاسلام
ابن حجر مکی اونکا بارہوان خلیفہ اور خاتم الخلفا ہے پس اب ان لوگونکی خلافت کی صحت مین شک رکھنے والا دائرہ مذہب
اہل سنت و جماعت سے بالیقین خارج ہے اب حضرت واعظ صاحب اور اونکے اہل مذہب کو سوا اسکے کچھ چارہ
نہین ہے کہ شق اخیر کو اختیار کرین یعنی خلفاے مابعد کو داخل موعودلہم آیہ استخلاف سمجھین اور انکی خلافت
کو صحیح جانین لیکن اس شق اخیر کے اختیار کرنیمین کہ جس سے اونکو کچھ چارہ نہین ہے دو امر اونکے اوپر لازم ہو
جائینگے اول عداوت خاندان رسالت جو اونکے دل مین مستتر ہے اوسکا اظہار ہو جاے گا دوم ائمہ اسلام سے

خارج ہونا اونکا ضروری ہوگا بیان امر اول یہ کہ فہرستہاے مذکورہ بالا مین اکثر خلفاے بنی امیہ ہین اور انہون نے
جو کچھ سلوک اہلبیت سے کیا وہ ظاہر ہے پس اونکی خلافت کا صحیح جاننے والا ضرور ہے کہ العیاذ باللہ حضرت امام حسین کو
خارجی سمجھے کہ آپ نے یزید خلیفہ برحق اہل سنت پر خروج کیا اور شہادت آپ کی صحیح نہ جانے اور زید شہید و یحیی بن زید
کو بھی خارجی سمجھے کہ انہون نے بھی خلفاے بنی امیہ پر خروج کیا تھا پس ایسے شخص کو سوا اظہار عداوت اہلبیت رسالت
کے کیا چاہیے اور بنا بر مذہب اہل سنت وجماعت کے اسمین کچھ قباحت بھی نہین معلوم ہوتی چنانچہ اونکے اکثر علماے
اعلام وصوفیہ صافیہ کے اسطرح کے اقوال منقول ومشہور ہین چنانچہ نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب
حجج الکرامہ کے ص ۴۰۶ مین لکھتے ہین کہ ابن العربی مالکی گفت نہ کشت یزید حسین را مگر بسیف جد وی یعنی بسبب براے
یزید گردیدہ بود پس حسین بروی باغی باشد زیرا کہ کسان بسیار اقدام بر بیعت وے کردند و استخلاف پدر او را براے
وی اختیار کردند و با وجود استخلاف این بغی تمرد نباشد وشک نیست کہ پدرش معاویہ خلیفہ حق بود بہ نزول امام حسن
از براے وے واجماع مردم بروے **انتہی** اب ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اظہار عداوت اہلبیت اور کیا ہو سکتا ہے
کہ یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو باغی کہے اور بیان امر ثانی کا یہ ہے کہ خلفاے بنی امیہ کے فسق وفجور
وکفر وزندقہ کا کوئی سنی بھی انکار نہین کر سکتا پس جو شخص کہ باوجود ان سب باتون کے اونکو خلیفہ برحق سمجھے
وہ ہرگز دائرہ اسلام مین نہین رہ سکتا تفصیل مین بہت طول ہے مگر بعض خلفا کے حالات لکھتا ہون ولید بن
عبد الملک جسکی کثرت فتوحات تاریخ الخلفاے علامہ سیوطی ست مین نقل کر چکا ہون اوسکا جبار ہونا اوسی کتاب کے
ص ۱۵۵ مین لکھا ہے کان الولید جبارا ظالما یعنی ولید جبار اور ظالم تھا **انتہی** نیز اوسی کتاب کے ص ۱۶۳ مین سلیمان
بن عبد الملک کی زبانی کہ وہ بھی خلفاے اثنا عشر اہلسنت مین محسوب ہے لکھا ہے کہ کان الولید جبارا وانا الملک
الشاب یعنی ولید جبار تھا اور مین جوان بادشاہ ہون **انتہی** اور نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب نے
اپنی کتاب حجج الکرامہ مین خلفاے بنی امیہ کے بہت سے قبایح وشنایع لکھے ہین منجملہ اونکے صفحہ ۲۱۹ مین لکھتے ہین کہ
دیگر آنکہ اعتقاد داشتند کہ ہر کہ متقلد خلافت گشت از حساب وعقاب وثواب وعذاب رست ہشام بن عبد الملک روزے
در خطبہ خواند الحمد للہ الذی انقذنا من النار بہذا المقام یعنی سب حمد ثابت ہین واسطے ایسے اللہ کے کہ جسنے بچایا ہمکو آتش
جہنم سے بسبب اس مقام کے **انتہی** ونیز اوسی صفحہ مین لکھا ہے کہ یزید بن عبد الملک کہ بعد از عمر بن عبد العزیز خلیفہ شد

میخواست کہ بسیرت عمر بن عبد العزیز زندگانی کند چہل کس از پیران آن روزگار کہ از اعیان آن خاندان قرابت بودند آمدند و ادای شہادت نمودند کہ بر خلفا حساب و عذاب نیست لہذا باز بہ تبعیت اسلاف خود رفت **انتہی** واضح ہو کہ یزید بھی خلفاے اثنا عشر اہل سنت و جماعت میں موافق فہرست ابن حجر داخل ہے اور ظاہر ہے کہ جن لوگون کا یہ اعتقاد ہوگا پھر اونکو کسی کی بیعت کی اپنے دین کیا باک ہوگی و نیز اوسی صفحہ میں لکھا ہے و ولید بن یزید بن عبد الملک ارادہ کردہ بود کہ بکعبہ مکہ معظمہ رفتہ بر بام کعبہ بنشیند شراب خورد از دو شقاوت خود از انچہ بود روشن تر سازد و آمیش از و قوع آن عزیمت علیہ السلام حکم کردہ بار شد یدانتقام قبض روحش پرداخت و بدرک الاسفل روانہ ساخت **انتہی** واضح ہو کہ ولید بن یزید بموجب فہرست شیخ الاسلام ابن حجر سنیون کے بارہوین خلیفہ اور خاتم الخلفا مین و نیز اسی صفحہ مین لکھا ہے کہ در مسند امام احمد حدیث آمدہ لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ یعنی البتہ ہوگا اس امت مین ایک مرد کہ نام ہوگا اوسکا ولید البتہ وہ زیادہ شدید ہوگا اس امت پر فرعون سے واسطے اوسکے قوم کی **انتہی** پھر اوسکے نواب صاحب موصوف فرماتے ہین کہ سید حسن بن علی شدقم المدنی در تاریخ خود مسمی بزہر الریاض بعد ذکر ولید ایراد این حدیث مع ازیادہ بروایت سعید بن مسیب گفتہ کہ مردم گمان میکردند کہ آن ولید بن عبد الملک است پس ترمعلوم شد کہ مراد ولید بن یزید است **انتہی** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ ان دونون مین سے کوئی ولید مراد ہو ہمارا مطلب حاصل ہے کہ دونون سنیون کے خلفاے اثنا عشر مین محسوب و معدود ہین و نیز اوسی صفحہ مین لکھا ہے کہ ذکر ذہبی باسناد عن عمر رضی اللہ عنہ قال ولد لاخی ام سلمہ ولد فسموہ الولید فقال رسول اللہ صلعم سمیتموہ باسم فراعنتکم لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد لہذہ الامۃ من فرعون لقومہ یعنی ذکر کیا ذہبی نے ساتھ اپنی اسناد کی عمر سے کہ کہا اونہون نے کہ پیدا ہوا واسطے میرے بھائی سلمہ کے ایک لڑکا کہ نام رکھا لوگون نے اوسکا ولید پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تم لوگون نے اوسکا اپنے فراعنہ کے نام پر نام رکھا البتہ ہوگا اس امت مین ایک ایسا شخص کہ نام اوسکا ولید ہوگا البتہ وہ زیادہ شدید ہوگا واسطے اس امت کے فرعون سے واسطے اوسکی قوم کے **انتہی** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ ولید کی فرعونیت احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کچھ انھین ایک دو حدیثون پر موقوف و منحصر نہین ہے اور وہ سب صحاح اہل سنت و جماعت مین موجود ہین لیکن مین بخوف طوالت اسی مضمون کی فقط ایک حدیث کنز العمال جزو سادس کتاب الفتن صفحہ ۳ مطبوعہ حیدرآباد سے بھی نقل کرتا ہون عن ابن المسیب قال ولد لاخی ام سلمۃ غلام فسموہ الولید

فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمیتموه باسماء فراعنتکم لیکونن فی هذه الامة رجل یقال له
الولید هو شر علی هذه الامة من فرعون علی قومه قال (الزهری) ان استخلف الولید بن یزید فهو هو والا فالو
لید بن عبد الملک (نعیم) ترجمہ ابن مسیب سے منقول ہی کہ میرے بھائی سلمہ کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا گرو
اونسکا نام ولید رکھا بعد اوسکے ذکر کیا اس بات کا رسول خدا سے پس آنحضرت نے فرمایا کہ تم لوگون نے اس لڑکا کا نام اپنے
فرعونونکے نام پر رکھا ہی البتہ ہوگا اس امت مین ایک شخص کہ وہ ولید کہا جائیگا وہ بدتر ہی اس امت پر فرعون سے
اوسکی قوم پر زہری نے کہا ہی کہ اگر خلیفہ ہوا ولید بن یزید تو وہ یہ فرعون ہے اگر نہ پس ولید بن عبد الملک ہی انتہی یہ بندۂ ضعیف
کہتا ہی کہ ظاہر لفظ حدیث اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ولید بن یزید و ولید بن عبد الملک دونون مراد ہین اس سبب سے
کہ حدیث مین فراعنہ بصیغہ جمع واقع ہی اور تثنیہ پر اطلاق جمع کا کرنا زبان عرب مین شائع ذائع ہے کما لا یخفی علی المتتبع
نیز مجمع الکرامہ مین ص ۹۹ ہی صفحہ ۹۹ انکا لکھا و کتمنے قندی رومی در تاریخ خود گوید عجب است از ولید بن
فسق و کفریات بسیار آنجملہ اینست کہ روزی در مجلس اندر آمد دختر خود را دید نزدیک خود نشستہ است بر جست و بکارت
او زائل کرد و گفت این دین مجوس است این بیت بر خواند شعر من راقب الناس مات غما و فاز باللذة
الجسور یعنی جو شخص کہ خیال کرے آدمیون کی ملامت کا مر جاتا ہی غم مین اور پاتا ہی لذت کو جو شخص کہ دلیر
انتہی و نیز اسی صفحہ ۱۰۰ مین لکھا ہی در روزی مصحف را کشود این آیت بر آمد و خاب کل جبار عنید گفت
مرا می ترسانی مصحف را بند کرد و تیرے کہ در دست داشت بدان قرآن را زدن و پارہ کردن گرفت
تا آنکہ دریدہ شد بعدہ این ابیات بخواند اشعار اتوعد کل جبار عنید فها انا ذاک جبار عنید اذا ما جئت
ربک یوم حشر فقل یا رب مزقنی الولید ترجمہ اشعار کیا ڈراتا ہی تو ہر جبار سرکش کو پس آگاہ ہو
کہ مین جبار سرکش ہون جس وقت کہ ملاقات کرے تو اپنے پروردگار سے حشر کے دن تو کہہ دینا کہ ای میرے
پروردگار پھاڑ ڈالا مجکو ولید نے انتہی و نیز اسی صفحہ مین لکھا ہی کہ [illegible] روزی شنید نزد وی جاریہ
بود کہ با وی شراب میخورد [illegible] بنا بست [illegible] سوگند خورد کہ جز آن جاریہ دیگرے
امامت با مردم نماز نگزارد [illegible] آن جاریہ [illegible] بدست [illegible] باک بر خود دیدہ شد

قوم پر

١٥ [illegible]

دل صورت نمود و بامروه نماز کرد و همچنین با امهات اولاد وی خود وطی میکرد و اکثر این شنائع مع شئے
مد در طبقات محمود شاهی مذکورست از انجمله وی این نقل کرده که می گفت من بنیابت خالق ارض و سما عرشم
ن را نظم و نسق میدهم و محمد رسول خداست و نائب از رسول علی ست در روضة الصفا گفته که این
بیت بنسبت بآنحضرت صلعم گفته بود **شعر** تلعب بالخلافة هاشمی * بلا حق اتاه ولا کتاب * فقل لله
نی طعامی * وقل لله یمنعنی شرابی * و درهمان چند روز که این ابیات گفته کشته شد **انتهی ترجمه**
عار کھیلا ساتھ خلافت کے ایک ہاشمی (یعنی جناب رسول خدا) بغیر کسی حق کے کہ آیا ہو اوسکے پاس
ہ کتاب کے پس کہو واسطے اللہ کے کہ روک دے مجھکو میرے کھانے سے اور کہو واسطے اللہ کے کہ روک
مجھکو میری شراب سے انتہی اب بعد اسکے نواب صاحب جو تقریر منصفانہ فرماتے ہین وہ بھی قابل ملاحظہ ہے
مہ افسانہا سے این بابا کہ بسیار دراز ست انقدر که مذکور شد برای اعتبار تنبیه اہل کافیست و
ل اہل اسلام ہمان ست کہ دانشا گفته که طریق سلامت و ورع سکوت است از ایشان و اشتغال بعیوب
نفس خویش و ذکر خدا زیرا که اشتغال بایشان باسخیف سنا زیجواب شیطان و لقد احسن من قال **اشعار**
بے ان فی ذہنی لشغلا * بنفسی عن ذنوب بنی امیہ * علی ربی حسابہم تناہی * الیہ علم ذلک لا الیہ * و
بضائری ما قدموہ * اذا اللہ یغفر ما لدیہ * **ترجمہ اشعار** یعنی قسم ہے تیرے جان کی تحقیق میرے ذہن مین
شغل ہے اپنے نفس کے ساتھ گناہون سے بنی امیہ کے اور پروردگار میرے کی حساب انکا ہے منتہی ہوتا ہے
اور اسکے علم اسکا نہ طرف میرے اور نہیں ہے ضرر پہونچانے والا مجھکو جو کچھ کہ پہلے کیا ان لوگون نے جسوقت
بخشدے جو کچھ کہ میرے پاس ہے (یعنی گناہ) **انتہی** ای منصفو برائے خدا انصاف کرو کہ خود ہی نواب
صاحب یہ سب کچھ فسق و فجور و کفر و الحاد بنی امیہ کا بیان کرین و پھر اس کتاب کی صفحہ ۲۸ مین لکھین کہ عمال و
خلیفہ او رحمت عثمان را دعا و علی را سب کردند و نام اونمی بردند بلکہ ابو تراب می گفتند **انتہی** اور ص ۲۸ مین
فرماتے ہین کہ ہشتم عمر بن عبدالعزیز ست مادرش دختر عاصم بن عمر بن خطاب بود و بسبب وصیت سلیمان بجا
خلیفہ شد تا زمان او یعنی تا اول سنہ تسع و تسعین و ہم سب علی جاری بود و بے مجرد جلوس نواب وعمال
حکم بابطال سب نوشت و در خطبہ بجای ان قولہ تعالی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الایہ بخواند۔

ازان باز دشنام وہی علی موقوف و قرأت این آیۂ کریمہ معمول خطبار ممالک گردید جزاہ اللہ خیرا انتہی و در صفحہ ۱۶۵
مین بعد ذکر شہادت حضرت یحیی بن زید ارقام فرمائین کہ این بود شرح آنچہ در زمان تسلط بنی امیہ بر عترت مصطفی
واقع شد باختصار و ایجاز و ازین مجمل قیاس نما و بہ عہد در زمان تسلط ازان جماعت بسیار بوقوع آمدہ [illegible]
کبرای دین و ملت است کہ تا شصت و چند سال در جمعات و اعیاد بعمل می آمد و عمر بن عبد العزیز برفع این بدعت
موفق گردید انتہی و نیز ص ۱۹۰ مین فرمائین کہ و گذشت ذکر لعن ایشان بر لسان نبی ایشان انتہی اور پھر خود ہی
ان ملاعنہ کی لعن و طعن سے سکوت کرنے کو طریق سلامت و ورع قرار دین اور فرمائین کہ اشتغال بایشان بابے
عظیم است از ابواب شیطان الخ جیسا کہ ابھی مذکور ہوا عجب مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا اور عجب حال ہی اونکے
علما کا فاعتبروا [illegible] فسحقا لاصحاب السعیر لیکن وہ کیا کرین اپنے مذہب کی اصول سے مجبور ہین چنانچہ نواب صاحب
جو لکھا ہے کہ اشتغال ایشان بابے عظیم است از ابواب شیطان اسکا یہ مطلب ہے کہ جب ان لوگون پر لعن و طعن کا دروازہ کھل گیا تو رفتہ رفتہ لوگ اونکے
اساتذہ کے باب مین بھی گستاخی کرنیکی جرأت ہوگی یعنی کہ بانی مبانی انکے قصر خلافت و دار الامارۃ کے وہی بزرگوار ہین جنکو
ہر چند شیعہ جانتا ہے ان پر کیون لعن و طعن کرتے ہین اونکا سوا اسکے اور کیا قصور ہے کہ جن لوگون کو وہ دشمن اہلبیت
رسالت و غاصب خلافت حقہ سمجھتے ہین یہ اونکو بزرگ کہتے ہین اگر علماے اہلسنت کے نزدیک اونکی ایسے خطا پر
تو پھر اونکی علماے اجتہاد کیون نہین قائل ہو جاتے باب اجتہاد تو انکے یہان وسیع ہی ہے ظلم و ستم
کی بات ہی کہ بنی امیہ کفر و الحاد کرین فسق و فجور کو ہو نچا دین کہ علانیہ شراب پئین اور اپنی ماں بہنی تک
کو نہ چھوڑین اور خاندان رسالت کی قتل و غارت مین کوئی دقیقہ نا ٹھا رکھین اور و نیز صحابہ و اعیان وغیرہ
علانیہ منبرون پر سب و شتم و لعن و طعن کرین لیکن اونکا برا کہنا ممنوع اور وہ خطاے فاحش مین محسوب [illegible]
اور جو کوئی ان لوگون کو اور انکے اساتذہ کو برا کہے وہ رافضی ملعون کا خطاب پاوے ربنا افتح بیننا و بین
قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین نواب صاحب نے تو بہت کم لکھا ہی اور علماے اعلام
اہل سنت تو یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو معاذ اللہ خارجی و باغی قرار دیتے ہین چنانچہ ابن عربی کا
قول انھین نواب صاحب کی کتاب سے نقل ہو چکا ہے فافہم اطال اللہ [illegible] اب مین یہ کہتا ہون کہ اگر [illegible]
[illegible] مثالب بنی امیہ کے جو نقل ہوے کافی نہ ہون تو اس آیہ وافی ہدایہ کو ملاحظہ کرین کہ حق سبحانہ و تعالی

اپنے حبیب کو مخاطب کرکے کیا ارشاد فرماتا ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنة للناس
والشجرة الملعونة فی القرآن ونخوفهم فما یزیدهم الا طغیانا کبیرا ترجمہ
اور نہیں گردانا ہمنے اوس خواب کو کہ دکھلایا ہمنے تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگون کے اور درخت لعنت کیا ہوا
قرآن مین اور ڈراتے ہین ہم اونکو پس نہین زیادہ کرتا اونکو یہ ڈرانا مگر سرکشی بزرگ کو انتہی اس آیۂ
کریمہ مین خواب سے مراد وہ خواب ہے کہ جو جناب رسول خدا نے خلافت بنی امیہ کے باب مین دیکھا تھا اور
شجرۂ ملعونہ سے مراد شجرۂ نسب بنی امیہ ہے چنانچہ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی کے صفحہ ۹ مین بحوالہ تفسیر
ابن جریر یہ عبارت منقول ہے رای رسول اللہ صلعم بنی الحکم بن ابی العاص ینزون علی منبرہ نزو القردة فساءہ ذلک فما
استجمع ضاحکا حتی مات وانزل اللہ فی ذلک وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنة للناس یعنی دیکھا رسول خدا صلعم نے
اولاد حکم بن ابی العاص کو (یعنی مروان کو) کہ اوچھلتے ہین آپ کے منبر پر مانند اوچھلنے بندرون کے پس اس سے آپ کو
رنج ہوا پس وقت وفات تک پھر آپ کبھی نہین ہنسے اور نازل کی اللہ عزوجل نے اس باب مین یہ آیت وما جعلنا
الرؤیا التی الخ انتہی ونیز تفسیر بیضاوی کے صفحہ ۴۴۰ مین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے وقیل رای قوما
من بنی امیة یرقون منبرہ وینزون علیہ نزو القردة یعنی اور کہا گیا ہے کہ خواب مین دیکھا جناب رسول خدا نے
ایک قوم کو بنی امیہ مین سے کہ چڑھتے ہین آپ کے منبر پر اور اوچھلتے ہین اوسپر مانند اوچھلنے بندرون کے انتہی
اب ملاحظہ کیجیے کہ قاضی صاحب اسکے بعد کیا خوب تاویل فرماتے ہین اور رسول خدا پر جھوٹ بناتے ہین چنانچہ
لکھتے ہین کہ فقال هو حظهم فی الدنیا یعطونہ باسلامهم یعنی پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ وہی مرد یعنی صعود منبر
کہ جس سے مراد خلافت ہی حق اونہین بنی امیہ کا ہے دنیا مین کہ عطا کیے جائینگے وہ لوگ بسبب اونکے اسلام کے
انتہی مین کہتا ہون کہ غنیمت ہی کہ قاضی صاحب نے دنیا ہی مین اونکا حق اسلام خلافت کو تجویز کیا اور آخرت
مین کوئی حق نہین قرار دیا اور پھر بعد اوسکے فرماتے ہین وعلی ہذا کان المراد بقولہ الا فتنة للناس ما حدث فی ایامهم
یعنی اور بنا بر اسکے ہونگے مراد ساتھ قول اللہ تعالی الا فتنة للناس کے وہ فتن کہ جو اونہین بنی امیہ کے زمانہ خلافت

۱ در پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶ ۔ ۲ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۔ ۳ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ جلد اول [illegible]

مین جلوت ہوے **انتہی** ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست + و نیز تفسیر کشاف جلد اول صفحہ ۱۱۷ مین اس
آیت کی تفسیر مین لکھا ہے وقیل رأی فی المنام ان ولد الحکم یتداولون منبرہ کما یتداول الصبیان الکرۃ **یعنی** اور کہا
گیا ہے کہ دیکھا جناب رسول خدا نے خواب مین تحقیق کہ اولاد حکم کھیلتے ہین اونکے منبر سے جیسے کہ کھیلتے ہین لڑکے
گیند سے **انتہی** ان تفاسیر مین علماے اہل سنت کی، دوبارہ لازمی قابل ملاحظہ ہے کہ فتنۃ للناس کہ تو یہ
آیت باب بنی امیہ مین لکھتے ہین اور شجرۂ ملعونہ کہ جو اوسکے بعد بلا فاصلہ واقع ہے اور اوسی پر عطف ہے اور اسی
عطف کی سبب سے منصوب ہے اوسکو علیحدہ کیے دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے مراد شجرۂ زقوم جہنم ہے مثل ان
صلوۃ کی کہ لا تقربوا الصلوۃ پر عمل کرتے ہین وانتم سکارے کو الگ کر دیتے ہین علاوہ اسکے یہ بھی نہین سمجھتے کہ درخت کا
کیا قصور ہے کہ مستحق لعنت قرار پاے اور ملعونہ کہلاے جو مکلف ہوگا وہی افعال حسنہ پر مستحق رحمت و افعال
قبیحہ پر مورد لعنت ہو سکتا ہے پس سیاق آیت و نیز اس دلیل قطعی سے ثابت ہو گیا کہ شجرۂ ملعونہ سے شجرۂ نسب
بنی امیہ مراد ہے اور ہم لوگون کو مثل واعظ صاحب کے خصم کے مقابلے مین اپنی کتابون سے لکھنے کی ضرورت
نہین ورنہ اس مقام پر بہت کچھ لکھ سکتے تھے اب جناب واعظ صاحب آپکو سخت مشکل پیش آئی کہ کوئی عذر بہتر
آپ کے لیے باقی نرہا لیکن شاید اس مقام پر آپ یہ کہیے کہ آیۂ استخلاف مین عملوا الصالحات کی قید ہے اور چونکہ خلفاے
بنی امیہ فاجر و فاسق تھے لہذا اس آیت کے موعود لہم مین داخل نہین ہو سکتے لیکن اگر یہ ارشاد فرمائیگا تو اور بھی
اشکال بڑھ جائیگا اور آپسے سخت مواخذہ کیا جائیگا چند وجوہ سے اول یہ کہ آپنے اپنے خلفاے ثلاثہ کے اعمال
صالحہ کہان ثابت کیے اس آیۂ کریمہ مین کچھ اون لوگون کا نام تو نہین اور یہ آپ ہی کی کتابون سے محقق ہو چکا
کہ اس آیت کے مواعد عہد کرامت مہد جناب رسول خدا مین وفا ہو چکے پس آپ کو چاہیے کہ پہلے اون حضرات کے
اعمال صالحہ دلائل خارجیہ سے ثابت کیجیے بعد اوسکے جناب رسول خدا کے بعد اونکے زمانے کو اس آیت کا مصداق
قرار دیجیے اور یہ امر موقوف ہے اونکی خلافت کے حق ہونے کے ثبوت پر اسلیے کہ غاصب خلافت حقہ کا کوئی عمل صالح
قابل قبول نہین ہو سکتا اگرچہ وہ عبادت و ریاضت مین عمر باعور سے بھی زیادہ ہو جاے پس یہ بحث منجر ہو جائیگا
بحث خلافت کیطرف اور آپ کو لازم ہو جائیگا کہ پہلی انکی خلافت ثابت کر لیجیے تب اس آیت کو اونکے فضائل مین

لے مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی ۱۲ منہ

پیش کیجیے اور یہ محال ہے۔ دوم جب آپکے علماے اعلام نے اس بات کو مان لیا کہ مصداق حدیث خلفاے
اثنا عشر خلفاے بنی امیہ ہین تو اب آپکو کچھ چون وچرا نکرنا چاہیے اور مطلق دم نہ مارنا چاہیے اور اگر آپ کو انکی
خلافت کی قبول کرنے مین کسی طرح کا عذر وحجت ہو تو اپنے علما کے سامنے پیش کیجیے اور انکو کاذب ومفتری
قرار دیجیے ورنہ آپکی تکذیب کرین اور فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ کے مصداق ہو جاییے وکفی اللہ
المومنین القتال۔ سوم یہ کہ اگر آپنے اپنے علماکو کاذب ومفتری بھی قرار دیا اور اس بحث مین آپ انکے اوپر غالب
بھی ہوے تو پھر آخر حدیث خلفاے اثنا عشر کا مصداق آپ کس کو قرار دیجیے گا اسلیے کہ سوا خلفاے بنی امیہ اور بنی عباس
کی اور کون ہے اور بغیر ان خلفا کے شامل کیے ہوے بارہ خلیفہ کہان سے پورے ہونگے زیادہ برین نسیت کہ آپ بعض بنی امیہ
کو نکال کے بعض بنی عباس کو اس فہرست مین داخل کیجیے تو اس سے کیا ہوگا بنی عباس بنی امیہ سے کس بات مین کم ہین
فسق وفجور مین یا عداوت خاندان رسول مین بنی عباس مین سے تو کوئی ایک خلیفہ بھی ایسا نہ پائیگا کہ جو عمر بن عبدالعزیز
کے سے بھی صلاحیت رکھتا ہو اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو ہم ان لوگون کے فسق وفجور کو بھی تفصیل بیان کرتے اور
عداوت خاندان رسول تو ظاہر ہے کہ بنی امیہ کے وقت سے بھی زیادہ ان لوگون کے وقت مین قتل سادات و بنی فاطمہ
واقع ہوا تمام عالم اسکو جانتا ہے آپ خود اپنے کتب تواریخ مین ملاحظہ کر لیجیے اور اگر آپ تیسری فہرست کو مانیے گا جو
کہ بجنسہ تاریخ الخلفاے سیوطی سے بحوالہ ابن عساکر و ذہبی لکھی ہے تو اوس مین اول تو جناب امیر کا نام مندرج نہین ہے
اور دوسرے معاویہ اور یزید یہ دونون محسوب ومعدود ہین پھر اسکا ماننا پہلی فہرستون سے بھی زیادہ آپ کے
اور آپ کے مذہب کی حق مین مضر ہوگا اس سبب سے کہ عداوت خاندان رسالت کی قبول کر لینے مین پھر آپ کو کوئی
عذر نہین ہو سکتا اور یزید سے زیادہ کون فاسق وفاجر ہو سکتا ہے بلکہ ایسے شخص کو جو شخص خلیفہ برحق سمجھے وہ دائرہ
اسلام مین کیونکر داخل رہ سکتا ہے اب آپ یہ کیجیے گا کہ کوئی چوتھی فہرست تیار کیجیے گا اور جنکو کہ اپنے نزدیک خلفاے بنی امیہ
و بنی عباس مین سے صالح ولائق سمجھیے گا انکو اوسمین داخل کیجیے گا ہم کہینگے کہ اول تو ان دونون سلسلون
مین کسی ایسے شخص کا کہ جو صالح ہو ملنا محال ہے دوسرے یہ کہ آپکے بعض علما نے اس مسلک کو بھی اختیار کیا ہے
اور بہت سی فہرستین اس بنا پر بھی تیار کی ہین کہ آپس مین ایک دوسرے سے مختلف ہین پھر کوئی ایک کیونکر موثق ہوگا اور
بارہ خلیفہ کیونکر معین ہونگے اگر ہمکو خوف طوالت نہ ہوتا تو ہم بہت سی فہرستین آپ کے علما کی بنائی ہوئی پیش کر سکتے

اور کون اہل انصاف اس بات کو مان سکتا ہے کہ جناب رسول خدا ایسے بارہ خلیفہ مقرر فرمائیں کہ جنکو کوئی امت ہرگز
نہ پہچان سکے اور قیامت تک معین اور مشخص نہ کر سکے کہ وہ کون لوگ ہیں شاید آپ یہ کہیے کہ ان بارہ خلفا میں سے ہم
چار پانچ کی خلافت کو راشدہ سمجھتے ہیں اور باقی کو غیر راشدہ تو اول جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ اگر خلافت
خلفائے ثلاثہ درحقیقت بعد آنحضرت ہے نہ خلفاے مابعد بھی اوس سے خارج نہیں ہو سکتے تو یہ تفریق کہاں سے نکلیگی کہ بعضوں
کی خلافت راشدہ ہو اور بعضوں کی غیر راشدہ دوسرے الفاظ حدیث بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیں تو بعض میں آیا ہے
کہ لا یزال ہذا الامر عزیزا اور بعض میں لا یزال ہذا الامر صالحا اور بعض میں ان ہذا الامر لا ینقضی اور بعض میں لا یزال الاسلام
عزیزا اور بعض میں لا یزال ہذا الدین قائما حتے یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم تجتمع علیہ الامۃ اور بعض میں لا تہلک ہذہ الامۃ
حتے یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق اور یہ اختلافات میں نے فقط تاریخ الخلفاء سیوطی کے
ہیں وہ سے منتخب کرکے لکھے ہیں اور اگر اور کتب کیطرف رجوع کیجائے تو اور بہت سی الفاظ مع خلفاء اثنا عشر
میں نکل سکتے ہیں پس اب فرمائیے کہ جن خلفا کے باب میں یہ ہو کہ انکے سبب سے اسلام دین کی عزت ہوگی اور یہ دین
قائم رہیگا اور یہ امت ہلاک نہ ہوگی اور وہ سب ہدایت و دین حق پر عمل کرینگے اور سوا اسکے اور فضائل کہ جو ان عبارات
مختلفہ سے نکلتے ہیں ایسے خلفا کی خلافت غیر راشدہ کیونکر ہو سکتی ہے علاوہ اسکے جو تیسری فہرست جسمیں تاریخ الخلفاء سے
بحوالہ ابن عساکر و ذہبی لکھی ہے اور اوسمیں معاویہ و یزید [illegible] ناپاکی بھی مندرج ہیں خود اوسکے اخیر میں یہ عبارت موجود ہے
کہ کلہم صالح لا یوجد مثلہم یعنی وہ سب صالح ہونگے اور کوئی اونکا مثل نہیں پایا جائیگا انتہی اب آپ صالح و
غیر صالح اور راشد و غیر راشد کا فرق کہاں سے نکالیے گا اب ہم کل سنیوں سے خطاب کرکے کہتے ہیں کہ اے حضرات
اہل سنت و جماعت اگر تم خدا و رسول و روز جزا و سزا پر ایمان لائے ہو تو پھر تمکو اوس رسول کی خاندان سے جسکا
کلمہ پڑھتے ہو کیا عداوت ہے کہ اس حدیث خلفاے اثنا عشر کی ہزار ہزار طرح سے اونکے دشمنوں پر اور قاتلوں پر
تطبیق کرتے ہو اور پھر کسیطرح نہیں ہو سکتی اے مسلمانو اگر تم اپنے اسلام میں سچے ہو اور محبت رسول و آل رسول کا
دعوی ہے تو اس حدیث سے وہ ائمہ اثنا عشر کیوں نہیں مراد لیتے کہ جنکے اول برادر و داماد رسول زوج بتول
اور باقی سب گیارہ امام جگر گوشہ جناب محمد مصطفے اور قرۃ العین فاطمہ زہرا و حضرت علی مرتضے ہیں کہ آخر
اونکے حضرت مہدی دین قائم آل عبا ہیں سب کے سب طیب و طاہر اور پاک و پاکیزہ ہیں اور اول عمر سے آخر

تم تک ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہین اور ہر جنس نقص و عیب سے پاک ہین صلوات اللہ علیہم اجمعین الی یوم
الدین اگر تم کہو گے کہ وہ تو خود خوف و تقیہ مین بسر کرتے تھے پھر اس آیہ استخلاف کی تطبیق اونپر کیونکر ہوگی تو ہم کہینگے
کہ ہم کتب اہل سنت کے مقابلے مین اس آیہ کریمہ سے ان سب کی امامت و خلافت پر استدلال کرتے ہین ہم تو کتب
اہل سنت ہی سے ثابت کر چکے کہ فی الجملہ یہ وعدہ باب موکدا حضرت علی مرتضیٰ کے زمانے مین وفا ہوے اور
تمام و کمال اسکا حضرت صاحب الزمان مہدی دین کے زمانے مین ہوگا کہ جو ہمارے بارہوین امام ہین حضرات
ائمہ اثنا عشر کی اثبات امامت و خلافت پر اور بہت سی ادلہ قطعیہ ہین کہ انھین مین سے ایک یہ حدیث خلفاے
اثنا عشر بھی ہے اگر تم کہو گے کہ نہ اونپر امت نے بیعت کیا نہ اونکی بیعت واقع ہوئی پھر اونکی خلافت کیونکر منعقد ہوگی
اور وہ کیونکر خلیفہ ٹہرینگے تو ہم کہینگے کہ دیکھو اسکا جواب کو اچھی طرح سمجھ لو اور ہم جانتے ہین کہ یہی بہت بڑا شبہ ہے
کہ تمکو لاحق ہوا ہے اور حق کیطرف رجوع نہین کرنے دیتا اور سبب اسکا یہ ہے کہ نہ تم اچھی طرح خدا کو پہچانتے ہو نہ رسول
کو نہ دنیا کو نہ آخرت کو اور امام کو تو بالکل ہی نہین جانتے اس سبب سے یہ شبہ تمکو عارض ہوتا ہے پس ہم تمکو ایک
مختصر تقریر مین یہ سب باتین سمجھا دیتے ہین پہلے یہ سمجھو کہ حق سبحانہ و تعالی خالق ہے جمیع مخلوقات و ممکنات
کا اور غنی بالذات ہے وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہین ہے پس اگر تمام عالم کافر اور گمراہ ہو جاوے اور اوسکی خدائی سے
انکار کرے تو اوسکی خدائی مین کیونکر فرق آسکتا ہے اور اوسکے ملک و سلطنت مین کیا نقص وارد ہو سکتا ہے اگر کتب
تواریخ و احادیث کو دیکھو تو تمکو معلوم ہو جاوے کہ بہت سے زمانے اس دنیاے ناپائدار مین ایسے گذر چکے ہین کہ جن مین
سواے معدودے چند کے اور کوئی خدا کو پہچانتا بھی نہین تھا اور نہ اوسکی عبادت کرتا تھا پس اس سے معاذ اللہ کیا اوسکی
خدائی مین فرق آگیا دوسرے یہ سمجھو کہ نبی نائب ہوتا ہے خدا کا اور بھیجا جاتا ہے اوسکی طرف سے تمام خلق یا بعض خلق
کی ہدایت کے لیے پس اگر کوئی اوسکا کہنا نہ مانے اور اوسکی اطاعت نکرے تو اوسکی شان نبوت مین کچھ فرق نہین آسکتا
اور وہ ہر حال مین نبی ہے خواہ اوسپر کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے تیسرے یہ سمجھو کہ امام نائب اور خلیفہ ہوتا ہے
رسول کا اور منصوب اور منصوص ہوتا ہے خدا و رسول کیجانب سے پس اگر کوئی اوسکی اطاعت نکرے اور اوسکا
کہنا نہ مانے تو بھی اوسکی امامت و خلافت مین فرق نہین آسکتا وہ ہر حال مین امام و خلیفہ رسول ہے چوتھے یہ سمجھو کہ یہ
دنیاے ناپائدار نہایت بیقدر اور ذلیل و خوار ہے حق سبحانہ و تعالی کے لاتعد و لاتحصے فرشتے ہین کہ جو ازل سے

ابتک اونکی عبادت و تقدیس و تہلیل و تمجید و تحمید مین مشغول ہین بعض قیام مین ہین اور بعض قعود مین اور بعض رکوع
مین اور بعض سجود مین پس اہل زمین کی عبادت کی اونکی عبادت کے سامنے کیا وقعت و مقدار ہے حالانکہ حق
سبحانہ و تعالی بے نیاز ہے اور عبادت اہل آسمان و زمین کسی کی اوسکو پروا نہین ہے اسلیے کہ وہ غنی بالذات ہے
جو بندہ عبادت کرتا ہے وہ اپنے واسطے جو اطاعت کرتا ہے وہ اپنے واسطے کہ اوسکا نفع اسی عبد کیطرف راجع ہوتا ہے
نہ معبود کیطرف چنانچہ وہ خود فرماتا ہے ومن کفر فان ربی غنی کریم اسی طرح اوسنے اپنے انبیا اور اولیا اور اپنے
انبیا کے نواب اور خلفا کے لیے جو مراتب و مدارج آخرت مین معین فرمائے ہین اور جنکی بابت کہ فرماتا ہے واذا رأیت
ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا اونکو آگے اس دنیاے ناپائدار کی کیا حقیقت اور یہانکے ملک و سلطنت و بادشاہت کی
کیا وقعت ہوسکتی ہے اگر تمام دنیا اونسے برخلاف ہوجاے تو اون حضرت کو کیا غم ہے اور اگر کوئی اونکی اطاعت
نکرے تو اونکی نبوت و امامت و خلافت مین کیا نقص وارد ہوسکتا ہے بلکہ جسقدر منکرین و مدبرین سے اس دنیاے
فانیہ مین ان حضرات کی ذوات مقدسہ کو ایذا و زحمت و تکلیف پہونچتی ہے اوسیقدر اونکے لیے اعلاے مراتب
اخرویہ ہوتا ہے اسلیے کہ حق سبحانہ و تعالی نے محض اپنے لطف و رحمت سے کہ جسکو اوسنے خود ہی اپنے اوپر واجب
فرمایا ہے بدلیل آیہ وافی ہدایہ کتب علی نفسہ الرحمۃ انبیا و رسل کو اپنے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور بعد اونکے
امام اور خلیفہ مقرر کیے کہ خلق ہدایت پاوے اور عبادت حق سبحانہ و تعالی بجا لاوے اور خود ہی اسکا نفع اوٹھاوے
اور نعمات اخرویہ کے کہ جو بے فنا اور لازوال اور غیر منقطع ہین مستحق ہو پس جو کام حق سبحانہ و تعالی کا تھا وہ اوسنے
پورا کر دیا اور اطاعت کرنا اور نکرنا اور ایمان لانا اور نہ لانا یہ خلق کا کام ہے حق سبحانہ و تعالی کسی پر جبر و ظلم
نہین کرتا چنانچہ خود فرماتا ہے کہ من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر اور نیز فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد
تبین الرشد من الغی پس عدم اطاعت خلق کا ضرر خود اوسی خلق کیطرف متوجہ ہوگا نہ خدا کی خدائی مین
اوس سے کچھ حرج نہ نبی و امام کی نبوت و امامت مین اوس سے کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے ای حضرات اہل سنت
و جماعت بہت سے نبی دنیا مین ایسے گذرے ہین کہ جنکی نبوت کو کسی ایک نے بھی نہین تسلیم کیا اور تم خود بھی
اونکو نبی سمجھتے ہو پھر کیا اس سبب سے اونکی نبوت مین کچھ فرق آگیا اگر تم کہوگے کہ امم سابقہ نے جو انبیا کا کہنا نہ مانا
و اونپر ایمان نہ لائے تو اونپر عذاب الٰہی نازل ہوا اور سب کے سب ہلاک ہوگئے مثل قوم نوح و ہود و صالح

ورہو وشعیب علیہم کے کہ اونکے قصے خود قرآن میں مذکور ہیں اس امت میں ائمہ معصومین کی تکذیب کا نتیجہ تو کچھ بھی نہ ہوا تو ہم کہینگے کہ اول تو نہ تمام پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس امت سے بہ برکت جناب رسول خدا ایسا عذاب مرتفع ہو چکا ہے اور میں یہاں بھی ایک حدیث کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد جلد ششم کتاب الفتن صفحہ ۲۹ سے نقل کرتا ہوں انہا صلوۃ رغبۃ ورہبۃ سألت اللہ فیہا ثلاث خصال فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سألتہ ان لا یصیبکم بعذاب اصاب من کان قبلکم فاعطانیہا وسألتہ ان لا یسلط علی بیضتکم عدوا فیجتاحہم فاعطانیہا وسألتہ ان لا یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض فمنعنیہا (طب والضیاء عن خالد الخزاعی) (حم ت ن حب والضیاء عن خباب) **ترجمہ** تحقیق یہ نماز ہے جو رغبت اور خوف کی ساتھ تھی میں نے اللہ تعالی سے تین چیزوں کا سوال کیا پس دو چیزیں عطا فرمائیں اور ایک نہیں عطا فرمائی سوال کیا میں نے کہ تمکو ایسے عذاب سے نہ ہلاک کرے کہ جو تمھارے قبل کے لوگوں پر نازل ہوا ہے پس میری یہ دعا قبول فرمائی اور سوال کیا میں نے کہ تمھارے ملک کے اوپر کسی دشمن کو مسلط نکرے کہ اوسکو برباد کردے پس میری یہ دعا بھی قبول فرمائی اور سوال کیا میں نے کہ ذکر دے تمکو گروہ گروہ اور نہ چکھاوے تمھارے بعض کو لڑائی بعض کی یہ دعا میری نہیں قبول فرمائی انتہی ثانیا انبیاے موصوفین پر کچھ موقوف نہیں ہے بہت سے ایسے انبیا بھی گذرے ہیں کہ اونکی امتوں نے اونکی تکذیب کی یہانتک کہ اونکو شہید کیا اور پھر اونپر کچھ عذاب نازل نہیں ہوا خصوصا یہ واقعات بنی اسرائیل میں اکثر ہوے ہیں کہ جیسے اس امت کی نسبت خود نص بالنص سے ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی اپنی کتاب مجید میں مقام متعددہ میں خبر دیتا ہے سورہ آل عمران جزو چہارم میں یہود سے خطاب کرکے فرماتا ہے فلم قتلتموہم[1] ان کنتم صادقین　وینز اوسی سورے میں فرماتا ہے سنکتب[2] ما قالوا وقتلہم الانبیاء بغیر حق　یہیں بھی ہم کی ضمیر یہود ہی کیطرف پھرتی ہے کہ جو بنی اسرائیل تھے وینز سورہ محصنات جزو ششم میں فرماتا ہے فبما نقضہم[3] میثاقہم وکفرہم بآیات اللہ وقتلہم الانبیاء بغیر حق اس آیہ میں بھی مراد یہود سے ہے وینز سورہ آل عمران جزو چہارم میں فرماتا ہے یقتلون[4] الانبیاء بغیر حق

---

[1] پس کیوں قتل کیا تمنے انبیا کو اگر تم سچے تھے ۱۲ [2] عنقریب لکھینگے ہم جو کچھ کہ وہ یہود کہتے تھے اور اونکے قتل کرنے کو انبیا کے نہیں ناحق ۱۲ [3] پس بسبب اون یہود کے عہد توڑنے کے اور کفر اونکے کے ساتھ آیات خدا کے اور قتل کرنے اونکے کے انبیا کو ناحق ۱۲ [4] اور قتل کرتے تھے وہی یہود انبیا کو ناحق ۱۲

میں نے بثبوت سوالات یہ آیتیں پوری بعینہٖ لکھیں جن سنی صاحب کا جی چاہے اونہی تفاسیر سے ملاحظہ کر لیں کہ ان
آیتوں میں مذمت قاتلان انبیائے بنی اسرائیل میں یا نہیں اور اسی طرح کے آیات کلام مجید میں بہت ہیں مگر بخوف
درازی بہت کو لکھنا چاہئے کہ وہ لوگ نبی خدا اور اوسکے رسول موسیٰ اور اونکی کتاب توریت پر ایمان لانے کا
دعوی کرتے تھے کہ جو انبیا کو قتل کرتے تھے ویسا ہی اس امت میں بھی جو لوگ خدا اور اوسکے رسول جناب محمد مصطفیٰ اور
کتاب قرآن پر ایمان لانے کا دعوی کرتے تھے اونھوں نے ذریت سید المرسلین ائمہ معصومین کو قتل کیا کہ جو علمائے حق
کا انبیائے بنی اسرائیل کے مصداق ہیں جیسے بنی اسرائیل اون انبیا پر ایمان نہ لائے ویسے ہی یہ لوگ ان ائمہ پر ایمان
نہ لائے مطابق النعل بالنعل پس اسمیں استبعاد کونسا ہے اگر تم کہوگے کہ انبیائے بنی اسرائیل نے تقیہ نہیں کیا یہانتک کہ وہ
شہید ہوئے ائمہ معصومین نے کیوں تقیہ کیا تو ہم کہینگے کہ ہم جانتے ہیں کہ تم اپنے اس شبہہ کو نہایت قوی
سمجھتے ہوگے اسکا جواب اچھی طرح غور کرکے ملاحظہ کرو تاکہ یہ شبہہ تمھارا رفع ہو جائے واللہ یہدی من یشاء الی صراط
مستقیم اب ہم اسکے چند جواب دیتے ہیں کہ ہر ایک انمیں سے حق و صدق و درست ہے اول یہ کہ ہم اس بات
کو تسلیم نہیں کرتے کہ انبیا نے کسی وقت تقیہ نہیں کیا بلکہ حق یہ ہے کہ بعض اوقات میں وہ حضرت تقیہ کرتے تھے
اور بعض میں نہیں کرتے تھے اور یہ موجب حکم الٰہی کے تھا کہ جسوقت جو حکم ہوتا تھا وہ بجا لاتے تھے اور حضرت موسیٰ اور
حضرت ابراہیم وغیرہ کا بعض اوقات میں تقیہ کرنا خود اہل سنت و جماعت کی کتابوں سے ثابت ہے اسی طرح جناب رسول خدا
بھی ابتدائے اسلام میں تقیہ فرماتے تھے اور خود [illegible] صاحب نے باب نہم فصل پنجم صفحہ ۲۰۰ میں لکھا ہے کہ تقیہ کا حکم اول
زمانہ اسلام میں تھا مگر وہ بھی چند ماہ تک رہا اور حق یہ ہے کہ آپ ابتدائے بعثت سے کئی برس تک تقیہ فرماتے تھے اور لوگوں کو
خفیہ اسلام کیطرف دعوت کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیۂ کریمہ نازل ہوا فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین
یعنی پس ظاہر کر تو اوس چیز کو کہ ساتھ اوسکے حکم کیا جاتا ہے تو اور اعراض کر مشرکوں سے انتہی (جزو چہاردہم سورہ
حجر) اور بعد اس آیت کے نازل ہونے کے آپ نے اظہار دعوت اسلام کیا اور اوسی حالت تقیہ میں حضرت
ابوبکر نے جو آپ کے حکم کے خلاف اظہار کیا تو کفار نے جیسی اونکی زد و کوب کی سب ہی جانتے ہیں چنانچہ جسقدر
تاریخ الخلفاء سیوطی مذکور کی صفحہ ۴۰ میں یہ کیفیت لکھی ہے اور باقی اور کتب تواریخ میں مفصل لکھا ہوا ہے جسکا جی
چاہے ملاحظہ کر لے پس جسوقت تک حکم خدا رہا آپ نے تقیہ فرمایا اور جب حکم خدا ہوا آپ نے اظہار کیا اور جب

حکم خدا جہاد کے لیے آیا تو آپ نے جہاد شروع فرمایا اسی طرح بعض ائمہ معصومین نے بموجب حکم خدا و رسول تقیہ
کیا اور بعض نے بعض اوقات میں نہیں کیا اور فعل معصوم پر غیر معصوم اعتراض نہیں کر سکتا اس سبب سے کہ اونکے
سب اقوال و افعال موافق حکم خدا کے ہوتے ہیں اور جواز تقیہ و بعض اوقات میں وجوب تقیہ آیات متعددہ
و خود اہل سنت و جماعت کی کتابوں کی احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور یہ بحث باب پنجم اور باب نہم فصل
پنجم کے جواب میں آئیگا یہ مقام اسکی تفصیل کا نہیں ہے فانتظرہ اگر تم کہوگے کہ انبیا اگر تقیہ کرتے تو پھر شہید
کیوں ہوتے تو ہم کہینگے کہ ائمہ معصومین دشمنوں کے ہاتھ سے کب بچے چنانچہ جناب امیر اور حضرت امام حسین
تلوار سے شہید ہوئے اور نو امام زہر سے شہید کیے گئے اور بارھوین امام موجود ہیں مگر غائب مستور جب حکم خدا
ہوگا تو ظاہر ہونگے پس اس سے معلوم ہوا کہ شہادت دلیل عدم تقیہ نہیں ہے اگر تم کہوگے کہ جب [illegible] جان کی
حفاظت نہ ہوئی تو پھر تقیہ سے کیا فائدہ ہوا تو ہم کہینگے کہ ایک مدت تک ہوئی اور بعض اوقات میں نہ ہوئی
و اگر خیال کرتے تو اول امامت ہی میں شہید کیے جاتے او باب ہدایت مسدود ہو جاتا اسی طرح ممکن ہے
کہ جو انبیا بنی اسرائیل کے ہاتھ سے شہید ہوئے اونھوں نے بعض اوقات میں تقیہ کیا ہو اور بعض میں
نہ کیا ہو یہاں تک کہ نوبت شہادت آئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خود اونھوں نے اظہار حق نہ کیا ہو اور منافقین
باعث افشائے اسرار ہوئے ہوں اور یہ افشا موجب شہادت ہوا ہو اور یہی شق اخیر زیادہ شیعہ اہل بیت سے
ثابت ہوتی ہے مگر ہم اپنے بیان کی احادیث مخالفین کے مقابلے میں پیش نہیں کرتے اسمقام پر اتنا ہی کافی
ہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال یعنی جب یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اونھوں نے قبل شہادت بعض اوقات
میں تقیہ کیا ہو اور وقت شہادت حکم خدا اظہار کے لیے ہوا ہو نیز یہ احتمال کہ وہ حضرت حالت تقیہ ہی میں
بسبب افشائے اسرار منافقین شہید ہوئے ہوں تو اب شہادت سے اون حضرت کی عدم تقیہ پر استدلال
نہیں ہو سکتا **دوم** یہ کہ انبیا کو زیادہ ضرورت ہوئی ہے اظہار حق کی بنسبت ائمہ کے اور سبب اسکا یہ ہے
کہ نبی مبعوث ہوتا ہے حق سبحانہ و تعالی کیجانب سے پس جب تک کہ وہ اپنی نبوت کا اظہار نہ کرے امت پر
اتمام حجت نہیں ہو سکتا اور امام منصوب من اللہ و من الرسول ہوتا ہے اور نبی اوسکو اپنے سامنے امت پر
اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کر جاتا ہے پس نبی کے سامنے امام کے باب میں اتمام حجت ہو جاتا ہے لیکن بسبب تقیہ

امام کا نبی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ معتقد ہے کہ حضرت ختمی مآب خاتم الانبیا تھے اور اوس سے پہلے
ایک زمانے مین بہت سے نبی مبعوث ہوتے تھے کیونکہ اوس وقت مین کثرت کی ہوتے تھے پس شہادت
بعض اگر بسبب عدم تقیہ بھی ہو تو بسبب وجود بعض دیگر باب ہدایت بالکل مسدود نہین ہو سکتا تھا اور ہمارے رسول
خاتم الانبیا تھے اور تمام عالم پر مبعوث ہین آپ کا خلیفہ اور جانشین بھی ایک ہی شخص ہوتا تھا کہ جو باعث ہدایت
کافہ انام ہوتا تھا پس اگر اوسکی شہادت بسبب عدم تقیہ قبل وقت ہو جاتی واقع ہوتی تو باب ہدایت بالکلیہ
مسدود ہو جاتا لیکن اگر تم الزام پر کہو گے کہ جب حضرت ائمہ تقیہ کرتے تھے تو باب ہدایت کا کھلنا کہان ثابت ہوا بلکہ
وہ تو خود ہی تقیہ سے مسدود ہو گیا تو ہم کہینگے کہ یہ تمہارا کہنا ناشی ہے تمہاری نافہمی اور عدم تدبر سے ائمہ معصومین
بالکلیہ اظہار حق کا اخفا اور استتار نہین فرماتے تھے بلکہ اپنے خواص اصحاب سے کہ جو عہد رسول خدا پر کہ جو باب خلافت و
امامت امیر المومنین و ائمہ معصومین مین واقع ہوا تھا قائم تھے و نیز ایسے لوگون پر کہ جن مین قابلیت قبول حق
کی پاتے تھے اپنی امامت کا اظہار کرتے تھے اور اسی سبب سے لوگ ہدایت پاتے تھے جیسا کہ رسول خدا ابتدائے
اسلام مین بعض لوگون پر جنہین قابلیت قبول اسلام کی پاتے تھے خفیہ و پوشیدہ دعوت اسلام کرتے تھے
اور لوگون کی ہدایت بعض ائمہ کے وقت مین کم اور بعض مین زیادہ ہوئی جیسا کہ بعض زمانہ عہد رسول خدا
مین لوگ کم ایمان لائے اور بعض مین زیادہ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے وقت مین ہزارون
آدمیون کو ہدایت پانا ثابت ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے وقت مین تو اسقدر اس مذہب کا
شیاع ہوا کہ آپکے معتقدین امامت کی تعداد آلاف الوف کو پہونچ گئی اور اسی سبب سے یہ مذہب جعفری کہلاتا ہے
اور آپ کی طرف منسوب ہے جیسے کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب اصول دین مین ابو الحسن اشعری کی طرف
منسوب ہے اور یہ لوگ اشاعرہ کہلاتے ہین اور فروع یعنی فقہیات مین انکے ائمہ اربعہ کی طرف اور یہ لوگ
حنفی اور مالکی اور حنبلی اور شافعی کہلاتے ہین اگر تم الزام پر کہو گے کہ جب تمہارے ہی بیان سے ثابت
ہوگیا کہ بعض ائمہ کے ہزارون آدمی تابع تھے تو پھر انکو تقیہ کیونکر جائز ہوا بلکہ خروج و ظہور و جہاد کرنا چاہیے
تھا تو ہم کہینگے کہ ظاہر مین یہ شبہ تمہارا قوی ہے مگر باطل محض اور بالکل مشابہ ہے تمہارے رئیس الرؤسا و
امیر الامرا خلیفہ ثانی صاحب کی شک و شبہ سے کہ جو اونکو صلح حدیبیہ مین واقع ہوا تھا بلکہ حقیقت مین یہ دو قران

شبہ یہ کہ ... اور جناب رسول خدا کی یہ صلح بالکل مشابہ تھی تقیہ حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق
علیہما السلام سے کہ آپ کی ساتھ باوجود اسکے کہ چودہ سو آدمی تھے لیکن آپنے کفار مکہ سے ایسی صلح کی کہ جس سے
کفار کو معلوم ہوتا تھا کہ معاذ اللہ آپ اونسے دب گئے خصوصاً اس شرط صلحنامہ سے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہوکے
حضرت کی پاس آئے تو آپ اوسکو واپس کردین اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کافرونکے پاس جاوے تو وہ
اوسکو نہ پھیرین چنانچہ مدارج النبوۃ مطبوع مطبع نولکشور جلد دوم کی ص ۲۴۴
و معارج النبوۃ مطبوع مطبع مذکور رکن چہارم ص ۱۹۹ مین اس شرط کا مضمون بیان
ہے اور ابو جندل کا قبل تکمیل صلحنامہ مسلمان ہوکے آنا اور حضرت کا اوسکو مشرکون کو حوالہ کردینا لکھا ہوا ہے و نیز
اور بہت سی کتب ... و تواریخ مین لکھا ہے پس ایسی ہی باتون سے خلیفہ موصوف کو نبوت ہی مین شبہہ پڑگیا
اور اوسکو نہایت ... تعجب و تذبذب کرکے اپنے اقران و امثال سے بیان کرتے تھے و کذلک
جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا
اور ... دیکھا یہ ہے کہ غرض جناب انبیا و ائمہ سے یہ ہے کہ خلق ہدایت پاوے اور یہ غرض کبھی اظہار عہ نصیب
حق سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی تقیہ سے اور اسکے مواقع کو سوا خدا اور رسول و ائمہ کے اور کوئی نہیں جان سکتا
تھا ... کہ صلح حدیبیہ سے اسلام کی اسقدر ترقی ہوئی کہ قبل اوسکے کسی لڑائی سے اوسکا عشر عشیر بھی نہ ہوئی
تھی چنانچہ کتاب معارج النبوۃ لا معین مطبوعہ مطبع نولکشور کے رکن چہارم صفحہ ۱۹۹ مین یہ عبارت لکھی ہی نقل است
کہ در وقت صلح حدیبیہ چندان مشرک مسلمان شد کہ برابری میکرد از ابتدائے بعثت تا حین این مصالحہ و صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ گفتے کہ ہیچ فتحے در اسلام بزرگ تر از صلح حدیبیہ نبود اما ادراک عقل با آن نمیرسید و آن سرے بود میان او و پروردگار او
و ... تعجیل مینمودند و خدا عز و جل و علا از تعجیل نفرمود و صبر است انتہی و نیز کتاب مدارج النبوۃ شاہ ولی اللہ صاحب
... مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۴۴ مین سطر ۱۰ سے آخر تک یہی عبارت بعینہ بتفاوت بعض الفاظ لکھی ہوئی ہے
... اور بہت سی فوائد اس صلح کے لکھے ہین یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ یہ قول صدیق اکبر کا روا کبر ہے شک اکبر
... کہ جو ... دونون کتابون سے قبل اسکے نقل کرچکا ہون و نیز کتاب معارج النبوۃ
... کے صفحہ ۴۳ مین سورہ و انا فتحنا کے باب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ جمہور اہل تفسیر گفتہ اند کہ مراد از فتح مبین

صلح حدیبیہ است چہ این فتح مقدمہ فتوحات کثیرہ بود انتہی ونیز ظاہر ہے کہ ابتدا سے بعثت جناب رسولخدا سے صلح حدیبیہ تک قریب انیس برس کے ہوتے ہین اس مدت قلیل مین اسقدر کثرت اسلام ہوئی کہ جب آپنے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی تو قریب بارہ ہزار آدمیون کے آپکے ہمراہ رکاب تھے اسی طرح ائمہ معصومین کے تقیہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ روز بروز مذہب حق اہلبیت کی ترقی ہوتی گئی ہزارون سے لاکھون کی نوبت آئی اور لاکھون سے کرورون کی کثرہم اللہ فی البریہ اور انشاء اللہ العزیز عنقریب ایسا زمانہ آتا ہے کہ سوا اہل حق کے تمام دنیا مین اور کوئی نہوگا انہم یرونہ بعیدا ونراہ قریبا اگر تم کہوگے کہ یہ کہان سے ثابت ہوا کہ اگر حضرات ائمہ دعوی امامت وخلافت کرتے تو کوئی آپکا تابع نہوتا اور یہ بالکل خلاف عقل ہے کہ لوگ خلفاے بنی امیہ وبنی عباس کی خلافت کو تو تسلیم کرین اور اولاد رسول مین سے جو کوئی دعوی امامت وخلافت کرے تو اوسکو قبول نکرین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات نے کبھی دعوی امامت وخلافت کیا ہی نہین تو ہم کہینگے کہ اس شبہہ کو جس شجاعت واستقلال کے ساتھ حضرت امام حسین نے رفع کیا ہے تمام عالم اوسکو جانتا ہے حالانکہ یزید کے برابر کوئی فاسق وفاجر کبھی اہل اسلام مین پیدا ہی نہین ہوا اور مثل حضرت امام حسین کے کوئی ائمہ مابعد مین جناب رسول خدا سے اقرب نہ تھا پس جب یزید کے مقابلہ مین حضرت امام حسین کی کسی نے اطاعت نکی حالانکہ بعض مہاجرین وانصار بھی موجود تھے اور اکثر تابعین مگر کسی سے اتنا نہوسکا کہ سبط رسول قرۃ العین بتول اور آپکے سب احباب واصحاب وعزیز واقارب کو قتل سے اور آپکے حرم محترم کو کہ جو حقیقت مین حرمت رسول تھے غارت واسیری سے بچاتا پھر کیونکر امید ہوسکتی تھی کہ اور ائمہ معصومین کا اور خلفا کے مقابلے مین ساتھ دیتے چونکہ حسین مظلوم شہید علیہ السلام کا یہان ذکر آگیا لہذا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ آپ کی مشابہت جو حضرت یحیی علیہ السلام کے ساتھ ہے اوسکو کسیقدر بیان کرون کہ ذکر عباد مخلصین رب العالمین باعث تنویر قلوب مومنین واکثر سبب ہدایت مخالفین ہوتا ہے واضح ہو کہ ان دونون بزرگون مین مشابہت تامہ ہے اور مین بعض وجوہ مشابہت کو بیان کرتا ہون اول یہ کہ حضرت یحیی کی مدت حمل چھ مہینے تھی اور حضرت امام حسین کی مدت حمل بھی چھ مہینے تھی اور بعض روایات سے حضرت عیسی کی بھی مدت حمل اسیقدر معلوم ہوتی ہے اور سوا ان تین بزرگون کے معلوم نہین ہوتا کہ کوئی لڑکا چھ مہینے کا پیدا ہوا ہو اور پھر زندہ رہا ہو دوم یہ کہ عبادت وریاضت وزہد وورع مین بھی یہ دونون

بزرگ بہت شابہ ہیں چنانچہ خود اہل سنت وجماعت کی کتابون مین لکھا ہے کہ لوگون نے حضرت امام زین العابدین سے
پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ آپ کے والد ماجد کی اولاد بہت کم ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اسی کا تعجب ہے کہ ہم لوگ کیونکر پیدا ہوئے
کیونکہ حضرت امام حسین کو نماز سے کب فرصت تھی کہ وہ عورتون کے پاس جاتے ونیز منقول وماثور ہے کہ آپ
شبانہ روز مین ہزار رکعت نماز ہر روز پڑھتے تھے تفصیل مین طول ہے لہذا اسیقدر پر اکتفا کی سوم حضرت یحیی بھی
نبی معصوم ابن نبی معصوم تھے اور حضرت امام حسین بھی امام ابن امام معصوم ابن معصوم تھے چہارم عجیب وغریب مشابہت
یہ کہ حضرت یحیی کے والد بزرگوار حضرت زکریا کے فرق مقدس پر آرہ ظلم وستم چلا اور حضرت امام حسین کے والد ماجد علی ابن
ابیطالب کے سر مبارک پر بھی شمشیر بغی وعناد لگی کہ اوسی سے آپ کی شہادت واقع ہوئی پنجم حضرت یحیی کا سر مبارک
جسم مقدس سے جدا کرکے ایک بادشاہ جبار کے سامنے کہ جو شاہان بنی اسرائیل مین سے تھا طشت مین رکھا گیا
و حضرت امام حسین کا سر مبارک بھی یزید پلید کے سامنے طشت مین رکھا گیا ششم حضرت یحیی کا سر مبارک جسم مطہر سے
جدا ہونے کے بعد گویا ہوا اور بادشاہ بنی اسرائیل نے جس عورت کے لیے آپ کو شہید کیا تھا کئی مرتبہ اوس سے
آواز آئی کہ یہ عورت تیرے اوپر حلال نہین ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک بھی نیزے پر آیات
سورہ کہف پڑھتا تھا ہفتم حضرت یحیی کے قاتل بھی دعوی اسلام کرتے تھے اور حضرت موسی کی نبوت کے قائل تھے
و حضرت امام حسین کے قاتل بھی دعوی اسلام کرتے تھے اور جناب رسالتمآب کی نبوت کے قائل تھے ہشتم حق سبحانہ
وتعالی نے بعد شہادت حضرت یحیی ایک بادشاہ مجوس کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ آپکے خون کے عوض مین اوسنے
قریب ستر ہزار کے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور حضرت امام حسین کی شہادت کے بعد حق سبحانہ وتعالی نے مختار ابن ابو عبیدہ
ثقفی وغیرہ کو اون لوگون پر جو آپکے قتل مین شریک تھے مسلط فرمایا کہ اونھون نے بھی قریب ستر ہزار آدمی کے
اہل کوفہ وشام مین سے قتل کیے نہم بادشاہ بنی اسرائیل قاتل حضرت یحیی قبل تسلط شاہ فارس وقتل بنی اسرائیل
عذاب الہی مین گرفتار ہوکے واصل جہنم ہوا اور یزید پلید بھی قبل تسلط مختار وغیرہ بعد شہادت امام حسین تھوڑے
ہی دنون کے بعد عذاب الہی مین گرفتار ہوکے داخل دار البوار ہوا دہم حضرت یحیی اولاد اسباط بنی اسرائیل مین
سے تھے اور حضرت امام حسین خود سبط رسول تھے بخوف طوالت مین نے اسیقدر پر اکتفا کی ورنہ اور بہت سی
مشابہتین ہین ومن لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر سبحان اللہ کیا ظہور ہے کلام صدق انجام مخبر صادق انتم اشبہ

الامام بنی اسرائیل کا اور کیا تطبیق ہے خدا و رسول بالفعل کی چنانچہ مین اس مضمون کی بعض احادیث اوائل کتاب مین
لکھ چکا ہون اب اگر اس مقام پر تم کہوگے کہ حضرت امام حسین نے تقیہ کیون نہ کیا تو ہم جواب دینگے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے
ہین کہ معصوم پر غیر معصوم کو اعتراض نکرنا چاہیے اس سبب سے کہ جمیع اقوال و افعال انکے بحکم خدا واقع ہوتے ہین
اور ہر قول و فعل اونکا مصالح و حکم کثیرہ پر مشتمل ہوتا ہے ولیکن عقل ناقص انسان ہر مصلحت کو دریافت نہین کر سکتی
لیکن ہمارا اسقدر کہدینا مخالفین خصوصاً معاندین کو کافی نہوگا لہذا ہم بعض مصالح و اسباب کو بقدر اپنے فہم
و نیز گنجایش مقام کے لکھتے ہین پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جو حق سبحانہ و تعالی کے عباد مخلصین ہین خواہ انبیا ہون خواہ
ائمہ اونکا تقیہ بھی اس سبب سے نہین ہوتا کہ وہ حیات کو دوست رکھتے ہون اور موت کو مکروہ سمجھتے ہین بلکہ اگر ان
حضرات کے لیے ہزار جان گرامی ہون تو راہ رضاے مولا و آقا مین انکو فدا کرنے مین کچھ دریغ نہو اور جس شخص نے
ان حضرات کا تتبع آثار و اخبار کیا ہے وہ اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور جانتا ہے اون حضرات کا تو بڑا مرتبہ ہے اون کے
غلامون سے کہ جو مومن کامل تھے بیشہ اقوال و آثار منقول و ماثور ہین چنانچہ جب کربلاے معلی مین شب شہادت حضرت
امام حسین آئے تو اصحاب سے فرمایا کہ میری شہادت ضرور واقع ہوگی لہذا مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ میرے اہلبیت
کو لیکے تم کسی طرف چلے جاؤ اس سبب سے کہ اس قوم کو فقط مجھسے مطلب ہے اگر مجھکو پا جاینگے تو کسی سے تعرض نکرینگے
پس اسکے جواب مین جو کچھ اون مومنین کاملین نے کہا ہے وہ کتب تواریخ و مقاتل مین لکھا ہوا ہے مثل قول زہیر ابن
قین کے کہ واللہ یا ابن رسول اللہ لوددت انی قتلت ثم نشرت الف مرۃ یعنی واللہ اے فرزند رسول خدا ہر آئینہ مین
دوست رکھتا ہون کہ مین قتل کیا جاؤن بعد اوسکے زندہ کیا جاؤن ہزار مرتبہ انتہی اور مثل قول محمد بن بشیر حضرمی
کے کہ اکلتنی السباع حیا ان فارقتک یعنی کھا جائین مجھکو درندے زندہ اگر مین آپسے جدا ہون انتہی مین نے بخوف
طوالت اسیقدر تحریر کرکے لکھدیا ہے جس شخص کو ان اقوال پر تفصیلاً مطلع ہونیکی چاہ ہے وہ کتب تواریخ خصوصاً مقاتل
کیطرف رجوع کرے پس ظاہر ہے کہ حضرات ائمہ معصومین کا تقیہ بنابر تعمیل حکم رب العزت و تشیید دین وقت تھا جب
یہ معلوم ہوچکا تو اب ہم بعض مصالح عدم تقیہ کو بیان کرتے ہین اول تو ہم یہ کہتے ہین کہ حضرت امام حسین کو موقع تقیہ کا نہین
ملا تفصیل مختصر یہ ہے کہ سب جانتے ہین کہ ہزارون خط وسائے کوفہ کے آپکے نام اس مضمون کے آئے کہ ہمارا کوئی امام
و ہادی نہین ہے اور یزید فاسق و فاجر و شارب خمر ہے لہذا آپ تشریف لایے تو ہم آپکے ہمراہ رکاب جہاد کرین اور دین

تھی بعد ان خطوط کے آنے کے حضرت خود تشریف لیجانے سے پہلے مسلم بن عقیل کو بھیجا اور ہزاروں آدمیوں نے کوفہ میں
اونکے ہاتھ پر بیعت کی جب اونھوں نے آپ کو یہ حالات لکھے تو کیونکر ممکن تھا کہ باوصف اظہار اطاعت خلق کثیر آپ
اوسوقت تقیہ فرماتے اور اقامت دین حق کے لیے تشریف نہ لیجاتے لہذا آپ نے عزم سفر فرمایا اور راستہ میں کوفیوں کی
بیوفائی اور شہادت مسلم بن عقیل کے حالات آپ کو معلوم ہوئے مگر حر بن یزید ریاحی نے بحکم ابن زیاد راستہ
میں آپ کو آگے گھیر لیا اور پھر پیچھے کا راستہ بند کر دیا اور جب کربلا میں آپ پہونچے تو فوج کثیرہ نے کہ جسکا
سردار عمر سعد تھا آکے آپکا احاطہ کر لیا حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانے کی اجازت دو یا مجھے ہند
جانے دو مگر کسی نے آپ کا کہنا نہ مانا پس اوسوقت میں سوا جہاد کے آپ کو چارہ کیا تھا اسلئے کہ پہلے سے تو غیر کی
کوئی اور بات تھی لیکن جب میدان جنگ میں آپ تشریف لا چکے تو پھر اوسوقت تقیہ کا موجب و سبب کسی کا تھا
کہ معاندین کی زبانیں آپکی طرف دراز ہوتی اور نہایت خشا یہ ہے آپ کا یہ حال آپ کے جد امجد جناب رسول خدا ست
کہ مکہ معظمہ میں باوصف اسکے کہ بہت سے لوگ اسلام لا چکے تھے اور آپ کی ذات مقدس نیز آپ کے اصحاب کو انواع واقسام
کی ایذا و تکلیف پہونچاتے تھے لیکن آپنے جہاد نہ کیا اور جب میدان جنگ میں مقابلہ کا مدینہ میں تشریف لائے تو
بعض معارک میں مثل احد و حنین سب صحابہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور آپ اور جناب امیر دونوں بھائی تنہا
رہ گئے پس اوسوقت میں کیونکر آپ جہاد سے باز رہ سکتے تھے چنانچہ احد میں جو صدمات آپکو پہونچے وہ سب
جانتے ہیں یہانتک کہ آپ کے دندان مبارک شہید ہوگئے اگر تم کہوگے کہ حضرت امام حسن کے ساتھ بھی تو خلق کثیر
تھی پھر آپنے کیوں تقیہ کیا اور معاویہ کے ساتھ صلح کی تو ہم کہینگے کہ اول تو بعد شہادت جناب امیر اکثر افراد اور روساے
فوج معاویہ سے جا ملے تھے اور جو باقی تھے اونکی بھی بیوفائی کا یقین آثار و امارات سے تھا دوسرے آپ علم امامت و
نیز اخبار جناب رسول خدا سے بھی جانتے تھے کہ غلبہ بنی امیہ کو ہوگا چنانچہ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی کے صفحہ
۱۴۹ میں یہ حدیث ترمذی سے لکھی ہوئی ہے کہ قام رجل الی الحسن بن علی بعد ما بایع معاویۃ فقال سودت وجوہ المومنین
فقال لا تونبنی رحمک اللہ فان النبی صلعم رای بنی امیۃ علی منبرہ فساءہ ذلک فنزلت انا اعطیناک الکوثر ونزلت انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادریک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر یملکہا بعدک بنو امیۃ یا محمد قال القاسم فعددنا

مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور

فاذا ہی امت شہر لاتزید ولاتنقص یعنی اونہا ایک شخص طرف حسن بن علی علیہ السلام کے جب کہ آپ معاویہ سے
بیعت کر چکے تھے پس کہا کہ آپنے مومنون کو روسیاہ کر دیا پس آپ نے فرمایا کہ تو مجھکو ملامت نکر خدا تیرے اوپر
رحم کرے اس سبب سے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے خواب مین دیکھا بنی امیہ کو منبر پر پس آپ کو یہ امر برا معلوم
ہوا پس نازل ہوا سورہ انا اعطیناک الکوثر اور نازل ہوا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس سورۂ مبارکہ مین جو ذکر
کہ شب قدر ہزار مہینون سے بہتر ہے تو اون ہزار مہینون سے مراد ملک و سلطنت بنی امیہ ہے کہ جو بعد رسول خدا
کے ہونگے قاسم راوی حدیث کہتا ہے پس مین نے شمار کیا تو سلطنت بنی امیہ ہزار مہینے تھی نہ کم نہ زیادہ انتہی اگر
تم کہوگے کہ کیا حضرت امام حسین نہ جانتے تھے تو ہم کہینگے کہ بیشک جانتے تھے اور اوسکے ساتھ یہ بھی جانتے تھے کہ میری
شہادت بھی ضروری ہے اور جناب رسول خدا آپ کو اور آپکے بھائی حضرت امام حسن کو اور آپ کی والدہ ماجدہ
جناب سیدہ کو اور آپکے والد ماجد جناب امیر کو پہلے ہی اس بات کی خبر دیگئے تھے اور یہ سب حضرات امام حسین کی زندگی
ہی مین رحلت کر چکے تھے اور حضرت ام سلمہ کو کربلا کی مٹی کی بنی اعجاز سے منگا کی دیگئی تھی اور یہ فرما گئے تھے کہ جس روز یہ
مٹی خون تازہ ہو جاوے اوس روز تم جاننا کہ حسین شہید ہوا اور نیز اصحاب کو بھی آپ نے اس واقعہ کی خبر دی
تھی اور یہ واقعہ آپ ہی کی زندگی سے مشہور تھا اور خود اہل سنت و جماعت کی کتابین اس طرح کی احادیث سے مملو ہین
اب ہم اون مصالح کو بیان کرتے ہین کہ جنکے سبب سے آپ کی شہادت واقع ہوئی اور آپنے جان مبارک اپنے جد امجد
کے دین و ملت کی حمایت مین اتنے ظرف مات سے دیدی اور جسکا وعدہ ہم پہلے کر چکے ہین اول یہ کہ یزید پلید فاسق
و فاجر علانیہ تھا یعنی انواع و اقسام کے فسق و فجور و کفر و الحاد کا کہ جنکی تفصیل مین طول ہے علانیہ مرتکب ہوا تھا کوئی
اہل اسلام اسکا انکار نہین کر سکتا پس اگر حضرت امام حسین تقیۃً اوسکی اطاعت منظور کر لیتے تو پھر کسی شخص کو امت
محمدیہ مین سے یہ جرأت و جسارت باقی نرہتی کہ اوسکے افعال کا انکار کر سکے اور اسمین کمال وہن و سبکی و ہتک حرمت
اسلام تھی اور رفتہ رفتہ یہ فسق و فجور و کفر و الحاد معمول و معتاد تمام اہل اسلام کا ہو جاتا کہ الناس علی دین ملوکہم اور آخر کو
یہ نتیجہ ہوتا کہ اسلام نام کو بھی باقی نرہجاتا اور طرق کفار کہ و سنن اہل جاہلیت پھر زندہ ہو جاتے اور مخالفین اسلام
کو شماتت و اعتراض کرنے کا موقع ملجاتا کہ دین اسلام مین یہ سب باتین جائز ہین جب تو اوسکے خلفاء و سلاطین
اوسکے مرتکب ہوے اور اہل اسلام مین کوئی اونکا انکار نکر سکا اور مخالفات تو درکنار ذرا سی باتون کو دیکھنا چاہئے چنانچہ خلیفہ

ثانی نے جو کتب خانۂ اسکندریہ جلوا دیا تھا اوسپر آج تک نصاری متعرض ہیں اگر تم کہو گے کہ اور خلفا بنی امیہ بھی فسق و فجور
بالاعلان کرتے تھے پھر اور ائمہ نے کیون نہ اونپر خروج کیا تو ہم کہینگے کہ اول تو حضرت امام حسین کی شہادت سے اونکا
عذر واضح ہوگیا کہ اگر خروج کرتے تو وہ حضرات بھی شہید کیے جاتے اور باب ہدایت بالکل مسدود ہوجاتا اور
ائمہ معصومین کی تعداد بھی بارہ کو نہ پہونچتی یعنی جب ائمہ اولین شہید ہوجاتے تو پھر ائمہ آخرین کیونکر پیدا ہوتے
تفصیل مختصر میں تمہارے سمجھانے کیواسطے بیان کرتاہون کہ چونکہ حق سبحانہ وتعالی کو منظور تھا کہ بعد شہادت حضرت
امام حسین باب ہدایت بالکل مسدود نہ ہوجاوے اور سلسلۂ ائمہ طاہرین اہلبیت باقی رہے لہذا آپ کی شہادت
کے وقت حضرت امام زین العابدین سخت علیل ہوگئے کہ جہاد اونپر سے رفع ہوگیا ورنہ لامحالہ وہ بھی شہید ہوجاتے
اور سلسلۂ ہدایت ہمیشہ سے منقطع ہوجاتا اسیطرح جو امام کہ خروج کرتا پھر اوسکی اولاد کیونکر باقی رہ سکتی تھی کہ باقی
ائمۂ معصومین پیدا ہوتے اور یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہر مرتبہ مثل علالت حضرت زین العابدین کے واقعہ پیش
آتا رہے سو کہ یہ مصالح بحکم خالق علیم و حکیم و کریم و رحیم کے ہیں جسوقت جسطرح پر چاہتا ہے اوسی طرح سے
اپنے بندون کے حق میں اپنے لطف و احسان کو قائم رکھتا ہے بندۂ ضعیف کی عقل ناقص کو اسمین کیا
دخل ہوسکتا ہے دوسرے یہ کہ اگر تم تواریخ و آثار کو دیکھو تو تم کو بخوبی معلوم ہوجاوے کہ خلفاے بنی امیہ
و بنی عباس میں سے اکثر خلفا کے زمانے میں بنی فاطمہ نے اونپر خروج کیا مثل زید شہید و یحیی بن زید وغیرہ کے
پس کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بنی امیہ و بنی عباس کے فسق و فجور کو کل اہل اسلام نے مان لیا اور کوئی اسکا انکار
کرسکا دوم یہ کہ جو موانع عدم خروج جناب امیر و حضرت امام حسن کے تھے وہ حضرت امام حسین کے
وقت میں رفع ہوگئے تھے تفصیل مختصر اسکی یہ ہے کہ جناب امیر کے وقت میں ابتداے اسلام تھی اور بعد وفات
جناب رسول خدا تمام عرب میں ارتداد پھیل گیا تھا اور سلاطین و ملوک اطراف عرب بھی انہدام ارکان
اسلام پر مستعد تھے پس جناب امیر نے اپنے حق کا دعوی تو بیشک کیا جیسا کہ سنیون کی کتابون میں
بھی لکھا ہوا ہے تاکہ اتمام حجت ہوجاوے لیکن جب آپنے دیکھا کہ اگر میں اسپر اصرار کرونگا تو معاملہ خلافت جنگ و
جدال کیطرف منجر ہوجائیگی تو آپنے سکوت اختیار فرمایا اور ظاہر ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا اگر
اہل اسلام کے آپس ہی میں لڑائی شروع ہوجاتی تو کفار و مرتدین غالب آجاتے اور جن حضرات کی

بنای اسلام بلکہ خلافت وامارت وحکومت پر تھی جب وہ اس سے مایوس ہوتی تو پھر اظہار اسلام کی اونکو ضرورت
ہی کیا تھی وہ بھی مرتدین سے اعتنا ہم مین تاجر ناہر جاکر ہو جاتے اور انجام اسکا یہ ہوتا کہ اسلام کا نام بھی دنیا مین باقی
نہ رہتا اور ہر نماز پنجگانہ کے وقت جو اذان واقامت مین نام خدا ورسول سننے مین آتا تھا یہ بھی نہ سنائی دیتا اور یہ
وجہ بعینہ خود جناب امیر کے کلام معجز نظام سے ثابت ہے و نیز جناب رسول خدا نے اسی سبب سے آپ کو صبر کرنے کی
وصیت فرمائی تھی چنانچہ خود کتب اہل سنت وجماعت مین لکھا ہوا ہے اور ایک حدیث اسی مضمون کی مین نے اس
رسالہ کے ابواب مین نقل بھی کر دی ہے اور جناب امام حسین کے وقت مین یہ معاملہ بالعکس ہو گیا یعنی
چونکہ اکثر اقطار عالم مین اسلام مستقل ومستقر ہو گیا تھا لہذا آپکے خروج سے اوسکے زوال کا خوف نہ تھا بلکہ بسبب
فسق وفجور وکفر والحاد یزید آپکے عدم خروج مین البتہ اوسکے زوال کا خوف تھا پس ظاہر ہو گیا کہ جناب
امیر کا تقیہ باعث بقائے اسلام تھا اور اسی طرح امام حسین کا خروج وشہادت اور ثابت ہو گیا کہ حضرات
معصومین مین سے جس شخص نے تقیہ کیا ہے بقائے دین وملت وقیام باب ہدایت کے لیے کیا ہے اور جسنے
جہاد کیا ہے اسیواسطے کیا ہے اور بر سبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ اگر بفرض محال نام اسلام باقی بھی رہتا تو ایک
دوسرا فساد پیدا ہوتا کہ جو قریب اوّل کے تھا اور وہ یہ ہے کہ حضرات اہل سنت وجماعت مین سے اکثر بعض آخرین
خلفائے ثلاثہ کو اصحاب کبار اور اوّل کو یار غار اور ثانی کو ایسا مجتہد سمجھتے ہین کہ جناب رسول خدا کی رائے
اونکی اجتہاد کو ترجیح دیتے ہین چنانچہ خود وہ معترض صاحب نے اس رسالہ کے ابواب آئندہ مین بکرات ومرات اسکو
لکھا ہے اور ثالث صاحب کو بھی ذوالنورین کہتے ہین اور چونکہ ظاہر مین جناب امیر کی خلافت اون تینون
خلافتون سے موخر ہے لہذا محض اسی بنا پر خلفائے ثلاثہ کو آپ پر تفضیل وترجیح دیتے ہین ورنہ اور کوئی وجہ
نہین کہ نفس رسول پر غیر کو ترجیح ہو مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + پس اگر آپ خلفائے ثلاثہ
سے کسی پر خروج کرتے اور اونسے لڑتے تو بسبب قلت اعوان وانصار ظاہر ہے کہ آپ شہید
ہو جاتے پس اوّل تو سلسلہ ہدایت اوّل ہی سے منقطع ہو جاتا اور دوسرے ممکن نہ تھا کہ اونکی اتباع واشیاع
پھر آپکی حقیقت کے قائل ہوتے اور شامل ہو جاتے اور اوسکے مقلدین کے خاندان رسول پر لعن وطعن کرتے
پس حق بالکل مضمحل بلکہ کالعدم ہو جاتا یعنی کوئی اہل حق کا نام لینے والا بھی دنیا مین باقی نہ رہتا کیا

نہیں دیکھتے ہو تم کہ اسی بنا پر بعض علماے اہل سنت نے یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسینؑ کو معاذ اللہ باغی قرار دیا ہی چنانچہ بعض کا قول نقل بھی کیا گیا لیکن اکثر اہل سنت وجماعت کو بسبب کفر وفسق یزید کے یہ جرأت نہوئی کہ حضرت امام حسینؑ کی مقابلے مین اوسکو حق پر سمجھیں پس ثابت ہو گیا کہ یہ سبب بھی عدم خروج کا حضرت امام حسینؑ کے وقت مین مرتفع تھا اور حضرت امام حسنؑ اگر معاویہ سے صلح نہ کر لیتے تو ضرور تھا کہ شہید ہوتے اس سبب سے کہ بنی امیہ کو سلطنت کا پہونچنا لابدی تھا جیسا کہ حدیث قردہ اور آیت شجرہ ملعونہ سے ظاہر ہو گیا اور جب امام حسنؑ شہید ہوتے تو ضرور تھا کہ حضرت امام حسینؑ بھی اونکے ساتھ شہید ہوتے پس اول تو یہی ہے کہ حضرت امام حسینؑ کے لیے امامت محقق نہوتی اور تعداد خلفاے اثنا عشر پوری نہوتی دوسرے سلسلہ ہدایت ہمین سے منقطع ہو جاتا اور ممکن تھا کہ اہل سنت وجماعت خال المومنین کے مقابلے مین خاندان رسالت کا کچھ ادب و پاس نکرتے اور سب وشتم مین شیعان معاویہ کے تابع ہو جاتے اور ان سب باتون کا دی نتیجہ ہی کہ باب ہدایت مسدود ہو جاتا اور یہ شبہہ اس مقام پر وارد نہیں ہو سکتا کہ جس طرح حضرت امام زین العابدینؑ کو بوجہ علالت حق سبحانہ وتعالی نے بچا لیا اوسی طرح حضرت امام حسینؑ کو بھی بچا لیتا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور نیز اگر بالفرض کسی وجہ سے حضرت امام حسینؑ کی شہادت واقع نہوتی تو چونکہ اہل سنت کے بیان قہر و غلبہ دلیل حقیت ہے لہذا حضرت امام حسنؑ کی شہادت کے بعد معاویہ کی حقیت تو ثابت ہی ہو جاتی جیسا کہ اب بھی اونکے امیر حق ہونے مین پس حضرت امام حسینؑ کی خروج پر بھی کہ جو یزید پر ہوتا کوئی ثمرہ مترتب نہوتا اس سبب سے کہ لوگ یہی کہتے کہ اس خاندان کا دستور ہی یہی ہے کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا کرتے ہین اور یزید کی حقیت کے بھی قائل ہو جاتے وہکذا من المصالح التی لا یعلمہا الا اللہ والراسخون فی العلم سوم اگر کسی کو کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو اوسکو بخوبی معلوم ہو سکتا ہی کہ شہادت امام حسینؑ دلیل واضح ہی ابطال خلافت وسلطنت جمہوری واحقاق خلافت منصوصہ من اللہ ومن الرسول بیان اسکا یہ ہی کہ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ جو چار قاعدے اہلسنت وجماعت نے ثبوت خلافت کے لیے مقرر کیے ہین وہ چارون یزید مین محقق تھے تخلف اس سبب سے کہ خود خال المومنین امیر معاویہ صاحب اونکو اپنے سامنے خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اجماع اوسکے بعد محقق ہو گیا کہ جسقدر لوگ خلفاے ثلاثہ پر مجتمع تھے اوسکے اضعاف مضاعف یزید پر مجتمع تھے اور بعض کا اختلاف بنا بر مذہب اہل سنت وجماعت قادح نہیں ہو سکتا جس طرح کہ خلافت اولے مین نہ ہوا وہ بوجوہ عدیدہ

کی بعد اوسکے ضرورت نرہی اور قہر و غلبہ خود ثابت ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سبط رسول اور اکثر اولاد
رسول کو قتل کیا اور حرم محترم کو غارت و اسیر کیا اور کوئی مسلمان دم نہ مار سکا لیکن باوصف ان سب باتوں کے
بعد شہادت حضرت امام حسینؑ اکثر اہل اسلام کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسینؑ کو
باغی سمجھیں پس شہادت حضرت امام حسینؑ ہی سے یزید کی خلافت کا بطلان ثابت ہوگیا اور فساد اجماع
و استخلاف وغیرہ کہ جو بلا حکم خدا و رسول ہو ظاہر ہوگیا اور جب یزید کی خلافت باطل ہوئی حالانکہ یہ اوصاف
اربعہ اوسمیں محقق تھے تو خلافت خلیفہ اول کہ جو محض اجماع اتقص کی بنا پر تھی اور خلافت ثانی کہ جو محض استخلاف
طبعی کی سند پر تھی اور خلافت ثالث کہ جو محض شورے تدبیر خلیفہ ثانی و نصب عبدالرحمن بن عوف کے سبب سے
ہوئی بدرجہ اولے باطل ہوگئی اور جب یہ سب خلافتیں باطل ہوگئیں تو مذہب اہل سنت و جماعت کی حقیت
بھی تشریف لیگئی اور جب یہ سب باطل ہوگیا تو ثابت ہوگیا کہ خلیفہ برحق وہی ہے کہ جو منصوص من اللہ و من
الرسول ہو پس واضح ہوگئی حقیت مذہب فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریۃ اور ثابت ہوگیا کہ خلفاے
اثنا عشر سے مراد ائمہ اثنا عشر ہیں نہ خلفاے جور فاما الزبد فیذهب جفاء ٭ واما ما ینفع
الناس فیمکث فی الارض ٭ کذلک یضرب اللہ الامثال ٭ اگر تم کہوگے کہ اس
حدیث کی بعض الفاظ ایسے ہیں کہ کسیطرح اوسکی تطبیق ائمہ معصومین پر نہیں ہوتی پھر ہم کیونکر مان لیں کہ خلفاے
اثنا عشر سے مراد وہی حضرات ہیں تو ہم کہینگے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بعض طرق حدیث میں بعض الفاظ
اسیواسطے بڑھاے گئے ہیں کہ اوسکی تطبیق اون حضرات پر نہو لیکن اتنا ہمارا کہنا تمھارے لیے کافی نہو گا
لہذا ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ تم اس حدیث کی کل الفاظ مختلفہ کو کہ جو طرق متعددہ سے وارد ہیں صحیح جانتے ہو یا بعض
کو اگر کہوگے کہ ہم کل کو صحیح جانتے ہیں تو یہ قول تمھارا بالبداہتہ غلط ہوگا اس سبب سے کہ بعض احادیث کی کل الفاظ
کی صحیح جاننے میں تم سنی کیا بلکہ مسلمان ہی نہیں رہ سکتے چنانچہ جو حدیث کہ تمنے کنز العمال صفحہ ۲۲ و نیز تاریخ الخلفاے
سیوطی کی صفحہ ۳۴ سے نقل کی ہے اوّل تو اوسمیں حضرت علی کا نام نہیں ہے پس جب تم اوسکو تسلیم کروگے تو خواہ
مخواہ خوارج میں شامل ہونا پڑیگا دوسرے یہ کہ یزید کا نام اوسمیں مندرج ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ کلہم صالح لا یوجد
مثلہ پس تمکو یزید کو خلیفہ بھی ماننا پڑیگا اور صالح بھی جاننا پڑیگا اور یہ اعتقاد معین مذہب خوارج سے نکال کے

بالکل خانہ اسلام سے باہر کردیگا اس سبب سے کہ اگر تم اپنے اصول و قواعد مذہب کی بنا پر حضرت امام حسین کے
شہید کرنے کو یزید کے کفر و فسق کے لیے کافی نہ سمجھو گے تو واقعہ حرہ کو کیا کرو گے نہ اس واقعہ مین جو ظلم و ستم و فسق و فجور
فوج یزید نے مدینہ طیبہ مین کیا ہی اور جو ہتک حرمت روضہ مبارک کی کی ہے اوس سے زیادہ و کفار سے بھی ممکن
نہیں تفصیل اس کی بہت طول ہے اور اکثر تواریخ مین یہ واقعہ مفصل لکھا ہوا ہے مگر مین تاریخ الخلفای سیوطی
مذکور کی صفحہ ۲۰۹ سے ایک مختصر عبارت نقل کرتا ہون کانت واقعۃ الحرۃ علی باب طیبۃ وما ادریک ما وقعۃ
الحرۃ ذکرہا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ ومن غیرہم ونہب المدینۃ وافتض فیہا
الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون قال صلعم من اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس
اجمعین رواہ مسلم ترجمہ ہوا تھا واقعہ حرہ مدینہ طیبہ کے دروازے پر اور کیا جانے تو کہ کیا ہی وہ واقعہ حرہ ذکر کیا اوسکا حسن
نے ایک مرتبہ پس کہا کہ واللہ قریب تھا کہ نجات پائی اون اہل مدینہ مین سے کوئی شخص قتل کی گئی اوس مین بہت
سے لوگ صحابہ مین سے اور غیر صحابہ مین سے اور لوٹا گیا مدینہ اور ازالہ بکارت کیا گیا اوس مین ہزار زنان بکر
کا فانا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص ڈرائے اہل مدینہ کو ڈرائیگا اوسکو اللہ اور
اوسکے اوپر لعنت ہی خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سبکی روایت کی اسکی مسلم نے انتہی عجب حال ہے سنیوں کا
کہ بعض حدیثون سے تو یزید کو خلفاے برحق مین شمار کرتے ہین اور بعض حدیثون سے اوسکو مستحق لعنت
خدا و ملائکہ و مردم قرار دیتے ہین اور پھر ہمکو اوسپر اور اوسکے امثال پر لعنت کرنے سے منع کرتے ہین و نیز اسی
صفحہ مین عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملئکہ سے بحوالہ واقدی مروی ہے کہ اوسنے یزید کے باب مین کہا ان رجلا
ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ یعنی یزید ایسا شخص تھا کہ اپنے باپ
کی ازواج کے ساتھ کہ جو امہات اولاد تھین اور بیٹیون کے ساتھ اور بہنون کے ساتھ نکاح کرتا تھا اور شراب
پیتا تھا اور نماز کو ترک کرتا تھا انتہی و نیز ہتک حرمت بیت الحرام کو کیا کروگے کہ جو یزید کے ہاتھ سے واقع
ہوئی چنانچہ تاریخ الخلفاے سیوطی کے اوسی صفحہ مین لکھا ہی کہ وسار جیش الحرۃ الی مکۃ لقتال ابن الزبیر فمات
امیر الجیش بالطریق فاستخلف علیہم امیرا واتوا مکۃ فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق وذلک فی صفر
سنۃ اربع وستین واحترقت من شرارۃ نیرانہم استار الکعبۃ وسقفہا وقرنا الکبش الذی فدی بہ اسمعیل وکانا

فی السقف یعنی اور گیا لشکر مدینہ منورہ سے مکے کے واسطے قتال ابن زبیر کے پس راستے مین مسلم سردار لشکر مر گیا پس حاکم کیا
یزید نے اوس لشکر پر دوسرے امیر کو اور آئے وہ لوگ مکہ مین پس گھیر لیا عبد اللہ بن زبیر کو اور لڑے
اوس سے اور مارا اوسکو ساتھ سنگہاے منجنیق کے اور یہ واقعہ ماہ صفر مین ہوا سنہ ۶۴ھ مین اور ان لوگون کی آگ کی
چنگاریون کے سبب کعبے کے پردے جل گئے اور اوسکی چھت جل گئی اور دونون سینگ گوسپند کے جو حضرت
اسماعیل کے عوض مین ذبح ہوا تھا اور وہ دونون کعبے کی چھت مین تھے وہ بھی جل گئے انتہی کیون حضرات اہل سنت
وجماعت یہ تو تمھارے خلیفہ صاحب یزید تھا کہ حد سے بھی بڑھ گئے کہ وہ لوگ بھی کعبے کا ادب کرتے تھے اور اوسکی
حرمت کو نگاہ رکھتے تھے پھر کیا اب بھی تم اوسکو خلیفہ اور صالح سمجھوگے اور پھر اسلام کا دعوی کروگے اور
اگر خلیفہ وصالح نہ سمجھوگے تو پھر تمکو اس حدیث اور اوسکے امثال کو وضعی سمجھنے کے سوا چارہ کیا ہے اسی طرح اور
بہت سے الفاظ حدیث کے ہین کہ جو ایک دوسرے سے مخالف ہین اور سب کے صحیح جانتے مین اجتماع نقیضین لازم
آتا ہے پس کتب احادیث کی طرف رجوع کرو تو معلوم ہوگا انکو ضرور ہے کہ بعض الفاظ کو صحیح سمجھو اور بعض کو
غیر صحیح پس تمکو اہلبیت رسالت سے کیا عداوت ہے کہ جو الفاظ تمھارے نزدیک ان احادیث مین اونکی امامت کے
اثبات مین ہون اونکو غیر صحیح نہ سمجھا جاوے کیونکہ بہت کم الفاظ ایسے نکلینگے جنکی تطبیق ہمارے ائمہ معصومین پر نہوتی ہو
وہ بھی بظاہر الفاظ ورنہ تاویل کرنے سے وہ بھی مطابق ہو سکتے ہین مثلا بعض احادیث مین ایسے الفاظ ہین کہ جو
[illegible] ہین غلبہ خلفاے اثنا عشر پر جنکی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ اہل حق اگرچہ فوج و لشکر سے اہل باطل پر
ہر وقت مین غالب نہون لیکن حجت و برہان کی راہ سے ہمیشہ غالب ہین چنانچہ قرآن مین بھی حق سبحانہ
وتعالی فرماتا ہے وان جندنا لہم الغالبون یعنی تحقیق کہ لشکر ہمارا پس وہی لوگ غالب ہین انتہی اور یہ ظاہر ہے
کہ لشکر خدا سے مراد اہل حق و مومنین ہین اور یہ امر اول کتاب مین قرآن وحدیث سے بخوبی ثابت ہوچکا ہے
و نیز جس نے تتبع تواریخ و آثار کیا ہوگا وہ بخوبی اس بات کو جانتا ہے کہ ابتداے آدم سے تا این دم اکثر
ہمیشہ [illegible] اہل حق مخذول و مغلوب اور اہل باطل قاہر و غالب رہے ہین پھر اون اوقات مین اس آیت کی اہل
سوے [illegible] کیا ہو سکتی ہے کہ گو ظاہر مین مغلوب تھے مگر حقیقت مین حجت اور برہان کی راہ سے غالب تھے
اور یہ جو بعض احادیث مین آیا ہے کہ کلہم تجتمع الامۃ علیہ یہ فقرہ صریحی وضعی ہے اسکی تاویل کرنے کی ہمین

کوئی ضرورت نہین ہے اگر یہ فقرہ صحیح مانا جاے تو بنا بر اصول اہل سنت وجماعت جناب امیر کی خلافت کیونکر
صحیح ہوسکتی ہے اس سبب سے کہ کل امت نے تو آپ پر اجماع نہین کیا پس اس فقرہ کی صحیح ماننے مین سنی
دو بلاؤن مین مبتلا ہوجاینگے یعنی یا تو جناب امیر کی خلافت کو صحیح نہ جانینگے اور فرقہ خوارج مین ملجاینگے۔ یا
حضرت عایشہ ام المومنین اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور عمرو عاص و کل عساکر جمل و صفین کو کہ جنھون نے
جناب امیر پر اجماع نہین کیا اور آپکی خلافت کو صحیح نہین مانا امت مین داخل نہ سمجھینگے اور جو امت محمدی
مین داخل نہو وہ یقیناً کافر ہے پس سنیون کو بھی سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ وہ بھی اس فقرہ کو یون سمجھین کہ
اس طرح کے الفاظ کہ جو عہد خلفاے اثنا عشر تک اس دین وملت کی بقا اور اس امت کی عدم ہلاکت پر دلالت
کرتے ہین اونمین کوئی منافات نہین اسواسطے کہ کچھ شک نہین ہے کہ اس امت بلکہ اس دنیا کی بقا وجود
شخص امام وحجت حق پر موقوف ومنحصر ہے اور جب کوئی امام حق وخلیفہ صدق باقی نرہیگا تو یقیناً قیامت
قائم ہوجائیگی اور تمام دنیا فنا ہوجائیگی اور اوسکے ساتھ امت بھی ہلاک ہوجائیگی اور ظاہر ہے کہ جناب
رسول خدا خاتم النبیین ہین اور اونکا دین قیامت تک قائم ہے اور اونکی امت کا ہلاک ہونا نہین ہوسکتی
جب تک کہ قیامت نہ قائم ہو اور قیامت نہین قائم ہوسکتی جب تک کہ حجت حق زمین پر باقی ہے
پس حدیث خلفاے اثنا عشر مین جو حتی تقوم الساعۃ کی قید ہے وہ صریح اس بات پر دلالت کرتی ہے
کہ زوال دین سید المرسلین وانقراض خلفاے اثنا عشر وقیام قیامت ان تینون باتونکا ایک ہی زمانہ ہے
اور ہم اس بات کو دلائل عقلی ونقلی سے ثابت کرسکتے ہین اور تفصیل مین طول ہے لہذا ہم بالاجمال والاختصار
کہتے ہین کہ دلیل عقلی اسپر یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی فیاض علی الاطلاق ہے اوسکے یہان کچھ بخل نہین ہے لیکن مادہ
مین قابلیت کا ہونا ضروری ہے کہ اوسکے لیے فیضان رحمت ہو پس یہ آسمان کسکے لیے بلند کیے گئے ہین اور زمین
کسکے لیے بچھائی گئی اور جبال کسکے لیے نصب کیے گئے اور آسمان کسکے لیے مینہ برساتا ہے اور زمین کسکے لیے
دانہ اوگاتی ہے کیا بندگان باغی وطاغی وعاصی کے لیے ہرگز کوئی عاقل اسکو قبول نہین کرسکتا اسلیے
کہ یہ وضع الشی فی غیر محلہ ہے کہ جو خلاف عدالت وحکمت ہے اور حق سبحانہ وتعالی عادل وحکیم ہے ایسا فعل اوس سے
کیونکر سرزد ہوسکتا ہے پس یہ سب خوان رحمت والوان نعمت نہین مہیا کیے گئے ہین مگر اون ذوات

مقدسہ کے لیے کہ جو عباد مکرمون ہین اور ہر امر جزئی و کلی مین مطیع و منقاد خالق عالم اور اول عمر سے آخر عمر تک
معصوم ہین ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے اور مصروف ہین عبادت و اطاعت حق سبحانہ و تعالی مین اور بلا شک
و شبہہ وہ انبیا و مرسلین اور اونکی اوصیا اور نائبین ہین خصوصاً سرور کائنات علت غائی ممکنات جناب
سید المرسلین اور اونکی اولاد طیبین کہ جو ائمہ معصومین ہین پس جب تک کہ اون حضرات مین سے کوئی ایک
شخص بھی باقی ہے جب تک یہ زمین و آسمان و ما فیہا و ما بینہما بھی باقی ہین اور جب اونمین سے کوئی باقی نہ رہیگا
تو خواہ مخواہ قیامت قائم ہوجائیگی اور سب موجودات معرض فنا و زوال مین آجائینگی اور رعیت بھی ہلاک
ہوجائیگی کہ اسکا باقی رہنا قیامت تک ضروری ہے اور دلیل نقلی یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی اپنے حبیب کو خطاب
کرکے فرماتا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین[1] یعنی اور نہین بھیجا ہے ہمنے تجھکو مگر واسطے رحمت کے تمام
عالمون پر انتہی اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا رحمت ہین حق سبحانہ و تعالی کی تمام اہل عالم پر یعنی
آپ ہی کے وسیلہ اور ذریعہ کے سبب سے سب پر فیضان رحمت ہوتا ہے اور اوسکے عموم مین مومن و کافر
سب داخل ہین مومنونکا داخل ہونا تو ظاہر ہے اور کافر اس سبب سے ہین کہ قیام آسمان و زمین آپ ہی کے
وجود کے سبب سے ہے اور اپنی زندگی مین وہ لوگ بھی نعمات دنیا سے متنعم ہوتے ہین علاوہ اسکے آپ ہی کے وجود
مبارک کے سبب سے جو عذاب کہ امم سابقہ پر ہوتے تھے وہ اس امت سے مرتفع ہو گئے پس کفار کو بھی اسکا نفع پہونچا
کہ آپ کے سبب سے باوصف کثرت کفر و عصیان عذاب دنیا سے محفوظ رہے چنانچہ خود حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے وما کان
اللہ لیعذبہم وانت فیہم[2] یعنی اور نہ عذاب کریگا اللہ اون لوگون کو جب تک کہ تو اونمین ہے انتہی اور بعد آپکے
آپکے جانشین و قائم مقام اور خلیفہ ائمہ معصومین ہین پس جب تک کہ اون حضرات کا قدم درمیان مین ہے اس
امت پر عذاب نہین نازل ہو سکتا اور رعیت ہلاک نہین ہو سکتی اور قیامت کا برپا ہونا یہ بھی عذاب الٰہی ہے
بلکہ عذاب اکبر اور عام ہے جمیع خلق پر چنانچہ خود حق سبحانہ و تعالی نے اول سورہ حج مین قیامت پر عذاب اللہ
شدید کا اطلاق فرمایا ہے پس اون حضرات کی موجودگی مین قیامت نہین قائم ہو سکتی اور یہ مضمون اکثر صحاح
اہل سنت مین بھی موجود ہے اور مین یہان ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون کہ جو شیخ احمد حسین خانصاحب بہادر معتقد ا

[1] جزو ہفدہ سورہ انبیا رکوع ہفتم ۱۲ [2] جزو نہم سورہ انفال رکوع چہارم ۱۲

پریانوں خلیفہ پرتاب گڑھ فی الحال ایک رسالہ موسومہ باتوا مہ نے طبوعہ مطبع گلشن محمدی واقع پرتاب گڑھ کے صفحہ
۵۰ مین نقل کی ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلعم النجوم امان لاہل السماء اذا ذہبت النجوم ذہبوا واہل بیتی امان لاہل الارض
اذا ذہب اہل بیتی ذہب اہل الارض **ترجمہ** حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نجوم ستارے
اہل آسمان کے لیے امان ہین جب ستارے جاتے رہینگے وہ بھی جاتے رہینگے (یعنی مر جائینگے) اور میرے اہل بیت امان
ہین اہل زمین کے واسطے پس جب میرے اہل بیت جاتے رہینگے اہل زمین بھی جاتے رہینگے (یعنی مر جائینگے) **انتہی**
علامہ سید احمد حسین خان صاحب سنی المذہب لیکن منصف مزاج آدمی ہین تمام اہل سنت و جماعت اونکا اعتبار
کرتے ہین اس سبب سے کہ اونکی تصانیف سے ثابت ہوتا ہے کہ اون پر محبت اہل بیت غالب ہے لہذا مین کہتا ہون کہ اونہون نے
اسی صفحہ کی حاشیہ پر جو کہ خود بنایا اونکا ہی لکھا ہے یہ حدیث بالفاظ مختلفہ موجود ہے اور وہ یہ مین
مسند احمد حنبل و حاکم و نوادر الاصول و ابو یعلی و طبرانی و سیوطی در احیاء المیت پس اس حدیث سے ہمارا یہ مطلب
بخوبی ثابت ہوگیا اور چند مطالب و ثابت ہوے اول یہ کہ اہل بیت سے مراد عترت طاہرہ رسول ہے نہ ازواج جیسا کہ
واعظ صاحب نے اس رسالہ کے بعض مقامات پر لکھا ہے سو اسلئے کہ ازواج جناب رسول خدا کی چند روز کے بعد ختم ہو گئین
ہین وہ کیونکر امان اہل ارض ہوسکتی ہین دوسرے یہ کہ اس حدیث مین جو اہل بیت کا لفظ ہے اوس سے مراد ائمہ معصومین
ہین نہ کل سادات بنی فاطمہ اس سبب سے کہ بدیہی ہے کہ سادات مین سے اکثر فاسق و فاجر ہین او معصوم تو سوا امام
کے کوئی ایک بھی نہین ہے پس غیر معصوم کو کیونکر یہ قابلیت و لیاقت ہوسکتی ہے کہ امان اہل ارض ہو اور اوسکے
وجود کے ساتھ وجود خلق وابستہ ہو تیسرے اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ بعد جناب رسول خدا کے کوئی زمانہ امام
معصوم سے خالی نہونا چاہیے ورنہ ذہاب اہل ارض لازم ہوجائیگا چوتھے سنی جو اس بات کے قایل ہین کہ مہدی
آخر الزمان ابھی تک پیدا نہین ہوے تو یہ مذہب اونکا باطل ہوگیا اور شیعون کا مذہب ثابت ہوگیا کہ وہ
حضرت امام حسن عسکری گیارہوین امام کے صاحبزادے ہین اور ابھی زمین پر موجود مگر غائب و مستور جب حکم خدا
ہوگا تو ظاہر ہونگے اور دشمنان خدا و رسول کو ہلاک کرینگے اور زمین کو عدل و داد سے بھر دینگے اور حضرت عیسی

[1] وغیرہ یہ حدیث جزو سادس کتاب کنز العمال مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۲۱۷ مین کتب متعددہ سے
بالفاظ مختلفہ مرقوم ہے ۱۲ منہ

روح اللہ و نصین کے پیچھے نماز پڑھینگے اس سبب سے کہ اگر وہ حضرت موجود نہوتے تو پھر گیارہوان امام گذر چکے تھے
اب اولاد جناب رسول خدا مین سے اور کسیکو ایسی لیاقت و قابلیت باقی نرہی تھی کہ جسکے سبب سے دنیا قائم رہتی
پس ہماری اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ اس حدیث اثنا عشر کے اکثر طرق مین جو اس طرح کے الفاظ آئے ہین کہ لایزال
ہذا الدین تاما و قائما او ہذا الامر حتے یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ ۔ اسکا مصداق سوا ائمہ معصومین کے اور کوئی نہین
ہوسکتا اور کون عاقل تجویز کرسکتا ہی کہ طغاۃ بنی امیہ و عصاۃ بنی عباس باعث بقاے دین و ملت و عدم ہلاک امت ہوئے
حالانکہ وہ بھی سب منقرض ہوگئے اور اپنے اپنے مقام مناسب مین چلے گئے نیز بعض احادیث مین یہ الفاظ ہین کہ کلہم
یعمل بالہدی و دین الحق پس اسکی تطبیق تو جیسی ہمارے ائمہ معصومین پر ہوتی ہے اوسمین کسیکو مجال گفتگو نہین
ہوسکتی اور خلفاے بنی امیہ و بنی عباس مین سے کسی پر بھی اسکی تطبیق نہین ہوسکتی **قولہ** شیعہ نے منہج الانصاف
کی سطر ۳ و ۴ پر بعبارت طویل لکھا ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ صحیح مسلم و مسند احمد اور تفسیر ثعلبی وغیرہ کتب صحاح مین مروی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین تم مین دو شی نفیس چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن دوسرے اہل بیت جب تک تم
تابع قرآن و اہل بیت دونون کے ہوگے گمراہ نہوگے پس باتفاق اجماع امت بحدیث ثقلین ثابت ہوا کہ اصحاب
وغیرہ کل امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تابع و محکوم اہلبیت کا کیا ہی نہ اہل بیت کو تابع کسی صحابی
کا پس اہلبیت رسول علیہ السلام بعد رسول حاکم علی الکل ہوے ۔ انتہی ملخصاً **اقول** منہج الانصاف ایک بہت
چھوٹا سا رسالہ آٹھ صفحہ کا ہی اور تقطیع بھی بہت چھوٹی ہے اور واعظ صاحب اوسکی عبارت کو طول دیتے جاتے
ہین کوئی اونسے پوچھے کہ جب ایسی چھوٹے سے رسالہ کی بھی آپ نے تلخیص کی تو جواب کیا ہوسکتا جب ہی تلخیص
کی کیا ضرورت تھی لیکن غرض واعظ صاحب کی تو اس تلخیص سے یہ ہی کہ جو اوس مین دلائل قویہ تھے اونکو حذف
کر دیا ہی اور اپنے مطلب کے موافق کمی و بیشی کرکے لکھا ہے تاکہ جواب مین آسانی ہو لیکن پھر بھی اوسکا ایک حرف کا
جواب واعظ صاحب سے نہین ہوسکا اور اختصار کا عذر پیش کرتے ہین حالانکہ واعظ صاحب کی تاویلات باطلہ
اتنی طویل دیکھی کہ اونھون نے اپنے رسالہ مجمع الاوصاف کو اپنی ہی کتابون کی روایتون او حدیثون سے
بڑھایا ہے کہ اون کے جواب مین شیعون کو اتنا کہدینا کافی ہے کہ سب یہ روایتین جھوٹی اور بیہودہ نہین
بنتی ہین اور پھر ایک بڑی چالاکی یہ کی ہے کہ منہج الانصاف کی جو کچھ تھوڑی سی عبارت کمی بیشی کرکے لکھی

بھی ہے وہ ابواب وفصول مین متفرق کردی ہے تاکہ ناظر ایک سلسلے مین اسکو نہ دیکھ سکے اس خوف سے کہ ایسا نہو
کہ کلام حق کا کسی پر اثر ہو جاوے اور کوئی ہدایت پاوے ورنہ کل مناظرین کا دستور یہی ہے کہ جس کتاب کا جواب
لکھتے ہین اوسکی پوری عبارت نقل کرتے ہین اور جس ترتیب وسلسلے سے کہ وہ کتاب ہوتی ہے اوسی
ترتیب وسلسلے سے اوسکا جواب بھی لکھتے ہین تاکہ ناظرین کو اصل کتاب اور اوسکے جواب کا حسن وقبح بخوبی
معلوم ہو جاوے اور وہ اس بات مین انصاف کر سکین جیسا کہ مینے کیا ہے کہ باوصف واعظ صاحب کی
تطویل بیفائدہ کے کل عبارت اونکی نقل کردی ہے اور ترتیب مین بھی فرق نہین کیا **قولہ** الجواب دیکھو یہ شیعہ
کیسا پاگل آدمی ہے روایات اظہر من الشمس کو کیسا اوٹا بیان کرتا ہے **اقول** یہ غلطی واعظ صاحب کی
سمجھ کا پھیر ہے ورنہ منبع الانصاف مین تو کوئی بات اوٹی نہین ہے یہ بھی تعجب کی بات ہے کہ واعظ صاحب
سیدھی بات کو اولٹی کہتے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] **قولہ** حاشا کہ حدیث
مستدلہ منافی اوس مذہب کے ہو کہ صحیح مسلم وغیرہ مین مروی ہے یون ہے قال رسول اللہ انی تارک فیکم ثقلین اولہما
کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ وتمسکوا بہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی یعنی مین
تمہارے درمیان دو چیزین چھوڑنے والا ہون جو اول اونمین سے قرآن ہے اوسمین راہ راست کا بیان ہے
اور اوسمین نور ہے پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی مستنبط مسائل کرو اوس سے اور یاد کرو اوسکو اور عمل
کرو اوسکے ساتھ اور دوسرے یہ چیز میرے گھر کے لوگ ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کے لیے اور ڈراتا ہون
تمہین اونکے عذاب سے بیچ حق اور کرنے میرے گھر والون کی محبت کے **اقول** چونکہ واعظ صاحب نے اس حدیث کی
الفاظ مین خیانت کی ہے گو ہم بحث غدیر خم مین بیان کرینگے لیکن یہان جو اونسے ہی الفاظ منقولہ کے ترجمہ مین
خیانت کی ہے وہ اسکو اہل انصاف ملاحظہ کرین اور واعظ جی کو زمرہ یحرفون الکلم عن مواضعہ مین داخل سمجھین
پہلے قال رسول اللہ کا ترجمہ حذف کردیا دوسرے ترجمہ مین (اور یاد کرو اوسکو) اپنی طرف سے بڑھایا ہے
حالانکہ حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکا یہ ترجمہ ہو ہر چند کہ شیعون کے نزدیک بھی قرآن کے
یاد کرنے کی بڑی فضیلت ہے اس مین اسکو کچھ کلام نہین مگر گفتگو تو اسمین ہے کہ جو مضمون اصل حدیث مین

[1] جز ۱۹ سورہ شعرا

نہو اوسکو ترجمہ مین اپنی طرف سی بڑھا دیا معنی و غرض واعظ صاحب کی اس تحریف سے یہ ہے کہ عوام کو فریب
دین کہ دیکھو ہمارے یہان حافظ اکثر ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ چند آدمی سنی جو طوطی کیطرح قرآن یاد کر لیتے ہین
اس سے کیا ہوتا ہے اصل فضیلت قرآن کی حفظ کرنے کی تو یہ ہے کہ اوسکے معانی سمجھین اور اوسپر عمل کرین ورنہ
مثل یہود کے اس آیت کی مصداق ہونگے مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور اکثر سنیون کی حافظ کہ
بھی قرآن کا معنی نہین سمجھتے او جو بات سمجھتے بھی ہین تو اوسپر عمل نہین کرتے اس سبب سے کہ اصل مذہب انکا قرآن کے
مخالف ہے تفصیل مین نوبت طول ہو اور اسکے بیان مین کتب ضخیمہ تیار ہو سکتی ہین مگر مین انشاء اللہ ابھی بعد اس بحث کے
تمام ہونے کے چند آیات کا ذکر کرونگا کہ اون سے بطور مشتے نمونہ از خروارے ثابت ہو جائیگا کہ سنی اپنے اصول و
فروع مین قرآن سے بالکل مخالف ہین تیسرے چونکہ اہل ہند کی محاورے مین زوجہ کو گھر کے لوگ کہتے ہین لہذا
واعظ صاحب نے اہل بیت کا ترجمہ گھر کے لوگ کیا تاکہ عوام بیچارے دھوکا کھائین اور دام فریب مین آجائین
اور یہ سمجھین کہ اہل بیت تو مراد ازواج جناب رسول خدا ہین وانی لہم التناوش من مکان بعید چوتھے اذکرکم اللہ
فی اہل بیتی کے ترجمہ مین محبت کی لفظ بڑھائی ہے حالانکہ حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکے یہ معنی ہون
اور غرض واعظ صاحب کی اس سے یہ ہے کہ عوام بیچارون کو یہ معلوم ہو کہ اہل بیت یا آل سے فقط محبت کرنیکا حکم ہے
کچھ اونکی اطاعت کرنے کی ضرورت نہین اور ظاہر ہے کہ واعظ صاحب نے یہ سب تحریفات مثل اپنے اساتذہ کے
بتقاضائے چندین شکم اپنے اکل کی ہین فویل لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون قولہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی لن
یتفرقا حتی یردا علی الحوض ترجمہ واعظ صاحب برحاشیہ یعنی مین تمھارے درمیان دو چیزین گران
اور نفیس چھوڑنے والا ہون جب تک تم اونکے ساتھ متمسک ہوگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے ایک اون
دونون سے اعظم ہے دوسرے سے وہ قرآن ہے اور عترت میری اہل گھر میرے اور یہ جدا نہونگے یہ دونون
آپس مین سے اوس وقت تک کہ دونون میری طرف حوض پر پہونچینگے منہ اقول اس حدیث کے ترجمے مین بھی واعظ
صاحب کی چالاکی قابل غور ہے کہ چونکہ اس مین قرآن و اہلبیت دونون کی تمسک پر عدم ضلالت منحصر ہے لہذا
واعظ صاحب بہت گھبرائے اور ترجمہ مین نہ بڑھا دیا جسکے معنی [illegible] کے نکلے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے

یا انکی اطاعت کرنیکا حکم ہو یا تمسک لکھ دیا اسلیے کہ عوام اس لفظ کو سمجھینگے اور اس ترجمے کو حاشیہ پر لکھدیا اگر
کوئی اوسے دیکھے تو اوس سے بھی بچا رہے اور عترتی اہلبیتی کا ترجمہ لکھا ہے (اور عترت میری یعنی اہل بیت میرے ہیں) اگر غور کیا
جاوے تو یہ ترجمہ کفر صریح ہے اس سبب سے کہ عترت کے معنی لغت میں اولاد و عزیز و اقارب کے ہیں اور واعظ صاحب جو
اہلبیت کے معنی کرتے ہیں ظاہر یہ صحیح ہیں جیسا اہل خانہ ہے اور اہل خانہ ہندوستان میں زوجہ کو کہتے ہیں پس
عزیز و اقارب رسول خدا پر ازواج رسول کا اطلاق کرنا سواے کفر صریح اور بے حیائی و بے غیرتی کے اور کیا ہے
اور اسی خوف سے واعظ صاحب نے عترت کا ترجمہ نہیں لکھا کہ کوئی دیکھ نہ لے ورنہ اور بحث اسکی ابھی آتی ہے
قولہ یہ روایت بھی صحیح ہے لوجوہ پہلی ہی روایت کے مطابق ہے اقول کہاں مطابق ہے اوسمیں تمسکوا بہ ہے
اوسکی ضمیر فقط قرآن کیطرف پھرتی ہے اور اسمیں ان تمسکتم بہما ہے اور بہما کی ضمیر ثقلین کیطرف پھرتی ہے
اوس میں لن تضلوا بعدی ہے اور اوسمیں نہیں ہے اسمیں عترتی کا لفظ ہے اوسمیں نہیں ہے اسمیں لن یتفرقا حتے یردا علی
الحوض ہے اوسمیں اذکرکم اللہ فی اہل بیتی ہے اسمیں نہیں ہے اور ان سب الفاظ کے معنی مختلف ہیں اور ہر لفظ ان میں کا
فوائد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے قولہ اور جبکہ دونوں ثقلین آپسمیں موافق ہیں نہ مخالف اور قرآن اعظم ہے اہلبیت سے
اور دونوں کا جدا ہونا بھی غیر ممکن ہے بسبب ارشاد آنحضرت کے پس تمسک کرنا باعظم الثقلین لازم ہوگیا اقول
یہ عجب تقریر ہے کہ جسکا مطلب سمجھ ہی میں نہیں آتا خود ہی تو اس تقریر سے ثابت کرتے ہیں کہ ثقلین آپسمیں موافق
ہیں اور دونوں کا جدا ہونا بھی غیر ممکن ہے اور نتیجہ اوسکا یہ نکالتے ہیں کہ تمسک کرنا باعظم الثقلین لازم ہوگیا جو کہ
باعتقاد شما قرآن ہے لہذا اسکے یہ معنی ہوئے کہ فقط قرآن سے تمسک لازم ہے اور اہلبیت سے کچھ مطلب نہیں
ایسا ہی نہیں کی تقریر سے قرآن و اہلبیت میں جدائی لازم آتی ہے کیونکہ منصفو بتاؤ ایسا شخص مہمل کہ مجذوب
کی بڑائی اسکا کون کیا جو سب وہ یہ تو ایسی تقریر ہے کہ کوئی کہے کہ زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے
پس اسپر یہ لازم ہوگیا کہ زید حیوان نہیں ہے قولہ اور ان احادیث میں آنحضرت نے واسطے دوستی و محبت
اہلبیت کی بہت مبالغہ و تاکید سے بیان فرمایا اقول دوستی و محبت اہلبیت کی ہمارا دین و ایمان ہے
مگر ان دونوں حدیثوں میں تو دوستی اور محبت کا بیان نہیں ہے بلکہ انکے ساتھ تمسک کرنیکا بیان ہے کہ
سوا اسکے اور کوئی صورت نجات کی نہیں ہو سکتی اور قرآن کے ساتھ تمسک کرنا منحصر ہے اہلبیت کے ساتھ

تمسک کرنے مین چنانچہ اسکا بیان آگے آتا ہے **قولہ** اون سے تخصیص کرنا ایک کسی کو اہلبیت مین سے ناجائز
بلکہ کل ازواج مطہرات و اقربا و اولاد رسول کی دوستی مراد ہے جسکا مفصل ذکر انشاء اللہ باب تعریف اہلبیت مین
آویگا **اقول** ہم اہلبیت سے مراد خود جناب رسول خدا اور جناب علی مرتضی اور جناب فاطمہ زہرا خیر النسا اور جناب حسن مجتبی
اور جناب حسین شہید کربلا لیتے ہین اور اون مین سے کسی کی تخصیص نہین کرتے بلکہ سب کو ہادی اور مہدی جانتے
ہین نبوت کی تخصیص البتہ جناب رسول خدا کی ساتھ ہے کہ اونپر ختم ہوگئی بعد ان حضرت کے انکی اولاد مین سے اون
حضرات کو آیۂ تطہیر اور ان احادیث کا مصداق سمجھتے ہین کہ جو معصوم ہین اس سبب سے کہ غیر معصوم جو کہ گناہون کی
نجاست مین مبتلا ہوتا ہے لہذا نہ اوس سے ذہاب رجس کا اطلاق ہو سکتا ہے نہ اوسکی ساتھ تمسک واجب ہو سکتا ہے
اور نہ یہ تمسک گمراہی سے بچا سکتا ہے مین ازواج وہ ہرگز اہلبیت مین داخل نہین ہو سکتین اور اگر بفرض محال داخل
بھی ہوئین تو اون مین سے جنھون نے مخالفت خدا و رسول کی وہ مثل زن نوح و زن لوط و پسر نوح کے خارج
ہوجاینگی اور ہم یہان چند دلائل قویہ قطعیہ سے کہ جو ان دونون حدیثون سے پیدا ہوتی ہین ثابت کیے دیتے ہین
کہ اہلبیت مین ازواج ہرگز داخل نہین ہو سکتین باقی مفصل ذکر اسکا انشاء اللہ باب پنجم کی جواب مین [illegible] کہ جو
باب تعریف اہلبیت ہے اور وہان ہم سنیون کی کتابون سے بتفصیل اس بات کو ثابت کردینگی **بیان**
دلائل - اول خود جناب رسول خدا نے اس حدیث مین اپنی عترت کو بنام اہلبیت فرمایا ہے اور عترت کے
معنی اولاد و عزیز و اقارب کے ہین پس کون ایسا بیحیا شخص ہوگا کہ باوجود عترت کو ازواج مین یا ازواج کو عترت
مین داخل کرے یہ تو حماقت کی علاوہ صریحی کفر ہے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا **دوم** حضرت نے قرآن و اہلبیت
کی باب مین فرمایا ہے کہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض یعنی یہ دونون آپس مین ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہانتک
کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر **انتہی** اس سے ظاہر ہے کہ قرآن و اہلبیت کا قیامت تک ساتھ ہے
اور ازواج جناب رسول خدا چند روز کی بعد سب مر گئین **سوم** یہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ ما ان تمسکتم بہما لن تضلو
بعدی یعنی جب تک کہ تمسک کروگے ساتھ انکے نہین [illegible] ہرگز گمراہ ہوگے میرے بعد **انتہی** اس سے بھی بقا
اہلبیت کی اور معیت ونکی قرآن کے ساتھ قیامت تک ثابت ہوتی ہے اس سبب سے کہ احکام خدا و رسول عام
امت کے لیے ہین قیامت تک اور جب تھوڑی ہی دنون مین ازواج جناب رسول خدا متفرق ہوگئین تو پھر

ہونگے بعد سکے ساتھ تمسک کرنیکے سبب سے امت گمراہی سے بچ سکتی ہے اور خود تضلوا پر جو لن داخل ہے وہ دلالت
کرتا ہے نفی ضلالت ابدی پر خصوصاً جبکہ اوسکے بعد لفظ بعدی بھی لاحق ہے اس سبب سے کہ بعد وفات جناب رسول خدا
سے قیامت تک کا زمانہ سب آپ کے مابعد مین داخل ہے چہارم آیۂ تطہیر و نیز یہ احادیث دلالت کرتی ہین
عصمت اہلبیت پر اور ازواج بالاتفاق معصوم نتھین پس اہلبیت مین کیونکر داخل ہو سکتی ہین اور بیان اسکا انشاء
اللہ عنقریب آتا ہے قولہ اب معلوم ہوا کہ تارک دوستی اہلبیت ایمان سے خارج ہوگا اقول آپکو اب معلوم ہوا
اور ہمکو ابتدا ہی سے معلوم ہے جبسے کہ آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نازل ہوا ہے اور اسکے سوا اور بہت
سی آیات اور احادیث اسپر دلالت کرتی ہین لیکن یہان دوستی کا ذکر کرنا آپ کی محض حماقت ہے کہ ان دونون
حدیثون مین دوستی کا ذکر نہین ہے بلکہ تمسک کا بیان ہے کہ جس سے مراد اطاعت ہے قولہ جیسا شیعہ
کہتے ہین کہ بعض اہلبیت کے محب اور بعض کے دشمن ہین اقول ان ہذا لبہتان عظیم شیعہ تو اہل بیت کی دوستی کو
بناء دین و ایمان سمجھتے ہین رہے ازواج وہ ہرگز اہل بیت مین داخل نہین لہذا جو انسے ہے محب اہل بیت
نہین اونکے شیعہ بھی محب ہین اور جو اونہین سے دشمن اہلبیت تھین انکے شیعہ بھی دشمن ہین سنی البتہ کل اہلبیت کے
دشمن ہین اور اگر دشمن نہ ہوتے تو جن حضرات نے خلافت کو خاندان رسول سے غصب کر لیا انسے دوستی نہ رکھتے
و خلفای بنی امیہ و بنی عباس کو داخل خلفاء اثنا عشر نجانتے اور یزید پلید کو خلیفۂ برحق اور جناب امام حسینؑ کو
(معاذ اللہ) باغی نہ کہتے کما مر قولہ ان روایات سے خلافت ہرگز ثابت نہین ہوتی کیونکہ خلافت کچھ اور چیز ہے
دوستی و محبت کچھ اور اقول منیع الانصاف مین تو آپکا مدعا یہی تھا کہ ان مین خلافت کا ذکر نہین ہے مگر اب ہم کہتے ہین
کہ ان روایات سے خلافت ثابت ہوتی ہے اور تھوڑا صبر کیجیے کہ تمام آپ کے اقوال آپ پر وارد کرتے ہین اور
دوستی و محبت کو آپ کیا رٹے جاتے ہین ہم تو مکرر کہہ چکے کہ ان دونون حدیثون مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے کہ جسکے
یہ معنی ہون قولہ لطف ذلک یہ ہے کہ ان احادیث مین آنحضرت نے جمیع صحابہ کو تابع و محکوم حضرت علیؑ کا کیا ہے سواے اسکا
بیان مفہوم روایات کے بالکل مخالف ہے کیونکہ ان روایات مین سے کسی ایک کو تخصیص کرنا یا دوستی سے خلافت
و لہذا اختلاف ظاہر ہے اقول واعظ صاحب نے جو عبارت منیع الانصاف کی نقل کی ہے اوسمین یہ کہان ہے
کہ ان احادیث مین آنحضرت نے جملہ اصحابہ کو تابع و محکوم حضرت علیؑ کا کیا ہے بلکہ اوسمین تو یہ ہے کہ بحدیث ثقلین

ثابت ہو کہ اصحاب وغیرہ کل امت کو رسول اللہ نے تابع و محکوم اہل بیت کا کیا ہے نہ اہل بیت کو تابع کسی
صحابی کا پس اہلبیت رسول بعد رسول حاکم علی الکل ہوے پس باطل ہو گیا یہ قول واعظ صاحب کا کہ سوا اسکا
یہ بیان مفہوم روایات کے بالکل مخالف ہے پس سبب ہے کہ اہلبیت کے تمسک کو ان روایات میں باعث عدم
ضلالت قرار دیا ہے اور منع الانصاف میں بھی اہلبیت ہی کی بابت گفتگو ہے پس یہ بیان مفہوم روایات کے
بالکل موافق ہے نہ مخالف اور یہ قول واعظ صاحب کہ کیونکہ ان روایات میں سے کسی ایک کو تخصیص کرنا
بھی باطل ہو گیا اور منع الانصاف میں حضرت علی کی تخصیص نہیں کی ہے یہ شخص عجیب مہمل ہے کہ جو عبارت منع الانصاف
کی اسنے نقل کی ہے اوسکا اوپر کچھ مطلب ہے جو عبارت منع الانصاف کی نقل نہیں کی اوسکا یہ مفہوم ہے کہ خود اہل سنت
وجماعت کی تفاسیر و کتب احادیث سے ثابت ہے کہ ازواج وخلفائے ثلاثہ داخل اہل بیت نہیں ہیں اور جناب امیر المومنین
علی ابن ابیطالب کہ نفس رسول ہیں وہ بالمعہ داخل اہلبیت محمد بلکہ افضل آل محمد ہیں پس جب اہل بیت کے ساتھ تمسک
کرنیکا حکم ہے تو جناب امیر کے ساتھ بدرجہ اولی ہوا انتہی اور میں کہتا ہوں کہ بعد رسول خدا کے انحصار تو اہلبیت ہی
علی و حضرت فاطمہ و حسنین میں حسنین چھوٹے تھے اور حضرت فاطمہ عورت تھیں پس تمسک سے جب ہم خلافت ثابت
کرینگے تو ثابت ہو جائیگی خلافت بلا فصل علی ابن ابیطالب اور واعظ صاحب فی منع الانصاف کی عبارت مذکورہ
بالا اس سبب سے نقل نہیں کی وہ ایسا دعوی تھا کہ اوسکی دلیل اوسکے ساتھ موجود تھی لیکن یہ ذکر اور بھی زیادہ قبیح
ہے کہ جو مضمون عبارت منقولہ میں موجود ہے خواہ مخواہ اعتراض کریں اور یہ جو واعظ صاحب کہتے ہیں کہ دوستی سے خلافت مراد
لینا خلاف ظاہر ہے ... کہتے ہیں کہ ... دوستی سے خلافت مراد لینا خلاف ظاہر ہے لیکن واعظ صاحب تو کہتے ہیں کہ
تخصیص بھی نفس ... ان روایات میں دوستی کا ذکر کہاں ہے کہ تو بار بار دوستی کو بکے جاتا ہے بلکہ صورت تو یہ ہے کہ
امر اس حدیث میں ثقلین کے ساتھ تمسک کرنے کو باعث ہدایت یعنی عدم ضلالت قرار دیا ہے پس تمسک کے معنی دوستی
کے کیونکر ہو سکتے ہیں تمام دنیا میں جس لغت کی کتاب میں ... دیکھ لے کسی ایک میں بھی تمسک کے معنی دوستی کے تم کو واعظ صاحب
دکھا دینگے اور پھر خود ہی اپنی حدیث میں تمسک کے معنی ... اسکے لکھتے ہیں اور پھر یہاں دوستی نکالی ہیں یہ عجیب خبط و
جنون ہے ... اسکے تقابل ... ساتھ تمسک ... کا حکم ہے کہ جس میں قرآن بھی داخل ہے پس کیا اسکے یہ معنی ہونگے
کہ قرآن کے ساتھ ... دوستی کرو اور اسکے اوامر و نواہی کی اطاعت نکرو علاوہ اسکے قرآن میں آیا ہے کہ

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لن انفصام لہا

یعنی پس جو شخص کہ کافر ہوا ساتھ طاغوت (یعنی بت و شیطان و ائمہ کفر و ضلالت) کے اور ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس تحقیق تمسک کیا اوسنے ساتھ مضبوط رستی کے کہ اوسکے واسطے ٹوٹنا نہین ہے انتہی کیا واعظ صاحب اپنے مذاق کے موافق اسکے یہ معنی کہینگے کہ عروۃ الوثقی کے ساتھ فقط دوستی رکھنا چاہیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ مین بھی کس شخص مہمل کے مباحثہ و مناظرہ مین مبتلا ہوا ہون آخر مجبور ہوکر واعظ صاحب سے خطاب کرکے مرزا جعفر علی صاحب فصیح مرحوم و مغفور کے یہ دو شعر پڑھتا ہون ؎ نہ تھا تو گفتگو کرنیکے قابل + نہ ہوتا مین کبھی تیرے مقابل + مگر یہ دل مین میرے دھیان آیا + لڑے تھے ابن بوسفیان سے مولا ۞ قولہ چنانچہ ہم بھی شیعہ کی دو تفسیرون مجمع البیان و عمدۃ البیان سے ہر سہ خلفا کی خلافت ثابت کرچکے ہین **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین **قولہ** اذا عرفت ہذا فنقول فی سنن الترمذی المطبوعۃ فی مطبع الاحمدی جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ باسنادہ عن حذیفۃ قال کنا جلوسا عند النبی فقال لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر یعنی ترمذی مین حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تمھارے درمیان میری کتنی حیاتی ہے پس پیروی کرو تم میرے پیچھے ابوبکر و عمر کی یعنی بعد میرے انکو خلیفہ میرا جانو اور انھین سے اقتدا کرو **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ واعظ صاحب کو اپنے محدثین سے بھی عداوت ہے کہ اونکی کتابون کو شیعون کے مقابلہ مین جھوٹی حدیثین نقل کرتے ہین کہ شیعہ اونکو کچھ کہین لیکن ہم تو یہان ایک حدیث کے لکھنے پر اکتفا کرتے ہین کہ جو صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۲۰ مین جناب رسول خدا سے منقول ہے من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو شخص کہ جھوٹ باندھے میرے اوپر پس چاہیے کہ مہیا کرے اپنے مقام کو آتش جہنم مین سے انتہی ہر چند یہ حدیثین کہ واعظ صاحب اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین ہمکو اونکی تکذیب کافی ہے مگر تبرعا اتنا اور کہتے ہین کہ یہ حدیث خود بقول واعظ صاحب ابوبکر و عمر کی خلافت پر دلالت کرتی ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے حضرت خود اپنی زندگی مین بقول سنیون کے ایک چھوڑ دو خلیفہ مقرر کرگئے تھے اور خود سنیونکا مذہب ہے کہ حضرت نے استخلاف نہین کیا یعنی کسیکو اپنا خلیفہ مقرر نہین فرمایا جیسا کہ آیہ استخلاف کی مبحث مین ثابت ہوچکا ہے پس ثابت ہوگیا کہ یا سنیون کا اصل مذہب باطل ہے یا یہ حدیث بنائی گئی ہے اور مخبر صادق پر جھوٹ باندھا گیا ہے اور جو شخص

کہ اس طرح کی جھوٹی حدیثین بناے یا اپنی کتابون مین لکھے یا اونکی روایت کرے وہ دیکھو مقدمہ مین [illegible]
مصداق ہی اب ہم واعظ صاحب سے پوچھتے ہین کہ آپ اس جھوٹی حدیث مین جو تمسک کا لفظ ہے اوس سے
تو آپ خلافت مراد لیتے ہین پس اگر شیعہ حدیث ثقلین مین تمسک سے مراد خلافت لین تو آپ کیون خفا ہوتے
ہین حالانکہ تمسک کے لفظ اطلع واتم ہے اور دلالت اوسکی خلافت پر واضح و ظاہر ہے چنانچہ ہم بیان
اس بات کو کہ لفظ تمسک خلافت پر پانچ وجوہ دلالت کرتی ہے بیان کرتے ہین واضح ہو کہ تمسک کے معنی
خود بقول واعظ صاحب چنگل مارنے کے ہین اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کے ساتھ چنگل مارنے سے یہ مراد ہے
کہ اوسکو مضبوط پکڑے اور ثقلین کے مضبوط پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ اونکی اطاعت کرو پس اب ہم سنیون کو پوچھ
رکھ کے پوچھتے ہین کہ اہلبیت کے ساتھ موجب اس حدیث کے اونکی بعض اقوال و افعال مین تمسک کرنا چاہیے یا کل مین
اگر کہوگے کہ بعض مین تو ہم کہینگے کہ مخبر صادق نے قرآن و اہلبیت دونون کی تمسک مین اہلبیت کو مخصوص
پس تمہارے اس قول سے لازم آیا کہ قرآن کے بھی بعض احکام پر عمل کرنیکا حکم ہو اور بعض پر نہو پس اگر تم اسکے
قائل ہوگے تو زمرہ نؤمن بالکتاب کلہ سے نکل کر نؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض مین داخل ہو جاوگے
اور اگر تم کہوگے کہ اونکے کل اقوال و افعال مین تمسک کرنا چاہیے تو ہم کہینگے کہ ثابت ہوا عصمت اہلبیت کی بھی
اس سبب سے کہ سوا معصوم کی دوسرے شخص مین یہ صلاحیت نہین ہو سکتی ہے کہ کل اقوال و افعال مین اوس سے
تمسک کیا جاوے اور جو دلیل کہ تفسیر کبیر سے آیہ کریمہ لا ینال عہدی الظالمین کی ذیل تفسیر مین عصمت امام کی بابت ہمنے
نقل کی ہے وہی بعینہ یہان جاری ہو سکتی ہے اگر تم یون نہ سمجھو تو ہم ایک مثال سمجھائے دیتے ہین کہ جب ام المومنین
عائشہ نے جناب امیر پر خروج کیا اور اون سے لڑین تو تمہارے نزدیک بھی حق حضرت علی کی طرف تہا پس کیونکر ممکن ہے
کہ ام المومنین کے اس فعل کے ساتھ تمسک کرنا موجب ہدایت و عدم ضلالت ہو اور اگر تم اس مثال سے بھی نہ سمجھو تو ہم ایک
دوسری مثال دیتے ہین کہ حضرت ام المومنین حفصہ نے افشاے اسرار رسول کیا اور اسکے سبب دونون بی بیان
مورد عتاب الٰہی ہوئین جیسا کہ سورہ تحریم سے ظاہر ہے پس کیونکر ممکن ہے کہ جو ام المومنین کے اس فعل سے تمسک کر کے بعضی
خدا و رسول کے اسرار کو افشا کرے وہ ضلالت سے بچے اور ہدایت پاوے اور اس بات کا قائل ہونا کفر صریح ہے پس اس
تقریر سے دو مطلب بخوبی ثابت ہو گئے اول عصمت اہلبیت دوم خطا پر ہونا غیر معصوم کا اون اہلبیت کی شان مین

آیۂ تطہیر وحدیث ثقلین سے اور جب عصمت اہلبیت ثابت ہوگئی تو انکی خلافت بھی ثابت ہوگئی اس سبب سے
کہ معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم کو خلیفہ برحق سمجھنا تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح ہے اب رہی خلافت
بلا فصل امیرالمومنین پس ظاہر ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے انحصار معصومیت کا علی و فاطمہ و حسنین میں تھا حسنین تو
صغیر السن تھے اور جناب سیدہ خیر النساء پس بعد جناب رسول خدا انحصار ہوگئی خلافت جناب امیر پر اور یہ دلیل بعینہ
جاری ہوتی ہے خلافت و امامت ائمہ معصومین کے باب میں اسطرح کہ بعد جناب امیر کے دو معصوم موجود تھے
مگر ایک وقت میں دو امام و خلیفہ نہیں ہوسکتے لہذا ترجیح ایک کی ضروری تھی اور وہ ثابت ہوگئی استخلاف
امیرالمومنین سے حضرت امام حسن کے باب میں اور بعد حضرت امام حسن کے خود انحصار معصومیت تھا حضرت
امام حسین میں پھر بعد آپکے انحصار معصومیت تھا علی بن الحسین زین العابدین میں اور بعد آپکے آپ کے
صاحبزادے حضرت امام محمد باقر میں اور بعد آپ کی آپ کے صاحبزادے امام جعفر صادق میں اور بعد آپ کے آپکے
صاحبزادے حضرت امام موسی کاظم میں اور بعد آپ کی آپکے صاحبزادے حضرت امام علی رضا میں اور بعد آپ کے
آپکے صاحبزادے حضرت امام محمد تقی میں اور بعد آپ کی آپکے صاحبزادے حضرت امام علی نقی میں اور بعد آپکے
آپکے صاحبزادے حضرت امام حسن عسکری میں اور بعد آپ کی آپکے صاحبزادے حضرت صاحب الزمان مہدی
دین میں کہ جو موجود مگر غائب و مستور ہیں اور جب حکم قادر مطلق ہوگا تو ظاہر ہونگے اور دنیا کو عدل و داد سے
بھر دینگے اور یہ دلیل عصمت عام ہے ائمہ اثنا عشر کی امامت کے باب میں موافق و مخالف سب کے لیے اس سبب سے
کہ بعد رسول خدا کے سوا ان حضرات کے اور کسی کی نسبت کسی شخص نے دعوی عصمت اصلاً و مطلقاً نہیں کیا اور مسلّم
اس سے کہ ثابت ہونا یا نہونا علاوہ اسکے ایک امام کا اپنی حیات میں دوسرے امام کو اپنا وصی و خلیفہ کرجانا
علی التواتر مثل استخلاف جناب رسولخدا امیرالمومنین کو شیعوں کے یہاں ثابت و محقق ہے پس اگر اہل سنت
ان حضرات کی امامت کے منکر اور انکی اطاعت سے منحرف ہوں تو پھر ہم کو دوسرے کسی ایک ہی شخص کا نام بتا دیں
کہ اوسکے کل افعال و اقوال قابل تمسک ہوں اور عدم ضلالت اس تمسک کے ساتھ وابستہ ہو اگر تم کہوگے کہ قرآن
جو عظیم الثقلین ہے وہ تمسک کرنے کے لیے کیا کم ہے کہ ہر زمانہ میں موجود ہے اور جب ہم اوسکے ساتھ تمسک کرینگے تو
اہلبیت کے ساتھ بھی تمسک کرنا ثابت ہو جائیگا اس سبب سے کہ ثقلین ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے تو ہم کہینگے

کہ یہ امر مسلّم ہے کہ نجات و ہدایت منحصر ہے قرآن و اہلبیت کے ساتھ تمسک کرنے پر اور تمسک سے مراد اطاعت ہے اور یہ بھی
مسلّم ہے کہ ایک کی اطاعت مستلزم ہے دوسرے کی اطاعت کو مگر گفتگو اس میں ہے کہ کوئی شخص بغیر وسیلہ و ذریعہ
اہلبیت قرآن کی اطاعت کر سکتا ہے یا نہیں پس اگر تم کہو گے کہ کر سکتا ہے تو ہم کہینگے کہ قرآن کی اطاعت موقوف ہے
اوسکے معانی و مراد کے صحیح سمجھنے پر یا نہیں اگر تم کہو گے کہ نہیں تو کفر کے ساتھ حماقت کی بھی تمھاری طرف نسبت ہوگی
اسلیے کہ جس کتاب کے معانی آدمی صحیح نہ سمجھے گا اوسپر عمل کیونکر کریگا اور اگر شق اول کو اختیار کروگے تو ہم پوچھینگے کہ تم
قرآن کے معنی صحیح سمجھے ہو یا غلط اگر کہو گے کہ غلط تو پھر تمھارا مذہب ہی غلط ہو جائیگا اور اگر کہو گے کہ صحیح تو ہم کہینگے کہ
اسلام میں بہتر فرقے ہیں اور سب قرآن کو مانتے ہیں لیکن اوسکے معنی و مراد کے سمجھنے میں ایک دوسرے سے مختلف ہے
اور پھر ہر فرقہ یہی کہتا ہے کہ جو کچھ ہم سمجھے ہیں صحیح ہے لہذا اس پر کون سی دلیل مسکت و مفحم ہے کہ جو معنی تم سمجھے ہو وہی
صحیح ہیں جسقدر دلیلیں کہ تم پیش کروگے ویسے زیادہ دوسرا فرقہ اپنے فہم کی صحت پر پیش کر سکتا ہے اور اگر تم ہمسے
یہی سوال کروگے تو ہم اوسکا یہ جواب دینگے کہ جو معانی کہ ہم سمجھے ہیں وہ ماخوذ ہیں قول اہلبیت سے اور اونکی صحت میں
کچھ شبہہ نہیں ہو سکتا اسلیے کہ معصوم خطا سے مبرا ہوتا ہے اور تمھارے یہان کوئی معصوم نہیں ہے کہ اوسکے قول کے ساتھ
تمسک ہو پس ثابت ہو گیا کہ تمسک بقرآن منحصر ہے تمسک باہلبیت میں اور اسکا عکس بھی صحیح ہے یعنی اگر کوئی تمام
قرآن کے معنی صحیح سمجھے تو خواہ مخواہ وہ اہلبیت کی حقیقت کا قائل ہوگا اور اون کے ساتھ متمسک ہوگا لیکن بغیر عصمت
کے یہ محال ہے اور عصمت بعد رسول خدا کے منحصر ہے اہلبیت میں پس منحصر ہو گیا فہم معنی قرآن متابعت اہلبیت میں اگر تم
کہو گے کہ اس سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ قرآن میں نقص ہے اور وہ ہدایت کے لیے کافی نہیں ہے دوسرے کا محتاج ہے تو ہم کہینگے
کہ یہ تمھاری نافہمی ہے اس سے قرآن میں نقص نہیں لازم آتا بلکہ خلق کے فہم کا نقص ثابت ہوتا ہے کہ بغیر معلم کامل کے وہ
اوسکے سمجھنے میں معذور ہیں اور اگر تم بنظر غور و تامل دیکھو اور چشم بصیرت سے ملاحظہ کرو تو اس حدیث سے تم کو معلوم ہو جائیگا
کہ جناب خاتم النبیین نے کہ جو اپنی امت پر رؤف و رحیم تھے اپنے بعد وہ کتاب اللہ کو بھی چھوڑ گئے اور اوسکی معلمین بھی مقرر
فرما گئے تاکہ یہ امت اپنی عقل ناقص پر اعتماد کر کے اور ہوائے نفسانی میں مبتلا ہو کے فہم معنی قرآن میں غلطی نہ کرے
اور گمراہ نہ ہو جائے پس اگر اس پر بھی تم اون معلمین کاملین پر ایمان نہ لاؤ اور اونکے کلام کیطرف نہ رجوع کرو اور قرآن
کو چاہو کہ خود ہی سمجھ لو اور پھر نہ سمجھو اور گمراہ ہو جاؤ تو اس میں خدا و رسول کا کیا قصور ہے ہمارے حضرت تو سب

ہدایت کو کشادہ کیے گئے ہین وہ انوار حق وصدق کو روشن فرما گئے ہین لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ اور
تمہاری مزید بصیرت کے لیے ہم اسقدر اور بیان کرتے ہین کہ بالبداہت ثابت ہے کہ بنی نوع انسان کی طبیعت مجبور مجبول ہے
اختلاف پر پس ضروری ہے کہ اونکی آرا اسمین مختلف ہون ایسلیے تا خلقت و تا دوم تا اینده کون سی ایسی کتاب یا کونسا ایسا
مسئلہ ہے کہ جو محل نظر ہو وفکر ہو اور پھر اوسکے فہم مین اختلاف نہ واقع ہوا ہو اور ہرگز وہ اختلاف مرتفع نہین ہو سکا
بغیر اسکے کہ کسی معصوم نے اگر اوسکو رفع کیا ہو جب نبی سابق کی امت اسمین مختلف ہوئی ہے تو ہرگز وہ اختلاف نہین رفع ہوا
جبتک کہ دوسرا نبی مبعوث نہوا ہو پس ابتدا ہی سے ہر نبی لاحق نے نبی سابق کے اختلاف امت کو رفع کیا ہے اور امور
مختلف فیہا مین سے امر حق کو بتا دیا ہے وہ امت تسلیم کرے یا نہ کرے اور اوس نبی پر ایمان لائے یا نہ لائے اس سبب سے
کہ حق سبحانہ وتعالی اتمام حجت کر دینا ہے [illegible] بشارتیں فبشر ہمارے حضرت خاتم النبیین تھے اور کوئی نبی اونکے
بعد مبعوث ہونے والا نہ تھا اور فہم معنی قرآن مین مثل کتب سابقہ اختلاف امت بھی ضروری تھا پس اس سبب سے جناب
رسول خدا اپنے اہلبیت کو اس کتاب عزیز کا معلم اور اس کنز مختوم کا خازن مقرر فرما گئے ہین فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا
تعلمون اے عزیز دنیا مین بہت سے علوم متداول ہین اور اونکی کتب موجود و مشہور ہیں خواہ مخواہ اونکی فہم واکتساب مین
معلم کامل کیطرف رجوع کرنیکی ضرورت ہوتی ہے مثلاً علم طب ہے کہ کتابین اوسکی موجود ہین پس کیا ممکن ہے کہ کوئی
شخص بغیر طبیب حاذق کیطرف رجوع کیے ہوے اون کتابون کی مطالعہ سے خود ہی طبیب ہوجاے اور علاج کرنے لگے
اور اوسکے مطالب کے فہم مین غلطی نکرے لیکن چونکہ یہ کتب انسان کی وضع کی ہوئی ہین لہذا اونکے اکتساب وفہم کے
لیے کمال انسانی کیطرف رجوع کی ضرورت ہوتی ہے اور قرآن چونکہ حق سبحانہ وتعالی نے نازل فرمایا ہے
لہذا خواہ مخواہ اوسکے فہم واکتساب ورفع اختلاف کے لیے علماے ربانی کیطرف رجوع کرنے کی ضرورت ہوگی
اور وہ اپنے زمانہ مین جناب رسول خدا تھے کہ جن پر یہ کتاب عزیز نازل ہوئی اور بعد آپ کے آپکے اہلبیت
ہین اور اس تقریر سے کسی کو یہ شبہہ نہو کہ قرآن کیا کوئی چیستان ہے یا پہیلی ہے کہ جو کسی کی سمجھ مین نہ آسکے
یہ بات نہین ہے بلکہ بات یہ ہے کہ بعض آیات قرآن مین محکمات ہین کہ جو ہر عالم کی سمجھ مین آجاتی ہین اور اونمین
کچھ اختلاف بھی امت مین نہین ہوا مثل آیات وجوب نماز و روزہ و حج و زکوۃ و حرمت زنا و شرب خمر و اکل لحم
خنزیر وغیرہ کے اور بعض آیات متشابہات ہین اور انہین مین اختلاف واقع ہے پس اسکے رفع کے لیے کوئی

معلم ربانی ضرور ہے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات
هن ام الکتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء
الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والراسخون
فی العلم ترجمہ وہی شخص ہے جسنے کہ نازل کی تیرے اوپر کتاب، وہ میں سے بعض
آیتیں محکم ہیں وہ اصل ہیں کتاب کی اور بعض دوسری آیتیں متشابہ ہیں پس لیکن وہ لوگ کہ اونکے دلوں میں کجی
ہے پس پیروی کرتے ہیں اون آیتوں کی کہ متشابہ ہیں وہی قرآن میں سے واسطے طلب فتنہ کے اور واسطے طلب
کرنے اوسکی تاویل کے اور نہیں جانتا ہے اوسکی تاویل کو مگر اللہ اور وہ لوگ کہ ثابت قدم ہیں علم میں انتہی اس
آیہ وافی ہدایہ سے ثابت ہوگیا کہ قرآن مجید میں بعض آیتیں محکم ہیں کہ اونکے معنی ظاہر ہیں اور بعض آیتیں متشابہ ہیں کہ
اونکی تاویل یعنی معنی صحیح کو سوائے حق سبحانہ وتعالیٰ اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جانتا اور اس میں کچھ شک نہیں ہے
کہ راسخون فی العلم بعد ہمارے رسول کے ائمہ اہلبیت ہیں اور اسی سبب سے جناب رسول خدا نے اونکو قرآن سے وابستہ کیا ہے
کہ جس آیت کے معنی کو امت نہ سمجھ سکے یا اوس میں اختلاف کرے تو اون حضرات سے رجوع لاوے اور جو لوگ کہ بغیر وسیلہ و ذریعہ
عالم ربانی تاویل متشابہات کے درپے ہوتے ہیں اونکی کیفیت کو بھی اس آیت میں بیان فرمادیا ہے کہ اونکے دلوں میں کجی ہے
اور کچھ شک نہیں ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں کہ جو تمسک عترت سے منحرف اور بغض اہلبیت سے متخلف ہیں اور یہ حدیث ثقلین و دیگر
احادیث جو اسی مفہوم و مضمون کی ہیں گویا اسی آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر ہیں اور اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ راسخون فی
العلم سے مراد اہلبیت ہیں کہ اونکا اور قرآن کا ساتھ ہے اس آیت میں بنابر عداوت اہلبیت سنیوں نے عجب کجی کی ہے
کہ الا اللہ پر وقف لازم بنادیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ والراسخون فی العلم مبتدا ہے اور واو استیناف کی ہے اور جملہ بعد
یعنی یقولون امنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب اوسکی خبر ہے اور یہ اسم و خبر کر جملہ مستانفہ ہوا جسکے معنی یہ ہونگے
کہ متشابہات کی تاویل کو سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ معنی بالبداہۃ صحیح نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ یہ
کیونکر ممکن ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے رسول پر ایسی آیات قرآنی نازل فرمائے کہ خود رسول ہی اوسکے معنی نہ سمجھے
پس تنزیل عبث ہوگی اور حق سبحانہ وتعالیٰ حکیم ہے اور فعل عبث اوس سے روا نہیں اور حق یہ ہے کہ اللہ معطوف

لـه جزو سوم سورۂ آل عمران رکوع ہشتم ۱۲

علیہ ہے اور واو عطف کا ہے اور راسخون فی العلم معطوف اور یقولون حال ہے اور جملہ مابعد اوس سے حال ہے اور یا
معنی اسکے وہی ہیں کہ جو ہم پہلے بیان کر چکے یعنی متشابہات کی تاویل کو سوا خدا اور راسخون فی العلم کے
کوئی نہیں جانتا اور آیہ مابعد کا یہ ترجمہ ہے کہ کہتے ہیں وہی راسخون فی العلم کہ ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے کل
آیتیں نزدیک سے ہی ہمارے پروردگار کے اور نہیں نصیحت قبول کرتے ہیں مگر صاحبان عقل انتہی اور چونکہ
اہل سنت وجماعت تمسک اہلبیت سے منحرف ہیں اور تاویل متشابہات قرآن کے درپے ہیں لہذا اونکے مذہب کے
اصول وفروع محکمات قرآن کے بھی مخالف ہوگئے ہیں اس سبب سے کہ اونھوں نے اپنی عقل ناقص پر اعتماد
کیا اور متشابہات کو نہ سمجھے اور کسی عالم ربانی کی طرف رجوع نہ کی پس خواہ مخواہ گمراہی میں مبتلا ہوگئے اور اس
مخالفت کی بیان کے لیے تو کتب ضخیمہ بھی کافی نہیں ہو سکتیں لیکن میں یہان بطور مشتی نمونہ از خروارے
چند مسائل اصول وفروع کو باجمال واختصار عبرۃً للناظرین بیان کرتا ہون اول توحید ہے کہ اصل بنائے اسلام ہے
اور تمام انبیا اسی واسطے مبعوث ہوئے ہیں کہ خلق کو توحید کی طرف دعوت کریں اور شرک وکفر سے منع فرمائیں
لیکن حضرات صوفیہ کہ جو سنیوں کے پیر و مرشد ہیں وحدت وجود کے قائل ہیں یعنی سب موجودات کو عین ذات
باری تعالی سمجھتے ہیں اور ہمہ اوست کہتے ہیں چنانچہ محی الدین بن العربی کتاب فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ سبحان
من اظہر الاشیاء وھو عینھا یعنی پاک ہے وہ کہ جسنے ظاہر کیا اشیاء کو حالانکہ وہ عین اونھیں اشیاء کا ہے اور مفہوم اسکا
یہ ہے کہ انسان اور حیوان اور کتا اور بلی تک معاذ اللہ سب خدا ہیں اور یہ بدترین اقسام شرک ہے بلکہ اس سے زیادہ
کوئی شرک ہو ہی نہیں سکتا اور اسی بنا پر یہ لوگ خود اپنے تئیں بھی خدا کہتے ہیں کوئی باک نہیں کرتے چنانچہ بایزید
بسطامی کا قول مشہور ہے کہ لیس فی جبتی سوی اللہ یعنی میرے جبہ میں سوا خدا کے اور کوئی نہیں ہے مطلب یہ کہ جبہ
میں خود خدا ہوں اور مولوی روم صاحب انکے قول کی یوں حکایت کرتے ہیں ؎ با مریدان آن فقیر محتشم
بایزید آمد کہ نک یزدان منم ۔ گفت مستانہ عیان آن ذوفنون ۔ لا الہ الا انا ہا فاعبدون ۔ ترجمہ مصرعہ آخر یہ
ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس میری عبادت کرو اور منصور حلاج کا انا الحق کہنا تو سبھی واقف ہیں

ملہ چنانچہ مثنوی مولوی روم مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۲۸۰ھ میں انہیں بایزید بسطامی کے قول کا ترجمہ یوں کیا ہے شعر نیست اندر
جبہ ام الا خدا ۔ چند جوئی در زمین و در سما ۱۲ منہ ملہ مثنوی با دیکھو صفحہ ۲۲۹ و ۳۰ ۱۲ منہ

حالانکہ کلام مجید مین کوئی آیت متشابہ بھی ایسی نہین ہے کہ جسکا ظاہر لفظ بھی اس کثرت اور قول واہی پر دلالت
کرتا ہو دوم تقدیس و تنزیہ یعنی حق سبحانہ و تعالی کو صفات مخلوق سے پاک و مبرا سمجھنا اور اہل سنت و جماعت
جسم و صورت و اعضاء و جوارح کے قائل ہین شاید کوئی سنی صاحب اس سے انکار کرین لہذا مین شاہ عبدالقادر
صاحب موضح القرآن کی ایک عبارت نقل کرتا ہون کہ جو انھون نے سورہ نون والقلم کی آیت یوم یکشف
عن ساق و یدعون الی السجود کی ذیل تفسیر مین لکھی ہے ف حشر کے دن امت جسکو پوجتی تھی وسکے ساتھ ہوگی
مسلمان کھڑے رہجاوینگے پروردگار آویگا جس صورت مین نہ پہچانین فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ
آو کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا کچھ اوسکا نشان جانتے ہو کہینگے جانتے ہین پھر ظاہر
ہوگا اپنی پہچان موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدے مین گرینگے انتہی موضح القرآن سنیون نے معاذ اللہ
خدا کو بہروپیا قرار دیا ہے کہ کبھی کوئی صورت بنکے آویگا اور کبھی کوئی اور پھر جب اوسکے لیے پنڈلی ثابت کی
تو اور اعضاء و جوارح کیون نہونگے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر
اکتفا کی ہے جس شخص کا مفصل ان اعتقادات کے ملاحظہ کرنے کو جی چاہے وہ اونکی کتب سنیہ کیطرف رجوع کرے اور
اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ترک تمسک اہل بیت و پیروی آیات و احادیث متشابہات کے سبب سے انکے عقاید مین اسطرح
کا فساد پیدا ہوا ہے ورنہ کلام مجید مین آیات محکمات بکثرت موجود ہین کہ جو حق سبحانہ و تعالی کی تقدیس و تنزیہ پر
دلالت کرتی ہین مگر شیطان اونکو اونکی طرف نہین رجوع کرنے دیتا چنانچہ انھین آیات بینات مین سے ایک
یہ آیہ محکم بھی ہے لیس کمثلہ شی وھو السمیع البصیر یعنی نہین ہے مثل اوسکے کوئی شے اور وہ سمیع و بصیر ہے انتہی
سوم رویت بصر کے قائل ہین اور اسپر کوئی سند لکھنے کی حاجت نہین اسلیے کہ عام سنی جانتے ہین کہ ہمکو
دیدار خدا حاصل ہوگا اور یہ بھی پیروی متشابہات کا باعث ہے اور ظاہر ہے کہ رویت بصر مستلزم ہے جسم و صورت
و مکان و جہت وغیرہ کو اور بغیر انکے ممکن نہین اور یہ سب باتین صفات مخلوقات مین سے ہین اور آیات محکمات
نفی رویت پر دلالت کرتی ہین چنانچہ انھین مین سے ایک آیہ وافی ہدایہ یہ ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
وھو اللطیف الخبیر یعنی نہین دریافت کر سکتے ہین اوسکو آنکھین اور وہ دریافت کرلیتا ہے آنکھون کو اور وہ لطیف
و خبیر ہے انتہی چہارم حق سبحانہ و تعالی کو عادل نہین جانتے یعنی خیر و شر سب خدا کی جانب سے ہے

اور کہتے ہین کہ افعال عباد کا فاعل خود معبود ہے اور اس سے زیادہ کوئی ظلم نہین ہے کہ خود ہی بندون سے افعال
خیر و شر کراسے اور خود ہی اونکو جزا و سزا دے اور یہ عقیدہ فاسدہ بھی پیروی متشابہات سے پیدا ہوا ہے ورنہ آیات
محکمات کثیرہ نفی جبر و ظلم پر دلالت کرتے ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے فمن شاء فلیومن ومن شاء
فلیکفر یعنی جو شخص کہ چاہے پس ایمان لاے اور جو شخص کہ چاہے پس کافر ہو جاے انتہی و نیز فرماتا ہے
من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعلیها یعنی جو شخص کہ عمل صالح کرے پس واسطے نفس اپنے
کے ہے اور جو شخص کہ برائی کرے پس ضرر اوسکا اوسی کے نفس کے لیے ہے انتہی و نیز فرماتا ہے ذالك بما
قدمت ایدیکم وان الله لیس بظلام للعبید یعنی یہ عذاب ثابت بدلے مین اوس چیز
کے ہے کہ جو تمھارے ہاتھون نے پہلے ہی بھیجی ہے اور تحقیق الله نہین ظلم کرنیوالا ہے بندون کا انتہی و نیز فرماتا ہے
وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون یعنی اور اونپر الله نے ظلم نہین کیا ولیکن وہ
خود اپنے نفسون پر ظلم کرتے تھے انتہی اور ماسواے اس کے آیات کلام مجید مین بہت ہین اور سیکڑون جگہ کسب و اکتساب
کی نسبت حق سبحانہ وتعالی نے بندون کی طرف کی ہے پنجم انبیا کو معصوم نہین سمجھتے اور یہ مبحث طویل ہے
اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خود ہمارے حضرت کو کہ جو خاتم النبیین ہین ایک مجتہد سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ انکا
اجتہاد کبھی صواب پڑتا تھا اور کبھی خطا پر چنانچہ خود واعظ صاحب نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے صفحہ ۹۰ مین
لکھا ہے کہ آن نفس مخروقات کا اجتہاد کبھی بصواب کو نہین پہونچا اور اسکے سواے بہت سے اعتراض ابواب
آئندہ مین آپ کی اقوال و افعال پر کیے ہین کہ اونکی تفصیل انشاء الله العزیز جوابات مین معلوم ہوگی حالانکہ حق سبحانہ
وتعالی حضرت کی شان مین فرماتا ہے وما ینطق عن الهوی[1] ان هو الا وحی یوحی یعنی اور نہین
کلام کرتا ہے وہی رسول خواہش نفس سے نہین ہے اوسکا کلام مگر وحی کہ جو بھیجی جاتی ہے انتہی اور یہ عقائد فاسدہ
سنیون نے اسواسطے اختیار کیے ہین کہ اگر شیعہ اونکے خلفا پر اعتراض کرین تو اوسکے جواب مین وہ ان بنائی
ہوئی باتون کو پیش کر دین ششم امامت و خلافت کو امت کے اختیار مین سمجھتے ہین کہ جسکو چاہین امام و
خلیفہ بنا دین حالانکہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وربك[2] يخلق ما يشاء ويختار

[1] جزو بست و هفتم سوره و النجم [2] جزو بستم سوره قصص رکوع هفتم ۱۲

ماکان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالے عما یشرکون و ربک یعلم ما تکن صدورھم

و ما یعلنون یعنی اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہی جسکو چاہتا اور برگزیدہ کرتا ہی جسکو چاہتا ہی نہیں واسطے آن آدمیوں کے اختیار (کہ اپنی طرف سے کسی کو مقرر کرلین) پاک ہی اللہ اور برتر اُس چیز سے کہ وہ شریک کرتے ہین (اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا نبی یا امام بنانا کو اپنی اختیار مین سمجھنا شرک ہی) اور پروردگار تیرا جانتا ہی اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھتی ہین دل اون آدمیون کے اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہین یعنی انسان کے ظاہر اور باطن سے خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کون نبوت کے قابل ہے اور کون امامت کے آدمی کیا جانین اسلیے کہ بعض لوگون کا ظاہر اچھا ہوتا ہی اور باطن بُرا انتہی مجمل حال اونکے اصول عقاید کا ہی اور فروع کی مختصر کیفیت یہ ہی کہ کل تکالیف شرعیہ دو قسم پر ہین اوّل عبادات دوم معاملات عبادات مین ظاہر تر سب سے افضل نماز ہی اور صحت نماز موقوف ہی طہارت پر اور یہ دو طرح پر ہے اوّل خبث یعنی نجاست کا پانی وغیرہ سے دفع کرنا دوم حدث کا غسل و وضو سے رفع کرنا اول کا انکے یہان یہ حال ہے کہ مشرکین و کفار کو پاک سمجھتے ہین پھر اونکی نجاست سے کیون احتراز کرنے لگے حالانکہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی انما المشرکون نجس یعنی سوا اسکے نہین ہے کہ مشرک نجس مین انتہی اور انکی امام اعظم صاحب تو کتے تک کو نجس نہین جانتے چنانچہ اونکے مذہب مین کتی کو نہ سے پر چڑھاکر اور اوسکی کھال کو پہن کے نماز پڑھنا جائز ہے وغیرہا اوسکے کھال کے مصلے اور ڈول بنانا جائز ہے اور ثبوت مین اسکا عنقریب آتا ہی اور دوسری قسم کی طہارت کا یہ حال ہے کہ کلام مجید مین تو وضو مین پاؤن کے مسح کرنے کا حکم ہی اور یہ خواہ مخواہ اس حکم کو ترک کرکے اونکو دھوتے ہین اور آیہ وضو یہ ہی یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم وارجلکم الی الکعبین[1] یعنی ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جس وقت کہ اوٹھو تم طرف نماز کے تو دھوؤ تم موہنون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو کہنیون تک (یعنی کہنیون سے تجاوز نکرو) اور مسح کرو تم سرون اپنے کا اور پاؤن اپنے کا گٹون تک انتہی اغسلوا صیغہ امر ہے اور اوسکے بعد دو چیزون کا ذکر ہے وجوہ اور ایدی ایسے ظاہر ہی کہ ان دونون کی دھونے کا حکم ہے اور وامسحوا کے بعد بھی دو چیزون کا ذکر ہے اور ان دونون کی مسح کرنیکا حکم ہی اور ارجلکم کا عطف وجوہکم و ایدیکم پر لینا اور بیچ کی الفاظ چھوڑ دینا صریح تحریف کرنا ہی معنی قرآن مین اور اسکے سوا ترتیب جو اس آیت مین ہے اوسکو وضو مین واجب نہین سمجھتے اور میت کرنا بھی واجب نہین سمجھتے

---

[1] جزو ششم سورہ مائدہ رکوع پنجم ۱۲

اور شرب خمریات . فورناجائز سمجھتے مین اور نماز کا اونکی یہ حال ہے کہ فقط ایک چھوٹی سی آیت کا وہ بھی رتی
ترجمہ ایک سے پڑھ لینا کافی سمجھتے مین اور رکوع مین طمانینت او قیام بعد رکوع مین بستہ . واعتدال اور جلسہ مین السجدتین
و طمانینت فی السجدتین . یہ کچھ واجب نہین جانتے اور بعد تشہد سلام کی جگہ فقط حدث کرنا کافی سمجھتے مین چنانچہ
حضرت ابوحنیفہ کہ جو سنیون کے امام اعظم ہین اور ہندوستان مین اکثر سنی بلکہ قریب قریب کل کے اونھین
کی مقلد مین اونکی نماز کا حال لکھتا ہون کتاب وفیات الاعیان تاریخ ابن خلکان ترجمہ سلطان محمود مجلد ثانی چھاپہ
مصر مطبوع مطبع میمنیہ سنہ [illegible] ہجری کے صفحہ [illegible] مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ذکر امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک
الجوینی الامام ذکرہ فی کتابہ الذی سماہ مغیث الخلق فی اختیار الاحق ان السلطان محمود المذکور کان علی مذہب
ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ وکان مولعا بعلم الحدیث وکانوا یسمعون الحدیث من الشیوخ بین یدیہ وہو یسمع وکان یستفسر
الاحادیث فوجد اکثرہا موافقا لمذہب الشافعی رضی اللہ عنہ فوقع فی خلدہ حکۃ فجمع الفقہاء من الفریقین فی مرو
والتمس منہم الکلام فی ترجیح احد المذہبین علی الآخر فوقع الاتفاق علی ان یصلوا بین یدیہ رکعتین علی مذہب الامام
الشافعی رضی اللہ عنہ وعلی مذہب ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ لینظر فیہ السلطان ویتفکر ویختار ما ہو احسنہما فصلی القفال
المروزی بطہارۃ مسبغۃ وشرائط معتبرۃ من الطہارۃ والسترۃ واستقبال القبلۃ واتی بالارکان
والہیئات والسنن والآداب والفرائض علی وجہ الکمال والتمام وقال ہذہ صلاۃ لا یجوز الامام الشافعی دونہا رضی
اللہ تعالی عنہ ثم صلی رکعتین علی ما یجوز ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فلبس جلد کلب مدبوغا ثم لطخ ربعہ بالنجاسۃ وتوضا
بنبیذ التمر وکان فی صمیم الصیف فی المفازۃ واجتمع الذباب والبعوض وکان وضوءہ منکسا منعکسا ثم استقبل
القبلۃ واحرم بالصلاۃ من غیر نیۃ فی الوضوء وکبر بالفارسیۃ ثم قرا آیۃ بالفارسیۃ دوبرگ سبز ثم نقر نقرتین کنقرات
الدیک من غیر فصل ومن غیر رکوع وتشہد وضرط فی آخرہ من غیر نیۃ السلام وقال ایہا السلطان ہذہ صلاۃ
ابی حنیفہ فقال السلطان لو لم تکن ہذہ الصلاۃ صلاۃ ابی حنیفہ لقتلتک لان مثل ہذہ الصلاۃ لا یجوزہا ذو دین
فانکرت الحنفیۃ ان تکون ہذہ صلوۃ ابی حنیفہ فامر القفال باحضار کتب ابی حنیفہ وامر السلطان نصرانیا کاتبا
یقرا المذہبین جمیعا فوجدت الصلوۃ علی مذہب ابی حنیفہ علی ما حکاہ القفال فاعرض السلطان عن مذہب
ابی حنیفہ وتمسک بمذہب الشافعی رضی اللہ عنہ ترجمہ اور ذکر کیا ہے امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی نے

کہ اونکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اپنی ایک کتاب مین کہ اوسکا نام اونھون نے مغیث الخلق فی اختیار الاحق رکھا ہے
اس بات کو کہ سلطان محمود مذہب ابو حنیفہ پر تھا اور وہ علم حدیث کا شائق تھا اور لوگ اوسکے سامنے شیوخ سے
حدیث سنتے تھے اور وہ خود بھی سنتا تھا اور وہ حدیثون کو دریافت کیا کرتا تھا اکثر کو مذہب شافعی کے موافق
پاتا تھا پس حکم شافعی کا اوسکو دل سے پسند آیا پس جمع کیا اوسنے فقیہون کو فریقین مین سے (یعنی شافعیہ و
حنفیہ مین سے) مقام مرو مین اور سوال کیا اون لوگون سے بحث کرنیکا ترجیح دینے مین ایک مذہب پر سب نے
اس بات پر اتفاق کیا کہ دو رکعت نماز پڑھین سامنے سلطان محمود کے مذہب امام شافعی کی بنا پر و نیز مذہب
ابو حنیفہ کی بنا پر تاکہ سلطان اوسمین نظر کرے اور فکر کرے اور اختیار کرے اوس مذہب کو کہ جو دونون مین اچھا
ہو پس نماز پڑھی قفال مروزی نے کہ جس شخص کا ذکر پہلے آچکا ہے ساتھ طہارت کاملہ کے اور شرایط
معتبرہ کے طہارت سے اور ستر عورتین سے اور قبلہ کیطرف منھ کرنے سے اور بجالایا ارکان کو اور ہیئات
نماز کو اور سنتون کو اور آداب کو اور فرضون کو اوپر وجہ کمال اور تمام کے اور کہا کہ ایسی نماز ہے کہ امام
شافعی سوا اسکے جائز نہین سمجھتے بعد اوسکے دو رکعتین پڑھین اوس بنا پر کہ جسکو ابو حنیفہ جائز سمجھتا ہے
پس پہن لیا چمڑا کتے کا دباغت کیا ہوا بعد اوسکے چوتھائی مین نجاست بھرلی اور وضو کیا ساتھ شراب
خرما کی اور اونچا لیکہ عین گرمی مین میدان مین تھا اور جمع ہوگئین مکھیان اور مچھر اور وضو اوسکا اولٹا تھا
برعکس ترتیب کے بعد اوسکے قبلہ کیطرف منھ کیا اور احرام باندھا واسطے نماز کے بغیر نیت کے وضو مین اور تکبیر
کہی فارسی مین بعد اوسکے ایک آیت پڑھی فارسی مین دو برگ سبز (یہ ترجمہ مدھامتان ہے) بعد اوسکے دو ٹھونگے
کیے مانند چونچ مارنے مرغ خانگی کے بغیر فصل کے اور بغیر رکوع کے اور تشہد پڑھا اور ایک گوز کیا اوسکے آخر مین
بغیر نیت سلام کے اور کہا کہ ای بادشاہ یہ نماز ہے ابو حنیفہ کی پس کہا بادشاہ نے کہ اگر نہوگی یہ نماز ابو حنیفہ کی تو
البتہ مین تجھکو قتل کرونگا اس سبب سے کہ مثل اس نماز کے کوئی اہل دین جائز نہین کرسکتا پس گروہ حنفیہ نے انکار
کیا اس بات سے کہ یہ نماز ابو حنیفہ کی ہو پس قفال نے کتب ابو حنیفہ منگوائین اور حکم دیا بادشاہ نے ایک نصرانی کو
اور جو پڑھے لکھے تھا کہ دونون مذہبون کو پڑھے پس پائی گئی نماز بنا بر مذہب ابو حنیفہ کے موافق اوسکے کہ جو قفال نے
نقل کی تھی پس اعراض کیا بادشاہ نے مذہب ابو حنیفہ سے اور تمسک کیا ساتھ مذہب شافعی کے انتہی کیون حضرت

حنفیہ آپ نے امام اعظم صاحب کی نماز کا حال سنا جس مذہب مین کہ اس طرح کی نماز جائز ہو اوسکو ہمارا
سلام ہے اور اہل مذہب کے اسلام مین کلام ہے اور ابن خلکان تو تیرے سنیہ مین ایسے مشہور مورخ و محدث ہین کہ کوئی
سنی انکی عظمت و جلالت و صداقت مین گفتگو نہین کر سکتا اور کچھ اسی کتاب پر موقوف و منحصر نہین ہے بلکہ یہ سب
ارکان جماعت نماز امام اعظم کی تمام کتب فقہ حضرات سنیہ مین مذکور و مسطور ہین اور کوئی اہل علم اسکا انکار نہین کر سکتا
مگر مین واعظ صاحب اور انکے اتباع کی رفع جہالت کے لیے ان ارکان کو دیگر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بھی
ثابت کیے دیتا ہون **رکن اول کتے کے چمڑے مین نماز کا جائز ہونا** پس کتاب ہدایہ جلد اول
صفحہ ۱۷ مطبوعہ مطبع نسخہ بمبئی مین یہ عبارت ہے وکل اہاب دبغ فقد طہر وجازت الصلاۃ فیہ والوضوء منہ الا جلد الخنزیر
والآدمی **ترجمہ** جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق کہ پاک ہو گیا اور جائز ہوئی نماز پڑھنا اوسمین اور وضو اوس سے
مگر چمڑا سور اور آدمی کا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ سوا سور اور آدمی کے سب جانورون کا چمڑا دباغت سے
پاک ہو جاتا ہے اور اوسے پہنکے نماز پڑھنا جائز ہے خواہ کتے کا ہو خواہ بھیڑیے کا خواہ ریچھ وغیرہ کا اب ایک اور
لطیفہ سنیے کہ امام محمد جو شاگرد رشید امام اعظم صاحب کے ہین وہ بغیر دباغت کے بھی کتے اور بھیڑیے کے چمڑے پر
نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہین چنانچہ فتاوے قاضی خان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے **صفحہ** ۱ مین یہ عبارت ہے
وذکر الناطفی عن محمد اذا صلی علی جلد کلب او ذئب قد ذبح جازت صلوتہ **ترجمہ** اور ذکر کیا ناطفی نے کہ منقول ہے
امام محمد سے کہ جس وقت نماز پڑھے کوئی شخص کتے یا بھیڑیے کے چمڑے پر کہ جو ذبح کیا گیا ہو تو نماز اوسکی جائز ہے
انتہی سبحان اللہ کیا خوب جائے نماز تجویز کی ہے اور اسپر یہ اور طرہ ہے کہ امام ابو یوسف صاحب جو امام اعظم ابو حنیفہ
کے دوسرے شاگرد رشید ہین سور کے چمڑے کو بھی دباغت سے پاک سمجھتے ہین اور اوسکی بیع کو بھی جائز بتلاتے ہین
چنانچہ کتاب منیۃ المصلی مطبوعہ مطبع ہاشمی و تصحیح ... صفحہ ۴۲ و ۴۳ مین یہ عبارت لکھی ہے اما نجاسۃ
الغلیظۃ کالعذرۃ والبول والدم والخمر ونحو الکلاب ولحم الخنزیر وجمیع اجزائہ ولحم ما لا یوکل لحمہ اذا لم یذبح بالتسمیۃ
اما اذا ذبح بالتسمیۃ وصلی مع لحمہ او جلدہ قبل الدباغۃ یجوز الا جلد الخنزیر فانہ اذا ذبح بالتسمیۃ لا یطہر ولو دبغ جلدہ ففی
ظاہر الروایۃ عن اصحابنا لا یطہر وعلیہ عامۃ المشائخ وروی عن ابی یوسف انہ یطہر ویجوز بیعہ **ترجمہ** لیکن نجاست غلیظہ ہے
جیسے فضلہ آدمی اور پیشاب اور خون اور شراب اور فضلہ کلب اور گوشت خنزیر اور اوسکے جمیع اجزا اور گوشت حرام

جانور کے جسوقت نہ ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کے لیکن جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کے اور نماز پڑھی
جاوے اوسکے گوشت مین یا چمڑے مین قبل دباغت کے جائز ہے مگر چمڑا سور کا کہ وہ بسم اللہ کے ساتھ ذبح کیے
جانے سے بھی نہین پاک ہوتا اور اگر دباغت کیا جاوے چمڑا اوسکا تو ہمارے اصحاب کی ظاہر روایت مین یہ ہے کہ
نہین طاہر ہوتا اور اسی پر بنا ہے عام مشائخ کی اور روایت کی گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہو جاتا ہے اور اوسکا بیچنا
بھی جائز ہے انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ گوشت اور چمڑا غیر ماکول اللحم کا مثل کتے وغیرہ کے
بغیر دباغت کے بھی پاک ہے اور نماز اوسمین جائز ہے فقط سور کو مستثنیٰ کیا ہے اور ابو یوسف کے قول سے معلوم ہوا
کہ اوسکا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور صاحب درمختار نے تو صاف صاف لکھدیا ہے کہ کتا
امام اعظم صاحب کے نزدیک اصل ہی مین نجس نہین ہے اور انکی عبارت اور تفصیل قابل ملاحظہ ہے
چنانچہ درمختار مطبوعہ سنہ ۱۲۸۳ مطبع مجتبائی کے صفحہ ۲۸ مین یہ عبارت ہے و علم انہ لیس الکلب بنجس العین عند الامام
وعلیہ الفتوی وان رجح بعضہم النجاسۃ کما بسطہ ابن الشحنۃ فیباع ویوجر ویضمن ویتخذ جلدہ مصلی و دلوا ولو اخرج
حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد ماء البیر ولا الثوب بانتفاضہ ولا بعضہ ما لم یر ریقہ ولا صلوۃ حاملہ ولو کبیرا ترجمہ
اوسکو آگاہ ہو کہ تحقیق کتا نجس العین نہین ہے نزدیک امام کے اور اوسی پر فتوے ہے اگرچہ بعض لوگون نے
نجاست کو ترجیح دی ہے جیسا کہ تفصیل بیان کی ہے اوسکی ابن شحنہ نے پس بیچ کیا جاویگا وہی کتا اور اجارہ
مین دیا جاویگا اور ضمانت مین لیا جاویگا اور اوسکے چمڑے کا مصلی نماز پڑھنے کے لیے اور ڈول بنایا جاویگا
اور اگر زندہ کالا جاویگا اور منھ اوسکا پانی تک نہ پہونچیگا تو آب چاہ نجس نہوگا اور نہ کپڑا نجس ہوگا اوسکی چھینٹون سے
اور نہ اوسکے جھاڑنے سے جبتک کہ اوسکا آب دہن نہ دکھائی دے اور نہ فاسد ہوگی نماز اوسکے حامل کی اگرچہ
بڑا کتا ہو (یعنی اگر کتے کو کندھے پر چڑھا کے یا بغل مین دبا کے نماز پڑھے تو صحیح ہے) انتہی کیون حضرات سنیہ حنفیہ
آپ خوش ہوئے خیال کیجیے ہم نے تو کتے کی کھال دباغت کی ہوئی بنکے نماز پڑھی تھی اور یہان تو
علاوہ اوسکے اصل کتے کا طاہر ہونا اور اوسکی کھال پر بغیر دباغت کے بھی نماز کا جائز ہونا اور اوسکو کندھے پر چڑھا
کے نماز پڑھنا اور پھر نماز کا صحیح ہونا یہ سب باتین آپ کی ایسی کتب معتبرہ سے ثابت ہو گئین کہ آپ اوسمین
کچھ چون و چرا نہین کر سکتے اب دوسرے رکن کو ملاحظہ کیجیے یعنی اگرچہ تمامی کپڑے مین نجاست بھری ہو

نزد آپ کے امام اعظم کے نزدیک نماز صحیح ہے جلد اول کتاب ہدایہ مطبوعہ مطبع شیخ یحیی کے ص ۲۰ مین یہ
عبارت ہے و ان کانت مخففۃ کبول ما یوکل لحمہ جازت الصلوۃ معہ حتی یبلغ ربع الثوب یروی ذلک عن
ابی حنیفہ ترجمہ اور اگر ہوگی وہی نجاست خفیفہ مانند پیشاب اون جانورون کی کہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے
تو اوسکے ساتھ نماز جائز ہوگی یہانتک کہ چوتھائی کپڑے تک پہونچ گئی ہو مروی ہے یہ جواز ابو حنیفہ رہ سے انتہی
ونیز شرح وقایہ کتاب الطہارۃ مطبوعہ مطبع نولکشور جو پانچوین مرتبہ لکھنؤ مین چھپی ہے اوسکے صفحہ ۳۶ مین یہ
عبارت متن کی ہے فما دون ربع الثوب مما خفف کبول فرس و ما یوکل لحمہ و خرء طیر لا یوکل لحمہ عفو وان اولا
ترجمہ پس جو نجاست کہ چوتھائی کپڑے سے کم مین ہوگی اون قسم سے کہ جو خفیف ہو مانند گھوڑے کے پیشاب کے
اور اون جانورون کے پیشاب کے کہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے اور اون طائرونکی بیٹ کی کہ جنکا گوشت نہین
کھایا جاتا ہے معاف ہے اور اگر چوتھائی کپڑے سے زیادہ مین ہو تو معاف نہین انتہی ونیز کتاب درمختار مطبوع
[illegible] ص ۴۴ مین یہ عبارت ہے وعفی دون الربع جمیع بدن و ثوب یعنی معاف ہے وہ نجاست کہ جو
کم چوتھائی سے ہو کل بدن مین اور کپڑے مین انتہی لیجیے اس فقرے سے درمختار کے تو ثابت ہوگیا کہ اگر
چوتھائی بدن مین بھی نجاست بھری ہوئی تو معاف ہی ہے کہ کون پوچھتا ہے ونیز فتاوی عالمگیری مطبوعہ مطبع نولکشور کے
جلد اول ص ۴۴ مین یہ عبارت ہے و الثانی المخففۃ و عفی منہا ما دون ربع الثوب کذا فی اکثر المتون ترجمہ اور دوسری قسم
نجاست مخففہ ہے اور معاف ہے اون نجاست سے اوسقدر کہ چوتھائی کپڑے سے کم ہو جیسا کہ اکثر متون مین لکھا ہوا ہے
انتہی تیسرا رکن نماز امام اعظم صاحب کا حضرات شیعہ کا وضو کرنا ہے شراب خرما سے اب اسکا ثبوت سنیے کتاب
منیۃ المصلی مطبوع مطبع ہاشمی میرٹھ کے صفحہ ۲۰ مین یہ عبارت ہے من لم یجد الا نبیذ التمر فعند ابی حنیفہ یتوضا بہ یعنی
جو شخص نہ پاوے کوئی پانی سوا شراب خرما کی تو نزدیک ابو حنیفہ کے اوسی سے وضو کریگا انتہی اور فتاوی
عالمگیری جلد اول مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کے ص ۲۰ مین یہ عبارت ہے ولو قدر علی ماء مکروہ یتوضا بنبیذ التمر و لو قدر
علی ماء مشکوک و علی نبیذ التمر عند ابی حنیفہ رہ ترجمہ اور اگر قادر ہو اوپر آب مکروہ کے تو وضو کریگا ساتھ شراب خرما کے
اور اگر قادر ہو اوپر آب مشکوک کے اور اوپر شراب خرما کی اور مٹی کے تو وضو کریگا ساتھ شراب خرما کی نزدیک ابو حنیفہ کے
انتہی یعنی جب آب مشکوک ہے وضو کریگا نہ مٹی سے تیمم کریگا شراب خرما ہی سے وضو کریگا ونیز کتاب ہدایہ چھاپہ

دہتی مطبوع مطبع شیخ مجتبی کے ص ۲۹ مین یہ عبارت ہی فان لم یجد الا نبیذ التمر قال ابوحنیفہ رحمہ یتوضا بہ ولا یتیمم لحدیث
لیلۃ الجن فان النبی علیہ السلام توضا بہ حین لم یجد الماء ترجمہ پس اگر نہ پاوے کوئی پانی سوا شراب خرما کے
کہا ہے ابوحنیفہ نے کہ وضو کریگا ساتھ اوسکے اور تیمم نہ کریگا بسبب حدیث لیلۃ الجن کے (یعنی جس رات کو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنون کی دعوت کو تشریف لیگئے تھے) اس سببسے کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے
وضو کیا ہے ساتھ اوسی شراب خرما کی جسوقت کہ نہین پایا ہے پانی کو انتہی معاذ اللہ اس جھوٹ کی بھی کچھ
حد و انتہا ہی ان سنیون کو کسقدر جرأت و جسارت ہی کہ جناب سرور کائنات علت غائی ممکنات پر ایسا صریح
افترا و بہتان کرتے ہین کہ آپ نے شراب فرما سے وضو کیا فقط اسواسطے کہ اونکے امام اعظم پر کوئی طعن نکرے لیکن
ہمارا تو یہ گمان ہے کہ خود امام اعظم صاحب نے یہ حدیث بنائی ہے اور افضل المرسلین خاتم النبیین پر افترا کیا ہی معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت سنیہ کے امام اعظم کو شراب کا نہایت ذوق تھا اسی سببسے وہ اوسکی حلت کا بھی فتوی دیتے تھے
جیسا خود اسی کتاب ہدایہ مذکور کے اسی صفحہ کی سطر اسے ۲۳ تک یہ عبارت ہی وان اشتد فعند ابی حنیفۃ یجوز التوضی
بہ لانہ یحل شربہ عندہ وعند محمد لا یتوضا بہ لحرمۃ شربہ عندہ ترجمہ اور اگر غلیان مین ہے وہی شراب خرما تو نزدیک
ابوحنیفہ کے جایز ہے وضو کرنا ساتھ اوسکے اس سببسے کہ حلال ہے پینا اوسکا نزدیک وہی ابوحنیفہ کے اور نزدیک
محمد کے نہ وضو کیا جائیگا ساتھ اوسکے اس سببسے کہ اوسکے نزدیک اوسکا پینا حرام ہے انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا
ہے کہ اس سے قبل جو عبارتین کہ مین نے نقل کی ہین اونمین تو یہ حیلہ تھا کہ اندازہ اوسکا بارہ کوئی سنی صاحب کہتے کہ نبیذ مراد
شراب خرما نہین بلکہ آب خرما مراد ہے لیکن اب اپنے امام اعظم صاحب اس فتوے کو کیا کرینگے کہ وہ شدت اوسکی
ہو جانے میں بھی وضو اوس سے جایز اور پینا اوسکا حلال سمجھتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ امام محمد صاحب کو کچھ شراب سے
ذوق نتھا لہذا وہ اس مسئلے مین اپنے استاد کی تقلید کر سکے اس سببسے کہ ظاہر ہے کہ شراب خرما کا شیرہ غلیان مین آکے
اوسمین نشہ بھی پیدا ہو جائیگا اور جس شے مین کہ نشہ ہو وہ باتفاق اہل اسلام حرام ہے لیکن شاید حضرت سنیہ
اسکا انکار کرین اور یہ فرماوین کہ غلیان کے لیے نشہ لازم نہین ہے اور امام اعظم صاحب مسکر کو حلال نہین
جانتے لہذا مین تمام حضرات سنیہ کے افحام و الزام کے لیے یہ بھی صاف صاف ثابت کیے دیتا ہون کہ نشہ
آور شے لاوے جب بھی امام اعظم صاحب کے نزدیک حلال ہے چنانچہ کتاب الظفر المبین حصہ دوم مطبوع

شیخ محمدی انج لاہور کے ص ۹ مین یہ عبارت درج ہے مسئلہ ششم امام اعظم صاحب ماذ ہین کہ نبیذ انگور
پیو کا اگرچہ اس مین شدت بھی پیدا ہو جاوے اور نشہ بھی لاوے حرام نہین ہے و یہ مسئلہ مخالف صحیح مسلم جیسا
کہ امام نووی شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین واختلف العلماء فی من شرب النبیذ وھو ما سوی عصیر العنب من الا
شربة فقال الشافعی ومالک واحمد رحمھم اللہ تعالی وجماہیر العلماء من السلف والخلف ھو حرام یجلد فیہ کجلد شارب الخمر
من ھو شارب العنب سواء کان یعتقد اباحتہ او تحریمہ وقال ابو حنیفة والکوفیون لا یحرم ولا یحد شاربہ یعنی اختلاف
کیا ہے علماء نے اوس شخص کے حق مین جو انگوری شراب کے سوا اور نشہ دار نچوڑون کو پیئے پس کہا امام شافعی
اور مالک اور احمد اور جمہور علماے سلف وخلف نے کہ وہ حرام ہے کوڑے مارا جاویگا اوسمین جیسے کہ کوڑے مارا
جاتا ہے انگوری شراب پینے والا خواہ اوسکی اباحت کا اعتقاد رکھے یا اوسکی حرمت کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ
حرام نہین اور اوسکے پینے والے کو حد نہ ماری جاوے انتہی کلامہ اب اس عبارت سے صاف ثابت
ہو گیا کہ سواے شراب خمر کی اور سب شرابین حلال ہین اس سبب سے کہ یہ کوئی بات نہین ہے کہ نشہ دار نچوڑ
و شراب مین کچھ فرق کیا جاوے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ ہندوستان مین انگور کمیاب ہین بیشتر مہوہ وغیرہ
نچوڑ کی شراب بنتی ہے پس کوئی وجہ نہین ہے کہ حضرات حنفیہ اوسکو نوش نہ فرماتے ہون گویا ایک
شاعر نے علماے حنفیہ ہی کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے ؎ رفتم از مدرسہ بر مستی شب حرمت می
دہر کسی زعم بخود لا یعقل بود ٭ اگر کوئی حنفی صاحب اس مقام پر یہ فرماوین کہ صاحب الظفر المبین شاگرد
نذیر حسین اور غیر مقلد ہین اونکی بات کا امام اعظم صاحب کے باب مین کچھ اعتبار نہین ہے تو ہم کہینگے
کہ سلمنا اونکی بات کا اعتبار نہ کیجیے لیکن اونہون نے کچھ اپنی طرف سے تو کہا نہین بلکہ آپ کی امام نووی صاحب
کی عبارت نقل کردی ہے اور حاشیہ صحیح مسلم مطبوعہ انصاری کے ج ۲ ص ۶۴ کا پتہ بھی لکھدیا ہے اسکو کیسے
کیجیے گا اور اس بندہ ضعیف نے خود اس عبارت کا اصل کتاب منقول عنہ سے مقابلہ کرلیا ہے ایک حرف کا فرق
نہین ہے اور ایک لطیفہ سنیے کہ امام اعظم صاحب شراب کی تجارت کو بھی جائز سمجھتے ہین چنانچہ کتاب الظفر المبین
مذکور کے ص ۹۶ مین لکھا ہے مسئلہ صد و چہارم اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف آیت قرآن کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے واذا امر المسلم نصرانیا ببیع خمر او بشراءہا ففعل ذلک جاز عند ابی حنیفة

یعنی اور اگر مسلمان کسی نصرانی کو شراب کے بیچنے یا خریدنے کا حکم کرے اور وہ نصرانی اوسکے حکم سے شراب خرید کر لیوے یا بیچ ڈالے تو امام اعظم کے نزدیک جائز ہے مطلب اوسکا یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی نصرانی وغیرہ کو وکیل بنا کر شراب کی تجارت کر لیوے تو اس حیلہ سے شراب کی تجارت جائز ہے انتھی رکن چہارم نماز امام اعظم صاحب یہ ہے کہ وضو مین نیت واجب نہیں ہے اب اوسکا ثبوت ملاحظہ کیجیے کہ ہدایہ مذکورہ مطبوعہ کے ص ۳ مین یہ عبارت متن کی لکھی ہے قال ویستحب للمتوضی ان ینوی الطہارۃ یعنی اور کہا اسنے مستحب ہے واسطے متوضی کی یہ کہ نیت کرے طہارت کی اور اوسکی شرح مین صاحب ہدایہ فرماتے ہین کہ فالنیۃ فی الوضوء سنۃ عندنا وعند الشافعی رح فرض یعنی پس نیت وضو مین سنت ہی ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ کی نزدیک) اور نزدیک شافعی کے فرض ہے انتھی اور شرح وقایہ مذکور مطبوعہ کے ص ۲۰ مین یہ عبارت متن کی لکھی ہے وسنتہ للمستیقظ الغسل یدیہ الی رسغیہ ثلاثا قبل ادخالہما الاناء وتسمیۃ اللہ تعالی ابتداء والسواک والمضمضۃ والاستنشاق بمیاہ والنیۃ والترتیب الذی نص علیہ ترجمہ اور سنت اوسی وضو کو واسطے نیند سے جاگنے والے کے دھونا ہے دونون ہاتھ کا دونون گٹون تک قبل داخل کرنے دونون ہاتھون کے ظرف مین اور بسم اللہ کہنا ابتدا مین اور مسواک کرنا اور کلی کرنا ساتھ کئے پانی کے اور ناک مین پانی دینا تین مرتبہ اور نیت اور ویسی ترتیب جسپر نص ہے آیت وضو مین انتھی اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ وضو مین نیت اور ترتیب فرض نہین ہے بلکہ مثل اور مستحبات کے ہی اور بغیر ان دونون کے وضو صحیح ہے ... اور مستحبات کے ترک کرنے سے وضو مین خلل نہین ہوتا اسی طرح نیت اور ترتیب کے ترک کرنے سے خلل نہین ہوتا اور صاحب شرح وقایہ نے شرح نہایت بسط سے لکھی ہے اور ہمارے شافعی وغیرہ جو نیت اور ترتیب کو فرض سمجھتے ہین اونکے مذہب کی رد بہت دلیلون سے کی ہے مین نے بخوف طوالت فقط متن کی عبارت تلخیص کر کے لکھ دی ہے ... فیرجع الی الشرح بلکہ اسقدر عبارت شرح وقایہ کی بھی لکھے دیتا ہون کہ جو صفحہ ۲۰ مین ہے کما فی سائر الشرائط لتطہیر ثوب والمکان وستر العورۃ فانہ لا تشترط النیۃ فی شئ منہا یعنی وضو مین نیت شرط نہین ہے جیسا کہ اور سب شرائط نماز مین ہے پاک کرنے کپڑے کے اور مکان کے اور ستر عورت کی اس سبب سے کہ ان مین سے کسی چیز مین نیت شرط نہین ہے اور بعد اس عبارت کے ماقاصلہ ترتیب کے واجب ہونے پر شافعی کی دلیل بیان کی ہے اور دلیل دکھنے

بلکہ ثابت کیا ہے کہ ترتیب وضو مین ہرگز واجب نہین ہے **رکن پنجم نماز امام اعظم صاحب**
عدم وجوب ترتیب ہی وضو مین اور یہ امر شرح وقایہ کی عبارت سے بخوبی ثابت ہو گیا اور نیز منیۃ المصلی مذکورۃ الصدر
مین صفحہ ۵ مین وضو کی سنتون کا بیان ہے اور نیت اور ترتیب کو انھین مین محسوب کیا ہے چنانچہ ص ۵ مین
لکھا ہے و منیۃ والترتیب یعنی نیت اور ترتیب سنن وضو مین سے ہے اور لفظ ترتیب پر جو کا ہندسہ بنا ہوا ہے
اوس حاشیہ پر یہ عبارت لکھی ہے کہ ای الترتیب المذکور فی آیۃ الوضوء سنۃ ولیس بفرض لان فیہا معطوف بالواو وہی
لمطلق جمع من غیر تعرض للترتیب ترجمہ یعنی ترتیب جو آیت وضو مین مذکور ہے سنت ہے فرض نہین ہے کیونکہ اس
آیت مین عطف ہے ساتھ واو کے اور یہ واو مطلق جمع کے لیے ہے ترتیب سے کچھ واسطہ نہین ہے و نیز کتاب ہدایہ
مذکور کے صفحہ ۳ مین یہ عبارت ہے والترتیب فی الوضوء سنۃ عندنا وعند الشافعی فرض لقولہ تعالیٰ فاغسلوا
وجوہکم الآیۃ والفاء للتعقیب ولنا ان المذکور فیہا حرف الواو وہی لمطلق الجمع باجماع اہل اللغۃ ترجمہ اور ترتیب
وضو مین ہمارے نزدیک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فا آیہ وضو مین تعقیب
کے لیے ہے اور ہماری یہ دلیل ہے کہ اوس آیت مین حرف واو مذکور ہے اور یہ باجماع اہل لغت مطلق جمع کے لیے ہے
انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ جب ترتیب وضو مین واجب نہ ہوئی تو اگر وضو کرنے والا پہلے پانون دھوئے
بعد اوسکے ہاتھ بعد اوسکے منھ تو جب بھی ابو حنیفہ اور اونکے اتباع کے نزدیک وضو اوسکا صحیح ہوگا اسی بنا پر
قفال نے اونکا وضو کیا تھا **رکن ششم نماز امام اعظم صاحب** تکبیر کہنا اور نماز پڑھنا ساتھ زبان
فارسی مین اور اوسکی بابت کتاب ہدایہ جلد اول مطبوع مطبع مذکور کے ص ۳۵ مین لکھا ہوا ہے فان افتتح الصلوٰۃ
بالفارسیۃ او قرأ فیہا بالفارسیۃ او ذبح وسمّی بالفارسیۃ وہو یحسن العربیۃ اجزاہ ترجمہ پس اگر شروع کرے
نماز کو ساتھ زبان فارسی کے (یعنی تکبیر تحریمہ کو فارسی مین کہے) یا قرأت کرے اوسنے نماز مین ساتھ فارسی کے
(یعنی فارسی مین نماز پڑھے) یا ذبح کرے کسی جانور کو اور فارسی مین خدا کا نام لے اگرچہ عربی اچھی طرح جانتا ہو
تو بھی اوسکو کافی ہے انتہی و نیز درمختار مطبوع مطبع مذکور کے ص ۵۶ مین ہے کہ قرأ بالفارسیۃ او التوراۃ او الانجیل
ان قصۃ تفسد وان ذکراً لا یعنی نماز پڑھے ساتھ فارسی کے یا ساتھ توراۃ کی یا ساتھ انجیل کے اگر قصہ ہے تو نماز
فاسد ہو جائیگی اور اگر ذکر خدا ہے تو نہ فاسد ہوگی انتہی اور اس سے قبل ص ۵۴ مین بھی صاحب درمختار

یہ فرما چکے ہین کہ کچھ فارسی کی تخصیص نہین ہے جس زبان مین چاہے نماز پڑھے صحیح ہے چنانچہ اوسی شرح مین یہ
عبارت ہے صح لو شرع بغیر عربیۃ ای لسان کان وخصہ البردعی بالفارسیۃ یعنی صحیح ہے اگر شروع کرے
نماز کو غیر زبان عربی کے یعنی جس زبان مین چاہے شروع کرے اور تخصیص کی ہے اوسکی تو ابو بردعی نے ساتھ زبان
فارسی کے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فقط بردعی نے فارسی کی تخصیص کی ہے ورنہ ترکی پشتو انگریزی ہندی
وغیرہ سب زبانون مین حنفیہ کے نزدیک نماز پڑھنا صحیح ہے ونیز کتاب فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۷۰ مطبع مطبع
نولکشور مین یہ عبارت ہے ولو کبر بالفارسیۃ جاز کذا فی المتون سواء کان یحسن العربیۃ اولا الا اذا کان یحسنہا یکرہ
وعلی قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ لایجوز اذا کان یحسن العربیۃ کذا فی المحیط وعلی ہذا الخلاف جمیع اذکار الصلوۃ من
التشہد والقنوت والدعاء وتسبیحات الرکوع والسجود وکذا کل مالیس بعربیۃ کالترکیۃ والزنجیۃ والحبشیۃ والنبطیۃ
کذا فی فتاوی قاضیخان ترجمہ اور تکبیر کہے فارسی مین تو جائز ہے اسیطرح بہت سے متنون مین ہے برابر ہے کہ نماز پڑھنے
والا اچھی طرح عربی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو مگر یہ کہ جب وہ اچھی طرح عربی جانتا ہو تو فارسی مین نماز پڑھنا مکروہ ہے
اور بر قول ابو یوسف اور محمد کے فارسی مین نماز پڑھنا جائز نہین ہے جبکہ اچھی طرح عربی جانتا ہو اسیطرح محیط مین
لکھا ہوا ہے اور اسی اختلاف پر کل اذکار مین نماز کے تشہد و قنوت اور دعا اور تسبیحات رکوع و سجود اور اسی
طرح ہر ایسی زبان ہے کہ جو عربی نہو مثل ترکی اور زنجی اور حبشی اور نبطی کے اسیطرح فتاوی قاضیخان مین ہے انتہی
رکن مقتسم نماز امام اعظم صاحب اختصار کرتا ہے نماز مین یک آیت پر اگرچہ وہ چھوٹی ہی ہو کتاب فتاوے
عالمگیری جلد اول مذکور کے ص ۶۹ مین یہ عبارت لکھی ہے ومنہا القراءۃ وفرضہا عند ابی حنیفۃ رح مقدار آیۃ
واحدۃ وان کانت قصیرۃ کذا فی المحیط وفی الخلاصۃ وہو الاصح کذا فی التاتارخانیۃ ترجمہ اور فرض نماز مین سے
قرأت ہے اور فرض اوسکا ابوحنیفہ کے نزدیک اسیقدر ہے کہ ایک آیت پڑھی جاوے اگرچہ چھوٹی ہی ہو جیسا کہ
محیط مین ہے و خلاصہ مین ہے اور یہ اصح ہے جیسا کہ تاتارخانیہ مین ہے انتہی و نیز منیۃ المصلی چھاپہ نولکشور
کے ص ۳۰ مین ہے وامامقدارہا فی الفرض قراءۃ آیۃ واحدۃ وان قصیرۃ نحو قولہ تعالی ثم نظر عند ابی حنیفۃ ترجمہ و لیکن مقدار
اوسی قرأت کی فرض مین پڑھنا ایک آیت کا ہے اگرچہ چھوٹی ہی ہو مثل قول اللہ تعالی ثم نظر کے نزدیک ابوحنیفہ کے
انتہی سبحان اللہ یہ تو امام اعظم صاحب نے مدہامتان سے بھی زیادہ اختصار کر دیا لیکن اسقدر وقت نکلنے کا ترجمہ

نا جس پڑے دونوں مستقل ہیں جیسے سر دعال موزی نیزہ برگ سبز یا دستان کا ترجمہ پڑھا تھا تین یہ ترجمہ بھی صحیح ہوا
اگر وہ بہستان سبز یا دگلستان سبز یا دباغ سبز پڑھتا تو اس سے بہتر ہوتا و نیز صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی
کہ جسپر نووی کی شرح چھپی ہوئی ہے اوسکی جلد اول ص ۱۷ کی قصت میں یہ عبارت شرح کی ہے قال ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ وطائفۃ قلیلۃ لا تجب الفاتحۃ بل الواجب آیۃ من القرآن یعنی ابو حنیفہ و چند لوگوں نے کہا ہے کہ سورہ
فاتحہ نماز میں پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ واجب ایک آیت ہے قرآن میں سے انتہی رکن ہشتم نماز امام
اعظم صاحب رکوع و سجود میں طمانینت کا فرض نہونا اور فقط دونوں سجدوں میں مثل مرغ ناگی کے دو چونچیں
مارنا کافی ہے ہدایہ جلد اول چھاپہ مذکور کے صفحہ ۴۴ میں یہ عبارت ہے واما الاستواء قائما فلیس بفرض وکذا الجلسۃ
بین السجدتین والطمانینۃ فی الرکوع والسجود وہذا عند ابی حنیفۃ ومحمد یعنی وسیکن برابر کھڑا ہونا بعد رکوع کے فرض
نہیں ہے اور ایسے ہی بیٹھنا درمیان دونوں سجدوں کے اور طمانینت رکوع اور سجود میں بھی فرض نہیں ہے نزدیک
ابو حنیفہ و محمد کے ہے انتہی پس ظاہر ہے کہ جب نہ رکوع میں طمانینت فرض ہوئی نہ بعد رکوع کے کھڑا ہونا تو پھر رکوع و
سجود میں کوئی فصل باقی رہا اور درمیان دونوں سجدوں کے نہ بیٹھنا واجب ہوا نہ سجدوں میں طمانینت تو
پھر کیا باقی رہا فقط وہی مرغ کیطرح دو چونچیں یا کوے کیطرح دو ٹھونگیں مارنا رہ گیا و نیز فتاوی عالمگیری جلد
اول مذکور کے صفحہ ۷۰ میں یہ عبارت ہے واجمعوا علی ان الاعتدال فی قومۃ الرکوع لیس بواجب عند ابی حنیفہ
ومحمد رحمہما اللہ کذا فی الظہیریہ وکذا الطمانینۃ فی الجلسۃ کذا فی الکافی یعنی اجماع کیا ہے سب نے اس بات پر
کہ اعتدال قیام بعد رکوع میں واجب نہیں ہے ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اسی طرح ظہیریہ میں ہے اور ایسے ہی
طمانینت جلسہ بین السجدتین میں واجب نہیں ہے اسی طرح ہے کتاب کافی میں انتہی کافی حنفیہ کی یہ کتاب
بھی ایک بہت معتبر کتاب ہے و نیز اسی فتاوی عالمگیری کے صفحہ ۹۰ میں سجدہ کرنیکا ایک عجیب مقام لکھا ہوا ہے
کہ لو سجد علی ظہر رجل ہو فی الصلوٰۃ یجوز یعنی اگر سجدہ کرے ایسے شخص کی پیٹھ پر کہ جو نماز میں ہو تو جائز ہے اور لطیفہ
سنیئے کہ امام اعظم صاحب کے نزدیک فقط ناک سے سجدہ کرنا کافی ہے کچھ پیشانی لگانے کی بھی ضرورت نہیں ہے
چنانچہ شرح وقایہ مذکور کے صفحہ ۴۴ میں یہ عبارت ہے کہ یجوز عند ابی حنیفۃ الاکتفاء بالانف عند عدم العذر یعنی
جائز ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اکتفا کرنا ساتھ ناک کے نزدیک عدم عذر کے انتہی رکن نہم امام اعظم صاحب کا

گوز زدنا نماز مین بجائے سلام کے شرح وقایہ چھاپ مذکور کے ص ۱۲۵ مین ہے ولو احدث عمداً بعد التشہد او عمل عملاً
ینافی الصلوٰۃ تمت ترجمہ اور اگر حدث کرے عمداً بعد تشہد کے یا کوئی ایسا عمل کرے جو خلاف ہی نماز کی تو نماز پوری
ہوجاتی ہی انتھی یہ بندہ ضعیف کہتا ہی کہ قفال بیچارے نے تو سلام کی جگہ فقط گوز ہی کیا تھا مگر اس عبارت سے
تو معلوم ہوا کہ بول و براز کرنے سے بھی نماز پوری ہوجاتی ہے اس سبب سے کہ لفظ حدث عام ہے ورن سب چیزونکو
شامل کرتی ہے و نیز ہدایہ چھاپہ مذکورہ کے ص ۱۲۳ مین بھی اسی طرح لکھا ہے وان تعمد الحدث فی ہذہ الحالۃ او تکلم
او عمل عملاً ینافی الصلوٰۃ تمت صلوٰتہ یعنی اگر عمداً حدث کرے اس حالت مین (یعنی بعد تشہد و قبل سلام) یا کلام
کرے یا کوئی ایسا عمل کرے کہ جو خلاف نماز کے ہو تو اوسکی نماز پوری ہوجاتی ہے انتھی یہ بے مختصر ثبوت اجزاے
نماز امام اعظم کا کہ جسکی نقل قفال مروزی نے سلطان محمود کے سامنے کی تھی اور اسیقدر اونکے مقلدین کے رونے
کے لیے اور غیر مقلدین کے ہنسنے کے لیے کافی ہے اور کسی سنی صاحب سے ممکن نہین ہے کہ اسکی رد کرسکین
اور یہ ظاہر ہے کہ جس مذہب مین نماز کی یہ کیفیت ہوگی کہ جو فضل عبادات ہی اوسمین اور عبادات کا کیا حال ہوگا
ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اور معاملات مین سب سے اول و اہم نکاح ہی کہ باعث بقاے نوع انسانی ہے
اس باب مین حضرات سنیہ کا یہ حال ہے کہ فما استمتعتم بہ منھن فاٰتوھن اجورھن فریضۃ یعنی
پس جو عورتین کہ متعہ کیا ہے تم نے ساتھ اونکے اونھین عورتون مین سے کہ جو حلال ہین پس دو تم
اونکو مہر اونکا در حالیکہ فرض ہے انتھی ظاہر ہے کہ اس آیت سے جواز متعہ ثابت
ہے مگر یہ لوگ قول حضرت عمر کو اس آیت کا ناسخ سمجھتے ہین اور متعہ کو حرام جانتے ہین اور جو
کچھ کلام مجید مین ہے وہ حق ہے فماذا بعد الحق الا الضلال یہ تو اس باب مین لوگون
کی غلطی ہی اور اقراہ کو ملاحظہ کیجیے کہ انکے امام صاحب کا یہ فتوی ہے کہ جو شخص محرمات سے مثل ماں بہن بیٹی وغیرہ
کے نکاح کرکے ہم بستری کرے تو اوسپر حد شرع جاری نکرنا چاہیے چنانچہ ہدایہ چھاپہ مذکورہ کے ص ۱۰۳ مین لکھا ہے و
من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا فوطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفۃ رح یعنی اور جو شخص کہ نکاح کرے ایسی عورت سے
کہ اوسکا نکاح اوسکے واسطے حلال نہین ہے بعد اوسکے اوس سے ہم بستری کرے تو اوسکے اوپر حد جاری کرنا
ابو حنیفہ کے نزدیک واجب نہین ہے انتھی ظاہر ہے کہ جن عورتون سے کسی طرح حلال نہین ہے اون مین ماں بہن

بیٹی دادی نانی خالہ پھوپھی سب محرمات مین داخل ہین بدلیل آیہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم الا باب مین فتوی امام اعظم صاحب کی دلیل سنیئے کہ ہدایہ مذکورہ کی صفحہ سطور مین اس طرح لکھی ہوئی ہے ولابی حنیفۃ ان العقد صادف محلہ لان محل التصرف ما یقبل مقصودہ والانثی من بنات بنی آدم قابلۃ للتوالد وہو المقصود یعنی دلیل ابو حنیفہ کی یہ ہے کہ تحقیق عقد محرمات کا محل صادق ہے اس سبب سے کہ محل تصرف کا وہ ہے کہ قبول کرے مقصود نکاح کو اور عورت رکیون مین سے بنی آدم کے قابل ہے واسطے اولاد کے اور یہی اولاد کا ہونا مقصود ہے نکاح کا انتہی مطلب امام اعظم صاحب کا یہ ہے کہ ماں بہن بیٹی خالہ پھوپھی وغیرہ کی ساتھ بھی نکاح اور ہمبستری کرنے سے اولاد پیدا ہوسکتی ہے اور مقصود نکاح کا حاصل ہوسکتا ہے شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر جہالت یا کج بحثی کے سبب سے کہین کہ لا یحل لکنا جا سے ماں بہن وغیرہ نہین بلکہ اور محرمات مراد ہین تو وہ اور بھی سخت مصیبت مین مبتلا ہونگے اس سبب سے کہ جن عورتون کا نکاح حلال نہین ہے اگر ماں بہن اوسمین داخل نہ ہوں بلکہ خارج ہوں تو چاہیئے العیاذ باللہ ان کا نکاح حلال ہوجاے اور اس بات پر کوئی سنی راضی نہین ہوسکتا مگر یہ کہ دین اسلام کو چھوڑ کے دین مجوس اختیار کرے باوجود اس دلیل بین کے چونکہ مجکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا مین انکے امام اکبر کی تفسیر کبیر جلد ثالث مطبوعہ مطبع عامرہ مصر طبع اولی کے صفحہ ۱۸۲ سطر ۲۶ و ۲۷ سے یہ عبارت نقل کرتا ہون جو آیہ حرمت علیکم امہاتکم کی ذیل تفسیر مین ہے المسئلۃ الثالثۃ قال الشافعی رحمہ اللہ اذا تزوج الرجل بامہ ودخل بہا یلزمہ الحد وقال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ لا یلزمہ ترجمہ مسئلہ تیسرا کہا شافعی نے کہ جس وقت بیاہ کرے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ اور ہمبستری کرے اوسکے ساتھ لازم ہے اوسپر حد جاری کرنا اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ نہین لازم ہے اوسپر حد انتہی کیون حضرات سنیہ اب آپ خوش ہوئے اور ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے امام اعظم صاحب نے آپ لوگون کیلیے کسقدر تسہیل کردی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک اور لطیفہ سنیئے کہ حضرت امام اعظم صاحب فتوی دیتے ہین کہ اگر مرد مشرق مین ہو اور عورت مغرب مین اور مرد وہین سے بیٹھے بیٹھے اوس عورت کی ساتھ نکاح کرلے اور یہان عورت کے اولاد ہو تو وہ اولاد اوس مرد کی ثابت ہوگی اگرچہ کبھی اون دونون مین ملاقات کی نوبت نہ آئی ہو چنانچہ تفسیر کبیر مذکور کے صفحہ ۳۰۰ مین یہ عبارت فخر الدین رازی صاحب کی ہے ان المشرقی اذا تزوج بالمغربیۃ وحصل ہناک ولد فابو حنیفۃ اثبت النسب ہہنا مع القطع بانہ غیر مخلوق من مائہ ترجمہ تحقیق مرد مشرقی

جسوقت نکاح کرے ساتھ عورت مغربیہ کی اور وہی عورت کی یہان لڑکا پیدا ہو تو ابو حنیفہ صاحب نسب کو یہان
ثابت کرتے ہین (یعنی اوس لڑکے کو اوسی مرد ناکح کا بیٹا سمجھتے ہین) ابو یوسف علیہ کے ساتھ ہین اسکے
کہ وہ لڑکا اوس مرد کے نطفہ سے پیدا نہین ہوا انتہی سبحان اللہ کیا خوب اجتہاد کا ثمرہ پیدا ہوا امام اعظم صاحب
صدہا آیات واحادیث کو اپنے قیاس فاسد الاساس کے بنا پر رد کر دیا عقل کو حیرت ہے کہ اس
مسئلہ مین اونھون نے اسقدر بلند پروازی کس علت سے فرمائی اور اوس وقت نظر نے
مرد مشرقی کے نطفے کو زن مغربیہ تک کس طرح پہونچا دیا تار برقی کی بھی صنعت سے
زیادہ صناعی کر دکھائی رسائی قیاس کا نتیجہ کس خوبی سے ظاہر فرمایا ذہن رسا چاہیے تب تمہارے
مقابلہ پر کمر باندھی جاسکتی ہے بالحاصل یہ چند مسائل انکے امام اعظم صاحب کے عبادات و معاملات کی بابت بطور
مشتے نمونہ از خروارے مین نے یہان لکھے ہین اور استیعاب کل کے لیے تو کتب مبسوطہ بھی کافی نہین ہو سکتین چنانچہ
صاحب الظفر المبین نے کہ جو غیر مقلدین مین کتاب مذکور کی ص ۔۔ مین ایک سو پانچ مسئلہ امام صاحب ایسے لکھے ہین
کہ جو آیات قرآنی و احادیث نبوی سے بالکل مخالف ہین اور ان احادیث کو بھی لکھدیا ہے اور ایک سو ایک مسئلے ایسے
لکھے ہین کہ جو جمہور علماے سنیہ کے مخالف ہین اور پھر بھی اونھون نے استیعاب کا دعوی نہین کیا و نیز چونکہ وہ خود
سنی المذہب ہین لہذا اونھون نے وہی مسائل لکھے ہین کہ جو انکے نزدیک بھی خلاف ہین اور جو صرف ہین مخالف
قرآن و حدیث ہین لیکن مذہب اہل سنت و جماعت کی بنا پر صحیح و درست ہین اور حد سے زیادہ قبیح و شنیع ہین
اونکو وہ کاہے کو لکھنے لگے کہ اونکا اصل مذہب وہین سے باطل ہوتا ہے مثلا کتے کی کھال امام اعظم صاحب کے نزدیک
دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اسپر غیر مقلدین کیونکر اعتراض کر سکتے ہین اسلیے کہ اونکے اصل مذہب کا مقتضا یہی ہے کہ سور
کی کھال کو بھی دباغت سے پاک سمجھین اور ان باتون کی تفصیل مین طول ہے مجھکو تو یہان فقط امام اعظم صاحب کے
بعض فتاوی لکھنا منظور تھے لیکن جو مسائل کہ مین نے یہان لکھے ہین شاید کوئی سنی صاحب اونکو ملاحظہ کرکے یہ
خیال فرماوین کہ شافعی صاحب بہت اچھے امام ہین کہ ان فتاوی مین امام اعظم صاحب کے مخالف ہین لہذا مجھکو

لہ صحیح مسلم جلد اول مطبوع مطبع انصاری دہلی کے ص ۱۵۹ کے تحت مین شرح نووی کی عبارت ہے السادس یطہر بالدباغ جمیع الجلود والکلب والخنزیر ظاہرا وباطنا وہو مذہب داود واہل الظاہر وحکی عن ابی یوسف رحمہ

ضرور ہوا کہ ہندو قفاری اونکے بھی یہاں ثابت کرون واضح ہو کہ امام شافعی صاحب ایسی لڑکی کو کہ جو زنا سے پیدا
ہوئی ہو اوسکے باپ کو اوسپر حلال سمجھتے ہیں شوق سے اوسکے ساتھ نکاح کیجیے اور اپنی جورو بنائیے چنانچہ تفسیر کبیر
مذکور مطبوعہ مصر کی جلد سوم صفحہ ۲۰۷ سطر ۲۰ میں امام فخر رازی کی یہ عبارت ہے والمسئلۃ الثانیۃ قال الشافعی رحمہ اللہ البنت المخلوقۃ
من ماء الزنا لا تحرم علی الزانی وقال ابو حنیفۃ تحرم ترجمہ مسئلہ دوسرا کہا ہے شافعی نے کہ جو بیٹی نطفہ زنا سے پیدا ہوئی
وہ زنا کرنے والے پر حرام نہیں ہے اور کہا ہے ابو حنیفہ نے کہ حرام ہے انتہی اب آگے فخر رازی نے امام شافعی کے
حق میں فتوی پر تین دلیلیں جو اصول کی لکھی ہیں ہر چند کہ اونکا مضمون خالی لطف سے نہ تھا لیکن بخوف طوالت میں نے
اونکو نقل نہیں کیا یہوں حضرات شافعیہ اب آپ خفیہ پر کیا منحصر ہے کا آپ اونکے امام نے ماں سے ساتھ نکاح کرکے
ہمبستری کرنے سے بہت بیشتر ہی کو ساقط کر دیا تو آپ کے امام صاحب نے باپ کو بیٹی کے ساتھ عقد ہمبستری کر کے
حلال و مباح کر دیا نہ بیر یہ بار شافعی مذہب شطرنج کھیلنا حرام نہیں سمجھتے چنانچہ اونکے شاگرد رشید امام نووی صاحب
شرح مسلم جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں اور کتاب مذکور مطبوعہ مطبع انصاری واقع دہلی کے ص ۲۴۰ کی تحت میں
یہ عبارت شرح کی ہے وما الشطرنج فمذہبنا انہ مکروہ لیس بحرام وھو مروی عن جماعۃ من التابعین ترجمہ لیکن شطرنج پس
ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ عدم حرمت روایت کی گئی ہے ایک ایسی گروہ سے جو تابعین
میں سے تھی انتہی لیجیے امام نووی صاحب نے بنی شاہ کی برئیت کے لیے بیچارے تابعین کے اوپر بھی یہ الزام
رکھدیا کہ وہ شطرنج کو حرام نہیں جانتے تھے ونیز یہی امام شافعی صاحب منی کو طاہر سمجھتے ہیں چنانچہ شرح مسلم مذکور
جلد اول صفحہ ۱۴۰ کی تحت میں یہ عبارت نووی صاحب کی ہے وذہب کثیرون الی ان المنی طاہر وروی ذلک
عن علی بن ابی طالب وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وعائشہ وداود واحمد فی اصح الروایتین وھو مذہب
الشافعی واصحاب الحدیث وقد غلط من اوہم ان الشافعی رحمہ اللہ تعالی منفرد بطہارتہ ترجمہ اور گئے ہیں اکثر
لوگ اس بات کی طرف کہ منی طاہر ہے مروی ہے یہ علی بن ابی طالب و سعد بن وقاص اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ
اور داود اور احمد سے بیچ صحیح تر کے دونوں روایتوں سے اور یہی ہے مذہب شافعی اور اصحاب حدیث کا اور
بیشک غلطی کی ہے اوس شخص نے کہ جسنے وہم کیا ہے اس بات کا کہ فقط شافعی اوسکی طہارت کا قائل ہے
انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ عذر بدتر از گناہ اسی کو کہتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے امام کی برئیت کے لیے صحابہ

و تابعین و نیز امیر المومنین کیطرف اس قول شنیع کی نسبت کردی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند +
لیکن ان بد باطنوں نے امام معصوم باب العلم پر بھی افترا و بہتان کیا ہے تاکہ شیعہ بھی اوسکے امام پر اعتراض کر سکیں
جیسا کہ حنفیہ نے اپنے امام پر سے اعتراض کے دفع کرنے کے لیے جناب مدینۃ العلم سید المرسلین پر تہمت کی تھی کہ آپنے
بھی تراب سے یا مسی وضو کیا تھا بڑے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ خدا و رسول و امام کسی پر تہمت و افترا کرنے سے نہیں ڈرتے
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و نیز کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمۃ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کہ جو شعرانی کی میزان
الکبریٰ سے پر چڑھی ہوئی ہے اوسکی جلد اول ص ۱۲ کے حاشیے کی پہلی سطر میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے والاصح من
مذہب الشافعی طہارۃ المنی مطلقاً الا من الکلب والخنزیر والاصح من مذہب احمد انہ طاہر من الآدمی ترجمہ اور صحیح
مذہب شافعی سے طہارت ہے منی کی مطلقاً (یعنی آدمی اور جانور سب کی منی طاہر ہے) سوا کتے اور سور کے اور
صحیح مذہب احمد حنبل سے یہ ہے کہ آدمی کی منی طاہر ہے انتہی واضح ہو کہ مصنف کتاب رحمۃ الامہ بھی شافعی المذہب
ہیں تو ایک عجیب لطیفہ ہوا کہ مجھے تو فقط امام شافعی صاحب کے چند فتاوی لکھنا منظور تھے لیکن اوسی کی ضمن میں
یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام احمد حنبل صاحب بھی منی کو طاہر جانتے ہیں چونکہ تین اماموں کا ذکر آگیا لہذا اب مجھے
مناسب معلوم ہوا کہ امام مالک کا بھی ایک فتوی لکھدوں تاکہ کسی سنی صاحب کو محل شکایت نہ ہو کہ ہمارے
ائمہ اربعہ میں سے ایک امام کا کیوں نہ ذکر کیا واضح ہو کہ امام مالک صاحب کل جانوروں کو مع حشرات
الارض حلال سمجھتے ہیں اور تفصیل اسکی کتاب رحمۃ الامۃ مذکور سے قابل دید ہے حاشیہ جلد اول ص ۱۴۴
واتفق الائمۃ الثلثۃ ابوحنیفۃ والشافعی واحمد علی تحریم کل ذی مخلب من الطیر یعدو بہ علی غیرہ کالعقاب والصقر
والبازی والشاہین وکذا ما لا مخلب لہ اما انہ یأکل الجیف کالنسر والرخم والغراب الابقع والاسود واباح ذلک
مالک علی الاطلاق ترجمہ اور متفق ہیں تینوں امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل اوپر حرام کرنے ہر پنجہ کش
طیور کے کہ وہ دوسرے جانور پر دوڑتا ہے مانند عقاب اور چرغ اور باز اور شاہین کے اور اسی طرح ہر ایسا
جانور کہ جسکے پنجے شکاری نہ ہوں لیکن مردہ مردار خور ہو مانند گدھ اور کرگس اور کوے کے خواہ وہ سفید ابلق
ہو خواہ سیاہ ہو اور حلال کیے ہیں یہ سب جانور امام مالک نے مطلق (یعنی کسیکو بھی ان میں سے مستثنی نہیں کیا) انتہی
اوسی صفحہ میں ہے فصل واتفقوا ایضاً علی تحریم کل ذی ناب من السباع یعدو بہ علی غیرہ کالاسد والنمر

والفهد والذیب والدب والهر وغیرها لان مالکا فانه اباح ذلک مع الکراهة ترجمہ ونیز اتفاق کیا ہی انھین تینون امامون نے
اور حرام کرنے پر ایسے جانور کے کہ جو دندان نیش رکھتا ہو درندون سے کہ دوڑ کے دوسرے جانور پر جیسے شیر اور چیتا اور تیندوا
اور بھیڑیا اور ریچھ اور بلی اور ہاتھی مگر مالک نے اوسکو حلال کیا ہے کراہت کیساتھ انتہی واہ رے شیر ونیز اوسی کتاب کے صفحہ
۱۴۹ مین ہے (فصل) ویحرم اکل حشرات الارض کالفار عند الثلاثة وقال مالک بکراهته من غیر تحریم ترجمہ اور حرام ہے
کھانا حشرات الارض کا مانند چوہے کی تینون امامون کے نزدیک اور مالک اوسکی کراہت کے قائل ہین مگر حرام نہین سمجھتے ہین
انتہی ونیز اوسی صفحہ مین ہے ومنها القنفذ وهو حلال عند مالک والشافعی ترجمہ اور انھین جانورون مین سے خارپشت یعنی
سائی ہے اور وہی حلال ہے نزدیک مالک اور شافعی کے انتہی ونیز اوسی صفحہ مین ہے وقال مالک لاباس باکل الخلد و
الحیات اذا ذکیت ترجمہ اور کہا ہے مالک نے کچھ قباحت نہین ہے کھانے مین چھچھوندر کے اور ہر قسم کے سانپ کے جبوقت
کہ ذبح کیے جائین انتہی ونیز اوسی صفحہ مین ہے واختلفوا فی ابن اوی فقال ابو حنیفة واحمد هو حرام وهو الاصح
من مذهب الشافعی وقال مالک هو مکروه ترجمہ اور اختلاف کیا ہے ائمہ اربعہ نے شغال یعنی سیار کے باب مین پس ابو حنیفہ
اور احمد نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی سے اور کہا ہے مالک نے کہ وہ مکروہ ہے انتہی
ونیز اوسی صفحہ مین ہے (فصل) حیوان البحر السمک منه حلال بالاتفاق واما غیره فقال ابو حنیفة لا یوکل من حیوان
البحر الا السمک وما کان من جنسه خاصة وقال مالک یوکل السمک وغیره حتی السرطان والضفدع وکلب الماء وخنزیره
لکنه کره الخنزیر وحکی انه توقف فیه وقال احمد یوکل ما فی البحر الا التمساح والضفدع والکوسج[۱] ویفتقر عنده غیر السمک الی
الذکاة کخنزیر البحر وکلبه وانسانه ترجمہ دریائی جانورون مین سے مچھلی حلال ہے بالاتفاق ولیکن اوسکے سوا پس ابو حنیفہ
نے کہا ہے کہ نہ کھائی جاویگی دریائی جانورون مین سے کوئی چیز سوا مچھلی کے اور جو جانور کہ اوسکی جنس سے ہو خاص کر
اور مالک نے کہا ہے کہ مچھلی وغیرہ سب چیزین کھائی جاوینگی یہانتک کہ کیکڑا اور مینڈک اور کتا آبی اور سور آبی لیکن
اوسنے آبی سور کو مکروہ سمجھا ہے اور یہ بھی حکایت ہے کہ اوسنے آبی سور کے کھانے مین توقف کیا ہے اور امام
احمد صاحب فرماتے ہین کہ سب دریائی جانور کھائے جاوینگے سوا گھڑیال اور مینڈک اور کوسج کے اور ذبح کیا

---

[۱] کوسج بجیم بروزن کوسہ فارسی ست معرب ونوعے از ماہی کہ بینی وے ہمچو ارہ باشد و آنکہ دندانش کم باشد ۱۲ منتہی الارب

سوا مچھلی کے اور سب جانوروں مین تزکیہ یعنی ذبح کرنے کی ضرورت ہوگی مانند خوک آبی وسگ آبی وانسان آبی کے انتہی
یہ جو ضعیف کہتا ہی کہ ہندوستان مین جو لوگ کہ ہر چیز کو کھاتے ہین مثل کنجر وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ سب
امام مالک صاحب کی تقلید مین ملاحظہ کیجیے کہ باز وبہری اور کوا اور گدھ اور ہاتھی اور شیر اور چیتا و بھیڑیا اور ریچھ
اور سیار و بلی اور چوہا اور چھچھوندر اور سانپ اور بگلا اور مینڈک اور سگ آبی و خوک آبی وغیرہ کون سا بسا جانور
باقی رہے کہ جو امام مالک صاحب نے حلال نکردیا ہو لیکن امام احمد حنبل صاحب ایک فتوی مین تو اون سے بھی
بڑھ گئے کہ امام مالک صاحب نے تو آبی سور کی کھانے مین توقف کیا ہی یا اوسکو مکروہ سمجھا ہی اور اونھون نے تو
دریائی کتے کے ساتھ دریائی سور اور دریائی آدمی کو بھی حلال کرکے بلا تکلف کھانا جائز کردیا ہی ع این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ع وہ تو مرشد تھے یہ ولی نکلے + یہ ہی مختصر حال اون حضرات کی ائمہ اربعہ کا کہ جو مسلک عترت سی منحرف
اور سفینہ اہلبیت سے تخلف ہین اور یہ ظاہر ہے کہ دار ومدار مذہب اہل سنت وجماعت کا انھین چار اماموں کی رائے ہے
افسوس کہ اول تو مجھکو وسعت بہت کم ہے دوم یہ مقام زیادہ طولت کا نہین سوم مجھکو اس بات کا بھی خوف ہی
کہ غیر اہل اسلام دسلام پر ہنسینگے کہ اس دین مین اسطرح کے قبایح دشنایع مین وہ لوگ سنی اور شیعہ کیا جانین
وہ تو سبکو مسلمان سمجھتے ہین اس سبب سے مین نے نہایت کراہت کے ساتھ ان چند مسائل و فتاوی پر اکتفا کی کہ
جو سو مین سے ایک اور ہزار مین سے دس کے برابر بھی نہین ہین لیکن اگر کسی سنی صاحب کو ان مسائل کے
ملاحظہ و مطالعہ کا شوق ہو تو مجھکو مطلع کرین مین اونکی طلب اور درخواست پر اس باب مین ایک کتاب ضخیم
اونکی کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے تیار کرسکتا ہون بشرطیکہ وہ حضرت مذہب حق اختیار کرنیکا بھی وعدہ محکم
واقرار واثق کرین ومصرع از پیہ این قصہ کہ گاہ آمد و گزرفت + **قولہ سوال** شیعہ جب رسول خدا حجۃ الوداع سے
واپس تشریف لائے تو خم غدیر مین جو ایک بستی کا نام ہے نازل ہوے اور وہان آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم اور جو سورہ مائدہ مین ہے نازل ہوئی اور سید المرسلین نے مولانا علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
یعنی جس کا مین مولا ہون اوسکا حضرت علی بھی مولا ہے پس حضرت علی کی خلافت نص جلی اور حدیث صریح سے
ثابت ہوئی **اقول** واعظ صاحب اس کتاب مین کہتے ہین کہ مین نے کتاب منتہی الانصاف اور کتاب تحفہ
اہلسنت ان دونون کتابون کی تردید مین یہ رسالہ لکھا ہے اور یہان حدیث غدیر کے جواب کا درپے ہوے ہین

مین کہتا ہون کہ واعظ صاحب ان دونون چھوٹے چھوٹے رسالون کے ایک حرف کی تردید تو کر نہین سکے اس حدیث کا وہ بیچارے کیا جواب لکھینگے کہ جو مثل آفتاب کے روشن ہے اور سوال شیعہ جو لکھا ہے تو صاحب بستیشیعو کی عبارت تو کچھ نقل نہین کی کہ اوسکا جواب محال تھا اپنی طرف سے کچھ عبارت امی بیٹھی کرکے لکھدی ہے چنانچہ اوسکا بیان عنقریب آتا ہے **قولہ** جواب اللہ اکبر شیعہ اس استدلال مین بڑے جوش وخروش مین ہین اور اصل مین بات کچھ بھی نہین **اقول** ان سینون کو مطلق حیا وشرم نہین ہے کہ یہ بات کہ کتاب مستطاب عبقات الانوار جن احادیث کے باب مین چھپکر شایع ہوگئی ہین اونکا پھر ذکر کرنے مین ورود وتوح کے در پے ہوتے ہین حالانکہ کسی علامہ سنیہ سے ممکن نہین ہے کہ اوسکا جواب اب تک زیادہ تک لکھ سکے چنانچہ فقط اس حدیث غدیر کے باب مین دو ہزار دو سو اونسٹھ صفحہ لکھے گئے ہین اور چار حصہ بڑے بڑے چھپ مین ہو چکے ہین اور شایع ہوکر عرب و ایران و توران تک پہونچ چکے ہین اور تمام دنیا مین کوئی ایسا عالم نہین ہے کہ جو ان سے واقف نہو جب عبقات غدیر کے جواب لکھے گئے ہیں تو جو حال سب اس حدیث مین کلام کرنا سینون ہی کا کام ہے کوئی غیرت دار تو ایسا نہین کر سکتا **قولہ** کیونکہ اس آیت کا نزول بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد حجۃ الوداع مین عرفات پر ہوا جسکا خلاصہ باب وفات النبی علیہ السلام مین انشاء اللہ دیکا **اقول** بڑے افسوس کی بات ہے کہ واعظ صاحب اسقدر نہین سمجھتے کہ جب کوئی شخص خصم کے مقابلہ مین کوئی دعوی کرتا ہے تو اوسکو لازم ہوتا ہے کہ اوسی کے مسلمات سے کوئی دلیل بھی پیش کرے ورنہ مجرد دعوی کیونکر کافی ہو سکتا ہے ع باطل است آنچہ مدعی گوید۔ آپنے جو یہان دعوی کیا کہ اس آیت کا نزول بعد حجۃ الوداع عرفات پر ہوا تو آپکو شیعون کی کتابون سے ثابت کرنا چاہیئے تھا جیسا کہ شیعہ سینون کی سیکڑون کتابون سے اپنے دعاوی کو ثابت کرتے ہین ورنہ آپکی مجرد دعوی کو کون تسلیم کریگا اور سولے کا ذہب کے آپکو کیا کہیگا اگر اسکے جواب مین آپ یہ کہیے گا کہ ہم کیا کرین مجبور ہین کہ شیعون کی کسی کتاب مین ہمارے دعوی کا ثبوت ملتا ہی نہین سکتا تو یہ عذر آپ کا بدتر از گناہ ہوگا ہم کہینگے کہ پھر آپ میدان مناظرہ مین کیون قدم رکھتے ہین جلد اوس مذہب کو کیون نہین اختیار کرلیتے کہ جسکے اصول و فروع کی صحت وحقیت اور اوسکے مذہب مخالف کی بطالت وضلالت خود اوسکے مخالفون کی سیکڑون ہزارون کتابون سے کالشمس فی رابعۃ النہار روشن

وثابت ہوا اور جو آپ نے فرمایا کہ جسکا خلاصہ باب ثبات النبی علیہ السلام مین آویگا ہم خوب سمجھتے ہین کہ اس مین آپکے
دو مطلب ہین اول یہ کہ پورا بحث خم غدیر ایک جگہ ہنو تا کہ شیعہ جو جواب لکھین اونکی تقریر بھی پریشان اور متفرق
ہوجاے اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ ایک جگہ اس بحث کی دیکھنے سے کسی کے قلب پر زیادہ اثر ہو جاے اور وہ
ایمان لاے اور ہدایت پاے اور اکثر عوام کا قاعدہ ہے کہ پوری کتاب کو نہین دیکھتے لیکن ہم آپکے اس فریب مین
کب آنیوالے ہین اس بحث کو اسی جگہ انشاء اللہ العزیز اس طرح لکھے دیتے ہین کہ جسمین تعصب کی بو بھی نہ ہوگی
وہ امامت وخلافت بلا فاصلہ امیر المومنین کو تسلیم کریگا اور دل اسکا نور ایمان ویقین سے منور ہوجائیگا ومن
لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور دوسرا آپکا یہ مطلب ہے کہ عوام اس بات کو نہ سمجھین کہ احمد الدین واعظ در بلاس سند نام
زنگی کافور) نے یہ دعوی بلا دلیل لکھا ہے بلکہ یہ جانین کہ جس باب مین اس بحث کے لکھنے کا وعدہ کیا ہے وہان عمدہ
عمدہ دلیلین حیات کی لکھی ہونگی لیکن یہ آپکا قول بمقتضاے الغریق یتشبث بکل حشیش حالت اضطرار مین واقع
ہوا ہے ورنہ جسکو کچھ بھی آپکے کشف استار کا شوق ہوگا وہ آپکے اوس مقام کو بھی ملاحظہ کریگا جو فرمایا ہے
کہ وہان سوا ڈھاک کے دو پتون کے اور کیا ہے آپ نے جس باب کا حوالہ کیا ہے وہان صفحہ ۲۷ مین اپنے
اس دعوی پر کہ یہ آیہ جبل عرفات پر نازل ہوا ہے روضۃ الصفا وتفسیر کبیر سے آپ سند لاے ہین پھر اس سے کیا ہوگا
یہان ہم فقط آپکی تکذیب کرتے ہین وہان آپکی اور صاحب روضۃ الصفا اور آپکے امام فخر رازی تینون کی
تکذیب کرینگے ہماری کسی کتاب معتبر سے اگر کوئی دلیل لاتے تو البتہ ہم جانتے کہ آپ مرد میدان ہین یہان آپکو
سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ کہیے گا کہ میرا اس مین کیا قصور ہے ہمیشہ سے میرے اساتذہ کا یہی دستور رہا ہے
کہ بسبب عجز وبیچارگی کے شیعون کے مقابلے ومناظرے مین اپنی ہی کتابون سے سند لاتے ہین اس سبب سے
کہ شیعون کی تو کسی ایک کتاب معتبر سے بھی سنیونکا مطلب ثابت نہین ہوسکتا پھر آخر کرین کیا آپ دور کیون جاے
تحفۂ اثنا عشریہ کو دیکھ لیجیے کہ شاہ صاحب اس چھوٹی سی کتاب مین اپنی ہی سیکڑون کتابون اور محدثین سے
سند لاے ہین تو ہم اسکے جواب مین کہینگے کہ بہت بہتر آپ آخرت مین خدا کے سامنے بھی یہی فرمائیے گا کہ ربنا
انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ربنا اتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا اب ملاحظہ کیجیے کہ صرف دو
رنگ کہ آپ نے اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہین لکھی اور ہمکو فقط اوسکا انکار اور آپکی تکذیب کافی ہے گر جب بھی

ہم آپ ہی کے علمای اعلام کے کلام سے اسطرح ثابت کئے دیتے ہیں کہ یہ آیہ وافی ہدایہ الیوم اکملت لکم دینکم
غدیر خم میں نازل ہوئی جبکہ جناب رسولخدا نے جناب امیر علیہ السلام کے باب میں حدیث من کنت مولاہ
ارشاد فرمائی ہے چنانچہ روایت کی ہے اس مضمون کی احمد بن موسی بن مردویہ اصفہانی نے اور ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی نے
اور ابوالحسن علی بن محمد جلابی نے کہ جو معروف با بن المغازلی ہیں اور موفق بن احمد نے کہ معروف باخطب
خوارزم ہیں اور محمد بن علی بن ابراہیم نطنزی نے اور ابو حامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیی سجانی نے
اور ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی نے اور ان سب علما کے نام اور اونکی عبارتیں اور اونکی کتابوں کے نام مع زیادتیں
یہ عبارتیں موجود ہیں کتاب عبقات الانوار مجلد دوم حدیث غدیر کے حصہ اول مطبوعہ مطبع مطلع الانوار لکھنو کے
صـ ۵۴۹ سے ۵۵۲ تک منقول ہیں نیز ان لوگون کا علماے جلیل الشان و محدثین اعیان اہل سنت و جماعت
سے ہونا اور اونکی جلالت و اعتبار و ثقاہت کا بیان دیگر مشاہیر علماے حضرات سنیہ کے کلام سے اسی کے
ساتھ ثابت کیا ہے کہ کوئی سنی ان کے باب میں کسیطرح کی قدح نہیں کر سکتا اس مقام پر ان سبکی عبارتیں نقل کرنے میں بہت
طول ہے لہذا نقل عبارت بعض پر میں اکتفا کرتا ہوں مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے کتاب مفتاح النجا میں
کہا ہے اخرج عبد الرزاق الرسعنی عن ابن عباس قال لما نزلت ہذہ الآیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من
عاداہ واخرج ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری مثلہ و فی اخرہ فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ فقال ا
للہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمہ و رضی الرب برسالتی والولایہ لعلی بن ابیطالب ترجمہ روایت کی
عبد الرزاق رسعنی نے ابن عباس سے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
پکڑا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علی کا پس فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
و عاد من عاداہ اور روایت کی ہے ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے اسطرح اور اوسکے آخر میں
یہ ہے کہ پس نازل ہوا آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پس فرمایا نبی نے اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین اور تمام
کرنے نعمت اور راضی ہونے رب کے ساتھ رسالت میری اور ولایت علی ابن ابیطالب کے انتہی

۱ صـ ۵۴۹ جلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

اس روایت کی نقل سے چند فوائد حاصل ہوئے اول تو یہ معلوم ہوا کہ مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے بھی اس روایت
ابن مردویہ کی تصدیق کی اور اوسکو ثقہ اور معتبر سمجھا کہ اپنی کتاب مین اونکی روایت کو لکھا دوسرے یہ کہ جناب
رسولخدا نے جس کلام معجز نظام پر تکبیر کہی اوس سے صاف ثابت ہوگیا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت اور رضاے
رب رسالت جناب رسولخدا اور ولایت علی مرتضیٰ سے حاصل ہوئی اور ولایت سے مراد صریح خلافت ہے اس
سبب سے کہ بعد رسالت سواے خلافت کے اور کوئی امر عظیم ایسا نہین ہوسکتا کہ جسکے سبب سے اکمال دین
و اتمام نعمت ہو اور ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام مین اپنے اسناد سے
نقل کی ہے عن قیس بن الربیع عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعا الناس الی علی فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرة من شوک فقم وذلک فی یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیه فرفعهما
حتی نظر الناس الی بیاض ابطی رسول اللہ ثم لم تفرقوا حتی نزلت ہذه الآیة الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا فقال رسول اللہ اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمة ورضی الرب برسالتی وبالولایة لعلی من بعدی الخ

ترجمہ روایت کی ہے ابونعیم مذکور نے قیس بن ربیع سے اوسنے ابو ہارون عبدی سے اوسنے ابوسعید
خدری سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لوگونکو طرف علی کے غدیر خم مین اور حکم کیا درخت کے نیچے سے
کانٹونکے صاف کرنے کا پس صاف کیے گئے اور یہ روز پنجشنبہ کو ہوا پس بلایا علی کو پس پکڑے دونون بازو علی کے پس
اونچا کیا یہانتک کہ دیکھا لوگون نے سفیدی کو زیر بغل رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لوگ نہین متفرق ہوئے تھے کہ نازل
ہوئی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پس فرمایا رسولخدا نے اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے
اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ رسالت میری کے اور ساتھ ولایت علی کے بعد میرے انتہیٰ

اب اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہوگا کہ حضرت رسولخدا نے خود تصریح فرمادی کہ میری رسالت اور میرے بعد علی کی ولایت سے
دین کامل ہوا اور نعمت پوری ہوئی اور خدا راضی ہوا جو کوئی اسکا انکار کرے تو اوسنے خدا اور رسول کی تکذیب کی اگر کوئی
سنی صاحب واعظ جی کی طرح بیان بھی کہین کہ ولایت سے مراد دوستی اور محبت ہے تو یہ بات نامعقول ہے
اس سبب سے کہ خود جناب رسولخدا نے من بعدی کی قید لگادی ہے پس اسکے یہ معنے ہونگے کہ جناب

سے صفحہ ۱۴۵ محمد مذکور [illegible]

رسول خدا کی سامنے دوستی و محبت جناب امیر علیہ السلام کی کچھ ضروری نہتی یہ جواب کہ ضروری ہونا اس
بات مہمل اور بے معنی ہے بس اس سے ثابت ہوگیا کہ ولایت سی مراد خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن
ابراہیم نطنزی نے کتاب الخصائص میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور یہ وہی کتاب کی عبارت ہے
عن ابی ہریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وہو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی
فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب
بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولائی ومولی کل مسلم فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا کتب لہ صیام ستین شہرا ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ذوالحجہ
کی اٹھارویں کا اور وہ روز غدیر خم ہے جس وقت کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علی کا پکڑا اور
فرمایا کہ کیا میں مومنوں کی جانوں سے اولی نہیں ہوں سب نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا آپ نے فرمایا کہ جس
شخص کا میں مولا ہوں تب علی اسکا مولا ہے پس کہا عمر بن خطاب نے کہ واہ بیٹے ابوطالب کے آج ہوئے تم مولا
میرے اور مولا ہر مسلمان کے پس نازل کیا اللہ نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
دینا لکھے جاوینگے اوسکے واسطے روزے ساٹھ مہینے کے **انتہی** ای منصفو انصاف سے جواب دو کہ اٹھارویں
ذوالحجہ یعنی روز عید غدیر کا اسقدر شرف کہ اوسدن کا روزہ ساٹھ مہینے کے روزے کے برابر ہو کس سبب سے
ہوسکتا ہے اور اوسدن دین کیوں کامل ہوا اور نعمت خدا کیوں پوری ہوئی کیا فقط اسی سبب سے کہ جناب
رسول خدا نے جناب امیر کو سب مومنوں کا دوست قرار دیا حاشا وکلا ایسے امور عظیمہ نہیں ہوسکتے مگر کسی امر عظیم
کے سبب سے اور وہ بعد رسالت کے اسلام میں سوای نصب امام و خلیفہ کے اور کون سا امر ہوسکتا ہے میں نے بخوف
طوالت فقط تین علماے اعلام اہل سنت وجماعت کی عبارت یہاں نقل کی ہے جس شخص کو اسقدر
کافی نہو وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے اور باقی اس آیت کی تحقیق شان نزول انشاء
اللہ تعالی ضمن دلائل قسم سوم میں بیان کیجائیگی **قولہ** اور حدیث کا مضمون جو شیعہ نے سمجھا ہے بالکل باطل ہے،
کیونکہ مولی کا لفظ کئی معنی رکھتا ہے چنانچہ کتب لغت مثل لطائف وصراح وغیرہ میں مولی بفتح میم ولام بمعنی

۱؎ صفحہ جلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

یار و غلام و ہمسایہ و داماد بمعنی خداوند و مالک و معتق و معتق و یاری دہندہ و نعمت دادہ شدہ و صاحب و محب و صادق
وغیرہ وغیرہ پایا گیا ہے پس اس حالت میں معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و
قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا جیسا کہ شیعہ نے لکھا ہے **اقول** واعظ صاحب نے اس عبارت میں مولی کے
بہت سے معنی کتب لغت سے لکھ کر بسبب خلاف خاندان رسالت اون معانی سے [illegible] کہ جو اس حدیث
میں مقصود و مراد ہیں چپ کر رہے لیکن چونکہ حق زبان پر جاری ہو جاتا ہے لہذا اونکی عبارت اخیر سے
صاف ثابت ہو گیا کہ وہ معنی کہ مقصود شیعہ ہیں اون پر بھی یہ لفظ حدیث دلالت کرتا ہے وہ جو یہ
کہتے ہیں کہ معنی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا
جیسا کہ شیعہ نے لکھا ہے اسواسطے کہ شیعوں کی طرف سے جو عبارت کہ واعظ صاحب نے نقل کی ہے
اوسکے یہ اخیر الفاظ ہیں کہ پس حضرت علی کی خلافت بنص جلی اور حدیث صریح سے ثابت ہوئی پس خود
واعظ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ لفظ مولی خلافت پر دلالت کرتا ہے لیکن چونکہ کثیر المعنی ہے لہذا اسکے
مشترکہ میں سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا لہذا ہمارے
ذمہ صرف یہ بات رہی کہ ہم دلائل و قرائن سے ثابت کریں کہ لفظ مولی کے معنی مشترکہ میں سے اس حدیث غدیر
میں خلافت و امامت حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام مراد ہے اب ہم واعظ صاحب سے کہتے ہیں کہ [illegible]
مقدمات ذیل [illegible] جو ہم اس بات کو ثابت کرنیکے لیے بحمد اللہ بخوبی موجود ہیں لیکن چونکہ آپ ایک مطلب کو مستقل
و مکرر بیان کرتے ہیں لہذا آپکی کل عبارت نقل کرنیکے بعد ہم اپنی ادلہ قاطعہ لکھنا شروع کرینگے تاکہ ہماری تقریر
منتظم [illegible] واللہ المستعان وعلیہ التکلان **قولہ** اور اس حدیث کا اصل واقع جیسا کہ مشکوۃ مطبوعہ
مطبع مجتبائی [illegible] کے صفحہ ۵۶۵ پر منقول ہے اسطرح ہے کہ جب آنحضرت خم غدیر میں تشریف لائے تو حضرت
علی کا ہاتھ پکڑا [illegible] الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی کل مؤمن و
مؤمنۃ رواہ احمد ترجمہ یعنی فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں قریب تر اور محبوب تر ہوں مومنوں کو
[illegible] کہا کہ [illegible] آپ ویسے ہی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یا خدا جو شخص کہ

ہے یعنی اوسکا دوست و محب ہوں پس حضرت علی بھی اوسکا دوست و محب ہیں خداوندا دوست رکھ اوسکو جو دوست
رکھے حضرت علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے حضرت علی کو اسکے بعد حضرت عمر حضرت علی سے ملے اور کہا
مبارک ہو تمہیں اے ابن ابیطالب کہ جیتے ہو خوش تم آپ ہوئے صبح و شام یعنی ہر وقت میں دوست ہر مرد اور عورت
مسلمان کا **اقول** اس عبارت میں واعظ صاحب نے یہہ جتایا ہی ہو کہ مولی کے معنی دوست و محب کے
لکھے ہیں تاکہ عوام سمجھیں کہ حدیث کا یہی مطلب ہے اس سبب سے کہ وہ بیچارے عربی نہیں جانتے و اعتقاد رکہتے
ہیں جیسے ہوا کہ یہہ لفظ کے معنوں میں تنازع تھا اوسکو بعینہ لکھدیتے یعنی اس طرح لکھتے کہ جو شخص کہ میں مولا
ہوں اوسکے پس علی بھی اوسکا مولا ہے تاکہ عوام فریب کھاتی اور دام کید و مکر میں نہ آتی لیکن اس کید کا یہہ ہوا
اون کی یہہ تلبیسات خفایا ان حضرت عمر کا قول جو انہوں نے نقل کیا اوسی سے اونکی تمام مکاری کھل گئی اور معلوم
ہو گیا کہ مولی سے مراد اس حدیث میں فقط دوست نہیں ہی ورنہ عمر صاحب کا کلام مہمل و بے معنی و بیہودہ ہو جاتا
اول اس سبب سے کہ اگر جناب رسول اللہ نے فقط دوستی کرنیکا حکم دیا تھا تو اوسکے ایسا تہنیت
دینا اور مبارکباد دینے کی کیا ضرورت تھی یہہ کونسا ایسا امر عظیم و عجیب تھا ہر مومن آپس میں ایک
دوسرے کا دوست ہی دوسرے حضرت عمر کے قول میں تہنیتا ہی اوسکا ترجمہ واعظ صاحب نے عوام کو فریب دینے کیلئے
جیتے ہو خوش تم لکہا ہے لیکن بموجب مثل مشہور کہ دروغ گو را حافظہ نباشد وہ خود اپنے اسی کید کو بھول گئے
اور اسی مسودہ میں جہاں روضۃ الصفا کی عبارت کمی و بیشی کرکے نقل کی ہے اوسکا ترجمہ یون لکہدیا کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ مبارک باد آپکو اے ابن ابیطالب اور یہہ امر ظاہر ہے کہ مبارکباد ایسی ہی مقدمہ پر کسیکو دیجاتی ہے
کہ وہ کسی مرتبہ عالی پر فائز ہوا ہو پس یہان فقط دوستی کیونکر مراد ہو سکتی ہے جو مومنین کی آپس میں ایک
معمولی بات ہے دوسرے اس سبب سے کہ ہر چند واعظ صاحب نے حضرت عمر کے قول کے معنی صحیح نہین لکھے مگر
تاہم اونہیں کے لکھے ہوئے معنوں سے ہم استدلال کرتے ہیں کہ اسکے کیا معنی کہ آپ ہوئے صبح و شام یعنی ہر وقت
میں دوست ہر مرد و عورت مسلمان کے کیا پہلے دشمن تھے ضرور ہے کہ دن دوست ہوئے علاوہ اسکے کوئی عاقل
اسکو تسلیم کریگا کہ اسقدر اہتمام اور مجمع عام جناب رسولخدا نے فقط اس بات کے فرمانے کے لئے کیا تھا
کہ لوگ علی کو اپنا دوست سمجھیں حالانکہ احکام دین میں سے کسی حکم کی تبلیغ کیلئے معلوم نہین ہوا کہ آپنے یہہ اہتمام

بیح فرمایا ہو پس ظاہر ہو گیا کہ یہ امر اہم سوا ے خلافت اور وصایت کے اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا بہت ہنسی
بیک اور لطیفہ سنیے کہ واعظ صاحب نے شیعون کے اس قول سے کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی سے مراد فقط دوست
اور محب نہین ہے جس بہ انداز کو مین کچھ تعرض کیا ہے بعد مجھکو یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ مین اونکے اقوال کو بیان
نقل کرکے اوسکا جواب لکھدون تاکہ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ واعظ صاحب کو کیا خوب طریقہ استدلال
معلوم ہے۔ **قولہ** یہان شیعون کو ایک اور تخیل پیدا ہو گیا ہے کہتے ہین کہ اہل سنت جو حدیث مذکور مین لے
کے معنی دوست اور محب لکھتے ہین تو ہم اونسے پوچھتے ہین کہ کیا غدیر خم سے پہلے جناب علی جملہ مومنین کے مدد و ہیچے
جو اوسدن مین دوست قرار دیے گئے کیا وہ آگے کسی کے دوست نہین بنتے تھے الخ۔ پس جسپر پوز قول کی جواب
تو بہت ہین مگر عدم گنجایش سے صرف چند فقرات نہایت اختصار سے لکھتا ہون (۱) پارہ لایحب اللہ کے
سورۃ المائدہ مین آیت ذیل کو دیکھو جو اس رسالہ کے صفحہ ۰ کے حاشیہ پر لکھی گئی ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ و
الذین امنوا۔ الایہ یعنی سوا اسکے نہین کہ دوست تمہارا ہے اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یعنی
حضرت علی پھر اب شیعہ بتائین کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے بزعم شیعہ معاذ اللہ حق تعالے اور نبی نے حضرت
علی مومنین کے دشمن تھے یا کیا **اقول** تمام دنیا بھر کے سنیون مین سے جو شخص واعظ صاحب کے جاہل اور نافہم
اور سفیہ نہ ہوگا وہ اس بات کو جانتا ہوگا کہ شیعہ اس آیہ وافی ہدایہ سے جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کی
امامت پر استدلال کرتے ہین اور ولی کے معنی اولی بالتصرف کے سمجھتے ہین جس طرح کہ حدیث غدیر مین بھی
کے معنی ہین اب ہم واعظ صاحب سے پوچھتے ہین کہ آپ نے اس آیت مین ولی کے معنی دوست کے جو لکھے اگر
اہل سنت کی تفاسیر و تراجم کی بنا پر لکھے ہین تو شیعہ اوسی کا جواب مانگینگے اور اگر اپنے زعم ناقص مین شیعون کے
بیان سے لکھے ہین تو آپ کو چاہیے تھا کہ پہلے اونکے یہان کی کتب معتبرہ سے اس بات کو ثابت کرتے کہ اس
آیت مین ولی سے مراد دوست ہی ہے بعد اوسکے یہ جواب پیش دیتے اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ اس آیت مین اگر
ولی کے معنی دوست کے لیے جائین تو ہرگز صحیح و درست نہین ہو سکتی پس جب شیعون کی کتابون سے اس بات کا
ثابت ہونا غیر ممکن ہے کہ اس آیہ کریمہ مین لفظ ولی بمعنی دوست معین ہے تو آپ کا یہ جواب بالکل لچر اور لچر
[illegible] ہے کہ واعظ صاحب بھی ایسے جاہل نہین ہین کہ اسکو نہ سمجھتے ہون بلکہ

تجاہل کرتے ہیں اور عوام کو فریب دینے کے لیے ولی کے معنی دوست کے لکھدیے ہیں اور باقی پر بحث حدیث
پر جو واعظ صاحب کا حاشیہ ہے اوسکے جواب میں لکھا جاویگا فانتظرہ **قولہ (۲)** حق سبحانہ وتعالی پارۂ اکیس
ما اوحی کی سورۂ احزاب میں فرماتا ہے. النبی اولی بالمومنین من انفسہم الآیہ تفسیر رؤفی مطبوعہ بمبئی کی جلد ۲ میں
صفحہ ۲۸۵ پر اس آیت کا ترجمہ یون لکھا ہے کہ پیغمبر بہت شفقت والا ہے مسلمانون پر جانون اونکے سے
سب کامون میں پس ہم شیعہ سے مستفسر ہیں کہ اس آیت کے معنی جناب سید المرسلین مسلمانون پر تہا اور نہی کر نیوالے
تھے پایا استغفر اللہ **اقول** یہ جواب پہلے جواب سے بھی زیادہ عجیب ہے کہ لفظ اولی جو اس آیۂ کریمہ میں ہے وہی
حدیث غدیر میں بھی ہے بلکہ اسی آیت کی بنا پر جناب رسول خدا نے مسلمانون سے خطاب کرکے فرمایا
کہ الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم جیسا کہ واعظ صاحب نے ص ۹ کی سطر ۱ میں حدیث غدیر کے شروع
میں لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ شیعہ اولی کے معنی اولی بالتصرف کے سمجھتے ہیں اور مراد اس سے یہی ہے کہ جو خود شاہ
عبد القادر صاحب موضح القرآن نے اس آیت کی ذیل تفسیر میں لکھی ہے **ف** نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان و مال
میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا اپنی جان و ہکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے
انتہی الفضل ما شہدت بہ الاعداء دیکھو سنیو شیعہ اسطرح اپنے مذہب حق کو تمہاری معتبر کتابون سے ثابت
کرتے ہیں کہ جو اولی کے معنی وہ خود لیتے تھے وہی شاہ عبد القادر صاحب کے کلام سے بخوبی ثابت ہوگئی اور یہ
تفسیر موضح القرآن تمام ہندوستان میں مشہور و متداول ہے اور کوئی قرآن مترجم سنیون کے یہان اس
زمانے میں نہیں چھپتا ہے کہ جسپر یہ تفسیر نہ چڑھائی جاتی ہو مگر شاذ و نادر اور تمام ہندوستان کے سنی اسپر ایمان
لاتے ہیں اور کوئی اس تفسیر کے ایک حرف کا انکار نہیں کرسکتا پس جو معنی ولی کے اس آیت میں ہین کوئی
وجہ نہیں ہے کہ وہی معنی حدیث غدیر میں نہون اور جو معنی کہ اولی کے ہونگے وہی معنی خواہ مخواہ مولی کی
بھی ہونگے ورنہ جناب رسول خدا حدیث کی تمہید میں اس لفظ کو نہ لاتے اور اس آیت کی طرف اشارہ
نفرماتے پس جب ثابت ہوگیا کہ مولی اس حدیث میں بمعنی اولی بالتصرف ہے جیسے کہ اولی ابتداے حدیث
و آیۂ متنازعہ میں ہے تو امامت جناب امیر علیہ السلام کی بھی بالمبلغ وجوہ ثابت ہوگئی اس سبب سے
کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسکا میں مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس جسطرح کہ جناب

ودرآخر ایام حیات خویش از شیب وضعف مشاہدہ فرمود وقرار داد وصی وولیعہد خویش گرداشید

دوازدہم حضرت اسحق نے حضرت یعقوب کو اپنا وصی وخلیفہ کیا، وہ حق وصایت کی بابت ہونے

عجیب وغریب قصہ اپنی کتب تواریخ میں درج کیا ہے اور ... ہیں۔ وضہ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد

ص ۵۴ سے نقل کرتا ہون آنکہ عیص را دوست میداشت ودرقفا یعقوب را ... ودر کبرسن ایام زندہ

رمد مبتلا شدہ دیدہ ظاہرش از ملاحظہ مبصرات عاطل ماند ودرخلال این احوال روزے اسحاق با فرزند

خود عیص کہ شکار دوست میداشت گفت مرا گوشت صید آرزو ست وضعیف آنکہ شکار میسر بدست آری

وبریان کردہ بمن رسانی تا دعا گویم کہ بارالٰہا در بارۂ تو یمن وبرکت ارزانی دارد وعیص تیر وکمان برداشتہ

بجانب کوہ وصحرا استشتافت ودر قفا صورت حال را معلوم فرمودہ نبابر وفور محبتے کہ با یعقوب

داشت بروفور با او گفت کہ ای فرزند اسحاق با برادر تو عیص چنین وچنان گفت اکنون باید کہ ہمین لحظہ

بزغالہ کہ جیندگاہ است کہ آن را پروردہ کشتہ وبریان کردہ پیش اسحاق بری وچون اعضاے

عیص بغایت پرموے بود درقفا اشارت کردہ کہ یعقوب پوست بزغالہ را بر ساعد کشد ودرحین تکلم با پدر

آواز خود را تغییر دادہ درسخن گفتن تقلید عیص نماید ویعقوب بفرمودۂ مادر مہربان عمل نمودہ بزغالہ بریان را

پیش اسحاق برد واسحاق یعقوب را پیش خود طلبیدہ دست بر ساعد او نہاد وچون با یعقوب درسخن

آمدہ او نیز تکلم فرمود اسحاق گفت عجب حالتے ست کہ ساعد عیص مساس میکنم ونغمہ یعقوب می شنوم

انگاہ اسحاق بریان را خوردہ موافق مزاج شریف او افتادہ فرمود کہ بارک اللّٰہ فی ولدک وجعل فیہم النبوۃ

والکتاب ارباب تاریخ آوردہ اند کہ ہفتاد ہزار کس از ذریۂ یعقوب بمرتبہ شریف نبوت فائز شدند

وچون عیص از شکار مراجعت نمود واز گوشت نخچیر طعامے ترتیب دادہ پیش پدر برد وگفت آنچہ از من

طلبیدہ آوردہ ام اسحق دانست کہ دران باب حیلہ واقع شدہ انتہی یہ بندہ ضعیف وتحیف کہتا ہے

کہ سنیون نے بہت سے جھوٹے قصے انبیا علیہم السلام کی نسبت اپنی کتابون مین درج کیے ہین از انجملہ

ایک یہ بھی ہے اور کچھ روضۃ الصفا پہ موقوف نہین ہے بلکہ ان حضرات کی اکثر کتب تواریخ وغیرہ

مین یہ قصہ مندرج ہے افسوس کہ یہ لوگ اسقدر نہین سمجھتے ہین کہ اس مین انبیا کی طرف کید ومکر کی نسبت

ہوتی ہے کون مسلم و دنیا اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ جو حق عیص کا تھا وہ حضرت یعقوب نے فریب و مکر کر کے
خود لے لیا اور کچھ حضرت یعقوب اور حضرت اسحاق پر موقوف نہین ہے بلکہ جناب باری تعالی عز اسمہ
کی طرف نسبت جہل کی ہوتی ہے اس سبب سے کہ بفرض محال اگر سنیون کے مذہب کی بنا پر حضرت اسحق حضرت
یعقوب اور اونکی والدہ کے دھوکے مین آگئے تو کیا باری حق سبحانہ وتعالے کو کیونکر مغالطہ ہوا وہ تو عالم الغیب
ہے ہر شخص کے دلکے حال کو جانتا ہے وہ تو اس بات کو جانتا تھا کہ حضرت اسحاق عیص کے باب مین
دعا فرماتے ہین پھر یہ دعا اوسنے حضرت یعقوب کے حق مین کیونکر قبول فرمائی تعالی اللہ عما یصفون
اور سبب اہل سنت وجماعت کے ان اکاذیب کا یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ سفینہ اہلبیت سے متخلف اور اونکے
ساتھ تمسک کرنے سے منحرف ہین لہذا اس طرح کے قصہ ہاے باطلہ کتب یہود ونصارے سے ان لوگون
نے اخذ کرکے اپنی کتابون مین جمع کیے ہین اور چونکہ عصمت انبیا علیہم السلام کے قائل نہین ہین لہذا ایسے
افترا اور بہتان سے پرہیز نہین کرتے اور مطلق نہین ڈرتے اور کتاب خدا کی طرف بھی تامل و امعان نظر
نہین کرتے نام کو حافظ بنتے ہین کمثل الحمار یحمل اسفارا ورنہ خود قرآن مجید و فرقان حمید اس قصہ باطلہ کا مکذب
ہے چنانچہ کئی جگہ اوسمین ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے حضرت اسحاق کے ساتھ حضرت یعقوب کی بشارت
بھی حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو دی تھی چنانچہ سورہ ہود مین ہے وامراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناہا
باسحق ومن وراء اسحق یعقوب یعنی اور زوجہ حضرت ابراہیم کی (یعنی حضرت سارہ) کھڑی ہوئی تھی
اور ہنسی (قوم لوط کی عذاب کا حال سنکے) پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ اسحاق کے اور بعد اسحاق کے
ساتھ یعقوب کے انتہی ونیز سورہ انبیا مین ہے ووہبنا لہ اسحق ویعقوب نافلۃ یعنی اور عطا کیا ہمنے اوس
ابراہیم کو اسحاق اور عطا کیا ہمنے اوسکو یعقوب زیادہ (یعنی آرزو بیٹے کی تھی حق سبحانہ وتعالی نے اوسکو
ساتھ پوتا بھی عطا کیا) انتہی ونیز سورہ ابراہیم مین ہے ووہبنا لہ اسحق ویعقوب یعنی عطا کیے ہمنے
اوسی ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب انتہی ونیز سورہ مریم مین بھی اسیطرح ہے ونیز سورہ عنکبوت مین بھی اسیطرح ہے
پس ان آیات سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت ابراہیم کو معلوم تھا کہ میرے یہان اسحاق اور اسحاق کے یہان
یعقوب پیدا ہونگے اور یہ دونون پیغمبر ہونگے اس سبب سے کہ عیص کا ذکر کہین قرآن مین نہین ہے حالانکہ وہ بڑے

بیٹی حضرت اسحاق کے تھے یعنی حضرت یعقوب سے پہلے پیدا ہوئے تھے پس حق سبحانہ تعالی نے حضرت
اسحاق کے ساتھ بعد عقد حضرت یعقوب کی بشارت حضرت ابراہیم کو دی تو وجہ تخصیص سوای نبوت کے اور کیا
ہے پس جب حضرت ابراہیم کو معلوم تھا تو ممکن نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت اسحاق کو نہ بتلایا ہو پس جب
حضرت اسحق جانتے تھے کہ یعقوب کو شرف نبوت حاصل ہوگا اور عیص اوس سے محروم رہینگے تو پھر
کیونکر عیص کو زیادہ چاہتے تھے اور حضرت یعقوب کو چھوڑکے عیص کیواسطے دعا کرنیکا ارادہ کیا
سنیون کے نزدیک گویا نبی [illegible] زیادہ دانا آپ سے اعلم تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
سیزدہم حضرت یعقوب نے اپنے صاحبزادے حضرت یوسف کو اپنا خلیفہ و وصی کیا چنانچہ روضۃ الصفا
مذکور کے ص ۹۰ میں ہے چون یعقوب [illegible] دانست کہ از دست عزرائیل را ہیچ فرار و مجال نیست بتصوریہ فرزندان
خود را خواندہ شرائط وصیت بجا آوردہ یوسف را وصی و ولیعہد خود گردانید **چہاردہم** حضرت ایوب صابر
نے اپنے صاحبزادے حومل کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر کے ص ۹۳ میں ہے وکان
عمر ایوب کان ثلاثا و تسعین سنۃ و اوصی عند موتہ الی ابنہ حومل یعنی عمر حضرت ایوب کی ۹۳ برس
برس کی ہوئی اور اپنے وفات کے وقت اپنے صاحبزادے حومل کو اپنا وصی کیا اور نیز روضۃ الصفا مطبوعہ
مطبع نولکشور کے صفحہ ۹۳ میں حضرت ایوب کے ذکر میں لکھا ہے در اواخر ایام حیات و قریب وقت حومل را
کہ ارشد اولاد او بود وصی و ولیعہد خود گردانید مہمات تجہیز و تکفین را بعہدہ او مفوض فرمود **پانزدہم**
حضرت موسی نے حضرت ہارون اپنے بھائی کو خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور بعد حضرت ہارون کے اونکی اولاد میں
امامت و خلافت قائم کردی چونکہ حضرت موسی میں اور ہمارے رسول خدا میں اور حضرت ہارون میں اور جناب
علی مرتضی علیہ السلام میں مشابہت تامہ ہے اور اس خلافت و وصایت کی بھی بقدر تفصیل کی ضرورت
ہے لہذا میں اسکو انشاء اللہ العزیز علیحدہ اسکی خاص بحث میں بیان کرونگا **شانزدہم** چونکہ حضرت ہارون کا انتقال
سامنے حضرت موسی کے ہوگیا لہذا حضرت موسی نے حضرت یوشع ابن نون اپنے عزیز کو قریب وفات
اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا جلد اول مطبوع نولکشور کے صفحہ ۱۰۸ میں
ہے کہ در روز ہفتم از قوم را احضار کردہ مجلس عظیم ساخت و یوشع را خلیفہ و وصی گردانید

وبنی اسرائیل را بعد از خود بالیضبان حفظ الٰہی بوے سپرد و بتدبیر در رعایت مہمات ایشان وصیت کرد سبلا
رابطاء محبت و نقباء ادحجبت گرفته فرمود که امروز هفتم ماه اذر است و سن من از صد و بست سال رسیده
و زمان رحلت نزدیک شده اکنون بنده از بندگان خدای که بخلوص نیت از شما متمنی است بہ شما خلیفه
اتم و خداوند تعالی و فرشتگان زمین و آسمان را برین معنی گواه گرفتم باید که در وصیت من
تقصیر روا ندارید و نکنید منقد بہم حضرت یوشع نے حضرت کالب بن یوفنا کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کیا
چنانچہ کتاب روضۃ الصفا مذکور کے ص ۹۰ میں ہے و چون یوشع بنابر استیلاے مرض بحرب نتوانست
رفت بر مرتدان دعاے عقوبت کرد و کالوب بن یوفنا را طلب داشته خلافت داد و او را وصی و ولیعہد
گردانیده از جہان رحلت کرد و نیز تاریخ کامل مذکور کے ص ۷۰ میں ہے ثم توفاه اللہ فاستخلف علی بنی اسرائیل
کالب بن یوفنا و کان عمر یوشع مائة و ستا و عشرین سنة یعنی پھر وفات دی اللہ نے یوشع کو پس خلیفہ کیا اوپر
بنی اسرائیل پر کالب بن یوفنا کو اور حضرت یوشع کی عمر ایک سو چھبیس برس کی تھی بجد ہم حضرت کالب
بن یوفنا نے اپنے صاحبزادے یوساموس کو اپنا خلیفہ و وصی کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے ص ۹۰
میں ہے و کالوب بمراسم اہمال موت و ریاست اشتغال نمود تا زمانے که وقت مفارقت از دنیا
نزدیک آمد و چون امارات ارتحال مشاہدہ فرمود یوساموس پسر خود را خلافت داده و ودیعت حیات مستعار
بحق سپرده گوہر زندگانی تسلیم قابض ارواح نمود و نیز ہم حضرت الیاس نے حضرت الیسع کو اپنا وصی
خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے ص ۱۰۰ میں ہے که در مقارب آن اوقات با الیسع بکوه رفت و در آنجا
اسپے با آلات رکوب مجموع از آتش حراق ظاہر شد و الیاس پاے در رکاب آورده الیسع را بکونت خود
وصیت کرد و جبہ صوف خود در وے پوشانیده ہمان لحظه شہوات نفسانی از آن حضرت قطع گشت
بتعلق و با عراض جسمانی فانی شد و حضرت الٰہی الیاس را در قباب غیرت از نظر خلق محجوب گردانید بستم
حضرت الیسع نے حضرت ذوالکفل کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے صفحہ ۱۰۱ میں حضرت
الیسع کے حالات میں لکھا ہے چون ہنگام آن گاہ ہے بنی اسرائیل متابعت وے بجا می آوردند ہنگام مخالفت خود
تا طریقہ نافرمانی ازین جمعیت مول ای بود و آخر الامر از حضرت عزت مناجات کرده مراجعت رفیق اعلی و مصاحبت

سفیر انبیا سلف نمود بعد از تیقن اجابت ذی الکفل مطلب فرموده خلافت داود و روح نازمین بحضرت
رب العالمین فرستاد انتہی و یکم حضرت داود نے اپنے صاحبزادے حضرت سلیمان کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا
اور اسپر خود کلام الہی شاہد ہے کہ ورث سلیمان داود پس کچہ ضرورت کسی کتاب سے سند لانے کی نہین ہے بست و دو
حضرت عیسی نے حضرت شمعون کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کی ص ۱۳۰ مین لکہا ہے و از جملہ
وصایا عیسی یکی آن بود کہ خدای تعالے مرا امر فرمودہ است کہ شمعون را بر شما خلیفہ گردانم و حواریان خلافت
وی را قبول کردند انتہی مین نے یہان فقط دو تین کتابون پر بخوف طوالت اکتفا کی ہے ورنہ کتب احادیث
و تواریخ و سیر متعددہ کثیرہ اہلسنت و جماعت سے یہ امر ثابت ہے کہ انبیاء و مرسلین کا ہمیشہ سے یہی دستور و
طریقہ رہا ہے کہ اپنی زندگی ہی مین اپنا خلیفہ و ولی عہد مقرر فرما جاتے تھے تاکہ امت اونکے بعد گمراہی مین مبتلا
نہو حالانکہ وہ حضرات جانتے تھے کہ ہمارے بعد کوئی دوسرا نبی مبعوث ہوگا پس کیونکر سنیون کی بردستی
سے یہ بات تسلیم کر لیا جا کہ جناب سید المرسلین و خاتم النبیین نے خلاف طریقہ انبیای سلف اپنا کوئی وصی و
خلیفہ مقرر نہین فرمایا حالانکہ حق سبحانہ تعالی آپ سے خطاب کرکے فرماتا ہے قل ما کنت بدعا من الرسل یعنی
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ مین کچہ نیا رسولون مین سے نہین ہون انتہی اے حضرات اہلسنت و جماعت ہمکو
نہایت تعجب ہوتا ہے کہ تم کیونکر اس بات کے قائل ہو کہ رحمۃ للعالمین نے اپنا کوئی خلیفہ و جانشین اپنی
حیات مین مقرر نہین فرمایا کہ حافظ و حامی شریعت و مانع بدعت و رافع نزاع و اختلاف امت ہوا اور اپنی
رافت و رحمت کو اس امت پر سے اوٹہا لیا اور کچہ ترحم نفرمایا اور اپنے بعد اونکو ضلالت و گمراہی مین چہوڑ گئے باوجود
اسکے کہ جانتے تھے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہوگا حاشا و کلا ہرگز کوئی منصف مزاج اسکو
قبول نکریگا ذرا تم بنظر غور و انصاف ملاحظہ تو کرو کہ حق سبحانہ تعالی اپنے حبیب کے بارے مین کیا فرماتا ہے
اور کسطرح اوسکی محبت و شفقت و رافت و رحمت سے سب مسلمانون کو آگاہ کرتا ہے لقد جاءکم رسول من
انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف
رحیم ترجمہ البتہ بتحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول تمہین مین سے
دشوار ہے اوسپر رنج تمہارا حریص ہے تمہاری ہدایت پر مومنون کے واسطے شفقت

کرنیوالا ہی مہربان ہی انتہی اب مین حضرت ہارون کی امامت وخلافت ووصایت کو بیان کرتا ہون جسکا
مینے وعدہ کیا تھا کتاب روضۃ الصفا جلد اول مطبع نولکشور کی ص ۸۰ مین ہی وچون صباح روز ہشتم که غرہ
نیسان بود طالع شد حضرت موسی ہارون را طلب کرده امامت وخلافت خود را بدو تفویض فرمود واشتغال
بالجسد ووصایت در نسل او بطنا بعد بطن مقرر گردانیده وانارت قنادیل وتجبیر بخور وتولیت قربان وآنچه بسته
بعضی جهت اصحاب مناصب وغیر ذالک برای او مفوض ساخت وتمامت بنی اسرائیل را برین معنی گواه گرفته
مخالفت او واولاد او نفس را بر ایشان حرام کرده خون کسانی که خلاف ہارون وفرزندان او نمایند مباح کرد
وبعد از آنکه قربانی نمودند آتشی از آسمان فرود آمده همه را بخور وبیهود این روز را تعظیم کنند وفضائل بسیار
گویند چہار روز ہشتم است که ابتدای خلقت عالم درین روز بوده واول ہفته وغره ماه اول سال است و
اول روزیست که مردم اجتماع نموده بزیارت بیت المقدس آمدند واول روزیست که جهت ولایت
وخلافت ہارون قربانی کردند وآتش فرود آمده بر همه قربانی ها احاطه کرد انتہی موضع الحاجۃ بعینہ
شریف اول کتاب مین مشابہت جناب سید المرسلین کی حضرت موسے کی ساتھہ اور مشابہت حضرت ہارون کی
کی حضرت علی بن ابیطالب کی ساتھہ بتفصیل مناسب لکھہ چکا ہی اور یہہ حدیث شریف بھی نقل کی ہی کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنی ای علی تو مجھسے بمنزلہ
ہارون کی ہی موسے سے مگر یہہ کہ میرے بعد کوی نبی نہین انتہی اور یہہ حدیث اسقدر مشہور و
معروف ہے کہ کوی شخص اہلسنت وجماعت مین سے انکار نہین کرسکتا اور انکی کتب صحاح
مین مذکور ہے اور اس حدیث کے بیان مین ایک جلد ضخیم کتاب مستطاب عبقات الانوار کی
مطبوع ومشتہر ہو چکی ہے کہ اوسکے نو سو پچہتر صفحے ہین اور یہان اس عبارت روضۃ الصفا
سے علاوہ امامت وخلافت حضرت ہارون کی یہہ امر بھی ثابت ہوا کہ خلافت وامامت اونکی نسل
مین بطنا بعد بطن مقرر ہوئی جیسا کہ بنا بر مذہب حقہ جناب امیر کی اولاد مین مقرر ہوی اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ جس دن حضرت موسے نے ہارون کو خلیفہ کیا وہ اول سال تھا اور اوسیکو نوروز کہتی ہین اور احادیث صحیحہ
سے ثابت ہی کہ جس دن جناب رسولخدا نے جناب امیر علیہ السلام کو غدیر خم مین اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمایا وہ بحساب

قمری اٹھارویں تاریخ ذوالحجہ کی تھی اور حساب سال شمسی روز نوروز تھا چونکہ میں نے اس مبحث میں اکثر عبارتیں
روضۃ الصفا سے نقل کی ہیں لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اوسکی توثیق بھی کر دوں پس واضح ہو کہ شاہ عبدالعزیز
صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں بموقع نقل قصہ تجہیز جیش اسامہ بن زید فرمایا ہے اور کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور
کے صفحہ ۱۴۲ میں یہ عبارت موجود ہے این قصہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر ملا معین و دیگر
تواریخ معتبرہ شیعہ و سنی موجود است اور خود واعظ صاحب نے اسی کتاب مجمع الاوصاف کے ص ۱۲۹ و ۱۳۳
میں لکھا ہے کہ تاریخ روضۃ الصفا مسلمہ فریقین ہے میں کہتا ہوں کہ شیعوں کے نزدیک اس کتاب کا
معتبر و مسلم ہونا یہ تو شاہ صاحب اور انکے مرید واعظ صاحب کا افتراے محض و دروغ بےفروغ ہے اس سبب سے
کہ صاحب روضۃ الصفا سنی المذہب ہیں اور شیعہ سنیوں کی تصانیف کو کب معتبر و مسلم سمجھتے ہیں لیکن سنیونکے
اس کتاب کو معتبر سمجھا اور جو کچھ اوسمیں ہے اوسکا تسلیم کرنا بشہادت پیر و مرید لازم ہو گیا کہ خواہ مخواہ بنا بر
انکے مذہب کے یہ دونوں گواہ عادل ہیں اور ہمکو اب زیادہ توثیق کی ضرورت باقی نہیں اب ہم بعون اللہ تعالی
و حسن توفیقہ شروع کرتے ہیں بیان امامت و خلافت امیرالمومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی
ابن ابیطالب میں واضح ہو کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین ابتداے بعثت و نبوت سے ہر ہر موقع و مقام پر
کنایۃ و صراحۃ جناب امیر کی خلافت و امامت کو اکثر بیان فرمایا کرتے تھے اور مسلمانوں کو اس امر سے
آگاہ کیا کرتے تھے و نیز اقوال کے سوا آپکے افعال بھی اس امر پر شاہد تھے اور آیات متعددہ بھی اس
باب میں نازل ہوئے جیسا کہ شیعوں کی کتابوں سے یہ سب باتیں بخوبی ثابت ہیں لیکن جب آپ
حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور مقام غدیر خم میں پہنچے تو وہاں آپکو حکم خداے عزوجل موافق طریقہ
دنیا سے رحلت اپنا خلیفہ و جانشین واضح طور پر تمام عالم میں مقرر فرمایا اور کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہیں رکھا
اور ایک خطبہ فصیح و بلیغ دلنشین و موثر ارشاد فرمایا جو اس باب میں ائمہ معصومین علیہم السلام سے کتب شیعہ امامیہ
کثرہم اللہ فی البریہ میں بتعدد اسناد و احادیث ماثورہ منقول ہیں کہ اگر وہ سب لکھی جائیں تو ایک کتاب ضخیم ہو جائے
اور میں یہاں ایک روایت کی نقل پر مع ترجمہ اکتفا کرتا ہوں کہ جو حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے اوس
خطبہ مبارکہ کو جو جناب رسالتمآب نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا ہے اوس میں

مستند ہے اور اس نقل کی چند وجوہ ہیں **وجہ اول** یہ ہے کہ علمائے شیعہ کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے
کہ مخالفین کے مقابلے میں انھیں کی کتابوں سے اپنے مذہب اور مطلب کو ثابت کرتے ہیں چنانچہ میں نے
بھی اس کتاب میں اسی بات کا التزام کیا ہے اور ادب مناظرہ بھی یہی ہے اور علمائے اہلسنت وجماعت
کا بسبب تعصب و بیچارگی کے یہ طریقہ ہے کہ اپنی ہی کتابوں کی حدیثیں اور روایتیں شیعوں کے مقابلے میں نقل
کرتے ہیں جیسا کہ مصنف صاحب نے بھی اس رسالہ مجمع الاوصاف میں کیا ہے پس عوام بلکہ متوسطین شیعہ
جو کتب مناظرہ کو ملاحظہ کرتے ہیں تو اکثر بیان کی روایات واحادیث پر کہ جو عربی زبان میں ہیں مطلع نہیں
ہوتے لہذا میں نے چاہا کہ اوس خطبہ مبارکہ کے مضمون ہدایت مشحون سے وہ لوگ بھی مطلع ہو جائیں اور
حضرات سنیہ بھی جس طرح اپنے یہاں کی احادیث و روایات کو دیکھتے ہیں اسی طرح ہمارے یہاں کی بھی بعض احادیث
کو اس باب میں ملاحظہ کریں ہرچند کہ اردو زبان ہے جو نہایت مختصر و غیر فصیح زبان ہے ایسے کلام فصیح و بلیغ
اور بہت و جامع کا کہ جو منقول ہے مہبط وحی و معدن رسالت سے اس طور پر ترجمہ کرنا کہ مفہوم و مراد کلام بعینہ
ناظر کے فہم میں آجاوے قوت بشری سے خارج ہے لیکن حتی الامکان میں نے اس امر کی بہت رعایت
کی ہے وما کلف الله نفسا الا وسعها **وجہ دوم** یہ ہے کہ یہ خطبہ مبارکہ چونکہ کلام معجز نظام مخبر صادق ہے
لہذا بسبب فصاحت و بلاغت کے خود اپنی حقیقت پر دلیل بین و روشن ہے لہذا ممکن ہے کہ کوئی
راہ گم کردہ اسکے مطالعہ و ملاحظہ سے ہدایت پاوے اور راہ راست پر آجاوے اس سبب سے کہ کلام حق میں
تاثیر ہوتا ہے چنانچہ کفار مکہ اگرچہ حقیقت قرآن کے منکر تھے لیکن اکثر اونمیں سے اوسکی فصاحت و
بلاغت کے سبب سے ایمان لائے **وجہ سوم** یہ ہے کہ اس روایت صحیحہ اور خطبہ بلیغہ جامعہ کے اکثر اجزا
کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت میں موجود ہیں لہذا میں نے چاہا کہ پہلے اسکو اپنی کتابوں سے لکھوں
اور پھر اسکے اجزا کو سنیوں کی کتابوں سے ثابت کروں تاکہ اتمام حجت باتم وجوہ و اکمل طرق ہوگا
ہرچند کہ اکثر کتب شیعہ میں یہ روایت مع خطبہ موجود ہے مگر میں بیان کتاب احتجاج علامہ طبرسی
مطبوعہ طہران کے صفحہ ۳۰ سے نقل کرتا ہوں حدثنی السید العالم العابد ابو جعفر مهدی ابن ابی حرب
الحسینی رضی الله عنه قال اخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن الشیخ السعید ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی الله عنه

قال اخبرني الشيخ السعيد الوالد ابو جعفر قدس الله روحه قال اخبرني جماعة عن ابي محمد هارون بن موسى
التلعكبري قال اخبرنا ابو علي محمد بن همام قال اخبرنا علي السوري قال اخبرنا ابو محمد العلوي من ولد الافطس
وكان من عباد الله الصالحين قال حدثنا محمد بن موسى الهمداني قال حدثنا محمد بن خالد الطيالسي قال
حدثنا سيف بن عميرة وصالح بن عقبة جميعا عن قيس بن سمعان عن علقمة بن محمد الحضرمي عن ابي جعفر
محمد بن علي عليهما السلام انه قال حج رسول الله صلى الله عليه واله من المدينة وقد بلغ جميع الشرائع
قومه غير الحج والولاية فاتاه جبرئيل عليه السلام فقال يا محمد ان الله جل اسمه يقرئك السلام ويقول لك
اني لم اقبض نبيا من انبيائي ولا رسولا من رسلي الا بعد اكمال ديني وتأكيد حجتي وقد بقي عليك من ذلك
فريضتان مما تحتاج ان تبلغهما قومك فريضة الحج وفريضة الولاية والخلافة من بعدك فاني لم اخل ارضي
من حجة ولن اخليها ابدا فان الله جل ثناؤه يأمرك ان تبلغ قومك الحج وتحج ويحج معك من استطاع اليه سبيلا
من اهل الحضر والاطراف والاعراب وتعلمهم من معالم حجهم مثل ما علمتهم من صلاتهم وزكاتهم وصيامهم
وتوقفهم من ذلك على مثال الذي اوقفتهم عليه من جميع ما بلغتهم من الشرائع فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه
واله في الناس الا ان رسول الله يريد الحج وان يعلمكم من ذلك مثل الذي علمكم من شرائع دينكم ويوقفكم من
ذلك على ما اوقفكم عليه من غيره فخرج وخرج معه الناس واصغوا اليه لينظروا ما يصنع فيصنعوا مثله فحج بهم
وبلغ من حج مع رسول الله صلى الله عليه وآله من اهل المدينة واهل الاطراف والاعراب سبعين الف انسان
او يزيدون على نحو عدد اصحاب موسى السبعين الف الذين اخذ عليهم بيعة هارون فنكثوا واتبعوا العجل
والسامري وكذلك اخذ رسول الله صلى الله عليه وآله البيعة لعلي بالخلافة على عدد اصحاب موسى
فنكثوا واتبعوا العجل والسامري سنة بسنة ومثلا بمثل واتصلت التلبية ما بين مكة والمدينة فلما وقف بالموقف
اتاه جبرئيل عن الله عز وجل فقال يا محمد ان الله عز وجل يقرئك السلام ويقول لك انه قد دنى
اجلك ومدتك وانا مستقدمك على ما لا بد منه ولا عنه محيص فاعهد عهدك وتقدم وصيتك
واعمد الى ما عندك من العلم وميراث علوم الانبياء من قبلك والسلاح والتابوت وجميع
ما عندك من آيات الانبياء فسلمها الى وصيك وخليفتك من بعدك حجتي البالغة على خلقي علي

بن ابیطالب فاقم للناس علما و جدد عهدی و میثاقی و بیعتی و ذکرهم ما اخذت علیهم من بیعتی و میثاقی الذی واثقتهم
به و عهدی الذی عهدت الیهم من ولایة ولی و مولاهم و مولی کل مومن و مومنة علی بن ابیطالب فانی لم
اقبض نبیا من الانبیاء الا من بعد اکمال حجتی و دینی و اتمام نعمتی بولایة اولیائی و معاداة اعدائی و ذلک
کمال توحیدی و دینی و اتمام نعمتی علی خلقی باتباع ولیی و طاعته و ذلک انی لا اترک ارضی بغیر ولی
ولا قیم لیکون حجة لی علی خلقی فالیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی بولی مولی کل مومن و مومنة
علی عبدی و وصی نبیی والخلیفة من بعده و حجتی البالغة علی خلقی مقرون طاعته بطاعة محمد نبیی و
مقرون طاعته مع طاعة محمد بطاعتی من اطاعه فقد اطاعنی و من عصاه فقد عصانی جعلته علما بینی
و بین خلقی مقرون طاعته بطاعة محمد من عرفه کان مومنا و من انکره کان کافرا و من اشرک بیعته
کان مشرکا و من لقینی بولایته دخل الجنة و من لقینی بعداوته دخل النار فاقم یا محمد علیا علما و خذ علیهم الب
و جدد عهدی و میثاقی لهم الذی واثقتهم علیه فانی قابضک الی و مستقدمک علی فخشی رسول الله صلی الله
علیه و آله من قومه و اهل النفاق و الشقاق ان یتفرقوا و یرجعوا جاهلیة لما عرف من عداوتهم و لما ینطوی
علیه انفسهم لعلی من العداوة و البغضاء و سأل جبرئیل علیه السلام ان یسأل ربه العصمة من الناس و انتظر
ان یاتیه جبرئیل بالعصمة من الناس من الله جل اسمه فاخر ذلک الی ان بلغ مسجد الخیف فاتاه جبرئیل علیه السلام
فی مسجد الخیف فامره بان یعهد عهده و یقیم علیا علما للناس و لم یاته بالعصمة من الله جل جلاله بالذی
اراد حتی بلغ کراع الغمیم بین مکة و المدینة فاتاه جبرئیل و امره بالذی اتاه فیه من قبل الله و لم یاته بالعصمة
فقال یا جبرئیل انی اخشی قومی ان یکذبونی و لم یقبلوا قولی فی علی فرحل فلما بلغ غدیر خم قبل الجحفة
بثلثة امیال اتاه جبرئیل علیه السلام علی خمس ساعات مضت من النهار بالزجر و الانتهار و العصمة من الناس
فقال یا محمد ان الله عز و جل یقرئک السلام و یقول لک یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی
و ان لم تفعل فما بلغت رسالته و الله یعصمک من الناس و کان اوائلهم قرب الجحفة فامره بان یرد من تقدم منهم و
یحبس من تاخر عنهم فی ذلک المکان لیقیم علیا للناس و یبلغهم ما انزل الله تعالی فی علی و اخبره بان الله عز و جل قد عصمه
من الناس فامر رسول الله صلی الله علیه و آله عندما جاءته العصمة منادیا ینادی فی الناس بالصلوة جامعة و یرد من تقدم منهم و یحبس من تاخر

عن یمین الطریق الی جنب مسجد الغدیر امرہ بذلک جبرئیل علیہ السلام عن اللہ عز وجل وکان فی الموضع
سلمات فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان یقم ما تحتہن وینصب لہ حجارۃ کہیئۃ المنبر لیشرف علی
الناس فتراجع الناس واحتبس اواخرہم فی ذلک المکان لا یزالون فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ فوق تلک الاحجار ثم حمد اللہ تعالی واثنی علیہ فقال ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے باسناد
مذکورہ متن منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حج کا مدینہ سے ایسی حالت مین
کہ پہونچا چکے تھے آپ کل احکام اپنی قوم کو سوا حج کے اور ولایت کے پس آئے آپکے پاس جبرئیل اور کہا
کہ ای محمد تحقیق اللہ جل اسمہ آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ مین نے کسی نبی کی روح قبض نہین کی اپنے
انبیا مین سے اور نہ کسی رسول کی اپنے رسولون مین سے مگر بعد کامل کرنے اپنے دین کے اور مستحکم کرنے
اپنی حجت کے اور تحقیق باقی رہگئی ہین تیرے اوپر اس دین مین سے دو فریضے اس قبیل سے کہ ضرورت ہے
اس بات کی کہ پہونچا دے تو وہ دونون اپنی قوم کو ایک فریضہ حج کا ہے اور ایک فریضہ ولایت وخلافت
کا ہے تیرے بعد اس سبب سے کہ مین نے اپنی زمین کو کبھی خالی نہین رکھا حجت سے اور ہرگز خالی نہ رکھونگا اسکو
قیامت تک پس تحقیق اللہ جل ثناءہ حکم کرتا ہے آپکو اس بات کا کہ پہونچا دین آپ اپنی قوم کو احکام
حج کے اسطرح کہ آپ خود حج کیجیے اور حج کرین آپکے ساتھ وہ لوگ کہ جنکو استطاعت ہو حج مین جانے کی
خواہ وہ لوگ شہر کے رہنے والے ہون خواہ اطراف کے خواہ بادیہ نشین اور سکھلا دیجیے اون لوگون کو ارکان
اونکے حج کے مثل اون احکام کے کہ سکھلائے ہین آپنے اونکو اونکی نماز سے اور زکوۃ سے اور صیام سے
اور حد مقرر کر دیجیے اون لوگون کیواسطے اس حج سے مثل اون باتون کے کہ جنکے اوپر آپنے اون
لوگون کے لیے حد مقرر کر دی ہے کل اون احکام سے کہ جو آپنے اونکو پہونچائے ہین پس ندا کی منادی
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لوگون مین کہ آگاہ ہو کہ تحقیق رسول خدا ارادہ کرتے ہین حج کا اور
اس بات کا کہ سکھلادین تمکو حج کرنا جسطرح کہ سکھلائے ہین تمکو تمھارے دین کے دیگر احکام اور حد
مقرر کر دین تمھارے لیے ارکان حج سے موافق اوسکے کہ حد مقرر کر دی ہے تمھارے لیے اور احکام
کی پس جب نکلے رسول خدا اور باہر نکلے آپکے ساتھ سب لوگ اور متوجہ رہے وہ لوگ

آپکی طرف تاکہ دیکھیں کہ آپ کیا کرتے ہیں کہ وہ لوگ بھی مثل آپکے کرین پس حج کیا آپنے اون لوگون کے
ساتھ ایسی حالت مین کہ پہونچ گئے تھے تعداد اون کی کہ جنہون نے آپکے ساتھ حج کیا اہل مدینہ در اہل اطراف
اور بادیہ نشینون سے ستر ہزار آدمی بلکہ زیادہ کہ موافق تعداد اصحاب موسیٰ کے کہ جو ستر ہزار تھے جن لوگون سے کہ حضرت
موسی نے بیعت حضرت ہارون کی لی تھی پس توڑ ڈالی اون لوگون نے بیعت اور پیروی کی گوسالہ وسامری
کی اسی طرح رسول خدا نے بیعت لی واسطے علی علیہ السلام کے خلافت کی موافق تعداد اصحاب موسیٰ کے پس
توڑ ڈالی اون لوگون نے بھی بیعت اور پیروی کی گوسالہ سامری یعنی فلان وفلان کی کہ ان لوگونکا یہ طریقہ بھی موافق
اصحاب موسی کے تھا کہ اونکی مثال بھی اونھین لوگون کے مثال تھی اور پھر گئی خلق درمیان تھا اور مدینہ کی جس وقت
وقوف کیا حضرت نے موقف یعنی عرفات مین آئے آپکے پاس جبرئیل اللہ عزوجل کیطرف سے اور کہا کہ ای محمد تحقیق
اللہ عزوجل آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تحقیق نزدیک ہو گئی اجل اور مدت تیری اور تحقیق مین سامنے
لانے والا ہون تیرے ایسی چیز کو کہ جس سے کچھ چارہ نہین ہے اور نہ اوس سے مفر ہے یعنی موت کو پس مستحکم کر تو اپنے
عہد کو اور مقدم کر اپنی وصیت کو اور متوجہ ہو طرف اون سب چیزون کے کہ جو تیرے پاس مین علم الٰہی سے اور میراث علوم
انبیاے ماسبق سے اور سلاح اور تابوت اور جو کچھ کہ تیرے پاس ہے علامات ومعجزات انبیا سے پس دیدے تو سب
چیزین اپنے وصی اور خلیفہ کو کہ جو تیرے بعد ہوگا کہ وہ حجت بالغہ میری ہے میری خلق پر وہ کون ہے کہ علی بن ابی طالب ہے
پس برپا کر تو اوسکو واسطے آدمیون کے نشان اور ہدایت اور تازہ کر تو اوسکے عہد وپیمان اور بیعت کو اور یاد دلا تو
اون لوگون کو وہ عہد کہ جو مین نے اون لوگون سے لیا تھا یعنی روز الست اپنی بیعت سے اور اپنے عہد وپیمان سے
کہ مقرر کیا تھا مین نے اونکے لیے اور میری [illegible] ہے کہ جو مین نے بنسے لیا تھا ولایت سے اپنے ولی کے اور
اپنے ولی کے اور ہر مومن ومومنہ کے مولی علی بن ابیطالب کے اس سبب سے کہ تحقیق مین نے کسی نبی کی اپنے انبیا سے
روح قبض نہین کی ہے مگر بعد کامل کرنے اپنی حجت کے اور دین کے اور تمام کرنے اپنی نعمت کے ساتھ ولایت اولیاء
اپنے کے اور عداوت اعدا اپنے کے اور یہ کمال میری توحید کا ہے اور میرے دین کا ہے اور اتمام میری نعمت کا ہے
میری خلق پر سبب پیروی کرنے میرے ولی کے اور اوسکی اطاعت کے اور یہ اس سبب سے ہے کہ نہین چھوڑتا ہون مین
۔۔ اس مطلب کے اثبات مین شعاع السنتم وغیرہ [illegible] دیدہ ہے ۱۲

اپنی زمین کو بغیر ولی اور قائم رکھنے والے دین کے تاکہ وہ حجت میری ہو میری خلق پر پس آج کامل کیا مین نے
تمھارے اوپر اپنے دین کو اور تمام کیا مین نے تمھارے اوپر اپنی نعمت کو بسبب اپنے ولی کے کہ جو مولی ہر
مومن اور مومنہ کا ہے وہ علی ہے کہ میرا بندہ ہے اور میرے نبی کا وصی ہے اور خلیفہ ہے اوسکے بعد اور حجت ہے
میری میری خلق پر مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھ طاعت محمد میرے نبی کے اور مقرون ہے طاعت اوسکی
ہمراہ طاعت محمد کے ساتھ میری طاعت کی جو شخص کہ اطاعت کرے اوسکی پس تحقیق کہ اطاعت کی اوسنے میری
اور جو شخص کہ نافرمانی کرے اوسکی پس تحقیق کہ نافرمانی کی اوسنے میری گردانا ہے مین نے اوسکو نشان درمیان
اپنے اور درمیان اپنی خلق کے کہ مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھ طاعت محمد کے جو شخص کہ پہچانے اوسکو
یعنی امام جانے اوسکو وہ مومن ہے اور جو شخص انکار کرے اوسکا (یعنی اوسکی امامت کا) وہ کافر ہے اور جو شخص
کہ شریک کرے اوسکی بیعت مین دوسرے شخص کو وہ مشرک ہے اور جو شخص کہ ملاقات کرے مجھسے ساتھ اوسکی
ولایت کے داخل ہو جنت مین اور جو شخص کہ ملاقات کرے مجھسے ساتھ اوسکی عداوت کے داخل ہو دوزخ مین پس
برپا کر تو اے محمد علی کو نشان ہدایت اور لے تو اون لوگون سے بیعت اور تازہ کر تو میرے عہد و پیمان اونکا
لوگون کے واسطے کہ جسپر مین نے مستحکم کیا ہے اور [illegible] لوگون سے اس سبب سے کہ تحقیق مین تجھکو اوٹھانے والا ہون
اپنی طرف اور بلانے والا ہون اپنے پاس پس خوف کیا رسول خدا نے [illegible] قوم سے اور اہل
نفاق اور شقاوت سے اس بات کا کہ متفرق ہو جاوینگے وہ لوگ اور پھر جاوینگے طرف زمانہ جاہلیت کے
(یعنی کافر ہو جاوینگے) اس سبب سے کہ وہ حضرت خوب جانتے تھے اونکی عداوت کو اور جو کچھ کہ اونکے
دلون مین تھا علی سے از قبیل عداوت و بغض اور سوال کیا آپنے جبرئیل سے اس بات کا کہ
سوال کرے پروردگار سے حفاظت کا لوگون سے اور انتظار کیا اس بات کا کہ وے آوے آپکے پاس
جبرئیل ساتھ خبر حفاظت کے لوگون سے منجانب خدا [illegible] پس تاخیر کی آپ نے اس بات مین یہانتک
کہ پہونچے آپ مسجد خیف مین پس آئے [illegible] پاس جبرئیل مسجد خیف مین اور حکم کیا آپ کو ساتھ اس
بات کے کہ پہنچا دین اپنا عہد قائم کرین علی کو نشان ہدایت واسطے آدمیون کے اور نہین لائے
حضرت جبرئیل خبر حفاظت کو نزدیک خدا [illegible] کی جانب سے جس کا کہ آپ ارادہ کرتے تھے یہان تک کہ پہونچے

آپ تھا کہ راہ غدیر مین کہ جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے آپ نے جبرئیل اور حکم دیا آپ کو اوس بات کا
کہ جو پہنچے تم کو اُن کی جانب سے اور نہین لاے خبر حفاظت کو پس فرمایا آپ نے کہ اے جبرئیل مین ڈرتا ہون
اپنی قوم کو کہ میری تکذیب کرینگے اور میرے قول کو علی کی بابت مین قبول نکرینگے پھر کوچ کیا آپ نے پس جسوقت
پہنچے آپ غدیر خم مین کہ جو جحفہ سے تین میل ہے آئے آپکے پاس جبرئیل پانچ گھڑی دن چڑہے
ساتھ تاکید شدید مقرون بعتاب کے اور ضمانت حفاظت کی لوگون کی شر سے پس کہا کہ اے محمد تحقیق اللہ عزوجل
آپکو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہے ترجمہ آیت اے رسول پہونچادے تو اوس حکم کو کہ جو نازل کیا گیا ہے تیری
طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کیا تو نے تو اوسکی رسالت ہی نہین پہونچائی
اور اللہ حفاظت کریگا تیری شر سے آدمیون کے انتہی اور تھا اوائل آپکے لشکر کا قریب جحفہ کے پس
حکم دیا آپ نے حضرت جبرئیل نے کہ پھیر لیے جائین وہ لوگ کہ جو آگے بڑھ گئے ہین اور روک دیے جائین وہ
لوگ کہ جو پیچھے ہین اسی مقام مین تاکہ قائم کرین آپ علی کو واسطے آدمیون کے اور پہونچادین اون لوگون کو
جو کچھ کہ نازل کیا ہے اللہ تعالی نے علی کے باب مین اور خبر دی آپکو اس بات کی کہ تحقیق اللہ عزوجل
نے محفوظ کیا ہے آپکو شر مردمان سے اور حکم دیا رسول خدا نے جسوقت کہ آئی آپکے پاس ضمانت حفاظت
منادی کو کہ ندا کرے لوگون مین کہ الصلوۃ جامعۃ اور پھیر لیے جائین وہ لوگ کہ آگے بڑھ گئے ہین اور روک
دیے جائین وہ لوگ کہ پیچھے رہگئے ہین اور متوجہ ہوئے آپ داہنی طرف سے راستے کی طرف سبب جبرئیل کے
اس بات کا حکم آپکو جبرئیل نے اللہ عزوجل کی جانب سے حکم کیا تھا اور اوسوقت آپ مقام [illegible]
مین تھے پس حکم کیا رسول خدا نے کہ صاف کیا جاے جو کچھ کہ نیچے درختون کے ہے اور نصب کیے جائین کجاوے
کیواسطے تھہرنے کی مثال منبر تاکہ مشرف ہون آپ لوگون پر پس پھر آئے لوگ جو آگے بڑھ گئے تھے اور ٹھہر گئے وہ
لوگ کہ جو پیچھے تھے اسی مقام مین ایک حالت پر پس کھڑے ہوئے رسول خدا اون کجاوون پر بعد
اوسکے حمد و ثناے اللہ تعالی بجالائے اسطور پر کہ فرمایا الحمد للہ الذی علا فی توحدہ و دنا
فی تفردہ وجل فی سلطانہ وعظم فی ارکانہ ترجمہ حمد اللہ ہی کے

۱ یعنی بیچ مقام مین تھے کہ وہان درخت خاردار تھے ۱۲ منہ

لیے ہے کہ جو برتر ہے اپنی وحدانیت مین اور نزدیک ہر خلق سے باوصف اپنی یکتائی کے اور بزرگ ہے
اپنی حکومت وسلطنت مین اور عظیم ہے اپنے ارکان مین یعنی جو اوسکی ارکان دین مین مثل ملائکہ وانبیاء وائمہ
علیہم السلام کے وہ سب اوسکی عظمت وجلالت کے آگے خاضع وخاشع مین حدیث واحاط بکل شیٔ
علماً وھو فی مکانہ ترجمہ اور احاطہ کیا ہے اوسنے ہر چیز کو از روے علم کے حالانکہ وہ اپنے رتبہ قدس
مین ہے یعنی اس احاطہ کرنے مین حرکت وسکون ونزول وصعود واتحاد وحلول وقبض وبسط وقرب وبعد
وغیرہ یہ امور اوسکی ذات پاک کو عارض نہین ہوتے اس سبب سے کہ یہ سب عوارض مخلوقات مین سے ہین
اور وہ سب کا خالق وباری ہے جسطرح قبل خلقت اشیاء منزہ ومقدس تھا ویسی طرح اب بھی ہے اور بعد
فناے اشیاء بھی اسی طرح ہمیشہ رہیگا رگ گردن سے زیادہ قریب ہے مگر کوئی حاسہ اوسکا احساس نہین
کرسکتا تعالی شانہ وعظم برہانہ حدیث وقھر جمیع الخلق بقدرتہ وبرھانہ ترجمہ اور غالب ہے تمام
خلق پر ساتھ اپنی قدرت کے اور برہان کے حدیث مجید لا یزول محمود لا یزال ترجمہ ایسا مجید ہے
کہ کبھی اوسکو زوال نہین ایسا محمود ہے کہ کبھی اوسکو فنا نہین حدیث باری الممسوکات وداحی
المدحوات وجبار الارض والسموات ترجمہ پیدا کرنے والا ہے آسمانون کا اور بچھانے
والا ہے زمینونکا اور بادشاہ ہے زمینون اور آسمانون کا حدیث قدوس سبوح رب الملٰئکۃ
والروح ترجمہ پاک ہے منزہ ہے پروردگار ہے فرشتونکا اور روح کا حدیث متفضل علی جمیع
من براہ متطول علی من ادناہ یلحظ کل عین والعیون لا تراہ ترجمہ تفضل کرنے والا ہے
اپنی کل مخلوقات پر احسان کرنے والا ہے اون لوگون پر کہ جن کو رتبہ قرب عطا فرمایا دیکھتا ہے سب
آنکھون کو اور آنکھین اوسکو نہین دیکھ سکتین حدیث کریم حلیم ذو اناۃ قد وسع کل شیٔ
رحمتہ ومنّ علیھم بنعمتہ لا یعجل بانتقامہ ولا یبادرھم الیھم
بما استحقوا من عذابہ ترجمہ کریم ہے حلیم ہے دیر کرنے والا ہے گناہگارون کو سزا دینے مین
تعجیل نہین کی ہے اوسنے کسی چیز پر بسبب اپنی رحمت کے اور احسان کیا ہے اونھین بندون پر ساتھ اپنی
نعمت کے نہین تعجیل کرتا ہے ساتھ انتقام اپنے کے اور نہین مبادرت کرتا ہے طرف اونھین بندون کے

ساتھ اوس چیز کے کہ مستحق ہوئے ہین وہی بسبب اوسکے عذاب کے **حدیث** قد فہم السرائر وعلم
الضمائر ولم تخف علیہ المکنونات ولا اشتبہت علیہ الخفیات **ترجمہ** تحقیق
سمجھتا ہے وہ اسرار کو اور جانتا ہے وہ دلون کی بات اور نہین پوشیدہ ہین اوسکے اوپر چھپی ہوئی
چیزین اور نہین مشتبہ ہوتی ہین اوسکے اوپر پوشیدہ باتین **حدیث** لہ الاحاطۃ بکلّ شئ والغلبۃ
لکل شئ والقوّۃ فی کلّ شئ والقدرۃ علی کلّ شئ لیس مثلہ شئ وھو
منشی الشئ حین لا شئ دائم قائم بالقسط لا الہ الّا ھو العزیز الحکیم **ترجمہ**
واسطے اوسکے احاطہ ہے ساتھ ہر شے کے اور غلبہ ہے واسطے ہر شے کے اور قوت ہے بیچ ہر شے کے اور قدرت ہے
اوپر ہر شے کے نہین ہے مثل اوسکے کوئی شے اور وہی پیدا کرنیوالا ہے شے کا جس وقت کہ کوئی شے نہ تھی
ہمیشہ ہی قائم ہے ساتھ عدل کے نہین ہے کوئی معبود سوا اوسی غالب و حکیم کے **حدیث** جلّ عن
ان تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللّطیف الخبیر **ترجمہ** بزرگ ہے اس سے
کہ دریافت کر سکین اوسکو آنکھین اور وہ جانتا ہے آنکھون کو اور وہ لطیف وخبیر ہے **حدیث** لا یلحق
احد وصفہ من معاینۃ ولا یجد احد کیف ھو من سرّ وعلانیۃ الّا بما دلّ عزّ وجلّ
علی نفسہ **ترجمہ** نہین پہونچ سکتا ہے کوئی شخص اوسکے وصف کو دیکھنے سے یعنی کوئی اوسکو
دیکھ نہین سکتا اور نہین دریافت کر سکتا ہے کوئی شخص کہ کیسا ہے وہ باطن او ظاہر سے مگر ساتھ اوس
چیز کے کہ دلالت کی ہے اللہ عزّ وجلّ نے اوپر نفس اپنے کے **حدیث** واشہد انہ اللہ الّذی
ملأ الدھر قدسہ والّذی یغشی الابد نورہ والّذی ینفذ امرہ بلا مشاورۃ
مشیر ولا معہ شریک فی تقدیرہ ولا تفاوت فی تدبیرہ صوّر ما ابدع علی
غیر مثال وخلق ما خلق بلا معونۃ من احد ولا تکلّف ولا احتیال
انشاھا فکانت وبراھا فبانت **ترجمہ** اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ بھر دیا ہے
جہان کو اوسکے قدس نے اور گھیر لیا ہے ابد کو اوسکے نور نے اور وہ ایسا اللہ ہے کہ جاری کرتا ہے
اپنے حکم کو بغیر مشورہ کرنے کے کسی مشیر سے اور نہین ہے اوسکے ساتھ کوئی شریک حکم کرنے مین

اور نہ اوسکو قصور فرمانے مین، و نہین ہے کچھ فرق اوسکی تدبیر مین صورت بنائی ہے اوسنے
ہر چیز کی کہ جسکو پیدا کیا ہے بغیر کسی نمونہ و مثال کے اور خلق کیا ہے ہر چیز کو کہ خلق کیا ہے بغیر مدد لینے
کسی شخص سے اور بلا تکلف اور بغیر حیلے کی جگہ جس چیز کو کہ اوسنے پیدا کیا پس فوراً موجود ہوگئی وہ
جس چیز کو کہ اوسنے بنایا پس فوراً ظاہر ہوئی **حدیث** فهو الله الذی لا اله الا هو المتقن
الصنعة الحسن الصنيعة العدل الذی لا يجور والاكرم الذی ترجع اليه الامور
ترجمہ پس وہ ایسا اللہ ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اوسکے محکم کرنیوالا ہے اپنے کام کا اور عمدہ و
بہتر کرنیوالا ہے اپنے صنائع و بدائع کا ایسا عادل ہے کہ ظلم نہیں کرتا ہے اور ایسا صاحب کرم ہے
کہ اوسی کی طرف سب امور کی بازگشت ہے **حدیث** واشهد انه الذی تواضع كل شئ لقدرته
وخضع كل شئ لهيبته مالك الاملاك ومفلك الافلاك ومسخر الشمس والقمر
كل يجری لاجل مسمی يكور الليل علی النهار ويكور النهار علی الليل يطلبه حثيثا قاصم
كل جبار عنيد ومهلك كل شيطان مريد لم يكن معه ضد ولا ند احد صمد لم يلد
ولم يولد ولم يكن له كفوا احد اله واحد ورب ماجد يشاء فيمضی ويريد فيقضی
ويعلم ويحصی ويميت ويحيی ويفقر ويغنی ويضحك ويبكی ويمنع ويعطی
له الملك وله الحمد بيده الخير وهو علی كل شئ قدير يولج الليل فی النهار
ويولج النهار فی الليل لا اله الا هو العزيز الغفار مستجيب الدعاء
ومجزی العطاء محصی الانفاس ورب الجنة والناس لا يشكل عليه
شئ ولا يضجره صراخ المستصرخين ولا يبرمه الحاح الملحين
العاصم للصالحين والموفق للمفلحين ومولی العالمين الذی
استحق من كل خلق ان يشكره ويحمده علی السراء
والضراء والشدة والرخاء + + + + + + + + + **ترجمہ** اور گواہی دیتا ہون
مین اس بات کی کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ متواضع ہے ہر شے بسبب اوسکی قدرت کے اور خاضع ہے ہر شے

بسبب اوسکی ہیبت کی مالک ہے بادشاہونکا، اور گول بنانے والا ہے آسمانونکا اور مسخر کرنیوالا ہے
آفتاب و ماہتاب کا ہر ایک گردش مین ہے ایک وقت معین تک ڈھانپ دیتا ہے رات کو
دن پر اور ڈھانپ دیتا ہے دنکو رات پر یعنی کبھی رات کو بڑھا دیتا ہے اور دنکو گھٹا دیتا ہے اور
کبھی دنکو بڑھا دیتا ہے رات کو گھٹا دیتا ہے طلب کرتا ہے ایک دوسرے کو جلد جلد یعنی رات دن کے
تعاقب مین ہے اور دن رات کی شکست دینے والا ہے ہر جبار سرکش کو اور ہلاک کرنیوالا ہے
ہر شیطان متمرد کا نہین ہے اوسکے ساتھ کوئی اوسکا ضد اور نہ کوئی اوسکا مثل کیا ہے [illegible]
لم یلد ولم یولد ہے یعنی نہ کوئی چیز اوس سے خارج ہوئی ہے مثل اولاد و فضلات و رطوبات
وغیرہ کے کہ جو انسان و حیوان و دیگر اجسام سے خارج ہوتے ہین اور نہ وہ کسی چیز سے خارج
ہوا ہے مثل اولاد کے کہ جو صلب پدر و رحم مادر سے خارج ہوتی ہے نہ مثل رطوبات وغیرہ کے
کہ جو اور چیزون سے خارج ہوتی ہین اور نہین ہے برابر اوسکا کوئی معبود کیا ہے اور پروردگار بزرگ
ہے اپنی مشیت کو جاری کر دیتا ہے اور اپنے ارادے کے موافق حکم کرتا ہے اور جانتا ہے ہر چیز کو اور احصا
کرتا ہے ہر چیز کا اور مارتا ہے اور جلاتا ہے اور فقیر کر دیتا ہے اور غنی کر دیتا ہے اور ہنساتا ہے اور رولاتا ہے اور منع
کرتا ہے اور عطا کرتا ہے اوسی کے واسطے ملک ہے اور اوسی کے واسطے حمد ہے اوسی کے دست قدرت
مین نیکی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے داخل کرتا ہے رات کو دن مین اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین
نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے غالب ہے بخشنے والا ہے قبول کرنیوالا ہے دعا کا اور [illegible] کرنے والا ہے
عطا کا احصا کرنیوالا ہے انفاس کا یعنی انسان اور حیوان جو سانس لیتے ہین اونکی تعداد بھی وہ جانتا ہے
اور پروردگار ہے جنون کا اور آدمیونکا نہین دشوار ہے اوسپر کوئی شے اور نہین ملول کرتی ہے اوسکو
آواز فریاد کرنے والون کی اور نہین تھکاتا ہے اوسکو اصرار کرنا سوال کرنے والونکا بچانے والا ہے
نیکون کا برائی سے اور توفیق دینے والا ہے گنہگاری باغی والونکا اور مولی ہے تمام عالم کا وہ ایسا ہے
کہ مستحق ہے تمام خلق سے اس بات کا کہ اوسکا شکر کرین اور اوسکی حمد کرین خوشی کی حالت مین اور رنج کی
حالت مین اور شدت کی حالت مین اور آسانی کی حالت مین حدیث وامن به وملائکته

وکتبه ورسله اسمع امره واطیع وابادر الی کل ما یرضاه واستسلم لقضائه
رغبة فی طاعته وخوفا من عقوبته لانه الله الذی لا یؤمن مکره ولا یخاف
جوره اقر له علی نفسی بالعبودیة واشهد له بالربوبیة واؤدی ما اوحی
الی حذرا من ان لا افعل فتحل بی منه قارعة لا یدفعها عنی احد وان عظمت
حیلته لا اله الا هو لانه قد اعلمنی انی ان لم ابلغ ما انزل الی فما بلغت رسالته
وقد ضمن لی تبارک وتعالی العصمة وهو الله الکافی الکریم فاوحی الی
بسم الله الرحمن الرحیم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی
علی وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس

ترجمہ اور ایمان لایا ہون مین ساتھ اوسکے اور اوسکے فرشتون کے اور اوسکی کتابون کے اور اوسکے
رسولون کی سنتا ہون مین اوسکے حکم کو اور اطاعت کرتا ہون مین اور سبقت کرتا ہون مین طرف ہر ایسی چیز کے
کہ ہو اوسکو راضی کرے اور فرمان برداری کرتا ہون مین اوسکی حکم کی بسبب رغبت کے اوسکی طاعت مین
اور بسبب خوف کے اوسکے عذاب سے اس سبب سے کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ نہ خوف ہونا چاہیے اوسکی عذاب سے
اور نہیں ڈرنا چاہیے اوسکے ظلم سے یعنی وہ عادل ہے کسی پر ظلم نہین کرتا اقرار کرتا ہون مین اوسکے واسطے
اپنے نفس پر ساتھ بندگی کے اور گواہی دیتا ہون مین اوسکے واسطے ساتھ پروردگار ہونے کے اور ادا
کرتا ہون مین اوس چیز کو کہ وحی کی ہے اوسنے طرف میرے بسبب خوف کے اس بات سے کہ اگر نہ بجا لاؤن
مین تو نازل ہو میرے اوپر اوسکی جانب سے ایسی بلا کہ نہین دفع کر سکتا ہے اوسکو مجھسے کوئی شخص اگرچہ عظیم ہو
تدبیر اوسکی نہیں ہے کوئی معبود سوا اوسکے یہ مین اس سبب سے کہتا ہون کہ تحقیق آگاہ کیا ہے اوسنے مجھکو اس بات سے
کہ اگر نہ پہونچاؤن مین اوس چیز کو کہ نازل کی ہے اوسنے طرف میرے تو نہین پہونچائی مین نے رسالت اوسکی اور تحقیق
ضامن ہوا ہے میرے واسطے اللہ تبارک وتعالی حفاظت کا اور وہ ایسا اللہ ہے کہ کافی ہے کریم ہے پس
وحی کی اوسنے طرف میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ آیت ای رسول پہونچا دے تو اوس چیز کو کہ
نازل کی گئی ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچایا

تونے اوسکی رسالت کو اور اللہ بچائیگا تجکو آدمیون سے شرح حدیث معاشر الناس ما
قصرت فی تبلیغ ما انزل اللہ تعالیٰ الیّ وانا مبیّن لکم سبب نزول هذه الآیة ان
جبرئیل هبط الیّ مراراً ثلٰثاً یامرنی عن السلام ربّی وهو السلام ان اقوم فی هذا المشهد
فاعلم کل ابیض واسود ان علی بن ابیطالب اخی ووصیی وخلیفتی والامام
من بعدی الذی محله منّی محل هارون من موسیٰ الّا انه لا نبیّ بعدی وهو
ولیکم من بعد اللہ ورسوله وقد انزل اللہ تبارک وتعالیٰ علیّ بذلک آیة من کتابه
انما ولیکم اللہ ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون
وعلی بن ابیطالب اقام الصلوٰة واتی الزکوٰة وهو راکع یرید اللہ عزّ وجلّ فی کل
حال وسئلت جبرئیل ان یستعفی لی عن تبلیغ ذلک الیکم ایها الناس
لعلمی بقلة المتقین وکثرة المنافقین وادغال الآثمین وختل المستهزئین
بالاسلام الذین وصفهم اللہ فی کتابه بانهم یقولون بالسنتهم ما لیس فی قلوبهم و
یحسبونه هیّناً وهو عند اللہ عظیم وکثرة اذاهم لی فی غیر مرة حتی سموّنی اذناً
وزعموا انی کذلک لکثرة ملازمته ایّای واقبالی علیه حتی انزل اللہ عزّ وجلّ فی
ذلک قرآناً ومنهم الذین یؤذون النبی ویقولون هو اذن قل اذن علی الذین یزعمون
انه اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ولو شئت ان اسمّی باسمائهم لسمّیت وان اومی الیهم
باعیانهم لاومات وان ادلّ علیهم لدللت ولکنی واللہ فی امورهم قد تکرّمت
وکل ذلک لا یرضی اللہ منّی الّا ان ابلغ ما انزل اللہ الیّ ثم تلی علیه السلام
یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علیّ وان لم تفعل فما بلغت
رسالته واللہ یعصمک من الناس فاعلموا یا معاشر الناس ان
اللہ قد نصبه لکم ولیاً واماماً مفترضاً طاعته علی
المهاجرین والانصار وعلی التابعین لهم باحسان وعلی البادی

والحاضر وعلی الاعجمی والعربی والحر والمملوک والصغیر والکبیر وعلی الابیض والاسود وعلی کل موحد ماض حکمہ جائز قولہ نافذ امرہ ملعون من خالفہ مرحوم من تبعہ مومن من صدقہ فقد غفر اللہ لہ ولمن سمع منہ واطاع لہ

ترجمہ ای گروہ مردم نہین قصور کیا ہے مین نے پہونچانے مین اوسکے کہ جو اللہ تعالی نے میری طرف نازل کیا ہے اور مین بیان کرتا ہون تم سے سبب اس آیت کی نازل ہونیکا اور وہ یہ ہے کہ جبرئیل تین مرتبہ میرے پاس آئے اور ہر مرتبہ بعد سلام کی میرے پروردگار کیجانب سے کہ وہ ہمیشہ زندہ و سلامت ہے مجھکو حکم کرتے تھے کہ مین اس مجمع مین کھڑا ہون اور آگاہ کرون ہر ایک گورے اور کالے کو یعنی سب آدمیون کو اس بات سے کہ علی ابن ابیطالب میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد امام ہے ایسا امام کہ مرتبہ اوسکا مجھسے مثل ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا اور وہ تمہارا ولی ہے بعد اللہ کے اور بعد اوسکے رسول کے اور تحقیق نازل کی ہے اللہ تبارک و تعالی نے میرے اوپر اسکی بابت ایک آیت اپنی کتاب مین سے ترجمہ آیت سوا اسکے نہین ہے کہ ولی تمہارا اللہ اور اوسکا رسول ہے اور وہ مومن ہین کہ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین انتہی اور علی بن ابیطالب نے قائم رکھا نماز کو اور دی زکوۃ در انحالیکہ وہ رکوع کرنے والا تھا چاہتا تھا اللہ عزوجل کی خوشنودی کو ہر حال مین اور مین نے سوال کیا جبرئیل سے اس بات کا کہ معاف رکھی مجھکو اللہ پہونچانے سے اس حکم کے تمہاری طرف ای لوگو اس سبب سے کہ مین واقف تھا ساتھ قلت متقین کے اور کثرت منافقین کے اور مخالفت کرنے گنہگارو کے اور فریب تمسخر کرنے والون کے ساتھ اسلام کے کہ جنکی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے جیسے کہ ترجمہ آیت کہتے ہین وہ لوگ ساتھ اپنی زبانون کے جو کچھ کہ انکے دلون مین نہین ہے انتہی اور جانتے ہین وہ لوگ اس بات کو آسان حالانکہ وہ خدا کے نزدیک گناہ عظیم ہے اور بہت ہون نے اکثر مجھکو اذیت دی ہے یہانتک کہ میرا نام اذن رکھا اور گمان کیا کہ مین اذن ہون بسبب کثرت ملازمت علی کے میرے ساتھ اور میرے متوجہ ہونے کے اوسکی طرف یہانتک کہ

نازل کیا اللہ تعالی نے اس باب مین قرآن **ترجمہ آیت** اور بعضے اونمین منافقون مین سے اذیت دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے یعنی لوگون کا کہنا مان لیتا ہے کہہ ای محمد اذن بنا بر اون لوگون کے گمان کرتے ہین کہ وہ اون سے بہتر ہے واسطے تمہارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور یقین کرتا ہی مومنون کی بات کا **انتہی** اور اگر مین چاہتا کہ اون لوگونکا نام بتادون تو البتہ بتا دیتا اور اگر مین چاہتا کہ ان اشخاص کیطرف اشارہ کرون تو البتہ اشارہ کرتا اور اگر مین چاہتا کہ اون لوگون سے آگاہ کرون تو البتہ آگاہ کرتا واللہ اون لوگون کے کام مین مین نے بزرگی کی یعنی اون لوگون کے نام کا اظہار نہین کیا اور پھر جلال اللہ مجھسے راضی نہوگا سوائے اس بات کے کہ پہونچادون مین اوس حکم کو کہ نازل کیا ہے اللہ نے طرف میرے بعد اوسکے حضرت نے یہ آیت پڑھی **ترجمہ آیت** ای رسول پہونچادے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہی تیری طرف تیرے پروردگار کیجانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کریگا تو نہین پہونچائی ہے تو نے رسالت اوسکی اور اللہ بچائیگا تجھکو لوگون کے شر سے **انتہی** پس آگاہ ہوا ای گروہ مردم کہ تحقیق اللہ نے نصب کیا ہی اوسکو واسطے تمہارے ولی اور امام کہ فرض ہے طاعت اوسکی اوپر مہاجرین کے اور انصار کے اور اوپر تابعین کے واسطے اونکے ساتھ احسان کے اور اوپر بادیہ نشین کے اور حاضر کے اور اوپر عجمی کے اور عربی کے اور اوپر آزاد کے اور غلام کے اور اوپر چھوٹے کے اور بڑے کے اور اوپر گورے کے اور کالے کے اور اوپر ہر موحد کے جاری ہے حکم اوسکا جائز ہے قول اوسکا نافذ ہے امر اوسکا لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ اوسکی مخالفت کرے رحم کیا گیا ہے وہ شخص کہ جو اوسکی متابعت کرے مومن ہے وہ شخص کہ اوسکی تصدیق کرے پس تحقیق بخشدیا اللہ نے اوسکو اور اوس شخص کو کہ جو اوسکی بات سنے اور اوسکی طاعت کرے **حدیث** معاشر الناس انہ اخر مقام اقومہ فی ھذا المشھد فاسمعوا واطیعوا وانقادوا لامر ربکم فان اللہ عز وجل ھو مولیکم والھکم ثم من دونہ محمد ولیکم القائم المخاطب لکم ثم من بعدی علی ولیکم وامامکم بامر ربکم ثم الامامۃ فی ذریتی من ولدہ الی یوم تلقون اللہ ورسولہ لا حلال الا ما احلہ اللہ ولا حرام الا ما حرمہ اللہ عرفنی الحلال والحرام وانا افضیت بما علمنی ربی من کتابہ وحلالہ وحرامہ الیہ

ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق یہ خبر کھڑا ہوتا ہے کہ کھڑا ہوا ہون مین اس مجمع مین پس سنو تم اور اطاعت کرو
تم اور انقیاد کرو تم واسطے اپنے پروردگار کے حکم کے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عزوجل تمھارا مولی ہے اور تمھارا
معبود ہے پھر اوسکے بعد رسول اوسکا محمدؐ تمھارا ولی ہے کہ قائم ہو خطاب کرنیوالا ہے واسطے تمھارے
پھر میرے بعد علی تمھارا ولی ہے اور امام ہے تمھارے پروردگار کے حکم سے بعد اوسکے امامت میری ذریت
مین ہے کہ جو اولاد سے علی کے ہے اوس دن تک کہ ملاقات کروگے تم اللہ کو اور اوسکے رسول کو یعنی قیامت
تک نہین ہے کوئی حلال مگر جو کچھ کہ حلال کیا ہے اوسکو اللہ نے اور نہین ہے کوئی حرام مگر جو کچھ کہ
حرام کیا ہے اوسکو اللہ نے بتادیا ہے مجھکو اللہ نے حلال اور حرام اور مین نے پہونچا دیا جو کچھ کہ سکھلایا
تھا مجھکو میرے پروردگار نے اپنی کتاب سے اور حلال اور حرام سے طرف اوسی علی کے **حدیث**
معاشر الناس مامن علم الا وقد احصاه الله فی وکل علم علمت فقد احصیته فی امام
للمتقین ومامن علم الا علمته علیا وهو الامام المبین ترجمہ ای گروہ مردم نہین ہے کوئی علم مگر یہ کہ تحقیق
احاطہ کیا ہے اوسکو اللہ نے مجھمین اور ہر علم کہ مین سکھلایا گیا ہون پس تحقیق احاطہ کردیا ہے مین نے
اوسکو بیچ امام متقین کے اور نہین ہے کوئی علم مگر سکھلادیا ہے مین نے وہ علی کو اور وہی علی امام مبین ہے
حدیث معاشر الناس لا تضلوا عنه ولا تنفروا منه ولا تستنکفوا من ولایته
فهو الذی یهدی الی الحق ویعمل به ویزهق الباطل وینهی عنه ولا تأخذه فی الله لومة
لائم ثم انه اول من امن بالله ورسوله وهو الذی فدی رسوله بنفسه وهو الذی
کان مع رسول الله ولا احد یعبد الله مع رسوله من الرجال غیره
ترجمہ ای گروہ مردم نہ بہکو اوس سے اور نہ بھاگو اوس سے اور نہ سرکشی کرو تم اوسکی ولایت سے
پس وہ وہی ایسا ہے کہ ہدایت کریگا طرف حق کے اور عمل کریگا ساتھ اوسکے اور دفع کریگا باطل کو اور منع
کریگا اوس سے اور نہ روکے گی اوسکو اللہ کے باب مین ملامت کرنے والے کی بعد اوسکے آگاہ ہو
یہ علی پہلے سب سے ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ فدا
کیا اوسنے رسول پر اپنے نفس کو یعنی شب ہجرت اور وہی ایسا ہے کہ ہو لللہ اسکے ساتھ تھا جب کہ

کوئی نہ تھا کہ عبادت کرتا اللہ کی ساتھ اوسکے رسول کے مردون سے سوا وسی علی کے **حدیث**
معاشر الناس فضلوہ فقد فضلہ اللہ واقبلوہ فقد نصبہ اللہ **ترجمہ** اے گروہ مردم فضیلت
دو اوسکو پس تحقیق فضیلت دی ہے اوسکو اللہ نے اور قبول کرو تم اوسکو پس تحقیق نصب کیا ہے
اوسکو اللہ نے **حدیث** معاشر الناس انہ امام من اللہ ولن یتوب اللہ علی احد
انکر ولایتہ ولن یغفر اللہ لہ حتما علی اللہ ان یفعل ذلک بمن یخالف امرہ
فیہ وان یعذبہ عذابا نکرا ابدا لآباد ودھر الدھور فاحذروا ان تخالفوہ
فتصلوا نارا وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین **ترجمہ** اے گروہ مردم
تحقیق وہ امام ہے اللہ کیجانب سے اور ہرگز نہ توبہ قبول کریگا اللہ کسی شخص کی کہ جو اوسکی ولایت کا
انکار کرے اور نہ بخشیگا اللہ اوس انکار کرنے والے کو حتماً وجب ہے اللہ پر کرنا اوسکا واسطے اوس
شخص کے کہ جو اوسکے حکم کی مخالفت کرے علی کے باب مین اور یہ کہ عذاب کرے اوس مخالفت کرنیوالیکو
عذاب سخت ہمیشہ اور ہمیشہ پس ڈرو تم لوگ اس بات سے کہ مخالفت کرو تم اوسکی پس داخل ہوگے
تم ایسی آگ مین کہ ایندھن اوسکا آدمی ہین اور پتھر ہین مہیا کی گئی ہے وہ آگ واسطے کافرون کے
حدیث ایھا الناس بی واللہ بشر الاولون من النبیین والمرسلین وانا خاتم الانبیاء
والمرسلین والحجۃ علی جمیع المخلوقین من اھل السموات والارضین ومن شک
فی ذلک فھو کافر کفر الجاھلیۃ الاولیٰ ومن شک فی شیء من قولی ھذا فقد شک فی کل منہ والشاک فی
ذلک فلہ النار **ترجمہ** اے لوگو میرے ساتھ واللہ بشارت دیے گئے ہین پہلے لوگ
نبیون سے اور رسولون سے اور مین خاتم الانبیاء والمرسلین ہون اور حجت ہون تمام مخلوقات پر
خواہ آسمانون کے رہنے والے ہون خواہ زمینون کے اور جو شخص کہ شک کرے اس باب مین
پس وہ کافر ہے مثل کفر زمانہ جاہلیت کی کہ جو پہلے تھا اور جو شخص کہ شک کرے کسی شے مین
میرے اس قول سے پس تحقیق شک کیا اوسنے کل مین اوسی امر نبوت سے اور شک کرنیوالا
اسمین جو ہے اوسکے لیے آتش دوزخ ہے **حدیث** معاشر الناس حبانی اللہ بھذہ

الفضیلة منا منه علی واحسانا منه الیّ ولا اله الا هو وله الحمد منی ابدا الآبدین ودهر الداهرین علی کل حال ترجمہ اے گروہ مردم عطا فرمائی ہے مجھکو اللہ نے یہ فضیلت واسطے اپنے بندے کے اوسکی جانب سے اور میرے اور احسان ہے اوسکی جانب سے میری طرف اور نہیں ہے کوئی معبود سوا اوسکے اوسی کے واسطے حمد ہے میری جانب سے ہمیشہ ہمیشہ اور ہر حال کے **حدیث** معاشر الناس فضلوا علیاً فانه افضل الناس بعدی من ذکر وانثی بنا انزل الله الرزق وبقی الخلق ملعون ملعون مغضوب مغضوب علی من رد قولی هذا وان لم یوافقه الا ان جبرئیل خبرنی عن الله تعالی بذلک ویقول من عادی علیاً ولم یتولّه فعلیه لعنتی وغضبی فلتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا الله ان تخالفوه فتزل قدم بعد ثبوتها ان الله خبیر بما تعملون ترجمہ اے گروہ مردم فضیلت دو تم علی کو اس سبب سے کہ وہ افضل ہے سب آدمیوں سے میرے بعد خواہ مرد ہوں خواہ عورت ہماری ہی سبب سے نازل کرتا ہے اللہ رزق کو اور ہماری ہی سبب سے باقی ہے خلق لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی ہے غضب کیا گیا ہے غضب کیا گیا ہے اوس شخص پر کہ جو میرے اس قول کو رد کرے اور اوس سے موافقت نکرے آگاہ ہو تحقیق جبرئیل نے خبر دی ہے مجھکو اللہ تعالی کیطرف سے ساتھ اس بات کے کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص دشمن رکھیگا علی کو اور نہ دوست رکھیگا اوسکو پس اوسکے اوپر لعنت میری ہے اور غضب میرا ہے پس چاہیے کہ نظر کرے ہر نفس یعنی ہر شخص کہ کیا آگے بھیجا ہے واسطے کل کے یعنی واسطے روز قیامت کے اور ڈرو تم اللہ کو اس بات سے کہ مخالفت کرو تم اوسکی پس لغزش کھائیگا قدم بعد اوسکے ثابت ہونے کے تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو **حدیث** معاشر الناس انه جنب الله الذی ذکر فی کتابه فقال تعالی ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب الله ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق وہی علی جنب اللہ ہے کہ جسکا ذکر کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں پس فرمایا ہے ترجمہ ایسا نہو کہ کہے کوئی نفس کہ یا افسوس ہے مجھے اس بات پر کہ تقصیر کی میں نے جنب اللہ میں **حدیث** معاشر الناس

لـه دیا سبب وحیا م سمه نزد منه

تدبروا القرآن وافهموا آیاته وانظروا الی محکماته ولا تتبعوا متشابهه فواللہ لن یبین لکم زواجره ولا یوضح لکم تفسیره الا الذی انا اخذ بیده ومصعده الیّ وشائل بعضده ومعلمکم ان من کنت مولاه فهذا علیّ مولاه وهو علی بن ابیطالب اخی ووصیی وموالاته من اللہ عزوجل انزلها علیّ ترجمہ ای گروه مردم غور سے دیکھو قرآن کو اور سمجھو اوسکی آیتوں کو اور نظر کرو اوسکے محکمات کی طرف اور نہ پیروی کرو اوسکے متشابہات کی پس و اللہ نہ بیان کریگا واسطے تمہارے اوسکے حکموں کو اور نہ واضح کریگا واسطے تمہارے اوسکی تفسیر کو مگر یہ شخص کہ میں اوسکے ہاتھ کو پکڑے ہوے ہوں اور اوسکو بلند کیے ہوے ہوں اپنی طرف اور اوسکے بازو کو اوٹھائے ہوے ہوں اور تم کو اس بات کا بتانے والا ہوں کہ میں جسکا مولی ہوں پس یہ علیؑ بھی اوسکا مولی ہے اور یہ علی بن ابیطالب میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور ولایت اوسکی اللہ عزوجل کیطرف سے ہے کہ اوسنے میرے اوپر نازل کی ہے حدیث معاشر الناس ان علیا والطیبین من ولدی هم الثقل الاصغر والقرآن الثقل الاکبر فکل واحد منهم منبئ عن صاحبه موافق له لن یفترقا حتی یردا علی الحوض هم امناء اللہ فی خلقه وحکمائه فی ارضه الا وقد ادیت الا وقد بلغت الا وقد اسمعت الا وقد اوضحت الا وان اللہ عزوجل قال وانا قلت عن اللہ عزوجل الا انه لیس امیر المومنین غیر اخی هذا ولا تحل امرة المومنین بعدی لاحد غیره ثم ضرب بیده الی عضده فرفعه وکان منذ اول ما صعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ثم قال معاشر الناس هذا علی اخی ووصیی وواعی علمی وخلیفتی علی امتی وعلی تفسیر کتاب اللہ عزوجل والداعی الیه والعامل بما یرضاه والمحارب لاعداء اللہ والموالی علی طاعته

ولناہی عن معصیتہ خلیفۃ رسول اللہ وامیر المومنین والامام الہادی
وقاتل الناکثین[ف] والقاسطین والمارقین بامر اللہ اقول ما یبدل القول لدی
بامر ربی اقول اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ والعن من انکرہ واغضب
علی من جحد حقہ اللہم انک انزلت علی ان الامامۃ بعدی لعلی
ولیک عند تبیینی ذلک ونصبی ایاہ بما اکملت لعبادک من دینہم واتممت
علیہم بنعمتک ورضیت لہم الاسلام دینا فقلت ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل
منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین اللہم انی اشہدک وکفی بک شہیدا انی قد بلغت

ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق علی اور پاکیزہ لوگ میری اولاد میں سے وہی ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے
پس ہر ایک خبر دینے والا ہے اپنے ساتھی سے موافق ہے واسطے اوسکے یعنی قرآن اہلبیت کے
مراتب کی خبر دینے والا ہے اور اہلبیت قرآن کے معنی بیان کرنے والے ہیں اور یہ دونوں ایک
دوسرے سے موافق ہیں ہرگز نہ جدا ہونگے یہ دونوں یہانتک کہ وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر
یہ لوگ امین ہیں خدا کے اوسکی خلق میں اور حکیم ہیں اوسکی طرف سے اوسکی زمین میں آگاہ ہو کہ تحقیق
ادا کیا میں نے رسالت کو آگاہ ہو کہ تحقیق پہونچا دیا میں نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا دیا میں نے آگاہ ہو
کہ تحقیق واضح کر دیا میں نے آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ عزّ وجل نے فرمایا ہے اور میں کہتا ہوں اللہ
عزّ وجل کیجانب سے کہ آگاہ ہو کہ تحقیق نہیں ہے کوئی امیر المومنین سوا میرے اس بھائی کے اور نہیں
حلال ہے امارت مومنوں کی بعد میرے واسطے کسی شخص کے سوا اوسکے حضرت امام محمد باقر
فرماتے ہیں کہ بعد اوسکے رسول خدا نے اپنے ہاتھ سے علی علیہ السلام کا بازو پکڑا پھر اوسکو بلند کیا اور جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب کہ منبر پر تشریف لیگئے تھے علی کو اوٹھائے ہوئے تھے یہانتک
کہ آپکے پاؤں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زانو کے برابر ہوگئے بعد اسکے فرمایا رسول خدا نے کہ

ف ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر وغیرہ ہیں کہ جنہوں نے نقض بیعت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے کیا اور قاسطین سے اور ستمگاران سے مراد معاویہ پیر شام وغیرہ ستمگر ہیں اور مارقین سے مراد خوارج ہیں اور یہ سنیوں کی کتابوں میں بکثرت مذکور ہے دونہ

اے گروہ مردم یہ علی ہے میرا بھائی اور میرا وصی اور یاد رکھنے والا میرے علم کا اور خلیفہ میرا میری امت پر
اور تفسیر کرنے والا کتاب اللہ عزوجل کا اور بلانے والا طرف اوسکے اور عمل کرنے والا ساتھ اوسکے جس سے
کہ اللہ کو خوشی ہے اور لڑنے والا دشمنان خدا سے اور یاری کرنے والا طاعت خدا پر اور منع کرنیوالا
اوسکی معصیت سے یہی خلیفہ رسول خدا کا اور امیر مومنون کا اور امام ہدایت کرنے والا اور قتل کرنیوالا
ناکثین و قاسطین [illegible] ساتھ یقین کے بحکم خدا کہتا ہون مین کہ نہین بدلی جاتی ہے بات میرے پاس ساتھ
حکم پروردگار میرے کے کہتا ہون مین کہ اے اللہ دوست رکھ اوسکو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن
رکھ اوسکو کہ جو دشمن رکھے علی کو اور لعنت کر اوس شخص پر جو انکار کرے اوسکا اور غضب نازل کر اوس شخص پر
کہ جو انکار کرے اوسکے حق کا اے اللہ تحقیق تو نے نازل کیا اوپر میرے یہ امر کہ امامت بعد میرے واسطے
علی کے ہے کہ جو [illegible] اولی ہے [illegible] بیان کرنے میرے کے اس بارے کو اور نصب کرنے میرے کے اوسکو
[illegible] کہ کامل کیا تو نے واسطے [illegible] دن کے اونکے دین کو اور تمام کیا تو نے اوپر [illegible] نعمت کو
اور راضی ہوا تو اونکے [illegible] دین اسلام سے پس فرمایا [illegible] اور جو شخص کہ طلب کرے
سوا اسلام کے کوئی دین تو نہ قبول کیا جائیگا اوس سے اور وہ شخص آخرت مین ہے نقصان پانے
والون مین سے اے اللہ میرے [illegible] تجھکو گواہ کرتا ہون [illegible] گواہ [illegible] کہ تحقیق پہونچا دیا مین نے
[illegible] معاشر الناس انما اکمل اللہ عزوجل دینکم بامامته فمن لم
یأتم به وبمن یقوم مقامه من ولدی من صلبه الی یوم القیمة والعرض علی اللہ
عزوجل فاولئک الذین حبطت اعمالهم وفی النار هم فیها خالدون لا یخفف
عنهم العذاب ولا هم ینظرون ترجمہ اے گروہ مردم سوا اسکے نہین ہے کہ کامل کیا ہے
اللہ عزوجل نے تمہارے دین کو بسبب اوسکی امامت کے پس جو شخص کہ نہ امام سمجھے اوسکو اور
اوس شخص کو کہ جو اوسکا قائم مقام ہو میری اولاد مین سے کہ جو علی کی پشت سے ہوگی قیامت تک اور
اوس دن تک کہ سامنے ہونگے لوگ اللہ عزوجل کے پس یہ لوگ کہ جو علی اور اوسکی اولاد کو امام نہ سمجھین ایسے
لوگ ہین کہ برباد ہوگئے اعمال اونکے اور آتش جہنم مین وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہین نہ کم کیا جائیگا او

عذاب اور نہ وہ لوگ مہلت دیے جائینگے **حدیث** معاشر الناس هذا علی انصرکم لی واحقکم بی واقربکم الی واعزکم علی واللّٰہ عزوجل وانا عنہ راضیان وما نزلت آیۃ رضی الا فیہ وما خاطب اللّٰہ الذین آمنوا الا بدأ بہ ولا نزلت آیۃ المدح فی القرآن الا فیہ ولا شہد اللّٰہ بالجنۃ فی ھل اتی علی الانسان الا لہ ولا انزلها فی سواہ ولا مدح بها غیرہ ترجمہ اے گروہ مردم یہ علی ہے کہ تم سے زیادہ میری مدد کرنیوالا ہے اور تم سے زیادہ میرا اور اوسکا حق ہے اور تم سے زیادہ میرا قریب ہے اور تم سے زیادہ مجکو عزیز ہے اور اللہ عزوجل اور میں دونوں اوس سے راضی ہیں اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت رضامندی کی مگر اوسکی باب میں اور نہیں خطاب کیا اللہ نے مومنوں سے مگر ابتدا کی ساتھ اوسکے اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت مدح کی قرآن میں مگر اوسی کے باب میں اور نہیں گواہی دی اللہ نے ساتھ جنت کے بیچ سورہ ہل اتی علی الانسان کے مگر واسطے اوسکے اور نہیں نازل کیا اللہ نے اس سورہ کو سوا اوسکے اور کسی کے باب میں اور نہیں مدح کی اللہ نے ساتھ اس سورہ کے اوسکے غیر کی **حدیث** معاشر الناس هو ناصر دین اللّٰہ والمجادل عن رسول اللّٰہ وهو التقی النقی الهادی المهدی نبیکم خیر نبی ووصیکم خیر وصی وبنوہ خیر الاوصیاء ترجمہ اے گروہ مردم وہ مدد کرنیوالا ہے دین خدا کا اور لڑنے والا ہے رسول خدا کی طرف سے اور وہ پاک و پاکیزہ ہے ہدایت کرنے والا ہے ہدایت پانے والا ہے نبی تمہارا اچھا نبی ہے اور وصی تمہارا اچھا وصی ہے اور اولاد اوسکی اچھی اوصیا ہیں **حدیث** معاشر الناس ذریۃ کل نبی من صلبہ وذریتی من صلب علی ترجمہ اے گروہ مردم ذریت ہر نبی کی اوسکی نسب سے ہے اور ذریت میری علی کی نسب سے ہے **حدیث** معاشر الناس ان ابلیس اخرج آدم من الجنۃ بالحسد فلا تحسدوہ فتحبط اعمالکم وتزل اقدامکم فان آدم اهبط الی الارض بخطیئۃ واحدۃ وهو صفوۃ اللّٰہ عزوجل فکیف بکم وانتم انتم ومنکم اعداء اللّٰہ الا انہ لا یبغض علیا الا شقی ولا یتوالی علیا الا تقی ولا یومن بہ الا مومن مخلص فی علی واللّٰہ نزلت سورۃ والعصر بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم والعصر ان الانسان لفی خسر الخ

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق ابلیس نے نکلوادیا آدم کو جنت سے بسبب حسد کے پس حسد کرو تم لوگ علی سے پس برباد ہو جاینگے اعمال تمہارے اور لغزش کھا جاینگے قدم تمہارے اس سبب سے کہ تحقیق آدم اوتارے گئے طرف زمین کے ساتھ ایک خطا کی حالانکہ وہ برگزیدہ تھے اللہ عزوجل سے پس کیا حال ہوگا تمہارا حالانکہ تم تم ہی ہو اور تم میں سے دشمنان خدا بھی ہیں آگاہ ہو کہ نہیں بغض رکھتا ہے علی سے مگر شقی اور نہیں دوست رکھتا ہے علی کو مگر پرہیزگار اور نہیں ایمان لاتا ہے ساتھ اوسی علی کے مگر مومن مخلص اور علی ہی کے باب میں واللہ نازل ہوا ہے سورہ والعصر حدیث

معاشر الناس قد استشھدت اللہ وبلغتکم رسالتی وما علی الرسول الا البلاغ المبین ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق گواہ کیا ہے میں نے اللہ کو اور پہونچادی میں نے تمکو اپنی رسالت اور نہیں ہے اوپر رسول کے مگر پہونچا دینا ظاہر حدیث معاشر الناس اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ترجمہ اے گروہ مردم ڈرو تم اللہ سے جو حق ڈرنے کا ہے ورنہ مرو تم مگر ایسی حالت میں کہ تم مسلمان ہو حدیث معاشر الناس اٰمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزل معہ من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا معاشر الناس النور من اللہ عزوجل فی ثم مسلوک فی علی ثم فی النسل منہ الی القائم المھدی الذی یاخذ بحق اللہ وبکل حق ھو لنا لان اللہ عزوجل قد جعلنا حجۃ علی المقصرین والمعاندین والمخالفین والخائنین والاثمین والظالمین من جمیع العالمین ترجمہ ای گروہ مردم ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور ساتھ ایسے نور کے کہ نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسی رسول کے قبل اسکے کہ بگاڑدیں ہم موہوں کو پس پھیردیں ہم اونکو پشتوں کی طرف ای گروہ مردم نور اللہ عزوجل کی طرف سے مجھمیں ہے اور بعد اوسکے جاری کیا جاےگا علی میں پھر اوسکی نسل میں قائم مہدی تک وہ ایسا ہوگا کہ عوض لے گا حق اللہ کا اور ہر ایسے حق کا کہ وہ ہمارے لیے ہے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے گردانا ہے ہمکو حجت تقصیر کرنے والوں پر اور عناد کرنے والوں پر اور مخالفت کرنیوالوں پر

شعلے مین من آتش جہنم مین سے اور البتہ بر انتقام سے تکبر کرنے والونکا آگاہ ہو کہ تحقیق وہ لوگ اصحاب صحیفہ مین پس
چاہیے کہ نظر کرے تم مین سے کوئی شخص صحیفے مین فرمایا حضرت امام محمد باقر نے کہ پس تحقیق سبب گریہ پر
بات تمنائی بعض کے دینین سے امر صحیفہ کا **حدیث** معاشر الناس انی ادعها امامة ووراثة
فی عقبی الی یوم القیمة وقد بلغت ما امرت بتبلیغه حجة علی کل حاضر
وغائب وعلی کل احد ممن شهد او لم یشهد ولد او لم یولد فلیبلغ الحاضر
الغائب والوالد الولد الی یوم القیامة وسیجعلونها ملکا اغتصابا الا لعن الله
الغاصبین والمغتصبین وعندها سنفرغ لکم ایها الثقلان فیرسل علیکما
شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران **ترجمہ** اے گروہ مردم تحقیق کہ مین چھوڑتا ہون اوسکو امامت
اور وراثت اپنی اولاد مین روز قیامت تک اور تحقیق پہونچا دیا مین نے اوس چیز کو کہ مامور ہوا تھا مین اوسکے
پہونچانے کے لیے یہ حجت ہے ہر حاضر پر اور غائب پر اور ہر شخص پر اون لوگون مین سے کہ جو موجود ہین یا نہین موجود
ہین پیدا ہوئے ہین یا نہین پیدا ہوئے ہین پس چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو اور باپ بیٹے کو قیامت تک
اور عنقریب کر دینگے لوگ اوسی امامت کو ملک از روئے غصب کے آگاہ ہو کہ لعنت کی ہے اللہ نے غصب
کرنے والون پر اور چھین لینے والون پر اور اوسوقت اس آیت کا مضمون صادق ہوگا **ترجمہ آیت**
عنقریب فارغ ہونگے ہم تمھارے واسطے اے گروہ جن وانس پس بھیجا جائیگا اوپر تم دونون کے شعلہ
آگ کا اور دھوان پس نہ بدلہ لے سکوگے تم دونون **حدیث** معاشر الناس ان الله عز وجل لم
یکن لیذرکم علی ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان الله لیطلعکم علی الغیب
ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق اللہ عز وجل نہ چھوڑیگا تمکو اوس حالت پر کہ جسپر تم ہو یہانتک کہ جدا کر دے
ناپاک کو پاک سے اور نہین مطلع کرتا ہے تمکو اللہ اوپر غیب کے **حدیث** معاشر الناس انه ما من قریة
الا والله مهلکها بتکذیبها وکذلک یهلک القری وهی ظالمة کما ذکر الله تعالی و
هذا علی امامکم وولیکم وهو مواعید الله والله یصدق ما وعده ترجمہ اے گروہ مردم
تحقیق کوئی قریہ ایسا نہین ہے کہ اللہ بسبب اوسکی تکذیب کے اوسکا ہلاک کرنیوالا نہو اور یہی طرح ہلاک کرتا ہے

اللہ قربون کو دیکھا لیا وہ ظلم کرنے والے ہوں جیسا کہ ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہ علی تمھارا امام ہے
اور تمھارا ولی ہے اور اوس سے ابتین وعدے اللہ کے پورے ہوئے میں اور اللہ اپنے وعدے کو
سچ کرتا ہے حدیث معاشر الناس قد ضل قبلکم اکثر الاولین واللہ لقد اهلک الاولین
وهو مهلك الاخرين كذلك نفعل بالمجرمين ويل يومئذ للمكذبين
ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق گمراہ ہوگئے تم سے پیشتر اکثر لوگ کہ جو پہلے تھے اور اللہ نے تحقیق ہلاک
کیا پہلوں کو اور وہ ہلاک کرنیوالا ہے پچھلوں کا اسی طرح کرتا ہے اللہ ساتھ گنہگاروں کی عذاب ہے
قیامت کی دن واسطے تکذیب کرنے والوں کے حدیث معاشر الناس ان الله قد امرنی ونهانی
وقد امرت عليا ونهيته فعلم الامر والنهي من ربه عز وجل فاسمعوا امره وتسلموا
واطيعوه تهتدوا وانتهوا لنهيه ترشدوا وصيروا الى مراده ولا تتفرق بكم
السبل عن سبيله انا الصراط المستقيم الذى امركم باتباعى ثم على من بعدى
ثم ولدى من صلبه ائمة يهدون الى الحق وبه يعدلون ثم قرأ الحمد لله رب العالمين
الى اخرها وقال فى نزلت وفيهم نزلت ولهم عمت واياهم خصت اولئك اولياء الله
لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الا ان حزب الله هم الغالبون ۝ الا ان
اعداء على هم اهل الشقاق والنفاق وهم العادون والحادون
واخوان الشياطين الذين يوحى بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا
الا ان اولياءهم الذين ذكرهم الله فى كتابه فقال عز وجل لا تجد قوما
يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله الى اخر الاية الا ان
اولياءهم الذين وصفهم الله عز وجل فقال الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم
اولئك لهم الامن وهم مهتدون الا ان اولياءهم الذين وصفهم الله عز وجل
فقال الذين يدخلون الجنة امنين وتتلقاهم الملئكة بالتسليم ان طبتم فادخلوها
خالدين الا ان اولياءهم الذين قال الله عز وجل لهم يدخلون الجنة

بغیر حساب الا ان اعداءهم یصلون سعیرا الا ان اعداءهم الذین یسمعون
لجهنم شهیقا وهی تفور ولها زفیر کلما دخلت امة لعنت اختها الا ان
ان اعداءهم الذین قال الله عزوجل کلما القی فیها فوج سألهم خزنتها الم یأتکم نذیر الایة الا ان
اولیاءهم الذین یخشون ربهم بالغیب لهم مغفرة واجر کبیر ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق اللہ نے مجھکو امر فرمایا اور
نہی فرمایا اور میں نے علی کو امر کیا اور نہی کی پس جان لیا اوسنے امر و نہی کو اپنے پروردگار عزوجل کیطرف سے
پس سنو تم لوگ اوسکے حکم کو تاکہ سالم رہو تم اور اطاعت کرو تم اوسکی تاکہ ہدایت پاؤ تم اور باز رہو تم بسبب
اوسکے منع کرنے کے پس رشد پاؤ تم اور جاؤ تم طرف اوسکی مراد کی اور نہ متفرق کردین تمکو راستے اوسی علی کی
راہ سے میں صراط مستقیم ہون کہ حکم کیا ہے اللہ نے میری پیروی کرنیکا پھر علی میرے بعد صراط مستقیم ہے
پھر میری اولاد ہے کہ جو علی کی نسل سے ہے وہ لوگ ایسے امام ہین کہ ہدایت کرینگے ساتھ حق کے اور ساتھ اوسکی
حق کے عدل کرینگے بعد اوسکے پڑھا حضرت نے الحمد للہ رب العالمین آخر سورہ تک اور فرمایا کہ میرے
باب مین یہ سورہ نازل ہوئی ہے اور اونھین ائمہ کے باب مین نازل ہوا ہے اور اونکے واسطے عام ہے
اور اونھین کے لیے مخصوص ہے وہ لوگ دوست ہین خدا کے کہ نہ خوف ہے اونپر اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے
یعنی قیامت مین آگاہ ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کا جو ہے وہی لوگ غالب ہین یعنی حجت و برہان کی راہ سے
آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی کے وہی لوگ اہل شقاوت مین اور اہل نفاق مین اور وہی لوگ دشمنان خدا اور رسول
ہین اور بھائی ہین شیطانون کے ڈالا کرتے ہین بعض اونکے طرف بعض کی زرخرفات باتون کو جو فریب
دینے والے ہین آگاہ ہو کہ دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ ذکر کیا ہے اونکا اللہ نے اپنی کتاب
مین پس فرمایا ہے اللہ عزوجل نے ترجمہ آیت نہ پاویگا تو ایسے لوگون کو کہ ایمان لاتے ہین ساتھ
اللہ کے اور روز قیامت کے کہ دوست رکھتے ہون وہ لوگ اوس شخص کو کہ دشمن رکھتا ہو اللہ کو اور اوسکے
رسول کو آخر آیت تک آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ وصف کیا ہے اون کا
اللہ عزوجل نے پس فرمایا ہے ترجمہ آیت جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نہین ملایا ہے اونھون نے
اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے اونھین لوگون کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہین

آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی و ائمہ کے وہ لوگ ہیں کہ وصف کیا ہے اونکا اللہ عزوجل نے پس فرمایا ہے
ترجمہ آیت کہ وہ لوگ بس ہیں کہ داخل ہونگے جنت میں درانحالیکہ بیخوف ہونگے اور ملاقات کرینگے
اونسے فرشتے ساتھ تسلیم کے اور یہ کہینگے کہ پاک و پاکیزہ ہوسے تم پس داخل ہو تم اوسی جنت میں
درانحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہو تم آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہیں کہ فرمایا ہے اللہ
عزوجل نے اونکے لیے کہ ترجمہ آیت داخل ہونگے وہ لوگ جنت میں بغیر حساب کے آگاہ ہو کہ تحقیق
دشمن علی اور ائمہ کے داخل ہونگے آتش دوزخ میں آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہیں کہ
سنینگے واسطے دوزخ کے آواز سخت درانحالیکہ وہی دوزخ جوش کھاتی ہوگی اور واسطے اونکے آواز
تند کی جسوقت کہ داخل کی جائیگی ایک جماعت لعنت کریگی اپنی بہن کو یعنی مثل اپنے دوسری جماعت کو
آخر آیہ تک آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہیں کہ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے ترجمہ آیت
جسوقت کہ ڈالی جائیگی بیچ اوس دوزخ کے گروہ فوج تو پوچھینگے اون لوگون سے کلید بردار اوسی دوزخ کے
کہ کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی پیغمبر آخر آیت تک آگاہ ہو کہ تحقیق دوست
علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہیں کہ ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے غائبانہ اونکے واسطے بخشش ہے اور اجر
عظیم ہے **حدیث** معاشر الناس شتان ما بین الجنۃ والسعیر عدونا من ذمہ اللہ ولعنہ
ولیّنا من مدحہ اللہ واحبہ ترجمہ اے گروہ مردم بہت فرق ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے
دشمن ہمارا وہ شخص ہے کہ مذمت اوسکی کی ہے اللہ نے اور لعنت کی ہے اوسپر اور دوست ہمارا وہ شخص ہے
کہ مدح کی ہے اوسکی اللہ نے اور دوست رکھا ہے اوسکو **حدیث** معاشر الناس الا انی منذر و
علی ہاد ترجمہ اے گروہ مردم آگاہ ہو کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علی ہدایت کرنے والا **حدیث**
معاشر الناس انی نبی و علی وصی الا ان خاتم الائمۃ منا القائم المہدی الا انہ
الظاہر علی الدین الا انہ المنتقم من الظالمین الا انہ فاتح الحصون وہادمہا الا انہ قاتل
کل قبیلۃ من اہل الشرک الا انہ مدرک بکل ثار لاولیاء اللہ الا انہ الناصر لدین اللہ
الا انہ الغراف من بحر عمیق الا انہ یسم کل ذی فضل بفضلہ وکل ذی جہل بجہلہ

الا انه خیرة الله ومختاره الا انه وارث کل علم والمحیط به الا انه المخبر عن ربه
عز وجل والمنبه بامر ایمانه الا انه الرشید السدید الا انه المفوض الیه الا انه قد بشر
به من سلف بین یدیه الا انه الباقی حجة ولا حجة بعده ولا حق الا معه ولا نور الا عنده الا انه لا
غالب له ولا منصور علیه الا انه ولی الله فی ارضه وحکمه فی خلقه وامینه فی سره وعلانیته

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق مین نبی ہون اور علی وصی ہے آگاہ ہو کہ خاتم ائمہ ہم مین سے قائم مہدی ہے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ غالب ہونے والا ہے سب دینون پر آگاہ ہو کہ تحقیق وہ بدلہ لینے والا ہے ظالمون سے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ فتح کرنے والا ہے قلعون کا اور منہدم کرنے والا ہے اونکا آگاہ ہو کہ تحقیق وہ قتل کرنے والا ہے
ہر قبیلہ کا اہل شرک سے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ بدلا لینے والا ہے ہر خون کا واسطے دوستان خدا کے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ مددگار ہونے والا ہے دین خدا کی آگاہ ہو کہ وہ جا بجا بھرنے والا ہے دریائے عمیق علم و معرفت سے
آگاہ ہو کہ تحقیق وہ نشان کر دیگا ہر صاحب فضل کو ساتھ اوسکے فضل کے اور ہر صاحب جہل کو ساتھ
اوسکی جہالت کے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ برگزیدہ ہے اللہ کا اور چنا ہوا ہے اوسکی جانب سے آگاہ ہو کہ تحقیق
وہ وارث ہے ہر علم کا اور احاطہ کیے ہوئے ہے ساتھ اوسکے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ خبر دینے والا ہے اپنے پروردگار
عز و جل کی جانب سے اور آگاہ کرنے والا ہے امر ایمان کو اوسکے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ رہنما ہے مستحکم آگاہ ہو کہ تحقیق
سپرد کیا گیا ہے طرف اوسکی امر ہدایت آگاہ ہو کہ تحقیق بشارت دی ہے ساتھ اوسکے اون لوگون نے کہ جو اوس سے
پہلے گذرے ہین آگاہ ہو کہ تحقیق وہ باقی ہے ازروے حجت کے اور کوئی حجت اوسکے بعد نہین ہے و نیز
حق مگر اوسکے ساتھ اور نہین ہے نور مگر اوسکے پاس آگاہ ہو کہ تحقیق نہین ہے کوئی غالب اوس پر اور نہ
نصرت دیا ہوا اوس پر آگاہ ہو تحقیق کہ وہ ولی اللہ کا ہے اوسکی زمین مین اور حاکم ہے اوسکی جانب سے اوسکی
خلق مین اور امین اوسکا ہے باطن اور ظاہر مین حدیث معاشر الناس قد بینت لکم و افہمتکم
وهذا علی یفهمکم بعدی الا وان عند انقضاء خطبتی ادعوکم الی مصافقتی علی
بیعته والاقرار به ثم مصافقته بعدی الا وانی قد بایعت الله وعلی
قد بایعنی وانا اخذکم بالبیعة له عن الله عز وجل ومن

نکث فانما ینکث علی نفسه الآیۃ ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق کہ بیان کردیا مین نے واسطے تمہارے اور سمجھادیا تمکو اور یہ علیؑ ہے کہ سمجھائیگا تمکو میرے بعد آگاہ ہو کہ تحقیق بعد ختم ہونے اپنے اس خطبہ کے دعوت کرونگا مین تمہاری طرف اپنی مصافحہ کے اور بیعت علیؑ کے اور اوپر اقرار کے ساتھ اوسکے پھر طرف اوسکے مصافحہ کے بعد اپنے آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت کی ہے مین نے اللہ کی یعنی اوسکی متابعت قبول کی ہے اور علیؑ نے میری بیعت کی ہے اور مین تم سے علیؑ کیواسطے بیعت لیتا ہون اللہ عَزَّ وجل کیجانب سے اور جو شخص کہ توڑیگا پس سوا اسکے نہین ہے کہ توڑیگا اپنے نفس کی ضرر کے لیے الآیہ **حدیث**

معاشر الناس ان الحجّ والعمرۃ من شعائر اللہ فمن حجّ البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما الآیۃ معاشر الناس حجّ البیت فما ورد ہ اھل البیت الا استغنوا ولا تخلفوا عنہ الا افتقروا معاشر الناس ما وقف بالموقف مومن الا غفر اللہ لہ ما سلف من ذنبہ الی وقتہ فاذا انقضت حجتہ استونف عملہ معاشر الناس الحجاج معانون ونفقاتہم مخلفۃ واللہ لا یضیع اجر المحسنین معاشر الناس حجوا البیت بکمال الدین والتفقہ ولا تنصرفوا عن المشاھد الا بتوبۃ واقلاع

ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق حج اور عمرہ نشانیون سے ہین اللہ کے پس جو شخص کہ حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ بجالاوے تو نہین ہے کوئی گناہ اوپر اوسکے یہ کہ طواف کرے اون دونون مین یعنی درمیان صفا و مروہ کے اے گروہ مردم حج کرو خانہ کعبہ کا پس نہین وارد ہوتے ہین اوسمین کوئی اہل خاندان مگر یہکہ تونگر ہو جاتے ہین وہ لوگ اور نہین باز رہتے ہین اوس سے کوئی اہل خاندان مگر یہ کہ فقیر ہو جاتے ہین وہ لوگ ای گروہ مردم نہین کھڑا ہوتا ہے موقف حج مین کوئی مومن مگر بخش دیتا ہے اللہ اوسکے واسطے جو کچھ کہ گذر چکا ہے اوسکے گناہون سے اوسوقت تک پس جسوقت کہ کامل ہوئی حج اوسکا تو نیا ہو جاتا ہے عمل اوسکا یعنی پہلے گناہ سب بخشدیے جاتے ہین اور نئے سرے سے اوسکے گناہونکا حساب ہوتا ہے ای گروہ مردم حج کرنے والے مدد کیے جاتے ہین اور روزی اونکی باقی رکھی جاتی ہے اور اللہ نہین ضائع کرتا ہے ثواب نیکوکارونکا اے گروہ مردم حج کرو خانہ کعبہ کا ساتھ

کمال دین کے اور عقل کے اور نہ پھر و تم مشاہدے کر ساتھ توبہ کے اور گناہوں سے باز رہنے کے

حدیث معاشر الناس اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ کما امرکم اللہ عزّ وجلّ لئن طال علیکم الامد فقصرتم او نسیتم فعلیّ ولیّکم ومبین لکم الذی نصبہ اللہ عزّ وجلّ بعدی ومن خلقہ اللہ منی ومنہ یخبرکم بما تسئلون عنہ ویبین لکم ما لا تعلمون الا ان الحلال والحرام اکثر من ان احصیہما واعرفہما فآمر بالحلال وانہی عن الحرام فی مقام واحد فامرت ان اخذ البیعۃ منکم والصفقۃ لکم بقبول ما جئت بہ عن اللہ عزّ وجلّ فی علیّ امیر المومنین والائمۃ بعدہ الذین ہم منی ومنہ امۃ قائمۃ منہم المہدی الی یوم القیامۃ الذی یقضی بالحق **ترجمہ** ای گروہ مردم قائم رکھو تم نماز کو اور ادا کرو تم زکوٰۃ کو جس طرح کہ حکم کیا ہے تمکو اللہ عزّ وجلّ نے البتہ اگر طول ہوگی تمہارے اوپر مدت تو قصور کروگے تم یا بھول جاؤگے تم پس علی تمہارا ولی ہے اور بیان کرنے والا ہے واسطے تمہارے ایسا ہے وہ کہ قائم کیا ہے اوسکو اللہ عزّ وجلّ نے میرے بعد اور اون لوگوں کو کہ پیدا کیا ہے اونکو اللہ نے مجھسے اور وہی علی سے بتائیگا تمکو علی جو کچھ کہ تم اوس سے پوچھوگے اور بیان کریگا تمہارے واسطے اوسکو کہ جو تم نجانتے ہوگے آگاہ ہو کہ تحقیق حلال اور حرام زیادہ ہیں اس سے کہ میں اونکا شمار کروں اور اونکو پہچنواؤں اور حکم کروں میں ساتھ حلال کے اور منع کروں میں حرام سے ایک مقام میں پس مامور ہوا ہوں میں کہ لوں میں بیعت تمسے اور مصافحہ واسطے تمہارے فائدے کے واسطے قبول کرنے اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو اللہ عزّ وجلّ کیجانب سے علی کے باب میں کہ جو امیر المومنین ہے اور ائمہ کے باب میں کہ جو اوسکے بعد مجھسے اور اوس سے پیدا ہونگے ایسا امام کہ جو قائم رہینگے قیامت تک اونھیں میں سے آویگا مہدی کہ جو حکم کریگا ساتھ حق کے

حدیث معاشر الناس وکل حلال دللتکم علیہ او حرام نہیتکم عنہ فانی لم ارجع عن ذلک ولم ابدل الا فاذکروا ذلک واحفظوا وتواصوا بہ ولا تبدلوہ ولا تغیروا الا وانی اجدد القول الا فاقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف

وانھوا عن المنکر الا وان راس الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ان تنتھوا الی
قولی وتبلغوہ من لم یحضر وتامروہ بقبولہ وتنھوہ عن مخالفتہ فانہ امر من اللہ
عزوجل ومنی ولا امر بمعروف ولا نھی عن المنکر الا مع امام ترجمہ ای گروہ مردم اور ہر حلال کہ
مین نے تمکو بتایا ہے اور ہر حرام جسکو مین نے تمکو اوس سے منع کیا ہے پس تحقیق مین نے کبھی
اوس سے رجوع نہین کی ہے اور کبھی اوسکو بدلا نہین ہے یعنی اوسمین تغیر اور تبدل نہین ہو سکتا
آگاہ ہو [illegible] یاد رکھو اسکو اور حفظ کرو اسکو اور وصیت کرو ایک دوسرے کو ساتھ اوسکے اور نہ بدلو
اوسکو اور نہ تغیر کرو اوسکو آگاہ ہو کہ مین البتہ قول کی تجدید کرتا ہون آگاہ ہو کہ برپا کرو نماز کو اور ادا کرو تم زکوۃ
کو اور حکم کرو تم ساتھ معروف کے اور نہی کرو تم منکر سے آگاہ ہو کہ تحقیق اصل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی یہ ہے
کہ تجاوز نکرو میرے قول سے اور پہنچا دو تم اسکو اوس شخص کو کہ جو موجود نہو اور حکم کرو تم اوسکو ساتھ
اوسکے قبول کرنے کے اور نہی کرو تم اوسکو اوسکی مخالفت سے اس سبب سے کہ یہ حکم ہے اللہ عزوجل کی جانب سے
اور میری جانب سے اور نہین ہے کوئی امر ساتھ کسی معروف کے اور نہی کسی منکر سے مگر ساتھ امام کے
معصوم کے معاشر الناس القرآن یعرفکم ان الائمۃ من بعدہ ولدہ وعرفتکم
انہ منی وانا منہ حیث یقول اللہ عزوجل وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ وقلت لن تضلوا ما ان تمسکتم بھما
ترجمہ اے گروہ مردم قرآن بتاتا ہے تمکو کہ تحقیق ائمہ بعد اوسکے اوسکی اولاد سے ہونگے اور مین نے
بھی تمکو بتادیا ہے کہ وہ اوسکا بھائی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون جسجگہ کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ گردانا
ابراہیم نے اوسکو ایسی بات کہ جو باقی رہنے والی ہے اوسکی اولاد مین اور کہہ چکا ہون مین کہ نہ گمراہ
ہوگے تم لوگ جب تک کہ تمسک کروگے تم ساتھ اونھین دونون کے یعنی ساتھ قرآن اور اہلبیت کے
حدیث معاشر الناس التقوی التقوی احذروا الساعۃ کما قال اللہ عزوجل ان زلزلۃ الساعۃ
شیء عظیم اذکروا الممات والحساب والموازین والمحاسبۃ بین یدی رب
العالمین والثواب والعقاب فمن جاء بالحسنۃ اثیب علیھا ومن جاء بالسیئۃ

لہ [illegible]

فلیس لہ فی الجنان نصیب ترجمہ ای گروہ مردم پرہیزگاری کرو تم پرہیزگاری کرو تم ڈرو تم قیامت کو جو با
کہ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کہ ترجمہ آیت زلزلہ قیامت کا ایک شے عظیم ہے یاد رکھو تم موت
کو اور حساب کو اور ترازوے اعمال کو اور محاسبہ کو سامنے پروردگار عالم کے اور ثواب کو اور عذاب
کو اس سے کہ جو شخص آئیگا نیکی کے ساتھ تو وہ ثواب پائیگا اور جو شخص آئیگا بدی کے ساتھ تو واسطے ویسے
بہشت میں کچھ حصہ نہ ہوگا حدیث معاشر الناس انکم اکثر من ان تصافقونی بکف واحد
و امرنی اللہ عزوجل ان اخذ من السنتکم الاقرار بما عقدت لعلی من امرۃ المومنین
ومن جاء بعدہ من الائمۃ منی ومنہ علی ما اعلمتکم ان ذریتی من صلبہ فقولوا
باجمعکم انا سامعون مطیعون راضون منقادون لما بلغت عن ربنا وربک فی امر علی
وامر ولدہ من صلبہ من الائمۃ نبایعک علی ذلک بقلوبنا وانفسنا والسنتنا وایدینا علی
ذلک نحیی ونموت ونبعث ولا نغیر ولا نبدل ولا نشک ولا نرتاب ولا نرجع من عہد
ولا ننقض المیثاق نطیع اللہ ونطیعک وعلیا امیر المومنین وولدہ الائمۃ الذین
ذکرتہم من ذریتک من صلبہ بعد الحسن والحسین الذین قد عرفتکم مکانہما
منی ومحلہما عندی ومنزلتہما من ربی عزوجل فقد ادیت ذلک الیکم وانہما
سیدا شباب اہل الجنۃ وانہما الامامان بعد ابیہما علی وانا ابوہما
قبلہ وقولوا اعطانا اللہ بذلک وایاک وعلیا والحسن والحسین والائمۃ
الذین ذکرت عہدا ومیثاقا ماخوذا لامیر المومنین من قلوبنا وانفسنا و
السنتنا ومصافقۃ ایدینا من ادرکہما بیدہ واقر بہما بلسانہ ولا نبغی بذلک
بدلا ولا نری من انفسنا عنہ حولا ابدا اشہدنا اللہ وکفی باللہ شہیدا وانت علینا بہ
شہید وکل من اطاع ممن ظہر واستتر وملائکۃ اللہ وجنودہ وعبیدہ
واللہ اکبر من کل شہید ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق تم لوگ اس سے بہت زیادہ ہو کہ مجھسے
ایک ہاتھ سے مصافحہ کرو اور مجھکو اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری زبانوں سے اقرار لوں

ساتھ اوس چیز کے کہ منعقد کی ہے مین نے واسطے علیؑ کے یعنی امارت مومنون کی اور جو لوگ کہ بعد اوسکے آئینگے یعنی ائمہ کہ جو مجھسے ہونگے اور علیؑ سے ہونگے بنابر اوسکے کہ آگاہ کر دیا ہے مین نے تمکو کہ تحقیق ذریت میری علیؑ کی پشت سے ہے پس کہو تم سب ملکے کہ ہم سننے والے ہین اطاعت کرنے والے ہین اونکی ہین تابعدار ہین واسطے اوس چیز کے کہ پہونچائی تو نے ہمارے اور اپنے پروردگار کیجانب سے علیؑ کے باب مین اور اوسکے اولاد کے باب مین کہ جو اوسکی پشت سے ہوگی یعنی ائمہ بیعت کرتے ہین ہم تیری اوپر اسکے اپنے دلون سے اور اپنی جانون سے اور اپنی زبانون سے اور اپنے ہاتھون سے اسی کے اوپر ہم زندہ رہینگے اور اسی پر مرینگے اور اسی پر محشور ہونگے اور نہ تغیر کرینگے ہم اور نہ بدلینگے ہم اور نہ شک کرینگے ہم اور نہ شبہہ کرینگے ہم اور نہ پھرینگے ہم عہد سے اور نہ توڑینگے ہم پیمان کو اطاعت کرینگے ہم اللہ کی اور اطاعت کرینگے ہم تیری اور علیؑ کی کہ جو امیر المومنین ہے اور اوسکی اولاد کی کہ جو ائمہ ہین جنکا کہ تو نے ذکر کیا ہے اپنی ذریت سے جو علیؑ کی پشت سے ہوگی بعد حسنؑ و حسینؑ کے ایسے ہین وہ دونون کہ مین نے بتلا دیا ہے تمکو اون دونون کا مرتبہ کہ جو مجھسے ہے اور مقام اون دونونکا کہ جو میرے نزدیک ہے اور رتبہ اون دونون کا کہ جو میرے پروردگار عزوجل کی جانب سے ہے پس تحقیق پہونچا دیا مین نے اوسکو تمہاری طرف اور اس بات کو کہ تحقیق وہ دونون سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور تحقیق وہ دونون امام ہین بعد اپنے باپ علیؑ کے اور مین اون دونون کا باپ ہون قبل علیؑ کے اور کہو تم لوگ کہ دیا ہمنے اللہ کو ساتھ اسکے اور تجھکو اور علیؑ کو اور حسنؑ کو اور حسینؑ کو اور اون ائمہ کو کہ جنکا تو نے ذکر کیا ہے عہد و پیمان کہ جو لیا گیا ہے واسطے امیر المومنینؑ کے اپنے دلون سے اور اپنی جانون سے اور اپنی زبانون سے اور مصافحہ سے اپنے ہاتھون کے جو شخص کہ پاوے اون دونون کو مصافحہ کرے اپنے ہاتھ سے اور اقرار کرے ساتھ اونکے اپنی زبان سے اور نہین طلب کرتے ہین ہم ساتھ اسکے بدلا اور نہین دیکھتے ہین ہم اپنے نفسون مین اس امر سے کبھی ہمیشہ گواہ کرتے ہین ہم اللہ کو اور اللہ کافی گواہ ہے اور تو بھی ہمارے اوپر ساتھ اس امر کے گواہ ہے اور سب لوگ گواہ ہین کہ جنھون نے اطاعت کی خواہ وہ ظاہر ہون خواہ پوشیدہ ہون اور فرشتے اللہ کے اور لشکر اوسکا اور بندے اوسکے

سب گواہ ہین اور اللہ بزرگ ہے ہر گواہ سے حدیث معاشر الناس ماتقولون فان اللہ یعلم کل صوت وخافیۃ کل نفس فمن اھتدی فلنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا و من بایع فانما یبایع اللہ ید اللہ فوق ایدیھم الی اخرہ ترجمہ ای گروہ مردم کیا کہتے ہو تم پس تحقیق اللہ جانتا ہے ہر آواز کو اور پوشیدہ بات کو ہر نفس کے پس جو شخص کہ ہدایت پاوے تو اوسی کے لیے نفع ہے اور جو شخص کہ گمراہ ہوجاوے تو سوا اسکے نہین ہے کہ گمراہ ہوتا ہے وہ اپنے نفس کے ضرر پہونچانے کو اور جو شخص کہ بیعت کرتا ہے پس سوا اسکے نہین ہے کہ وہ بیعت کرتا ہے اللہ کی دست قدرت اللہ کا اوپر ہے اونکے ہاتھون کے حدیث معاشر الناس فاتقوا اللہ وبایعوا علیا امیر المومنین والحسن والحسین والائمۃ کلمۃ طیبۃ باقیۃ یہلک اللہ من غدر ویرحم اللہ من وفی ومن نکث فانما ینکث علی نفسہ ترجمہ اے گروہ مردم پس ڈرو تم اللہ کو اور بیعت کرو تم علی کی کہ جو امیر المومنین ہین اور حسن کی اور حسین کی اور امامون کی کہ جو کلمہ طیبہ ہین باقی رہنے والے ہین ہلاک کریگا اللہ اوس شخص کو کہ جو غدر کرے اور رحم کریگا اللہ اوس شخص پر کہ جو وفا کرے اور جو شخص کہ توڑیگا بیعت کو پس سوائے اسکے نہین ہے کہ توڑیگا اپنے نفس کے ضرر کے لیے آخر آیہ تک حدیث معاشر الناس قولوا الذی قلت لکم وسلموا علی علی بامرۃ المومنین وقولوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر وقولوا الحمد للہ الذی ھدنا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدنا اللہ الخ ترجمہ اے گروہ مردم کہو تم لوگ اوس بات کو کہ جو مین نے کہی ہے واسطے تمہارے اور سلام کرو اوپر علی کے ساتھ امیر ہونے مومنون کے اور کہو تم کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے بخشش طلب کرتے ہین ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف بازگشت ہے اور کہو تم لوگ کہ حمد اللہ ہی کے لیے ہے کہ جسنے ہدایت کی ہمارے واسطے اس امر کے اور نہین تھے ہم کہ ہدایت پاتے اگر نہ ہدایت کرتا ہماری اللہ آخر آیہ تک حدیث معاشر الناس ان فضائل علی بن ابیطالب عند اللہ عزوجل وقد انزلھا فی القرآن اکثر من ان احصیھا فی

مقام واحد فمن انباکم بھا وعرفھا فصدقوہ ٭

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق کہ فضائل علی بن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اللہ عزوجل کے ہین اور تحقیق نازل کیاہے اللہ نے اونھین فضائل کو قرآن مین زیادہ اس سے کہ مین شمار کرون اونکا ایک مقام مین پس جو شخص کہ خبر دیوے تمکو اون فضائل کی اور تعریف کرے اونکی تو تصدیق کرو تم اونکی حدیث معاشر الناس من یطع اللہ ورسولہ وعلیا والائمۃ الذین ذکرتھم فقد فاز فوزا عظیما ٭ ترجمہ اے گروہ مردم جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور علی کی اور اون اماموں کی کہ ذکر کیا ہے مین نے اونکا پس تحقیق رستگاری پائی اوسنے رستگاری عظیم حدیث معاشر الناس السابقون السابقون الی مبایعتہ وموالاتہ والتسلیم علیہ بامرۃ المومنین اولئک ھم الفائزون فی جنات النعیم ترجمہ اے گروہ مردم سابقین وہ لوگ ہین کہ جو سبقت کرنے والے ہین طرف بیعت کرنے علی کے اور اونکی ولایت کی اور سلام کرنے کے اوپر اوسکے بسبب امیر ہونے مومنون کے وہی لوگ پہونچنے والے ہین جنات نعیم مین حدیث معاشر الناس قولوا ما یرضی اللہ بہ عنکم من القول وان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فلن یضر اللہ شیئا اللھم اغفر للمومنین واغضب علی الکافرین والحمد للہ رب العالمین ترجمہ اے گروہ مردم کہو تم اوس بات کو کہ راضی ہو اللہ بسبب اوسکے تم لوگون سے تمھارے قول سے اور اگر کافر ہو جاوگے تم لوگ اور سب لوگ کہ جو زمین مین ہین تو نقصان نہ پہونچیگا اللہ کو کچھ بھی اے میرے اللہ بخشدے تو مومنون کو اور غضب کر تو کافرون پر اور حمد اللہ ہی کے لیے ثابت ہے کہ جو پروردگار ہے عالم کا حدیث فنادتہ القوم سمعنا واطعنا علی امر اللہ وامر رسولہ بقلوبنا والسنتنا وایدینا وتداکوا علی رسول اللہ وعلی علی علیہ السلام فصافقوا بایدیھم فکان اول من صافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ الاول والثانی والثالث والرابع والخامس وباقی

المهاجرون والانصار وباقی الناس علی طبقاتهم وقدر منازلهم
الی ان صلیت المغرب والعتمة فی وقت واحد وواصلوا البیعة
والمصافقة ثلثا ورسول الله صلی الله علیه واله یقول
کلما بایع قوم الحمد لله الذی فضلنا علی جمیع العالمین
وصارت المصافقة سنة ورسمًا یستعملها من لیس له حق فیها

ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے جناب رسول خدا کو پکار کے کہا کہ ہمنے
اور جماعت کی ہمنے خدا کے حکم کی اور اوسکے رسول کے حکم کی سب تابع ہیں دلوں کے اور زبانوں کے اور
ہاتھوں کے اور ازدحام کیا اون لوگوں نے اوپر رسول خدا کے اور اوپر علی کے پس مصافحہ کیا اپنے ہاتھوں سے
پس پہلے مصافحہ کیا رسول خدا سے پہلے نے پھر دوسرے نے پھر تیسرے نے پھر چوتھے نے پھر پانچویں نے پھر
باقی مہاجرین و انصار نے پھر باقی اور لوگوں نے موافق اپنے گروہوں کے اور موافق اپنے مرتبوں کے یہانتک
کہ پڑھی گئی نماز مغرب و عشا کی ایک وقت میں اور پہونچایا اون لوگوں نے بیعت و مصافحہ کو ثلث شب تک
اور رسول خدا فرماتے تھے جب لوگ بیعت کرتے تھے کہ حمد اللہ ہی کے لیے ثابت ہے کہ جسنے فضیلت دی ہمکو
تمام عالم پر اور ہو گیا مصافحہ سنت اور رسم کہ استعمال کرتے ہیں اوسکا وہ شخص بھی کہ جسکے لیے خلافت اور امامت
میں کوئی حق نہیں ہے انتہی الحمد للہ رب العالمین کہ یہ خطبہ مبارکہ مع ترجمہ ختم ہوا اب میں حضرات سنت
و جماعت سے عموماً اور مولوی صاحب سے خصوصاً پوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں کو پھر ایمان لانے میں کیا عذر ہے
کیا آپ لوگ بغور و تامل و تدبر نہیں فرماتے کہ ہر لفظ اسکی جواہر آبدار ہے اور ہر سطر اسکی [illegible]
اور خود ہی فصاحت و بلاغت شاہد ہے کہ یہ قول رسول کریم ہے اگر آپ لوگ یہ عذر پیش کیجیے گا کہ یہ خطبہ
شیعوں کی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے ہم اسکا اعتبار نہیں کر سکتے تو پھر آپ کو بھی ان حرکات سخیفہ سے
توبہ کرنا لازم ہوگا کہ کتب مناظرہ میں شیعوں کے مقابلہ میں بکثرت حدیثیں آپ اپنی کتابوں سے نقل
کرتے ہیں حالانکہ ہمارے اور آپکے نقل میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اوسکے بعض وجوہ تو ہم انشاء اللہ تعالی
دیباچہ میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وائمہ ہدی علیہم التحیۃ بالتفصیل [illegible] جیسا مناسب مقام ہوگا بشرط حیات

اس باب اول کے آخر مین لکھینگے لیکن یہان اسقدر کہتے ہین کہ جن حدیثون کو آپ فلان و فلان و فلان کے فضائل مین اپنی کتابون سے نقل فرماتے ہین اونکا کہین ہماری کتابون مین کچھ شائبہ بھی نہین ہے اور آپ ہی کی کتابین اونکی رد سے مملو ہین اور جو اس خطبے کو روایت امام معصوم علیہ السلام سے نقل کیا ہی تو اسکے بہت سی اجزا کہ جو اثبات امامت و خلافت و وصایت شاہ ولایت کے لیے کافی و وافی ہین آپ ہی کی کتب معتبرہ مین موجود ہین اور یہ واقعہ غدیر خم معروف و مشہور ہے پس اس خطبہ مبارکہ کی مثال آفتاب عالمتاب کی ہے کہ گو شپرہ اوسکو نہین دیکھ سکتے مگر اوسکا آشیانہ بھی اوسکی شعاع سے خالی نہین رہتا پس اب مین اس خطبہ شریفہ کے اجزاے مبارکہ کو کتب تفاسیر و احادیث و تواریخ اہل سنت و جماعت سے کہنا شروع کرتا ہون اور اسکے ثبوت کے لیے چند شعاع مقرر کرتا ہون شعاع اوّل اس بات کی اثبات مین کہ آیہ کریمہ یا ایّہا الرّسول بلّغ ما انزل الیک من ربّک الخ جو اس روایت شریفہ و خطبہ مبارکہ مین مذکور ہے وہ اسی واقعہ غدیر خم کی بابت نازل ہوا ہے اور یہ کتب معتبرہ حضرات سنیہ سے ثابت ہی چنانچہ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین اس آیہ کریمہ کے اسباب نزول مین فرماتے ہین اور تفسیر مذکور مطبوعہ بالیہ مصر جز ثالث کی ص ۶۳۶ مین یہ عبارت موجود ہی (العاشر) نزلت الآیۃ فی فضل علیّ بن ابیطالب علیہ السّلام ولمّا نزلت ہذہ الآیۃ اخذ بیدہ وقال من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ اللّٰہمّ وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر رضی اللّٰہ عنہ فقال ہنیئًا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ وہو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمّد بن علی۔

ترجمہ دسوین نازل ہوئی یہ آیت فضیلت مین علی ابن ابیطالب کے اور جس وقت کہ نازل ہوئی یہ آیت پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہے بارخدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسی علی کو پس ملاقات کی اونسے عمر نے پس کہا کہ گوارا ہو تمکو اے بیٹے ابوطالب کے کہ آج ہوے تم مولی میرے اور مولا ہر مومن اور مومنہ کے اور یہ قول ابن عباس اور براء بن عازب اور محمد بن علی یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

با ... انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ مین نے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم نقل کیا ہے وہ بروایت
حضرت امام محمد باقرؑ منقول ہے اور فخر رازی کے قول سے بھی اس آیت کا واقعہ غدیر خم
مین نازل ہونا انھین حضرت کے قول سے ثابت ہو گیا پس ان دونون روایتون مین کسقدر
موافقت ہے مزید بران یہ بھی ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب بھی اس امر کے
قائل ہین کہ یہ آیہ مبارکہ اسی واقعہ غدیر خم مین نازل ہوا ہے اس سے زیادہ اور ثبوت کیا ہو
الفضل ما شہدت بہ الاعداء اب اسکے بعد امام فخر رازی صاحب نے بنا بر ناصبیت جو کچھ اس مین
گفتگو کی ہے وہ مع اوسکے جواب کے جو مین لکھتا ہون قابل ملاحظہ اہل انصاف ہے فخر الدین رازی
صاحب اس عبارت منقولہ کے بعد بلا فاصلہ فرماتے ہین اور صفحہ مذکورہ مین یہ عبارت بھی مسطور ہے
واعلم ان هذه الروايات وان كثرت الا ان الاولى حمله على انه تعالى امنه من
مكر اليهود والنصارى وامره باظهار التبليغ من غير مبالاة منه بهم
وذلك لان ما قبل هذه الاية بكثير وما بعدها بكثير لما كان كلاما
مع اليهود والنصارى امتنع القاء هذه الاية الواحدة فى البين على وجه
تكون اجنبية عما قبلها وما بعدها ترجمہ اور آگاہ ہو کہ یہ روایتین اگرچہ کثرت سے ہون
لیکن یہ کہ بہتر ہے حمل کرنا اوسکا اس بات پر کہ تحقیق اللہ تعالی نے بے خوف کیا رسول خدا کو مکر یہود و نصاری
سے اور حکم کیا اون حضرت کو واسطے اظہار تبلیغ کے بے پروائی سے ساتھ اونھین یہود و نصاری کے
اور یہ اس سبب سے ہے کہ ماقبل اس آیت کا بکثرت اور مابعد اس آیت کا بکثرت جبکہ کلام ہے ساتھ
یہود و نصاری کے تو ممتنع ہے حمل کرنا اس ایک آیت کا درمیان مین اسی وجہ پر کہ جو اجنبی ہو پہلے
ماقبل اور مابعد سے انتہی یہ بندہ ضعیف ونحیف کہتا ہے کہ جب سنیون کے امام فخر رازی صاحب نے
حتما و جزما لکھدیا کہ حضرت امام محمد باقرؑ اس بات کے قائل ہین کہ یہ آیت حضرت علی بن ابیطالب کے باب مین
نازل ہوئی ہے تو پھر آپکے قول سے عدول کرکے کونسا ایسا مسلمان ہوگا کہ اونکی رائے سخیف پر
عمل کریگا حالانکہ عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب کا قول بھی انھون نے مطابق قول امام

معصوم علیہ السلام سے نقل کیا کوئی سنی صاحب اس بات کے قائل ہوجاوینگے کہ فخرالدین رازی حضرت
امام محمد باقر و عبداللہ بن عباس و براء بن عازب سے اعلم تھے اور تفسیر قرآن اور اسباب نزول کو اوس سے
زیادہ جانتے تھے اور اگر قائل ہونگے تو اظہار ناصبیت و عداوت اہلبیت رسالت کی ساتھ اونکو فضیلت
صحابہ سے بھی منکر ہونا پڑیگا اور فخر رازی نے جو اپنی طرف سے لکھی ہے وہ ناشی ہے اونکے عدم تدبر سے آیات
قرآنیہ مین اسلیے کہ بعضی آیتین کلام مجید مین ایسی ہین کہ وہ کسی اور باب مین نازل ہوئی ہین اور اونکے
ماقبل و مابعد کی آیتین اور باب مین نازل ہوئی ہین افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب
اقفالہا اور سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی قرآن شریف کو موافق تنزیل کے جمع نہین کرسکے
اور اوسکی ترتیب نہین درست کرسکے چنانچہ سورہ مکیہ مین آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ مین آیات مکیہ موجود ہین
اور کوئی سنی صاحب بھی اسکا انکار نہین کرسکتا اور یہ بحث بہت طول و طویل ہے یہان اسکے لکھنے کی
گنجایش نہین علاوہ اسکے کون عاقل و دیندار اس بات کو تسلیم کریگا کہ ابتداے اسلام مین جب جناب رسولخدا مکہ مین
تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش انواع اور اقسام کی ایذا آپکو دیتے تھے اور آپکے پاس اسقدر اعوان و انصار
موجود نہ تھے کہ اونکے شر کو آپسے دفع کرین اوسوقت اون لوگون کے شر سے آیۂ عصمت نازل نہوئی
اور مدینہ منورہ مین یہود و نصاری کے مکر سے حفاظت کی باب مین یہ آیت نازل ہوئی حالانکہ بہتیرے
مین مسلمان ہوچکے تھے اور یہود جو یثرب مین رہتے تھے اونکو یہ قوت و قدرت نہ تھی کہ آپسے میدان جنگ مین مقابلہ
کرسکین اسی سبب سے اون لوگون نے صلح کرلی تھی اور جب نقض عہد کیا تو جناب رسولخدا نے بعض کو اونمین سے
یثرب سے نکالدیا اور بعض کو قتل فرمایا اور ہمین شک نہین ہے کہ یہ آیت بعد استیصال یہود یثرب نازل ہوئی ہے
اور نصاری تو کبھی یثرب کے قریب بھی نہین رہتے تھے پس بعد ہجرت سواے اظہار امامت و خلافت علی بن ابیطالب
کوئی امر ایسا معلوم نہین ہوتا ہے کہ جو جب خوف رہا ہو اور اوس سے آیۂ عصمت کے نازل ہونے کی ضرورت
ہوئی ہو اس سبب سے کہ منافقین و معاندین جناب امیرالمومنین کثرت سے تھے اور ہر وقت مثل گرگ بغل و مار
آستین کے جناب رسول خدا کے ہمراہ رہتے تھے پس ان لوگون کے شر سے محفوظ رہنا بغیر حفاظت حق سبحانہ
و تعالی ممکن نہ تھا اور علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین لکھتے ہین جابر ابن

مطبع مصر مجلد ثانی ص ۲۹۸ سے مین یہ عبارت نقل کرتا ہون مگر مین اس سے مجبور ہون کہ کاتب نے غلطی سے ۲۹۸
کی جگہ ۲۹۰ لکھدیا ہے قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الایۃ اخرج ابو الشیخ
عن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی برسالۃ فضقت بہا
ذرعا وعرفت ان الناس مکذبی فوعدنی لابلغن او لیعذبنی فانزل یا ایھا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابو
الشیخ عن مجاھد قال لما نزلت بلغ ما انزل الیک من ربک قال یا رب انما انا واحد
کیف اصنع یجتمع علی الناس فنزلت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واخرج ابن ابی
حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الایۃ یا ایھا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب واخرج ابن
مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرء علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس

ترجمہ روایت کی ہے ابو الشیخ نے حسن سے کہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ تحقیق مبعوث کیا مجھکو اللہ نے ساتھ رسالت
کے پس دل تنگ ہوا مین بسبب اوسکے اور جانا مین نے کہ لوگ میری تکذیب کرینگے پس ڈرایا مجھکو اللہ نے
کہ ضرور تبلیغ رسالت کرون مین ورنہ اللہ عذاب کریگا مجھکو اور نازل کیا اللہ نے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک اور روایت کی ہے عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ
نے مجاہد سے کہ اوس نے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت بلغ ما انزل الیک الخ کہا رسول خدا نے
کہ اے پروردگار میرے سوائے اسکے نہین ہے کہ مین اکیلا ہون کیا کرونگا مین جمع ہوجاوینگے لوگ میرے مقرر
ہو جانے کو پس نازل ہوئی یہ آیت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اور اگر نہ کریگا تو تو نے نہین پہونچائی
رسالت اوسکی اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے کہ او نے
کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اوپر رسول خدا کے روز غدیر خم کے علی
بن ابی طالب کے باب مین اور روایت کی ہے ابن مردویہ نے ابن مسعود سے کہ اونھون نے کہا کہ ہم پڑھتے تھے سو

زمانے مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ
یعصمک من الناس ترجمہ ای رسول پہونچادے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہی تیری طرف تیرے پروردگار کی
جانب سے کہ تحقیق علی مولی مومنونکا ہی اور اگر نہ کریگا تو نہین پہونچائی تونے رسالت اوسکی اور اللہ حفاظت کریگا تیری
لوگون سے انتہی درمنثور کے اِس عبارت کی نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوے **فائدہ اولی** یہ ہے کہ
ممکن تہا کہ کوئی سنی صاحب ہمارے بیان کی حدیث ملاحظہ کرکے معترض ہوتے کہ حکم رب العزت و تبلیغ
رسالت مین جناب رسول خدا کا اسقدر تامل و تساہل کرنا کہ ایسی تاکید و تہدید کا موجب ہو بعید از عقل ہے
لیکن اب ان دونون پہلی روایتون کے مطالعہ کرنے کے بعد کہ جو علامہ سیوطی نے حسن اور مجاہد سے
نقل کی ہین یہ اعتراض شیعون پر نہین کرسکتے شاید کوئی صاحب یہ کہین کہ سنیون کی مذہب کی
بنا پر یہ اعتراض وارد نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ وہ عصمت انبیا کے قائل نہین اور جناب رسول خدا کو ایک
مجتہد سمجھتی ہین کہ کبھی اونکی رائے خطا پر ہوتی تھی اور کبھی صواب پر چنانچہ واعظ صاحب نے بھی اپنی کتاب
مجمع الاوصاف کی اکثر مقامات مین یہ لکھا ہے لیکن شیعون کے مذہب کی بنا پر یہ اعتراض مرتفع نہین
ہوسکتا اس سبب سے کہ وہ عصمت انبیا کے قائل ہین اور اول عمر سے آخر عمر تک سبکو گناہ و خطا سے بری سمجھتے
ہین پس جناب خاتم النبیین و افضل المرسلین کی نسبت کیونکر اسقدر تامل و تساہل حکم خدا مین تجویز کرینگے تو ہم یہ
جواب دینگے کہ یہ اعتراض اونکا ناشی ہوگا کمال نافہمی سے اس سبب سے کہ جو رسول خدا کو کچھ بھی پہچانتا ہوگا اور
قرآن و حدیث کو کسی قدر بھی سمجھتا ہوگا وہ اس بات کو تسلیم کریگا کہ تمام خلق کیلئے اعمال صالحہ کا حکم خالق کیطرف سے حسب درجہ
وارد ہوا ہے اور اونکے نہ بجا لانے مین اونکو کمین تخویف و تہدید لیکن جناب رسول خدا مین سب صفات
بدرجہ کمال پہونچے کہ آپ کو اونہین تخفیف کرنیکا حکم ہوتا تھا اس سبب سے کہ جناب باری عز اسمہ کو اپنے
حبیب کا زیادہ محنت و مشقت مین پڑنا گوارا نہ تھا چنانچہ بسبب کثرت عبادت و ریاضت کی حق سبحانہ
و تعالی آپ کو خطاب کرکے فرماتا ہے طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی ۝ الا تذکرۃ لمن
یخشی ترجمہ طہ (طہ ہمارے حضرت کا نام ہے قرآن مین مثل مدثر و مزمل و یسین کے)
نہین نازل کیا ہم نے تجھ پر قرآن کو اسواسطے کہ تو مشقت مین پڑے بلکہ اوس شخص کی نصیحت

کیو و سطے نازل کیا ہی کہ جو ذ ناہر دا انتہی سنیون کی تفسیر و نسے ثابت ہو کہ آپکی کثرت عبادت و ریاضت کے
سبب سے یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ او مین تخفیف کرین اور زیادہ محنت و مشقت مین نہ پڑین اور اسی طرح او نکا مکارم
اخلاق مین مثلاً آپکی کثرت جود و سخاوت کے سبب سے یہ آیت نازل ہوئی ولا تجعل یدک مغلولۃ الی
عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوماً محسوراً ترجمہ اور نہ رکھ تو اپنے ہاتھ کو بندہا
ہوا اپنی گردن کی طرف اور نہ کھول دے تو اوسکو بالکل کھول دینا پس بیٹھ رہیگا تو مذمت کیا ہوا مجبور انتہی
یعنی جب بالکل آدمی راہ خدا مین صرف کر ڈالیگا و محتاجون کو دیچکا اور کچھ باقی نہ رہیگا تو پھر جب کوئی سوال
کریگا تو اوسکے دینے سے مجبور ہو جائیگا اور وہ سائل بسبب اپنی کثرت احتیاج و قلت عقل و فہم کے ملامت
کریگا اور سنیونکی تفاسیر مین بھی اسی طرح کے مضامین لکھے ہوے ہین کہ اونسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کثرت
جود و سخا کے باعث سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اے ناظر کتاب جب تجھکو یہ معلوم ہوگیا تو اب آگاہ
ہو کہ مذموم یہ امر ہے کہ کوئی شخص اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کے سبب سے اللہ تعالی کی تعمیل حکم مین تامل
و تساہل کرے اور بظاہر ہے کہ امر خلافت و وصایت و امامت علی بن ابیطالب اور آپ کی اولاد امجاد
کا کہ جو مین اولاد و پیوند ہی باعث آپ کی سرور قلب و نور چشم کا تھا جس سے وہ ہوا کہ یہ تامل اتباع خواہش نفسانی کی
باعث سے نہ تھا بلکہ اور بہت سے مصالح و حکم پر مشتمل تھا کہ جنکو خدا و رسول بہتر جانتے ہین اور مین بعض وجوہ کو
کہ جو مستنبط ہین کلام خدا و رسول سے بقدر اپنے فہم و گنجائش مقام کے بیان کرتا ہون وجہ اول یہ ہے
کہ جسطرح اور مکارم اخلاق ذات قدسی صفات جناب رسول خدا صلعم و کائنات مین بدرجہ اتم و اکمل تھے اسی طرح صفت
رافت و رحمت بھی تھی اپنی امت کے حال پر یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی نے آخر سورہ توبہ مین آپکی نسبت
مین فرمایا کہ حریص علیکم یعنی رسول حرص کرنے والا ہے تمہاری ہدایت پر پس جب آپکے ارشاد و ہدایت و دعوت کے
جب لوگ ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ کو کمال رنج و تاسف ہوتا تھا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی آپسے خطاب
کرکے فرماتا ہے کہ فلعلک باخع نفسک علی آثارہم ان لم یؤمنوا بہذا الحدیث اسفا[1]
ترجمہ پس شاید تو ہلاک کر ڈالنے والا ہے اپنی جان کو اونکے پیچھے اگر نہ ایمان لاوین وہ اس بات سے افسوس سے

---

[1] جزو پانزدہم سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ جزو پانزدہم سورہ کہف ۱۲

رنج و افسوس کے سبب سے انتہی و نیز فرماتا ہے فلا تذہب نفسک علیہم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون
ترجمہ پس نہ نکل جاوے جان تیری اون لوگون پر بسبب حسرتون کے تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ وہ کرتے ہین
یعنی اون لوگون کے ایمان لانے کی اور ہدایت پانے کی تجھکو اسقدر کیون حسرت ہے کہ اپنی جان ہلاک کیے دیتا ہے
انتہی پس جب لوگون کے ایمان نہ لانے پر آپ کو اسقدر رنج و افسوس ہوتا تھا کہ جو آیات قرآن سے ثابت ہے
تو پھر ظاہر ہے کہ جو لوگ ایمان لائے تھے اونکے کافر و مرتد ہو جانے پر آپ کو کسقدر زیادہ رنج و افسوس ہوگا گو وہ
لوگ منافق و سست اعتقاد ہی ہون اسلیے کہ نام تو اسلام کا تھا اور کلمہ شہادتین تو زبان سے پڑھتے تھے بس چونکہ اکثر
لوگون کو جناب امیر علیہ السلام سے عداوت تھی اور وجوہ عداوت ہم اول کتاب مین بیان کر چکے ہین اور
گو وہ لوگ اس عداوت کو مخفی رکھتے تھے اور اسکا اظہار نہین کرتے تھے لیکن چونکہ جناب رسول خدا بعلم نبوت
و فراست اونکے سر امر پر مطلع تھے لہذا آپ کو اس امر کا خوف پیدا ہوا کہ اگر مین علی ابن ابیطالب کی امامت و
خلافت کو ظاہر کرونگا تو وہ لوگ کہ جو دشمن اہلبیت ہین اس حکم کی تعمیل نہ کرینگے اور کافر و مرتد ہو جاوینگے لہذا آپنے تامل فرمایا
یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی کی جانب سے اس حکم کے تبلیغ کی تاکید اکید ہوئی پس تامل کرنا جناب رسول خدا کا داخل
کثرت رافت و رحمت پر اور یہ صفت کمال تھی نہ موجب نقص اور تاکید فرمانا حق سبحانہ و تعالی کا ویسی ہی نسبت
ہے کہ جیسے اور صفات حسنہ و اعمال صالحہ مین آپ کو تخفیف کا حکم ہوا تھا اور ما حصل اسکا بھی یہی ہے کہ جواب
ماسبق کا تھا کہ تو کیون دشمنان علی ابن ابیطالب کے کفر و نفاق و ارتداد کا اندیشہ کرتا ہے جو خدا کا حکم ہے
وہ خلق کو پہونچا دے جو اسکو مانیگا وہ نفع پاویگا اور جو نہ مانیگا وہ خود ضرر اوٹھاویگا چنانچہ خود حق سبحانہ و تعالی نے
وقال موسی ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا ان اللہ لغنی حمید ترجمہ اور کہا
موسی نے کہ اگر کافر ہو جاو تم اور جو لوگ کہ زمین مین ہین سب تو تحقیق اللہ بے پرواہ ہے حمد کیا ہوا ہے انتہی اور خود
جناب رسولخدا نے خطبہ مبارک کے آخر مین فرمایا ہے وان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا
فلن یضر اللہ شیئا اور یہ وجہ جو ہم نے بیان کی لفظ حدیث مین موجود ہے کہ جناب رسولخدا کو اس
امر کا ہر بار خوف ہوا اہل نفاق و شقاوت کے ارتداد کا خوف تھا وجہ دوم یہ ہے کہ جس طرح جناب

آیت [illegible] سورہ ابراہیم

رسول خدا کو لوگوں کے ارتداد کا خوف تھا اوسی سبب سے آپکو اونکے ضرر پہونچانیکا بھی اندیشہ تھا چنانچہ شعرہ سبب
عصبیت سنی و شیعہ سب واقف ہین کہ اون لوگون نے آپ کے شہید کرنے مین کوتاہی نہین کی اور صیانت نفس
لازم ہے پس آپ نے حق سبحانہ وتعالی سے استدعا کی کہ اون لوگون کے شر سے آپکی حفاظت کرے اور
جب تک کہ یہ سوال آپکا پورا نہین ہوا آپ نے تبلیغ حکم مین تاخیر کی اور جب حضرت جبرئیل آیۂ عصمت یعنی
حفاظت لائے تو پھر آپ نے تبلیغ حکم محکم مین ایک ساعت بھی توقف نہین فرمایا اور شان عبدیت یہ ہے کہ عبد
گو کسی مرتبے پر فائز ہو مگر اپنے حول و قوت پر بھروسہ نہ کرے اور درگاہ معبود مین اپنی حاجت کو عرض کرے
اور دعا کرنا افضل عبادات ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے کہ قل[1] ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم ترجمہ
کہہ اے محمد کہ نہ پروا کرتا تمھارا رب میرا اگر نہوتی دعا تمھاری انتہی اور نیز فرماتا ہے وقال ربکم[2] ادعونی
استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ترجمہ
اور کہا پروردگار تمھارے نے کہ دعا کرو تم مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر
کرتے مین عبادت سے میری عنقریب داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر انتہی اور ائمہ معصومین سے اس
مضمون کی حدیثین منقول و ماثور ہین کہ حضرت جبرئیل خزائن زمین کی کنجیان لیکے جناب رسول خدا کے
پاس آئے اور کہا کہ حق سبحانہ وتعالی نے بعد تحفہ درود و سلام کے آپکو فرمایا ہے کہ یہ کنجیان لے اور تمام خزائن کا
مالک ہو اور تو کہے تو مین تیرے واسطے پہاڑون کو سونے کا بنادون اور جو کچھ آخرت مین تیرے لیے مقرر ہے
اس عطا کے سبب سے اوسمین پر پشہ کے برابر بھی کمی نہوگی آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل مجھکو
دولت و ثروت دنیا منظور نہین ہے مجھے تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ایک روز گرسنہ ہون اور اپنے
خالق و مالک و معبود سے طلب رزق کرون اور دوسرے دن سیر ہون تو اوسکا شکر بجا لاؤن اور سنی
بھی اس مضمون و مفہوم سے انکار نہین کرسکتے بہذا اللفظ حدیث لکھنی کی اور اوسکو ثابت کرنیکی احتیاج نہین ہے
پس یہ صفت بھی موجب کمال ہے نہ باعث نقص رہا یہ امر کہ آپ کی دعا قبول ہونے مین اسقدر عرصہ
کیون ہوا اور حضرت جبرئیل کے کمر صعود و نزول کی نوبت کیون آئی تو یہ راز و نیاز ہین رب عظیم اور اوسکی

[1] پارہ نوزدہم آخر سورہ فرقان ۱۲ منہ [2] جزو بست و کم سورہ مومن ۱۲ منہ

ایسے عبد کریم کے درمیان مین کہ جسکی شان مین خود اوسنے فرمایا ہے ثم دنا فتدلی ۵ فکان قاب قوسین
او ادنی ۵ فاوحی الی عبدہ ما اوحی ۵ پس ان اسرار پر کون مطلع ہو سکتا ہے لیکن بتوفیق آلہی کسب
رسالت پناہی ایک مصلحت اسکی یہ عبد ضعیف ونحیف وجہ سوم مین بیان کرتا ہے **وجہ سوم** یہ ہے کہ تبلیغ حکم
خلافت وامامت علی بن ابیطالب مین سقدر آپ کا تامل فرمانا اور درگاہ جناب باری سے مکرر تاکید اکید کا
نازل ہونا باعث اتمام حجت واسکات منافقین ومعاندین ہے کہ مظنون بلکہ متیقن تھا کہ وہ لوگ جناب
رسول خدا پر زبان طعن دراز کرتے کہ آپ نے اپنے نبوت پر اکتفا نہ کی او اپنے بھائی اور داماد کو امام اور خلیفہ مقرر
فرمایا چنانچہ حق سبحانہ وتعالی انھین لوگون کے باب مین ارشاد فرماتا ہے ومنھم الذین یؤذون النبی
ویقولون ھو اذن قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ورحمۃ للذین
امنوا منکم والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ۵ ترجمہ اور انھین
منافقون مین سے وہ لوگ ہین کہ اذیت دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے (یعنی جو کوئی کچھ کہتا ہے
اوسکا یقین کر لیتا ہے) کہہ تو اے محمد کہ سننے والا نیکی کا ہے واسطے تمھارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور یقین
کرلیتا ہے مومنون کی بات کا اور رحمت ہے واسطے اون لوگون کے کہ جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور جو لوگ کہ
اذیت دیتے ہین رسول خدا کو اونکے واسطے عذاب دردناک ہے انتہی اور جناب رسول خدا نے بھی خطبہ
مبارکہ مین اس آیہ کریمہ کا ذکر فرمایا ہے پس ظاہر ہے کہ جب ان منافقونکا یہ حال تھا تو باب خلافت وامامت علی بن ابیطالب
مین جناب رسول خدا کو اذیت دینے سے اور طعن وتشنیع کرنے سے کب باز آتے ہرچند کہ بعض اونمین سے بعد اس
تاکید بلیغ ونزول آیہ تبلیغ کے بھی باز نہ آئے اور عذاب الہی مین مبتلا ہوئے چنانچہ حارث بن نعمان فہری کا قصہ
عنقریب بیان کیا جائیگا لیکن تمام حجت بابلغ وجوہ واکمل طرق ہوگیا من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر **فائدہ ثانیہ**
در منثور کی عبارت سے یہ حاصل ہوا کہ جو تاکید اکید شان نزول آیہ تبلیغ مین ہمارے یہان کی حدیث مین منقول ہے وہ سیوطی
بہا انکی روایات صحیحہ سے بھی ثابت ہوگئی فنعم الوفاق شاید کوئی سنی صاحب یہ کہین کہ علامہ سیوطی نے جو دو حدیثین
حسن و مجاہد سے نقل کی ہین اونسے تاکید تو ثابت ہرگز نہین معلوم ہوتا کہ یہ تاکید باب خلافت وامامت

۱ جزو بست وہفتم سورہ والنجم ۱۲ منہ ۲ جزو دہم سورہ توبہ ۱۲

علی ابن ابیطالب مین نازل ہوئی ہے تو ہم جواب دینگے کہ یہ قول بھی تمھارا ناشی ہے عدم غور و تدبر سے اسلیے کہ ان تینون
کوئی مورد اس تاکید کا منقول نہین ہے اور بعض احادیث کاشف و مفسر ہوتی ہین بعض کی پس علامہ سیوطی نے جو ان تینون
روایتون کے جو بعد نہین کہ ابو سعید خدری اور ابن مردویہ سے نقل کی ہین اون سے ثابت ہو گیا کہ آیہ کریمہ تہدید و تاکید
تبلیغ حضرت علی ابن ابیطالب ہی کے باب مین نازل ہوئی ہے علاوہ اوسکے ہم کہینگے کہ اگر یہ نہین ہے تو تعین بتاؤ کہ پھر
کس باب مین نازل ہوئی ہے اگر تم کہوگے کہ مطلق رسالت اور جمیع احکام کے باب مین تو یہ قول تمھارا مردود ہوگا اس سبب سے
کہ اگر ایسا ہوتا تو چاہیے تھا کہ ابتدائی بعثت مین نازل ہوتی حالانکہ سورہ مائدہ مدنیہ ہے اور خود تمھارے یہانکی تفاسیر
واحادیث اس بات پر شاہد ہین کہ یہ آیت سراپا ہدایت اواخر ایام رسالت مین نازل ہوئی ہے پس کون عاقل و دیندار
اس بات کو تسلیم کریگا کہ بعد بائیس تئیس برس گذرنے کے ایام رسالت سے اسقدر تاکید مطلق رسالت کی تبلیغ کی بابت نازل
ہوئی اگر تم کہوگے کہ یہ امر مسلم ہے کہ بعض آیات مکیہ سورہاے مدنیہ مین درج ہین و بالعکس پس ممکن ہے کہ یہ آیت مکیہ
ہو گو سورہ مائدہ مدنیہ ہے تو ہم کہینگے کہ داب مناظرہ اور انصاف تو اسکا مقتضی ہے کہ تم اس امر کو شیعون کی کتابون سے
ثابت کرو لیکن ہمکو یہ کہان میسر لہذا برسبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ تم اپنے ہی یہان کی کتابون سے ثابت کرو کہ آیت
مکیہ ہی ہر چند کہ یہ اثبات ہمارے اوپر حجت ہوگا لیکن ہمکو تو معلوم نہین ہوتا کہ تم اس بات کو اپنے یہانکی کتابون سے بھی ثابت
کرسکو جب یہ حال ہے تو پھر تمھارے اس قول واہی کو کون تسلیم کریگا اور اگر تم مورد و سبب نزول اس آیت کا کوئی اور بھی
بیان کروگے تو یہ بھی قابل تسلیم نہین ہو سکتا کہ کسی سہل و خفیف معاملہ مین اسقدر تاکید وارد ہو اور حق سبحانہ و تعالی شر ناس سے
حفاظت کرنیکی ضمانت فرماے پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم امر خلافت و امامت علی ابن ابیطالب تھا کہ ہزارون آدمی جسکے
دشمن و معاند تھے اور ظاہر ہے کہ امر امامت تالی ہے نبوت کا علاوہ اسکے یہ گفت و شنید اوسوقت بھی کہ جب
کتب اہلسنت و جماعت مین تصریح مورد آیت کی نہ ہوتی لیکن جب اکثر تفاسیر و احادیث سنیہ مین بسند و مدتمام موجود
ہے کہ یہ آیت علی ابن ابیطالب کے باب مین نازل ہوئی ہے تو ہماری حجت تمھارے اوپر تمام ہے اور یہ احتمال تمھارا
کہ مورد اس آیت کا اور کچھ ہے ناشی ہے کمال تعصب و عناد اہلبیت رسالت و آل امجاد سے **فائدہ ثالثہ** یہ ہے
کہ جو ہمارے یہان کی حدیث و خطبہ مبارکہ غدیر خم سے ثابت تھا کہ اس آیت سراپا ہدایت مین نام نامی و اسم گرامی
اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب موجود تھا وہ سنیون کی تفسیر معتبر سے بھی بروایت ابن مسعود ثابت ہو گیا فالحمد للہ

فائدہ رابعہ یہ ہے کہ علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری سے جو روایت لکھی ہے کہ آیت بروز غدیر خم
علی بن ابی طالب کے باب میں نازل ہوئی ہے اور ابن مسعود سے جو روایت لکھی ہے کہ اس آیت میں ان علیا مولی المومنین
موجود تھا ان دونوں روایتوں کی کسی نوع سے تضعیف نہیں کی اور مطلق اس باب میں کچھ گفتگو نہیں کی اور ذرا بھی
دم نہیں مارا پس ثابت ہو گیا کہ ان دونوں روایتوں کے صحیح ہونے میں کچھ کلام نہیں ورنہ علامہ سیوطی ضرور کچھ
رد و قدح کرتے اسلیے کہ جس شخص نے تفسیر در منثور کو بغور و تدبر دیکھا ہوگا وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہوگا کہ اونھوں نے
اپنی دانست میں جن روایات کو ضعیف سمجھا ہے اونکو بغیر نقض و جرح کیے نہیں چھوڑا اور تفصیل میں اسکے
طول ہے مرتب رسالہ ہذا نے ایسا اور **نواب بھوپال تفسیر فتح البیان جلد سوم میں** لکھتے ہیں اور جلد
مذکور مطبوعہ بولاق مصر کے ص ۸۹ میں یہ عبارت موجود ہے عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یوم غدیر خم فی
علی بن ابی طالب وعن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ
اونھوں نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت بروز غدیر خم علی بن ابیطالب کے باب میں اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ انھوں نے
کہا کہ پڑھتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا
مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ انتہی اے حضرات اہل سنت و جماعت خواب خرگوش سے جاگو
اور بامعان نظر ملاحظہ کرو کہ جو دونوں روایتیں علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری اور ابن مسعود سے نقل کی ہیں وہی
بعینہ نواب بھوپال نے بھی نقل کی ہیں بس ثابت ہو گیا کہ ان روایتوں کی صحت میں کچھ کلام نہیں اور جب بقول
ابن مسعود کے جو سنیوں کے نزدیک اعلم صحابہ تھے علم قرآن میں ثابت ہو گیا کہ عہد آنحضرت میں جناب رسول خدا میں آیۂ بلغ
میں ان علیا مولی المومنین موجود تھا تو پھر سمجھ جاؤ کہ بعد آپ کے کیون نکال ڈالا گیا اور کسنے نکال ڈالا گیا سوائے اون
خلافت حقہ و اونکے اتباع و اشیاع کے اور کسکی یہ حرکت معلوم ہوتی ہے فافہموا وتدبروا وتعاونوا
علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ
شدید العقاب ○ چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا میں فقط اسیقدر ہم بیان اس
باب میں [illegible] جس شخص کا کہ زیادہ تفصیل دیکھنی کو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار کے مجلدات حدیث غدیر

کتابون مین دیکھ کے لکھا ہی وہ یہی اس مین موجود ہی اتنا زائد ہی البتہ خطبہ غدیر خم جو مین نے حضرت امام محمد باقر کی
حدیث سے لکھا ہی وہ اس کتاب مین نہین ہے اور اوسکے ہونیکی کوئی وجہ نہ تھی اس سبب سے کہ علماے اہل حق
کا ہمیشہ سے یہی دستور ہی کہ اہل خلاف کے مقابلے مین اپنے یہان کی کتابون سے کچھ نہین لکھتے اونھین کی کتب
معتبرہ سے اونکو قائل کر دیتے ہین اور مین نے بھی اسی امر کا التزام کیا ہے لیکن جن وجوہ سے کہ اس خطبہ مبارکہ کو
نقل کیا ہی اونکو قبل نقل بیان بھی کر دیا ہی اور چونکہ پختہ اوس کتاب مین نہین ہے لہذا بعض اجزا اوسکے کہ جو مین نے سنیون کی
کتابون سے ثابت کیے ہین وہ بھی نہین ہین مثل شان نزول آیہ انما ولیکم اللہ و دیگر آیات و احادیث کے اور جو اجزا کہ مخصوص حدیث
غدیر سے متعلق ہین وہ البتہ موجود ہین اس مجلد غدیر کا پہلا حصہ جو بارہ سو اکاون صفحے کا ہے وہ کل حصہ اثبات تواتر حدیث
غدیر مین لکھا گیا ہے اور بعض متعصبین علما و محدثین اہل سنت نے حدیث مبارک مین جو شبہات و شکوک وارد کیے ہین اونکی
رد فقیہ خود سنیون کی کتابون سے ایسے دلائل و براہین کے ساتھ لکھی ہے کہ کسی عالم سنی کو اب یہ جرات و جسارت نہین ہو سکتی کہ اس
حدیث کی صحت و تواتر مین کچھ کلام کر سکے اور دم مار سکے مین نے پہلے چاہا تھا کہ اوسکی تلخیص کر کے اس مقام پر کچھ لکھون
مگر چند امور مجھکو مانع ہوئے **اول** یہ کہ طول بہت ہو جاتا **دوسرے** یہ لطف تقریر و تحریر مولف خبیر و مصنف
نحریر باقی نہ رہتا اس سبب سے کہ بارہ سو اکاون صفحہ مین ایک ایسی مسلسل تقریر و تحریر ہے کہ اوسمین سے بعض مطالب کے
منتخب کرنے مین دوسرے بعض کچھ لطف نہین ہے **تیسرے** یہ کہ خود واعظ صاحب کہ جو اتفاقات زمانہ سے میرے
مخاطب قرار پائے ہین اونکو اس حدیث کی صحت مین کچھ کلام نہین لہذا جس شخص کے لیے میرا یہ رسالہ مجادلہ کافی نہو وہ
اوس کتاب مستطاب لاجواب کیطرف رجوع کرے حالانکہ من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر البتہ اسقدر لکھتا ہون کہ شاہ عبد العزیز
صاحب دہلوی نے اس حدیث شریف کی روایت کو تحفہ اثنا عشریہ مین فقط بریدہ بن الحصیب الاسلمی کیطرف منسوب
کیا ہے کہ جو ایک صحابی تھے اور جناب مصنف علام و مولف فہام نے اس مجلد کے اوائل مین اہل سنت و جماعت کے
علماے اعلام کے کلام سے ثابت کر دیا ہے کہ سو صحابہ سے زیادہ نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس مجلد
غدیر کا دوسرا حصہ کہ جو ایک ہزار آٹھ صفحے کا ہی اور مطبع [illegible] لکھنؤ مین دو حصے کر کے چھپا ہے وہ مشتمل ہے
[illegible] سے بعض فوائد کو انشاءاللہ تعالی مین اس کتاب مین نقل کرونگا اس مقام مین فقط اس قدر
[illegible] کے اثبات اوسکے صفحے [illegible] سے صفحہ [illegible] تک اکیسو [illegible] علماے اعلام و محدثین عظام و محققین

تمام اہلسنت وجماعت کے فقط نام مذکور ہین کہ جنھون نے اس حدیث شریف کی روایت کی ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور نہین ہے اشخاص کی تاریخ ولادت ووفات تک لکھی ہے ونیز اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ دوسری صدی مین اتنے عدد رکھے اور تیسری مین اتنے عدد اسی طرح تیرہوین صدی تک بعد ویکی نمبر ٢ دسے صفحہ ٢٣ تک ان علما کی عبارتین انکی کتابون سے نقل کی ہین اور انکی توثیق اور علماے اہل سنت کے کلام سے اس طرح کر دی ہے کہ کوئی سنی انمین سے کسی ایک عالم کی بھی قدح نہین کر سکتا اور اگر کرے تو اپنے کل علما ومحدثین سے کہ جو ان لوگون کی تعریفین لکھی ہین ہاتھ دھونا پڑے چونکہ واعظ صاحب ونیز اونکے دیگر امثال واقران واخوان کو اس حدیث کی صحت مین کچھ کلام نہین ہے اور خوف طوالت بھی مانع ہے لہذا مین ان علماے بعض کی عبارتین بھی یہان نقل کرنا کچھ ضرور نہین سمجھتا ہون جسکا جی چاہے وہ اوس کتاب مستطاب کی طرف رجوع کرے

شعاع سوم

ذکر سبب اختلاف الفاظ حدیث غدیر مین کہ جو سنیون کی کتابون مین ہو گیا ہے

واضح ہو کہ ان حضرات نے اس آفتاب ہدایت کے خفا مین اور اس نور ولایت کے چھپانے مین بہت سعی نامشکور کی مگر آفتاب عالمتاب کہین چھپانے سے چھپتا ہے اور نور خدا کہین بجھانے سے بجھتا ہے یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون　بسبب شیوع جو اوس وقت مین ونکا بالکلیہ انکار تو کر نہین سکتے تھے لہذا مجبوراً بعض کو اپنی کتب احادیث وتواریخ وغیرہ مین نقل کیا وخطبہ مذکورہ کے بعض اجزاو الفاظ کو کہ جنکو اپنے زعم فاسد مین باب امامت علی بن ابیطالب مین صریح نہین سمجھتے تھے اپنی کتابون مین لکھا ہے اور اسی سبب سے اونکے یہان اس حدیث کے الفاظ مین بہت اختلاف ہو گیا ہے کہ بعض علما ومحدثین نے اوس خطبہ کے کچھ الفاظ نقل کیے ہین اور بعض نے کچھ اور اور بعض نے ان الفاظ مبارکہ کا بیان فرمانا مقام غدیر خم مین لکھا ہے اور بعض نے دیگر مقامات مین علاوہ یہ الفاظ بھی کہ جو اونکے یہان منقول ہین تمام حجت واثبات امامت وخلافت شاہ ولایت کے لیے کافی ووافی ہین ولکنهم لا یشعرون کل الفاظ مختصر کا لکھنا نہایت دشوار ہے اور اس کتاب مین گنجایش بھی نہین لیکن بعض الفاظ کو مین چند شعاع مین نقل کرونگا اوس سے ناظرین کو معلوم ہو جایگا کہ ان لوگون نے اس نور کی اطفا مین کیا کیا حیلہ سازیان کی ہین پس یہ شعاع سوم تمہید وتمہید ہے اشعات آیندہ کا

شعاع چہارم ذکر حدیث ثقلین مین

واضح ہو کہ جناب رسول خدا

یون تو کثیر متعلقات مین مضمون کا کلام معجز نظام ارشاد فرمایا ہے کہ مین تم لوگون کے درمیان مین دو چیزین
گرانقدر اور نفیس چھوڑتا ہون کہ اگر تم اون دونون کے ساتھ تمسک کروگے تو ہرگز میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے
ایک اون مین سے کتاب خدا ہی اور دوسری میری اہلبیت کہ جو میری عترت ہین یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے
جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون - اور اسی کو حدیث ثقلین کہتے ہین لیکن اس خطبہ
مبارکہ غدیر خم مین بھی اس حدیث کا ذکر فرمایا ہے اب بعض محدثین سنیہ نے یہ حرکت کی ہے کہ اس خطبہ مبارکہ
مذکورہ مین سے فقط حدیث ثقلین کو بالفاظ مختلفہ نقل کیا ہی اور باقی سب اوڑا دیا ہے فلاحظ مما ذکرنا
ازانجملہ ایک مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری ہین کہ جنکی صحیح کو اہلسنت و جماعت بہت صحیح سمجھتے ہین اور
بعض انمین سے اسکو صحیح بخاری پر بھی ترجیح دیتے ہین انہون نے اس حدیث کو اسطرح لکھا ہے صحیح مسلم جلد دوم
مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی ص ۲۷۹ حدثنی زهیر بن حرب وشجاع بن مخلد جمیعاً عن
ابن علیة قال زهیر حدثنا اسمعیل بن ابراهیم حدثنی ابو حیان حدثنی یزید بن حیان قال
انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمرو بن مسلم الی یزید بن ارقم فلما جلسنا الیه قال
له حصین لقد لقیت یا زید خیراً کثیراً رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وسمعت
حدیثه وغزوت معه وصلیت خلفه لقد لقیت یا زید خیراً کثیراً حدثنا یا زید ما سمعت
من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال یا ابن اخی واللّٰہ لقد کبرت سنی وقدم عهدی و
نسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فما حدثتکم فاقبلوه
وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یوماً فینا خطیباً بماء یدعی
خماً بین مکة والمدینة فحمد اللّٰہ واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایها
الناس فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیکم ثقلین
اولهما کتاب اللّٰہ فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب اللّٰہ واستمسکوا
به فحث علی کتاب اللّٰہ ورغب فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم
اللّٰہ فی اهل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اهل بیتی اذکرکم

اللہ فی ھدیۃ بنی ترجمہ زید بن حیان سے باسناد مذکورہ تین روایت منقول ہے کہ میں اور حصین بن
سبرہ اور عمرو بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گیا اور جسوقت کہ ہم لوگ اونکے پاس بیٹھے تو
حصین نے اوس سے کہا کہ اے زید تو نے بہت نیکی پائی کہ دیکھا تو نے رسولخدا صلعم کو اور
سنا اونکی حدیث کو اور جہاد کیا اونکے ساتھ اور نماز پڑہی اونکے پیچھے ای زید تو نے بہت نیکی حاصل
کی بیان کر ہم سے اے زید جو کچھ سنا تو نے رسول خدا سے زید نے کہا اے بھتیجے البتہ میرا سن بہت ہو گیا
اور میری ملاقات کو حضرت سے بہت زمانہ گذر گیا ہے اور بھول گیا ہوں میں بعض باتوں کو جو مجھے یاد تہیں
رسول خدا سے پس جو کچھ کہ میں تم لوگون سے بیان کرون اوسکو قبول کرو تم اور جو کچھ نہ بیان کرون اوسکی
تکلیف مجھکو نہ دو بعد اسکے کہا کہ کھڑے ہوئے رسولخدا ایکدن ہم لوگون کے درمیان بیچ ایک پانی کے خطبہ
فرماتے تہے ایسے چشمہ آب پر کہ وہ خم کہلاتا تہا درمیان مکہ و مدینہ کے اور حمد و ثنای اللہ بجا لائے اور وعظ و نصیحت
فرمائی بعد اسکے کہا کہ لیکن بعد حمد و نعت کے کہ آگاہ ہو تم ای لوگو کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ میں آدمی ہون قریب ہے کہ آوے
میرے پاس رسول میرے پروردگار کا (یعنی ملک الموت) پس قبول کرون میں خدا کے حکم کو (یعنی دنیا سے جانا) اور میں چھوڑنے والا
ہون تم میں دو چیزین گرانقدر کہ پہلی اون دونون میں کتاب خدا ہے اوسمین ہدایت ہے اور نور ہے پس لو تم کتاب خدا کو اور تمسک کرو
ساتھ اوسکے پس ترغیب دی اوپر کتاب خدا کے اور رغبت دلوائی اوسمین بعد اوسکے فرمایا کہ اور دوسری چیز اہلبیت
میرے ہین یاد دلواتا ہون میں تمکو اللہ کو اور ڈراتا ہون میں تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب میں یاد
دلواتا ہون میں تمکو اور ڈراتا ہون میں تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب میں یاد
دلواتا ہون میں تمکو اللہ کو اور ڈراتا ہون میں تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب میں نقل اس مقام کی ختم ہوئی

حضور اہلسنت سے چند سوال

ہیں **سوال اول** باوصف اخفا و کتمان امر حق اس حدیث قطع نظر تمام سے بھی اسقدر تو بخوبی ثابت ہو گیا
کہ جناب رسول خدا نے خم غدیر میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا تہا جو مشتمل تہا حمد و ثنا پر تہی وہ وعظ و نصیحت پر اور
یہ سب باتیں ہمارے بیان کے خطبہ مبارکہ میں موجود ہیں فقط الفاظ لیکن حضرات سنیہ ہمکو بتائیں کہ اگر وہ یہ خطبہ نہیں ہے
تو وہ ماخذ ہے تو مسلم صاحب نے اپنی صحیح میں کیوں نہیں نقل کیا اگر کہینگے کہ زید بن ارقم نے تو بیان ہی نہیں کیا
تو مسلم صاحب نے تو ہمکو کہنے دیجئے کہ خطبہ کی شان یہ ہے کہ مجمع عام میں پڑھا جاوے اور خود خطبہ فی نفسہ حدیث میں نقل

کہ علاوہ زید بن ارقم کے اور بہت سے صحابی بھی وہان موجود تھے پھر اونمین سے کسی اور شخص کی زبانی کیون نہ لکھا
کیا زید بن ارقم کیطرح سب صحابیان خطبہ کو بھول گئے تھے سوال دوم یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے
غدیر خم مین فقط حدیث ثقلین ارشاد فرمائی تھی یا جناب مولی المومنین علی بن ابی طالب کے باب مین بھی کچھ کہا تھا اگر
شق اول کو اختیار کرینگے تو بہت سے محدثین و علماے سنیہ کی تکذیب لازم ہوگی کہ جنھون نے حدیث من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اور اوسکے امثال کی روایت کی ہے اور اپنے صحاح و مسانید و کتب مین اوسکو لکھا ہے بلکہ اکثر
صحابہ کی بھی تکذیب ہوگی کہ جنھون نے اس حدیث مبارک کی روایت کی ہے اور ہم لکھ چکے ہین کہ کتاب عبقات
الانوار کے مجلد غدیر کے پہلے حصہ مین بارہ سو اکاون صفحہ مین حدیث کے متواتر ہونے مین لکھے گئے ہین اور دوسرے
حصے مین محدثین و علماے اہلسنت مین سے ایک سو ستر آدمیون کا نام لکھا ہے کہ جنھون نے اس حدیث
شریف کی روایت کی ہے اور اپنی اپنی کتابون مین نقل فرمایا ہے اور اسی کو حدیث غدیر کہتے ہین اور اگر شق
دوم کو اختیار کرینگے تو تعصب و عناد مسلم صاحب جناب ولایت مآب سے ثابت ہو جائیگا کہ اونھون نے
اپنی صحیح غیر صحیح مین مطلق اس حدیث شریف کا ذکر نہین فرمایا اور اگر اسقدر ہمارا کلام نبات تعصبیت و عناد
مسلم صاحب مین کافی نہو تو ہم اس بات کو ثابت کیے دیتے ہین کہ خود انھین زید بن ارقم سے احادیث کثیرہ طرق
متعددہ سے کتب معتبرہ اہلسنت و جماعت مین مرقوم ہین کہ اونمین سے بعض مین اونھون نے فقط حدیث غدیر
کی روایت کی ہے اور بعض مین حدیث ثقلین و حدیث غدیر دونون کا ذکر فرمایا ہے غرض جس مقام پر جو کچھ مناسب
معلوم ہوا ہے وہ کہدیا ہے پھر اونمین سے مسلم صاحب نے اپنی صحیح مین کسی روایت کو کیون نہین لکھا چنانچہ مسند
امام احمد بن حنبل کے جزو رابع مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے احادیث زید بن ارقم ص ۳۶۸ مین یہ حدیث ہے

حدثنا عبد الله حدثنی ابی ثنا ابن نمیر ثنا عبد الملک یعنی ابن ابی
سلیمان عن عطیة العوفی قال سألت زید بن ارقم فقلت له ان ختنا لی حدثنی
عنک بحدیث فی شان علی رضی الله تعالی عنه یوم غدیر خم فانا احب ان اسمعه
منک فقال انکم معشر اهل العراق فیکم ما فیکم فقلت له لیس علیک منی
باس قال نعم کنا بالجحفة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الینا ظهرا

وهو اخذ بعضد علی رضی الله تعالی عنه فقال یا ایها الناس الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم قالوا بلی قال فمن کنت مولاه فعلی مولاه قال فقلت له هل قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال انما اخبرك كما سمعت

ترجمہ عطیہ عوفی سے باسناد مذکورہ متن منقول ہے کہ اونہوں نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے سوال کیا اور اون سے کہا کہ تحقیق میرا ایک داماد ہے کہ اوسنے تیری زبانی ایک حدیث بیان کی ہے شان میں علیؑ کے روز غدیر خم میں پس میں دوست رکھتا ہوں میں بات کو کہ اوسکو خود تجھ سے سنوں پس کہا زید بن ارقم نے کہ اے گروہ عراق تم میں جو کچھ ہے وہ ہے یعنی عداوت علی بن ابیطالب پس میں نے اوس سے کہا کہ مجھ سے کچھ خوف نکر پس زید نے کہا کہ تھے ہم جحفہ میں تب نکلے رسول خدا ہماری طرف ظہر کے وقت اور وہ بازو علیؑ کا پکڑے ہوے تھے پس فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں اولی ہوں ساتھ مومنوں کے اونکی جانوں سے سب نے کہا کہ ہاں سچ فرمایا رسول خدا نے پس جس شخص کا میں مولی ہوں اوسکا علیؑ بھی مولی ہے عطیہ کہتا ہے کہ میں نے زید سے کہا کہ کیا یہ بھی فرمایا تھا اللهم وال من والاه وعاد من عاداه زید نے کہا کہ میں نے جو کچھ سنا تھا تجھے بتا دیا انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زید بن ارقم تقیہ بھی کرتے تھے یعنی بیان فضائل علی بن ابیطالب میں لوگوں سے ڈرتے تھے کہ پہلے اس حدیث کے بیان کرنے میں تامل کیا پھر جب عطیہ نے کہا کہ مجھ سے کچھ خوف نکرو تو بیان کی پس ممکن ہے کہ جو حدیث مسلم نے اپنے صحیح میں لکھی ہے وہ بھی لوگوں کے خوف سے سن بڑھ جانے کا اور اپنے نسیان کا عذر پیش کر دیا ہو اور فقط حدیث ثقلین پر اکتفا کی ہو لیکن معلوم نہیں کہ عطیہ سے اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کے سننے کا کیوں انکار کیا شاید اوس میں بھی کچھ مصلحت ہوگی حالانکہ اسی مسند کے اسی مجلد کے ص ۳۷۲ میں یہ حدیث انہیں حضرت سے منقول ہے **حدثنا** عبد الله حدثنی ابی ثنا سفیان ثنا ابو عوانة عن المغیرة عن ابی عبید عن میمون ابی عبد الله قال قال زید بن ارقم وانا اسمع نزلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بواد یقال له وادی خم فامر بالصلاة فصلاها بهجیر قال فخطبنا وظلل لرسول الله صلی الله علیه وسلم بثوب علی شجرة سمرة من الشمس فقال الستم تعلمون او الستم تشهدون انی

اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فان علیاً مولاہ
اللّٰھم عاد من عاداہ و وال من والاہ **ترجمہ** یون ہے کہ
جسکی کنیت ابو عبد اللہ تمیمی باسناد مذکور متن منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ زید بن ارقم کہتا تھا اور مین سنتا تھا
کہ اوترے ہم ساتھ رسول خدا کے ایسے میدان مین کہ وہ وادی خم کہلاتا تھا پس حکم کیا آپ نے واسطے نماز کے
اور نماز پڑھی آپنے دوپہر کی گرمی مین زید نے کہا کہ بعد اوسکے خطبہ ارشاد کیا آپنے ہم لوگونسے درحالیکہ
جناب رسول خدا کے سایہ کے لیے ایک کپڑا کیکر کے درخت پر ڈالدیا گیا تھا کہ دھوپ سے حفاظت ہو پس فرمایا
کہ کیا تم لوگ نہین جانتے ہو کیا تم لوگ نہین گواہی دیتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس
سے سب نے کہا کہ ہان سچ ہی فرمایا آپنے پس جس شخص کا کہ مین مولی ہون تحقیق علی بھی اوسکا مولی ہے بار خدایا
دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو یعنی علی کو اور دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو
انتہی اس حدیث کی نقل کرنے سے چند فائدے حاصل ہوے **اول** یہ کہ زید بن ارقم نے پہلی حدیث مین جن الفاظ کے
سننے کا مطلب بتفصیل نہین کیا تھا اونکو خود یہان اپنی زبان سے بیان کردیا **دوم** یہ کہ ثابت ہو گیا کہ سبب غدیر خم
مین جناب رسول خدا نے خطبہ ارشاد فرمایا ہی تو وہ دوپہر کا وقت اور شدت گرمی کی تھی مناسب ہے کہ قول زید بن ارقم مین
جو جبر کی قطع ہے وہ ان دونون باتون پر دلالت کرتی ہے **سوم** یہ کہ ہمارے یہان کی روایت مین جو حضرت امام
محمد باقر سے منقول ہے مذکور ہے تھا کہ جناب رسولخدا نے منادی کو حکم دیا کہ لوگون کو نماز جماعت کے لیے بلائے وہ قول
زید بن ارقم سے بھی ثابت ہوگیا اور نیز اسی مسند کی اسی جلد کے ص ۳۷۰ مین یہ حدیث منقول ہے **حدثنا**
عبد اللہ حدثنی ابی ثنا حسین بن محمد و ابو نعیم المعنی قالا ثنا فطر عن ابی الطفیل
قال جمع علی رضی اللہ تعالی عنہ الناس فی الرحبة ثم قال لھم انشد اللہ کل امرئ مسلم
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما سمع لما
قام فقام ثلاثون من الناس فقال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشہدوا
حین اخذہ بیدہ فقال للناس اتعلمون انی اولی بالمومنین
من انفسھم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فھذا مولاہ

اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وكان في نفسي شيء فلقيت زيد بن ارقم فقلت له اني سمعت عليا رضي الله تعالى عنه يقول كذا وكذا قال فما تنكر قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك

ترجمہ ابوالطفیل سے باسناد مذکورہ منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ جمع کیا لوگون کو علی نے مقام رحبہ مین بعد اوسکے کہا اون لوگون سے کہ مین قسم دلواتا ہون اللہ کی ہر مرد مسلمان کو کہ جسنے رسولخدا کو بروز غدیر خم کچھ کہتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جاوے پس کھڑے ہوئے تیس آدمی اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بہت سے آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ جسوقت جناب رسول خدا نے علی کا ہاتھ پکڑا تھا تو فرمایا تھا لوگون سے کہ آیا جانتے ہو تم اس بات کو کہ مین اولے ہون ساتھ مومنون کے اونکی جانون سے سب نے کہا کہ ہان جانتے ہین اے رسول خدا فرمایا آپ نے کہ جس شخص کا مین مولی ہون پس یہی یعنی علی اوسکا مولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو ابو الطفیل نے کہا پس مین باہر نکلا اور گویا میرے دل مین کچھ شک تھا پس ملاقات کی مین نے زید بن ارقم سے اور اوس سے کہا کہ مین نے علی کو ایسا ایسا کہتے ہوے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ پھر تو کیون انکار کرتا ہے مین نے خود رسول خدا کو یہ علی کے باب مین کہتے ہوے سنا ہے انتہی اس حدیث کے نقل کرنے سے دو فائدے حاصل ہوے اول یہ کہ اکثر صحابہ اس حدیث شریف کو بخوبی جانتے تھے دوم یہ کہ زید بن ارقم نے لفظ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ کے سننے کا اقبال کیا جب یہ معلوم ہو گیا تو اب اون روایتون کو سنیے کہ جن مین الخصین زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث غدیر کو ساتھ ہی بیان کیا ہے چنانچہ خصائص نسائی مطبوع مصر سنہ [illegible] طبعہ اولی کے ص [illegible] مین منقول ہے اخبرنا احمد بن المثنی قال حدثنا یحیی بن معاذ قال اخبرنا ابو عوانة عن سليمان قال حدثنا حبيب بن ابي ثابت عن الطفيل عن زيد بن ارقم قال لما دفع النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع ونزل غدير خم امر بدوحات فقممن ثم قال كاني دعيت فاجبت واني تارك فيكم الثقلين احدهما اكبر من الآخر كتاب الله

ويعترتي اهل بيتي فانظروا كيف تخلفوني فيهما فانهما لن يفترقا حتى يردا
علي الحوض ثم قال ان الله مولاي وانا ولي كل مومن ثم انه اخذ بيد علي
رضي الله عنه فقال من كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه فقلت لزيد سمعت من رسول الله صلى الله عليه وآله
وانه ما كان في الدوحات احد الا راه بعينه وسمعه باذنيه ۵

ترجمہ ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے باسناد مذکور روایت کی ہے کہ جب حجت کی جناب رسول خدا نے
لی وداع سے اور نازل ہوئے غدیر خم میں حکم دیا پس درختوں کے نیچے صاف کیا گیا بعد اوسکے فرمایا
کہ گویا میں بلایا گیا ہوں پس میں نے بلانا قبول کیا ہے اور میں تم میں دو چیزیں گران قدر چھوڑنے والا ہوں
ایک اونمیں کی بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی اور عترت میری کہ جو میرے اہلبیت ہیں پس دیکھو تم
کیا کروگے تم میرے بعد اون دونوں کے حق میں پس تحقیق وہ دونوں ہرگز نہ جدا ہونگے ایک دوسرے سے
یہانتک کہ وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں
بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا میں ولی ہوں اوسکا یہ ولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ
جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو ابو الطفیل کہتا ہے کہ میں نے زید سے کہا
کہ تو نے رسول خدا سے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ ہاں اور کوئی شخص درختوں میں ایسا نہیں تھا کہ جسنے اپنی
آنکھ سے نہ دیکھا ہو اور اپنے کانوں سے نہ سنا ہو انتہی اس عبارت میں کچھ چند غلطیاں کاتب کی معلوم
ہوئیں چونکہ تصانیف افضل المتکلمین جناب مولوی حامد حسین صاحب طاب ثراہ جامع ہوتی ہیں لہذا کتاب
عبقات الانوار مجلد حدیث ثقلین کہ جو مجلد ثانی عشر سے منہج ثانی کا اور مطبع مطلع الانوار میں چھپا ہے اوسکی
لانت [?] میں [illegible] کی [illegible] اوسکے ص ۲۴۲ سے ۲۴۳ تک یہ حدیث نکلی معلوم ہوا کہ اوسمیں جو یحیی بن معاذ
[illegible] اور جو ابو الطفیل لکھا ہے وہ ابی الطفیل ہے اور دفع جو اوسمیں لکھا ہے وہ رجع ہے اور
[illegible] رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ قال نعم سہو کاتب سے رہ گئی ہے چونکہ نقل مطابق اصل کے
[illegible] میں تو ان لفظوں کی تصحیح نہیں کی لیکن ترجمہ صحیح لکھا ہے اسکے سوا اور بھی بعض

اوضافہ میں اختلاف تھا لیکن چونکہ اوسکے سبب ترجمے مین کچھ حرج متصور نہ تھا اسواسطے اس وقت سے تعرض نہین کیا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب جاننا چاہیے کہ اس حدیث کی نقل کرنے سے چند فواید حاصل ہوے فائدہ اولی یہ ہی کہ زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث غدیر کو ساتھ ہی بیان کیا ہے فائدہ ثانیہ یہ ہی کہ جناب سرور دو جہان نے جسطرح قرآن کے باب مین وصیت کی ہے اوسیطرح اپنی عترت کی [illegible] ہی ایک دوسرے مین کچھ فرق نہین کیا فائدہ ثالثہ یہ ہی کہ عبارت حدیث سے معلوم ہوا کہ مولی اور ولی کی حدیث مین ایک ہی معنی ہین جن معنون مین کہ اللہ جلشانہ جناب رسول خدا کا مولی ہی اونھین معنون مین جناب نبی خدا ہر مومن کے ولی ہین اور جن معنون مین کہ جناب رسولخدا ہر مومن کے ولی ہین اونھین معنون مین حضرت علی ہر مومن کے ولی ہین اس سبب سے کہ لفظ حدیث مین کوئی فارق نہین ہے پس یہ بات سے ثابت ہو گیا کہ سوای ولی بالتصرف کی اور کوئی معنی لفظ مولی اور ولی کے اس حدیث مین مراد نہین ہو سکتی پس حق سبحانہ وتعالی کی جانب جو اس لفظ کی نسبت ہی اوس سے مراد الوہیت ہی اور جناب رسول خدا کی اور جو اس لفظ کا اطلاق ہے اوس سے مراد نبوت ہی اور حضرت علی کے اوپر جو اس لفظ کا اطلاق ہے وس سے مراد امامت ہی اس سبب سے کہ سوا خدا اور اوسکے رسول اور امام کے کہ جو نائب رسول ہی اور کوئی شخص مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہین ہو سکتا فالحمد للہ علی ذلک فائدہ رابعہ یہ ہی کہ اس حدیث مین [illegible] لفظ ولی ہے اور ہمارے یہان کے نسخہ مین لفظ مولی [illegible] دونون موجود ہین [illegible] حدیث ایک [illegible] خطبہ با کرکی [illegible] ثابت ہوئی فائدہ خامسہ یہ ہی کہ زید بن ارقم نے جو روایت عطیہ عوفی مین لفظ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کے سننے کا اقبال نہین کیا تھا اس حدیث مین اوسکو خود اپنے منھ سے بیان کر دیا فائدہ سادسہ یہ ہی کہ خود زید بن ارقم کی قول سے معلوم ہوا کہ مقام غدیر خم مین جسقدر لوگ موجود تھے سب نے جناب رسول خدا اور جناب امیر کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس حدیث مبارک کو اپنے کانون سے سنا اور ظاہر ہے کہ جب جناب رسولخدا حج وداع سے فارغ ہوے ہین تو ہزارون آدمی آپکے ساتھ تھے اور بعض کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون کی تعداد لاکھ آدمیون سے زیادہ کی تھی اور یہ کثرت محل اختلاف فریقین نہین ہے پس اس سے زیادہ شہرت کسی حدیث کی کیا ہو سکتی ہے کہ لاکھ سے زیادہ یا ہزارون آدمیون نے اوسکو

اپنے کان سے سنا ہی و نیز اسی کتاب خصایص نسائی کے صفحہ ۱۲ مین ہے (اخبرنا) قتیبۃ عن سعید قال حدثنا ابن عدی عن عوف عن میمون انہ عبد اللہ قال زید بن ارقم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی نشہد لانت اولی بکل مومن من نفسہ قال فانی من کنت مولاہ فہذا مولاہ واخذ بید علی۔ ترجمہ زید بن ارقم سے باسناد مذکورہ متن منقول ہی کہ کھڑے ہوے جناب رسول خدا پس حمد و ثنائے الٰہی بجالاے بعد اوسکے فرمایا کہ تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان ہم گواہی دیتے ہین کہ تحقیق آپ اولی ہین ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے فرمایا کہ پس تحقیق جس شخص کا کہ مین مولی ہون پس یہ بھی اوسکا مولی ہی اور ہاتھ علی کا پکڑ لیا انتہی۔ و نیز کتاب کنز العمال جلد سادس کتاب الفضائل مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے ص ۳۹۰ مین یہ حدیث ہے (مسند زید بن ارقم) عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع فنزل غدیر خم امر بدوحات فقمن ثم قام فقال کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین احدہما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اہل بیتی فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ثم قال ان اللہ مولائی انا ولی کل مومن ثم اخذ بید علی فقال من کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقلت لزید انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما کان فی الدوحات احد الا قد راٰہ بعینیہ وسمعہ باذنیہ (ابن جریر) ترجمہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جب مراجعت کی رسول خدا نے حج وداع سے تو نازل ہوے غدیر خم مین تو حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا بعد اوسکے کھڑے ہوے تو فرمایا

اگر گویا میں بلایا گیا ہوں پس میں نے بلانا قبول کیا بتحقیق میں نے چھوڑا ہے تم لوگوں میں دوگران قدر چیزوں کو کہ ایک ان میں سے بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی نہ ایک رسی ہے لٹکی ہوئی آسمان سے زمین تک وعترت میری کہ جو میرے اہلبیت ہیں پس دیکھو کہ کیا کرو گے تم لوگ میرے بعد ان دونوں کے حق میں پس بتحقیق وہ دونوں ہرگز نہ جدا ہونگی ایک دوسری سے یہانتک کہ وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں بعد اوسکے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا میں ولی ہوں پس علیؓ اوسکا ولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے علیؓ کو ابو الطفیل کہتا ہے کہ پس میں نے زید سے کہا کہ تو نے رسول خدا سے سنا ہے اوس نے جواب دیا کہ کوئی شخص درختوں میں ایسا نہیں تھا کہ جسنے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہو اور اپنے کانوں سے نہ سنا ہو انتہی یہ حدیث بہمہ وجوہ مطابق ہے اوس حدیث کے کہ جو میں نے خصائص نسائی مطبوعہ مصر کے ص ۱۵ سے نقل کی ہے بعض ایسے الفاظ کا البتہ فرق ہے کہ اوسنے معنی ومطلب میں کچھ فرق نہیں ہو سکتا لہذا جو فوائد کہ اس حدیث کی نقل کرنے سے حاصل ہوئے تھے اور میں نے بیان کئے تھے وہ اس سے بھی حاصل ہیں فتدبر فانہ مفید

ونیز اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ۴۲ ایک سطر کے فاصلے کے حدیث مذکور سے مرقوم ہے (ایضاً) عن میمون ابی عبد اللہ قال کنت عند زید بن ارقم فجاء رجل فسال عن علی فقال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر بین مکۃ والمدینۃ فنزلنا مکانا یقال لہ غدیر خم فاذن الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایہا الناس الست اولی بکل مومن من نفسہ قلنا بلی یارسول اللہ نحن نشہد انک اولی بکل مومن من نفسہ قال فانی من کنت مولاہ فہذا مولاہ واخذ بید علی ولا اعلمہ الا قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ (ابن جریر) ترجمہ میمون ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ میں زید بن ارقم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور اوسنے علیؓ کے باب میں سوال کیا پس زید نے کہا کہ ہم رسول خدا کے ساتھ سفر میں تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس اوترے ہم ایسے مقام میں کہ وہ غدیر خم کہلاتا تھا پس ندا

کی گئی کہ الصلوۃ جامعۃ پس جمع ہو گئے لوگ پس جناب رسول خدا حمد و ثنا لائے الٰہی بجا لائے بعد اسکے فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا میں نہین ہون ولی ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان اے رسول خدا ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ آپ اولی ہین ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے فرمایا رسول خدا نے کہ پس جس شخص کا میں مولا ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہی اور پکڑ لیا ہاتھ علی کا زید بن ارقم کہتے ہین کہ اور مین نہین جانتا کہ جناب رسول خدا نے کیا کیا کہا مگر کہا کہ بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو یعنی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو یعنی علی کو انتہی اس روایت کے نقل کرنے سے بھی چند فوائد حاصل ہوئے **اوّل** یہ کہ ہماری بیان جو روایت حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی اور میں نے اس بحث کے شروع مین نقل کی ہے اوسمین یہ ہے کہ جناب رسول خدا کے حکم سے منادی نے ندا کی کہ الصلوۃ جامعۃ یہی لفظ بعینہٖ اس مین بھی آئی **دوم** یہ کہ زید بن ارقم نے جو کہا کہ لا اعلمہ الا قال اللّٰہم وال من والاہ الخ اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا نے بہت کچھ فرمایا تھا مگر زید بن ارقم نے فقط اسیقدر بیان کیا اور یہ بہت روشن نشان ہے ہمارے بیان کی خطبہ جنہ مبارکہ کا اور دلیل ہے اس بات پر کہ بعض صحابہ مثل زید بن ارقم بخوف حکام جور یا بطمع یا بسبب عداوت یا بسبب نفاق کتمان حق امیر المومنین کرتے تھے اور پوری حدیث غدیر خم کی نہین بیان کرتے تھے اور یہی سبب ہے کہ اونکے بیان مین اختلاف ہوتا تھا کبھی اوس خطبہ مبارکہ کی کچھ الفاظ بیان کرتے تھے اور کبھی کچھ چنانچہ چند حدیثین جو مین نے بیان زید بن ارقم سے نقل کی ہین دیکھ لیجیے کہ اوسمین کسقدر اختلاف موجود ہی اب اس سے زیادہ اس مختصر مین گنجایش نہین ہے جسکا زیادہ تفصیل کی ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کی جلد اول کی طرف کہ جو مجلد حدیث غدیر خم ہے اور اوسکا بیان مختصر مین کر چکا ہون اور مجلد ثانی عنقریب کتاب مذکور کیطرف کہ جو مجلد حدیث ثقلین ہے اور ابھی تھوڑے دن ہوئے یعنی سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین مطبع مطلع الانوار لکھنؤ مین چھپکر شائع ہوا ہے رجوع کرے اوسمین بہت سی حدیثین الثقلین زید بن ارقم سے اسی مضمون کی نکلینگی اور کچھ زید بن ارقم پر موقوف اور منحصر نہین ہے اکثر صحابہ نے ان دونون حدیثون کی روایت کی ہے اور اون دونون جلدون مین یہ دونون حدیثین جس تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہین اب اس زمانہ مین ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص اس سے زیادہ لکھ سکے **سوال سوم** یہ ہم پہلے کی لکھ چکے ہین کہ جناب رسول خدا نے حدیث ثقلین کو بہت سی مقامات مین ارشاد فرمایا ہے اور خطبہ خم غدیر مین بھی اسکا

ہم دیکھتے ہیں جن صحابہ نے اور کسی مقام میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث ثقلین کو ارشاد فرمانا بیان کیا ہے
اور علماء اہلسنت وجماعت نے اوسکو اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اس امر پر تو ہمکو کچھ اعتراض نہین ہے اعتراض تو
اسپر ہے کہ جن صحابہ نے حدیث ثقلین کا غدیر خم مین فرمانا بیان کیا اونھون نے حدیث خم غدیر کا ذکر کیون نہین کیا کہ
جسکے بیان کے لیے یہ سب اہتمام کیا گیا تھا اور جن علما و محدثین نے اسطرح کی روایتون کو اپنی کتابون مین نقل کیا ہے
اونھون نے ان روایتون کا ہیکیون نہین کیا کہ جس مین حدیث غدیر کا بیان یا یہ حدیث اور حدیث ثقلین دونون
ساتھ ہی مذکور ہین لہذا اب ہم شیعون سے پوچھتے ہین کہ آپ کی جن علما و محدثین نے حدیث غدیر کو فقط یا حدیث
ثقلین کے ساتھ اپنی کتابون مین لکھا ہی وہ لوگ یا وہ صحابہ کہ جن سے اسطرح کی روایتین کی ہین یہ سب صادق ہین
یا کاذب اگر کہینگے صادق تو یا مسلم بن الحجاج قشیری کی تکذیب لازم ہوگی اور یا اونکی تعصبیت و عداوت کا جناب
امیر کے ساتھ قائل ہونا پڑیگا کہ دیدہ و دانستہ اونھون نے اسطرح کی حدیثین اپنے صحیح مین درج نہین کین اور یا اس
بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ ایسے جاہل و نادان تھے کہ ان احادیث پر مطلع نہ تھے اور اگر کہینگے کہ کاذب تھے تو ہم
فضلائے مسلم و بخاری اور اونکی امثال کہ لیکے رہینگے اور باقی سب علما و محدثین و مفسرین سے ابراز عالم اور تبرا
تمام کرنا پڑیگا علاوہ اسکے سنی جو کوئی ایک حدیث یا روایت ضعیف بھی شیعون کی کتابون سے اپنے مطلب کے
موافق پاتے ہین تو پھر کیسا اتراتے ہین اور مارے خوشی کے پھولے نہین سماتے اور جامے سے باہر ہو جاتے ہین
اور زمین پر پانون نہین رکھتے حالانکہ عند التحقیق وہ بھی اونکے مطلب کی موافق نہین ٹھہرتی اور اوسکی نقل مین کچھ کمی
کرتے ہین انواع و اقسام کی تلمیع و تدلیس و تحریف لفظی و معنوی ثابت ہوتی ہے پھر خود ہی بتائین کہ جب یہ صدہا
محدثین اونکی کتب معتبرہ سے اپنے مذہب حق کی اثبات مین نقل کرینگے اور عقلی و منقولی جنہا مین ایک لفظ و نقطے
کا بھی فرق نہوگا تو کیونکر اونکی حجت تمام نہوگی اور کسطرح اونکا مذہب حق ثابت نہو نیگا اور بعض متعصبین معاندین
و جاحدین ناصبین کا ایسی احادیث کا نقل نہ کرنا کیونکر وجہ استدلال کا مانع اور اونکی حجت کا قادح ہوگا اب
ہم اہل عدل و انصاف سے کہ جنکی آنکھون پر تعصب و اعتساف کے پردے نہ پڑے ہون انصاف طلب ہین کہ مسلم
صاحب نے جو حدیث اپنی صحیح مین زید بن ارقم سے نکالی ہی خود اوسمین اونکا قول یہ موجود ہے کہ واللہ مین بڈھا ہو گیا
ہون اور زمانہ مفارقت جناب رسول خدا مجھسے بہت گذر گیا ہی اور جو کچھ مین یاد رکھتا تھا اوس مین سے بعض باتین

بھول گیا ہوں اور شاید جو حدیث غدیر کہ سنیوں کی کتب معتبرہ میں بطریق زید بن ارقم کی روایت سے لکھی ہیں یا وہ جو سنیوں کی کتب معتبرہ میں
موجود ہیں اور شاید بسبب طوالت کے انکو نہیں لکھا۔ ورنہ انہیں زید بن ارقم نے کہیں اپنے کبرسن و سہو و نسیان کا عذر نہیں پیش کیا
تو یہ زیادہ معتبر سمجھی جائینگی یا وہ کہ جو حدیث مسلم نے نقل کی ہے آدمی کا کلام حال صحت حواس و ثبات عقل میں زیادہ معتبر ہوتا ہے
یا حالت اختلال حواس میں علاوہ اسکے ایک دلیل عناد و عداوت اہلبیت رسالت علیہم السلام کی جو اس حدیث مسلم میں موجود ہے
اور وہ یہ ہے کہ زید بن ارقم نے بعد لفظ ثقلین کے کتاب اللہ کا ذکر کیا ہے اور بعد اوسکے واستمسکوا بہ کہا ہے اور اسکے بعد
ذکر حث و ترغیب کی اہلبیت کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور مسلم نے فقط اسی حدیث کو اسطرح اپنی صحیح میں لکھا ہے تاکہ شبہ ہو کہ
استمساک فقط کتاب اللہ کے ساتھ مخصوص ہے اہلبیت کے ساتھ تمسک کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہر چند کہ مضمون حدیث
کہ تارک فیکم الثقلین دونوں کے ساتھ تمسک کرنا معاً ثابت کرتا ہے لیکن مسلم صاحب ہی تو اپنے نزدیک وہ حدیث لکھی
کہ بیچ سے ثقلین کے آپس میں جدائی لازم آئی اگرچہ یہ سعی و کوشش ناشکور و نامقبول ہے چنانچہ اس حدیث میں یہ فقرہ بھی ہے
فانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض نیز اس حدیث میں لفظ عترت نہیں ہے فقط لفظ اہلبیت ہے حالانکہ انہیں زید بن ارقم سے
بہت سی ایسی حدیثیں منقول ہیں کہ جن میں ذکر کتاب اللہ و اہلبیت علیہم السلام ساتھ ہی ہے اور دونوں کی باب میں ایک
طرح کی وصیت ہے اور عترت کا لفظ اور فقرہ فانھما لن یفترقا الخ بھی موجود ہے دیکھو اس حدیث کو کہ جو میں نے اسی شعل
چہارم میں خصائص نسائی مطبوعہ مصر کے ص ۱۵ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو میں نے ابھی کنز العمال جلد اول کے
مطبوعہ مطبع نظامیہ کے ص ۴۸ سے نقل کی ہے اور اگر اسقدر کافی نہو تو تحفہ اثنا عشریہ کو ملاحظہ کرو کہ اوس میں شاہ عبدالعزیز
صاحب نے اس حدیث کو اسطرح نقل کیا ہے **حدیث دوازدہم** روایت زید بن ارقم عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما لن
تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی و نیز خود واعظ صاحب نے
بھی کتاب [illegible] کے صفحہ [illegible] میں یہی حدیث صحیح مسلم کو نقل کیا ہے اور دوسری [illegible] میں بھی [illegible]
[illegible] حدیث کو اور یہ بات ثابت ہو کہ جناب رسول خدا نے مقام خم غدیر میں یہ حدیث فرمائی تھی
[illegible] زید بن ارقم کے اختلال حواس [illegible] معلوم ہو اور اس امر پر بھی کوئی مطلع ہو کہ جناب رسول خدا
نے [illegible] غدیر خم میں جب کہ آپ [illegible] دنیا سے رحلت فرمانے کا یقین ہو چکا تھا یہ وصیت فرمائی تھی دوسرے یہ کہ لفظ [illegible]

فی اہل بیتی آخر حدیث میں تین مرتبہ ہی اور واعظ صاحب نے ایک ہی مرتبہ لکھا ہے کہ اس باب میں تکرار و تاکید ثابت
ہو بعد اسکے اسی حدیث ثقلین کو دوسری روایت سے ترمذی میں سے نقل کیا ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین
ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی
اہل بیتی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ہرچند کہ اسی قدر اثبات امامت و مودت شاہ ولایت و [illegible]
رسالت میں کافی و وافی ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح تمام حجت [illegible] اختصار منظور ہے [illegible]
ہم اس بات کو سنیوں ہی کی بعض کتب معتبرہ سے ثابت کرتے ہیں [illegible] صحیح مسلم [illegible] مستدرک [illegible]
ان روایتوں کو نقل نہیں کیا کہ جن میں موالات شاہ ولایت [illegible] تصریح ہے تو یہی مذکور تھی چنانچہ حاکم
نے کتاب مستدرک علی الصحیحین میں مناقب جناب امیر میں لکھا ہے حدثنا ابو الحسین محمد بن احمد بن
تمیم الحنظلی ببغداد ثنا ابو قلابۃ عبد الملک بن محمد الرقاشی ثنا یحیی بن
حماد وحدثنی ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ وابو بکر احمد بن جعفر البزار قالا ثنا عبد اللہ
بن احمد بن حنبل حدثنی ابی ثنا یحیی بن حماد وثنا ابو نصر احمد بن سہل
الفقیہ ببخارا ثنا صالح بن محمد الحافظ البغدادی ثنا خلف بن سالم
المخرمی ثنا یحیی بن حماد ثنا ابو عوانہ عن سلیمان الاعمش قال ثنا
حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال لما رجع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات
فقممن قال کانی قد دعیت فاجبت انی ترکت فیکم الثقلین احدہما اکبر من الآخر
کتاب اللہ تعالی وعترتی فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یتفرقا حتی
یردا علی الحوض ثم قال ان اللہ عز وجل مولای وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید
علی رضی اللہ عنہ فقال من کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد
من عاداہ وذکر الحدیث بطولہ ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ
بطولہ شاہدہ حدیث سلمۃ بن کہیل عن ابی الطفیل ایضا صحیح

علی شرطهما حدثناه ابوبکر بن اسحاق ودعلج بن احمد السجزی
قالا انبأ محمد بن ایوب ثنا الازرق بن علی ثنا حسان بن ابراهیم الکرمانی
ثنا محمد بن سلمة بن کهیل عن ابیه عن ابی الطفیل عامر بن واثلة انه
سمع زید بن ارقم رضی الله عنه قال نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم
بین مکة والمدینة عند سمرات خمس دوحات عظام فکنس الناس ماتحت
السمرات ثم راح رسول الله صلی الله علیه وسلم عشیة فصلی ثم قام خطیبا
فحمد الله واثنی علیه وذکر ووعظ فقال ماشاء الله ان یقول ثم قال
ایها الناس انی تارک فیکم امرین لن تضلوا ان اتبعتموهما وهما کتاب
الله واهل بیتی عترتی ثم قال اتعلمون انی اولی بالمومنین من
انفسهم ثلاث مرات قالوا نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
کنت مولاه فعلی مولاه ۱ه‍ چونکہ یہ کتاب یعنی مستدرک حاکم میرے علم میں کسی مطبع میں چھپی
نہیں ہے، وراسوقت میرے پاس موجود بھی نہیں ہے لہذا مین نے مجلد حدیث الثقلین مطبع مطلع الانوار کہ جو مجلد
ثانی عشر ہے کتاب عبقات الانوار کا اوسکے ص ۱۹۵ سے یہ حدیث نقل کی ہے اور موافق اور مخالف سب اس
بات کے قائل ہین کہ جناب فردوس مآب مولوی سید حامد حسین صاحب کتاب مذکور کی نقل مین منقول عنہ سے
ایک حرف اور نقطے کا فرق نہیں ہوتا اب مین ترجمہ لکھتا ہون **ترجمہ عبارت مستدرک** ابو عبد اللہ محمد بن
عبد اللہ الحاکم النیشاپوری نے اپنی اسناد سے کہ جو کئی طریق سے متن مین مذکور ہین زید بن ارقم سے روایت
کی ہے کہ جسوقت رسول خدا حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور غدیر خم مین نازل ہوے تو حکم دیا پس
درختون کے نیچے صاف کیا گیا فرمایا کہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا تحقیق مین نے تم مین دو
چیزین گرانقدر چھوڑی ہین ایک دونون کی بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی اور عترت میری پس دیکھو کہ کیا
کروگے تم سیکے بعد لوٹ دونون کے حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگی ایک دوسری سے یہانتک کہ
وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر بعد اسکے فرمایا کہ اللہ عز وجل میرا مولی ہے اور مین ولی ہون ہر مومن کا

بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ مین جسکا ولی ہون پس یہ بھی اوسکا ولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص
کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور ذکر کیا حدیث کا راوی نے ساتھ طول اوسکے حاکم کہتے ہین کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط شیخین (یعنی مسلم و بخاری) پر اور نہین نکالا ہے نہین دونون نے اس حدیث کو (یعنی
مسلم و بخاری نے اس حدیث کی روایت نہین کی اور اپنی صحیح مین درج نہین کیا) ساتھ اسکو طول کے
شاہد اوسکی حدیث سلمہ بن کہیل کی ہے کہ اونسے بھی ابو الطفیل سے روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح ہے شرط
شیخین پر بعد اسکے حاکم نے اس حدیث کی کہ جو شہادت مین لایا ہے اسناد بیان کی ہے اپنے باپ سے
اونسے ابو الطفیل سے (جسکا نام عامر بن واثلہ تھا اونسے زید بن ارقم سے تھا کہ اونسے کہا کہ نازل ہوئے
رسول خدا درمیان مکہ اور مدینہ کے کیسلے کے درختونکے پاس کہ جو پانچ بڑے بڑے درخت تھے پس لوگون نے
جھاڑو دی کیسلے کے درختون کے نیچے پس آرام کیا رسول خدا نے اوسی جگہ اور نماز پڑھی بعد اوسکے کھڑے
ہوئے آپ درحالیکہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے پس حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور نصیحت کی اور وعظ کی اور کہا کہ
جو کچھ کہ خدا نے چاہا کہ آپ کہین بعد اوسکے فرمایا کہ ای گروہ مردم مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو امر کہ ہرگز
نہ گمراہ ہوگے تم اگر پیروی کروگے اون دونون کی اور وہ دونون کتاب خدا اور میرے اہلبیت ہین کہ جو میری
عترت ہین بعد اوسکے تین مرتبہ فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم لوگ کہ تحقیق مین اولی ہون ساتھ مومنون کے اونکے
نفسون سے سب نے کہا کہ ہان جانتے ہین پس فرمایا رسول خدا نے کہ جس شخص کا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا
مولی ہے انتہی اس عبارت منقولہ مین جو پہلی روایت ہے وہ بہمہ وجوہ موافق ہے اوس روایت کے کہ جو مین نے
خصایص نسائی کے صفحہ ۲۰ سے نقل کی ہے یہانتک کہ رواۃ بھی سکے اور اوسکے ایک مین نیز اوس روایت سے
کہ جو جلد سادس کنز العمال کے صفحہ ۳۹۰ سے نقل کی ہے البتہ بعض الفاظ حدیث مین تھوڑا سا اختلاف ہے لیکن وہ
بھی ایسا ہے کہ مطلب و مقصود مین اوس سے کچھ فرق نہین ہو سکتا پس جو فوائد کہ اوس حدیث کی نقل کے بعد
مین نے لکھے ہین وہی اس سے بھی حاصل ہین اور اوسکے علاوہ چند فوائد اور اسکی نقل سے حاصل ہوئے
اول یہ کہ اوس روایت کی اس روایت سے تاکید و تشیید ہوگئی اور یہ دونون ایک دوسری کی تصحیح کی
شاہد ہین دوم یہ کہ بعد اس حدیث کے جو حاکم کی عبارت ہے اوس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث صحیح ہے

من آن شخص را دیدم کہ سفیدی بر میان دو چشم وی در جا ساعت آمدہ بود و از آنجملہ آنست کہ زید بن ارقم
رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ من در ہمان مجلس با مشار الیہ حاضر بودم و من نیز از آنجملہ بودم کہ شنیدہ بودم اما
گواہی ندادم و آن را پنہان داشتم خدای تعالی روشنائی چشم مرا ببرد و گویند کہ ہمیشہ بر فوت آن شہادت اظہار
ندامت میکرد و از خدای تعالی آمرزش میخواست **انتہی** اس عبارت کے جابجا کے نقل کرنے سے چند فوائد حاصل
ہوئے **اول** یہ کہ سنیون کا بنا باعث کلیہ کہ اصحاب کلہم عدول ہیں بالکل ٹوٹ گیا اس سبب سے کہ کیا یہ بھی ممکن ہے
کہ کوئی شخص کتمان شہادت قصدًا کرے اور بتحذیر آیہ لاتکتموا الشہادۃ خلق نہ ڈرے اور اس گناہ عظیم کے سبب
عذاب خدا میں بھی مبتلا ہو جائے یعنی کوڑھی یا اندھا ہو جائے اور پھر اوسکی عدالت قائم رہے اور پھر
یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ یہ کونسا کتمان ہے یہ کتمان ہے حدیث جناب رسالتمآب کا جنکی شان میں
آیا ہے کہ ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی یعنی وہ برحق ہیں کہ جو حکم کہ حق سبحانہ
و تعالی نازل فرماتا تھا اوسی کی آپ تبلیغ کرتے تھے پس جو شخص کہ اوسکو چھپاوے وہ بلا شک اس آیہ وافی
ہدایہ کا مصداق ہوگا الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما
بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون ۔[۵]
ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ چھپاتے ہیں اوسکو کہ نازل کیا ہے ہمنے روشن دلیلوں سے اور ہدایت سے
بعد اوسکے کہ بیان کر دیا ہے ہمنے اوسکو واسطے لوگوں کے کتاب میں یہ لوگ ایسے ہیں کہ لعنت کرتا ہے
اونکو اللہ و لعنت کرتے ہیں اونکو لعنت کرنے والے **انتہی** اور شاہ عبد القادر دہلوی نے تفسیر موضح
القرآن میں اس آیت کے ترجمہ کے بعد یہ فائدہ لکھا ہے **ف** یہ اونکے حق میں ہے جنکو حکم خدا کا معلوم تھا
اور غرض دنیا کے واسطے چھپا رکھا **انتہی** اب ہمسے کوئی سنی صاحب بتائیں کہ زید بن ارقم نے جو
[illegible] ہم نے جو یہ حکم خدا ہے کسی غرض دنیا کے واسطے چھپایا تھا یا غرض آخرت کے
شاید کوئی سنی صاحب از راہ مکابرہ کہیں کہ یہ آیت اون لوگوں کے باب میں نازل ہوئی ہے کہ جو
آیت کسی مراد و احکام کو چھپاتے ہیں کہ جسکی تصریح و تبیین کتاب خدا میں موجود ہے اور مضمون حدیث میں [illegible]

[۵] جزو دوم سورۂ البقرہ

قرآن مین تو نہین بلکہ حضور رسول کا کلام ہے تو ہم کہینگے کہ اول تو یہ سنیونکا ہی کام ہے کہ حکم خدا و رسول مین فرق
کرین دوسرے یہ کہ جو مسلمان کہین گے اگر حق سبحانہ وتعالی نے کلام مجید مین فرماتا ہے ان الذین یکفرون
باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن
ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا ۝
اولئک ہم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مہینا ۝
ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوتے ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسولونکے اور ارادہ کرتے ہین اس بات کا کہ فرق کرین
درمیان اللہ کے اور اسکے رسولون کے اور کہتے ہین کہ ایمان لاے ہم ساتھ بعض کے اور کافر ہوے ہم ساتھ
بعض کے اور ارادہ کرتے ہین اس بات کا کہ اختیار کرین درمیان اسکے کوئی راہ یہ وہ لوگ ہین کہ کافر ہین بیشک
اور مہیا کیا ہے ہمنے واسطے کافرون کے عذاب رسوا کرنے والا انتہی شاہ عبدالقادر صاحب تفسیر موضح القرآن
مین اس آیت کے ترجمے کے بعد یہ فائدہ لکھتے ہین ف یہان سے ذکر ہے یہود کا قرآن مین اکثر انکا اور منافقون کا
ذکر اکٹھا ہی فرمایا ہے کہ اللہ کا ماننا یہی ہے کہ زمانے کے پیغمبر کا حکم مانے اس بغیر اللہ کا حکم ماننا غلط ہی دوم
یہ کہ ہم اس مبحث کی شروع مین [illegible] سنیونکی معتبر تفسیرون سے ثابت کر چکے ہین کہ آیت یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک اسی واقعہ غدیر خم کی بابت نازل ہوئی ہے اور اسمین لفظ ان علیا مولی
المؤمنین موجود تھی جیسے آپ ہی فرماتے ہین کہ جن لوگون نے اس حکم محکم کا اخفا کیا اور اس لفظ کو قرآن سے
نکال ڈالا وہ لوگ کیونکر اس آیت ان الذین یکتمون ما انزلنا [illegible] کے تحت مین نہ داخل ہونگے اور
وہ لعنت علیہم لعنۃ اللہ [illegible] سے کسطرح خارج ہوجاینگے فائدہ دوم یہ کہ ثابت ہوگیا کہ بعض اصحاب
حق جناب امیر المؤمنین کو اخفا و کتمان کیا کرتے تھے اور اس باب مین مطلق خدا سے نہین ڈرتے تھے فائدہ سوم
ظاہر ہے کہ جب جناب امیر صلوٰۃ اللہ علیہ نے لوگون سے اپنے حق کی گواہی طلب کی تھی اور قسم دلوائی تھی تو اسوقت اس
شہادت کے چھپانے مین [illegible] کی طمع اور اسکے بیان کرنے مین کسی کا کچھ خوف نہ تھا پس جب ایسی حالت
[illegible] صحابی نے اسکا اخفا کیا تو زمانے اولے وثانیہ وثالثہ مین کہ جب

طمع امارت و خلافت و ریاست و حکومت و ملک و سلطنت و جاہ و حشمت بہ رغبتہ تمام تھی و نیز خصارتی مین حکام
جور کا خوف بھی تھا تو اوسوقت جناب امیر المومنین و وصی و خلیفہ برحق جناب سید المرسلین کی کیا یا حق پوشی
نہوئی ہوگی فافہم وتدبر پس ایسی حالت مین پوری خطبہ غدیر خم کا سنیونکی کتابون مین منقول نہونا کیا محل
عجب ہو سکتا ہے فائدہ چہارم یہ ہے کہ زید بن ارقم کے کلام مین جو اختلافات مین اوسکا سبب بخوبی معلوم
ہوگیا کہ ان حضرت مین کچھ کیفیت تدین اور خوف خدا کی نہ تھی اور عداوت جناب امیر و سیدہ زہرا بھی تھی پس
جسوقت جو مناسب معلوم ہوتا تھا وہ کہدیتے تھے چنانچہ جو حدیث کہ ہمنے صحیح مسلم سے نقل کی ہے اوسمین
اونھون نے باوصف ذکر غدیر خم حدیث من کنت مولاہ کو بالکل حذف کر دیا اور کتاب اللہ و اہلبیت
رسول اللہ مین بجای نسبت مین تفرقہ کر دیا اور لفظ عترتی اور جملہ فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کو بھی ذکر
نکیا اور جو حدیث کہ ہمنے مسند احمد بن حنبل کے ص ۲۰۳ سے نقل کی ہے اوسمین اونھون نے جملہ اللہم وال من والاہ
و عاد من عاداہ کے سننے سے انکار کیا اور پھر بسبب شکایت حافظہ اوس حدیث مین کہ جو ہمنے اسی مسند کے ص ۳۰۲
سے نقل کی ہے اوسکو خود اپنے منہ سے بیان کر دیا اور اسی طرح اوس حدیث مین کہ جو ہمنے اسی مسند کے
ص ۳۷۰ سے نقل کی ہے اسکے سننے کا اقبال کیا اور ان تینون حدیثون مین فقط حدیث غدیر خم کو بیان
کیا اور حدیث ثقلین کا ذکر نہین کیا اور جو حدیث کہ ہمنے خصایص نسائی کے ص ۱۵ سے نقل کی ہے اوسمین دونون
حدیثون کو ساتھ بیان کیا اور لفظ عترتی کا بھی ذکر کیا اور فانہما لن یتفرقا الخ اور اللہم وال من والاہ الخ کو
بھی بیان کیا لیکن من کنت مولاہ کی جگہ من کنت ولیہ کہا اور اوس حدیث مین کہ جو ہمنے خصایص نسائی کے
ص ۲۰ سے نقل کی ہے فقط حدیث غدیر کا ذکر کیا اور من کنت مولاہ کہا اور اصل یہ ہے کہ یہ الفاظ کہ
جو ہر حدیث مین زید بن ارقم سے منقول ہین سب صحیح ہین اور کلام جناب رسول خدا اور خطبہ مبارکہ
غدیر خم مین بتفاوت یسیر موجود ہین مگر زید بن ارقم نے بسبب عدم اعتنا کسی مقام مین اور کسی کلام مین
سب کو نہین بیان کیا فائدہ پنجم یہ ہے کہ جب ثابت ہوگیا کہ جناب امیر نے طلب شہادت کی اور وقت
اوسکے انتفا مین کسی طرح کی طمع اور اوسکے بیان کرنے مین کسی کا کچھ خوف نہ تھا تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ زید بن ارقم
نے فقط عداوت ذاتی اور خواہش نفسانی کی وجہ سے حق کو چھپایا اور جب عداوت ثابت ہوگئی تو جسقدر

علاوہ زید بن ارقم کا جناب امیر کی فضیلت میں اور بیان حدیث غدیر مین پایا جاسے اوسمین کسی طرح کا شک
شبہ نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ الفضل ما شہدت بہ الاعداء اب کوئی سنی صاحب یہ نہین کہہ سکتے
کہ جس کلام مین تناقض و اختلاف ہو وہ قابل اعتبار نہین رہتا پس زید بن ارقم سے جو احادیث غدیر خم
منقول ہین اونکی صحت کا یقین نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ ہر دعوی مین اوسکے مثبت کا اختلاف مضر ہوتا
ہے شک کا اور زید بن ارقم کو ہم منکرین و جاحدین خلافت حقہ بلا فاصلہ جناب امیر المومنین مین سے سمجھتے ہین
و نیز ماوراء اونکی اختلاف حق سے بخوبی ثابت ہو گیا پس جسقدر اونکا کلام کہ ہمارے دعوی کے ثبوت مین ملیگا
اوس سے ہمارا استدلال کامل و تمام ہوگا نہ ناقص و ناتمام گو وہ فی نفسہ کیسا ہی مختلف و متناقض ہو پس
اونکا اختلاف مبطل انکار ہوگا نہ مضر دعوے اہل حق علاوہ اسکے چند حدیثین ہمنے زید بن ارقم کی روایت
کی نقل سو سطے یہان لکھی ہین کہ عصبیت و عناد شیخ مسلم صاحب ثابت ہو جاے کہ باوصف اسکے کہ اونہین
زید بن ارقم سے احادیث متعدد بطرق کثیرہ سے منقول ہین مگر شیخ صاحب نے سوای ایک حدیث ناقص و
ناتمام کے کہ جسمین باوصف ذکر خم غدیر موالات و ولایت علی بن ابیطالب کا ذکر نہین ہے اور نہین
انہین اختلاف جو اسمین ہے روایت کے الفاظ سے ثابت ہے اور کوئی حدیث اپنی صحیح مین درج نہین فرمائی
ورنہ کچھ زید بن ارقم پر موقوف نہین ہے صدہا اصحاب سے حدیث غدیر اور حدیث ثقلین منقول ہے وجو
شخص کہ مجلدات حدیث غدیر و مجلدات حدیث ثقلین کتاب عبقات الانوار ملاحظہ کرے اوسپر یہ بات
پوشیدہ نہین رہ سکتی اور وہ انکار نہین کر سکتا اس مختصر مین اسی قدر بہت ہے جو لکھا گیا اور زیادہ گنجایش کہان
ہے ہمکو ضرور ہوا کہ اب ختم ... کچھ حال شیخ بخاری صاحب کا بھی بیان کرین واضح ہو کہ اونکو خاندان
نبوت و اہلبیت رسالت سے بغض و عناد تھا اوسکے ثبات کے لیے فقط اسی قدر اس مختصر مین کافی و وافی
ہے کہ شیخ صاحب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق کی روایت کا اعتبار نہین کرتے تھے اور عداوت
ان حضرت ... سے تھے چنانچہ اپنی کل صحیح غیر صحیح مین اون جناب سے ایک روایت بھی
نہین نقل کی ہے اور اسکا کوئی سنی صاحب انکار نہین کر سکتے کہ صحیح بخاری موجود و متداول ہے
اسکی بابت کچھ ثبوت پیش کرنیکی ضرورت نہین سمجھتے البتہ ہم جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول

مطبوعہ مطبع نور لکھنؤ کو جس میں سے عبارت ابن تیمیہ کہ جو علمای اعلام و متکلمین فحام اہل سنت و جماعت میں سے ہیں اور ان حضرات نے انکو شیخ الاسلام کا خطاب دیا ہے نقل کرتے ہیں قال فی المنہاج وبالجملۃ فہؤلاء الائمۃ الاربعۃ لیس منہم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقہ لکن رووا عنہ الاحادیث کما رووا عن غیرہ واحادیث غیرہ اضعاف احادیثہ ولیس بین حدیث الزہری وحدیثہ نسبۃ لا فی القوۃ ولا فی الکثرۃ وقد استراب البخاری فی بعض احادیثہ لما بلغہ عن یحیی بن سعید القطان فیہ کلام فلم یخرج لہ ویمتنع ان یکون حفظہ للحدیث کحفظ من یحتج بہم البخاری ۰۰

ترجمہ کہا ہی ابن تیمیہ نے کتاب منہاج میں کہ مختصر یہ ہے کہ یہ چاروں امام (یعنی ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد حنبل) جو ہیں انمیں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اوسنے جعفر سے فقہ کے قاعدے سیکھے ہوں لیکن روایت کی ہے ان لوگوں نے اونسے احادیث کی جسطرح کہ روایت کی ہے انکے غیر سے اور احادیث اونکے غیر کی بہت زیادہ ہیں انکی احادیث سے اور زہری کی حدیث میں اور اونکی حدیث میں کوئی نسبت نہیں ہے نہ قوت میں نہ کثرت میں۔ اور تحقیق شک و شبہہ کیا بخاری نے اونکی بعض حدیثوں میں جبکہ یحیی بن سعید القطان سے اوسکو اونکے باب میں کچھ کلام پہونچا اسی سبب سے نہیں نکالی ہے بخاری نے اونسے کوئی حدیث اور ممتنع ہی یہ کہ ہووے حفظ اونکا واسطے حدیث کے مانند حفظ اون لوگوں کے کہ احتجاج کیا ہے ساتھ اونکی بخاری نے یعنی اونکی روایتوں کو اپنی صحیح میں لکھا ہے انتہی اب اہل اسلام شیخ الاسلام کے کلام کو ملاحظہ کریں کہ یہ شخص کہتا ہے کہ غیروں کو حضرت امام جعفر صادق سے احادیث کا زیادہ حافظ اور کہتا ہے کہ بخاری نے اپنی طرف سے شک و شبہہ کیا تھا یعنی آپکے کلام کو معتبر نہیں سمجھتا تھا اور اسی سبب سے اسنے اپنی صحیح میں آپسے کوئی حدیث نہیں لکھی اور اوسکے رواۃ کو آپکے اوپر ترجیح دیتا ہے حالانکہ رواۃ بخاری میں سے بعض خوارج تھے کہ جنکے باب میں کلام مخبر صادق سنیوں ہی کی کتابوں میں بکثرت موجود ہے کہ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ یعنی نکل جاوینگے یہ لوگ دین سے

جس طرح کہ نکلتا ہے تیر کمان سے چنانچہ اسی بخاری کے شیوخ میں سے ایک عمران بن حطان ملعون ہے کہ رؤساء خوارج میں سے تھا اور ابن ملجم لعین کی مدح کرتا تھا کہ جس نے جناب امیر المومنین کے فرق مبارک پر ماہ مبارک میں نماز پڑھنے کی حالت میں تلوار ماری وہ وہی ضربت ہے کہ آپ شہید ہوئے چنانچہ اوسی ملعون کے قصیدے کے دو شعر ابن ملجم شقی کی مدح میں سنیوں کی کتابوں معتبر مشہور میں ہر چند کہ یہ امر محتاج بیان نہیں ہے اور کوئی سنی اوسکا انکار نہیں کر سکتا مگر بنا بر اتمام حجت کے لیے اسکا ثبوت مختصر طور پر لکھے دیتے ہیں اصابہ ابن حجر مطبوعہ مطبع مدرسہ الاسقف کلکتہ کے جلد ثالث ص ۲۴۸ میں یہ عبارت ہے کہ عمران بن حطان بن ظبیان بن لوذان بن الحرث بن سدوس السدوسی وائل الذہلی یکنی ابا شہاب تابعی مشہور وکان من رؤس الخوارج ترجمہ عمران بن حطان جسکے آبا و اجداد کا نام متن میں لکھا ہے اوسکی کنیت ابو شہاب تھی وہ تابعی ہے اور رؤساء خوارج میں تھا انتہی اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ یہ ملعون رؤساء خوارج میں سے تھا اب اوسکے قصیدے کے شعر سنیے کہ جو اوس مردود نے ابن ملجم ملعون کی تعریف میں کہے ہیں اسی کتاب کے ص ۳۰۵ میں یہ عبارت ہے لم یذکرہ احد فی الصحابہ الا ما وقع فی تعلیقۃ القاضی حسین بن محمد الشافعی شیخ المراوزہ فانہ ذکر ابیات عمران ہذہ التی رثی بہا عبدالرحمن بن ملجم قاتل علی یقول فیہا شعر

یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا ÷ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا + انی لاذکرہ یوما فاحسبہ ÷ اوفی البریۃ عند اللہ میزانا + قال فعارضہ الامام ابو الطیب الطبری فقال شعر انی لابرأ مما انت تذکرہ ÷ عن ابن ملجم الملعون بہتانا انی لاذکرہ یوما فالعنہ ÷ دینا والعن عمران بن حطانا + قال القاضی حسین ہذا الذی قالہ القاضی ابو الطیب خطا فان عمران صحابی لا یجوز لعنہ کذا قرأت بخط القاضی تاج الدین السبکی ترجمہ نہیں ذکر کیا ہے اوسے عمران بن حطان کو کسی شخص نے گروہ صحابہ میں مگر جو کچھ لکھا گیا ہے تعلیقہ قاضی حسین بن محمد شافعی شیخ المراوزہ میں اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ذکر کیے ہیں اشعار عمران کے کہ جو اوسنے عبدالرحمن بن ملجم قاتل علی کے مرثیے میں کہے ہیں وہ ملعون کہتا ہے کہ کیا خوب ضربت تھی اوس شخص کی کہ جو پرہیزگار تھا یعنی ابن ملجم نہیں ارادہ کیا تھا اوسنے اس ضربت سے مگر اس بات کا کہ صاحب عرش یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ اوس کی خوشنودی کو پہنچے تحقیق میں کسی روز اوسکو یاد کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ اوس شخص کی ترازوے اعمال تمام خلق سے

زیادہ پوری ہے خدا کے نزدیک (یعنی اوسکے اعمال نیک تمام خلق سے افضل ہین) کہا ہے اوس قاضی حسین نے
اور پس معارضہ کیا اوسکا امام ابو الطیب طبری نے اور کہا کہ تحقیق مین بری ہون اوس سے کہ تو یاد کرتا ہے ابن ملجم
ملعون کو نزدیک بہتان کے تحقیق مین یاد کرتا ہون اوسکو کسی دن تو لعنت کرتا ہون اوسپر دین کی راہ سے اور
لعنت کرتا ہون عمران بن حطان پر کہا ہے قاضی حسین نے کہ یہ جو کچھ قاضی ابو طیب نے کہا ہے خطا ہے اس سبب سے
کہ عمران صحابی ہے اور اوسکو لعنت کرنا جائز نہین اسی طرح پڑھا ہے مین نے دیکھین جو قاضی تاج الدین سبکی کے خط سے
لکھا ہوا تھا انتہی پہلے تو اس عمران کا تابعی ہونا ثابت ہوا تھا مگر قاضی حسین شافعی کے قول سے ثابت ہوا کہ یہ
صحابہ مین داخل ہے او بیچارے طبری کو کچھ حقیقت اسلام ہوئی اور اوس ملعون پر ملعون نے لعنت کی تو قاضی
صاحب موصوف نے اوسکو کیسا آڑے ہاتھون لیا سبحان اللہ کیا تابعیت ہے اور کیا صحابیت اب بخاری کا اسی
خارجی سے روایت کرنیکا حال سنیے کہ اسی کتاب کے ص ۲۰۵ مین لکھا ہے وقد اخرج بخاری وابوداود لعمران بن
حطان الخ ترجمہ اور تحقیق روایت کی ہے بخاری اور ابوداود نے واسطے سے عمران بن حطان کے انتہی
اب اس ملعون کے وثوق وصدق و اعتبار کا حال سنیے کہ سنی کیسی اسکی تعریفین کرتے ہین اسی کتاب کے اسی صفحہ
۲۰۵ مین لکھا ہے واعتمد ابوداود علی تخریج لہ بان الخوارج اصح اہل الاہواء حدیثا ثم ذکر عمران وانتصاره ترجمہ اور اعتماد
کیا ہے ابوداود نے نکالنے سے حدیث کو اوس ملعون کے واسطے سے ساتھ اس طرح کے کہ خوارج سب اہل مذاہب باطلہ سے
زیادہ صحیح حدیث بیان کرتے ہین بعد اوسکے ذکر کیا ہے عمران کا اور تین اوسکے اور خارجیون کا انتہی سبحان اللہ عذر بدتر
از گناہ اسی کو کہتے ہین ونیز اسی صفحہ مین بلا فاصلہ یہ عبارت ہے وروی عن التبوذکی عن ابان العطار
قال سمعت قتادة یقول کان عمران لا یتہم فی الحدیث وقال
العجلی بصری تابعی ثقة ترجمہ اور روایت کی ہے اوسی ابوداود نے تبوذکی سے اوسنے
ابان عطار سے کہ وسنے کہا مین نے قتادہ کو کہتے ہوے سنا ہے کہ عمران ایسا تھا کہ کوئی اوسپر حدیث کے باب مین تہمت
نہین کر سکتا اور عجلی نے کہا ہے کہ وہی عمران بصری تھا تابعی تھا ثقہ تھا انتہی واہ رے تابعیت و صحابیت کہ
ابن ملجم لعین قاتل امیر المومنین کو افضل خلق سمجھے کہ مار لیکن اس پر کیا موقوف ہے ابوداود تو سب خارجیون کی
تعریف کی ہے اور کیونکر نہ کرین کہ جس امر کا یہ لوگ اخفا کرتے ہین اوسکا خارجی اظہار کرتے ہین یعنی عداوت اہل بیت

ونیز میزان الاعتدال ذہبی جلد دوم مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنؤ کے صفحہ ۲۴۰ مین ہے
فان عمران صدوق فی نفسه قد روی عنه یحیی بن ابی کثیر وقتادة ومحارب
بن دثار قال العجلی تابعی ثقة وقال ابو داود ولیس فی اهل الاهواء اصح
حدیثا من الخوارج فذکر عمران بن حطان وابا حسان الاعرج وقال قتادة
کان لایتهم فی الحدیث ترجمہ تحقیق عمران سچا ہی فی نفسہ تحقیق روایت کی ہے اوس سے
یحیی بن ابی کثیر اور قتادہ نے اور محارب بن دثار نے عجلی نے کہا ہے کہ وہ تابعی تھا ثقہ تھا اور ابو داود نے کہا ہے کہ بیچ اہل مذہب
باطلہ مین کوئی خوارج سے زیادہ صحیح حدیث نہین بیان کرتا بعد اوسکے ذکر کیا ہے عمران بن حطان اور ابو حسان اعرج
کا اور قتادہ نے کہا ہے کہ وہی عمران ایسا تھا کہ کوئی اوسپر حدیث مین تہمت نہین کرسکتا انتہی ونیز مقدمہ فتح الباری
شرح صحیح بخاری تالیف ابن حجر عسقلانی مطبوع مطبع فاروقی واقع دہلی کے صفحہ ۵۰۶
مین یہ عبارت ہے وکان عمران داعیة الی مذهبه وهو الذی رثی عبد الرحمن
بن ملجم قاتل علی رضی الله عنه بتلک الابیات السائرة وقد وثقه العجلی وقال
قتادة کان لایتهم فی الحدیث وقال ابو داود لیس فی اهل الاهواء
اصح حدیثا من الخوارج ثم ذکر عمران هذا وغیره ترجمہ اور عمران دعوت کرنے والا تھا لوگون کی
طرف اپنے مذہب کی اور وہ ایسا ہی کہ مرثیہ کہا ہی اوسنے عبد الرحمن بن ملجم قاتل علی کا ساتھ اون اشعار کے
کہ جو مشہور ہین اور تحقیق توثیق کی ہے اوسکی عجلی نے اور کہا ہے قتادہ نے کہ اوسپر کوئی شخص حدیث کے
باب مین تہمت نہین کرسکتا اور کہا ہے ابو داود نے کہ اہل مذاہب باطلہ مین کوئی خوارج سے زیادہ صحیح حدیث
نہین بیان کرتا بعد اوسکے اس عمران وغیرہ کا ذکر کیا ہے انتہی ونیز ترجمہ مشکوٰۃ جلد رابع مطبوع
مطبع نولکشور ص ۹۰ مین یہ عبارت ہے و در عمران بن حطان [illegible]
است [illegible] ابن ملجم [illegible] ابو داود گفته در اهل اهوا کسی
صحیح تر در حدیث از خوارج نبود و قتاده گفته [illegible] حدیث و ابن حبان او را در ثقات ذکر کرده
است [illegible] موسی و ابی ذر [illegible] محارب بن دثار [illegible]

کردہ ۔ مذہراو البخاری وابو داود و نسائی انتہی اے مسلمانو برائے خدا انصاف کرو کہ اسلام اسی کا نام ہے کہ حضرت
امام جعفر صادق کو جو ثمرہ فواد رسول و قرۃ العین علی و بتول ہیں اونکی روایت غیر معتبر سمجھی جاے اور صحیح میں درج
نکیجاے اور اوس خارجی کے اوپر جو خارجیوں کا گرو تھا اور ایسے شخص کو خصوصاً ترجیح دیجاے کہ جو قاتل امیر المؤمنین کو افضل خلق
سمجھا اور اوسکی مدح کی کہ جو اونسے فرق مبارک پر لگائی تھی اسقدر مدح کرے اتنا شکو میں وحیثانی الی اللہ شاید مولوی سنی
صاحب کہیں کہ ہمارے یہانکے اور محدثین بھی خوارج سے روایت کرتے ہیں اور انکو ثقہ و معتبر سمجھتے ہیں بس تخصیص
شیخ بخاری کی کیا ہے تو ہم کہینگے کہ مسلمانو سنی ایکسے ہیں تشابہت قلوبہم لیکن آپکے شیخ بخاری زیادہ تر
محل اعتراض اس سبب سے ہیں کہ وہ حضرت امام جعفر صادق سے شک و شبہ رکھتے ہیں اور اون سے روایت
نہیں کرتے اور خارجیوں کو اونپر ترجیح دیتے ہیں ہم آپ سے یہی فرماتے ہیں کہ جس شخص کا تعصب و عناد اس حد پر ہوگا وہ شخص
اگر حدیث غدیر کو کہ صدہا علما و محدثین سنیہ نے اوسکی روایت کی ہے اکثر صحابہ سے اپنی صحیح میں درج نکریگا
تو اسکا کیا عجب ہے اور سنی اس بات پر فخر و ناز نکریں کہ بخاری کی کسی مسلم یا محدث نے قدح نہیں کی اس سبب سے
کہ بہت سے ایسے محدثین اہل سنت و جماعت ہیں کہ جنہوں نے بخاری کی قدح کی ہے چنانچہ اصابہ ابن حجر
مذکور کے ص ۲۰۹ میں یہ عبارت ہے ومن عاب علی البخاری اخراج حدیثہ الدار قطنی
فقال عمران متروک لسوء اعتقادہ وخبث مذہبہ ترجمہ اور ان لوگوں میں سے کہ جنہوں نے
عیب لگایا ہے بخاری پر اوسی عمران سے اخراج حدیث کرنیکا ایک دارقطنی ہے پس اوسنے کہا ہے کہ عمران
متروک ہے بسبب اوسکے اعتقاد اور خباثت مذہب کے انتہی جس شخص کو زیادہ تفصیل دیکھنا ہو چاہئے رجوع
کرے مجلدات حدیث غدیر عبقات الانوار کیطرف خصوصاً مجلد اول جو مطبع مجمع البحرین لودھیانہ میں طبع ہوئی
خصوصاً اوسکے ص ۱۰۰ سے ملاحظہ کرنا شروع کرے پھر دیکھے کہ کیسی رد و قدح محمد بن اسمٰعیل بخاری کی علما
اعلام و محدثین عظام اہلسنت و جماعت سے اور ان دونوں کے قادحین کی مدح و ثنا اونہیں کی کتب معتبرہ میں
موجود ہے شعلہ پنجم بیان سے ذکر بعض آیات بینات کو شروع ہوتا ہے کہ جو شان علی ابن ابیطالب
میں نازل ہوا جناب رسولخدا نے اس خطبہ مبارکہ میں بیان فرمایا ہے اور وہ بھی بہت ہیں اور سب کے
بیان کے لیے ایک کتاب ضخیم چاہئے لہذا بعض کا میں اس مختصر میں ذکر کرتا ہوں اور چونکہ وغیرہ ہے

آیۂ تبلیغ کا بیان شعاع اول میں ہو چکا ہے لہذا اس شعاع میں آیۂ ولایت کا ذکر کرتا ہون یعنی انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون

ترجمہ سوا اسکے نہین ہے کہ ولی تمھارا اللہ ہے اور اوسکا رسول اور وہ مومن کہ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو حالت رکوع مین انتہی یہ آیہ وافی ہدایہ دلیل متین و برہان واضح ہے امامت و خلافت بلا فصل امیر المومنین و امام المتقین پر اور بیان اسکا دو امر پر موقوف ہے اول نازل ہونا اسکا شان میں جناب امیر مین دوم وجوہ استدلال آنحضرت کی خلافت و وصایت پر بیان امر اول کے لیے مین چند کتب معتبرہ مخالفین کی عبارت نقل کرتا ہون تفسیر در منثور جز ثانی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۳ سے ۲۹۴ تک بہت سی روایتین منقول ہین کہ یہ آیت شان علی بن ابیطالب مین نازل ہوئی ہے بسبب طوالت اونمین سے بعض ص ۲۹۳ سے مین یہان نقل کرتا ہون اخرج الخطیب فی المتفق عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمہ وھو راکع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للسائل من اعطاک ھذا الخاتم قال ذالک الراکع فانزل اللہ انما ولیکم اللہ ورسولہ واخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن جریر وابو الشیخ وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ الایہ قال نزلت فی علی بن ابیطالب واخرج الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ عن عمار بن یاسر قال وقف بعلی سائل وھو راکع فی صلوٰۃ تطوع فنزع خاتمہ فاعطاہ السائل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلمہ ذلک فنزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخرج ابو الشیخ وابن مردویہ عن علی بن ابیطالب قال نزلت ھذہ الایۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

بینه انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الی اخر الایه خرج
رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل المسجد وجاء الناس یصلون بین راکع و
ساجد وقائم یصلی فاذا سائل فقال یا سائل هل اعطاک احد شیئا قال لا الا
ذالک الراکع لعلی بن ابیطالب اعطانی خاتمه واخرج ابن ابی حاتم وابو الشیخ و
ابن عساکر عن سلمة بن کهیل قال تصدق علی بخاتمه وهو راکع
فنزلت انما ولیکم الله الایة واخرج ابن جریر عن مجاهد فی قوله انما
ولیکم الله ورسوله الایة نزلت فی علی بن ابی طالب تصدق وهو
راکع واخرج ابن جریر عن السدی وعتبة بن حکیم مثله

ترجمہ روایت کی ہے خطیب نے متفق میں عبداللہ بن عباس سے کہ اونھوں نے کہا کہ صدقہ دیا علی نے
ساتھ اپنی انگوٹھی کے حالت رکوع میں پس پوچھا رسول خدا نے سائل سے کہ تجھکو یہ انگوٹھی کسنے دی ہے
اوسنے جواب دیا کہ اس رکوع کرنے والے نے پس نازل کی اللہ نے آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ
اور روایت کی ہے عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو الشیخ نے اور ابن مردویہ نے عبداللہ بن
عباس سے قول اللہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الایہ میں کہ کہا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت
شان میں علی بن ابیطالب کے اور روایت کی ہے طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ نے عمار بن یاسر سے
کہ اونھوں نے کہا کہ ایک سائل علی کے پاس آکر کھڑا ہوا جب کہ آپ رکوع میں تھے نماز نافلہ کے پس اونھوں نے
اپنی انگوٹھی اوتار کے اوس سائل کو دیدی پس رسول خدا کے پاس آیا اور اس امر سے آپکو آگاہ کیا پس نازل
ہوئی اوپر نبی کے یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وہم راکعون
پس پڑھا اوسکو رسول خدا نے اپنے اصحاب پر بعد اوسکے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ (یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث جناب رسول خدا نے
قبل معرکہ غدیر خم بھی ارشاد فرمائی تھی پھر اب سنی بتائیں کہ غدیر خم میں اس حدیث کو دوبارہ سنانے
کیلیے اسقدر اہتمام و مجمع کرنا کیا ضرورت تھی جب تک کہ کوئی حکم جدید کہ جو اہم و ضروری ہو نہو تا بس

ثابت ہوگیا کہ وہ امر خلافت و امامت علی ابن ابیطالب تھا کہ اور مقامات سے وہاں اسکی تصریح آپنے
زیادہ فرمائی اور اتمام حجت بابلغ وجوہ عمل مین لائے اس سبب سے کہ اور کسی حکم تازہ و امر جدید کے
اس مقام مین بیان فرمانیکا کوئی سنی بھی قائل نہین ہے) اور روایت کی ابو الشیخ نے اور ابن مردویہ نے
علی ابن ابیطالب سے کہ آپنے فرمایا کہ نازل ہوئی یہ آیت جناب رسول خدا پر آپکے گھر مین انما ولیکم اللہ
ورسولہ والذین آمنوا آخر آیت تک آپ باہر تشریف لائے اور مسجد مین داخل ہوے اور لوگ آگے نماز پڑھنے
لگے کوئی شخص رکوع کرتا تھا اور کوئی سجدہ کرتا تھا اور کوئی کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا پس ناگاہ ایک
سائل آیا پس رسول خدا نے پوچھا کہ اے سائل کیا تجھکو کسی شخص نے کوئی چیز دی ہے اوسنے کہا کہ مجھکو
کسی نے کچھ نہین دیا البتہ اس رکوع کرنیوالے نے کہ جو علی ابن ابیطالب ہے اپنی انگوٹھی مجھکو دی ہے + اور روایت
کی ہے ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ نے اور ابن عساکر نے سلمہ بن کہیل سے کہ اونہون نے کہا کہ صدقہ دیا علی نے
ساتھ اپنی انگوٹھی کے حالت رکوع مین پس نازل ہوئی آیت انما ولیکم اللہ الآیہ + اور روایت کی ہے
ابن جریر نے مجاہد سے قول خدا تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ مین کہ نازل ہوئی یہ آیت شان مین علی
ابن ابیطالب کی کہ آپنے حالت رکوع مین صدقہ دیا + اور روایت کی ہے ابن جریر نے سدی سے اور عتبہ بن
حکیم سے مثل اسی روایت کے و نیز تفسیر کبیر جزو ثالث مطبوعہ مطبع جمالیہ مصر سنہ ۱۳۰ ہجری کے
ص ۴۳۱ مین لکھا ہے روی عن عطاء عن ابن عباس انما نزلت فی علی
ابن ابیطالب روی ان عبد اللہ بن سلام قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قلت
یا رسول اللہ انا رایت علیا تصدق بخاتمہ علی محتاج وھو راکع
فنحن نتولاہ وروی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ انہ قال صلیت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ
احد فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد
الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فما اعطانی احد شیئا وعلی علیہ السلام
کان راکعا فاوما الیہ بخنصرہ الیمنی وکان فیھا خاتم فاقبل السائل حتی اخذ

نخاتم بمرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللّٰھم ان اخی موسیٰ سالک
فقال رب اشرح لی صدری الی قولہ واشرکہ فی امری فانزلت قرآناً ناطقاً
سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا اللّٰھم وانا محمد نبیک وصفیک
فاشرح لی صدری ویسّر لی امری واجعل لی وزیراً من اھلی علیاً اشدد بہ
ظہری قال ابوذر فواللہ ما اتم رسول اللہ ھذہ الکلمۃ حتی نزل جبرئیل فقال
یا محمد اقراء انما ولیکم اللہ ورسولہ الی اخرھا **ترجمہ** روایت کی ہی عطا نے
عبداللہ بن عباس سے کہ تحقیق نازل ہوئی یہ آیت شان میں علی بن ابیطالب علیہ السلام کے روایت کی گئی
ہی اس طرح پر کہ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے کہا کہ یا رسول خدا
مین نے دیکھا ہے علی کو کہ اونھون نے اپنی انگوٹھی ایک محتاج کو بحالت رکوع مین صدقہ دی ہے
پس ہم لوگ اونسے تولا کرتے ہین اور مروی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے ایکدن
رسول خدا کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پس ایک سائل نے مسجد مین آکر سوال کیا اور اوسکو کسی نے کچھ نہ دیا پس
سائل نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھایا اور کہا کہ بارخدایا تو گواہ رہ کہ مین نے مسجد رسول مین سوال کیا
اور مجھکو کسی نے کچھ نہ دیا اور علی علیہ السلام رکوع مین تھے پس آپنے اوس سائل کی طرف اپنی دہنی چھنگلیا سے
اشارہ کیا اور اوسمین ایک انگوٹھی تھی پس سائل آگے آیا اور وہ انگوٹھی لیلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
یعنی آپ دیکھ رہے تھے پس آپنے فرمایا کہ بارخدایا تحقیق میرے بھائی موسیٰ نے تجھسے سوال کیا اور کہا کہ
ای رب میرے کشادہ کر تو میرے لیے میرے سینے کو (بیچ کے الفاظ آیت کے فخر رازی صاحب نے نہین لکھے
اور یہ کہا کہ الی قولہ واشرکہ فی امری) اور شریک کر تو ہارون کو میرے کام مین پس نازل کیا تو نے قرآن ناطق
کہ عنقریب مستحکم کرینگے ہم تیرے بازو کو ساتھ تیرے بھائی کے اور گردانینگے ہم واسطے تم دونون کے غلبہ بارخدایا
اور مین محمد تیرا نبی ہون اور تیرا برگزیدہ ہون پس کشادہ کر تو واسطے میرے میرے سینے کو اور آسان کر تو
میرے لیے میرے کام کو اور گردان تو میرے واسطے ایک وزیر میرے اہل مین سے کہ وہ علی ہی مستحکم کر
تو ساتھ اوسکے میری پشت کو کہا ابوذر نے پس واللہ نہین تمام کیا رسول خدا نے اس کلمہ کو یہان تک کہ

نازل ہوئے جبرئیل اور کہا کہ اے محمد پڑھ انما ولیکم اللہ ورسولہ آخر آیت تک **انتہی** چونکہ سنیوں کے
امام فخر رازی صاحب نے اس روایت کی عبارت میں کہ جو ابوذر رضی اللہ عنہ سے لکھی ہے کمی کی ہے
لہذا میں اس روایت کو کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسول تالیف شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ
قرشی شافعی مطبوعہ مطبع جعفری واقع لکھنؤ محلہ نخاس جدید کے ص ۱۰۵ و ۱۰۶ سے نقل کرتا ہوں

"رواہ الامام ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی فی تفسیرہ یرفعہ فی
سندہ فقال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول
قال رسول اللہ الا قال الرجل قال رسول اللہ فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت قال فکشف العمامۃ
عن وجہہ وقال یا ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی انا جندب بن جنادۃ
البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی بھاتین والا فصمتا ورایتہ بھاتین والا
فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول
من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام
الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء و
قال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد رسول اللہ فلم یعطنی احد شیئا وکان
علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان متختما فیھا فاقبل السائل
فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای من النبی وھو یصلی فلما فرغ النبی من صلوتہ
رفع راسہ الی السماء وقال اللھم ان اخی موسی سألک فقال رب اشرح لی صدری
ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا
من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا
ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون
الیکما بآیاتنا انتما و ... محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری

وشدد لی امری واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ظهری قال ابوذر فما
استتم رسول الله صلی الله علیه وسلم الکلمة حتی نزل علیه جبرئیل من عند الله فقال یا
محمد اقرأ فقال وما اقرأ فنزل الله علیه انما ولیکم الله ورسوله
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم
راکعون ۔ ترجمہ روایت ثعلبی در بیان نزول آیہ انما ولیکم اللہ کی امام ابو اسحاق احمد
بن ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے ساتھ اپنی سند کے ابی ذر سے کہ عبد اللہ بن عباس زمزم کے کنارے
بیٹھے ہوئے کہ رہے تھے کہ قال رسول اللہ یعنی حدیث بیان کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص آیا عمامہ باندھے
ہوئے تھا پس جب ابن عباس قال رسول اللہ کہتے تو وہ شخص بھی قال رسول اللہ کہتا تھا پس ابن عباس نے
کہا کہ خدا کے لیے مجھے بتلا دے کہ تو کون ہے جو ایسا کہتا ہے کہ پس کھول دیا اوس شخص نے عمامے کو اپنے منہ سے
اور کہا اے لوگو جو شخص کہ مجھکو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہی ہے میں جندب بن جنادہ بدری ابوذر غفاری ہوں
میں نے سنا ہے نبی سے ساتھ ان دونوں کانوں کے اگر نہ سنا ہو تو بہرے ہو جاویں اور دیکھا ہے
اون حضرت کو ساتھ ان دونوں آنکھوں کے اور اگر نہ دیکھا ہو تو پھوٹ جاویں فرماتے تھے وہ حضرت علی ہے
کہ وہ جنت کیطرف کھینچنے والا ہے نیکوں کا اور قتل کرنے والا ہے کافروں کا نصرت دیا جاویگا وہ شخص کہ اوسکی
نصرت کرے اور خذلان کیا جاویگا وہ شخص کہ اوسکی مدد نہ کرے آگاہ ہو کہ میں نے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا کے
ایکدن ظہر کی پس سوال کیا ایک سائل نے مسجد میں پس کسی شخص نے اوسکو کچھ نہ دیا پس بلند کیا سائل نے اپنا
ہاتھ آسمان کی طرف اور کہا کہ بارخدایا گواہ رہ کہ میں نے سوال کیا مسجد رسول اللہ میں اور مجھکو کسی نے کچھ
نہ دیا اور علی نماز میں حالت رکوع میں تھے پس اشارہ کیا آپ نے ساتھ اپنی چھنگلیا کے اور اوس میں انگشتری
پہنے ہوئے تھے پس آگے بڑھا سائل اور لیلی اوسنے انگوٹھی آپکی چھنگلیا سے اور یہ بات نبی کے سامنے ہوئی
جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے پس جس وقت کہ فارغ ہوئے نبی اپنی نماز سے تو اٹھایا سر مبارک کو آسمان
کیطرف اوٹھایا اور کہا کہ بارخدایا تحقیق میرے بھائی موسی نے تجھسے سوال کیا اور کہا کہ اے رب میرے کشادہ
کر تو میرے لیے میرے سینے کو اور آسان کر تو میرے لیے میرے کام کو اور کھول دے تو گرہ کو میری زبان سے

کہ لوگ میری بات سمجھیں اور مقرر کر تو میرے واسطے ایک وزیر میرے اہل میں سے کہ وہ ہارون میرا بھائی ہے
مستحکم کر تو ساتھ اُسکے میری پشت کو اور شریک کر تو اُسکو میرے کام میں پس نازل کیا تو نے اُسپر قرآن ناطق
کہ عنقریب مستحکم کرینگے ہم تیرے بازو کو ساتھ تیرے بھائی کے اور گردانینگے ہم واسطے تم دونونکے غلبہ پس
نزدیک نہوں [illegible] تم دونونکے بسبب میرے معجزونکے یعنی وہ لوگ تم دونون کو کچھ ضرر
پہونچا سکینگے بارخدایا میں بھی محمد تیرا نبی ہوں اور تیرا برگزیدہ ہوں بارخدایا پس کشادہ کر تو میرے لیے میرے
سینے کو اور آسان کر میرے لیے میرے کام کو اور مقرر کر تو میرے لیے ایک وزیر میرے اہل میں سے علی کو
مستحکم کر تو ساتھ اُسکے میری پشت کو کہا ابوذر نے کہ پس نہیں تمام کیا رسول خدا نے اپنے کلام کو یہانتک کہ نازل
ہوئے اُون پر حضرت جبرئیل نزدیک حضرت کے اور کہا کہ اے محمد پڑھ تو پس آپ نے کہا کہ کیا پڑھوں پس نازل کیا خدا نے
انما ولیکم اللہ و رسولہ الآیہ انتہی اب اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ سنی جو دوستی دوستی پکار کرتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ اس آیت میں ولی کے معنی دوست کے ہیں تو جناب رسول خدا نے تو یہ دعا فرمائی تھی کہ بارخدایا علی
کو میرا وزیر مقرر کر [illegible] اور وزیر نایب ہوتا ہے بادشاہ کا پس ثابت ہو گیا
کہ جناب امیر [illegible] نایب مقرر ہوئے ورنہ کون عاقل ذی شعور دیندار
[illegible] حضرت علی کی وزارت کی استدعا کی اور حق سبحانہ و تعالی نے
[illegible] دوست ہر کسی کا دشمن نہیں پس ثابت ہو گیا مدعا یعنی اس بات کے
[illegible] میں نازل ہوئی ہے اور دوسرے بھی یعنی نازل ہونا اس آیت کا
[illegible] سبب ہے کہ گو لفظ ولی مشترک ہے اور کئی معنون پر دلالت
کرتی ہے مثل [illegible] اور دوست و [illegible] لیکن بقرینہ دعای جناب رسول خدا ثابت
ہو گیا [illegible] اور ظاہر ہے کہ بعد نبی سوا امام کے اور کوئی [illegible]
[illegible] اپنے دعوی میں بھی صادق نہیں ہیں کیا دوستی
[illegible] ملعون کی جو شخص کہ اسقدر [illegible] کرے کہ اُسکے
[illegible] اور اُنکی روایتوں کو اپنی صحاح میں [illegible]

اور صادق آل محمد کو کہ جو فرزند دلبند علی و رسول و لخت جگر بتول تھے اونکے کلام کو غیر معتبر قرار دین اور
اونکی کسی روایت کو اپنی صحیح مین درج نفرمائین جیسا کہ ہم شلع چہارم کے آخر مین بیان کر چکے ہین
تفسیر نیشاپوری مین بھی یہ روایت حضرت ابوذر کی منقول ہے مگر چونکہ اس مفسر نے فخر رازی کی نقل کی ہے
اور مین اونکی عبارت تفسیر کبیر سے لکھ چکا ہون لہذا مین نے اس تفسیر نیشاپوری کی عبارت عبث و بیکار سمجھکر نقل
نہین کی و نیز تفسیر فتح البیان جزء ثالث مطبوع مطبع بولاق مصر سنہ ۱۳۰۱ ہجری
کی ص ۵۰ مین بعد آیہ انما ولیکم اللہ الایہ کے لکھا ہے عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمہ
وھو راکع فانزل اللہ فیہ ھذہ الایۃ وعن علی نحوہ اخرجہ ابو الشیخ
وابن عساکر ترجمہ ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ دیا علی نے ساتھ انگوٹھی کے حالت
رکوع مین پس نازل کی اللہ نے اونکی شان مین یہ آیت اور منقول ہے علی سے بھی مثل اوسکے روایت کی ہے
اسکی ابو الشیخ اور ابن عساکر نے و نیز تفسیر معالم التنزیل مطبوع بمبئی کی ص ۲۹۰ مین
بعد اس آیہ کریمہ کے لکھا ہے کہ اراد بہ علی بن ابیطالب مر بہ سائل وھو راکع فی
المسجد فاعطاہ خاتمہ ترجمہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اسکے علی بن ابیطالب کا کہ آیا آپکے پاس
ایک سائل دراں حالیکہ آپ رکوع مین تھے مسجد مین پس عطا کی آپنے اوس سائل کو اپنی انگوٹھی و نیز تفسیر
بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور کے ص ۲۲۳ مین لکھا ہے انما نزلت فی علی رضی اللہ
تعالی عنہ حین سالہ سائل وھو راکع فی صلوتہ فطرح لہ خاتمہ ترجمہ
تحقیق یہی آیت نازل ہوئی ہے شان مین علی کی جسوقت کہ سوال کیا اونسے ایک سائل نے دراں حالیکہ
وہ رکوع کر رہے تھے اپنی نماز مین پس پھینکدی آپنے اوس سائل کے لیے اپنی انگوٹھی و نیز تفسیر
کشاف جزء اول مطبوع مطبع محمد افندی کے ص ۲۲۴ مین یہ عبارت ہے انھا
نزلت فی علی کرم اللہ وجہہ حین سالہ سائل وھو راکع فی صلوتہ
فطرح لہ خاتمہ کانہ کان مرجا فی خنصرہ فلم یتکلف بخلعہ
کثیر عمل تفسد بمثلہ صلوتہ فان قلت کیف صح ان یکون لعلی رضی

ہیں نزول آیت کے وقت بارہ امام وہان موجود نہ تھے کہ وہ اسمین داخل
ہون ہم کہتے ہین اول تو اس آیت مین شروع سے آخر تک کوئی صیغہ حاضر کا نہیں ہے دوم یہ
کہ ہم تھوڑی دیر کے لئے ہم اسکا جواب شافی دیتے ہین ذرا ٹھہر جاؤ فاصبروا اولا تصبروا یہان جواب دوم یہ
کہ جس شخص نے تتبع کلام عرب کیا ہے وہ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ اون کی زبان مین لفظ
جمع کا اطلاق واحد پر تعظیم و تکریم یا اور کسی سبب سے شائع ہے اور کچھ زبان عرب پر موقوف نہیں ہے
فارسی اور اردو مین بھی ایسا ہی ہے اور قرآن مین بہت جگہ لفظ جمع کا اطلاق واحد پر موجود ہے کچھ اس آیت کی
تخصیص نہیں ہے بخوف طوالت مین یہان فقط ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون سورہ مومنون مین ہے
وجعلنا ابن مریم وامه ایة واوینهما الی ربوة ذات قرار ومعین یا ایها
الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم ۞
ترجمہ اور گردانا ہم نے ابن مریم (یعنی عیسی) اور اوسکی ماں کو معجزہ اور جگہ دی ہم نے اون دونون کو طرف
ایسی زمین بلند کی کہ جہان ٹھہرنے کی جگہ اور چشمہ صاف تھا کہا ہم نے کہ اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزون کو
اور عمل کرو تم نیک تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم عالم ہون انتہی سو اس آیہ کریمہ مین مفسرین نے بڑا
اضطراب اور اختلاف کیا ہے [illegible] ان دونون سے بہتر یہ قول ہے قابل دید ہے والحق لیلو ولا لعلی
صاحب تفسیر بیضاوی نے اوس مین واسطے [illegible] مطبوعہ لکھا ہے یا ایها الرسل کلوا من
الطیبات نداء وخطاب لجمیع الانبیاء لا علی انهم خوطبوا بذلک دفعة لانهم ارسلوا
فی ازمنة مختلفة بل علی ان کلا منهم خوطب به فی زمانه فیدخل تحته
عیسی دخولا اولیا ترجمہ یعنی آیت مین ندا اور خطاب ہے واسطے کل انبیا علیہم السلام کے نہ
باین معنی کہ خطاب کیے گئے ہون وہ لوگ ساتھ اسکے ایک مرتبہ اس سبب سے کہ وہ لوگ بھیجے گئے ہین ازمنہ مختلفہ
مین بلکہ بایں معنی کہ تحقیق ہر رسول اونمین سے مخاطب ہے ساتھ اوسکے اپنی زمانے مین پس داخل ہونگے
اس آیت کے تحت مین عیسی بھی بلا دخل ہونا کے انتہی پس دفع ہو گیا وہ اعتراض کہ جو ہمارے جواب
اول پر وارد ہوتا تھا اس سبب سے کہ ہم بھی یہی کہتے ہین کہ اس آیہ ولی اللہ انما ولیکم اللہ مین ہمارے سب

ائمہ معصومین ایک زمانہ میں مراد نہیں ہیں اس سبب سے کہ وہ لوگ ازمنہ مختلفہ میں منصوب ہوے ہیں بلکہ بنابر
ان معنون کے مراد ہیں کہ ہر امام اپنے زمانے میں اس صفت کے ساتھ موصوف ہے کہ جو اس آیت میں ہے پس داخل ہیں اس آیت کے
تحت میں جناب امیرالمومنین بھی ، غور ہو تا کہ کے اور ظاہر ہے کہ جیسی ولیت جناب امیر کی بہ نسبت ائمہ معصومین
ثابت ہے ویسی ہی وصیت حضرت عیسی کی بہ نسبت انبیا علیہم السلام نہیں ثابت ہو سکتی کہ جناب امیر پدر امام اور سبب
امامون کے والدین اور حضرت عیسی اکثر انبیا سے موخر و نیز ہے قاضی صاحب اسی تفسیر مذکور کے ص ۹۶ میں اسی
آیت کے خطاب کے باب میں فرماتے ہیں وقیل النداء له ولفظ الجمع للتعظیم یعنی اور کہا گیا ہے کہ خطاب
اس آیت میں واسطے انھین حضرت عیسی کے ہے اور لفظ جمع واسطے تعظیم کے ہے انتہی پس ثابت ہو گیا
اس تفسیر سے کہ ہمارا دوسرا جواب کہ جو سنیون کی ہدایت کے لیے تھا بلاشبہہ و شک صحیح ہے اور تفسیر
معالم التنزیل مطبوع مطبع بمبئی جلد دوم کے ص ۱۶ میں یا ایہا الرسول کی تفسیر میں یہ عبارت
لکھی ہے قال الحسن ومجاهد وقتادة والسدی والکلبی وجماعة اراد به محمدا
وحده على مذهب العرب فی مخاطبة الواحد بلفظ الجماعة وقال
بعضهم اراد به عیسى وقیل اراد به جمیع الرسل علیهم السلام ترجمہ کہا ہے حسن اور
مجاہد اور قتادہ اور سدی اور کلبی اور ایک جماعت نے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ یسی ندا کے فقط محمد کا
اوپر مذہب عرب کے خطاب کرنے میں واحد کے ساتھ لفظ جمع کے اور کہا ہے بعض نے انھین مفسرین میں سے
کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اسی ندا کے عیسی کا اور کہا گیا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ
اسی ندا کے سب رسولون کا انتہی لیجیے اس عبارت سے تین احتمال پیدا ہوے اور پہلے احتمال کو تو نہایت
قوت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ عرب کا مذہب یہی ہے کہ وہ لوگ واحد سے ساتھ لفظ جمع کے خطاب کرتے میں
پس ظاہر ہے کہ ہمارے دوسرے جواب کی اس سے کیسی تصحیح کامل ہو گئی کہ زبان عرب میں واحد پر لفظ جمع کا
اطلاق کرنا شائع ہے اور دوسرا احتمال بھی اوسی کا معین ہے اور تیسرے احتمال سے ہمارے پہلے جواب پر جو
اعتراض ہوتا تھا وہ کیسا منہ ضعیف دفع ہو گیا اور تفسیر نیشاپوری میں بھی یہی تینون احتمال لکھے ہیں لیکن
چونکہ عبارت میں طول بہت تھا اسلیے میں نے کل نقل نہیں کی فقط اسقدر لکھتا ہون کہ پہلے احتمال میں مفسر نے

یہ لکھا ہی کہ احدها الاعلام بان کل رسول فی زمانه نودے بذلک ترجمہ
ایک ان تینون وجہون مین سے آگاہ کرنا ہی ساتھ اس بات کے کہ ہر رسول اپنے زمانے مین ندا کیا گیا ہی ساتھ اس بات کے
انتہی اور دوسرے احتمال مین یہ لکھا ہی وثانیہما وهو قول محمد بن جریر ان المراد عیسی
بن مریم وقد خاطب الواحد خطاب الجمع لشرفه وکقوله الذین قال لهم
الناس المراد نعیم بن مسعود ترجمہ دوسری وجہ اور وہ قول ہی محمد بن جریر کا
یہ ہے کہ تحقیق مراد ساتھ اوس آیت کے عیسی بن مریم ہین اور تحقیق خطاب کیا ہی الله نے واحد کو خطاب جمع کا بہ سبب
اونکے شرف کے اور مانند قول الله تعالی الذین قال لهم الناس کے مراد نعیم بن مسعود ہی یعنی اس آیت مین نعیم بن مسعود پر
صیغہ جمع کا اطلاق ہوا ہی انتہی اور تیسرے احتمال مین یہ لکھا ہی وثالثها وهو الاقرب عندی ان المراد
نبینا ترجمہ اور تیسری وجہ کہ وہی اقرب ہے نزدیک میرے یہ ہی کہ تحقیق مراد نبی ہمارے ہین انتہی اور زمخشری
اس قول کا مؤید اس آیت کو شاہد لایا ہے یا ایها النبی اذا طلقتم النساء یعنی جناب رسول خدا کو لفظ طلقتم سے جو صیغہ جمع مذکر
حاضر ہے خطاب ہوا ہی اس تفسیر نیشاپوری کی عبارت سے بھی ثابت ہو گیا کہ پہلے احتمال سے ہمارے ہی سبب سے
جواب پر جو اعتراض وارد ہوتا تھا وہ بالکلیہ مندفع ہی اور دوسرے اور تیسرے احتمال سے ہمارے دوسرے جواب کا
صحیح ہونا ثابت ہی کہ واحد پر لفظ جمع کا اطلاق ہوتا ہی اور اسی مفسر نے دو آیتین اور بھی اسکی شہادت مین لکھی ہین
مجھکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ زمخشری سے علامہ نے کیون فقط ایک جواب ضعیف پر اکتفا کی اور یہ کیون نہ کہا کہ کلام
عرب مین واحد پر جمع کا اطلاق شائع ہے واضح ہو کہ جسقدر کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے مین نے
یہان ثابت کر دیا کہ آیت انما ولیکم الله شان جناب امیر مین نازل ہوئی ہے کچھ انہین پر موقوف نہین بلکہ
بکثرت اونکی کتابون سے یہ امر ثابت ہی لیکن مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر اکتفا کی اور یہ بھی کچھ
کم نہین اب اگر اسپر بھی حضرات سنیہ کو یقین نہ آوے تو یہ مرض نفسانی لاعلاج ہے فزادہم الله مرضا بات دوسرا
امر یعنی اس آیت سے وجوہ استدلال ہون حضرت کی خلافت و امامت پر بس تکو ذرا سا معلوم ہوا کہ واقعات جب
ترجیح الاوصاف کی شرح اکثر حاشیہ پر جو اس آیت سے تعرض کیا ہے اوسکو یہان نقل کرکے اوسکا جواب لکھدین
تاکہ ہماری تقسیم بے پریشان نہ ہو اور وہ قول دیکھا ہی علاوہ اسکے شیعہ خلافت مولا علی پر آیت انما

دیکھو اصحاب رسول الذین امنوا بھی بہت مدلل کرتے ہیں جو پارہ ششم سورۂ مائدہ میں ہے اور باتفاق
فریقین جناب علی کی شان میں نازل ہوئی ہے جو دلیل امامت پر صریح ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ شیعہ کی
معتبر کتاب تحفۂ احمدیہ مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی کی جلد اول صفحہ ۲۵ سطر ۲ میں لکھا ہے کہ ولی لغت میں چند
معنی پر مستعمل ہے یاور دوست اور صاحب اختیار اور اولی بالتصرف انتہی جب یہ حالت ہے تو بس مخصوص
کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ سے بغیر دلیل و قرینہ کے غیر معتبر ہے کما مر فی المتن ۱۲ احمد الدین عفی عنہ و عن
والدیہ **اقول** یہ عجب لطیفہ ہے کہ واعظ صاحب نے جس عبارت تحفۂ احمدیہ کا حوالہ دیا ہے اوسی میں انکے
قول کا جواب موجود ہے مگر افسوس ہے بسبب اپنی حماقت مستمرہ کی خیانت کر کے فقط ایک فقرہ اوسکا
نقل کر دیا ہے اور وہ پوری عبارت بقدر حاجت یہ ہے اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی امامت
امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہے کہ لفظ ولی لغت میں چند معنی پر مستعمل ہے یاور اور دوست اور صاحب
اختیار اور ولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی میں ایک دوسرے کے قریب ہیں اور دو معنی اول کے
پر ظاہر ہے کہ اس آیہ میں مراد نہیں ہیں اسواسطے کہ یاور اور دوست مومنوں کی مخصوص خدا اور رسول اور
بعض مومنین کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہوں نہیں ہیں بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے
کے ہیں جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض انتہی یہ
عبارت ضعیف کہتا ہے کہ اس تقریر سے ثابت ہو گیا کہ دونوں پہلے معنی اس آیت میں مراد نہیں ہو سکتے پس دوسرے
دونوں معنی معین ہو گئے اس سے زیادہ دلیل اور قرینہ طلب کیا ہوگا اور امت میں صاحب اختیار اور ولی
تصرف ہونا مخصوص ہے نبی کے ساتھ اور وصی کے بعد اوسکے ساتھ پس ثابت ہو گئی امامت علی ابن ابیطالب
آیہ انما ولیکم اللہ سے اب بعد اس عبارت تحفۂ احمدیہ کو ملاحظہ کرنے کی واعظ صاحب کی خیانت نقل ایسی
حماقت کی ساتھ اہل انصاف ہی داد طلب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سنی چونکہ اپنے مذہب کے ثابت کرنے سے
من جمیع الوجوہ عاجز ہیں لہذا بسبب عجز و بیچارگی کے ایسے حرکات سخیفہ اون سے سرزد ہوتی ہیں
لان الغریق یتشبث بکل حشیش جو کہ واعظ صاحب دلیل اور قرینہ سے طلب کیا کرتے ہیں اور صاحب

ے تنہا اور مومن مرد اور مومن عورتیں بعض انکی دوست ہیں بعض کی ۱۲ منہ مدظلہ

تحفہ احمدیہ نے برعایت اختصار فقط ایک ہی دلیل لکھی ہے اس سبب سے کہ وہ کتاب مناظرہ کی نہیں ہے بلکہ
موضوع اوسکا اور ہی کچھ ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ میں بیان جمیع ادلہ قطعیہ واضحہ بیان کروں کہ روشنی
کا شمس فی نصف النہار ثابت ہو جاوے کہ اس آیہ وافی ہدایہ میں لفظ ولی سے سوا امام کے اور کوئی معنی مراد نہیں
ہو سکتے **دلیل اول** ہم نے جو عبارت تفسیر کبیر اور مطالب السئول سے نقل کی ہے اوس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب
رسول خدا نے یہ دعا فرمائی تھی کہ بار خدایا علی کو میرا وزیر مقرر کر اور آپ کی اس استدعا پر یہ آیت نازل
ہوئی پس ثابت ہو گیا کہ موجب اس آیہ کریمہ کے جناب امیر جناب رسول خدا کے وزیر مقرر ہوئے اور وزارت
رسول و خلافت و امامت ایک ہی چیز ہے پس ثابت ہو گیا کہ اس آیت میں ولی کے معنی فقط دوست
اور یاور کے نہیں ہو سکتے اور متعین ہو گیا کہ ایسے معنی مراد ہیں کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کریں یعنی صاحب
اختیار اور اولی بالتصرف اور ظاہر ہے کہ بعد نبی سوا امام کے اور کوئی امور امت میں صاحب اختیار اور اولی
بالتصرف نہیں ہو سکتا اور اس دلیل کو ہم بعد نقل عبارت تفسیر کبیر و صاحب ... بتفصیل بیان کر چکے
ہیں **دلیل دوم** لفظ انما جو اس آیت میں ہے وہ باتفاق اہل عربیت کلمہ حصر ہے پس بموجب نحو اس
آیت میں ولی کے وہ معنی مراد ہونگے کہ جو منحصر ہوں اللہ اور اوسکے رسول اور علی ابن ابیطالب میں اور وہ معنی
سوا صاحب اختیار اور اولی بالتصرف کے اور کوئی نہیں ہو سکتے پس ثابت ہو گیا کہ یاور اور دوست یعنی ناصر
مراد نہیں ہیں اس سبب سے کہ سب مومن آپس میں ایک دوسرے کے یاور و دوست ہیں جیسے قول حق سبحانہ
و تعالی والمومنون والمومنات بعضهم اولياء بعض یعنی اہل مومنین و مومنات
بعض اونکے دوست ہیں بعض کے انتہی اور یہ دلیل موافق ہے عبارت تحفہ احمدیہ کی **دلیل دوم**
یہ ہے کہ سوا علی ابن ابیطالب کے اور کسی کا صدقہ دینا حالت رکوع میں ثابت نہیں ہے پس یہ عمل
صالح آپ کے لیے مخصوص تھا لہذا جو آیت کہ اسکی بابت نازل ہوئی ہے وہ بھی آپ کے لیے مخصوص ہوگی
اور جب وہ آیت مخصوص ہوئی تو اوس میں جو لفظ ولی ہے اوسکے بھی وہی معنی مراد ہونگے جو ایک شخص کے لیے مخصوص
ہو سکیں اور دوست اور یاور ہونا عام ہے ایک مومن کے ساتھ مخصوص نہیں ہو سکتا اسلیے کہ سب مومن
ایک دوسرے کے دوست و یاور ہیں پس ثابت ہو گیا کہ یہ معنی ولی کے اس آیت میں مراد نہیں ہیں پس معین ہو گیا

معنی آخر یعنی صاحب اختیار و اولی بالتصرف کہ وہ ایک ہی شخص کے ساتھ بعد خدا و رسول مخصوص ہیں اور وہ
امام اور حاکم اور سردار امت کا ہی وہو المطلوب **دلیل چہارم** ہم سنیوں سے پوچھتے ہیں کہ اس آیت میں
جو لفظ ولیکم ہے اوسمین ضمیر مضاف الیہ سے کل مومنین مراد ہیں یا بعض اگر کہیں کہ بعض تو بعض دیگر جو مراد نہ ہونگے
اونکا کفر ثابت ہو جائیگا اس سبب سے کہ خدا و رسول جسکا ولی نہ ہو وہ بالیقین کافر ہے اور یہ اجتماع نقیضین ہے
جو محال ہے یعنی یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو مومن ہوں وہی کافر بھی ہوں اور اگر کہینگے کہ کل مومنین مراد ہیں
تو ہم سوال کرتے ہیں کہ والذین امنوا سے آخر آیت تک کل مومنین مراد ہیں یا بعض اگر کہینگے کہ کل تو معنی آیت کے مستقیم
نہونگے اس سبب سے کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں ایک ہو جائینگے یعنی یہ معنی ہو جائینگے کہ بعد خدا و رسول کے
تم خود اپنے دوست ہو اور یہ معنی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتے اور اگر کہینگے کہ بعض تو ہم پوچھینگے کہ وہ کون ہیں اگر
کسی اور کا نام لینگے تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کے باب میں نازل ہوئی ہے اور واعظ
صاحب نے بھی اوس عبارت میں کہ جو تمنے ہم سے نقل کی ہے اسکو تسلیم کر لیا ہے اور اگر آپ ہی کا نام لینگے
تو ہم کہینگے کہ فقط آپ ہی سب مومنوں کے دوست و یاور تھے یا ہر مومن آپسمین ایک دوسرے کا دوست و یاور ہے
اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو فساد عظیم پیدا ہوگا یعنی ثابت ہو جائیگا کہ فقط علی بن ابیطالب مومنین کے
دوست و یاور تھے اور باقی سب آپسمیں ایک دوسرے کے دشمن تھے اور اگر شق اخیر کو اختیار کرینگے یعنی
ہر مومن آپسمیں ایک دوسرے کا دوست ہے تو کچھ تخصیص علی بن ابیطالب کی نہ رہیگی اور ثابت ہو جائیگا
کہ یہ آیت سب مومنوں کے باب میں نازل ہوئی ہے اور یہ خلاف ہے اس سبب سے کہ ثابت ہو چکا ہے
کہ فقط آپ ہی کی باب میں نازل ہوئی ہے علاوہ اسکے پھر وہی محذور لازم آئیگا کہ مضاف اور مضاف الیہ
دونوں ایک ہو جائینگے پس ثابت ہو گیا کہ ولی کے معنی دوست اور یاور یہاں مراد نہیں ہو سکتی پس معین
ہو گئے معنی آخر یعنی صاحب اختیار و اولی بالتصرف وہو المقصود **دلیل پنجم** ہم سنیوں سے سوال
کرتے ہیں کہ تم اللہ تعالی کو فقط اپنا دوست و یاور سمجھتے ہو یا اپنے امور میں صاحب اختیار و اولی بالتصرف
بھی جانتے ہو اگر شق اول کو اختیار کروگے تو بالیقین کافر ہو جاؤگے اور اگر شق ثانی کو اختیار کروگے تو
پھر ہم پوچھینگے کہ دوسرے رسول کی بابمیں کیا کہتے ہو اگر شق اول کو اختیار کروگے تو یہاں بھی کافر

ہو جاینگے اسلیے کہ جو رسول کو اپنے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف نہ سمجھے وہ بھی بیقین کافر ہے بدلیل النبیّ اولی بالمومنین من انفسہم اور اگر شق اخیر کو اختیار کرینگے تو پھر ہم سوال کرینگے کہ تم علی بن ابیطالب کو کہ جو اس آیت مین والذین آمنوا سے آخر تک مراد ہین فقط اپنا دوست سمجھتے ہو یا اپنے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف بھی جانتے ہو اگر شق اول کو اختیار کروگے تو ہم کہینگے کہ آیت مین جسطرح ولی کا اطلاق اللہ تعالی پر اوسی طرح بلا فاصلہ اوسکے رسول پر ہے اور اوسی طرح بلا فاصلہ علی بن ابیطالب پر بھی ہے پس تخصیص معنی مین تمنے کہان سے نکالا آیت مین تو کوئی فصل نہین ہے بلکہ سیاق آیت اسیر شاہد ہے کہ جسطرح اللہ تعالی بنابر الوہیت کے سب مومنون کے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف ہے اوسیطرح اوسکا رسول بنابر رسالت کے ہے اور اوسیطرح بعد رسول کے اوسکا نائب جسکی وزارت کے لیے ہارون حضرت نے استدعا کی تھی بنابر امامت کے اور اگر شق اخیر کو اختیار کروگے تو ہمارا مقصود ثابت ہوجائیگا اور تمکو سوا شق اخیر کے اختیار کرنے کے دوسرا کچھ چارہ نہین فاین تذہبون **دلیل ششم** تفسیر در منثور جزء ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۳ پر یہ حدیث لکھی ہے

اخرج الطبرانی وابن مردویہ وابو نعیم عن ابی رافع قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم یوحی الیہ فاذا حیۃ فی جانب البیت فکرھت ان اثب علیہا فاوقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و خفت ان یکون یوحی الیہ فاضطجعت بین الحیۃ وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئن کان منہا سوء کان فی دونہ فمکثت فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون الحمد للہ الذی اتم لعلی نعمہ وھنیئاً لعلی بفضل اللہ ایاہ **ترجمہ** نکالا ہے اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے ابو رافع سے کہ اوسنے کہا کہ مین ایکدن رسول خدا کے پاس آیا ایسی حالت مین کہ وہ سو رہے تھے اور وحی اونکے اوپر نازل ہوتی تھی پس ناگاہ مین نے مکان کے کونے مین دیکھا کہ ایک سانپ ہے پس مجھے اس بات سے کراہت معلوم ہوئی کہ مین اوس سانپ کو مارون اور اوسکے سبب سے نبی جاگ اوٹھین اور اس بات کا

اور بعد اوسکے موافق اخبار حضرت یعقوب حضرت یوسف کو عطا ہوئی اور آل یعقوب سے مراد بموجب قول بہت سے علما کے اکثر انبیا علیہم السلام کہ ہوے ہیں پس حضرت ابراہیم و حضرت اسحاق و حضرت یعقوب و حضرت یوسف و دیگر انبیا بنی اسرائیل پر خود اونکی نبوت کی سبب سے اتمام نعمت ہوا اور باقی بنی اسرائیل پر اونکے وسیلہ اور ذریعہ سے پس اس دلیل واضح و مبین سے ثابت ہو گیا کہ جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب پر جو اتمام نعمت ہوا اوس سے مراد امامت و خلافت ہی اس سبب سے کہ نبوت جناب رسول خدا پر ختم ہو چکی تھی اور اسی طرح بروز غدیر خم رسالت جناب رسول خدا و امامت جناب علی مرتضی کے سبب سے اکمال دین و اتمام نعمت ہوا اور اوسکی تفصیل شان نزول آیہ اکملت لکم دینکم مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی اب سنیون کو لازم ہے کہ یا کلام مجید سے ثابت کریں کہ اتمام نعمت کا اطلاق سوا نبوت و امامت کے کسی اور چیز پر بھی ہوا ہے ورنہ اس آیت پر ایمان لاوین کہ حق سبحانہ و تعالی نے جو علی بن ابیطالب پر اپنی نعمتونکو تمام کیا اوس سے مراد امامت و خلافت ہے

هذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر و من شکر فانما یشکر لنفسه و من کفر فان ربی غنی کریم دلیل ہفتم آیت ما بعد ہے جو آیہ انما ولیکم اللہ سے بلا فصل ہے

ومن یتول الله ورسوله والذین امنوا فان حزب الله هم الغالبون ○

ترجمہ اور جو شخص دوست رکھے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور مومنون کو پس تحقیق گروہ خدا ہی لوگ غالب ہین انتہی وجہ استدلال یہ ہے کہ ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیت مین من یتول سے مراد کافر ہین یا مومن اگر کہینگے کہ کافر تو خود کافر ہو جائینگے اس سبب سے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کافرون کو اپنا اور اپنے رسول کا دوست قرار دے اور اگر کہینگے کہ مومن مراد ہین تو ہم پوچھینگے کہ یہ مومن اور وہ مومن کہ بعد خدا و رسول کے مذکور ہین ایک ہی ہین یا ان مین کچھ فرق ہے اگر کہینگے کہ ایک ہی ہین تو معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جو مومن خدا و رسول اور خود اپنے نفس کو دوست رکھین وہ گروہ خدا ہین اور غالب یہ معنی کسی طرح صحیح نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ جنکو دوستی کرنیکی ترغیب ہے اور جنسے دوستی کرنیکی ترغیب ہے یہ دونون ایک ہوے جاتے ہین اور اگر کہینگے کہ فرق ہے تو ہم پوچھینگے کہ وہ فرق بھی بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہ کونسے مومن ہین کہ بعد خدا و رسول کے جنسے دوستی رکھنے کی اسقدر تاکید و ترغیب ہے اگر کسی اور کو بتلاوینگے تو ہم کہینگے کہ ہم ابھی ثابت کر چکے ہین کہ آیت ماسبق جناب امیر

باب مین نازل ہوئی ہے پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت مین وہ حضرت مراد ہون اور صیغہ جمع کا جواب پہلے
ہی ہو چکا ہی اور اگر اسکو تسلیم کر لیجئے کہ جناب امیر مراد ہین تو ہم پوچھینگے کہ آپ مین اور دوسرے مومنون مین کہ
جنسے آپ سے دوستی رکھنے کی تاکید ہے کیا فرق ہے اگر اپنی فطرت اصلی کی طرف رجوع کرکے عقل سلیم کو حکم کرینگے
تو خود اونکے نفوس خوب اس بات کی گواہی دینے لگینگے کہ سوا غیبت ہونے اور امام ہونے کے اور کوئی فرق نہین ہے
یعنی جناب سے سب مومنین مراد ہین کہ جو خدا و رسول و امام سے تولا کرین اور اللہ و رسول کی بعد جو والذین
آمنوا ہے اوس سے مراد جناب امیر المومنین ہین کہ جو رسول کے خلیفہ اور سب امت کے امام ہین اور صیغہ جمع یا بنا بر تعظیم ہے
یا اس سبب سے کہ ائمہ تا حشر علیہم السلام تو شامل ہو گئے اور شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہین کہ اس تقریر سے
تو معلوم ہوا کہ حزب اللہ ہم الغلبون سے دوستان علی بن ابیطالب مراد ہین حالانکہ وہ ہمیشہ مغلوب ہے ہین جواب
تو ہم کہینگے کہ حق سبحانہ و تعالی نے حضرت عیسی اور اونکے تابعین کے باب مین آخر سورہ صف مین ارشاد فرمایا ہے

یا ایہا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی بن مریم للحواریین من انصاری
الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فامنت طائفۃ من بنی اسرائیل
وکفرت طائفۃ فایدنا الذین آمنوا علی عدوہم فاصبحوا ظاہرین

ترجمہ اے مومنو ہو جاؤ تم نصرت دینے والے اللہ کے جیسا کہ کہا عیسی بن مریم نے حواریون سے کہ کون لوگ ہین
نصرت کرنے والے میری طرف اللہ تعالی کے کہا حواریون نے کہ ہم ہین انصار خدا کے پس ایمان لایا ایک گروہ بنی اسرائیل سے
اور کافر ہوا دوسرا گروہ پس مدد کی ہم نے مومنون کی اونکے دشمنون پر پس ہو گئے وہ ہوئے غالب انتہی تمام
تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی کے وقت مین فقط بارہ حواری اور چند لوگ اور ایمان لائے تھے اور مخالفین
[illegible] مغلوب ہو رہے یہانتک کہ جب حضرت عیسی کو یہود نے سولی دینے
کے لیے گرفتار کیا [illegible] اپنے پیغمبر کو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑا سکین اور یہود نے
[illegible] مگر حق سبحانہ و تعالی نے ایک دوسرے شخص کو حضرت عیسی سے مشابہ
کر دیا [illegible] اور حضرت عیسی کو آسمان پر اوٹھا لیا اب ہمکو سنی بتائین کہ ان مومنون کے باب مین
کہ جو حضرت عیسی پر ایمان لائے تھے حق سبحانہ و تعالی نے جو فرمایا کہ فاصبحوا ظاہرین یعنی ہو گئے وہ لوگ

غالب تو اسکے کیا معنی مین حالانکہ جناب اسد اللہ الغالب جس لڑائی پر کہ تشریف لیگئے ہین وہین آپ و اصحاب
اصحاب ہمیشہ غالب رہے ہین جناب رسول خدا کی عہد کرامت مہد مین بھی اور بعد آپکے بھی چنانچہ جنگ جمل مین حضرت
ام المومنین عائشہ کا شکست کہانا اور طلحہ و زبیر کا مارا جانا اس سے کون واقف نہین ہے اور صفین مین بھی جتنی
لڑائیان ہوئین اونمین بھی آپ اور آپسے تولا کرنے والے غالب رہے اور نہروان مین تو خوارج کا استیصال کلی ہو گیا
کہ سوا نو آدمیونکے اونکے لشکر مین سے اور کوئی نہین بچا اور حضرت عیسیٰ نہ کبھی کسی سے لڑے نہ اپنی زندگی مین
کسی لشکر کفار پر غالب آئے پس ہمکو معلوم نہین کہ سنی اسکا کیا جواب دینگے سوا اسکے کہ ہمارے کلام حق و صدق
کی طرف رجوع کرین کہ جواب ہم بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہے واضح ہو کہ اسد اللہ الغالب ہر ہر لشکر کا شکست
کہانا اور آپکا اوسپر غالب آنا یہ تو آپکے مخصوصات مین سے ہے اور فقط اسیقدر پر اس آیہ وافی ہدایہ کا مضمون صادق
آسکتا ہے کہ جب لوگون نے آپسے تولا کر کے دشمنون پر حملہ کیا تو غالب آئے اور اس آیت مین بھی غلبہ کی شرط یہی ہے کہ
جو لوگ خدا و رسول اور علی بن ابیطالب سے تولا کرین وہی غالب ہین لیکن اون لوگون مین کہ جو حضرت عیسیٰ پر
ایمان لائے تھے اور شیعیان علی بن ابیطالب مین مشابہت تامہ ہے اور مین اوسکو بطور اختصار بیان کرتا ہون
واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے سامنے جو لوگ ایمان لائے تھے وہ نہایت ضعف کی حالت مین تھے اور کسی
طرح کا غلبہ اونکو نہ تھا بعد آپکے حواریون نے باوصف خوف شدید و تقیہ چھپا چھپا کر لوگون کی دعوت کرنا
شروع کی اور روز بروز اونکی کوششون سے اوس دین کو ترقی ہوتی گئی اور آخرکو رفتہ رفتہ [illegible]
کہ قیاصرہ روم دین حضرت عیسیٰ مین آ گیا اور نصاری یہود پر غالب ہو گئے اور [illegible]
فايدنا الذين امنوا على عدوهم فاصبحوا ظاهرين [illegible]
زمانہ ایسا آیا چاہتا ہے کہ تمام روے زمین پر کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ جو حضرت علیٰ [illegible]
اور اوسوقت مین یہ آیت صادق ہوگی وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته [illegible]
[illegible] اور نہین ہے کوئی شخص اہل کتاب مین سے مگر یہ کہ البتہ ایمان لائیگا ساتھ اوس [illegible]
اور اسی طرح شیعیان علی بن ابیطالب پہلے نہایت ضعیف تھے لیکن ائمہ معصومین علیہم السلام [illegible]

عیسیٰ سے ہم عہد مین خوف شدید و تقیہ کی حالت مین چھپا چھپا کر لوگون کی دین حق کیطرف دعوت کرنا شروع
کی اور روز بروز شیعون کی ترقی ہونا شروع ہوئی یہانتک کہ خود حضرت امام جعفر صادق کے وقت مین لاکھون
آدمیون نے اس مذہب حق کو اختیار کیا اور بسبب اسکی کہ آپکے وقت مین مذہب کا شیاع بہت ہوا یہ مذہب آپکی
طرف منسوب ہوا اور جعفری کہلایا اور روز بروز اسکی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ لاکھون سے کرورون کی نوبت
آئی اور سلطان الجایتو خدابندہ نے مذہب حق اختیار کیا اور بعد اوسکی خاندان صفویہ مین کہ جو سب داخل صحیح النسب
سلیمان عالی حسب تھے سلطنت قائم ہوگئی اور مدت سے تقیہ برطرف ہوگیا اور حجت اور برہان کی راہ سے شیعہ
امامیہ اثنا عشریہ اپنے مخالفین پر ہمیشہ غالب رہے اور اس آیت کے مصداق ہین ان حزب اللّٰه هم الغالبون
چنانچہ ظاہر ہے کہ جب شیعہ و سنیون سے مباحثہ و مناظرہ ہوا ہے تو شیعہ ہی غالب آئے ہین چنانچہ سنیون کی
کوئی کتاب مناظرہ مین ایسی نہین ہے کہ شیعون نے جسکا مکرر و سہ کرر جواب نہ لکھا ہو اور شیعون کی صدہا کتابین
ایسی ہین کہ صدہا برس سے شایع ہین اور آج تک کسی سنی صاحب کو اونکا جواب لکھنے کی جرات نہ ہوئی اور قریب
دیا زمانہ آیا چاہتا ہے کہ تمام روے زمین پر سوا شیعیان علی ابن ابیطالب کے اور کوئی نہ ہوگا اور یہ آیت من
جمیع الوجوہ صادق آئیگی کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره
علی الدین کله ولو کره المشرکون [1] ترجمہ وہ اللّٰہ ایسا ہے کہ بھیجا اوسنے اپنی رسول کو
ساتھ ہدایت کی اور دین حق کی تاکہ غالب کردے اوس دین کو سب دینون پر اگرچہ ناخوش ہون مشرکین
انتہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ وہ زمانہ کہ جب روے زمین پر کوئی نبوت حضرت عیسیٰ کا منکر نہ ہوگا
اور وہ زمانہ کہ سواے شیعیان علی ابن ابیطالب کے اور کوئی ہفت اقلیم مین نظر نہ آئیگا یہ دونون زمانے کونسے
ہین ای اہل بصیرت یہ دونون زمانے ایک ہی ہین یعنی یہ وہ زمانہ ہے کہ جب قرۃ العین خاتم النبیین حضرت
امام مہدی دین ظہور فرمائینگے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر سے زمین پر تشریف لائینگے اور آپکے پیچھے
نماز پڑھینگے اوسوقت تمام اہل زمین سے کوئی ایسا نہ باقی رہیگا کہ جو نبوت عیسیٰ کا اقرار کرتا ہو اس
سبب کہ یہ اقرار جز ہی دین اسلام ہے اور شیعیان علی ابن ابیطالب مین داخل نہوا ہو تمام ہو روند بعید

[1] جزو بست و ہشتم سورۃ الصف ۱۲

ونزاہ قدر بیا سبحان اللہ کیا مطابقت ہے اس امت کی امم سابقہ کے ساتھ مصداق کلام مخبر صادق طابق النعل بالنعل والقذة بالقذة کا اور اس مضمون کی حدیثیں ہم کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے بحث ارتداد صحابہ میں لکھ چکے ہیں فلا نعیدہا کیون واعظ صاحب الکتب کبھی شیعون سے دلیل ور تردید باب کیجیے گا

تنبیہ چونکہ اس آیت سراپا ہدایت اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ایک ہی مضمون او مطابقت ہے نیز ہادی ولفظ ولی دونون کا ایک ہی مادہ ہے اور ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں نیز اس حدیث غدیر میں اکثر طرق سے کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں لفظ ولی بھی موجود ہے لہذا اس آیہ کریمہ کے بیان میں بسبب مناسبت مقام کسیقدر طول ہوگیا

شعاع ششم قول جناب رسول خدا کا اس خطبہ مبارکہ میں الا انی منذر وعلی ہاد یعنی آگاہ ہو کہ میں ڈرانے والا ہون اور علی ہدایت کرنے والا ہے **انتہی** صریح ہے اس باب میں کہ آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد ترجمہ سوا اسکے نہیں ہے کہ تو اے محمد ڈرانے والا ہے اور واسطے کل قوم کے ایک ہادی ہے **انتہی** جناب رسول خدا وعلی مرتضی دونون بھائیوں کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہ شان نزول خود اہل سنت وجماعت کی تفاسیر معتبرہ میں لکھی ہوئی ہے ولکنہم لا یشعرون چنانچہ تفسیر در منثور علامہ سیوطی جزو رابع مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر سنہ ١٣٠٤ کے ص ٤٥ میں یہ عبارت ہے واخرج ابن جریر وابن مردویہ وابو نعیم فی المعرفة والدیلمی وابن عساکر وابن النجار قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم هاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واومی بیدہ الی منکب علی رضی اللہ عنہ فقال انت الهادی یا علی بک یهتدی المهتدون من بعدی واخرج ابن مردویہ عن ابی برزة الاسلمی رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انت منذر ووضع یدہ علی صدر نفسہ ثم وضعها علی صدر علی ویقول لکل قوم هاد واخرج ابن مردویہ وایضا فی المختارة عن ابن عباس رضی اللہ عنهما فی الآیة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر والهادی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند وابن ابی حاتم والطبرانی فی الاوسط والحاکم

وصححہ وابن مردویہ وابن عساکر عن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فی
قولہ انما انت منذر ولکل قوم ھاد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المنذر وانا الھادی وفی لفظ والھادی رجل من بنی ھاشم یعنی نفسہ
ترجمہ۔ اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن جریر نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے معرفہ مین اور دیلمی نے اور ابن
عساکر نے اور ابن نجار نے کہا ہے اونسے کہ جسوقت نازل ہوئی آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد رکھا
رسول خدا نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر اور فرمایا کہ مین منذر ہون یعنی ڈرانے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے
طرف شانہ علی کے اور کہا کہ تو ہادی ہے اے علی ساتھ تیرے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے میرے
بعد اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اونسے کہا کہ مین نے خود سنا ہے کہ
رسول خدا فرماتے تھے کہ انما انت منذر اور ہاتھ اپنا اپنے سینے پر رکھتے تھے بعد اوسکے اپنے ہاتھ کو علی کے سینے
پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ لکل قوم ہاد مطلب اسکا واضح ہے کہ جناب رسول خدا اپنے تئین منذر قرار
دیتے تھے اور علی کو ہادی۔ اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے اور ضیاء نے مختارہ مین عبد اللہ ابن عباس
سے اس آیت کی تفسیر مین کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین منذر ہون اور ہادی علی بن ابیطالب ہین اور نکالا ہے
عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن ابی حاتم نے اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے یہ حدیث بھی لکھی
ہے اور اوسکی تصحیح بھی کی ہے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے علی بن ابیطالب سے قول اللہ تعالی انما انت
منذر ولکل قوم ہاد مین کہا آپ نے کہ رسول خدا منذر ہین اور مین ہادی ہون اور ایک روایت مین یہ
کہا اور ہادی ایک شخص ہے بنی ہاشم مین سے مراد لیتے تھے علی بن ابیطالب اپنے نفس کو انتہی ونیز تفسیر
نیشاپوری جزو ثانی مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری کے ص ۳۶۷ مین اسی آیہ کریمہ کی ذیل
تفسیر مین لکھا ہے روی عن ابن عباس ان رسول اللہ وضع یدہ علی صدرہ فقال
انا المنذر ثم اوما الی منکب علی فقال انت الھادی یا علی بک یھتدی
المھتدون من بعدی ومثلہ فی التفسیر الکبیر ترجمہ مروی ہے
عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا کہ مین منذر یعنی ڈرانے والا ہون

اور اشارہ کیا ساتھ علی کیطرف اور فرمایا کہ تو ہادی یعنی ہدایت کرنیوالا ہے اے علی ساتھ تیرے ہدایت پاوینگے ہدایت
پانے والے اسکے بعد بیان کیا ہے اس حدیث کو فخر رازی نے تفسیر کبیر میں انتہی اس عبارت نیشاپوری سے
معلوم ہوا کہ یہ حدیث تفسیر کبیر میں بھی موجود ہے لہذا اوسکی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی اب ہم
واعظ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس آیت اور حدیث میں ہادی کے معنی آپ دوست کرینگے کیا اب کوئی سنی
صاحب سکو جواب دیں کہ اس سے زیادہ صریح ثبوت امامت وخلافت علی بن ابیطالب کا اور کیا ہوگا کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی تم ہادی ہو اور تیرے بعد تیرے ہی سبب سے لوگ ہدایت پاوینگے پس بعد رسول خدا کے
سوا علی وخلیفہ کے اور کسی کو تم نے ہادی کیا کہ سکتا ہے کہ جو ہادی قوم ہوا اور وسکے سبب سے لوگ ہدایت پائیں اور یہ ایسا ظاہر ہے
کہ اوسکے ظہور میں کوئی ضرورت دلیل وبرہان قائم کرنے کی اصلا نہیں ہے۔ شقیقہ قول جناب رسول خدا کا
اس خطبہ مبارکہ میں ولا شہد اللہ بالجنۃ فی ہل اتی علی الانسان الا لہ ولا
انزلها فی سواہ ولا مدح بها غیرہ یعنی اور نہیں گواہی دی ہے اللہ نے ساتھ جنت کی بیچ سورہ ہل اتی
علی الانسان کی مگر واسطے علی کے اور نہیں نازل کیا اللہ نے اوس سورہ کو واسطے کسی اور کی شان میں اور
نہیں مدح کی ہے اللہ نے ساتھ اس سورہ کے واسطے غیر کی انتہی یہ حدیث ہل اتی کے سورہ کی ہمارے شان میں
جناب امیر کے نازل ہونے اب ہم سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے اسکا ثبوت لکھتے ہیں تفسیر در منثور جز
سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۹ میں یہ حدیث ہے واخرج ابن مردویہ عن
ابن عباس فی قولہ ویطعمون الطعام علی حبہ الآیۃ قال نزلت ہذہ
الآیۃ فی علی ابن ابیطالب وفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ اور نکالی ہے یہ حدیث ابن مردویہ نے عبداللہ بن عباس سے تفسیر قول اللہ تعالی ویطعمون الطعام علی حبہ
الآیۃ میں کہ کہا اونہوں ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت شان میں علی بن ابیطالب اور فاطمہ دختر رسول خدا کے
ونیز تفسیر معالم التنزیل مطبوع مطبع فتح الکریم واقع بمبئی جلد رابع کے ص ۲۰۹ میں یہ
عبارت ہے روی عن مجاہد وعطاء عن ابن عباس انہا نزلت فی علی بن
ابی طالب وذلک انہ عمل لیہودی بشیء من شعیر فقبض الشعیر فطحن

ثلثه فجعلوا منه شیئا لیاکلوه فلما تم انضاجه اتی مسکین فسال فاخرجوا
الیه الطعام ثم عمل الثلث الثانی فلما تم انضاجه اتی یتیم فسال فاطعموه ثم
عمل الثلث الباقی فلما تم انضاجه اتی اسیر من المشرکین فسال فاطعموه و
طووا یومهم ذلک وهذا قول الحسن وقتادة ترجمہ مروی ہے مجاہد اور عطا سے کہ اونھوں نے عبد اللہ
بن عباس سے روایت کی ہے کہ نازل ہوئی ہے آیت شان میں علی بن ابی طالب کے وہ اس سبب سے ہوا کہ دیتے
یہودی کا کچھ کام بعوض جَو کے اور اوس سے جو لیے اور اوسکے ثلث کو پیسا اور اوس سے کچھ پکایا تاکہ
کھائیں پس اوس وقت کہ ایک پکا ایک مسکین نے اوسکے سوال کیا پس جب وہ کھانا اوسکو دیدیا بعد اوسکے دوسرا
ثلث پکایا جب پک چکا تو ایک یتیم نے اوسکے سوال کیا پس وہ اوسکو کھلا دیا بعد اوسکے جو ثلث کہ باقی رہگیا تھا
اوسکو پکایا پس جب پک چکا تو ایک اسیر کہ مشرکین میں سے تھا آکے سوال کیا پس اوسکو وہ کھلا دیا اور اوس دن
خود کچھ نہیں کھایا اور یہی قول ہے حسن و قتادہ کا انتہی و نیز تفسیر بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور
مجلد ثانی کے ص ۳۰۴ میں عبارت ہے عن ابن عباس ان الحسن والحسین
مرضا فعادهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناس فقالوا یا ابا الحسن لو
نذرت علی ولدک فنذر علی وفاطمة وفضة جاریة لهما صوم ثلث ان برء
فشفیا وما معهم شیء فاستقرض علی رضی الله من شمعون الخیبری ثلث
اصوع من شعیر فطحنت فاطمة صاعا واختبزت خمسة اقرص فوضعوا
بین ایدیهم لیفطروا فوقف علیه مسکین فاثروه وباتوا ولم یذوقوا الا الماء
واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام وقف علیهم یتیم فاثروه ثم
وقف علیهم فی الثالثة اسیر ففعلوا مثل ذلک فنزل جبرئیل بهذه
السورة وقال خذها یا محمد هناک الله فی اهل بیتک ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
مروی ہے کہ تحقیق حسن و حسین بیمار ہوئے پس اونکی عیادت کیواسطے جناب رسول خدا چند
آدمیوں کے ساتھ تشریف لے گئے پس کہا لوگوں نے کہ اے ابو الحسن اگر نذر مانو تم اپنے فرزندوں کی صحت سے

علیہ وسلم فلما ابصرہم وہم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معہم فرای فاطمۃ فی محرابہا قد التصق ظہرہا ببطنہا وغارت عیناہا فساءہ ذلک فنزل جبرئیل وقال خذہا یا محمد ہناک اللہ فی اہل بیتک فاقرء السورۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ حسن و حسین دونوں صاحبزادے بیمار ہوئے اور جناب رسول خدا چند آدمیوں کو ہمراہ لیکر اونکی عیادت کے لیے تشریف لیگئے تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو الحسن اگر آپ اپنے صاحبزادوں کی صحت کے لیے کچھ نذر کرتے تو بہتر تھا پس نذر کی علی نے اور فاطمہ نے اور فضہ نے کہ جو اونکی لونڈی تھیں کہ اگر یہ دونوں بچے اپنی مرض سے صحت پاوینگے تو ہم تین روزے رکھینگے پس دونوں صاحبزادوں نے شفا پائی اور ان حضرات کے پاس کچھ نہ تھا پس قرض لیے علی علیہ السلام نے شمعون خیبری سے کہ جو یہودی تھا تین صاع جو اور فاطمہ نے ایک صاع جو پیس کے پانچ روٹیاں پکائیں موافق اون لوگوں کی تعداد کے پس پانچوں آدمیوں نے وہ روٹیاں اپنے سامنے رکھیں کہ روزہ افطار کریں پس ایک سائل آکر کھڑا ہوا اور کہا کہ السلام علیکم اے اہلبیت محمد میں ایک مسکین ہوں مسلمانوں کے مسکینوں میں سے مجھکو تم لوگ کھانا کھلاؤ اللہ تعالی تمکو نعمات بہشت کا نصیب کرے پس سب نے اپنے نفس پر اوس مسکین کو اختیار کیا یعنی اپنے آگے کی سب روٹیاں اوسکو دیدیں اور تمام رات سوائے پانی کے کسی چیز کا مزہ نہیں چکھا اور صبح کو پھر روزہ رکھا پس جب شام ہوئی اور کھانا اپنے سامنے لیکے بیٹھے تو ایک یتیم آکر کھڑا ہوا پس اوسکو بھی سب نے اپنے نفس پر اختیار کیا یعنی سب کھانا دیدیا اور تیسرے دن ایک اسیر آکر کھڑا ہوا پس سب نے ویسا ہی کیا یعنی آپ بھوکے رہے اور اپنے سامنے کا کھانا اوسکو دیدیا پس جب چوتھی روز صبح کو اوٹھے تو علی نے حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور رسول خدا کے پاس آئے پس جسوقت آپنے ان لوگوں کو دیکھا کہ بھوک کی شدت سے مانند بچہ ہائے طائر کانپ رہے ہیں تو فرمایا کہ تمھاری اس حالت میں دیکھنا مجھکو کسقدر ناگوار ہے اور کھڑے ہو گئے اور اونکے ہمراہ تشریف لے گئے پس فاطمہ کو دیکھا کہ اپنی محراب عبادت میں تھیں اور پیٹ اونکا پیٹھ سے لگ گیا تھا اور آنکھیں گھس گئی تھیں پس ہوئے آنحضرت کو یہ دیکھ کر رنج و ملال ہوا پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ لیجیے

اسکو اے محمد تہنیت دی ہے آپ کو اللہ نے آپکے اہلبیت کی مدح میں یہ سورہ پڑھ یعنی ہل اتی علی الانسان
انتہی میں نے بخوف طوالت اسی قدر شواہد پر اکتفا کی ورنہ سینکڑوں کی وربہت سی کتب تفسیر میں اس سورہ
مبارکہ کی یہ شان نزول لکھی ہوئی ہے مثل تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری وغیرہ کے اور ایسا عمل خیر
اور اسطرح کی حالت احتیاج میں اپنے نفس پر ایثار غیر سوا ذوات مقدسہ حضرات معصومین کے اور کسی فرد بشر سے
ممکن نہیں اس سبب سے کہ جو شخص معاصی کا مرتکب ہوگا والیسا نفس زکیہ و قلب سلیم یہاں پائیگا نہ اس طرح کے اعمال خیر
بجا لائیگا شاید کوئی معترض صاحب کہیں کہ فضہ بھی اس اطعام و ایثار میں شریک تھیں پھر کیوں وہ بھی معصوم تھیں تو
ہم کہینگے کہ حضرت فضہ کا اس عمل خیر کو بجا لانا بسبب برکت صحبت و ملازمت و خدمت اہلبیت رسالت تبعیت
تھا نہ بالاصالۃ اور تابع و متبوع و خادم و مخدوم و حاکم و محکوم میں زمین و آسمان کا فرق ہے مثلاً معرکہ احد میں
بہت سے مومنین کاملین و مخلصین درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے مگر سید الشہدا کا خطاب حضرت حمزہ
عم رسول خدا ہی نے پایا پس کیونکر ممکن ہے کہ کوئی دوسرا شہید حضرت حمزہ کی مرتبہ کو پہونچ سکے اور سبط
مصطفیٰ خامس آل عبا کی ساتھ کربلا کے معرکے میں بہت آدمی شہید ہوئے لیکن کوئی دوسرا شہید مرتبہ
رفیعہ جناب سید الشہدا پر کیونکر فائز ہو سکتا ہے وعلی ہذا القیاس جناب رسول خدا کی ساتھ بہت آدمی عموماً نماز پڑھتے
تھے اور بعض مخلص صحابہ تو آپکے اکثر عبادات و ریاضات میں شریک رہتے تھے مثل اصحاب صفہ کے پھر
کیا ممکن ہے کہ کسیکی نماز و عبادت مثل رسول اللہ کے ہو سکے غیر معصوم کے لیے نفس زکیہ و قلب نورانی
و نیت خالص و خضوع و خشوع و رجوع قلب و بصیرت و معرفت کہاں ممکن ہے کہ جو معصوم کو حاصل ہے بلکہ
معصومین کے بھی مراتب و مدارج میں فرق ہے حتی کہ حق جل و علی نے رسولوں کے باب میں فرمایا ہے کہ
تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض حالانکہ سب رسولونکا ایک ہی عہدہ اور ایک ہی کام تھا اس سے زیادہ
اس مطلب کے شرح و بسط کی یہاں گنجایش نہیں جو لوگ اہل معرفت و بصیرت ہیں وہ اسی قدر سے سمجھ لینگے اور جو
شخص کہ من یعبد اللہ علی حرف کا مصداق ہوگا وہ کچھ بھی نہیں سمجھیگا شاید کوئی صاحب یہ فرمانے لگیں کہ اس
عمل خیر میں حضرت فاطمہ کی بھی تبعیت ثابت ہے تو ہم کہینگے کہ تسلیم لیکن یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت زہرا سے
بالاصالۃ ایسا عمل خیر ممکن نہ تھا اسلیے کہ جناب خیر النسا بھی مرتبۂ عصمت و طہارت میں جناب علی مرتضیٰ سے

بیان [illegible] کو یہان ختم کرتا ہون اور شروع کرتا ہون بیان احادیث مین شعاع دہم ذکر حدیث
منزلت مین [illegible] جناب رسول خدا نے اس خطبہ مبارکہ مین اشارہ فرمایا ہے اور وہ حدیث
کتب اہل سنت وجماعت مین بالفاظ مختلفہ اسطرح منقول ہے کہ جناب [illegible] نے جناب امیر سے فرمایا کہ
[illegible] ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ترجمہ یعنی اے علی
کیا تم [illegible] راضی نہین ہو کہ ہو تم مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے لیکن یہ کہ کوئی نبی میرے بعد نہین
[illegible] کوئی صحیح اس حدیث سے خالی نہین ہے یہانتک کہ بخاری و مسلم نے بھی اسکو اپنی صحیح
[illegible] بصیرت [illegible] درج کیا ہے [illegible] ایک جلد ضخیم کہ جو نو سو [illegible] صفحہ کا ہے در مجلد ثانی [illegible]
[illegible] مطبع نولکشور [illegible] ہجری مین مطبوع ہو کر شایع ہو چکا ہے اور اس مین جناب
[illegible] مولوی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] اس حدیث شریف کو
[illegible] کے ساتھ بیان کیا ہے وہ قابل ملاحظہ اہل بصیرت ہے اور چالیس دلیلین عقلی اور نقلی اس بات
پر [illegible] کہ اس سے خلافت بلافصل علی ابن ابیطالب ثابت ہے اور [illegible]
[illegible] بیان کرنے کی ضرورت نہین سمجھتا ہون جسکا جی چاہے اوس مجلد کی طرف رجوع
کرے شعاع یازدہم قول جناب رسول خدا ہے اس خطبہ مبارکہ مین کہ اول من آمن بالله ورسوله
وهو [illegible] کان مع رسول الله [illegible] ولا احد يعبد الله مع رسوله من
[illegible] یعنی وہی علی ہے جو پہلے ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور وہی ہے کہ رسول خدا
کے ساتھ [illegible] نہین تھا کوئی شخص کہ عبادت کرتا ہو اللہ کی اوسکے رسول کے ساتھ مردون مین سے سوا اوسکے
انتہی اس کلام معجز نظام سے ظاہر ہے کہ جناب امیرالمومنین امام المتقین مردون مین سب سے پہلے ایمان لائے
ہین اور یہ امر ثابت ہے عقلاً و نقلاً دلیل عقلی یہ ہے کہ باتفاق فریقین ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب
[illegible] جناب ابوطالب [illegible] سے لیلیا تھا اور خود ہی اونکی پرورش فرماتے تھے اور جسوقت کہ
آپ [illegible] ہوئی ہے اوسوقت جناب امیر آپ ہی کے پاس آپ ہی کے گھر مین موجود تھے پس ممکن نہین
[illegible] گھر مین تشریف لائے ہون تو جناب امیر قبل یا بعد حضرت

وکان رجلاً تاجراً فانا عنده جالس حیث انظر الی الکعبة وقد حلقت الشمس فی السماء

فارتفعت وذهبت اذ جاء شاب فرمی ببصره الی السماء ثم قام

مستقبل الکعبة ثم لم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام علی یمینه

لم البث الا یسیرا حتی جاءت امراة فقامت خلفهما فرکع الشاب فرکع

الغلام والمراة فرفع الشاب فرفع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام و

المراة فقلت یا عباس امر عظیم قال العباس امر عظیم تدری من هذا الشاب

قلت لا قال هذا محمد بن عبد الله ابن اخی اتدری من هذا الغلام هذا علی بن

اخی اتدری من هذه المراة هذه خدیجة بنت خویلد زوجته ان ابن اخی

هذا اخبرنی ان رب السماء والارض امره بهذا الدین الذی هو علیه ولا والله

ماعلی الارض کلها احد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلثة

ترجمہ نسائی نے باسناد مسند ربیعہ بن عفیف سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے کہا کہ میں ایک دن زمانۂ جاہلیت میں مکہ میں آیا اور میرا ارادہ تھا کہ میں اپنے اہل کے لیے وہاں کے کپڑے اور عطر مول لوں پس میں عباس بن عبد المطلب کے پاس آیا کہ وہ ایک مرد تاجر تھے پس میں ان کے پاس بیٹھا ہوا کعبے کی طرف دیکھ رہا تھا ایسی حالت میں کہ آفتاب نے آسمان میں حلقہ زن تھا پس بلند ہو کر ڈھل گیا کہ ناگاہ ایک جوان آیا اور اوس نے آسمان کی طرف دیکھا بعد اوس کے کعبے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اوس جوان کے داہنی طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آئی اور اون دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی پس رکوع کیا جوان نے اور اوس کے ساتھ اوس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر جوان نے سر اوٹھایا تو لڑکے اور عورت نے بھی سر اوٹھایا پس جب جوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس میں نے کہا کہ ای عباس یہ تو ایک امر عظیم ہے عباس نے کہا کہ بیشک امر عظیم ہے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے میں نے کہا نہیں عباس نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی زوجہ ہے تحقیق میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی ہے کہ تحقیق پروردگار وسکا پروردگار آسمان و زمین کا ہے اور وہی پروردگار نے اوسکو اس دین کے

تفتیا کرنے کا حکم دیا ہے کہ جس زمین پر وہی اور قسم ہے اللہ کی کہ تمام یہ زمین پر سوا ان تین آدمیون کے کوئی
شخص مومن نہین ہے انتہی اس دلیل نقلی کے ساتھ دلیل عقلی بھی ہے یعنی بالیقین معلوم ہو گیا کہ سوا حضرت
خدیجہ کا کے و علی مرتضی کوئی شخص جناب رسول خدا کے ساتھ نہ تھا اور یہ بیان واضح ہے ونیز اسی کتاب کے
اسی صفحہ مین عبارت مذکورہ کے بعد یہ عبارت ہے (حدثنا) احمد بن سلیمان الرہادی
قال حدثنا عبد اللہ بن موسیٰ قال حدثنا العلاء بن صالح عن المنہال
عن عمرو بن عباد بن عبد اللہ قال قال علی رضی اللہ عنہ انا
عبد اللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی
الا کاذب امنت قبل الناس بسبع سنین ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عباد بن عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ اوسنے کہا کہ علی نے فرمایا کہ مین بندہ ہون خدا کا اور بھائی ہون رسول خدا کا اور مین صدیق اکبر ہون
کوئی شخص میرے بعد اس بات کو نہین کہہ سکتا سوا جھوٹے کے ایمان لایا ہون مین سب آدمیون سے سات برس
پیشتر انتہی کیون سنیو اب بھی کسی دوسرے کو صدیق اکبر کہو گے ونیز اسی کتاب کے اسی
صفحہ مین بعد حدیث ماسبق کے ہے (اخبرنا) علی بن منذر الکوفی قال نا ابن فضل
قال اخبرنا الاصلح عن عبد اللہ بن الہذیل عن علی رضی اللہ عنہ قال
ما اعرف احدا من ہذہ الامۃ عبد اللہ بعد نبینا غیری عبدت اللہ
قبل ان یعبد لاحد من ہذہ الامۃ تسع سنین ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عبد اللہ بن ہذیل
سے روایت کی ہے کہ علی نے فرمایا کہ مین کسی شخص کو امت مین سے نہین پہچانتا ہون کہ جسنے ہمارے
نبی کے بعد سوا میرے خدا کی عبادت کی ہو مین خدا کی عبادت کرتا تھا قبل اسکے کہ عبادت کرتا رہا ہو اوسکی
کوئی شخص اس امت سے نو برس ونیز اسی کتاب کے صفحہ ۲ مین پہلی حدیث یہ ہے (اخبرنا)
محمد بن المثنیٰ قال انبانا عبد الرحمن اعنی ابن المہدی قال حدثنا شعبہ
عن سلمۃ بن کہیل قال سمعت حبۃ العرنی قال سمعت علیا کرم اللہ وجہہ یقول
انا اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نسائی نے

باسناد مندجہ متن جبہ عسرنی سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی کرم اللہ وجہہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مین پہلا وہ شخص مومن کہ جسنے رسول خدا کے ساتھ نماز پڑہی ہے وینز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بعد اس حدیث کے یہ عبارت لکھی ہے (اخبرنا) محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا شعبہ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ عن زید بن ارقم قال اول من صلے مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ پہلا جس شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی وہ علی ہین ونیز اسی صفحہ مین بعد اسکے بلا فاصلہ ہے (ذکر اختلاف الفاظ الناقلین) (اخبرنا) محمد بن المثنی قال اخبرنا محمد بن جعفر عن غندر قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ عن زید بن ارقم قال اول من اسلم مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ترجمہ نسائی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ زید بن ارقم نے کہا کہ پہلا جو شخص کہ اسلام لایا ہے رسول خدا کے ساتھ وہ علی بن ابیطالب ہین ونیز اسی صفحہ مین ایک حدیث اور اسی حدیث کے بعد زید بن ارقم سے اسی مضمون کی منقول ہے عبد ضعیف کہتا ہے کہ یہ وہی زید بن ارقم ہین کہ جنکا ازمانی و عداوت علی بن ابیطالب سے ہم ثابت کر چکے ہین وللفضل ما شہدت بہ الاعداء ونیز تفسیر در منثور جزء سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۱۵۴ مین تفسیر والسابقون السابقون مین لکہا ہے اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ والسابقون السابقون قال یوشع بن نون سبق الی موسی ومومن آل یٰسین سبق الی عیسی وعلی بن ابی طالب سبق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن عباس سے تفسیر قول حق سبحانہ وتعالی والسابقون السابقون مین کہ اونہون نے کہا کہ یوشع بن نون نے سبقت کی

موسی کیطرف اور مومن آل یسین نے سبقت کی عیسی کیطرف اور علی بن ابیطالب نے سبقت کی رسول خدا کیطرف
و نیز اسی صفحے مین ہے اخرج بن مردویه عن ابن عباس فی قوله والسابقون
السابقون قال نزلت فی حزقیل مومن ال فرعون وحبیب النجار الذی
ذکر فی یٰس وعلی بن ابی طالب وکل رجل منهم سابق امته وعلی
افضلهم سبقا ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے عبداللہ بن عباس سے
قول حق سبحانہ وتعالی والسابقون السابقون مین کہ کہا اونھون نے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت شان مین
حزقیل مومن آل فرعون کے اور حبیب نجار کے کہ جو سورۂ یٰسین مین مذکور ہین اور علی بن ابیطالب کے اور ہر
شخص انمین سے سابق ہے اپنی امت کا اور علی افضل ہین اون لوگون سے سبقت مین و نیز علامہ
سیوطی نے کہ جو صاحب درمنثور ہین تاریخ الخلفا مین لکھا ہے مطبوع مطبع محمدی واقع
لاہور صفحہ ۱۱۲ وهو اول خلیفة من بنی هاشم وابو السبطین اسلم
قدیما بل قال ابن عباس وانس وزید بن ارقم وسلمان الفارسی و
جماعة انه اول من اسلم ونقل بعضهم الاجماع علیه واخرج ابو یعلی
من علی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واسلمت
یوم الثلثاء وکان عمره حین اسلم عشر سنین وقیل تسع وقیل ثمان وقیل
دون ذلک وقال الحسن بن زید بن الحسن ولم یعبد الاوثان (اخرجه ابن سعد) ترجمہ اور وہی علی پہلے
خلیفہ مین بنی ہاشم مین سے اور باپ ہین سبطین کے (یعنی حسنین کے) اسلام لائے پہلے بلکہ کہا ہے
ابن عباس نے اور انس نے اور زید بن ارقم نے اور سلمان فارسی نے اور ایک گروہ نے کہ تحقیق وہی
حضرت سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض نے اسی بات پر اجماع نقل کیا ہے اور نکالی ہے یہ حدیث
ابو یعلی نے علی سے کہ آپ نے فرمایا کہ مبعوث ہوئے رسول خدا دوشنبہ کے دن اور مین اسلام لایا
سہ شنبہ کے دن اور جس وقت کہ آپ اسلام لائے اوسوقت آپکی عمر دس برس کی تھی اور بعضون نے
کہا ہے کہ نو برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ آٹھ برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس سے

بھی کم تھی اور حسن بن زید بن حسن نے کہا ہے کہ آپ نے کبھی ہرگز بت پرستی نہیں کی بسبب اپنے صغر سن کی نگاہ سے
اس حدیث کو ابن حجر نے انتہی اس نقل میں دلیل عقلی بھی موجود ہے یعنی جناب امیر نے جو فرمایا کہ رسول خدا
بروز دوشنبہ مبعوث ہوئے اور میں بروز سہ شنبہ اسلام لایا یہ کلام موافق عقل کے ہے کہ بعد بعثت جناب رسول خدا
بالضرورۃ پہلے حضرت خدیجہ و جناب امیر پر عرض اسلام کیا ہوگا اور آپ کے انکار کی کوئی وجہ نہ تھی اسلیے کہ کوئی سنی
بھی اسکا قائل نہیں ہو سکتا کہ آپ نے کبھی بت پرستی کی ہو اور قول حسن بن زید جو اس روایت میں موجود ہے وہ بھی اس
امر پر شاہد عادل ہے **و نیز کتاب روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور کی جلد دوم صفحہ ۲۷۶**
میں یہ عبارت ہے باتفاق علماء امت اول کسی کہ از امت تابعیت او بخلعت ایمان مشرف گشت خدیجہ بود و جمہور
اہل تحقیق برانند کہ بعد از خدیجہ علی بن ابیطالب بخلعت ایمان استسعاد یافت آنگاہ زید بن حارثہ کہ آن مولاے
خواجہ کونین بود باحراز این موہبت سرفراز شدہ بعد ازان ابوبکر قول نبی را بالتصدیق نمود انتہی لیجیے اس عبارت سے
تو معلوم ہوگیا حضرت ابوبکر زید بن حارثہ کے بعد اسلام لائے تھے نہ قبل جناب امیر پر انکو اس باب میں مقدم
سمجھنا سوا معاندین کے اور کسکا کام ہے **و نیز اسی کتاب کے اسی صفحے میں یہ عبارت ہے**
ہمہ اخبار آوردہ اند کہ نوبتے در مکہ قحطے عظیم پیدا شد و در میان قریش غلاے عجب روی نمود و دران زمان ابوطالب
را اندک مال بود و بسیار عیال لاجرم حضرت مقدس نبوی با عباس کہ بکثرت مال امتیاز از اقران داشت
فرمود کہ ابوطالب صاحب عیال و فقیر حال ست مصلحت آنست کہ درین قحط سال تخفیف او کوشیم و ہر یکے
فرزندے از فرزندان او بخانہ خود آوردہ نگاہ داریم عباس را این سخن موافق افتادہ بخانہ ابوطالب آمدند و صورت
حال خود در باب اخذ اولاد باز نمودند ابوطالب گفت عقیل را بمن گذارید و باقی شما دانید چون ایشان درین باب
مرخص شدند حضرت ختمی پناہ علی را اختیار نمودہ بمنزل مقدس برد و عباس جعفر را بخانہ آورد و علی در کنف رعایت
سید کائنات نشو و نما یافت تا دہ سالہ شد و چون جبرئیل بر آن سرور نازل گشت و با وے وضو و دو رکعتی نمود
شد و در خلال این احوال روزے علی مرتضی دید کہ آن حضرت و خدیجہ نماز گذارند و ہیچ چیز در برابر ایشان نہ و حین سجود نمود
ازین معنی متعجب شدہ بعد از فراغ ایشان از اداے صلوۃ پرسید کہ اے محمد این چہ کار است کہ می کنی حضرت فرمود
کہ این دینے ست کہ اللہ تعالی براے خود گزیدہ و می خوانم ترا بسوے خداے کہ شریک ندارد و تقوے علی در کار او

ایمان آورد و بروایتے گفت من مستعد ہیچ امرے نمیشوم تا مشورت با بوطالب نمی نمایم و بنا بر آنکہ حضرت رسالت پناہ کروہ داشت کہ دران روز این امر فاش شود فرمود یا علی ان لم تسلم فاکتم علی مکتسبے تلک اللیل فالقی اللہ فی قلبہ الاسلام، وچون محبت اسلام در خاطر قدوہ اہل عرفان جا کرد روز دیگر علی الصباح با سرور انبیا گفت اذا عرضت علی حضرت فرمود کہ گواہی دادن بآنکہ نہ بایست و نیز اینچنین از لات و عزی وابرا نمودن از آن تمادر فاسلم مکا مذ در فضائل اہلبیت مسطور است کہ حضرت مقدس نبوی در روز دوشنبہ مبعوث شد و علی روز سہ شنبہ کہ دیگر روز بعثت بود بدولت ایمان استسعاد یافت انتہی اس عبارت روضۃ الصفا سے ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا متکفل پرورش علی مرتضی تھے اور جب آپکو نبوت ہوئی تو جناب امیر آپ ہی کے گھر میں موجود تھے اور صاحب روضۃ الصفا نے ایک روایت یہ جو لکھی ہے کہ بعد عرض اسلام جناب امیر نے مشورت حضرت ابوطالب پر احالہ کیا اور ایک روز تامل فرمایا دیکر روز ایمان لائے یہ شیعون کے یہان مسلم نہین تاہم اس سے بھی بعد حضرت خدیجۃ الکبری جناب امیر کا ایمان لانا ثابت ہے اسیطرح اور باقی سب روایات ہیں کہ جو صاحب روضۃ الصفا نے لکھی ہیں یہی امر محقق ہے **ونیز اسی کتاب کے ص ۲۷۷ مین یہ عبارت ہے** در روایتے چنان است کہ روزے ابوطالب با پسر خویش جعفر در شعبے آمد و دید کہ حضرت رسالت پناہ و امیر المومنین علی نماز می گذارند ابوطالب جعفر را گفت کہ بوصل جناح ابن عم خود قیام نما وجعفر را بشارت ابوطالب بہ پہلوے پیغمبر بایستاد و باوے نماز گذارد و حضرت ختمی پناہ در بارہ وے دعا فرمود وصل اللہ الیک جناحین فطیر بہما فی الجنۃ لاجرم حق جل وعلا دعاے حبیب خود را باجابت مقرون گردانید و در غزاے موتہ او را بشہادت رسانید دو بال باو ارزانی داشت تا بدان در فرادیس جنان طیران نماید و بواسطہ آن معنی آن سعادتمند را جعفر طیار خوانند انتہی اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر بعد حضرت جعفر طیار کے بھی اسلام لائے ہین ورنہ پھر اوس وقت کہان تشریف رکھتے تھے یہ معرکہ احد و حنین تھا کہ اونکو چھپکان کیا جاے **ونیز اسی صفحے مین** یہ عبارت ہے ذکر اسلام **ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ** در مبداء حال این خجستہ مال کہ آفتاب عنایت ازلی بر باطن او پرتو انگند اقوال متعددہ بنظر رسیدہ واز آنجملہ یکے آنست کہ ابن حمدان در تاریخ خویش آوردہ کہ بعد از اسلام زید بن حارث صدیق در راہ پیش رسول اللہ

آمدہ پرسید کہ آیا ہست است آنچہ از تو بما رسانیدہ اند کہ نفی الٰہ ما کردہ و عقیدت ما را ... فرمانش مردہ و تکفیر آباو
اجداد ما اشتغال نمودہ حضرت مقدس نبوی فرمود کہ یا ابابکر من رسول خدایم و بسیلہ او بعد او فرستادہ تا تبلیغ
رسالت کنم من ترا میخوانم بخدائے کہ یکیست و شریک ندارد و بخدا سوگند کہ این سخن حق است انکار و آیت چند از قرآن
بزبان معجز بیان کذرانیدہ صدیق ایمان آوردانتہی اس روایت سے بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر بعد بدید بنی
حارث کے مسلمان ہوئے تھے **ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۲ میں یہ عبارت ہے** (ایضاً) عن عبیدۃ قال کتب معاویۃ
الی علی بن ابیطالب یا ابا الحسن ان لی فضائل کثیرۃ وکان ابی سیدنی الجاہلیہ
وصرت ملکانی الاسلام وانا صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخال
المومنین وکاتب الوحی فقال علیؑ ابا الفضائل تفخر علی ابن اکلۃ الاکباد
ثم قال اکتب یا غلام سے محمد ن النبی اخی وصہری ؛ وحمزۃ سید الشہداء عمی
وجعفر ن الذی یمسی ویضحی ؛ یطیر مع الملائکۃ ابن امی ؛ وبنت محمد سکنی وعرسی
منوط لحمہا بدمی ولحمی ؛ وسبطا احمد ولدای منہا ؛ فایکم لہ سہم کسہمی
سبقتکم الی الاسلام طرا ؛ غلاماً ما بلغت اوان حلمی ؛ فقال معٰویۃ اخفوا ہذا الکتاب لا یقرأ
اہل الشام فیمیلون الی علی بن ابیطالب (کر) **ترجمہ** عبیدہ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ معاویہ نے علیؑ بن
ابیطالب کو لکھا کہ اے ابوالحسن میرے لیے بہت سے فضائل ہیں اور میرا باپ زمانہ جاہلیت میں سردار تھا
اور میں اسلام میں بادشاہ ہوگیا اور میں سالا ہوں رسول خدا کا اور ماموں ہوں مومنوں کا اور لکھنے والا ہوں
وحی کا پس فرمایا علیؑ نے کہ آیا فضائل کے ساتھ ہندہ جگرخوار کا بیٹا میرے اوپر فخر کرتا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ لکھ اے
غلام **ترجمہ اشعار** محمدؐ نبی میرے بھائی ہیں اور میرے خسر ہیں + اور حمزہ سید الشہدا میرے چچا ہیں + اور جعفر
کہ جو شام وصبح + پرواز کرتے ہیں فرشتوں کے ساتھ میری ماں کے بیٹے ہیں (یعنی میرے حقیقی بھائی ہیں) +
اور بیٹی محمدؐ کی میرے گھر میں رہنے والی اور میری عروس ہیں + کہ ملا ہوا ہے گوشت اونکا میرے خون اور گوشت میں +
اور دونوں نواسے احمدؐ کے دونوں بیٹے میرے ہیں اونکے بطن سے + پس کون شخص ہے کہ اوسکا

حصہ مانند میرے حصے کے ہوگا۔ سبقت کی مین نے تم سب سے طرف اسلام کی۔ صغیر سن مین جبکہ مین بلوغ کی زمانے کو
نہیں پہونچا تھا۔ پس کہا معاویہ نے کہ پوشیدہ کرو اس خط کو کہ اہل شام نہ پڑھیں ورنہ ابن ابیطالب کیطرف مائل ہو جاینگے
انتہی واہ رے اجتہاد برائے خدا اہل انصاف ہمکو جواب دین کہ یہ اجتہاد ہے یا صریح حق پوشی و ناحق کوشی
واللہ بصیر بالعباد **و نیز مسند احمد حنبل جزء رابع مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کے ص ۳۶۸**
مین ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن
ابی حمزة مولی الانصار عن زید بن ارقم قال اول من اسلم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ
ترجمہ احمد بن حنبل نے اپنے اسناد کے ساتھ زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ پہلے جو شخص
رسول خدا کے ساتھ اسلام لایا وہ علی ہین **انتہی و نیز کنز العمال جلد سادس مذکور کے ص ۳۹۵**
مین ہے (مسند عمر) عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب کفوا عن ذکر علی بن
ابیطالب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث
خصائل لان یکون لی واحدة منهن احب الی مما طلعت علیه الشمس کنت
انا و ابوبکر و ابو عبیدة بن الجراح و نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئ علی علی بن ابیطالب حتی ضرب بیده علی منکبه
ثم قال انت یا علی اول المؤمنین ایمانا و اولهم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلة
هارون من موسی وکذب علی من زعم انه یحبنی ویبغضك للحسن
بن بدر فیما رواه الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب
و ابن النجار ۔ **ترجمہ** ابن عباس سے منقول ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ علی بن ابیطالب
کا ذکر نہ کرو مین نے رسول خدا سے علی کے باب میں تین خصلتیں ایسی سنی ہین کہ اگر میرے واسطے اونمین سے ایک
ہوتی تو مین اوسکو ہر ایسی چیز سے کہ جسپر آفتاب طالع ہوتا ہے زیادہ دوست رکھتا (یعنی تمام دنیا سے) مین تھا
اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن جراح اور چند آدمی اصحاب رسول خدا مین سے تھے اور نبی علی بن ابیطالب پر تکیہ کیے
ہوئے تھے حتی کہ آپ نے اپنا ہاتھ علی کے شانے پر مارا اور کہا اے علی تو اول ہے مومنون کا ایمان مین اور اون کا

اونکا اسلام مین جدا ویسکے فرمایا کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور جھوٹ باندھا میرے اوپر جس شخص نے
کہ گمان کیا اس بات کا کہ وہ مجھکو دوست رکھتا ہے اور تجھکو دشمن رکھتا ہے (یعنی جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے
اور جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے) انتہی کیا تعجب کی بات ہے کہ حضرت عمر تو بقول جناب رسول خدا علی بن ابیطالب
کو سابق الایمان والاسلام کہیں اور بعض حضرات سنیہ حضرت ابوبکر کو نیز تاریخ ابن الوردی مطبوعہ
مطبع مصر کے صفحہ ۲۰۳ مین ہے اوّل من اسلم خدیجۃ وقیل علی وھو ابن تسع وقیل ثمان وقیل
عشر وقیل احدی عشرۃ وکان قبل الاسلام فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصاب
قریشا ازمۃ وکان ابوطالب کثیر العیال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ
العباس ان اخاک اباطالب کثیر العیال فانطلق بنا لناخذ من بنیہ من نخفف عنہ به
فاتیاہ لذلک فقال ابوطالب اترکا لی عقیلا وضعا ماشئتما فاخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیا فضمہ الیہ واخذ العباس جعفرا فلم یزل
علیا معہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بعثہ اللہ فصدقہ ولم یزل
جعفرا مع العباس حتی اسلم ومن شعر علی فی سبقہ سبقتکم الی
الاسلام طرا ÷ غلاما ما بلغت اوان حلمی ÷ ترجمہ پہلے جو شخص کہ اسلام لایا
وہ حضرت خدیجہ تھیں اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت علی تھے اور وہ نو برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ دس
برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ گیارہ برس کے تھے اور وہ اسلام کے پیشتر سے جناب رسول خدا کی پرورش
مین رہتے تھے ایک مرتبہ قریش مین قحط پڑا اور ابوطالب کثیر العیال تھے پس رسول خدا نے اپنے چچا عباس سے کہا کہ تحقیق
بھائی ابوطالب کثیر العیال ہین پس ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اونکی اولاد مین سے بعض کو لے لین کہ اس سبب سے اونکو تخفیف ہو
پس حضرت ابوطالب کے پاس اسی واسطے آئے پس ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو اور جسکو تم دونون
آدمی چاہو کرو پس جناب رسول خدا نے علی کو لے لیا اور اپنے ساتھ ملا لیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا پس
ہمیشہ علی جناب رسول خدا کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے آپ کو مبعوث کیا پس علی نے آپکی
تصدیق کی اور جعفر ہمیشہ عباس کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ اسلام لائے اور حضرت علی کا ایک شعر ہے جو آپ نے

پہی سبقت اسلام کی بابت کہا ہے یہ ترجمہ شعر سبقت کی بابت انتہی ترجمہ حرف اسلام کے لڑکپن میں جب بالغ کہ
پن زمانہ ابلوغ کو نہین پہونچا تھا وَنیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بلا فاصلہ یہ ہے وذکر معمر
ان زید بن حارثہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم بعد علی اشتراہ واعتقہ
ثم اسلم بعد زید ابوبکر ترجمہ اور سیرت مین ہے کہ تحقیق زید بن حارثہ کہ جو غلام تھے رسول خدا کے
اسلام لاے بعد علی کے مول لیا تھا آپنے اونہین زید کو اور آزاد کر دیا تھا پھر اسلام لاے بعد زید کے ابوبکر
انتہی اس عبارت کے نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ کہ معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ اور حضرت
علی بن ابیطالب کی سابقیت مین ہی اختلاف ہے یعنی بعض کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ پہلے اسلام لائین اور بعض کہتے
ہین کہ حضرت علی اور دونون طرح ہمارا مطلب حاصل ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہین دوم ثابت ہوئی
حضرت علی کی پرورش جناب رسول خدا نے بے تعلق کر لی تھی اور قبل نبوت سے وہ آپکے پاس رہتے
تھے اور بعد بعثت فوراً آپکی تصدیق کی اور یہ دلیل نقلی دلیل عقلی بھی ہے اسلیے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جناب
رسول خدا جناب امیر کو اپنے گھر مین چھوڑ کے پہلے حضرت ابوبکر کو دعوت اسلام کرنے کے لیے تشریف لیجاتے
ہون جیسا کہ ہم روضۃ الصفا کی عبارت سے بھی ثابت کر چکے ہین سوم ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر بعد زید
بن حارثہ کے بھی اسلام لائے تھے پس جناب امیر پر اونکو مقدم کرنا ایک عجیب وغریب بات ہے وَنیز کتاب
اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مطبوع مطبع مصر کے ص ۱۶ مین علی بن ابیطالب کے ترجمے مین لکھا ہے
وھو اول الناس اسلاما فی قول کثیر من العلماء اور وہی علی سب آدمیون سے پہلے ایمان لائے
بن کثیر علما کے نزدیک وَنیز اسی کتاب کے ص ۱۷ مین ہے عن علی قال لا اعلم احدا من ھذہ
الامۃ عبد اللہ قبلی لقد عبدتہ قبل ان یعبدہ احد منہم خمس سنین او سبع سنین
ترجمہ حضرت علی سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون کسی شخص کو اس امت مین سے کہ اوس نے مجھسے
پہلے خدا کی عبادت کی ہو البتہ تحقیق عبادت کی مین نے اوسکی قبل اسکے کہ عبادت کی ہو اوسکی کسی شخص نے اون
لوگون مین سے پانچ برس یا سات برس انتہی مولف کہتا ہے یہ شک راوی کی طرف سے ہے یعنی راوی کو یاد نہین
کہ آپنے پانچ برس فرمایا تھا یا سات برس وَنیز اسی کتاب کے ص ۱۸ مین ہے عن

سلمان الفارسی قال اوّل ہٰذہ الامّۃ ورودًا علی نبیہا اوّلہا اسلامًا علی ابن ابی طالب ۔ ترجمہ حضرت سلمان فارسی سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ ساری امت مین پہلے وہی شخص اپنے نبی کے پاس وارد ہوگا کہ جو سب سے پہلے اسلام لایا ہے علی بن ابیطالب انتہی ونیز اسی صفحہ مین ہے عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد صلّت الملئکۃ علیّ وعلی علی سبع سنین وذالک انہ لم یصلّ معی رجل غیرہ ترجمہ ابو ایوب انصاری سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ البتہ تحقیق فرشتے درود بھیجتے تھے میرے اوپر اور علیؑ کے اوپر سات برس تک اور یہ بات اس سبب سے تھی کہ میرے ساتھ سوا علیؑ کے کوئی مرد نماز نہین پڑہتا تھا ونیز اسی صفحہ مین ہے عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال خدیجۃ اوّل من اسلم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم علی وقال ابو ذر والمقداد وخباب وجابر وابو سعید الخدری وغیرہم انّ علیًا اوّل من اسلم بعد خدیجۃ وفضلہ ہؤلاء علی غیرہ قالہ ابو عمر وروی معمر عن قتادۃ عن الحسن وغیرہ قال اوّل من اسلم علی بعد خدیجۃ وھو ابن خمس عشرۃ سنۃ وسئل محمد بن کعب القرظی عن اوّل من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اوّلہما اسلامًا ترجمہ ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اونسے کہا کہ حضرت خدیجہ سب سے پہلے نبی کے ساتھ اسلام لائی ہین بعد اوسکے علیؑ اور ابو ذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابو سعید خدری وغیرہ نے کہا ہے کہ تحقیق علیؑ سب سے پہلے اسلام لائے ہین بعد خدیجہ کے اور فضیلت دی ہے علیؑ کو ان لوگون نے اونکے غیر پر کہا ہے اسکو ابو عمر نے اور معمر نے قتادہ سے اونسے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے علیؑ اسلام لائے ہین بعد خدیجہ کے درانحالیکہ وہ پندرہ برس کے تھے اور سوال کیا گیا محمد بن کعب قرظی سے کہ پہلے کون اسلام لایا ہے علیؑ یا ابوبکر اونھون نے کہا کہ سبحان اللہ علیؑ پہلے اسلام لائے ہین انتہی ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہے کہ یہ لاانعام خواص صحابہ سے کہ جنکے نام عبارت سابق مین مذکور ہین کیونکر اعلم ہوگئے کہ حضرت ابوبکر کو سابق الاسلام کہتے ہین کیون حضرات سنیا آپنے ملاحظہ کیا کہ شیعہ کس طرح اپنے مطلب کو آپ ہی کی کتب معتبرہ سے

ثابت کرتے ہیں شعاع دوازدہم قول رسول خدا اس خطبۂ مبارکہ میں ہے وھو الذی فدٰی رسوله بنفسه یعنی وہ علی ایسا ہے کہ فدا کیا اوسنے خدا کے رسول پر اپنی جان کو انتھی یہ کلام معجز نظام اشارہ ہے حکایت شب ہجرت کیطرف کہ جب کفار نے قتل جناب رسول خدا پر اجماع کیا تو جناب امیر آپ کی جگہ آپکے بستر خواب پر سو رہے اور مطلق اپنی جان کو نہ ڈرے اور یہ قصہ کتاب اسد الغابہ مذکور سے کے ص ۲۵ میں بروایت محمد بن ابراہیم الثعلبی اسطرح منقول ہے ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اراد الهجرة خلف علی بن ابیطالب بمكة لقضاء دیونه ورد الودائع التی كانت عنده وامره لیلة خرج الی الغار وقد احاط المشركون بالدار ان ینام علی فراشه وقال له اتشح ببردی الحضرمی الاخضر فانه لا یخلص الیك منهم مكروه ان شاء الله تعالی ففعل ذلك فاوحی الله الی جبرئیل ومیكائیل علیهما السلام انی اخیت بینكما وجعلت عمر احدكما اطول من عمر الاخر فایكما یوثر صاحبه بالحیاة فاختار كلاهما الحیاة فاوحی الله عز وجل الیهما افلا كنتما مثل علی بن ابی طالب اخیت بینه وبین نبی محمد فبات علی فراشه یفدیه بنفسه ویؤثره بالحیاة اهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فنزلا فكان جبرئیل عند راس علی ومیكائیل عند رجلیه وجبرئیل ینادی بخ بخ من مثلك یا ابن ابی طالب یباهی الله عز وجل بك الملئكة فانزل الله عز وجل علی رسوله وهو متوجه الی المدینة فی شان علی ومن الناس من یشری نفسه الآیه ترجمہ تحقیق رسول خدا نے جسوقت ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابیطالب کو مکہ میں چھوڑ دیا تاکہ آپکا قرض ادا کرین اور جو امانتیں کہ آپکے پاس تھیں اونکو واپس کر دین اور جس رات کو کہ آپ غار کیطرف تشریف لیگئے اوس رات کو جسوقت کہ مشرکین گھر کو گھیرے ہوئے تھے حضرت علی کو حکم دیا کہ آپکے بستر پر سو رہیں اور فرمایا تھا کہ میری ردائے خضرمی کو جو سبز ہے اوڑھ لو اور پس تمکو انشاء اللہ تعالی مشرکون سے کچھ مکروہ نہ پہونچیگا پس علی نے ایسا ہی کیا پس وحی نازل کی حضرت نے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کے کہ میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر سے زیادہ طول عطا فرمایا ہے یعنی دونوں کو عمر طویل عطا فرمائی ہے

پس تم دونون مین سے کون ایسا ہے کہ اپنی حیات کو اپنے صاحب پر فدا کرے پس اون دونون فرشتون مین سے
ہر شخص نے اپنی ہی حیات کو اختیار کیا پس وحی کی اللہ عزوجل نے اون دونون فرشتون کیطرف کہ تم دونون
مثل علی بن ابیطالب کے کیون نہ ہوئے کہ مین نے اوسکو اور اپنے نبی محمد صلعم کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہی پس سو رہا
علی محمد کے بستر پر اونکا لیکہ فدا کیا اوسپر اپنی جان کو اور اختیار کیا اوسکی زندگی کو اوترو تم دونون زمین کیطرف اور
حفاظت کرو تم دونون علی کی اوسکے دشمنون سے پس نازل ہوئے دونون فرشتے پس جبرئیل علی کے سرہانے
تھے اور میکائیل اوسکے پائینتی اور جبرئیل ندا کرتے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو کون ہے مثل تیرے اے ابن ابیطالب
کہ مباہات کرے اللہ عزوجل بسبب اوسکے ملائکہ پر اور نازل کی اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر جس وقت کہ آپ
مدینے کیطرف متوجہ تھے شان مین علی کے یہ آیت **ترجمہ آیت** اور آدمیون مین سے بعض ایسے لوگ ہین کہ بیچ
کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی رضامندی کے لیے **و نیز کتاب** روضۃ الصفا **مطبوع مطبع نولکشور**
جلد دوم کے صفحہ ۲۹۷ مین اسطرح لکھا ہے بعد از اتفاق حاضران جبرئیل امین نازل شدہ صورت
قضیہ کفار را شروع با حضرت درمیان نہاد و پیغام باری تعالی رسانید کہ شب در محل معہود کہ با ستراحت مشغول
میشد نخوابد و روز دیگر تہیہ اسباب سفر پرداختہ متوجہ مدینہ گردد چون شب شد بر در سرای مصطفی بدستوریکہ قرار دادہ
بودند جمع آمدہ انتظار می بردند کہ آنحضرت در خواب شود تا ایشان بقتل وی کہ آنحضرت پردازند گویند ابولہب گفت
امشب او را نگاہ میداریم کہ چون صبح شود ... دشمنی او در قتل رسانیم تا بنی ہاشم را معلوم شود کہ بیبات جماعتی این
کار ساختہ اند حضرت رسول بر کیفیت این قضیہ اطلاع یافتہ علی بن ابیطالب را فرمود کہ مشرکان قصد قتل من دارند تو برد
و بردہ من بپوش و در خوابگاہ من تکیہ کن و دل قوی دار ہیچ گزندے بتو نخواہد رسید علی مرتضی بموجب فرمودہ عمل نمودہ بردے
پیغمبر در خواب پوشیدہ بر دوش خود کشیدہ و در فراش خاص آنحضرت بفراغ بال آرمید و فرمود و من الناس بیع نفس
نفیس خود فدای ذات مقدس را ساخت و آیہ کریمہ **من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد**
در این واقعہ نازل شد گویند کہ در ان شب کہ علی بن ابیطالب بہ آن دلیری نمود و از سر جان شیرین درگذشت باری تعالی
جبرئیل و میکائیل وحی فرستاد کہ من درمیان ہر دو شما عقد مواخاة بستم و عمر یکی از شما را بیشتر از دیگری گردانیدم
کدام یک از شما حیات دیگری را بر خود در حیات خود دوست تر میدارید ہر دو فرشتہ ہر یک گفتند کہ ما حیات خود را دوست

اسد الغابہ جزء رابع چھاپ مذکور کے ص ۳۲ مین ہے عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والمارقین فقلنا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرتنا بقتال ہولاء فمع من نقاتل مع علی بن ابیطالب معہ یقتل عمار بن یاسر ترجمہ ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا نے واسطے قتال ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے پس ہمنے پوچھا کہ رسول خدا آپنے جو ہمکو ان لوگون سے لڑنے کا حکم دیا تو ہم کسکے ہمراہ ہوکے لڑینگے پس آپ نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب کے ہمراہ اور اسکی ہمراہی مین قتل کیا جائیگا عمار بن یاسر انتہی ونیز اسی کتاب کے اسی ص مین ہے عن علی بن ربیعہ قال سمعت علیاً علی منبرکم ھذا یقول عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین ترجمہ علی بن ربیعہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے علی کو تمہارے اس منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ عہد لیا ہے مجھسے رسول خدا نے کہ قتل کرون مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۱ مین ہے عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی منزل ام سلمہ فجاء علی فقال رسول اللہ صلعم یا ام سلمہ ھذا واللہ قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ ایکدن رسول خدا باہر تشریف لائے بعد اسکے حضرت ام سلمہ کے گھر مین گئے پس علی آئے پس فرمایا رسول خدا نے کہ ام سلمہ یہ شخص واللہ کرنے والا ہے قتل قاسطین و ناکثین و مارقین کا میرے بعد انتہی تمام دنیا کے لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ ان احادیث مین ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر وغیرہ ہین کہ نکث بیعت کرکے بصرہ مین جناب امیر سے لڑے اور قاسطین سے مراد معاویہ اور اہل شام ہین کہ جو صفین مین لڑے اور قاسطین کے معنی ظالمین کے ہین اور پھر ان کی اجتہادی غلطی بتاتے ہین حالانکہ یہ بھی کہتے ہین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ عمار یاسر کو لشکر باغی قتل کریگا تعجب کی بات ہے کیا اسلام ہے اور کیسی تصدیق ہے قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کہ جنکی شان مین آیا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور مارقین سے مراد خوارج ہین کہ جو نہروان مین لڑے تھے شجاع جبار ہم

قتل

قول رسول خدا ہی اس خطبہ مبارکہ میں حسنین کے باب میں انہما سید اشباب اہل الجنۃ ترجمہ یعنی حسن و حسین دونون سردار ہین اہل بہشت کے انتہی اور یہ حدیث سنیون کی کتابون مین معروف و مشہور ہے چنانچہ ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی جلد رابع مطبوع مطبع نولکشور کے صفحہ ۵۰۷ سے ۵۰۶ تک یہ عبارت ہی عن حذیفۃ قال قلت لامی دعینی آتی النبی گفت حذیفہ ایمان گفتم مادر خود را بگذار مرا و اذن وہ کہ بیایم پیغمبر را و بر سم خدمت وی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاصلی معہ المغرب پس گذارم با آنحضرت نماز شام واسالہ ان یستغفر لی ولک وطلب کنم از وی کہ طلب آمرزش کند از خدا برائے من و برائے تو پس اذن داد مرا فاتیت النبی پس آمدم من پیغمبر را صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فصلیت معہ المغرب پس گذاردم با آنحضرت نماز مغرب را فصلی حتی صلی العشاء پس گذارد آنحضرت نوافل تا آنکہ گذارد نماز خفتن را و درین حدیث فضیلت شغل ما بین مغرب و عشاست بنماز نفل و مشائخ این را احیاء ما بین العشائین میگویند ثم انفتل پس برگشت آن حضرت از نماز و بازگشت بجانب خانہ فتبعتہ پس پیروی کردم آنحضرت را و رفتم دنبال وے فسمع صوتی پس شنید آنحضرت آواز مرا و آواز بلسے نعلین مرا دست یا سخنے میگفت حذیفہ کہ آنحضرت آن را شنید فقال من ھذا حذیفۃ پس گفت کیست این حذیفہ است یا تو حذیفہ قلت نعم گفتم آرے حضرت منم حذیفہ قال ما حاجتک گفت آنحضرت چیست حاجت تو کہ میگوئی و چہ میخواہی غفر اللہ لک ولامک بیامرزد خدا ترا و مادر ترا ان ھذا ملک لم ینزل الی الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ بدرستیکہ این فرشتہ ایست کہ فرود نیامدہ است بسوئے زمین ہرگز پیش از این شب استاذن ربہ ان یسلم علی دستوری خواست وے از پروردگار وے کہ بیاید و سلام کند بر من ویبشرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ و مژدہ دہد مرا بآنکہ فاطمہ بہترو بی بی زنان اہل بہشت است وان الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ و باینکہ حسن و حسین بہتر و صاحب جوانان اہل بہشت اند انتہی

اس عبد ضعیف [illegible] ترجمہ [illegible] لکھا ہے [illegible] شاہ [illegible] عجیب اجتہاد کیا ہے کہ سید کا ترجمہ بہتر و بی بی [illegible] صاحب [illegible] بہتر و صاحب اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین [illegible] لکھا ہے [illegible] شاہ صاحب نے لکھا ہے بہتر کی جو لفظ ہے اوسمین تو

اولاد ازقسم ذکور واناث سوا جناب سیدہ کے آپ کی بعد باقی نہین رہی بلکہ سب کا آپ کے سامنے انتقال
ہوگیا بنابران صرف میری اولاد جناب سیدہ کے بطن سے تھی آپکی طرف منسوب ہوئی اور اون حضرات کو آپنے
اپنی اولاد فرمایا اور داخلین بیت آپکی ذریت قائم ہوئی اور دلیل نقلی یہ ہے کہ سنیون کی صدہا کتابون سے
ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے اولاد فاطمہ زہرا کو اپنی اولاد فرمایا ہے اور مین بخوف طوالت چند کتابون سے
نقل کرتا ہون اول جو حدیث کہ ابھی مین کتاب کنز العمال کے صفحہ ۲۲۰ سے نقل کرچکا ہون اوس سے ثابت ہے
دوم اوسی کتاب کے ص ۲۱۶ مین ہے ان لکل بنی اب عصبۃ ینتمون الیہا الا ولد
فاطمۃ فانا ولیہم وانا عصبتہم وہم عترتی خلقوا من طینتی ویل
للمکذبین بفضلہم من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ (ک ابن
عساکر عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ تحقیق واسطے ہر باپ کے اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے
کہ وہ اولاد اوسی کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کی پس تحقیق مین اونکا ولی ہون اور مین اونکا گروہ
ہون اور وہ میری عترت مین پیدا کیے گئے ہین میری طینت سے عذاب ہے واسطے اون لوگون کے کہ جو
اونکے فضل کی تکذیب کرنے والے ہون جو شخص کہ اونکو دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ دوست رکھتا ہے اور جو
شخص کہ اونکو دشمن رکھتا ہے اوسکو اللہ دشمن رکھتا ہے ونیز اسی کتاب کے ص ۲۲۰ مین ہے
لکل بنی انثی عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیہم وعصبتہم ۔
(طب عن فاطمۃ الزہراء) ترجمہ واسطے ہر عورت کی اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے (یعنی باپ کی طرف کا)
کہ وہ اولاد اوسکی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کی کہ مین اونکا ولی ہون اور اونکا گروہ ہون انتہی و
اسی کتاب مین اسی حدیث کے بعد یہ حدیث بلا فاصلہ ہے لکل بنی
ام عصبۃ ینتمون الیہ الا ابنی فاطمۃ فانا ولیہما وعصبتہما (ک عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ واسطے
ہر ماں کی اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے (یعنی باپ کیطرف کا) کہ وہ اولاد اوسی کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر
دونون بیٹے فاطمہ کے کہ مین ان دونون کا ولی ہون اور اونکا گروہ ہون ونیز بلا فاصلہ یہ حدیث
ہے ہذان ابنای وبنا ابنتی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما (ت

حب عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ دونون (یعنی حسنؑ و حسینؑ) میرے بیٹے مین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین بار خدایا مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی ان دونون کو دوست رکھ اور جو شخص کہ ان دونون کو دوست رکھے اوسکو بھی دوست رکھ انتہی و نیز اسی صفحے مین چند حدیثون کے بعد ہے کل بنی انثی فان عصبتہم لابیہم ما خلا ولد فاطمۃ فانی انا عصبتہم و انا ابوھم (طب عن عمر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہر عورت کے اولاد کا گروہ و باپ کیطرف منسوب ہے سوا اولاد فاطمہؑ کے کہ مین اونکا گروہ ہون اور اونکا باپ ہون و نیز اسی کتاب کے ص ۲۲۱ مین ہے انی سمیت ابنی ھذین باسم ابنی ھارون شبر و شبیر (ش عن الاعمش عن سالم مرسلا) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق نام رکھا ہے مین نے اپنے ان دونون بیٹون کا ہارون کے دونون بیٹون کے نام پر شبر و شبیر و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے انی سمیت ابنی ھولاء تسمیۃ ھارون ابنیہ شبر و شبیر و مشبر (ھم فی الافراد طب ک ق وابن عساکر عن البغوی طب عن سلمان) ترجمہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ مین نے نام رکھا ہے اپنے ان بیٹون کا ہارون کے بیٹون کے نام پر شبر و شبیر و مشبر انتہی ظاہر ہے کہ اس حدیث مین شبر سے مراد حضرت امام حسنؑ اور شبیر سے مراد حضرت امام حسینؑ اور مشبر سے مراد حضرت محسن ہین کہ شکم مبارک جناب سیدہ مین قبل زمان ولادت شہید ہوے و نیز ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی مطبوع مطبع نولکشور کے صفحہ ۴۰۷ مین ہے وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک گفت انس پرسیدہ شد آن حضرت کہ کدام یکے از اہل بیت تو محبوب تر ست بسوے تو قال گفت الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی ابنی و بود آنحضرت کہ می گفت مر فاطمہ را بخوان دو پسران مرا فیشمھما و یضمھما الیہ پس می بوئید آنحضرت حسن و حسین را و گرد می آورد ایشان را بسوے خود و می چسپانید بخود شعاع شانزدہم اثبات قول رسول خدا مین انہ منی وانا منہ ترجمہ تحقیق وہ علیؑ مجھسے ہی اور مین ان سے ہون انتہی اب اسکا ثبوت سنئے ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مذکور الصدر کے ص ۶۷۰ مین ہے و ذکر حدیث البراء والعلی و ذکر کردہ شد حدیث براء بن عازب کہ در وے

مسلم کے الفاظ اونکی کتب معتبرہ مین موجود ہین لیکن اس خدشہ سے کیا ہوتا ہے حق بات کہین چھپتی ہے خود
فقط بعدی اسپر شاہد ہے کہ اس حدیث شریف مین ولایت سے مراد امامت وخلافت ہی ہے چنانچہ
کتاب کنز العمال جزء سادس مذکور کے ص ۳۹۹ سے ۴۰۰ تک یہ حدیث
مذکور ہے عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل
علیہم علیا فغنموا فصنع علی شیئا انکروہ وفی لفظ فاخذ علی من الغنیمۃ جاریۃ فتعاقد
اربعۃ من الجیش اذا قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعلموہ وکانوا اذا
قدموا من سفر بدوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ونظروا الیہ ثم
ینصرفون الی رحالہم فلما قدمت السریۃ سلموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ
فقال یا رسول اللہ الم تر ان علیا قد اخذ من الغنیمۃ جاریۃ فاعرض عنہ ثم قام الثانیۃ
فقال مثل ذلک فاعرض عنہ ثم قام الرابعۃ فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعرف الغضب فی وجہہ فقال ما تریدون من علی علی منی وانا منہ
وولی کل مومن بعدی (ش وابن جریر) وصححہ

ترجمہ عمران بن حصین سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ بھیجا رسول خدا نے ایک لشکر اور علی کو اوسپر
امیر کیا پس بعد فتح کے اون لوگون نے غنیمت پائی (یعنی لوٹ کا اسباب) پس علی نے ایسا کچھ
کیا کہ اون لوگون کے خلاف ہوا اور بعض روایت مین یہ لفظ ہے کہ علی نے مال غنیمت مین سے ایک
لونڈی لے لی پس چار آدمیون نے اوس لشکر مین آپسمین اس بات کا عہد کر لیا کہ جب رسول خدا کے پاس
جائینگے تو انکو اس بات سے آگاہ کر دینگے اور لوگونکی یہ عادت تھی کہ جب سفر سے آتے تھے تو پہلے رسول خدا کے
پاس جاتے تھے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور آپکی طرف دیکھ لیتے تھے تو بعد اوسکے اپنے گھرون کو جاتے
تھے پس جب لشکر پھر کے آیا تو سبنے رسول خدا کو سلام کیا پس ایک آدمی اونھین چار مین سے کھڑا ہوا اور کہا کہ
اے رسول خدا کیا آپنے نہین دیکھا کہ علی نے مال غنیمت مین سے ایک لونڈی لی پس آپنے اوس سے منھ
اپنا پھیر لیا بعد اوسکے دوسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا بعد اوسکے تیسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پس آپنے اوس سے بھی

منھ پھیر لیا بعد اوسکے چوتھا گیا اوسی جناب رسول خدا اوسکی طرف متوجہ ہوے درآنحالیکہ آپکے چہرہ مبارک سے آثار غضب کے معلوم ہوتے تھے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو علیؑ سے علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور علیؑ ولی ہے ہر مومن کا میرے بعد انتہی کیون حضرات سنیہ اب اس حدیث مین بھی تم ولی کے معنی دوست کے کہوگے اور اگر کہوگے تو لفظ بعدی کو کیا کروگے کیا اس بات کے قائل ہوجاوگے کہ علی بن ابیطالب بعد رسول خدا کے سب مومنون کے دوست ہوے اور آپکے سامنے نہین تھے نیز خصائص نسائی مطبوعہ مطبع جمالیہ مصر کے ص ۱۶ مین یہ حدیث ہے اخبرنا احمد بن شعیب قال اخبرنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا جعفر یعنی ابن سلیمان عن یزید عن مطرف بن عبداللہ عن عمران قال جھز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علیہم علی بن ابیطالب فمضی فی السریۃ واصاب جاریۃ فانکروا علیہ فتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ بما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ وانصرفوا الی رحالہم فلما قدمت السریۃ سلموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر ان علی بن ابیطالب صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم قام الثالث فقال مقالتہ ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یبصر فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ جناب رسولخدا نے ایک لشکر کا سامان کیا اور علی بن ابیطالب کو اوسپر امیر کیا پس آپ اوس لشکر مین گئے اور مال غنیمت مین سے ایک لونڈی کو لے لیا پس یہ بات اون لوگون کو ناپسند ہوئی اور چار آدمیون نے اصحاب رسول خدا سے آپسمین اس بات کا عہد کر لیا کہ جسوقت ہم رسول خدا کے

پاس جائینگے تو جو کچھ علیؑ نے کیا ہے وہ اونکو بتا دینگے اور مسلمانوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے پھرتے تھے
تو پہلے جناب رسول خدا کے پاس جا کے سلام کرتے تھے بعد اوسکے اپنے گھروں کو جاتے تھے پس جب لشکر آیا
اور سب نے نبی کو سلام کیا تو ایک آدمی اون چاروں میں سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے رسول خدا کیا آپ نے نہیں دیکھا
کہ علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا پس رسول خدا نے اوس سے منھ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پھر تیسرا
کھڑا ہوا اور یہی کہا پھر چوتھا کھڑا ہوا اور جو کچھ اون لوگوں نے کہا تھا اوسنے بھی کہا پس متوجہ ہوے اون لوگوں کی طرف
رسول خدا اور غضب آپ کے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتا تھا اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے تحقیق علیؑ
مجھسے ہے اور میں اوس سے ہوں اور وہ ولی ہے ہر مومن کا میرے بعد انتہی یہ حدیث بھی عمران بن حصین سے
منقول ہے اور جو حدیث کہ ہمنے کنز العمال جزو سادس سے ص ۳۹۹ سے ابھی نقل کی ہے اوس سے بہمہ وجوہ
مقصود و مفہوم میں مطابق ہے **ونیز اسی کتاب خصائص نسائی کے صفحہ ۱۷ میں یہ حدیث**
ہے (اخبرنا) احمد بن شعیب قال اخبرنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی عن
ابن فضیل عن الاجلح عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علی رضی اللہ عنہ
علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی کرم اللہ وجہہ علی الناس وان تفرقتما
فکل واحد منکما علی جندہ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظفر المسلمون
علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ من
السبی وکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ
قال فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی رضی اللہ عنہ فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقال لا تبغض یا بریدۃ لی علیا فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی ؐ
ترجمہ نسائی نے باسناد مسند بریدہ بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ بھیجا ہمکو رسول خدا نے
یمن کیطرف خالد بن ولید کے ساتھ اور بھیجا علیؑ کو ایک دوسرے لشکر پر امیر کر کے اور فرمایا کہ اگر تم دونوں
لشکروں میں ملاقات ہو جاوے تو علیؑ سب لوگوں پر امیر ہے اور اگر دونوں علحدہ علحدہ رہو تو ہر شخص تم

دونوں میں سے اپنے لشکر پر امیر بنایا پس ہم لوگوں نے بنی زبید سے ملاقات کی کہ جو اہل یمن
میں سے تھے اور فتح پائی مسلمانوں نے مشرکوں پر اور غالب آئے ہم لڑائی میں اور قید کیا ہم نے کافروں کی
ذریت کو پس منتخب کر لی علیؑ نے ایک لونڈی اپنے لیے قیدیوں میں سے اور اسکی بابت خالد بن ولید نے
نبیؐ کو خط لکھا اور مجھکو حکم دیا کہ میں علیؑ کی برائیاں کروں بریدہ کہتا ہے کہ میں نے خط آپ کو دیا اور علیؑ کی
برائی بیان کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خداؐ کا اور فرمایا آپ نے کہ ہرگز نہ دشمن رکھ تو اے بریدہ علیؑ کو
اس سبب سے کہ تحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ولی ہے تمہارا بعد میرے انتہی ان تینوں
حدیثوں میں لفظ انا منی و انا منہ بھی موجود ہے اور لفظ بعدی بھی موجود ہے اور پہلی دونوں حدیثوں میں علیؑ
ولی کل مومن ہے اور تیسری حدیث میں ہو ولیکم ہے اب ایک لطیفہ اور سنیئے **کشف الاستار**
دیکھئے سلک الاسرار ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مذکور الصدر کے ص ٤٧٠ میں ہے **الفصل الثانی** عن عمران
بن حصین بضم حا و فتح صاد از فقہای صحابہ و فضلای ایشانست و ملائکہ زیارت وے می کردند
و بر وے سلام میکردند ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان علیا منی وانا منہ روایت کردہ
گوئی نسبت تمام است کہ علی از من است و من از علی کنایت است از کمال اتحاد و اتصال و اخلاص و یگانگی و ہو ولی
کل مومن و علی ولی ہر مسلمان و دوست و محب و ناصر است رواہ الترمذی ٠٠ **انتہی** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے
کہ اس حدیث میں دونوں طرح کی تحریف ہوئی ہے لفظی بھی اور معنوی بھی **لفظی** یہ ہے کہ و ہو ولی کل مومن کے بعد سے
لفظ من بعدی حذف کر دی ہے اور **معنوی** یہ ہے کہ شاہ صاحب نے ولی کے معنی دوست و محب و ناصر
کے لکھے ہیں اور جو معنی کہ مقصود ہیں یعنی اولی بالتصرف یا صاحب اختیار یا حاکم وہ نہیں لکھے اور ظاہر ہے
کہ من بعدی کو غرض سے بواسطہ حذف کر دی ہے کہ اوسکے ساتھ یہ معنی کہ جو شاہ صاحب نے لکھے ہیں وہ کسی طرح
درست نہیں [illegible] کیونکر ممکن ہے کہ جناب امیرؑ جناب رسول خداؐ کے سامنے مومنوں کے
دوست و محب [illegible] تحریف لفظی کا ثبوت قابل ملاحظہ ہے کہ یہ حدیث
[illegible] چنانچہ آخر حدیث میں لکھا ہوا ہے کہ رواہ الترمذی ٠٠
[illegible] مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی کے جلد ثانی ص ٢١٦ سنہ ١٣١٣ھ

یہ حدیث اسطرح لکھی ہوئی ہے حدثنا قتیبۃ بن سعید نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن یزید
الرشک عن مطرف بن عبد اللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جیشا واستعمل علیہم علی بن ابیطالب فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ
وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذا لقینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ بما صنع علی وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالہم فلما قدمت السریۃ سلموا
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر الی علی
بن ابیطالب صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی
فقال مثل مقالتہ فاعرض عنہ ثم قام الیہ الثالث فقال مثل مقالتہ فاعرض عنہ
ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون
من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن

ترجمہ ترمذی نے باسناد و سند خود تا عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ بھیجا رسول خدا نے ایک لشکر کو
اور امیر کیا اون لوگون پر علی بن ابیطالب کو پس آپ اوسی لشکر مین گئے اور مال غنیمت مین سے آپنے ایک
لونڈی کو لے لیا پس یہ بات اون لوگون کے خلاف ہوئی اور چار آدمیون نے اصحاب رسول خدا مین سے
آپس مین عہد کیا اور کہا کہ جسوقت ہم رسول خدا سے ملاقات کرینگے تو جو کچھ علی نے کیا ہے وہ ذکر کرینگے
اور مسلمانون کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے پھرتے تھے تو پہلے جناب رسول خدا کے پاس جاکے
سلام کرتے تھے بعد اوسکے اپنے گھرون کو جاتے تھے پس جب لشکر آیا اور سب نے نبی کو سلام کیا تو ایک آدمی
اون چار آدمیون سے کھڑا ہوا اور اوسنے کہا کہ ای رسول خدا کیا نہین دیکھا آپنے علی بن ابیطالب کی طرف
کہ اونھون نے ایسا ایسا کیا پس رسول خدا نے اوس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور جو کچھ اوسنے کہا
تھا اوسنے بھی کہا پس آپنے اوس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اوسنے بھی یہی کہا پس آپنے اوس سے

بھی منھ پھیر لیا بعد اوسکے جو تھا کہ ہو! او جو کچھ اون لوگون نے کہا تھا وہی باوسنے بھی کہا پس متوجہ ہوے اوسکی طرف
رسول خدا اور غضب آپکے چہرۂ مبارک مین معلوم ہوتا تھا اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ
علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہے ہر مومن کا میرے
بعد انتہی جو حدیث کہ کنز العمال کے ص ۹۹ سے اور جو حدیث کہ خصائص نسائی کے ص ۱۶ سے ہمنے نقل
کی ہے اون دونون حدیثون سے یہ حدیث من جمیع الوجوہ مطابق ہے حتے کہ ان تینون روایتون مین اس حدیث کی
اسناد بھی عمران بن حصین کی طرف منتہی ہوتی ہے اور جو حدیث کہ خصائص نسائی کے ص ۱۷ سے ہمنے نقل کی ہے
وہ بریدہ سے مروی ہے اور الفاظ مین کچھ فرق ہے لیکن مقصود و مفہوم اوسکا بھی یہی ہے کہ جو ان تینون حدیثون کا
ہے یعنی مطلوب اس امر کا ثبوت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ان علیاً منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اور یہ الفاظ ان چارون حدیثون مین موجود ہین لیکن جناب شیخ عبد الحق محدث دہلوی مترجم مشکوۃ نے باوجود
اسکے کہ اس حدیث کے لکھنے کے بعد یہ لکھدیا ہے کہ رواہ الترمذی ۲۰ براہ مزید دیانت و امانت لفظین من بعدی
کو وہو ولی کل مومن کے بعد سے حذف کر دیا ہے حالانکہ جامع ترمذی مین یہ لفظ موجود ہے کیون حضرات اہل سنت
وجماعت تدین اسی کو کہتے ہین اور اسلام اسی کا نام ہے کہ محض اس خوف سے کہ جناب شاہ ولایت کی امامت
وخلافت ثابت نہ ہو جاے لفظ من بعدی کہ جو منقول عنہ مین موجود ہے وہ نقل سے حذف کر دی جاے
حالانکہ یہ وہ مشکوۃ ہے کہ تمام دنیا کے سنی اسپر ایمان لاے ہوے ہین اور شریف کہتے کہتے سب کا منھ
خشک ہوتا ہے جب اسلام کی معتبر کتابون مین ایسی تحریفات صریحہ موجود ہین اور اکابر علماے اہل سنت وجماعت کا
یہ حال ہے کہ اپنی ہی صحاح سے نقل کرنے مین ایسی تحریف اور خیانت کرتے ہین تو ہم بیچارے احمد الدین واعظ
اور اونکے امثال کی تحریف وتبدیل وخیانت کی کیا شکایت کرین اگر جناب شاہ صاحب حق جل وعلے وخاتم
الانبیا کو کلام خدا و حدیث رسول پر ایمان نہین لاے تھے اور اسکا اونکو یقین نہ تھا کہ ومن یغلل یأت
بما غل یوم القیمۃ تو اسکا بھی انھون نے خیال نکیا کہ ان اللہ لا یہدی کید الخائنین جامع الترمذی
موجود ہے اور تمام عالم مین معروف و مشہور و متداول ہے جو شخص علماے شیعہ مین سے اوسکی طرف رجوع کرکے
نقل کی ... بقدر ذکر ... و یہ خیانت اوسپر ظاہر ہوگی تو وہ کیا کہیگا او دیکھو کہ کوئی شخص ایسے دام کید و مکر مین

کہ جو اوہن من بیت العنکبوت ہی گرفتار ہوگا ولکن اذالم تستحی فاصنع ما شئت شاید کوئی صاحب کہین کہ یہ کہان سے
ثابت ہوا کہ مترجم کا قصور ہے شاید کہ جامع مشکوۃ نے یہ خیانت کی ہو تو ہم کہینگے کہ قرینہ اسی کا مقتضی ہے
کہ شاہ صاحب نے اپنے ترجمے کی تصحیح کے لیے اصل متن سے لفظ من بعدی حذف کر دی ہے علی وہ اسکے شاہ صاحب
ایسے نادان نہ تھے کہ جامع الترمذی پر مطلع نرہے ہون محدث کہلاتے تھے لیکن خیر یون ہی ہی ہم اسپر بھی راضی ہین
لیکن اگر ہم جامع مشکوۃ کو کچھ کہینگے تو آپ اوس سے بھی ناراض ہو جائیگا کہ وہ بھی آپکے یہان کے علماے اعلام مین سے
ہین **شعاع ہجدہم اثبات قول جناب رسولخدا مین هذا علی اخی و وصیی و وعاء علمی و**
خلیفتی علی امتی یعنی یہ علی میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور یاد رکھنے والا ہے میرے علم کا اور میرا
خلیفہ ہے میری امت پر انتہی اس کلام معجز نظام مین چار لفظین مین لہذا ہر لفظ کا ثبوت علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہین
پہلے **لفظ اخی کا** ثبوت سنیئے **ترجمہ مشکوۃ شاہ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ مطبع نولکشور**
کے جلد چہارم ص ۷۷ مین یہ عبارت ہی وعن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ واٰلہ وسلم بین اصحابہ گفت ابن عمر برادری داد آنحضرت میان یاران خود و میان ہر دو
کس یکدیگر وعقد مودت واخوت بست واین بعد از پنج ماہ از قدوم مدینہ بود فجاء علی تدمع عیناہ
پس آمد علی رضی اللہ عنہ در حالیکہ اشک میریزد ہر دو چشم او فقال پس گفت علی اخیت بین اصحابک برادری
دادی میان یاران خود ولم تواخ بینی وبین احد و برادری ندادی میان من و میان ہیچ یکے گفت رسول اللہ
پس گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاٰخرۃ تو برادر منی در دنیا و آخرت ترا جہت
و مناسبت کہ بدیگرے برادری دہم **و نیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوعہ مطبع حیدرآباد**
کے ص ۳۹۰ مین ہے (مسند زید بن ابی اوفی) لما اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین
اصحابہ قال علی لقد ذہب روحی وانقطع ظہری حین رایتک فعلت باصحابک
ما فعلت غیری فان کان ہذا من سخط علی فلک العتبی والکرامۃ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی غیر انہ لا نبی بعدی فانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول اللہ

قال ما ورث الانبیاء من قبلی قال ما ورث الانبیاء من قبلک قال کتاب ربہم وسنۃ نبیہم وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی رحم فی کتاب مناقب علی

ترجمہ جس وقت کہ مواخاۃ کی نبیؐ نے اپنے اصحاب میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا) تو کہا علیؑ نے کہ تحقیق میری جان نکل گئی اور میری کمر ٹوٹ گئی جس وقت کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کیا اور میرے ساتھ نہ کیا پس اگر غصہ کے سبب سے ہے میرے اوپر تو آپ کے لیے عفو ہے اور بخشش ہے پس فرمایا رسول خدا نے کہ قسم ہے اوسکی کہ جسنے مجھکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں نے نہیں موخر کیا تجھکو مگر اپنے نفس کے لیے اور تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے سوا اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور تو میرا بھائی ہے اور میرا وارث ہے کہا علی نے کہ کیا میراث میں لونگا میں آپ سے اے رسول خدا آپ نے جواب دیا کہ جو کچھ میراث میں لیا ہے انبیا نے مجھسے پیشتر کہا علی نے کہ کیا میراث میں لیا ہے انبیا نے آپ سے پیشتر فرمایا رسول خدا نے کہ کتاب اونکے پروردگار کی اور سنت اونکے نبی کی اور تو میرے ساتھ ہوگا میرے مکان میں بہشت میں ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے اور تو میرا بھائی ہے اور میرا رفیق ہے انتہی جو حدیث کہ ہمنے اسی کنز العمال کے ص ۳۹۵ سے ثبوت سبقت اسلام میں نقل کی ہے وہ بھی اس حدیث سے ایک فائدہ جلیلہ یہ حاصل ہوا کہ سنی جو حدیث منزلت میں گفتگو کرتے تھے وہ مندفع ہوگئی یعنی وہ لوگ کہتے تھے کہ جناب رسول خدا جب معرکہ تبوک میں تشریف لیگئے تو حضرت علیؑ کے نہیں ہمراہ لے گئے پس ارشاد فرمایا پس آپ حضرت ہارون سے من جمیع الوجوہ مشابہ نہ تھے بلکہ ایک وقت خاص میں یہ فرمایا تھا کہ حضرت علی کو اپنے اہل وعیال میں اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اب ہمسے حضرت سفینہ تک جو حدیث ہیں کہ جو اونکے خلیفہ ثانی صاحب سے منقول ہے تو تخصیص کہاں ہے پس ثابت ہوا کہ جناب امیر کو منزلت جناب رسول خدا سے من جمیع الوجوہ مثل حضرت ہارون کے تھی حضرت موسے سے الا نبوت ممکن نہ تھا کہ جناب رسول خدا خاتم الانبیا میں اوسکو خود آپ نے مستثنے فرمایا نیز اسی کتاب کنز العمال کے ص ۳۹۰ سے ۳۹۹ تک ہے (ایضا) عن سلیمان بن یسار ثنا الکاح بن رحمۃ الزاہدی ثنا مسعر بن کدام عن عطیہ عن جابر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول رایت علی باب الجنۃ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کر) ترجمہ جابر سے باسناد مندرجہ متن منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا کو سنا ہوے سنا ہے کہ مین نے بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے محمد رسول خدا کے ہین علی بھائی رسول خدا کے ہین انتہی ہر چند کہ اس امر کا کوئی کافر بھی انکار نہین کر سکتا کہ حضرت علی مرتضے جناب رسول خدا کے چچازاد بھائی تھے لیکن بظاہر ہے کہ جو فضیلت اونکے لیے ان احادیث سے ثابت ہوتی ہے وہ جناب رسول خدا کے اور نبی امام کے لیے ثابت نہین ہے اور مین نے بخوف طوالت یہان تین حدیثون پر اکتفا کی ہے ورنہ اور بہت سی حدیثین اس باب مین منقول وماثور ہین اور سنیون کی کتابون مین مکتوب وموجود دوسری لفظ اس کلام معجز نظام مین وصیی ہے اور یہ اسقدر مشہور ہے کہ ارباب لغت وصی کے معنون مین حضرت علی کا نام لکھدیتے ہین چنانچہ غیاث اللغات مطبوع مطبع نولکشور کے جلد دوم ص ۲۳۰ مین لفظ وصی کے معنون مین یہ لکھا ہے وصی آنکہ باو وصیت کردہ باشد از منتخب ونیز کنایہ باشد از حضرت علی کرم اللہ وجہہ ونیز کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول مصنفہ کمال الدین محمد بن طلحۃ القرشی شافعی مطبوع مطبع جعفری کے ص ۲۳ مین ہے روی الامام الحافظ المذکور بسندہ فی حلیتہ عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ یا انس اسکب لی وضوء ثم قام فصلی رکعتین ثم قال یا انس اول من یدخل علیك فی ہذا الباب امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین وخاتم الوصیین قال انس قلت اللہم اجعلہ رجلا من الانصار وکتمتہ اذ جاء علی فقال من ہذا یا انس فقلت علی فقام مستبشرا فاعتنقہ ثم جعل یمسح عرق وجہہ بوجہہ وعرق وجہ علی بوجہہ فقال علی یا رسول اللہ لقد رایتك بی شیئا ما صنعت بی قبل قال وما یمنعنی وانت تؤدی عنی وتسمعہم صوتی وتبین لہم ما اختلفوا فیہ بعدی ترجمہ روایت کی ہے امام

حافظ مذکور (یعنی حافظ ابونعیم) نے اپنی سند سے کتاب حلیہ مین انس بن مالک سے کہ اونہون نے کہا کہ فرمایا
رسول خدا نے کہ ای انس پانی دے مجھکو وضو کرنے کے لیے پھر آپ بعد وضو کرنے کے کھڑے ہوے اور دو رکعت
نماز پڑھی بعد اوسکے فرمایا کہ اے انس پہلے جو شخص کہ تیرے اوپر داخل ہوگا اس دروازے سے وہ امیر المومنین
ہے اور سردار ہے مسلمانونکا اور پہچانے والا ہے ان لوگونکا کہ جنکے منھ اور ہاتھ اور پانون نورانی ہونگے بہشت کی
طرف اور خاتم ہے وصیونکا انس نے کہا کہ مین نے دعا کی کہ بارخدایا کر دے ان تو اوسکو کوئی مرد انصار مین سے اور
اس بات کو مین نے پوشیدہ کیا کہ ناگاہ علی آئے پس پوچھا رسول خدا نے کہ یہ کون ہے ای انس پس مین نے
کہا کہ علی ہین پس کھڑے ہوگئے جناب رسول خدا خوش ہوکے اور اونکو گلے سے لگایا بعد اوسکے اپنے منھ کے
پسینے کو علی کے منھ پر ملتے تھے اور علی کے منھ کے پسینے کو اپنے منھ پر ملتے تھے (یعنی اپنا منھ علی کے منھ پر ملتے تھے)
پس کہا علی نے کہ اے رسول خدا تحقیق مین نے آپ کو دیکھا کہ جو کچھ اسوقت آپنے میرے ساتھ کیا وہ
اس سے پیشتر کبھی نہین کیا تھا آپنے جواب مین فرمایا کہ اس بات کے کرنے سے مجھکو کونسا امر مانع ہے حالانکہ تو
ادا کریگا احکام خدا کو میری طرف سے اور سنائیگا لوگون کو میری آواز اور بیان کریگا تو اون لوگون کے واسطے
اوس چیز کو کہ جسمین وہ لوگ اختلاف کرینگے میرے بعد انتہی اس حدیث کے نقل کرنے سے چند فوائد
حاصل ہوے **اول** یہ کہ علامہ محمد بن طلحہ شافعی نے یہ حدیث کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابونعیم سے
نقل کی ہے پس سنیون کے دو عالمونکی تصدیق اس حدیث کی بابت ثابت ہوگئی اور مین نے کتاب
حلیۃ الاولیا سے مقابلہ کر لیا ہے نقل و منقول عنہ مین ایک حرف کا فرق نہین ہے چونکہ میرے پاس اس
کتاب کا ایک نسخہ قلمی ہے لہذا مین نے صفحے کا ہندسہ نہین لکھا ترجمہ علی بن ابیطالب مین یہ حدیث بہت آسانی سے
مل سکتی ہے **دوم** یہ کہ لفظ امیر المومنین جو ہمارے یہان خطبۂ خم غدیر مین ہے وہ اس حدیث سے بھی
ثابت ہوتی اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب خود جناب رسول خدا نے دیا ہے مثل غیرونکے بہت سے
علی و تابعین نے یہ خطاب نہین پایا ہے **سوم** یہ کہ فقط لفظ وصی نہین بلکہ لفظ خاتم الوصیین ثابت ہوئی
و ثابت ہوگیا پس معلوم ہوگیا کہ ہر نبی نے اپنا وصی مقرر کیا ہے اور چونکہ جناب رسول خدا خاتم النبیین ہین لہذا
علی مرتضی خاتم الوصیین ہین **چہارم** یہ کہ لفظ سید المسلمین و لفظ امیر المومنین دونون اس خطبے مین جو ہین

اور اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جسکو خود جناب رسول خدا نے سب مومنون کا امیر اور سب مسلمانونکا سردار فرمایا اوسپر کوئی دوسرا امیر اور سردار نہین ہوسکتا پس ثابت ہوگئی خلافت بلافصل علی بن ابیطالب اور باطل ہوگئی امارت وخلافت غیر کی پنجم یہ کہ جو الفاظ کہ اس حدیث مبارک کے اخیر مین وارد ہوے ہین اونسے بھی خلافت اور امامت بلافصل شاہ ولایت باحسن وجوہ ثابت ہے اس سبب سے کہ جو شخص کہ رسول کے بعد احکام خدا کو اوسکی جانب سے ادا کرے اور لوگون کو رسول کی آواز سنائے اور امت کے اختلافات کی حالتمین جو امر حق ہوا اوسکو بیان کردے وہی بیشک وشبہہ خلیفہ برحق وامام معصوم ہے نہ غیر اوسکا اے حضرات سنیہ وارباب نواصب تم لوگ ہماری کس دلیل وبرہان وحجت بالغہ کی تکذیب کروگے حالانکہ یہ سب بجناب احمد ومخاطب رسول ہین فبای آلاء ربکما تکذبان باقی ثبوت اس لفظ وصیی کا اثبات لفظ چہارم یعنی خلیفتی مین دیدنی ہے ومن کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی واضل سبیلا تیسری لفظ اس کلام معجز نظام مین واعی علمی ہے یعنی علی یاد رکھنے والا میرے علم کا ہے، واس لفظ کے ثبوت مین خود کلام الٰہی ناطق ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے سورہ الحاقہ مین فرمایا ہے وتعیہا اذن واعیہ یعنی تاکہ یاد رکھین اوس نصیحت کو ایسے کان کہ جو سننے والے اور یاد رکھنے والے ہین انتہی اکثر تفاسیر اہل سنت وجماعت سے ثابت ہے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین اذن واعیہ سے مراد گوش مبارک علی بن ابیطالب ہین چنانچہ تفسیر درمنثور جزو سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۶۰ مین ہے اخرج سعید بن منصور وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن مکحول قال لما نزلت وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی ان یجعلہا اذن علی قال مکحول فکان علی یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فنسیتہ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والواحدی وابن مردویہ وابن عساکر وابن النجاری عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ امرنی ان ادنیک ولا اقصیک وان اعلمک وان تعی وحق لک ان تعی فنزلت هذه الآیۃ وتعیہا

اذن واعیہ واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ امرنی ان ادنیک واعلمک لتعی
فانزلت ھذہ الآیۃ وتعیھا اذن واعیۃ فانت اذن واعیۃ لعلمی

ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو سعید بن منصور نے اور ابن جریر نے اور ابن المنذر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے
مکحول سے کہ اونہون نے کہا کہ جس وقت نازل ہوئی یہ آیت وتعیھا اذن واعیہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین
سوال کیا ہی اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ گردانے اون کانون کو کہ جنکی صفت اس آیت مین ہے کان علی کے
مکحول کہتا ہے کہ علی کہتے تھے کہ مین نے کوئی بات رسول خدا سے نہین سنی کہ جسکو بھول گیا ہون اور نکالا ہے اس
حدیث کو ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نے اور واحدی نے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے اور ابن النجار نے
بریدہ سے کہ اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے علی سے کہ تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین تجھکو نزدیک کرون
اور دور نکرون اور تجھکو تعلیم کرون (یعنی ایسی باتین سکھلا دون کہ اونسے قرب حق سبحانہ وتعالی حاصل ہو) اور
تو یاد رکھے اور حق ہے تیرا یاد رکھنا پس نازل ہوئی یہ آیت وتعیھا اذن واعیہ اور نکالا ہے ابو نعیم نے کتاب
حلیۃ الاولیا مین علی سے کہ اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اے علی تحقیق اللہ نے حکم دیا ہے مجھکو کہ نزدیک
کرون مین تجھکو اور علم عطا کرون مین تجھکو تاکہ یاد رکھے تو پس نازل ہوئی یہ آیت وتعیھا اذن واعیہ پس
تیرے کان سننے والے ہین اور تو یاد رکھنے والا ہے میرے علم کا و نیز تفسیر نیشاپوری جلد
سوم مطبوعہ [illegible] مین اس آیۃ کریمہ کے تحت تفسیر مین ہے عن النبی
انہ قال لعلی [illegible] عند نزول الآیۃ سألت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی قال علی فما
نسیت شیئا بعد ذلک کان لی ان انسی ترجمہ نبی سے منقول ہے کہ آپ نے اس آیت کے نازل ہونے
کے وقت علی سے فرمایا کہ [illegible] مین نے [illegible] سے اس بات کا کہ گردانے اون کانون کو کہ
جنکی صفت [illegible] ہے کان [illegible] کے علی فرمایا علی نے کہ پس مین بھولا نہین کوئی بات
[illegible] چوتھی لفظ اس کلام [illegible] نظام مین خایفتی ہے اب اسکا

[illegible] کی تشریح [illegible] مین لکھا گیا [illegible] کا نام بھی نہین لکھا ہے ۱۲

ثبوت گوش دل سے سنیے جو پڑھا ہے کہ جب یہ ثابت ہو گیا تو کوئی [illegible] فی اذ انکم و قرا تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مطبوع [illegible] بمبئی کے ص ۷۰ میں تفسیر آیہ وانذر عشیرتک الاقربین میں [illegible] لکھا ہے رد سے

محمد بن اسحٰق عن عبد الغفار بن القاسم عن المنہال بن عمرو عن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب عن عبد اللہ بن عباس عن علی بن ابی طالب قال لما نزلت ہذہ الآیۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ فقال یا علی ان اللہ یامرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذلک ذرعا و عرفت انی متی اناديهم بہذا الامر اری منہم ما اکرہ فصمت علیہا حتی جاءنی جبرئیل فقال لی یا محمد الا تفعل ما تؤمر یعذبک ربک فاصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیہ رجل شاۃ و ملاء لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب حتی ابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونہ فیہم اعمامہ ابو طالب و حمزۃ والعباس رضی اللہ عنہما و ابو لہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعتہ فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ صلعم جذبۃ من اللحم فشقہا باسنانہ ثم القاہا فی نواحی الصحفۃ ثم قال خذوا باسم اللہ فاکل القوم حتی ما لہم بشیء حاجۃ وایم اللہ ان کان الرجل الواحد منہم لیاکل مثل ما قدمت لجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئتہم بذلک العس فشربوا حتی رووا جمیعا وایم اللہ ان کان

[illegible] ظاہر [illegible] ہو کہ [illegible] ہے۔ [illegible] جذبۃ بالکسر پارہ گوشت و [illegible] والصحفۃ [illegible] پارہ گوشت [illegible]

الرجل الواحد منهم یشرب مثله فلما اراد رسول الله ان یکلمهم بدره ابو لهب
الی الکلام فقال لقد سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمهم رسول الله فقال الغد یا علی ان
هذا الرجل قد سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرق القوم قبل ان اکلمهم فعد لنا من الطعام
مثل ما صنعت ثم اجمعهم لی ففعلت ثم جمعتهم ثم دعانی بالطعام فقربته ففعل کما فعل بالامس
فاکلوا وشربوا ثم تکلم رسول الله فقال یا بنی عبد المطلب انی قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرة وقد امرنی
الله تعالی ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی امری هذا ویکون اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاحجم القوم عنها
جمیعا فقلت وانی لاصغرهم سنا انا یا نبی الله اکون وزیرک علیه قال فاخذ برقبتی فقال ان هذا اخی ووصیی وخلیفتی
فیکم فاسمعوا له واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرک ان تسمع لابنک وتطیع ترجمہ علی بن ابیطالب سے باسناد
متعددہ متن مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جسوقت یہ آیت رسول خدا پر نازل ہوئی ترجمہ آیت اور ڈرا تو
اپنے عزیزون کو کہ جو قریب ترین انتہی بلایا مجھکو رسول خدا نے اور فرمایا کہ یا علی تحقیق اللہ مجھکو حکم دیتا ہے
کہ مین اپنے عزیز و اقارب کو ڈراؤن (یعنی انکے اوپر تبلیغ رسالت کرون) پس مین اس سبب سے دل تنگ
ہوگیا اور مین نے جانا کہ جسوقت مین اون لوگون کو اس امر کیطرف بلاؤنگا تو انسے ایسی بات دیکھونگا
کہ مجھکو مکروہ معلوم ہوگی پس مین نے سکوت اختیار کیا یہانتک کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھسے کہا
کہ یا محمد جو کچھ کہ تجھکو حکم ہوتا ہے اگر تو اوسکو نہ بجا لائیگا تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس تیار کر تو اے علی ہمارے
واسطے ایک صاع کھانے کا اور اوسکے اوپر بکری کی ایک ران اضافہ کر اور بھر لا تو واسطے ہمارے ایک
پیالہ دودھ کا پھر اوسکے جمع کر دے تو میرے پاس اولاد عبد المطلب کو تاکہ پہونچادون مین اون لوگون کو
وہ امر کہ جسکے ساتھ مین مامور ہوا ہون پس کیا مین نے جو کچھ کہ مجھکو رسول خدا نے حکم دیا تھا بعد اوسکے مین نے اونکو
آپکے پاس بلایا اور وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک کم یا زیادہ انھین لوگون مین آپکے کئی چچا بھی
ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب پس جسوقت کہ یہ لوگ آپکے پاس مجتمع ہوئے تو آپنے
مجھکو حکم دیا کہ جو کھانا مین نے تیار کیا ہے اوسکو لے آؤن پس مین اوسکو لایا پس جب مین نے رکھا تو

ف در بعض نسخ ... کاتب نے غلطی سے متن مین ... لکھدیا ہے ۱۲ منہ

رسول خدا نے ایک ٹکڑا گوشت کا بیچ کے اپنے دندان مبارک سے کاٹا بعد اوسکے پیالے مین ڈال دیا پھر فرمایا کہ
شروع کرو تم لوگ خدا کے نام کی برکت سے پس کھایا سب لوگون نے یہانتک کہ انکو کسی چیز کی ضرورت
باقی نہ رہی (یعنی سیر ہو گئے) اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اون لوگون مین سے کل کھانا کہ جو مین نے سب کے واسطے پیش
کیا تھا کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ پلاؤ تو سب لوگون کو پس مین دودھ کا پیالہ لایا اور لوگون نے پیا یہانتک کہ سیر
ہو گئے اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اون لوگون مین سے اوتنا دودھ پی سکتا تھا پس جس وقت کہ ارادہ کیا
رسول خدا نے کہ اون لوگون سے کلام کرین تو سبقت کی ابولہب نے اور کہا کہ تم لوگون پر تمہارے صاحب
(یعنی محمد) نے جادو کر دیا ہے پس متفرق ہو گئی قوم اور رسول خدا نے اون لوگون سے کچھ کلام نکیا پس
دوسرے دن صبح کو مجھسے فرمایا کہ ای علی اس شخص نے (یعنی ابولہب نے) میرے اوپر سبقت کی اوس بات کی
طرف کہ جو تو نے سنی پس متفرق ہو گئے لوگ قبل اسکے کہ مین اون سے کچھ کلام کرتا پس ہمارے واسطے ویسا ہی
کھانا تیار کر دے بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کر دے پس مین نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کر دیا
پس رسول خدا نے مجھسے کھانا طلب فرمایا پس مین وہ لایا اور رسول خدا نے جو کچھ کل کیا تھا وہی اوس روز بھی کیا
پس سب نے کھایا اور پیا بعد اوسکے رسول خدا نے کلام شروع کیا اور فرمایا کہ ای اولاد عبد المطلب مین تمہارے پاس
دنیا و آخرت کی نیکی کو لایا ہون اور تحقیق مجھکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ مین تمکو اوسکی طرف بلاؤن پس کون شخص
تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے اور وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا تم لوگون مین
پس اعراض کیا سب نے اس امر سے پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے چھوٹا تھا کہ ای رسول خدا مین آپکا وزیر
ہون اس امر پر علی بن ابیطالب فرماتے ہین کہ پس رسول خدا نے میری گردن مین ہاتھ ڈالدیے اور فرمایا کہ تحقیق یہ
میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس اسکا کہنا مانو اور اسکی اطاعت کرو پس سب لوگ
کھڑے ہو گئے مضحکہ کرتے ہوئے اور ابوطالب سے کہتے تھے کہ تمکو محمد نے حکم دیا ہے کہ علی کا کہنا مانو اور اطاعت کرو

وہ نیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۷ مین

عن علی قال لما نزلت هذه الآیة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانذر
عشیرتك الاقربین دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا علی

ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذلک ذرعا وعرفت

انی متی ما انادیہم بہذا الامر اری منہم ما اکرہ فصمت علیہا حتی جاءنی

جبرئیل فقال یا محمد انک ان لا تفعل ما تؤمر بہ یعذبک ربک فاصنع لی صاعا

من طعام واجعل علیہ رجل شاۃ واجعل لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی

عبد المطلب حتی اکلمہم وابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم وہم

یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونہ فیہم اعمامہ ابو طالب و

حمزۃ والعباس وابو لہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعتہ

لہم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حذیۃ من اللحم

فشقہا باسنانہ ثم القاہا فی نواحی الصحفۃ ثم قال کلوا بسم اللہ فاکل

القوم حتی نہلوا عنہ ما نری الا آثار اصابعہم واللہ ان کان الرجل الواحد

منہم لیاکل مثل ما قدمت لجمیعہم ثم قال اسق القوم یا علی فجئتہم بذلک

العس فشربوا منہ حتی رووا جمیعا وایم اللہ ان کان الرجل منہم لیشرب مثلہ

فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکلمہم بدرہ ابو لہب الی الکلام

فقال لقد سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فلما کان الغد فقال یا علی ان ہذا الرجل قد سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرق

القوم قبل ان اکلمہم فعد لنا مثل الذی صنعت بالامس من الطعام والشراب

ثم اجمعہم لی ففعلت ثم جمعتہم ثم دعانی بالطعام فقربتہ ففعل بہ کما فعل

بالامس فاکلوا وشربوا حتی نہلوا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

یا بنی عبد المطلب انی واللہ ما اعلم شابا فی العرب جاء قومہ

بافضل مما جئتکم بہ انی قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرۃ

[illegible]

لیے دیا تھا وہ ایک مرد اون لوگون میں سے کہا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ یا علی قوم کو پینے کو دو پیالہ
دودھ کا لایا اور اون لوگون نے اوسمین سے پیا یہانتک کہ سب سیراب ہوگئے اور قسم ہے خدا کی کہ
ایک مرد اونمین سے اوسقدر دودھ پی سکتا تھا پس جسوقت کہ ارادہ کیا نبیؐ نے اون لوگون سے
کلام کرنیکا تو ابولہب نے کلام کرنے مین آپکی اوپر سبقت کی اور کہا کہ تحقیق جادو کردیا تمہیر
تمہارے صاحب نے پس متفرق ہوگئے لوگ اور نبی نے اونسے کلام نکیا پس جب دوسرے
دن صبح ہوئے تو آپنے فرمایا کہ یا علی اوس شخص نے میرے اوپر سبقت کی اوس بات
کیطرف کہ جو تو نے سنی اور لوگ میرے کلام کرنیکے پیشتر متفرق ہوگئے پس جسقدر کھانا اور دودھ
کہ تو کل لایا تھا اوسیقدر آج بھی لے آ بعد اوسکے لوگونکو میرے پاس جمع کردے پس مینے ایسا ہی
کیا بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کردیا بعد اوسکے آپنے مجھسے کھانا طلب فرمایا مین اوسکو نزدیک
لایا پس آپنے جو کچھ کہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا پس سب نے کھایا اور پیا یہانتک کہ سیر ہوگئے بعد اوسکے کلام کیا نبیؐ نے اور فرمایا
ای اولاد عبد المطلب تحقیق واللہ مین نہین جانتا ہون کسی جوان کو عرب مین کہ اپنی قوم کے پاس کوئی چیز
اس سے بہتر لایا ہو کہ جو مین تمہارے پاس لایا ہون تحقیق مین تمہارے پاس نیکی دنیا و آخرت کی لایا ہون اور
تحقیق مجکو حکم دیا ہے اللہ نے اس بات کا کہ مین تمکو اوسکی طرف دعوت کرون پس کون تم مین سے اس امر
میری وزارت قبول کرتا ہے پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے
زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا ای رسول خدا آپکا
وزیر اس امر پر پس آپنے میری گردن مین ہاتھ ڈالدیے اور فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور
میرا خلیفہ ہے تم مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہوگئے لوگ مضحکہ کرتے ہوئے اور
ابوطالب سے کہتے تھے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہے کہ علیؐ کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو **ونیز تاریخ**
کامل علامہ ابن اثیر جزری مطبوعہ مطبع ذات التحریر مصر جلد دوم کے ص ۲۲ مین ہے

وقال علی بن ابیطالب لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعانی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت ذرعا

وعلمت اني متى اباد رهم بهذا الامر ارى منهم ما اكره فصمت عليه حتى جاءني
جبرئيل فقال يا محمد الا تفعل ما تؤمر به يعذبك ربك فاصنع لنا صاعاً من
طعام واجعل عليه رجل شاة واملأ لنا عسا من لبن واجمع لي بني عبد المطلب
حتى اكلمهم وابلغهم ما امرت به ففعلت ما امرني به ثم دعوتهم وهم
يومئذ اربعون رجلا يزيدون رجلا او ينقصونه فيهم اعمامه ابو طالب
وحمزة والعباس وابو لهب فلما اجتمعوا اليه دعاني بالطعام الذي صنعته
لهم فلما وضعته تناول رسول الله صلى الله عليه وسلم حذية من اللحم فشقها
باسنانه ثم القاها في نواحي الصحفة ثم قال خذوا باسم الله فاكل القوم
حتى ما لهم بشيء من حاجة وما ارى الا مواضع ايديهم وايم الله الذي
نفس علي بيده ان كان الرجل الواحد منهم لياكل ما قدمت لجميعهم
ثم قال اسق القوم فجئتهم بذلك العس فشربوا منه حتى رووا
جميعاً وايم الله ان كان الرجل الواحد ليشرب مثله فلما اراد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يكلمهم بدره ابو لهب الى الكلام فقال لعلما
سحركم به صاحبكم فتفرق القوم ولم يكلمهم صلى الله عليه وسلم
فلما كان الغد قال يا علي ان هذا الرجل سبقني الى ما سمعت من القول فتفرقوا
قبل ان اكلمهم فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم اجمعهم الي ففعل
مثل ما فعل بالامس [illegible] العس فشربوا حتى رووا جميعاً
ثم تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بني عبد المطلب اني والله ما
اعلم شاباً في العرب جاء قومه بافضل مما قد جئتكم به قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة
وقد امرني الله تعالى ان ادعوكم اليه فايكم يؤازرني على هذا الامر على ان يكون اخي ووصيي
وخليفتي فيكم فاحجم القوم عنها جميعاً وقلت واني لاحدثهم سناً وارمصهم عيناً واعظمهم

اون حضرت نے پس جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپنے فرمایا کہ یا علی اس شخص نے میرے اوس سبقت کی
اوس بات کیطرف کہ جو تو نے سنی اور لوگ میرے کلام کرنے کے پہلے متفرق ہو گئے پس جس قدر رکھانا کہ تو کل لایا
تھا اوسیقدر آج بھی ہمارے واسطے لے آ بعد اوسکے اون لوگون کو میرے پاس جمع کر دے پس جب یہ سب ہو گیا
تو آپ نے جو کچھ کہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا پس سب نے کھانا کھایا اور پھر آپنے اون لوگون کو دودھ کا پیالہ پلایا
یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور سیر ہو گئے بعد اوسکے کلام کیا رسول خدا نے اور فرمایا کہ اے اولاد عبدالمطلب تحقیق واللہ
مین نہین جانتا ہون کسی جوان کو عرب مین کہ اپنی قوم کے پاس کوئی چیز اس سے بہتر لایا ہو کہ جو مین تمہارے پاس لایا ہون
تحقیق مین تمہارے پاس لایا ہون نیکی دنیا و آخرت کی اور تحقیق مجھکو حکم دیا ہے اللہ تعالی نے اس بات کا کہ مین تمکو
اوسکی طرف دعوت کرون پس کون شخص تم مین سے اس امر پر میری مدد قبول کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ
میرا بھائی ہو اور وصی ہو اور خلیفہ ہو تم لوگون مین پس اعراض کیا سب لوگون نے اس سے اور مین نے کہا
حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا
اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا اے رسول خدا آپکا وزیر اس امر پر پس آپنے میری گردن مین
ہاتھ ڈالدیے بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم
اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہو گئے لوگ مضحکہ کرتے ہوئے اور کہتے تھے ابو طالب سے کہ تم کو محمد نے
حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو ونیز تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوع مطبع
لیڈن کے صفحہ ۳۲ سے ۳۴ تک یہ عبارت ہے چونکہ اس کتاب مین انگریزی عبارت بھی لکھی ہے
لہذا اسکے صفحون کا شمار بائین طرف سے ہے ناظر کو اسکا خیال رہے وکانت دعوۃ رسول اللہ
الی الاسلام سرا ثلاث سنین ثم بعد ھا امر اللہ رسولہ باظہار
الدعوۃ ولما نزل وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی علیا فقال
اصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملا لنا عسا
من لبن واجمع لی بنی عبد المطلب حتی ابلغھم ما امرت بہ ففعل ما امرہ
ودعاھم وھم اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصون فیھم

اعمامه ابو طالب وحمزة والعباس واحضر علی الطعام فاکلوا حتی
شبعوا وقال سلمان لقد کان الرجل لیاکل جمیع ما شبعوا کلهم
منه فلما فرغوا من الاکل واراد النبی ان یتکلم بدره ابو لهب
الی الکلام فقال لشد ما سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمهم رسول الله ص
فقال رسول الله لعلی قد رایت کیف سبقنی هذا الرجل الی الکلام فاصنع لنا
فی غد کما صنعت لیومنا واجمعهم ثانیا فصنع علی فی الغد کذالک فلما اکلوا وشربوا اللبن
قال لهم رسول الله ما اعلم انسانا فی العرب جاء قومه بافضل مما جئتکم به قد جئتکم بخیر الدنیا
والآخرة فقد امرنی الله تعالی ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی هذا الامر علی ان یکون اخی
ووصیی فیکم فاحجم القوم جمیعا فقال علی وانی لاحدثهم سنا وارمصهم عینا واعظمهم بطنا
واحمشهم ساقا انا یا نبی الله اکون وزیرک علیهم فاخذ رسول الله برقبة علی وقال ان هذا اخی ووصیی
وخلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرک ان تسمع لابنک وتطیع

ترجمہ اور دعوت رسول خدا کی اسلام کی طرف تین برس تک پوشیدگی کے ساتھ تھی پھر بعد اوسکے اللہ نے
پیغمبر رسول کو اظہار دعوت کا حکم دیا اور جب نازل ہوئی یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین تو ہاشمی نے علی کو اور
فرمایا کہ ہمارے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو اور ایک ران بکری کی اوسپر اضافہ کرو اور ایک پیالہ دودھ کا بھر لاؤ اور اولاد
عبد المطلب کو میرے پاس جمع کرو تاکہ میں اونسے کلام کروں اور جس امر کے ساتھ کہ مامور ہوا ہوں وہ اونکو پہنچاؤں پس
جو کچھ کہ رسول خدا نے فرمایا وہ علی بجا لائے اور اون لوگوں کو بلا دیا اور وہ لوگ چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونمیں انکے
کئی چچا بھی تھے ابو طالب و حمزہ و عباس اور علی نے کھانا حاضر کیا پس سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے اور علی نے
کہا ہے کہ بتحقیق اس قدر کھانے سے کہ سب لوگ سیر ہو گئے اونمیں کا ایک شخص کھا سکتا تھا پس جس وقت کہ کھانے سے فراغت
پائی اور نبی نے ارادہ کیا کہ کچھ کہیں تو ابو لہب نے کلام کی طرف سبقت کی اور کہا کہ تمہارے صاحب نے تمہارے اوپر
سخت جادو کر دیا پس متفرق ہو گئے لوگ اور رسول خدا ان لوگوں سے کچھ کہنے نہ پائے پس فرمایا رسول خدا نے علی سے

لہ [illegible] مسند [illegible]

کہ تونے دیکھا کہ اس شخص نے کلام کرنے میں میرے اوپر کیسی سبقت کی پس تو ہمارے واسطے کل بھی اسی قدر
کھانا تیار کر دینا کہ جتنا آج کیا تھا اور ان لوگون کو پھر دوبارہ جمع کر دینا پس ویسے ہی علی نے ویسا ہی کیا
پس جسوقت کہ وہ لوگ کھانا کھا چکے اور دودھ پی چکے تو رسول خدا نے ان لوگون سے فرمایا کہ میں عرب میں کسی
آدمی کو نہین جانتا ہون کہ اپنی قوم کے پاس جو کچھ کہ میں لایا ہون اوس سے بہتر کوئی لایا ہو تحقیق میں تمکو تمہارے
پاس نیکی کو دنیا و آخرت کی اور تحقیق مجھکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ میں تمکو [illegible] طرف اوسکے دعوت کرون پس کون
شخص تم لوگون میں سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے اس بنا پر کہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہو تم لوگون میں
پس اعراض کیا سب لوگون نے علی نے کہا ہے کہ پس میں نے کہا حالانکہ میں اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون میں
اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھیں میں نے کہا اے
رسول خدا آپکا وزیر اون لوگون پر پس رسول خدا نے علی کی گردن میں ہاتھ ڈالدیئے اور کہا تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور
میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون میں پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہوگئے لوگ
مضحکہ کرتے ہوئے اور کہتے تھے ابوطالب سے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کے حکم کو سنو اور اوسکی
اطاعت کرو انتہی کیون واعظ صاحب اب تم ان حدیثون میں کہ جو تمہاری کتب معتبرہ سے نقل کی ہین
وصی و خلیفہ کے معنی بھی موافق اپنی عادت کے دوست کے کہوگے اب ہم تمام [illegible] سے عموماً اور سنیون
خصوصاً خطاب کرکے کہتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر جانکے انشاءاللہ [illegible] تامل ملاحظہ فرماؤ [illegible] لا بطالہ
باز آؤ اور اسکا یقین کر لو کہ ایکدن سبکو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جانا ہے فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
معلوم نہین ہے کہ اب تم لوگون کو وصایت و خلافت شاہ ولایت کے تسلیم کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے
کونسی حالت منتظرہ باقی ہے اے نام کے مسلمانو اگر تمکو اپنے بھائی تفسیرون اور حدیثون اور تاریخون کا اعتبار
نہین ہے تو دیکھو ہم اس بات کو ثابت کیے دیتے ہین کہ یہ حکایت خلافت و نیابت [illegible] شاہ ولایت
اسقدر مشہور ہے کہ غیر اہل اسلام نے بھی اسکو اپنی کتابون میں لکھا ہے چنانچہ مسٹر جان ڈیون پورٹ صاحب
باشندہ شہر لندن نے ایک کتاب زبان انگریزی میں بعض حالات جناب رسول خدا میں لکھی ہے اور
اوسکا ترجمہ سید ابو الحسن صاحب ایک مسلمان انگریزی دان سے اردو میں کرایا اور [illegible] رسالہ [illegible]

مظاہر الحق ہے اور مطبع حسینی اثنا عشری شہر لکھنؤ مین ۱۲۸۷ھ ہجری مین مطبوع
ہوا ہے اوسکے صفحہ ۲۹ سے ۳۰ تک یہ عبارت ہے اس مقابلہ و مجادلہ سے حضرت
کچھ خوف نکیا اور پھر چند اشخاص کو جمع کیا جن مین اکثر آپ ہی کے قبیلے کے تھے و رو نکے سامنے تھوڑا سا
گوشت رکھا اور ایک جام شیر رکھا دیا وسمین سے تھوڑا سا خود بھی تناول کر کے اوٹھ کھڑے ہوئے ورا پنی
کیفیت اونسے بیان کی اور فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایمان لائیگا اوسے خزائن الٰہی عنایت کرونگا و ر آخر مین ایک
خطبہ فرمایا جسکی فصاحت عرب مین مشہور ہے اور اوس خطبہ مین ارشاد کیا کہ کون شخص تم مین سے اس بوجھ
کو اوٹھانے مین میری مدد کریگا اور کون شخص میرا نائب اور وزیر ہوگا جسطرح ہارون موسے کا جانشین تھا تمام
محفل متحیر اور ساکت ہوگئی اور کسی شخص کو جرات نہوئی کہ اس عہدہ نازک کو قبول کرے یہانتک کہ وہ مرد جوان
و شجاع یعنی علی آپ کے چچازاد بھائی اوٹھ کھڑے ہوئے و باآواز بلند عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ مین تمام حضار
مجلس مین صغیر السن ہون و میری آنکھین ان سب کی آنکھون سے زیادہ پر نم ہین اور میرا شکم ان سب
شکمون سے بزرگ تر ہے اور میری ساقین ان سب کی ساقون سے باریک تر ہین او یا رسول اللہ مین
خلیفہ ان لوگون پر ہونگا جب یہ کلام آنحضرت نے سنا تو اپنی باہین اوس جوان صالح کی گردن مین ڈالدین اور
اوسے اپنے سینے سے لگا لیا اور باآواز بلند فرمایا دیکھو میرے بھائی میرے وزیر کو انتہی شاید کوئی صاحب
[illegible] کہین کہ یہ ترجمہ انگریزی کتاب کا شیعہ نے کیا ہے اور مطبع اثنا عشری مین چھپا ہے لہذا ہم اسکا اعتبار
نہین کر سکتے اس سبب کہ شاید مترجم یا کاتب نے اسمین اپنے مطلب کے موافق کچھ تحریف کی ہو [illegible]
[illegible] آپ ہو ویسا ہی دوسرے کو بھی جانتا ہے [illegible]
[illegible] کلمۂ عن مواضعہ [illegible]
[illegible] جامع ترمذی سے جو حدیث
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بمشکل ہے اور کوئی دیں اپنے مذہب کی حقیقت پر انکو ملتی نہیں ہے اور شیعون سے مقابلہ اور مناظرہ کرنا بڑی
ضرورت ہے پھر آخر کیا کرو سوا تحریف و خیانت کے انکو چارہ کیا ہی لیکن اہل حق کو اسکی کیا ضرورت ہے چنانچہ
ابھی جو حدیث شان نزول آیہ وافی ہدایہ وانذر عشیرتک الاقربین میں ہم تفسیر معالم التنزیل علامہ بغوی و کنز العمال
شیخ علی متقی و تاریخ کامل ابن اثیر جزری و تاریخ ابو الفدا سے نقل کر چکے ہیں اوسمین اخی و وصیتی و خلیفتی فیکم
موجود ہیں اور لفظ وزیر بھی ہے پھر تمہیں انصاف سے بتلاو کہ اس ترجمہ کتاب انگریزی میں اور کون سی لفظ
شیعون کے مذہب کے موافق ان الفاظ سے زیادہ ہے کہ جسکی اثبات کے لیے اونکو تحریف کرنے کی ضرورت ہوئی
جو کہ جناب صاحب ممدوح کہ مترجم نے جو کچھ اپنے ترجمے کی بابت اول کتاب میں لکھا ہے اوسمین سے بعض فقرات
یہان نقل کر دون وہی ہذہ اگر کسی صاحب کو ترجمے میں کوئی اعتراض ہو تو امیدوار ہون کہ یا خود میرے غریب خانہ پر
تکلیف فرمائیں یا بذریعہ خط کے وہ اعتراض سے اطلاع دین کہ انشاء اللہ اونکی تسکین کر دیجائیگی انتہی شاید کوئی سنی
صاحب یہ فرمانے لگیں کہ ان روایات سے تو معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا علی بن ابی طالب کو اپنا وزیر مقرر کر چکے
تھے پھر حالت رکوع میں انگوٹھی دینے کے وقت آپ کی وزارت کے لیے کیون دعا فرمائی کہ آیت انما ولیکم اللہ نازل ہوئی جیسا کہ
[illegible] کی شان نزول میں ثابت ہو چکا ہے تو ہم جواب دینگے کہ اسیواسطے کہ اس باب میں قرآن ناطق
نازل ہو اور قیامت تک پڑھا جائے اور مسلمانون کی زبان پر جاری رہے تاکہ اتمام حجت بخوبی ہو جائے شاید کوئی
سنی صاحب اب یہ فرمائیں گے کہ وصایت و خلافت و وزارت علی بن ابیطالب تو ثابت ہو چکی تھی پھر غدیر خم میں
دوبارہ وصی اور خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم کئی جواب دندان شکن دینگے اول یہ کہ یہ سب کچھ تمہاری ہی
کتب معتبرہ سے ثابت ہے پھر ہم سے کیون سوال کرتے ہو اپنے عالمون سے پوچھو دوم یہ کہ حق سبحانہ و تعالی
نے کلام مجید میں بہت سے احکام کو مکرر و سہ کرر بیان فرمایا ہے مثلاً اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ یعنی قائم رکھو تم نماز
کو اور زکوۃ کو صدہا جگہ قرآن شریف میں آیا ہے پس دو حال سے خالی نہیں یا تو تم اسکا کچھ جواب دوگے
جو اس تکرار کا کوئی فائدہ بیان کروگے پس وہی جواب تکرار خلافت و وصایت علی مرتضی کی بابت
ہماری طرف سے بھی سمجھ لو اور یا تم لوگ اس تکرار کو عبث اور بیفائدہ سمجھو گے اور اسلام سے ہاتھ اوٹھاؤ گے
عوذ باللہ منہا اور نئی روشنی والون کی روش اختیار کروگے جو اس زمانہ میں نیچر کہلاتے ہیں چنانچہ وہ نکلے

دس ورسیس وواضع مذہب سید احمد خان صاحب سی ایس آئی کی اس کلام سے واقف ہین کہ وہ
فرماتے تھے کہ اگر مسلمان راضی ہون تو ہم قرآن سے جو احکام و قصص و حکایات مکرر ہین اونکو نکال ڈالین
تاکہ مختصر ہو جاے تو ہم اس صورت مین یہ جواب دینگے کہ قرآن مجید مین کوئی حرف اور نقطہ بیکار اور عبث
اور بیفائدہ نہین ہے اور انواع و اقسام کے فوائد و معارف و حقائق و دقائق پر مشتمل ہے کہ عقل انسانی اونکے
ادراک سے بغیر معلم ربانی عاجز ہے. اور ایک فائدہ جلیلہ کہ جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ تکرار موجب تاکید ہوتی ہے پس خدائے سبحانہ
وتعالی نے بسبب اپنے لطف و رحمت کے اکثر احکام کو مکرر بیان فرمایا ہے تاکہ اس تاکید کے سبب سے لوگون کو زیادہ
خوف پیدا ہو اور ہر بات بخوبی اونکے ذہن نشین ہو جاے تاکہ اوسپر عمل کرین اور مخالفت سے باز آئین اور
یہی حال احادیث کا بھی ہے کہ رسول خدا نے بھی رافت و رحمت و شفقت کے سبب سے اکثر احکام کو مکرر و
سہ کرر بیان فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ باوصف اس تکرار و تاکید کے تو لوگ احکام خدا و رسول پر کماحقہ عمل
نہین کرتے ایک مرتبہ کے کہنے مین وہ کب ماننے والے تھے یہی حال امر خلافت و وصایت شاہ ولایت کا بھی ہے
کہ باوجود اسقدر تاکید و تکرار کے بعض لوگ باوصف ادعاے اسلام اوسکے منکر ہین بل اکثرہم لا یؤمنون اور
دیکھو خود تمھارے خاتم المتکلمین شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ مین کیا فرماتے ہین چنانچہ کتاب مذکور
مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنو کے صفحہ ۳۳۲ مین یہ عبارت اونکی ہے کہ پیغمبر خود ہمین است
کہ تاکید مضامین قرآن و تذکیر آنہا می کردہ باشد خصوصاً ہرگاہ وہنے و سستی از مکلفین بود و عمل بموجب
قرآن دیابد قولہ تعالی وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین وہیچ مضمون در قران نیامدہ الا کہ ہمان مضمون را
درچند آیت تاکید فرمودہ اند بار بار زبان پیغمبر تاکید و تقریر آن کنانیدہ اند تا اتمام حجت و تمام نعمت کردہ
باشند سوم یہ کہ نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کے بعد جو جناب رسول خدا نے خلافت و وصایت و
[illegible]رت جناب امیر کو بیان فرمایا تو وہ ابتداے اسلام تھی اور جن لوگون سے کہ آپنے یہ فرمایا تھا اونمین سے
[illegible] لوگ [illegible] نہین [illegible] اور کا ذہن [illegible] ونیز اوسوقت عمرو و بکر و خالد کوئی بھی اسلام نہین لایا تھا اور وہ
موجود بھی نہ تھے [illegible] ضرور تھا کہ آخر ایام رسالت یعنی قریب زمانہ وفات و رحلت بھی آپ اس حکم محکم کو
[illegible] بیان [illegible] اور مجمع [illegible] مین جناب امیر کو بنا وصی و خلیفہ مقرر کرتے تاکہ اتمام حجت کا کوئی دقیقہ

باقی نہ رہجاے لہذا ایسا ہی آپ نے کیا شاید کوئی صاحب اس مقام پر یہ کہیں کہ جب اوسوقت کوئی مسلمان ہی نتھا تو کافرون کے مجمع مین علی بن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کرنا بیجا تھا تو ہم اسکے دو جواب دینگے اول یہ کہ چونکہ ہمارے رسول مبعوث ہین کافۂ انام پر لہذا آپکے احکام بھی عام ہین کچھ مومن اور کافر کی تخصیص نہین ہے من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر دوم یہ کہ اوس حالت مین جناب امیرالمؤمنین کو وصی و خلیفہ مقرر فرمانا حجت بالغہ ہے جمیع اولین و آخرین اہل اسلام پر بیان اسکا یہ ہے کہ جب ایسی حالت مین کہ جناب رسول خدا نے اپنے تمام عزیز و اقارب کو اونمین بڑے بڑے شجاع و دسیہ بخت تھے بحکم حق سبحانہ وتعالی جمع کیا اور اونسے فرمایا کہ کون تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے کہ وہ میرا وصی و خلیفہ ہو اور کسی شخص نے اس عہدۂ جلیلہ کو قبول نکیا اور کوئی یہان تک نہ لایا بلکہ اس بات کے اوپر مضحکہ کیا اور اون سب مین سے یہی جوانمرد نے کہ جو سب مین صغیر سن تھا اور آثار ضعف و نقاہت کے اوسکی ظاہر صورت سے ہویدا تھے آپ کی تصدیق کی اور اس عہدۂ جلیلۂ وزارت و وصایت و خلافت کو ایسی مشکل وقت مین منظور کیا اور رسول خدا نے یہ بھی فرمادیا کہ یہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہے سب لوگ اسکی اطاعت کرین تو اب پھر کون سی وجہ ہوسکتی ہے کہ وہ شیر دلیر ملا وجہ اور بلا تقصیر بعد وفات جناب سرور کائنات اس عہدے سے معزول کردیا جاے اور دوسرا شخص اوسکی جگہ منتخب اور معین ہو پس اس حدیث شریف سے علاوہ رسول کی ساتھ استحقاق اسد اللہ و ید اللہ بھی خلافت و وصایت مذکور الیہ ثابت کے دوسرے شخص کے لیے ہرگز ثابت نہین ہوسکتا وللہ الحجۃ البالغۃ واضح ہو کہ جو آثار ضعف و نقاہت کہ جناب امیر نے بیان فرمائے وہ آپکے ظاہر جسم مین تھے یعنی شکم مبارک بھی بڑھا تھا چنانچہ بطین آپ کا لقب ہے اور پنڈلیان بھی آپکی پتلی تھین اور صغر سن کے سبب چشم مبارک بھی اوس زمانے مین پر نم رہا کرتی تھی لیکن قوت باطنی کہ باعث اوسکا قوت ایمان و یقین و فضل و احسان رب العالمین ہی الیسی تھی کہ سب جانتے ہین کہ آپنے قلعہ قموص یعنی خیبر کے دروازے کو اوکھاڑ لیا اور بائین ہاتھ مین مثل سپر کے لیا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم شعاع نوزدہم ذکر قول جناب رسول خدا سیکون من بعدی ائمۃ یدعون الی النار ویوم القیمۃ لاینصرون یعنی عنقریب میرے بعد ایسے امام ہونگے جو لوگون کو آتش جہنم کیطرف بلاینگے اور بروز قیامت مدد نکیے جاینگے یعنی کوئی مددگار

اونکو عذاب جہنم سے بچا نہ سکیگا) **واضح ہو کہ** اس مضمون کی حدیثین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے
بعد ایسے ضلالت ہونگے صحاح و مسانید و کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین عموماً اور ان کتابون مین سے ابواب
فتن مین خصوصاً اسقدر منقول اور ماثور ہین کہ اونکی استیعاب کے لیے ایک مجلد ضخیم چاہیے اور مین نے یک حدیث
کنز العمال جلد سادس کے صفحہ ٥٠ سے بحث ارتداد مین اسی مضمون کی نقل کی ہے **ونیز ایک حدیث**
صحیح مسلم مطبوع مطبع الضیائی دہلی جلد ثانی کے ص ١٢٧ سے بحث آیہ استخلاف مین نقل کی ہے اور اوسکی تطبیق
زمانہ مابعد جناب رسول خدا پر اس خوبی سے کردی ہے کہ جس سنی نے دیکھا ہوگا اوسکا دل ہی جانتا ہوگا اور
باقی بہت سی حدیثین اسی مضمون کی چوتھی باب کے جواب مین انشاء اللہ العزیز لکھی جائینگی فانتظرہ **شعاع بستم**
اثبات قول جناب رسول خدا لیس امیرالمومنین غیر اخی ہذا مین شعاع چہارم مین لفظ وصی کے ضمن مین جو
حدیث کہ ہمنے کتاب مطالب السؤل سے بحوالہ کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابونعیم نقل کی ہے اوس مین الفاظ سید المسلمین و
قائد الغر المحجلین و خاتم الوصیین کے ساتھ لفظ امیرالمومنین بھی موجود ہے ونیز یہ حدیث جن فوائد جلیلہ پر مشتمل ہے اون مین سے
بعض وہ بیان کرچکے ہین **ونیز کتاب مودۃ القربی مطبوع مطبع مرزا محمد ملک الکتاب سنہ ١٣١٠ھ**
کے صفحہ ٣٢ **ضمن مودۃ رابعہ مین یہ حدیث ہے عن محمد بن الحسن بن علی عن ابیہ عن جدہ**
عن رسول اللہ صلعم **قال ان فی اللوح المحفوظ تحت العرش مکتوب علی بن**
ابیطالب امیرالمومنین **ترجمہ** محمد بن حسن بن علی نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انھون نے اپنے جد
بزرگوار سے اونھون نے جناب رسول مختار سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ تحقیق لوح محفوظ مین عرش کے
نیچے لکھا ہوا ہے کہ علی بن ابیطالب امیرالمومنین ہے **ونیز اسی کتاب کے صفحہ ٣٤ مین اسی مودۃ رابعہ مین ہے**
عن حذیفۃ **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو علم الناس**
متی سمی علی امیرالمومنین **ما انکروا فضلہ سمی امیرالمومنین وآدم بین الروح والجسد**
ترجمہ حذیفہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اگر لوگ اس بات کو جانتے کہ کب علی کا نام امیرالمومنین
رکھا گیا ہے تو اوسکی فضیلت کا انکار نہ کرتے علی جب سے امیرالمومنین کہلاتے ہین کہ آدم روح اور جسد کے درمیان
تھے [illegible] حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے وعن ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ

قال قبل ان يخلق آدم ونفخ الروح فيه وقال واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم
ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم فقالت الملائكة بلى فقال انا ربكم ومحمد نبيكم وعلي اميركم
ترجمہ ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا سے پوچھا گیا کہ اے رسول خدا آپ کی نبوت کب واجب ہوئی تھی
جواب مین فرمایا کہ قبل اسکے کہ آدم پیدا کیے جائین اور روح اونمین پھونکی جاوے اور فرمایا کہ اوسوقت نکالا
تیرے پروردگار نے بنی آدم کی پشتون سے اونکی ذریت کو اور گواہ کیا اونکو اونکے نفسون پر کہ مین تمہارا رب
نہین ہون فرشتون نے کہا کہ ہان سچ ہے پس فرمایا خداوند تعالی نے کہ مین تمہارا رب ہون اور محمد
تمہارا نبی ہے اور علی تمہارا امیر ہے انتہی کیون حضرت سنیہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ امارت مومنین اسطرح ثابت
ہوتی ہے نہ یہ کہ چار آدمی ملکے جسکو چاہین اپنا امیر بنا لین نہ خدا سے کچھ مطلب نہ رسول سے بل سولت لهم
انفسهم امرا پہلی حدیث جو ہمنے لکھی چونکہ وہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے لہذا ہمکو یہ خیال ہوا کہ شاید
حضرات سنیہ مثل ابو حنیفہ اول صاحب کے اونکی شہادت کو قبول نکرین یا مثل بخاری صاحب کے اونکی روایت
کو معتبر نہ سمجھین لہذا ہمنے دوسری حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھی پھر ہمکو
خیال ہوا کہ یہ بھی محبین محبان اہلبیت علیہم السلام مین سے ہین شاید انکی روایت کو بھی تسلیم نکرین لہذا تیسری
حدیث ہمنے ابو ہریرہ کی روایت سے لکھی اب اس مین حضرات سنیہ کیا کلام کر سکتے ہین وشیخین کی روایات
پر تو کمتر مگر جو ہمنے فضائل خلفاے ثلثہ وغیرہ مین اونکا دارومدار ہے اب رہا یہ امر کہ جناب رسول خدا نے
خطبہ مبارکہ غدیر خم مین فرمایا ہے کہ لیس امیر المومنین غیر اخی هذا یعنی سوا میرے اس بھائی کے
اور کوئی دوسرا شخص امیر المومنین نہین ہے پس ظاہر ہے کہ جب ہمنے اہل سنت وجماعت کی روایات
واحادیث معتبرہ سے ثابت کر دیا کہ حضرت علی بن ابیطالب کو جناب رسول خدا نے خود امیر المومنین
فرمایا ہے اسطرح پر کہ لوح محفوظ مین آپ امیر المومنین لکھے ہوئے ہین اور قبل خلقت آدم آپ کا نام امیر المومنین
رکھا گیا تھا اور حق سبحانہ وتعالی نے بروز الست اپنی ربوبیت اور اپنے حبیب کی رسالت کے ساتھ آپکی
امارت کا بھی اقرار لیا تو اب سنیون کو چاہیے کہ اسی شد ومد کے ساتھ کسی غیر کی امارت شیعون کی
کتابون سے اسکے معارضے مین ثابت کرین حالانکہ خود اونھین کی کتابون سے ثابت نہین ہے کہ

جناب رسول خدا نے کسی دوسرے کو امیر المومنین کا خطاب دیا ہو چنانچہ ہم بحث آیۂ استخلاف مین ثابت کر چکے ہین کہ خلیفہ ثانی کو لوگون نے یہ خطاب دیا تھا اور خلیفہ کے وقت سے خلفا کا یہ لقب قرار پایا ہے پس ثابت ہو گیا کہ سوا برادر رسول کے اور کوئی امیر المومنین بحکم خدا و رسول نہین ہے اور آدمیون کے بنا لینے کا کیا اعتبار ہے یون تو اکثر لوگون نے معبودان باطل بھی بنا لیے ہین لقب امام و الامیر شعار عامہ بست بحکم **اثبات بعض اجزاے خطبہ مبارکہ مین کہ جنکا بیان ابھی تک نہین ہوا ہے** تکملہ حدیث غدیر جزو رابع کے صفحہ ۲۳۰ مین جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی یہ عبارت ہے **دلیل بست و ششم** آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل برلے صدر حدیث غدیر از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ مشتمل کردہ الحمد للہ علی آلائہ فی نفسی وبلائہ فی عترتی واھل بیتی استعینہ علی نکبات الدنیا وموبقات الاخرۃ واشھد ان لا الہ الا اللہ الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولا شریکا ولا عضدا وانی عبد من عبیدہ ارسلنی برسالتہ الی جمیع خلقہ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ واصطفانی علی العالمین من الاولین والاخرین واعطانی مفاتیح خزائنہ ووکل علی بعزائمہ واستودعنی سرہ وامدنی فابصرت لہ فانا الفاتح وانا الخاتم ولا قوۃ الا باللہ اتقوا اللہ ایھا الناس حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعلموا ان اللہ بکل شئ محیط وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل منھم ومعاذ اللہ ان اقول علی اللہ الا الحق او انطق بامرہ الا الصدق وما امرکم الا ما امرنی بہ ولا ادعوکم الا الی اللہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقام الیہ عبادۃ بن الصامت فقال ومتی ذلک یا رسول اللہ ومن ھؤلاء عرفناھم لنحذرھم قال اقوام قد استعدوا لنا من یومھم وسیظھرون لکم اذا بلغت النفس منی ھھنا واومی صلی اللہ علیہ وبارک وسلم الی حلقہ فقال عبادۃ

اذا کان ذلک فالی من یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وبارک وسلم علیکم
بالسمع والطاعۃ للسابقین من عترتی والآخذین من نبوتی فانہم
یصدونکم عن الغی ویدعونکم الی الخیر وھم اھل الحق ومعادن الصدق
یحیون فیکم الکتاب والسنۃ ویجنبونکم الالحاد والبدعۃ ویقمعون بالحق اھل
الباطل لایمیلون مع الجاھل ایھا الناس خلقنی وخلق اھل بیتی من طینۃ لم
یخلق منھا غیرھا کنا اول من ابتداء من خلقہ فلما خلقنا نور بنورنا کل
ظلمۃ واحیی بنا کل طینۃ ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ھولاء خیار امتی
وحملۃ علمی وخزانۃ سری وسادۃ اھل الارض الداعون الی الحق المخبرون
بالصدق غیر شاکین ولا مرتابین ولا ناکصین ولا ناکثین ھؤلاء الھداۃ
المھدیون والائمۃ الھداۃ الراشدون المھتدی من جاء فی بطاعتھم وولایتھم
والضال من عدل منھم وجاء فی بعد اوھم حبھم ایمان وبغضھم نفاق ھم الائمۃ
الھادیۃ وعری الاحکام الواثقۃ بھم یتم الاعمال الصالحۃ وھم وصیۃ اللہ فی
الاولین والآخرین والارحام التی اقسمکم اللہ بھا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم ندبکم الی حبھم فقال قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ھم الذین اذھب اللہ عنھم الرجس
وطھرھم من النجس الصادقون اذا انطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما
استودعوا اجتمعت فیھم الخلال العشر لم تجتمع الا فی عترتی واھلبیتی الحلم والعلم و
النبوۃ والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطھارۃ والعفاف والحکم فھم کلمۃ
التقوی ووسیلۃ الھدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ھم اولیائکم عن قول
ربکم وعن قول نبی مامرتکم الا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

اوحی الی فیه ثلثا انه سید المسلمین وامام البررة المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت عن ربی ما امرت واستودعهم الله فیکم واستغفر الله لی ولکم

چونکہ کتاب توضیح الدلائل میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے لہذا یہ عبارت مین نے عبقات الانوار سے نقل کی ہے اور مین اسکا ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ کے اوسکی نعمتون پر کہ جو میرے نفس مین ہین اور اوسکی بلاؤن پر کہ جو میری عترت اور اہلبیت مین ہونگی مدد طلب کرتا ہون مین اوس سے دنیا کے رنج اور سختیون پر اور آخرت کی بلاؤن پر اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے کہ جو واحد ہے احد ہی فرد ہی بے نیاز ہے نہین لی ہے اوسنے کوئی زوجہ اور نہ کوئی اولاد اور نہین لیا اوسنے کوئی شریک اور نہ کوئی مددگار اور مین ایک بندہ ہون اوسکے بندون مین سے کہ بھیجا ہی اوسنے مجھکو ساتھ اپنی رسالت کے طرف جمیع خلق اپنی کے تاکہ ہلاک ہو جو شخص کہ ہلاک ہو پہنچی دلیل سے اور حیات پاوے جو شخص کہ حیات پاوے دلیل سے اور برگزیدہ کیا ہی اوسنے مجھکو تمام اہل عالم پر اولین و آخرین سے اور عطا فرمائی ہین مجھکو کنجیان اپنے خزانون کی اور مستحکم کیا ہے میرے اوپر اپنے احکام کو اور سپرد کر دیا ہے مجھکو اپنا راز اور مدد کی ہی میری پس بشیرت حاصل ہوئی ہی مجھکو اوسکے واسطے پس مین فاتح ہون اور خاتم ہون (یعنی ابتداے خلقت آپ ہی سے ہوئی ہے کہ سب سے پہلے آپ کا نور حق سبحانہ وتعالی نے پیدا کیا ہے اور آپ ہی پر نبوت ختم ہوئی ہے) اور نہین ہے قوت مگر ساتھ اللہ کے ڈرو تم لوگ اوس سے ای گروہ مردم جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم لیکن ایسی حالت مین کہ تم مسلمان ہو اور آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ ہر چیز کو احاطہ کیے ہے (یعنی از روے علم کی) اور تحقیق عنقریب میرے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ میرے اوپر جھوٹ باندھینگے اور وہ اونسے قبول کر لیا جائیگا اور پناہ خدا کی ہی اس بات سے کہ مین اللہ کے اوپر سوا حق کے اور کوئی بات کہون اور سوا اسکے کہ اوسکے حکم کو اور طرح بیان کرون اور نہین حکم کیا ہے مین نے تمکو مگر اوس بات کا کہ اللہ نے مجھکو اوسکے ساتھ حکم کیا ہی اور نہین بلاتا ہون مین تم کو مگر طرف اللہ کے اور عنقریب آگاہ ہونگے وہ لوگ کہ جنہون نے ظلم کیا ہے کہ کیسے مقام مین اون لوگون کی بازگشت ہوگی پس اوٹھ کھڑے ہوئے آپکی طرف عبادہ بن صامت اور کہا انھون نے کہ یہ کب ہوگا ای رسول خدا اور کون ہونگے یہ لوگ ہمکو بتا دیجیے تاکہ ہم اون سے پرہیز کرین تو آپنے فرمایا کہ ایسے لوگ ہین کہ آجکے دن ہماری اطاعت کے لیے مستعد ہین

اور بہت قریب ظاہر ہونگے تم لوگونکے لیے جسوقت کہ پہونچیگی جان میری بیجگہ اور اشارہ کیا رسول خدا نے طرف اپنی حلق مبارک کے پس کہا عباد نے کہ جب ایسا ہوگا تو ہم کسکے پاس جاینگے ای رسول خدا پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ لازم ہے تمپر سننا اور اطاعت کرنا اون لوگون کا کہ جو سابقین مین میری عترت مین اظہار [illegible] کرنے والے ہین میری نبوت سے پس تحقیق وہ لوگ گمراہی سے تمکو باز رکھینگے اور خیر کی طرف تمکو بلاینگے وہ لوگ اہل حق ہین اور کان ہین صدق کی زندہ رکھینگے تم لوگون مین کتاب اور سنت کو (یعنی قائم رکھینگے) وہ بچاینگے تم لوگون کو کفر اور بدعت سے اور دفع کرینگے ساتھ حق کے اہل باطل کو نہ میل کرینگے ساتھ جاہل کے ای گروہ مردم پیدا کیا خدا نے مجکو اور میری اہلبیت کو ایک ایسی طینت سی کہ کسی دوسرے کو اوس سے پیدا نہین کیا ہم اونکی سب خلقت سے پہلے پیدا ہوئے پس جسوقت کہ ہمکو پیدا کیا انہوں نے تو روشن کیا ساتھ ہمارے نور کے ظلمت کو اور زندہ کیا ساتھ ہمارے طینت کو بعد اوسکے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ لوگ (یعنی میری اہلبیت) برگزیدہ ہین میری امت کی اور یاد رکھنے والے ہین میرے علم کے اور خزانہ ہین میرے رازکے اور سردار ہین اہل زمین کے دعوت کرنے والے ہین طرف حق کے خبر دینے والے ہین ساتھ صدق کے نہ شک کرنے والے ہین اور نہ شبہہ کرنے والے ہین اور نہ پھرنے والے ہین حق سے اور نہ عہد و پیمان کے توڑنے والے ہین یہی لوگ ہدایت کرنیوالے ہین اور ہدایت پانے والے ہین اور ائمہ راشدین مین ہدایت پانے والا وہ شخص ہے کہ جو میرے پاس اونکی اطاعت اور محبت کے ساتھ آوے اور گمراہ ہے وہ شخص کہ اون لوگون سے عدول کرے او میرے پاس اونکی عداوت کے ساتھ آوے (یعنی بروز قیامت) محبت اون لوگون کی ایمان ہے اور بغض اون لوگون کا نفاق ہے وہی لوگ امام ہین ہدایت کرنے والے اور رسیان ہین خدا کے حکمون کی مستحکم انھین لوگون کے سبب سے اعمال صالحہ پورے ہوتے ہین اور وہی لوگ وصیت ہین خدا کی اولین و آخرین مین اور یہے ارحام (یعنی صاحب قرابت رسول) ہین کہ قسم دلوائی ہے تمکو اللہ نے ساتھ اونکے اس سبب سے کہ فرمایا ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا[1] ترجمہ آیت یعنی ڈرو تم ڈرنے ایسا اللہ کہ سوال کرتے ہو تم آپسمین اوسکا نام لیکے اور ڈرو تم ارحام (یعنی قرابت والون سے) تحقیق اللہ تمھارے اوپر نگہبان ہے انتہی بعد اوسکے متوجہ کیا ہمکو انھین اہلبیت کی محبت کی طرف اور فرمایا قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی[2]

[1] جزو چہارم شروع سورہ النساء [2] جزو بست و پنجم سورہ شوریٰ

ارشاد فرمایا ہی کہ آج جو لوگ ہماری جماعت کے لیے موجود ہین وہ تم لوگون کے لیے ظاہر ہوینگے وقت کہ میری جان کی
حلق کو پہونچیگی یعنی بوقت حیات و انتقال ان لوگون سے مراد سوا انہین اور اونکے تابعین و اشیاع کی اور کوئی نہین
ہو سکتا اور انہین لوگون کے باب مین قبل سوال عبادہ آپ فرما چکے ہین کہ یہ لوگ میرے بعد مرتد ہو جاوینگے اور اونکے
قبول بھی کر لیا جائیگا و نیز فرما چکے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فلیضحکوا قلیلا و
لیبکوا کثیرا **فائدہ ثانیہ** یہ ہے کہ اثبات امامت ائمہ اہلبیت عصمت و طہارت مین جناب رسول خدا نے کوئی
دقیقہ باقی نہین رکھا **فائدہ ثالثہ** یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بعد دعا کے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے
میرے اوپر وحی کی ہے کہ علی مین تین امر محقق ہین **ایک** یہ کہ وہ سید المسلمین ہے **دوسرے** یہ کہ وہ امام المتقین
ہے **تیسرے** یہ کہ وہ قائد الغر المحجلین ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک وصف ان اوصاف ثلاثہ مین سے ابطال ثلثہ
اولین و اثبات امامت و خلافت حقہ جناب امیر المومنین کے لیے کافی و وافی ہے خصوصاً وصف دوم کہ اوسمین اس
امر کی تصریح ہے کہ علی بن ابیطالب نیکو کارون اور پرہیزگارون کے امام ہین ہر چند کہ سید شہاب الدین احمد علماء عالی
شان حضرات سنیہ مین سے ہین حتے کہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھی اونکی روایات کی تسلیم کر لینے مین مجبور ہین چنانچہ
اونکی توثیق مجلد مذکور حدیث غدیر کتاب عبقات الانوار کے ص ۲۳۰ سے ص ۲۳۷ تک موجود ہے لیکن چونکہ ہمکو
ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم اپنے ان مطالب کے اثبات مین فقط سید شہاب الدین موصوف کی نقل پر اکتفا نہین کرتے
ہین ان تینون فائدون مین سے پہلا فائدہ متعلق ہے بحث ارتداد صحابہ سے اور ہم اسکو بشرح و بسط تمام حسب
وسعت مقام شروع کتاب مین بحمد اللہ تعالی لکھ چکے ہین اور شعاع نوزدہم مین بھی اسکا ذکر کر چکے ہین و نیز ابھی بہت سی احادیث
کتب معتبرہ سنیہ سے ابواب آتیہ کے جواب مین انشاء اللہ العزیز لکھی جاوینگی لہذا اس مقام مین اس فائدے کا لکھنا تکرار بیکار ہے
باقی دو فائدون کو ہم دو شعاع کی ضمن مین لکھتے ہین فائدہ ثانیہ یعنی اثبات امامت اہلبیت عصمت و طہارت کو شعاع
بست و سوم مین و فائدہ ثالثہ کو شعاع بست و دوم مین **شعاع بست و دوم** ذکر قول جناب رسول خدا
اخی و وصیی و خلیفتی و الامام من بعدی ہیں اس کلام معجز نظام مین چار الفاظ مبارکہ ہین اون مین سے اخی و وصیی و خلیفتی
تین الفاظ کو ہم شعاع ہجدہم مین سنیون کی تفاسیر معتبرہ و تواریخ مشہورہ سے ثابت کر چکے ہین اور لفظ چہارم یعنی الامام کا
ثبوت عبارت سید شہاب الدین احمد صاحب مین کہ جو ہمنے ابھی شعاع بست و یکم [illegible] ہے باحسن وجوہ

موجود ہے ونیز سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ کے مودت خامسہ مین یہ حدیث
نقل کی ہے ص ۱۷ و ۱۸ چھاپ مذکور شعاع بستم عن فاطمۃ علیہا الصلوٰۃ والسلام
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ و من
کنت امامہ فعلی امامہ ترجمہ جناب فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا
فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون پس اوسکا علی ولی ہے اور جسکا مین امام ہون پس اوسکا علی امام ہے انتہی واضح ہو کہ
کتاب عبقات الانوار مجلد غدیر کے جزو چہارم کے ص ۲۴۰ مین بھی یہ حدیث اسی کتاب مودۃ القربیٰ سے منقول ہے
اور صفحہ ۲۴۱ سے ص ۲۴۴ تک سید علی ہمدانی مؤلف کتاب مذکور کی توثیق اس خوبی کے ساتھ لکھی ہوئی ہے کہ
کوئی سنی اوسکے باب مین قدح نہین کرسکتا چنانچہ موثقین و مادحین سید مذکور مین سے ایک شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ بھی ہین اور اونکی عبارت بھی مدح مین ص ۲۴۴ مین منقول ہے ونیز کتاب
کنز العمال جزو سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدر آباد ۱۳۱۲ھ کے صفحہ ۴۰۰ مین یہ حدیث ہے
(ایضاً) عن الشعبی قال قال علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین فقیل لعلی فما کان شکرک قال حمدت اللہ علی
ما آتانی وسئلتہ الشکر علی ما اولانی وان یزیدنی مما اعطانی حل ترجمہ شعبی سے منقول ہے کہ کہا علی نے
کہ مجھکو رسول خدا نے فرمایا کہ مرحبا واسطے مسلمانون کے سردار کے اور پرہیزگارون کے امام کی علی سے پوچھا گیا
کہ آپ کا شکر کسقدر تھا (یعنی اس نعمت عظمیٰ پر) آپنے جواب مین فرمایا کہ حمد کی مین نے اللہ کی اوس نعمت پر کہ جو مجھکو
بخشی و سوال کیا مین نے اوس سے توفیق شکر کا اوپر اوس چیز کے کہ مجھکو اوسنے اولے قرار دیا ونیز سوال کیا
اس بات کا کہ مجھکو زیادہ دے اوس چیز سے کہ جو مجھکو عطا فرمائی ہے ونیز اسی جزو سادس کے صفحہ ۱۵۳ مین
مرقوم ہے علی امام البررۃ و قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ و مخذول من خذلہ
الخ ترجمہ علی امام ہے نیکون کا اور قتل کرنیوالا ہے فاسقون کا منصور ہے جو شخص کہ اوسکی نصرت کرے
و مخذول ہوویگا ایسا شخص کہ اوسکی مدد کرنا چھوڑ دے ونیز کتاب حلیۃ الاولیاء تالیف حافظ
ابو نعیم ترجمہ [illegible] باب مین باسناد مندرجہ یہ حدیث لکھی ہے [illegible]

ربّ العالمین عهد الیّ عهداً فی علی بن ابیطالب فقال انّه رایة الهدی و منار الایمان و امام اولیائی و نور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علیّ بن ابی طالب امینی غداً فی القیمة و صاحب رایتی فی القیمة علی مفاتیح خزائن رحمة ربّی

ترجمہ [illegible] پروردگار عالم نے عہد کیا مجھسے علی ابن ابیطالب کے باب میں اور فرمایا کہ تحقیق وہ نشان ہدایت کا ہے اور [illegible] امام ہے میرے دوستون کا اور نور ہے اُن سب لوگون کا کہ جو میری اطاعت کریں اے ابو برزہ علی بن ابیطالب [illegible] کل کے دن قیامت مین اور صاحب ہے میرے رایت کا (یعنی لواے حمد کا) قیامت مین علی کے [illegible] پروردگار کے رحمت کے خزانون کی انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خدا کے دوست ہیں اونکے علی بن ابیطالب امام ہیں اور جو دشمن ہیں وہ آپکی امامت کا ہرگز تسلیم کریں و نیز اسی کتاب حلیۃ الاولیا مین بعد اوسکے بلا فاصلہ یہ دوسری حدیث باسناد مندرجہ منقول ہے عن ابی برزة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عهد الیّ فی علیّ عهداً فقلت یا ربّ بیّنه لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال انّ علیّاً رایة الهدی و امام اولیائی و نور من اطاعنی و هو الکلمة الّتی الزمتها المتقین من احبّه احبّنی و من ابغضه ابغضنی فبشّره بذلک فجاء علیّ فبشّرته فقال یا رسول الله انا عبد الله و فی قبضته فان یعذّبنی فبذنبی و ان یتمّ لی الّذی بشّرتنی به فالله اولی بی قال قلت اللهمّ اجل قلبه و اجعل ربیعه الایمان فقال الله قد فعلت به ذلک ثمّ انّه رفع الیّ انّه مختصّه من البلاء بشیء لم یخص به احداً من اصحابی فقلت یا ربّ اخی و صاحبی فقال انّ هذا شیء قد سبق انّه مبتلیٰ و مبتلیٰ به ترجمہ ابو برزہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق عہد کیا اللہ نے مجھسے علی [illegible] مین نے کہا کہ اے میرے پروردگار بیان کر تو اوس عہد کو میرے واسطے پس فرمایا حق سبحانہ و تعالیٰ نے [illegible] مین نے کہا کہ مین سنتا ہون پس فرمایا حق سبحانہ و تعالیٰ نے کہ تحقیق علی نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستون کا اور نور ہے اوس شخص کا کہ جو میری اطاعت کرے اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ لازم کردیا ہے مین نے

اوسکو پرہیزگارون پر جو شخص کہ اوسکو دوست رکھی وہ مجھکو دوست رکھتا ہی اور جو شخص کہ اوسکو دشمن رکھے وہ مجھکو دشمن رکھتا ہے
پس بشارت دے تو اوسکو ساتھ اس امر کے پس آئے علی پس بشارت دی مین نے اونکو پس انھون نے کہا کہ مین بندہ خدا
مین بندہ ہون خدا کا اور اوسکے قبضہ قدرت مین ہون پس اگر مجھکو عذاب کرے تو میرے گناہ کے سبب سے ہوا اور اگر پوری کرے
میرے واسطے یہ بشارت کہ جسکی مجھکو آپنے خبر دی ہے تو اللہ اولے ہی ساتھ میرے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین نے
کہا کہ بار خدایا روشن کر تو اوسکے دل کو اور گردان تو اوسکو بہار ایمان کی پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ تحقیق کیا مین نے
اوسکے ساتھ ایسا ہی بعد اوسکے مجھکو اس بات کی خبر دی کہ تحقیق وہی مختص ہے بلاؤن مین سے ساتھ ایسی چیز کے
کہ کوئی شخص میرے اصحاب مین سے اوسکے ساتھ مخصوص نہین ہوا پس مین نے کہا کہ ای پروردگار یہ میرا بھائی
و میرا صاحب ہے پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے کہ تحقیق یہ ایسی چیز ہے کہ سبقت پہلے ہی ختم ہو چکا ہے کہ تحقیق وہی
مبتلا ہوگا بلاؤن مین اور لوگون کا اوسکے سبب سے امتحان کیا جائیگا انتہی اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ حق سبحانہ
وتعالی نے علی بن ابیطالب کو اپنے دوستون کا امام قرار دیا ہے پس جو شخص کہ آپ کی امامت کو تسلیم نہ کریگا وہ بلا شبہ
بیشک دشمن خدا ہے چونکہ حلیۃ الاولیا سے یہ قلمی ہے لہذا انھون کا نشان صفحے نہین لکھا مین ترجمہ
علی بن ابیطالب مین نہایت آسانی کے ساتھ یہ دونون حدیثین اس کتاب کے ہر نسخے مین ملسکتی ہین اور ظاہر ہے
کہ ان احادیث سے حق مثل آفتاب کے روشن ہے کچھ ضرورت تفصیل تبیین کی نہین ہے **شعلہ بست وسوم**
اثبات امامت ائمہ اہلبیت رسالت مین ہمارے یہانکے خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بکرات ومرات
جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ علی بن ابیطالب کی اولاد مین سے ائمہ ہدایت ہونگے کہ انکی اطاعت سب پر واجب
و بتاکید تمام سب سے اس بات پر عہد وپیمان محکم لیا ہے کہ علی ابن ابیطالب اور انکی اولاد سے جو امام ہونگے انسب کو
امام واجب الاطاعت سمجھین اور انکی اطاعت کرین لہذا اب ہم اس امر کو بھی یہان سنیون کی کتابون سے
ثابت کرتے ہین چنانچہ جو خطبہ غدیر کہ ہمنے شعلہ بست ویکم مین کتاب توضیح الدلائل سید شہاب الدین احمد سے علی النقل فی
عنوانات الانوار نقل کیا ہے اوس مین امامت اہلبیت عصمت وطہارت وعترت رسالت جس وضاحت کے ساتھ
لکھی ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہین و نیز امام حدیث و نیز کتاب **مودۃ القربی چاپ مذکور کے**
مودۃ ثانیہ صفحہ ۱۱ مین یہ **حدیث** لکھی ہے **وعن محمد بن الحنفیہ عن ابیہ علی علیہ السلام**

ابن [illegible] ثم يوماً اذا دخل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فنظر الى فحركني برجله
وقال لي قم يفديك ابي وامي فان جبرئيل اتاني فقال بشر هذا بان الله تعالى
جعل الائمة من ولده وان الله تعالى يغفر له ولذريته ولشيعته ولمحبه وان من طعن
[illegible] في البحار رحمہ [illegible] نے اپنے والد ماجد علیؑ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ مین ایک دن تھا
ناگاہ رسول خدا تشریف لائے اور مجھکو دیکھا پس اپنے پاؤن سے مجھکو حرکت دی اور مجھسے فرمایا کہ اٹھو میرے باپ
[illegible] تمپر فدا ہون تحقیق جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ بشارت دو اسکو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق اللہ تعالی
نے [illegible] امامون کو اسکی اولاد سے اور تحقیق اللہ تعالی نے اسکو بخشدیا اور اسکی ذریت کو بخشدیا اور اسکے شیعون کو بخشدیا
اور اسکے دوستون کو بخشدیا اور تحقیق جو شخص کہ اسپر طعن کرے اور اسکا حق منع کرے وہ آتش جہنم
مین ہوگا [illegible] علیہم السلام کی حقیت بھی بخوبی ثابت ہوگئی اور غاصبان حق جناب امیر المومنین
[illegible] معلوم ہوگیا اور شیعون کا ناجی ہونا باحسن وجوہ ظاہر ہوگیا فالحمد للہ علی ذلک ونیز اسی
[illegible] مین یہ حدیث ہے وعنہ ایضاً علیہ السلام قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ اشرف على الدنيا فاختارني على رجال العالمين ثم اطلع الثانية
فاختارك على رجال العالمين ثم اطلع الثالثة فاختار الائمة من ولدك على رجال
العالمين ثم اطلع الرابعة فاختار فاطمة على نساء العالمين ترجمہ اور انھین امیر المومنین علیؑ سے یہ حدیث
منقول ہے [illegible] رسول خدا نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پہلے مرتبہ تمام عالم کے مردون پر مجھکو اختیار کیا یعنی منتخب
برگزیدہ کیا [illegible] دوسرے مرتبہ تمام عالم کے مردون پر تجھکو اختیار کیا بعد اسکے تیسرے مرتبہ تمام عالم
کے مردون پر [illegible] امامون کو اختیار کیا جو تیری اولاد سے ہونگے بعد اسکے چوتھی مرتبہ تمام دنیا کی عورتون پر فاطمہ کو اختیار
کیا [illegible] ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا تمام عالم سے افضل ومنتخب وبرگزیدہ ہین پس اس سے
آپکی افضلیت [illegible] وسید المرسلین وخاتم النبیین ہونا ثابت ہے اور بعد آپکے جناب امیر مثل آپکے ہین پس
[illegible] ثابت ہوئی آپکی امامت وخلافت بلا فصل اور بعد جناب امیر کے ائمہ اہلبیت علیہم السلام منتخب وبرگزیدہ وافضل
الخلق ہین [illegible] ثابت ہوگئی امامت ان حضرات معصومین کی وہو المقصود اور جناب سیدہ علیہا السلام کا

تمام دنیا کی عورتوں سے اسطرح منتخب و برگزیدہ و افضل ہونا ثابت ہو کہ کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں یہانتک کہ
حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپکی والدہ ماجدہ بھی اور یہی مذہب ہے
شیعہ امامیہ اثناعشریہ کثرہم اللہ فی البریہ کا و نیز کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم کے مجلد اول ترجمہ
علی بن ابیطالب کے اواخر مین یہ حدیث ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم من سرہ ان یحیی حیاتی ویموت مماتی ویسکن
جنۃ عدن غرسہا ربی فلیوال علیا من بعدی ولیوال ولیہ ولیقتد
بالائمۃ من بعدہ فانہم عترتی خلقوا من طینتی رزقوا فہما وعلما وویل للمکذبین بفضلہم
من امتی القاطعین فیہم صلتی لا انالہم اللہ شفاعتی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے نقل ہے
کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ مثل میری حیات کے زندہ رہے اور مثل میری
موت کے مرے اور ساکن ہو ایسی بہشت جاودان مین کہ اوسکے درختوں کو میرے پروردگار نے نصب کیا ہے
تو اسکو چاہیے کہ دوست رکھے علی کو میرے بعد اور چاہیے کہ دوست رکھے اوسکے دوست کو اور چاہیے کہ
پیروی کرے امامون کی کہ بعد علی کے ہونگے پس وہ ائمہ میری عترت مین پیدا کیے گئے ہین میری طینت سے
عطا کیا گیا ہے اونکو فہم اور علم عذاب ہے اونکی فضیلت کی تکذیب کرنے والون پر میری امت مین سے قطع کرنے
والون پر ان امون کے باب مین میرے صلہ رحم کو نہ پہونچاویگا اونکو اللہ میری شفاعت انتہیٰ یہ حدیث ہر
جہت کو حقیت مذہب امامیہ اثناعشریہ ثابت ہے وہ محتاج بیان نہین الغرض حضرات سنیہ سے جو اس مقام پر فقط
اسقدر پوچھتے ہین کہ آپکے شیخ بخاری صاحب جو فضل ائمہ معصومین علیہم السلام کی [illegible] حضرت امام جعفر
صادق کی خصوصاً منکر تھے کہ اونکی طرف سے شک و ریب رکھتے تھے اور کوئی حدیث جناب [illegible]
روایت سے اپنی صحیح مین نہین لکھی وہ ویل للمکذبین بفضلہم سے کیونکر خارج ہو جاوینگے و [illegible]
اثبات [illegible] و ائمہ اثناعشر علیہم السلام بس محتاج بیان نہین ہے [illegible]
[illegible] اسمار [illegible] کہ اونکے لکھے ہوئے ہین اور کسی سنی کو مجال گفتار [illegible] نہین ہے [illegible]
ذیل مین [illegible] کرسکے ہین کہ جو [illegible] اہل سنت جماعت [illegible]

اور بجز سوا ان اسماے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے اور لوگ مراد نہیں ہو سکتے اور خود سنی اونکی تطبیق میں حیران و پریشان
ہیں سب سے بڑھ کر ہم بعون اللہ تعالیٰ ایک حدیث ایسی لکھتے ہیں کہ اوس میں تفصیل اسماے مبارکہ ائمہ معصومین زبان معجز
بیان مخبر صادق سے منقول ہے وہ فور ہے کتاب مودۃ القربیٰ چھاپ مذکور الصدر کے صفحہ ۱۱۵ میں
یہ حدیث لکھی ہے۔ الاعمش قال حدثنی الحارث وسعید بن البشیر عن علی بن ابی
طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا ناز لکم علی الحوض وانت یا علی
الساقی والحسن یا الحسین الامر وعلی بن الحسین الفاطر ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد
السائق وموسی بن جعفر محصی المحبین والمبغضین قامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اهل الجنة الی درجاتهم وعلی بن محمد خطیب یزوجهم حور العین والحسن بن علی اهل
والمهادی شفیع حیث لا یاذن الامن اشارة فیه خفی چونکہ یہ کتاب غلط بہت چھپی ہے
اور یہ حدیث تو اشد غلط تھی کہ اوسکا ترجمہ ممکن نہ تھا لہذا میں نے ایک نسخہ قلمی سے اسکی تصحیح کی اور یہ حدیث
صحیح یہ ہے الاعمش قال حدثنی ابو اسحٰق عن الحارث وسعد بن بشیر عن
علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ انا واردکم علی الحوض وانت یا علی
الساقی والحسن الذائد والحسین الامر وعلی بن الحسین الفارط ومحمد بن علی
الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر محصی المحبین والمبغضین وقامع
المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد بن علی منزل اهل الجنة
فی درجاتهم وعلی بن محمد خطیب الشیعة یزوجهم الحور العین والحسن بن علی
سراج اهل الجنة یستضیئون به والهادی المهدی شفیعهم یوم القیمة
حیث لا یاذن الا لمن یشاء ویرضیٰ ترجمہ اعمش نے ابو اسحاق سے اوسنے حارث سے اور سعد بن بشیر سے
اونہوں نے علی بن ابیطالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میں پہلے تمسے وارد ہونگا
حوض کوثر پر اور تو اے علی ساقی ہوگا اور حسن دور کرنے والا ہوگا دشمنوں کا اوس حوض سے اور حسین حکم کرنیوالا
ہوگا ... علی بن الحسین پیشرو ہوگا اور محمد بن علی برانگیختہ کرنے والا ہوگا لوگوں کا اور جعفر بن محمد لیجانے والا ہوگا

لوگون کا حوض پر اور موسے بن جعفر شمار کرنیوالا ہوگا دوستونکا اور دشمنون کا اور مار کے نکال دینے والا ہوگا منافقونکا
اور علی بن موسے زینت دینیے والا ہوگا مومنون کا اور محمد بن علی اوتارنے والا ہوگا اہل بہشت کا اونکے درجون مین
اور علی بن محمد خطبہ پڑھنے والا ہوگا شیعون کا کہ نکاح کریگا ونکا حورعین کے ساتھ اور حسن بن علی چراغ ہوگا اہل بہشت کا
کہ اوس سے روشنی پاینگے اور ہادی مہدی شفیع ہوگا اونکا (یعنی مومنون کا) قیامت کے دن اس حیثیت سے کہ نہ اجازت
دیگا وہ مگر جس شخص کو کہ چاہیگا اور اوس سے راضی ہوگا انتہی اس حدیث مبارک سے حقیت مذہب امامیہ اثنا عشریہ
جسطرح پر ظاہر و عیان ہے اوسکے لیے حاجت بیان نہین عیان را چہ بیان ونیز اسکی شاہد اسی کتاب مین اور چند حدیثین
ہین چنانچہ صفحہ ۴۳ مین یہ حدیث ہے وعن اصبغ بن نباتۃ عن عبد اللہ بن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ
من ولد الحسین مطھرون ومعصومون ترجمہ اصبغ بن نباتہ نے عبد اللہ
بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا کہ مین نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ مین اور علی اور حسن
اور حسین اور نو اولاد حسین مین سے مطہر اور معصوم ہین انتہی ظاہر ہے کہ سوا امام منصوص کے اور کوئی بعد نبی معصوم
نہین ہو سکتا ونیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے وعن عنایۃ بن ربعی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید النبیین وعلی سید الوصیین ان
اوصیائی بعدی اثنا عشر اولھم علی واخرھم القائم ترجمہ عنایہ بن ربعی سے منقول ہے کہ جناب سرور خدا نے
فرمایا کہ مین سردار نبیونکا ہون اور علی سردار وصیونکا ہے تحقیق اوصیا میرے بعد بارہ ہین اول اونکا علی ہے
اور آخر اونکا قائم ہے (یعنی مہدی دین) ونیز بعد اوسکے بلا فاصلہ یہ حدیث ہے عن علی
علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احب ان یرکب سفینۃ
النجاۃ ویتمسک بالعروۃ الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیا بعدی ولیعاد عدوہ
ولیاتم بائمۃ الھداۃ من ولدہ فانھم خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی خلقہ
بعدی وسادۃ امتی وقادۃ الاتقیاء الی الجنۃ حزبھم
حزبی وحزب اعدائھم حزب الشیطان ترجمہ اور علی علیہ السلام سے منقول ہے

کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص دوست رکھے اس بات کو کہ سوار ہو کشتی نجات پر اور تمسک کرے ساتھ عروۃ وثقی کے اور پناہ
ساتھ خدا کی رسی کے کہ جو مستحکم ہے پس چاہیے کہ دوست رکھے علی کو میرے بعد اور دشمن رکھے اوسکے دشمن کو اور چاہیے
کہ امامت قبول کرے ایسے اماموں کی کہ جو ہدایت کرنے والے ہونگے اوسکی اولاد میں سے پس تحقیق وہی ائمہ میرے
خلفا ہیں میرے بعد اور میرے اوصیا ہیں اور حجت ہیں خدا کی اوسکی خلق پر میرے بعد اور سردار ہیں میری امت کے اور لیجانے
والے ہیں پرہیزگاروں کے طرف جنت کی گروہ اونکا میرا گروہ ہے اور گروہ اونکے دشمنوں کا گروہ شیطان کا ہے انتہی
اور بہت سی حدیثیں اسی مضمون کی اس کتاب میں موجود ہیں مگر میں نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی جو حدیث کہ میں نے
آخر میں لکھی ہے اوس سے ایک فائدہ جلیلہ یہ حاصل ہوا ہے کہ ثابت ہو گیا کہ حدیث خلفاے اثنا عشر جو سنیوں کے صحاح میں
مشہور و معروف ہے اوس سے مراد ہمارے ہی ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے صاف صاف
فرمایا ہے فانھم خلفائی من بعدی یعنی وہ لوگ میرے خلفا ہیں میرے بعد اب یہ عبد ذلیل بعون الملک
الجلیل اس عدد مبارک اثنا عشر کے چند معارف وحقائق و دقائق بقدر اپنے فہم و وسعت مقام کے بیان کرتا ہے
اول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بارہ حرف ہیں دوم محمد رسول اللہ میں بارہ حرف ہیں اور ظاہر ہے کہ یہی دونوں کلمہ
طیبہ بنای دین اسلام ہیں سوم الدین الاسلام میں بھی بارہ حرف ہیں اور ان دونوں لفظوں پر الف اور لام آتے ہیں ایک
نکتہ لطیف یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے جو فرمایا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اس آیہ کریمہ میں بھی لفظ دین اسلام دونوں
معرف بالف ولام ہیں چہارم لفظ امیر المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں پنجم امام المسلمین میں بھی بارہ حرف ہیں اور ائمۃ
المسلمین میں بھی ششم امام المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں اور ائمۃ المومنین میں بھی ہفتم حامل کتاب اللہ میں بارہ حرف
ہیں اور حافظ کتاب اللہ میں بھی اور چونکہ حامل کی جمع حملۃ ہے اور حافظ کی جمع حفظۃ آتی ہے لہذا ممکن ہے کہ حملۃ کتاب اللہ اور
حفظۃ کتاب اللہ کہا جاے دیکھیے کہ ان الفاظ میں بھی بارہ حرف ہیں اور مفسر کتاب اللہ میں بھی بارہ حرف ہیں اور اس نکتہ میں اشارہ
لطیف ہے طرف حدیث ثقلین کے پس یہی حضرات حامل وحافظ و مفسر کتاب اللہ ہیں ہشتم عترت رسول اللہ میں بارہ
حرف ہیں اور یہ نکتہ مبین و مصدق و مکمل ہے نکتہ ہفتم کا نہم قائد المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں اور قائد کی جمع قادہ ہے
اور قادۃ المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں دہم سادۃ المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں یازدہم شفیع المذنبین میں بھی بارہ حرف ہیں
دوازدہم شفعاء یوم محشر میں بھی بارہ حرف ہیں سیزدہم حجج اللہ تعالی میں بارہ حرف ہیں چہاردہم

اسباط بنی اسرائیل بارہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا **پانزدہم** نقبا بنی
اسرائیل بارہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے سورہ مائدہ مین فرمایا ہی وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبا **شانزدہم** مرا بنی اسمٰعیل
بھی بارہ ہین چنانچہ سفر اول توریت کہ جو کتاب التولید کہلاتا ہی جسکا ترجمہ جو مرزاپور مین بزبان اردو نسخۂ عیسوی
مین چھپا ہی اوسکے سترھوین باب مین یہ عبارت ہی **عبارت ترجمہ توریت** اور اسمٰعیل کے حق مین مین نے تیری سنی
دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے
انتہی یہ خطاب ہے حق سبحانہ تعالی کا حضرت ابراہیم سے **ہفدہم** حضرت حواریین حضرت عیسی بارہ ہین **ہیجدہم**
اثنا عشر خلیفہ ہین اور اثنا عشر امیر ہین بھی بارہ حرف ہین اور صحاح اہل سنت مین یہ حدیث بالفاظ مختلفہ مشہور و معروف
ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ یا بارہ امیر ہونگے اور عجب مطابقت ہی کہ اثنا عشر نقیبا مین بھی بارہ
حرف ہین **نوزدہم** احادیث اثنا عشر خلیفہ مین صحاح اہل سنت وجماعت مین منقول ہی کہ سب قریش مین سے ہونگے
چنانچہ صحیح مسلم مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کی جلد ثانی ص ۱۱۹ مین یہ حدیث لکھی ہے
لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش
ترجمہ ہمیشہ دین قائم رہیگا یہانتک کہ برپا ہو قیامت اور ہوئین تمہارے اوپر بارہ خلیفہ کہ وہ سب قریش مین سے
ہون انتہی اور اسکے سوا اور بھی بہت سی حدیثین صحاح مین موجود ہین اس مضمون کی کہ جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ خلفا و امرا و ائمہ سوا قریش کی اور کسی قوم و قبیلہ سے نہین ہو سکتے چنانچہ صحیح بخاری مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ
مجلد چہارم کے صفحہ ۴۴ مین یہ حدیث ہی حدثنا احمد بن یونس حدثنا عاصم بن
محمد سمعت ابی یقول قال ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ہذا
الامر فی قریش ما بقی منہم اثنان ترجمہ بخاری نے باسناد مندرجہ متن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا یہ امر (یعنی امارت وخلافت وامامت) قریش مین جب تک کہ باقی
رہینگے اونمین سے دو شخص بھی انتہی بیستم اسمین ایک عجیب وغریب نکتہ لطیف و دقیق ہے لعلکم تعقلون وہ
یہ ہے کہ تواریخ وکتب معتبرہ اہل سنت وجماعت اس بات پر شاہد ہین کہ حضرت نضر بن کنانہ کی اولاد قریشی
ہین نہ غیر چنانچہ تاریخ روضۃ الاحباب مطبوعہ مطبع انوار محمدی کے صفحہ ۴۳ مین

منقول ہے و ما نضر گویند قریش لقب وی است منقول است کہ سگان مکہ را عم این بود کہ قریش ایشانند و سائر
فرزندان نضر را قریش نمی گویند تا آنکہ نزد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدند و ازان سرور سوال کردند
کہ قریش کیانند گفت فرزندان نضر بن کنانہ **انتہی موضع الحاجہ** پس غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت نضر بن
کنانہ کے بیٹے مالک تھے اور اونکے حضرت فہر اور اونکے حضرت غالب اور اونکے حضرت لوی اور اونکے حضرت
کعب اور اونکے حضرت مرہ اور اونکے حضرت کلاب اور اونکے حضرت قصی اور اونکے حضرت عبد مناف اور اونکے
حضرت ہاشم اور اونکے حضرت عبدالمطلب اور اونکے حضرت عبداللہ والد ماجد جناب رسول خدا پس حضرت
مالک بن نضر سے حضرت عبداللہ تک یہ بارہ بزرگ قبل جناب رسول خدا ہیں اور بعد آپ کے بھی بارہ امام معصوم
ہیں پس دائرہ قریش کے لیے آپ مثل مرکز کے ہیں در جہت اعلی میں حضرت نضر بن کنانہ ہیں در جہت اسفل میں
قیامت ہی اور یہ امر مسلم ہے کہ مرکز سے محیط تک جسقدر خطوط کھینچے جاتے ہیں سب برابر ہوتے ہیں لہذا علو و سفل
کی دونون خط برابر ہوگئے اب باقی رہا اثبات خلافت و وصایت بزرگان ماقبل پس شیعہ و سنی میں اس باب میں
اختلاف ہے سنی کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا کے آبا و اجداد معاذ اللہ کافر و بت پرست تھے اور شیعہ کہتے
ہیں کہ معاذ اللہ منہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسا نور پاک اصلاب نجسہ مشرکین سے ارحام نجسہ مشرکات کی طرف منتقل ہو
بلکہ حضرت آدم و حوا سے حضرت عبداللہ و آمنہ تک سب آبا و امہات جناب رسول خدا موحد و دین حق پر تھے
اور ہمیشہ اس نور پاک کا مقر و مامن اصلاب طاہرہ میں رہا ہے اور اونسے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوا ہے
و نیز اون لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عبدالمطلب تک امر خلافت و وصایت مستمر رہا ہے
اور آپ کے آبائے طاہرین میں سے ہر شخص اپنے بزرگ ماقبل کا خلیفہ و وصی و جانشین ہوتا آیا ہے چونکہ حضرت
عبداللہ کا انتقال اپنے والد ماجد کے سامنے ہوا لہذا حضرت عبدالمطلب سے یہ امر حضرت ابوطالب کی طرف
منتقل ہوا اور حضرات سنیہ نہ خدا سے ڈرتے ہیں نہ رسول سے شرم کرتے ہیں بلکہ حضرت ابوطالب و حضرت
عبداللہ و حضرت عبدالمطلب و حضرت ہاشم ان سب بزرگون کو کافر و مشرک و بت پرست سمجھتے ہیں حالانکہ حق جل شانہ
و تعالی فرماتا ہے کہ انما المشرکون نجس اور خود اون لوگون کی کتب معتبرہ و تواریخ و احادیث و تفاسیر میں جو ان
بزرگون کے حالات لکھے ہوئے ہیں وہ صاف صاف اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ حضرات سب موحد و

خدا پرست تھے اور حضرات سنیہ کے اس مغالطہ کے دو سبب ہیں **اول** یہ کہ بسبب غلبہ کفار و مشرکین یہ حضرات اکثر تقیہ
کرتے تھے۔ اور چونکہ سنی تقیہ کے قائل نہیں ہیں لہذا یہ امر اون پر مشتبہ ہو گیا ہے **دوم** یہ کہ چونکہ اونکے خلفائے
ثلثہ کے اکثر آباؤ اجداد مشرک و بت پرست تھے لہذا یہ تہمت اونھون نے ہمارے حضرت کے آبا طاہرین کے اوپر بھی لگائی ہے یہ بحث
بہت طویل ہے اور اس مقام میں اوسکے لکھنے کی گنجایش نہیں ورنہ اونکے کتب معتبرہ سے اسکا اثبات باحسن وجوہ ممکن ہے چنانچہ
حضرت ابوطالب نے جیسی حفاظت و حمایت و صیانت جناب رسول خدا کی کفار مکہ سے کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے کہ اپنی جان تک
دریغ نہیں کی باوصف کفر و شرک یہ کیونکر ممکن تھا ابولہب ملعون بھی تو آپکا حقیقی چچا تھا پس ظاہر ہے کہ وہ شقی کسقدر آپسے
عداوت کرتا تھا اور وہ اور اوسکی جورو حمالۃ الحطب کہ جسکا ام جمیل نام تھا یہ دونون کسقدر آپ کو ایذا دیتے تھے
اوسکی صدہا اشعار حضرت ابوطالب کے آپکی مدح و ثنا و تصدیق رسالت و نبوت اور آپکی حفاظت و حمایت و اعانت
وصیت میں کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت میں موجود ہیں لیکن حضرات سنیہ بسبب تقلید مذہب آبائی اون دلائل واضحہ پر
مطلق توجہ نہیں کرتے پس جب اونکا یہ حال ہے تو امر خلافت و وصایت اونکے یہان کیون محفوظ رہنے لگا اور
اثبات کا وہ کیون اہتمام کرنے لگے تھے حق سبحانہ و تعالی نے اتماماً للحجہ کلمہ حق کو اونکی زبان پر بھی جاری کر دیا ہے
چنانچہ اسی مبحث غدیر کے شروع میں اونکی چند کتب معتبرہ سے اس امر کو ہم ثابت کر چکے ہین کہ انبیائے سلف کا
یہ طریقہ اور دستور مستمرہ رہا ہے کہ اپنی زندگی میں کسی شخص کو اپنی اولاد یا غیر اپنی اولاد میں سے اپنا ولیعہد و
خلیفہ و وصی و جانشین مقرر فرما دیتے تھے اور اس سلسلہ مبارکہ میں اکثر ہمارے حضرت کے آبائے طاہرین
ہین اور یہان ہم ایک عجیب و غریب بات لکھتے ہین اور وہ یہ ہے کہ تاریخ کامل ابن اثیر مطبوع مطبع
ذات التحریر مصر کے حاشیہ پر تاریخ مروج الذہب مسعودی چڑھی ہوئی ہے اوسکے
ص ۴۲ میں یہ عبارت ہے وان شیثاً واقع امرأته فحملت بانوش فانتقل النور الیها
حتی اذا وضعته لاح النور علیه فلما بلغ الوصاة اوعز الیه شیث فی شان الودیعة
وعرفه شانها وانها شرفهم وکرمهم واوعز الیه ان ینبه ولده علی حقیقة
هذا الشرف وکبر محله وان ینبهوا اولادهم علیه ویجعل ذلك فیهم وصیة منتقلة
ما دام النسل فکانت الوصیة جاریة تنتقل من قرن الی قرن الی ان

اَدّی اللہ النور الی عبد المطلب وولدہ عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ اور تحقیق شیث نے اپنی زوجہ سے صحبت کی پس وہ حاملہ ہوئین ساتھ انوش کے پس منتقل ہوا نور
محمدی اونکی طرف پس جسوقت کہ انوش پیدا ہوئے تو یہ نور اونمین روشن ہوا پس جسوقت کہ وصیت کرنے کے وقت کو
پہونچے تو مبالغہ کیا اون سے شیث نے ودیعت (یعنی نور محمدی) کے باب مین اور اوسکا مرتبہ اور شان اونکو بتلا دیا اور اونکو
سمجھا دیا کہ یہ ودیعت باعث اونکے شرف وکرم کا ہے اور تاکید کی اونسے اس بات کی کہ اپنی اولاد کو اس شرف اور اس
محل کی بزرگی سے آگاہ کردین اور وہ لوگ اپنی اولاد کو اسپر مطلع کرین اور قرار دیا حضرت شیث نے اس امر کو اون
لوگون مین ایسی وصیت کہ وہ ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوا کرے جب تک کہ نسل باقی رہے پس وصیت
جاری رہی اور منتقل ہوا کی ایک قرن سے طرف دوسرے قرن کے یہانتک کہ پہونچا دیا اللہ نے نور کو عبد المطلب
اور بعد اونکے اونکے بیٹے عبد اللہ تک کہ جو والدین جناب رسول خدا کے انتہی پس اے اہل انصاف برائے خدا انصاف
کرو کہ جو لوگ ابًا عن جد انبیا علیہم السلام کے اوصیا ہون اور نور محمدی کی حقیقت سے بھی واقف ہون پس وہ لوگ
کافر ومشرک وبت پرست کیونکر ہوسکتے ہین اور نبوت جناب خاتم النبیین وسید المرسلین کا کیونکر انکار کرسکتے ہین اور
اقرار نبوت جناب رسالت مآب کے ساتھ انکار وحدانیت حق سبحانہ وتعالی کیونکر جمع ہوسکتا ہے پس ثابت ہوگیا
کہ سب آبا واجداد کرام حضرت خیر الانام موحد وخدا پرست وقائل نبوت علت غائی ممکنات جناب سرور کائنات تھے
اور وصایت بھی ایک کے دوسرے کو بالاستمرار ثابت ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ آبا واجداد جناب رسالت مآب
مین سے بعض انبیاء اللہ اور بعض اولیاء اللہ تھے اس سبب سے کہ وصی نبی کا سوا نبی یا ولی کے اور کوئی دوسرا شخص
نہین ہوسکتا ہے چہ جائکہ کافر ومشرک وبت پرست کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا پس ہرچند کہ مالک
بن نضر سے کہ جو جد قریش ہین حضرت عبد اللہ تک کسیکی نبوت ثابت نہین ہے مگر یہ امر بالیقین معلوم ہوگیا کہ یہ حضرات
نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن اوصیائے انبیاء علیہم السلام تھے اور وصایت وخلافت ایک ہی چیز ہے البتہ چونکہ حضرت
عبد اللہ کا انتقال اپنے والد ماجد کے سامنے ہوا لہذا اونکی وصایت ثابت نہین بلکہ اونکی جگہ اونکے برادر حقیقی حضرت
ابوطالب حضرت عبد المطلب کے وصی وخلیفہ ہوئے لہذا تعداد خلفائے اثنا عشر کہ جو قریش مین سے قبل جناب
رسول خدا تھے ہر طرح پوری ہوگئی بستم برج آسمان بارہ ہین اور اسمین یہ ایک عجیب نکتہ لطیفہ ہے کہ پہلا برج

سل ہی اور وہ برج شرف ہی اور پہلے امام جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں اور وہ حضرت
افضل ہیں ما بعد سے چنانچہ خود اہل سنت وجماعت کی کتب وصحاح معتبرہ میں یہ حدیث منقول ہی کہ الحسن و
الحسین سیدا شباب اهل الجنة وابوهما خیر منهما ہیں جب جناب علی مرتضی حسنین سے افضل ہوے
تو ائمہ ما بعد سے بدرجہ اولی آپ کی فضیلت ثابت ہوگی ہیں جب آفتاب برج حمل میں آتا ہے کہ جو پہلا برج ہے
تو اوسکو شرف حاصل ہوتا ہے اسی طرح ائمہ میں امامت کو پہلے امام کی سبب سے کہ جو ابو الائمہ ہیں شرف
حاصل ہوا اور بارھوان برج حوت ہی اور حوت کے معنی مچھلی کے ہیں اور احادیث معتبرہ کتب اہل سنت
وجماعت سے بھی ثابت ہی کہ حوت کی اوپر تمام دنیا وما فیہا قائم ہے اسی طرح بارھوین امام جناب مہدی دین
علیہ السلام ہیں اور آپ ہی کے وجود مبارک ومسعود کے سبب سے تمام دنیا قائم ہے اور جب آپکا قدم
درمیان میں نہ رہیگا تو دنیا بھی نہ رہیگی اور قیامت قائم ہو جائیگی **بست ویکم** سال کے مہینے بارہ ہیں اور
انھیں پر زمانے کا دارومدار ہے اسی طرح ہمارے ائمہ اثنا عشر پر بھی زمانے کا دارومدار ہی **بست ودوم**
ہر شب و روز کی ساعتین بارہ ہیں یعنی بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات ہوتی ہے اور اسمین ایک
عجب نکتہ دقیق ہے کہ کبھی دن بڑا ہو جاتا ہے اور کبھی رات پس جو زمانہ کہ رات کی درازی کا ہی اوس سے
غیبت امام اور جو زمانہ کہ دن کی درازی کا ہی اوس سے ظہور امام معصوم کے ساتھ تعبیر ہو سکتی ہے
بست وسوم بنی اسرائیل میں سے جن لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی وہ بارہ ہزار تھے
بست وچہارم جب حضرت موسی نے بحکم خدا پتھر پر اپنا عصا مارا تو اوس سے بارہ چشمے جاری ہوے
بست وپنجم جب حضرت موسی نے دریا پر اپنا عصا مارا تو اوس میں بارہ راستے ہو گئے اور یہ دونون
باتین اخیر کی موافق عدد اسباط بنی اسرائیل کے ہوئی تھین کہ جو ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے ہمعدد ہین
بست وششم یہ عجب نکتہ باریک ولطیف ہی کہ چونکہ حضرت امام حسین کی اولاد میں سے نو امام معصوم
ہوے ہیں لہذا اولاد حسین میں نو حرف ہیں اور اگر اسکو عربی کی ترکیب کے موافق ولد الحسین کہین تو
بھی نو حرف ہین ہر چند کہ طول بہت ہو گیا ہے لیکن مجھکو مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر سنیوں کی
کتابون سے اپنے ائمہ معصومین علیہم السلام کی تفصیل بھی لکھدون واضح ہو کہ اہل سنت وجماعت

کی تواریخ معتبرہ وتذکرہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے معلوم ہیں اور اسقدر معجزات وخرق عادات ان حضرات کے
انہیں سے ہوئے ہیں کہ انکے استیعاب کے لیے دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہیں ہوسکتے اور میں یہان بخوف طوالت
فقط کتاب شواہد النبوۃ ملا عبدالرحمن جامی سے ہر امام کے اسم مبارک اور ایک یا دو معجزون پر اکتفا کرتا ہون

اول ائمہ اثنا عشر وابو الائمہ جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب
علیہ السلام ہین اور انکا ذکر کتاب شواہد النبوۃ ملا جامی مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کے رکن سادس
۱۹۶ میں اسطرح ہے **امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ** وی امام اول است
از ائمہ اثنا عشر وکنیت وی رضی اللہ عنہ ابو الحسن وابوتراب است **انتہی**۔ غرض کہ فقط آپ کے معجزات وخرق
عادت سنیون کی کتابون میں اسقدر لکھے ہوئے ہیں کہ انکے استیعاب کے لیے ایک کتاب ضخیم چاہیے اور کتاب مذکور کے
صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۲۰۳ تک بھی بہت سے معجزات لکھے ہوئے ہیں لیکن بخوف طوالت میں یہان صرف دو
فقط دو معجزون پر جو یہ ہیں لکھے ہیں اکتفا کرتا ہون **عبارت ملا جامی**۔ وی را کرامت بسیار است **از انجملہ آنست**
کہ بروایات صحیحہ ثابت شدہ است کہ چون پاے مبارک بر رکاب می نہاد افتتاح تلاوت قرآن می کرد وچون پاے
دیگر بر رکاب می رسید وبر روایتی بر بالاے ستور راست می نشست ختم تمام میکرد **واز انجملہ آنست** کہ اسماء بنت
عمیس از فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ گفت درشبے کہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ بامن زفاف کرد از وے
بترسیدم زیرا کہ شنیدم کہ زمین با وے سخن می گفت بامداد آن را با رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکایت کردم پس
صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ دراز کرد پس سر بر آورد وگفت ای فاطمہ بشارت باد ترا بپاکیزگی نسل بدرستیکہ خدای تعالی
تفضیل نہاد شوہر ترا بر سائر خلائق وزمین را فرمود کہ باوی بگو خبر خود را وآنچہ بر روے زمین خواہد گذشت از مشرق
تا مغرب **انتہی** کیون حضرات سنیہ سواے امام واجب الاطاعت منصوب من اللہ ومن الرسول کے اور کسی کو یہ
قدرت وقوت معجزہ وکرامت حاصل ہوسکتی ہے کہ قرآن مجید کو اسقدر [illegible] پس یہ جناب قابل ہست
ہین یا وہ صاحب کہ جنکو بارہ برس میں سورہ بقر یاد ہوا انہوں نے [illegible] دوسرا معجزہ تو صریح ثابت کرتا ہے اس
بات کو کہ آپ تمام روے زمین کے حاکم وامام تھے اور سب پر آپکی اطاعت واجب تھی ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ [illegible]
اسقدر اخبار کو بحکم خداے تعالی آپ سے بیان کرتی ونیز اس فقرے سے کہ بدرستیکہ خدای تعالی تفضیل نہاد شوہر ترا

بر سارے خلائق افضلیت آپکی تمام خلق پر ثابت ہو گئی اور ظاہر ہے کہ افضلیت موجب استحقاق خلافت ہی **دوسرے**
امام ائمہ اثنا عشر میں حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ہیں اور اونکا ذکر کتاب مذکور کے ص
۲۱۳ مین اسطرح پر ہے **امیر المومنین حسن رضی اللہ تعالی عنہ** وی امام دوم است از ائمہ اثنا عشر رضی اللہ
عنہم کنیت وی ابو محمد است ولقب وی تقی و سید ولادت وی در مدینہ بود در نیمۂ رمضان سنہ ثلث من الہجرۃ و جبرئیل
علیہ السلام نام وی را بہدیہ پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آورد بر قطعہ از حریر بہشت نوشتہ و شبیہ ترین مردمان بود
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از سینہ تا بفرق سر **انتہی** اور آپکے ذیل **معجزات** مین ص ۲۱۵ مین لکھا ہے
و از انجملہ آنست کہ روزے با یکے از اولاد زبیر رضی اللہ عنہ در سفرے بودند در نخلستانی کہ خشک شدہ بود فرود
آمدند برائے امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ در پاے یک نخلہ فرش انداختند و برای زبیری رضی اللہ عنہ در پاے نخلۂ دیگر
زبیری رضی اللہ عنہ گفت کاش برین نخلہ خرماے تر بودی تا بخوردمی امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ فرمود کہ خرماے تر میخواہی
زبیری رضی اللہ عنہ گفت آرے دست بدعا بر داشت و زیر لب چیزے گفت کہ کس ندانست فی الحال یک نخل سبز
شد و برگ بر آورد و خرماے تر بار آورد شتربانے کہ ہمراہ ایشان بود گفت کہ این سحر است واللہ امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
فرمود کہ این سحر نیست لیکن دعاے است مستجاب کہ از فرزند پیغمبرے واقع شدہ است پس بآن نخلہ بالا رفتند و آنچہ
بار آوردہ بود ببریدند ہمہ را کفایت کرد **تیسرے امام حضرت امام حسین شہید کربلا خامس آل
عبا علیہ السلام ہیں** اور اونکا ذکر ص ۲۱۶ مین اسطرح ہے **امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالی عنہ**
وی امام سوم است و ابو الائمہ است کنیت وی ابو عبد اللہ است و لقب وی شہید و سید ولادت وی در مدینہ
بود در سہ شنبہ چہارم ماہ شعبان سنہ اربع من الہجرۃ و گویند مدت حمل وی شش ماہ بودہ است و ہیچ فرزند شش ماہہ
نیامدہ است مگر وی و یحیی بن زکریا علیہما السلام **انتہی** اور آپکے ذیل **معجزات** مین ص ۲۱۶ مین لکھا ہے و از زید
بن ارقم آمدہ رضی اللہ عنہ کہ چون ابن زیاد فرمود کہ سر امیر المومنین حسین را رضی اللہ عنہ بر نیزہ کردہ در کوچہای کوفہ
بگردانیدند من در غرفہ خانہ خود بودم چون برابر من رسید از سر وے شنیدم کہ میخواند **ام حسبت ان اصحاب الکھف و
الرقیم کانوا من آیاتنا عجبا** در ہیبت موے بر اندام من برخاست ندا کردم کہ واللہ این **سر تست** یا ابن رسول اللہ
و امر تو عجیب است و عجیب تر آنکہ عمرو زہری رحمہما اللہ در مجلس **عبد الملک** بودند ولید پرسید کہ کدام از شما میدانید

که در روز قتل حسین رضی اللہ عنہ حال سنگہای بیت المقدس چہ بود زہری رحمہ اللہ گفت چنین بمن رسیدہ است کہ ہیچ سنگی را
برنداشتند کہ مگر در زیرا و خون تازہ یافتند و از دیگرے آرند کہ گفت چون حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید شد از آسمان خون
بارید و ہر چیزے کہ مارا بود پر خون شد و چند روز آسمان در چشم ما چون خون بستہ می نمود **چوتھے امام حضرت امام
زین العابدین علی ابن الحسین علیہما السلام ہیں** اور انکا ذکر ص ۲۲۰ میں اسطرح ہے **علی بن الحسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہما** وی امام چہارم است و کنیت وی ابو محمد است و ابو الحسن و ابو بکر نیز گفتہ اند و لقب وی سجاد
و زین العابدین است ولادت وی در مدینہ بودہ است **سنۃ ثلث و ثلثین من الہجرۃ و قیل سنۃ ست و ثلثین و قیل سنۃ**
ثمان و ثلثین و مادر وی شہربانو است دختر یزدجرد کہ از اولاد نوشیروان عادل است و وفات وی در ثامن عشر محرم بودہ در
سنہ اربع و تسعین و قیل سنۃ خمس و تسعین **انتہی** ملا جامی نے جواسے بیان کا ایک قول ضعیف لکھا ہے کہ آپکی کنیت ابو بکر بھی
تھی یہ شیعوں کے ہاں مسلم نہیں ہے اور آپکے ذیل معجزات میں بھی ص ۲۲۰ سے ص ۲۲۲ تک لکھا ہے **واز انجملہ انست**
چون بعد قتل امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ پیش علی بن الحسین آمد و گفت من عم توام و سن از تو بزرگ ترم
امامت سزاوار ترم سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بمن دہ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما گفت ای عم از خدای تعالیٰ بترس و
دعوی آنچہ حق تو نیست مکن دیگر بار محمد بن الحنفیہ مبالغہ کرد فرمود کہ ای عم بیا تا پیش حاکمی رویم کہ میان ما حکم کند گفت آن حاکم کیست
فرمود کہ حجر الاسود ہر دو پیش وے آمدند فرمود کہ ای عم سخن گو سخن گفت ہیچ جواب نیامد بعد ازان امام دست بدعا برداشت
و خدای تعالیٰ را باسماء عظام بخواند و طلب آن کرد کہ حجر الاسود را بسخن آورد پس روے بحجر الاسود کرد و گفت بحق آن خدای کہ
مواثیق بندگان خود را در تو نہادہ است کہ مارا خبر کن کہ امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق کیست حجر الاسود بجنبید
چنانکہ نزدیک بود کہ از جاے خود بیفتد و بزبان عربی فصیح گفت کہ ای محمد مسلم دار کہ امامت و وصایت بعد از حسین بن علی
حق علی بن الحسین است کیوں حضرات سنیہ کیا یہ بھی ممکن ہے کہ جو امام و خلیفہ آدمیوں کا بنایا ہوا ہو سنگ اسود اوسکی امامت
کی حقیقت کی گواہی دے کچھ تو خدا سے ڈرو اور اوسکے رسول سے شرم کرو آخر کہاں تک اپنے رسول کی عترت
طاہرہ کی حق تلفی کروگے **پانچویں امام حضرت امام محمد باقر بن علی ابن الحسین علیہم السلام
ہیں** اور انکا ذکر ص ۲۲۵ میں اسطرح ہے **محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم**
وے امام پنجم است کنیت وی ابو جعفر است و لقب وی باقر و سمی بذلک **لتبقرہ فی العلم و ہو التوسعہ فیہ**

مادر وی فاطمہ بود بنت الحسن بن علی رضی اللہ عنہما ولادت وی در مدینہ بود روز جمعہ سوم ماہ صفر سنہ سبع وخمسین من الہجرۃ
پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ بسہ سال و وفات وی در سنہ اربع عشر ومائۃ بود و سن وے آن وقت
پنجاہ وہفت بود و قبر وی در بقیع است نزدیک پدر وی وے گفتہ است کہ بر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ در آمدم
و بر وے سلام گفتم در وقتیکہ چشم وی پوشیدہ شدہ بود سلام مرا جواب داد و گفت تو کیستی گفتم من محمد بن علی بن الحسین
گفت ای فرزند من پیشتر آے پیشتر آمدم دست مرا بوسید پس میل کرد تا پاے مرا بوسد من دور شدم گفت ان رسول اللہ
صلعم یقرئک السلام[1] من گفتم وعلی رسول اللہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس گفتم این چون بودہ است
ای جابر گفت روزے با رسول اللہ بودم صلی اللہ علیہ وسلم مرا گفت ای جابر شاید کہ تو باقی تا آن وقتیکہ ملاقات کنی
با یکے از فرزندان من کہ وے را محمد بن علی بن الحسین گویند خدائے تعالی وے را نور وحکمت خواہد داد وے را از من سلام
برسان و در روایتے دیگر از جابر رضی اللہ عنہ چنین آمدہ است کہ گفت قال لی[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک
ان تبقی حتی تلقی ولدا لی من الحسین یقال لہ محمد یبقر علم الدین بقرا فاذا لقیتہ فاقرئہ منی السلام
و در بعض روایات چنین آمدہ است کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جابر را گفت کہ بقاے تو بعد از ملاقات وی اندکے خواہد بود
ہم دران چند روز جابر وفات کرد رضی اللہ عنہ **انتہی** اور آپ کے ذیل معجزات میں ص ۲۲۷ میں لکھا ہے وار انجملہ است
کہ دیگرے گفتہ است کہ با محمد بن علی رضی اللہ عنہما میان مکہ و مدینہ می رفتیم وے بر بغلہ سوار بود و من بر دراز گوشے ناگاہ دیدیم
کہ گرگے از بالاے کوہ فرود آمد تا نزدیک محمد بن علی رضی اللہ عنہما رسید وی بغلہ خود نگاہداشت و گرگ دست خود بر پیش
زین بغلہ نہاد و تا دیرے با وی سخن گفت و وی گوش میکرد پس آنگاہ گرگ گفت برو کہ چنان کردم کہ خواستی گرگ برفت
بمن گفت میدانی کہ گرگ با من چہ میگفت گفتم اللہ ورسولہ وابن رسولہ اعلم فرمود کہ وی گفت کہ جفت مرا درین کوہ درد زہ
سخت شدہ است دعا کن تا خداے تعالے ویرا خلاصی دہد و ہیچ تن را از نسل من بر شیعہ تو مسلط نگرداند من گفتم کہ

[1] تحقیق کہ رسول خدا آپکو سلام کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] فرمایا مجھسے رسول خدا نے کہ قریب ہے کہ تو زندہ رہے یہان تک کہ ملاقات کرے ایک فرزند کو [illegible] حسین میں سے کہ اوسکا نام محمد ہوگا کشادہ و فراخ کرے گا علم دین کو جیسا حق ہے کشادگی کا پس
[illegible] تو [illegible] اوسکو سلام کہدینا ۱۲ منہ

دعا کردم چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام میں اور آپ کا ذکر
ص ۲۳۲ میں سطر ۵ سے جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم
وی امام ششم است و کنیت وی ابو عبد اللہ است وقیل ابو اسمعیل و لقب مشہور الصادق مادر وے ام فروہ است
بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انتہی اور آپ کے شروع معجزات میں صفحہ ۲۳۳ میں لکھا ہے وے را
حقائق معارف و دقائق حکم که بر زبان مبارک وی گذشته اند مشہور است و در کتب اہل اسلام مسطور بنا بر آن ذکر بعضے
از کرامات و خوارق عادات که از وی ظاہر شدہ است اقتصار رود انتہی اور آپ کے ذیل معجزات میں ص ۲۳۰ میں
لکھا ہے وازانجملہ آنست که یکے گفته است که روزے با ابو عبد اللہ صادق رضی اللہ عنہ در مکہ می رفتیم ناگاہ بزنے رسیدیم
که پیش وی گاوے افتاده و مرده بود و آن زن با اطفال خود نزدیک آن گاو می گریستند صادق رضی اللہ عنہ از وی پرسید
که حال چیست گفت من و کودکان من ازین گاو و شیر وے معاش میگذرانیدیم و وے بمرد و من در کار خود حیرت
زده ام صادق رضی اللہ عنہ فرمود که میخواہی که خدائے تعالیٰ آن را زنده گرداند گفت با من سخریه میکنی با این مصیبتے که
مرا رسیده است فرمود سخریه نمیکنم بعد ازان دعا کرد و گاو را بپا زد زنده شد و از جا دوید و روان برخاست
صادق رضی اللہ عنہ میان مردم درآمد و آن زن ندانست که وے که بود انتہی کیوں حضرات سنیہ دیکھیے
بنا مردے امام سے بھی مردے کا زندہ کر دینا ممکن ہے و نیز ص ۲۳۹ میں ہے وازانجملہ آنست
که چون زید را رضی اللہ عنہ کشتند و بر دار کردند حکم بن عباس کلبی این دو بیت گفت صلبنا لکم زیدا علی
جذع نخلة ۰ ولم ار مهديا على الجذع يصلب ۰ وقستم بعثمان عليا
سفاهة ۰ وعثمان خير من علي واطيب ۰ چون این دو بیت بصادق رضی اللہ عنہ رسید
دست بدعا بر داشت و فرمود که اللهم ان كان عبدك كاذبا فسلط عليه كلبك بنی امیہ وی را بکوفه فرستادند
شیر وی را در راه بدرید چون آن خبر بصادق رسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ در سجدہ در افتاد و گفت الحمد للہ الذی

لہ ترجمہ اشعار سولی دی ہم نے تمہارے واسطے زید کو اوپر درخت خرما کے اور نہیں دیکھا ہم نے کسی ہدایت یافتہ کو
کہ درخت پر سولی دیا جاوے اور ملا دیا تم نے ساتھ عثمان کے علی کو بسبب حماقت کے اور عثمان بہتر تھا علی سے اور پاکیزہ تھا ۱۲ منہ

سے ترجمہ دعای صادق علیہ السلام بارخدایا اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے تو اس پر اپنے کتے کو مسلط کر دے ۱۲ منہ

الجفر نا ما وعدنا انتہی۔ [illegible] سے ان لوگوں کا کذب ثابت ہوا جو [illegible]
[illegible] کو ترجیح و تفضیل دیتے ہیں [illegible] حضرت [illegible] ڈرتے و نیز کے
[illegible] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ کلام [illegible] منقول ہے وکان صادق رضی اللہ
عنہ یقول علمنا غابر و مزبور و نکت فی القلوب و نقر فی الاسماع وان عندنا
الجفر الاحمر و جفر الابیض و مصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا وان عندنا الجامعۃ فیہا
جمیع ما یحتاج الناس الیہ فسئل عن تفسیر ھذا الکلام قال اما الغابر فعلم بما یکون
و اما المزبور فالعلم بما کان واما النکت فی القلوب فھو الالہام و اما النقر فی الاسماع
فحدیث الملائکۃ علیہم السلام یسمع کلامہم ولا یری اشخاصہم واما الجفر الاحمر فوعاء
فیہ سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولن یخرج حتی یقوم قائمنا اھل
البیت واما الجفر الابیض فوعاء فیہ توریت موسی و انجیل عیسی و زبور
داود و کتب اللہ الاولی واما مصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا ففیہ ما
یکون من حادث واسماء کل من یملک الی یوم القیمۃ واما الجامعۃ فھو کتاب
طولہ سبعون ذراعا املاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فلق فیہ وخط علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیدہ فیہ واللہ جمیع ما یحتاج
الناس الیہ الی یوم القیمۃ حتی ان فیہ ارش الخدش
والجلدۃ ونصف الجلدۃ۔ ترجمہ اور حضرت صادق فرماتے تھے کہ
علم ہمارا غابر ہے اور مزبور ہے اور نکتہ ہیں دلوں میں اور [illegible] کانوں میں اور تحقیق ہمارے پاس جفر سرخ ہے
[illegible] اور مصحف بی بی فاطمہ کا اور تحقیق ہمارے پاس جامعہ ہے اوس میں سب چیزیں ہیں کہ جنکی لوگوں کو
احتیاج ہوتی ہے [illegible] تفسیر اس کلام کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ لیکن غابر پس علم ہے آیندہ کا اور لیکن مزبور
پس علم ہے گذشتہ کا اور لیکن نکتہ دلوں میں پس وہ الہام ہے و لیکن [illegible] کانوں میں پس وہ باتیں ہیں
[illegible] کہ [illegible] سنا جاتا ہے اور انکی صورت نہیں دیکھی جاتی (یہ فرق ہے نبوت و امامت کا)

ولیکن جفر سرخ پس ایک غلاف ہے کہ اوسمین سلاح ہے رسول خدا کی اور ہرگز باہر نہ نکلیگی وہ یہانتک کہ ہم اہلبیت کا
قائم ہے (یعنی مہدی) ... وہ ظہور کریگی ولیکن جفر سفید پس وہ ایک ظرف ہے کہ اوسمین توریت ہے موسیٰ
کی اور انجیل ہے عیسیٰ کی اور زبور ہے داؤد کی اور کتابیں خدا کی ہیں کہ جو پہلے نازل ہوئی ہیں ولیکن مصحف فاطمہ کا پس
اوس میں وہ باتیں لکھی ہیں کہ جو آیندہ ہونگی اور نام ہیں کل بادشاہونکے جو قیامت تک ہونگے ولیکن جامعہ پس وہ ایک
کتاب ہے کہ طول اوسکا ستر گز ہے لکھوایا ہے اوسکو رسول خدا نے اپنے دہان مبارک سے اور لکھا ہے علی بن ابیطالب نے اور بخط
حضرت کی ... اپنے ہاتھ سے اوسمین واللہ کل وہ چیزیں ہیں کہ لوگوں کو اونکی احتیاج ہو روز قیامت تک یہانتک
کہ تحقیق اوسمین دیت ہے خدش کی اور ایک کوڑا مارنے کی اور نصف کوڑا مارنے کی **انتہی** کیون حضرات شیعہ آپ لوگون کو
کچھ علوم اہلبیت کا حال معلوم ہوا بالخصوص حضرت کو جناب رسول خدا نے قران سے حدیث ثقلین میں قرین کیا ہی گیا آپ
لوگ ... اب میں بھی یہ خیال کرسکتے ہیں کہ یہ علوم سوا رسول و آل رسول کے کہ جو ائمۃ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے
تمامتر ہیں اور کسی کے ... تصنع ہو سکتے ہیں حاشا وکلا پھر آپ ہی لوگ انصاف سے فرماویں کہ یہ حضرات قابل امامت
امت و خلافت رسول کے ہیں یا وہ شخص کہ جواب دیکا اللہ کرینگے منی نجات ان ... **هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون** ساتوین امام
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہیں اور آپ کا ذکر صواعق میں اس طرح ہے **موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ**
عنہما وہی امام ہشتم ہے کنیت وہی ابو الحسن ہے و ابو ابراہیم ... ایضا ولقب وہی کاظم **انتہی** اور آپکے
ذکر ... ت میں ص ۱۳۲ سطر ص ۲ ... لکھا ہے **وازانجملہ آنست** کہ در کتب معتبرہ از شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ
روایت کردہ است کہ گفتہ در سفر حج بقادسیہ رسیدم جوانی دیدم خوبروی گندم گون بالای جامہ ہای خود
پشمینہ پوشیدہ و شملہ بکتف خود زدہ و نعلین در پای کردہ و از میان مردان بیرون آمدہ و تنہا نشستہ با خود گفتم
این جوان از صوفیہ می نماید ہانا کہ می خواہد کہ درین راہ بر گردن مسلمانان بار باشد بروم و ویرا سرزنش کنم
تا زین بازایستد چون نزدیک رسیدم فرمود کہ یا شقیق **اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم**[1] پس ازو گذشت
و برفت باخود گفتم این عجب کارے شد نام مرا و ما فی الضمیر مرا گفت ہر آینہ کہ بندہ ایست صالح بروم و ازو
بحلی خواہم ہرچند تیز رفتم بوے نرسیدم چون بمنزل دیگر رسیدم دیدم کہ در نماز است و ازو ...

۱؎ ترجمہ بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو تحقیق بعض گمان گناہ ہیں ۱۲ منہ

... سندی و مرہم ہمان زبان جواب گفت چون بیرون آمدم گفتم بسن زبان ... خطابیشانی
... دست آن ہمہ گرداند دست مبارک بر سینہ من مالید فی الحال بزبان عربی ... انتہی ہر زبان کا
جاننا بھی خواص سے ہے اوس سوال کر جو امام ... پر مبعوث ہو اور وس امام کے کہ جو خدا ... تمام
تمام خلق پر منصوب ہو ونیز اس صفحہ سے ص ۲۵۲ تک سے واز انجملہ آنست کہ دیگر گفتہ است
کہ روزی با رضا رضی اللہ عنہ در حائطے بودم و باوے سخن میگفتم ناگاہ عصفورے آمد و خود را پیش وے بر زمین انداخت
و بانگ میکرد و اضطراب می نمود رضا رضی اللہ عنہ فرمود کہ میدانی کہ این عصفور چہ میگوید گفتم اللہ و رسولہ و ابن رسولہ
اعلم فرمود کہ میگوید کہ درین خانہ مارے درآمدہ است و میخواہد کہ فرزندان مرا بخورد پس فرمود کہ برخیز و باین خانہ
درآی و آن مار را بکش برخاستم و بخانہ درآمدم دیدم کہ مارے بگرد آن خانہ میگردد ویرا بکشتم ونیز اس سے
قبل آپ کی ولادت باسعادت کی حالات میں ص ۲۴۵ میں لکھا ہی مادر وے ام ولد بودہ است
... اسما ... و نجمہ و سمانہ و ام البنین و ... گویند کہ وی کنیزک حمیدہ بود مادر کاظم رضی اللہ عنہ
شبے حمیدہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در خواب دید فرمود کہ نجمہ را بہ پسر خود موسی ببخش کہ زود باشد کہ از وے
فرزندے بوجود آید کہ بہترین اہل زمین باشد و از ام رضا رضی اللہ عنہما روایت کنند کہ گفتہ چون برضا حاملہ شدم
ہرگز بخود ثقل حمل در نیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح و تہلیل می شنیدم ہول و ہیبت بر من غلبہ میکرد
چون بیدار میشدم ہیچ آواز نمی آمد و در زمان ولادت دستہا بر زمین نہاد و روے بآسمان کرد و لب مبارک
می جنبانید چنانکہ کسے سخن گوید و مناجات کند انتہی تمام اہل زمین سے افضل ہونا و شکم والدہ میں تسبیح
و تہلیل کا کہنا وروقت ولادت مناجات کرنا یہ سب باتیں جو منقول ہیں وہ خصائص امام ہیں زمان زمین
... من اللہ و من الرسول ہیں سے ہیں ونیز آپ کی وفات کی حالات میں ص ۲۵۲ سے ص ۲۵۵ تک
اس طرح سے لکھے ہوئے ہیں و از انجملہ آنست خوارقے کہ از تقبہ ابو الصلت ہروی روایت کردہ اند
معلوم میشود و آن چنان است کہ ابو الصلت گفتہ است کہ روزے پیش رضا رضی اللہ عنہ ایستادہ بودم با من
گفت کہ درین قبہ کہ قبر ہارون الرشید درانجاست و از چہار جانب آن خاک بیار رفتم و خاک آوردم
بوئید و بیانداخت و گفت زود باشد کہ اینجا بہرے من حفر کنند و سنگے ظاہر شود کہ اگر ہمہ کلند ہا کہ در خراسان

بیارند آن را نتوانند کند چه با آن فرمود که فلان موضع خاک بیار آوردم فرمود که از برای من درین موضع حفر
کنند و بگوی تا هفت درجه فرو برند و در میان قبر شق کنند و اگر نگذارند و خواهند تا لحد کنند وان را دو ذراع و شبری
سازند و آن را خدای عز و جل فراخ گرداند چندانکه خواهد و در وقت حفر آب از بالای سر من تری پیدا خواهد شد بکلامیکه ترا تعلیم کنم تکلم
کن که آب بجوش آید و لحد پر آب شود و در آن آب ماهیان خرد پیدا آیند این نان را که بتو دهم خرد کن و در آب انداز تا آن ماهیان
بخورند چون هیچ نماند پس ماهی بزرگ بیرون آید و آن ماهیان خرد را بر چیند چنانکه هیچ نماند آنگاه غائب شود چون غائب
شود دست بر آب نه و با آنچه گفتم تکلم کن تا آب کم شود و هیچ نماند و آنچه گفتم مکن مگر در حضور مامون پس از ان فرمود که ای ابو الصلت
فردا بر مامون در خواهم آمد اگر چنانچه در آیم و چیزی بر سر خود نه پوشیده باشم با من سخن گوی و اگر چیزی بر سر خود
انداخته باشم با من سخن نگوی ابو الصلت گوید که چون رضا رضی الله عنه بامداد کرد جامهای پوشید و منتظر نشست تا غلام مامون
بطلب وی آمد چون بر مامون در آمد در پیش مامون طبقهای میوه نهاده بودند و خوشه انگور در دست داشت و می خورد
چون وی را بدید از جای خود برجست و وی را معانقه کرد و بر میان دو چشم وی بوسه داد و وی را بنشاند و آن خوشه
انگور را بوی داد و گفت یا ابن رسول الله ازین انگور خوب تر دیده رضا رضی الله عنه فرمود که انگور نیکو در بهشت باشد
پس مامون گفت که ازین انگور بخور رضا رضی الله عنه فرمود که مرا معاف دار مامون مبالغه کرد و گفت مانا یعنی مگر ما را
متهم میداری و آن خوشه را بستد و بعضی از ان بخورد و دیگر بار برضا رضی الله عنه داد رضا رضی الله عنه دو سه دانه
از ان بخورد و بانداخت و برخاست مامون گفت بکجا میروی فرمود بانجا که فرستادی و چیزی بر سر مبارک
خود پوشیده بیرون آمد با وی سخن نگفتم تا بسرای خود در آمد و فرمود تا در سرای به بندند و بر فراش
خود بخفت و من در میان سرای ایستادم غمگین ناگاه دیدم که جوانی در آمد خوب روی و مشکبوی بسیار
شبیه برضا رضی الله عنه پیش وی دویدم و گفتم از کجا در آمدی که در بسته بود فرمود که آن کس مرا آورد و
که یک ساعت از مدینه تا اینجا آورد و پرسیدم که تو کیستی فرمود که من حجة الله محمد بن علی ام و پیش پدر در آمد و مرا نیز
گفت تا در آیم چون رضا رضی الله عنه وی را بدید برخاست و معانقه کرد و بسینه خود چسبانید و میان دو چشم وی بوسه
[illegible] بستر خود [illegible] وی بر وی [illegible] با وی سخنان پنهانی گفت که من ندانستم بعد از ان
[illegible] رضا رضی الله عنه [illegible] سفیدتر از برف و محمد بن علی رضی الله عنهما آن را بلیسید بزبان خود پس دست

و دهان خود بر دهان وی نهاد و سینه بر سینه وی گذاشت و چیزی آهسته با وی گفت و سخن آورد و فرو برد و رضا رضی الله عنه درگذشت پس
رضی الله عنه گفت ای ابوالصلت برخیز و از خزانه آب و تخته بیار گفتم در خزانه نه آب است و نه تخته فرمود که هرچه ترا
گویم بجای آر در خزانه رفتم آب و تخته یافتم بیرون آوردم و خواستم که وی را مدد دهم فرمود که ای ابوالصلت باز
گرد که مرا کسی هست که مدد دهد وی را غسل کرد و فرمود که در خزانه جامه دانی است در وی کفن و حنوط است بیرون آر رفتم آنجا جامه دانی
دیدم که هرگز ندیده بودم پیش وی آوردم و وی را تکفین کرد و نماز گزارد پس گفت تابوت بیار گفتم بروم و نجار را بگویم تا
تابوت تراشد گفت در خزانه برو رفتم تابوتی دیدم که هرگز ندیده بودم آوردم و وی را در تابوت کرد و دو رکعت نماز
گزارد هنوز تمام نکرده بود که تابوت از جای خود برخاست و سقف خانه بشگافت و تابوت از آنجا بالا رفت گفتم یا
ابن رسول الله مامون هم درین ساعت بیاید و وی رضا را طلب دارد ما چه گوییم فرمود که خاموش باش که تابوت زود باز
خواهد گشت پس فرمود که ای ابوالصلت هیچ پیغمبری نیست که در مشرق مرده باشد و وصی وی در مغرب باشد و بمیرد مگر
خدای تعالی میان اجساد ایشان و میان ارواح ایشان جمع کند این سخن تمام نشده بود که باز سقف خانه بشگافت
و تابوت فرود آمد وی را از تابوت بیرون آورد و بر فراش خود بخوابانید چنانکه گویا وی را آب نشسته اند و کفن نکرده پس فرمود
که برخیز و در بگشای بگشادم مامون و غلامان بر در بودند در آمدند گریان و اندوهگین گریبان می دریدند و طپانچه بر سر می زدند
و مامون میگفت یا سیداه فجعت بک یا سیدی الحمد لله پس بتکفین و تجهیز وی مشغول شدند و بفرمود تا بحفر قبر وی اشتغال نمایند
من در آن موضع حاضر شدم هرچه رضا رضی الله عنه گفته بود همه ظاهر شد چون مامون آن آب و ماهیان بدید گفت رضا رضی الله عنه
چنانچه در حیات خود ما را عجایب می نمود در ممات خود هم می نماید یکی از مقربان مامون گفت میدانی که این اشارت بچیست که ملک
شما ای بنی عباس با وجود کثرت شما و طول مدت شما مثل این ماهیان است چون وقت اجلهای شما در آید و زمان انقطاع آثار
شما نزدیک گردد خدای تعالی مردی را از ما بر شما مسلط گرداند تا شما را فانی سازد و مامون گفت که راست میگویی دیگر ابوالصلت
گوید که چون مامون از دفن رضا رضی الله عنه فارغ شد گفت آن کلام که گفتی مرا تعلیم کن گفتم که آن را بهمان ساعت فراموش
کردم و راست گفتم فرمود که مرا حبس کنند و مدت یکسال در حبس ماندم عیش بر من تنگ شد گفتم بار خدایا بحق محمد و آل محمد
مرا فراخی روزی کن هنوز دعا تمام نکرده بودم که محمد بن علی رضا را دیدم که در آمد و گفت تنگدل شدی ای ابوالصلت گفتم
آری والله گفت برخیز و بیرون رو و دست بر بندهایی که بر من بود زد همه بگشاد و دست مرا گرفت و از زندان بیرون آورد

در مدینه بگو وار بکه بشام بگو میدکه وی را حبس با خاصی بمان بسیار بر من گران آمد مغموم و محزون گشتم چون بامداد کردم جانب
حبس روان شدم تا وی را ازین حال آگاه کنم لشکریان را و نگاهبانان را در اضطراب تمام یافتم پرسیده که حال چیست گفتند
این شخص که دعوی نبوت کرده بود و وی را حبس کرده بودند دوش غائب شده است نمیدانیم که وی را زمین فرو برده است
یا مرغان آسمانی بربوده اند **دسوین امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہیں اور آپ کا ذکر** ص ۲۵۹
میں اسطرح ہے **علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم** وی امام دہم است کنیت وے
ابو الحسن و وی را ابو الحسن ثالث گفتندی و لقب وی ہادی و عسکری مشہور است **انتہیٰ اور آپکے ذیل معجزات**
میں ص ۲۶۰ سے ص ۲۶۱ تک یہ معجزہ لکھا ہے و از انجملہ آنست کہ چون متوکل وی را از مدینہ بعراق طلبید و بسر من
رای رسید وی را در منزلے فرود آوردند کہ آن را خان الصعالیک میگفتند و جاے ناخوش بود یکے از محبان وے
کہ وی را صالح بن سعید نام بود وے در آمد و گفت **یا ابن رسول اللہ جعلت فداک** این جماعت در ہمہ امور حقارت
قدر و اطفاء نور تو میخواہند کہ ترا درین منزل پر وحشت فرود آوردہ اند فرمود کہ ای ابن سعید تو ہنوز درین مقامی
پس بدست مبارک خود اشارت کرد دیدم کہ باغہای خرم و جویہای روان و قصرہاے **فیہا خیرات حسان و**
ولدان کانہم اللؤلؤ المکنون ظاہر شد حیرت بر من غالب شد فرمود کہ ای ابن سعید ما ہر جا کہ ہستیم این
با ماست ما در خان الصعالیک نیستم **و نیز اسی صفحہ ۲۶۱ میں ہے و از انجملہ آنست** کہ متوکل را خانہ
بود در وے مرغان بسیار کہ ہر کسے کہ بانجا در آمدے از اختلاف آوازہاے ایشان سخن کسے نتوانستے
شنید و نہ کسے سخن وے ہر وقت کہ ہادی رضی اللہ عنہ بانخانہ در آمدی ہمہ مرغان خاموش گشتندے و چون
بیرون آمدی آغاز آوازہا کردندے **و نیز اسی صفحہ ۲۶۱ میں ہے و از انجملہ آنست** کہ شعبدہ
از ہند پیش متوکل آمدہ بود و شعبدہ ہای غریب می نمود روزے متوکل وی را گفت کہ اگر شعبدہ پیش آری
کہ علی بن محمد را خجل سازی ترا ہزار دینار بدہم مشعبد گفت نانی چند تنک سبک بر مائدہ نہید و مرا پہلوے وی
بنشانید چنان کردند ہادی رضی اللہ عنہ دست دراز کرد تا نانے بردارد آن مشعبد عملی کرد کہ آن نان از پیش
دست وی بپرید سہ بار این عمل کرد مجلسیان بخندیدند و در مجلس مسندے بود و بر آن صورت شیری کشیدہ ہادی
رضی اللہ عنہ اشارت بآن صورت کرد کہ بگیر این را آن صورت شیرے شد و بجست مشعبد را فرو برد و باز بمسند

آمد ہر چند متوکل درخواست کرد مشعبد را باز گرداند قبول نکرد فرمود که وقت بعد ازین ہرگز وی را نه بینید دشمنان خدا
را بر دوستان وی مسلط می گردانید پس از مجلس بیرون آمد و آن مشعبد را بعد ازین ہیچ کس نه دید گیارہوین
امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں اور آپ کا ذکر ص ۲۶۲ میں اس طرح لکھا ہے
حسن بن علی بن محمد بن علی الرضا رضی اللہ تعالی عنہم وی امام یازدہم است و کنیت وی ابو محمد است ا
ولقب وی زکی است و خالص و سراج و وی نیز چون پدر خود بعسکری مشہور است و نیز اسی صفحہ میں ابتدا کے
معجزات میں یہ لکھا ہے و وی را کرامات بسیار است و خوارق عادات بی شمار و نیز آپ کے معجزات کی ذیل میں
صفحہ ۲۶۳ میں لکھا ہے و از انجملہ آنست که دیگرے گفتہ است که پدر من بیطار بود و چہار پایان زکی رضی اللہ
عنہ بیطاری میکرد مستعین را بغلہ بود که ہیچ کس نزد او پنہان وی را لگام نتوانست ساخت و زین و لگام نتوانست کرد
تا بسواری خود چہ رسد یکی از ندماے مستعین وی را گفت که چرا نمی گوئی که حسن بن الرضا رضی اللہ عنہ حاضر کنند تا وی این بغلہ را
سواری کند و رام گرداند یا این بغلہ وی را بکشد مستعین وی را طلبید چون بسراے وی در آمد آن بغلہ را در صحن سراے
داشتند پیش وی رفت و دست بر کفل وی مالید عرق از وی روان شد بعد از ان پیش مستعین رفت مستعین وی را بنظر
تعظیم و توقیر بجاے آورد و وی را نزدیک خود نشاند پس گفت یا ابا محمد این استر را لگام کن ابو محمد رضی اللہ عنہ پدر مرا
گفت که اے فلان آن استر را لگام کن مستعین باوی گفت که خود لگام کن ابو محمد رضی اللہ عنہ طیلسان بنہاد و برخاست
و آن را لگام کرد و باز آمد و بجاے خود بنشست باز مستعین گفت که وی را زین کن ابو محمد بپدر من اشارت
کرد که اے فلان آن بغلہ را زین کن مستعین گفت خود زین کن دیگر بار برخاست و آن بغلہ را زین کرد و بجاے
خود باز گشت مستعین گفت چہ باشد که سوار شوی سوار شد و در صحن سراے وے را راہوار براند بے آنکه ہیچ
سرکشی کند پس فرود آمد مستعین پرسید که چون یافتی این بغلہ را فرمود که ازین خوبتر بغلہ ندیدہ ام مستعین آن را
پیش وی کشید زکی رضی اللہ عنہ پدرم را گفتہ که آن را بگیر و ببر پدر من آن را گرفت و بے آنکه ہیچ سرکشی کند ببرد
انتہی یہ عبد ذلیل کہتا ہے کہ یہ معجزہ و نیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام علی نقی کے معجزات میں ص ۲۶۱ سے
بابت مہمان خانہ متوکل کے ہے جو نقل کیا ہے و نیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام علی رضا کی معجزات میں بابت کنیزک
[illegible] کے ص ۲۰ سے جو نقل کیا ہے و نیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی معجزات میں

بعد از آن دیدم که مرغان سبز بار او فرود آمدند ابو محمد رضی الله عنه یکی را از آن مرغان بخواند و گفت خذه فاحفظه حتی
یاذن الله فیه فان الله بالغ امره از ابو محمد رضی الله عنه پرسیدم که این مرغ که بود و این مرغان دیگر کیانند فرمود
که آن جبرئیل بود و دیگران ملائکه رحمت اند بعد از آن فرمود که یا عمه وی را بمادر وی باز گردان کی تقر عینها ولا تحزن
ولتعلم ان وعد الله حق ولکن اکثرهم لا یعلمون وی را پیش مادر وی بردم و چون متولد شد ناف
زده بود و ختنه کرده و بر ذراع ایمن وی مکتوب بود که جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا و از دیگری
روایت کرده اند که گفته است چون متولد شد بر زانو در آمد و انگشت سبابه بجانب آسمان برداشت پس عطسه زد و گفت
الحمد لله رب العالمین و از دیگری آمده که گفته است بر ابو محمد زکی رضی الله عنه در آمدم و گفتم یا ابن رسول الله خلیفه و
امام بعد از تو که خواهد بود بخانه در آمد پس بیرون آمد کودکی بر دوش گرفته که گویا ماه شب چارده بود در سن سه سالگی پس فرمود که ای
فلان اگر تو پیش خدای تعالی گرامی نبودی این فرزند خود را بتو ننمودی نام این نام رسول است صلی الله علیه وسلم و کنیت این
کنیت وی و هو الذی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما و از دیگری آمده که او گفته است
روزی بر ابو محمد رضی الله عنه در آمدم بر دست راست وی خانه دیدم پرده بآن فرو گذاشته گفتم یا سیدی صاحب این امر بعد از تو
که خواهد بود فرمود که آن پرده را بردار برداشتم کودکی بیرون آمد در کمال طهارت و پاکیزگی و بر رخسار راست وی خالی
و گیسوان گذاشته آمد و بر کنار ابو محمد رضی الله عنه نشست ابو محمد رضی الله عنه فرمود که این است صاحب شما بعد از آن
از زانوی برخاست ابو محمد رضی الله عنه وی را گفت یا بنی ادخل الی الوقت المعلوم آن خانه در آمد و من بوی
نظر میکردم پس ابو محمد رضی الله عنه مرا گفت برخیز و ببین که درین خانه کیست بخانه در آمدم هیچکس را ندیدم و از جمله
آنست که گفته است که معتضد مرا با دو کس دیگر طلبید و گفت حسن بن علی در سر من رای فوت شده است زود بروید
و خانه وی را فرو گیرید و هر که در خانه وی بینید سر وی را بمن آرید رفتیم و بسرای وی در آمدیم سرایی دیدیم در غایت خوبی و
پاکیزگی که گویا حالا از عمارت آن فارغ شده بودند و در آنجا پرده دیدیم فرو گذاشته پرده را برداشتم سردابی دیدیم در آنجا

---

۱ ترجمہ کہ اس کو رکھ اور حفاظت کر اس کی یہاں تک کہ اجازت دے اللہ اس میں، بیشک اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے حکم کا ۱۲ منہ ۲ ترجمہ آیت
[illegible] تاکہ ٹھنڈی ہوں آنکھیں اس کی اور نہ غمگین ہو اور تاکہ جانے وہ اس بات کو کہ تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں ۱۲ منہ ۳ ترجمہ
آیا حق اور [illegible] باطل [illegible] ۱۲ منہ ۴ ترجمہ وہی ہے کہ بھر دے گا زمین کو انصاف اور عدل سے جس طرح کہ بھر گئی ہو جور و ظلم سے ۱۲ منہ

دیدیم دیگری دیدیم در اقصای آن حصیر بر روی آب انداخته و مردی بر خوب ترین صورتی بر بالای آن حصیر در نماز ایستاده بانچ التفات نکرد یکی از آن دو نفر که با من بودند پیش سبقت گرفت و خواست که پیش وی رود در آب غرق شد و اضطراب میکرد تا آن زمان که من دست وی گرفتم و خلاص گردانیدم بعد از آن نفر دیگر خواست که پیش وی رود وی را نیز همان حال پیش آمد وی را نیز خلاص کردم من حیران بماندم پس گفتم ای صاحب خانه از خدای تعالی و از تو عذر میخواهم والله که من ندانستم که حال چیست و بکجا می آئیم از آنچه کردم بخدای تعالی باز گشتم هر چند گفتم هیچ التفات نکرد باز گشتیم و پیش معتضد رفتیم و قصه را باز گفتیم گفت این سر را پوشیده دارید و الا بفرمایم که شما را گردن زنند واضح ہو کہ جناب امیر سے حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام تک جو معجزات کہ مجھے اس کتاب شواہد النبوۃ سے نقل کیے ہیں اونمین ملا عبد الرحمن جامی نے کچھ کلام نہیں کیا اور امام دوازدہم علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آبائہ الطاہرین کی تو بیت ولادت میں بھی کہ خوارق عادت و معجزات باہرت پر مشتمل ہیں اور مجھے نقل کیے ہیں انمیں بھی ملا صاحب نے کچھ گفتگو نہیں کی لیکن باینہمہ بنا بر ضدیت و عصبیت آپکے مہدی آخر الزمان ہونے میں اختلاف کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲۶۵ میں بعد آپکے نام نامی و اسم گرامی تحریر کرنے کے لکھا ہے ویلقبہ الامامیۃ بالحجۃ والقائم والمہدی والمنتظر و صاحب الزمان وھو عندھم خاتم الاثنی عشر اماما وانھم یزعمون انہ دخل السرداب الذی بسر من رای وامہ تنظر الیہ فلم یخرج الیہا وذلک فی سنۃ خمس وستین ومائتین وقیل سنۃ ست وستین ومائتین والاصح انہ اختفی ان ... علیہم ترجمہ اور ملقب کیا ہے امامیہ نے اون حضرت کو ساتھ حجت اور قائم اور مہدی اور منتظر اور صاحب الزمان کے اور وہ حضرت اونکے نزدیک خاتم ہیں بارہ اماموں کے اور تحقیق وہی لوگ یعنی امامیہ گمان کرتے ہیں اس بات کا کہ داخل ہوئے وہ حضرت تہ خانہ میں کہ جو سر من رای میں ہے اور لوگ آپکے منتظر رہے پس آپ باہر نہیں نکلے اور یہ سنہ دو سو پینسٹھ ہجری میں ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ دو سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوا اور یہی زیادہ صحیح ہے پس بنا بر انہیں روایتوں کے اعتقاد کیا کہ وہ حضرت پوشیدہ ہیں انتہی و نیز ص ۲۶۶ میں بعد اس عبارت کے کہ جو ہم نقل کر چکے ہیں بلا فصلہ یہ عبارت ملا جامی کی ہے و چون بعضے از احوال وی راد انستے بدانکہ شیعہ امامیہ در وی دو غیبت اثبات می کنند یکے غیبت قصری یعنی کوتاہ تر و آن از زمان ولادت ویست تا زمان انقطاع سفارت و دیگرے غیبت طولی یعنی دراز تر و آن از زمان انقطاع سفارت تا آن زمان کہ خدا تعالی ظہور وی را مقرر ساختہ است و در غیبت قصری

ہر اسفیران اثبات می کنند چنے بعد از یکے کہ وقتہ بودہ اند بیان می کرد و سائر خلائق کہ حاجات و سوالات ایشان را
بوے رفع میکردہ اند وجواب آن می آوردہ و آن سفارت برشخصے علی بن محمد نام ختم شدہ است و وفات وے در سنہ
ست وعشرین وثلثمایہ بودہ است الخ لیکن ان خصوصیت سے کیا ہے تا بہر مرحق ظاہر و روشن ہر دو وجوہ سے اول یہ کہ
معجزات وخوارق عادات کہ اس کتاب سے جنہے نقل کیے ہین و نیز جو بخوف طوالت نقل نہین کیے اون سے
حق مثل آفتاب کے روشن ہر اور کچھ اس کتاب کی تخصیص نہین ہے بلکہ بعض کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت
[illegible] ہمہ معصومین علیہم السلام کے خوارق عادات وحالات و معجزات وکوائف ولادت با سعادت
حضرت صاحب الامر علیہ وعلے آبائہ الکرام الصلوۃ والسلام مذکور ہین مین بخوف طوالت اونکی عبارتین بیان
نقل نہین کرتا ہون **دوم** یہ کہ تمام فرق اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مہدی
آخر زمان ظہور فرمائینگے اور دنیا کو عدل وداد سے معمور کر دینگے لیکن تعیین شخص مین اونکے یہان اختلاف ہے
بعض کہتے ہین کہ وہ حضرت اولاد حضرت امام حسن مین سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ اولاد حضرت
امام حسین مین سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ اولاد حضرت عباس عم رسول خدا مین سے ہونگے اور اسکے سب مین
احادیث مختلفہ واخبار متلونہ اونکے یہان منقول ہین جو شخص اونکے صحاح ومسانید وتواریخ وتفاسیر کی طرف
رجوع کرے اوسکو اس اختلاف کا حال معلوم ہو اور تمام شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ اس پر متفق
ہین کہ وہ جناب محمد بن الحسن بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر
بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام ہین اور اس فرقہ مین سے کسی شخص نے اس امر مین اختلاف
نہین کیا پس منصف سنیون کو انصاف سے چاہیے کہ جو امر مختلف فیہ ہوگا اوسکا اعتبار کیا جائیگا یا جو امر
متفق علیہ ہوگا وہ معتبر قرار پائیگا فہدی اللہ الذین آمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من
یشاء الی صراط مستقیم **جواب** استبعاد طول عمر کہ اقوی ترین شبہات مخالفین ہے
بالاتفاق بالیقین ثابت ہے کہ دوستان خدا مین سے حضرت عیسی اور حضرت خضر اور حضرت الیاس
[illegible] موجود ہین اور ظاہر ہے کہ عمران انبیا علیہم السلام کی چند اضعاف عمر حضرت صاحب
الامر علیہ السلام ہو چکی ہے اور دشمنان خدا مین سے دجال زندہ وموجود ہے اور وہ ملعون کی عمر بھی

وجہ ہشتم یہ ہی کہ احمد الدین واعظ نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون صفحہ ۹ مین اس حدیث کو مشکوۃ سے لکھا ہی اور اسکی صحت مین کچہ کلام نہین کیا بتقلید شاہ عبد العزیز جو کچہ کلام یا بحث کیا ہے وہ لفظ مولی کے معنی مین کیا ہے چنانچہ بعض کلام اونکا مین نقل کرچکا ہون اور اوسکا جواب بھی لکھ چکا ہون اور بعض باقی انشاءاللہ لعزیز اب عنقریب نقل کرکے اوسکا جواب لکھونگا **وجہ نہم** یہ ہی کہ انھین واعظ صاحب نے اسی رسالے کی ص ۱۲۹ سے ص ۱۳۰ تک بھی اس حدیث کو تحریف کرکے روضۃ الصفا سے نقل کیا ہے اور وہان بھی اسکی صحت مین کچہ کلام نہین کیا وہی لفظ مولی کے معنی مین گفت وگو کی ہے اور اسپر بھی دہشت مین تین دلیلین قائم کی ہین کہ اس حدیث مین مولی کے معنی فقط دوست کی ہو سکتے ہین اور ہم ان تینون دلیلون کا جواب شافی لکھ چکے ہین اور جو کچہ دخل بیجا نقل عبارت کتاب روضۃ الصفا مین تحریف وتلبیس کی ہے اوسکو عنقریب انشاءاللہ تعالی لکھینگے کہ موجب عبرت ناظرین ہے **وجہ دہم** یہ ہی کہ مجھکو گمان نہین ہی کہ اب اس زمانے مین کوئی سنی اس حدیث کی صحت مین گفت وگو کرسکے کوئی شخص جو کچہ قیل وقال کریگا وہ بسبب اپنی نادانی وجہالت وتعصب مذہب آبائی وتقلید اسلاف معنی لفظ مولی مین کریگا لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ اسمقام مین تحقیق معنی لفظ مولی پر اکتفا کرین حالانکہ اس تحقیق کے لکھنے کی بھی کچہ ضرورت نہین ہے اس سبب سے کہ سنیون کی کتب معتبرہ سے اور بہت سی ایسے الفاظ خطبہ مبارکہ کی ثابت ہین کہ جو صریحا امامت وخلافت علی ابن ابیطالب پر دلالت کرتے ہین اور بعض کا بیان اونمین سے ہم تو بھی چکے ہین کچہ تخصیص لفظ مولی کی نہین ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا یہان معنی لفظ مولی کی تحقیق لکھتے ہین **واضح ہو** کہ یہ امر مسلم ہے کہ لفظ مولی مشترک ہی اور بہت سے معنون پر دلالت کرتی ہی چنانچہ واعظ صاحب نے بسبب اپنی کم علمی کے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی ص ۹ مین چند معنی اسکے لکھے ہین + یار + وغلام + وہمسایہ + وناصر + وخداوند + ومعتق بالکسر + ومعتق بالفتح + ویاری دہندہ + و نعمت دادہ شدہ + وصاحب + ومحب صادق + لیکن کچہ انھین معنون پر موقوف نہین ہے بلکہ اس لفظ کے اور بہت سے معنی ہین مثل + قریب ونزدیک مانند پسر عم وغیرہ + وپرورندہ + ومہربان + وپیرو + ودانا + وشوہر خواہر مرد + وخسر + وعصبہ + ووارث + ومالک + وسید + وولی امر + ومتولی امر + واولے بالتصرف وغیرہ کو وہ ظاہر ہے کہ ان مین سے بعض معنی ایسے ہین کہ اونکا اطلاق کسی طرح خدا ورسول وخلیفہ

رسول پر ممکن نہیں اور بعض ایسے ہیں کہ انکا اطلاق ممکن ہے مگر محض اون معنون سے الوہیت یا نبوت یا امامت مراد نہیں ہو سکتی
مثل ناصر و محب وغیرہ کے اور بعض ایسے ہیں کہ جب حق سبحانہ وتعالی کی طرف اونکی نسبت کیجائیگی تو اوس سے مراد الوہیت
ہوگی اور جب نبی کے اوپر اونکا اطلاق کیاجایگا تو مراد اونسے نبوت ہوگی اور جب امام و خلیفہ پر اونکا اطلاق کیا جایگا تو
مراد اونسے امامت و خلافت ہوگی مثل خداوند و وارث و سید و مالک و ولی امر و اولی بالتصرف وغیرہ کے اور اونہین سے
ومنتہی نے لفظ ایک معنی لکھے ہین یعنی خداوند ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ۔ و نیز لفظ مہتر جو اونہین سے
تمی ہے وہ بھی سید کے ہم معنی ہے لیکن حق سبحانہ وتعالی کو سید کہہ سکتے ہین مہتر نہین کہہ سکتے اور ظاہر ہے کہ جب
کسی کلام مین لفظ کثیر المعنی ہوگی تو بالاتفاق ونہین معنی پر دلالت کریگی کہ جن پر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو اور رد ہوئے جیسے
بھی حسن مین فرمایا ہے کہ ایسی حالت مین معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا مین معین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ
اعتبار نہین رکھتا ہے پس ہمکو اب بیان دو امر کی ثابت کرنیکی ضرورت ہے اول یہ کہ لفظ مولی ایسے معنی پر مشتمل ہے کہ جو خلافت
و امامت پر دلالت کرتے ہین دوم ایسی دلیل اور اسطرح کا قرینہ کہ جس سے ثابت ہوجاوے کہ اس حدیث مین لفظ
مولی کے یہی معنی مقصود ہین اور یہ ہماری سطر حق و انصاف ہے کہ کوئی عاقل گو کسی مذہب کا پابند ہو اسکے خلاف
ایک حرف نہین کہہ سکتا اب امر اول کا ثبوت قابل ملاحظہ ہے واضح ہو کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے خود دیکھ لیے
کہ اس حدیث مین اگر لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگی تو شیعون کا مذہب بھی باحسن وجوہ ثابت ہوجائیگا گھبرا کے تحفہ اثنا عشریہ
مین لکھدیا کہ لفظ مولی بمعنی اولی کلام عرب مین آتی ہی نہین ہے چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور کے
ص ۳۲۹ مین اونکی یہ عبارت ہے قول غلط درین استدلال آنست کہ اہل عربیت قاطبۃً انکار کردہ اند کہ مولی
بمعنی اولی نیامدہ است بلکہ گفتہ اند کہ مفعل بمعنی افعل ہیچ جا در ہیچ مادہ نیامدہ چہ جاے این مادہ علی الخصوص الا ابو زید لغوی
کہ این تجویز نمودہ و متمسک بقول ابو عبیدہ است در تفسیر ہی مولیکم ای اولی بکم لکن جمہور اہل عرب درین تجویز و تمسک
تخطیہ کردہ اند انتہی موضع الحاجۃ مطلب اس عبارت کا واضح ہے کہ شاہ صاحب فرماتے ہین کہ کل اہل عربیت نے
مولی بمعنی اولی آنے کا انکار کیا ہے اور ابو زید لغوی نے جو آیہ ہی مولیکم مین مولی کے معنی اولی بکم کے لیے ہین تو کل
اہل عربیت نے اوسکا تخطیہ کیا ہے یعنی کہا ہے کہ ابو زید نے یہ معنی غلط لکھے ہین یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ آیہ جسکو
بست و ہفتم سورۂ حدید مین اسطرح پڑھا و ماویکم النار ہی مولیکم یعنی جگہ تم لوگون کی دوزخ ہے بنا فقون سے اور اش،

اپنی تفسیر مین شعر مولیٰ بالشی کی سند مین لکھا ہی کہ اسمین لفظ مولیٰ ہی اور اوسکے معنی وسط کے مین اور قاضی ابو عبد اللہ
حسین بن احمد الزوزنی نے شرح معلقات سبعہ جو کہ شہرۂ آفاق ہی اسمین اس شعر کی شرح مین لکھا ہی وقال ثعلب ان
المولیٰ فی البیت بمعنی الاولی بالشی کقولہ النار ہی مولکم ای ہی الاولی بکم ترجمہ اور ثعلب
نے کہا ہے کہ تحقیق مولیٰ اس شعر مین اولیٰ بالشی کے معنون مین ہی مانند قول اللہ تعالیٰ کے النار ہی مولکم یعنی ہی
آگ اولیٰ ہے واسطے تمہارے انتہی اور یہ شرح کارخانہ آقا صدق مین سنہ [illegible] مین مطبوع ہوئی ہے اور
اسکے صفحون مین مندسے نہین لکھے ہین لیکن اس شعر کی شرح لبید کے قصیدے مین بہت آسانی سے نکل سکتی ہے
و نیز شرح مولوی عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری مطبوعہ مطبع نادری واقع شہر بانس بریلی سنہ [illegible] ہجری کی
ص ۲ مین اس شعر کے حل لغات مین لکھا ہی واراد بالمولی الاولی یعنی ارادہ کیا ہی شاعر نے لفظ مولیٰ سے معنی
اولیٰ کا و نیز اس شعر کے معنی مین لکھا ہی یقول فغدت البقرۃ فی کلا الفرجین تحسب ان کل واحد
من الفرجین وہما خلفہا وامامہا اولی بالمخافۃ یعنی شاعر کہتا ہی کہ پس صبح کی گاے نے
دونون راستون مین ایسی حالت مین کہ وہ گمان کرتی تھی کہ تحقیق ہر ایک دونون راستون مین سے کہ وہ دونون
اوسکے آگے اور پیچھے تھے اولیٰ بالخوف مین یعنی وہ اپنے آگے سے لوگون کے آنے کو اور پیچھے سے تعاقب
کرنیکو ڈرتے تھے واعجباہ اگر شاہ عبد العزیز صاحب کو لبید کا شعر سمجھنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا ان تفاسیر پر بھی
مطلع نہ تھے کہ جن سے ہر ادنیٰ طالب علم بھی واقف ہی حالانکہ محدث کہلاتے تھے حاشا وکلا کوئی سنی
شاہ صاحب کی ایسی بے علمی اور نادانی کا قائل نہین ہوسکتا اور کسی شیعہ کو بھی اس بات کا یقین نہین پھر
یہ ہمکو کوئی سنی صاحب بتائین کہ شاہ صاحب نے اس آیہ کریمہ کو نہ سمجھ کے یہ کیون ارشاد فرمایا کہ ابو زید نے
جو اس مین لفظ مولکم کے معنی اولیٰ بکم تجویز کیے تو کل عرب نے اوسکا تخطیہ کیا کیا صاحب تفسیر جلالین و
تفسیر معالم التنزیل و صاحب تفسیر بیضاوی یہ لوگ عربی دان نہ تھے اور بقول شاہ صاحب اہل عرب نے
جو ابو زید کا تخطیہ کیا ہی اوس سے واقف نہ تھے اور کچھ انہین مفسرون پر موقوف نہین ہے علامہ جار اللہ
زمخشری نے بھی تفسیر کشاف مین اس آیت مین مولیٰ کے معنی اولیٰ لکھے ہین اور یہی شعر لبید کا سند مین
لائے ہین چنانچہ جزو ثانی تفسیر مذکور مطبوعہ مطبع محمد مصطفیٰ افندی واقع قاہرہ سنہ [illegible] ہجری کے

۲۹۳ مین یہ عبارت ہے ھی مولکم مثل ھی اولی بکم وانشد قول لبید فغدت
کلا الفرجین تحسب انہ مولی المخافۃ خلفہا و امامہا چونکہ اس شعر کے معنی مین پہلے لکھ چکا ہون لہذا یہان تکرار
بیکار ہے ونیز تفسیر نیشاپوری مطبوعہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری کی جلد سوم مین کہ جو سورۂ انبیاء سے شروع
ہوئی ہے اور صفحون کا نشان نہین ہے اوسمین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے ماواکم النار ھی مولکم قیل المراد
انہا تتولی امورکم کما تولیتم فی الدنیا اعمال اھل النار وقیل اراد ھی اولی بکم
ترجمہ جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے وہی آگ تمہاری مولی ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد مولکم سے یہ ہے کہ تحقیق وہی
آگ تمہارے امور کی متولی ہوگی جسطرح کہ تم لوگ دنیا مین اعمال اہل دوزخ کے متولی تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ ارادہ
کیا ہے اللہ نے مولکم سے اس بات کا کہ یہی آگ اولی ہے ساتھ تمہارے انتہی ظاہر ہے کہ علامہ نیشاپوری نے
اس آیہ کریمہ مین لفظ مولی کے دو معنی لکھے ہین ایک متولی امور اور ایک اولی اور دونون سے ہمارا مطلب حاصل ہے
اسلیے کہ بعد خدا و رسول کے سوا امام و خلیفہ کے کوئی شخص امور اہل اسلام کا متولی نہین ہوسکتا اور نہ اونکی نفسون سے
اولی ہوسکتا ہے اب ہمکو معلوم نہین ہے کہ حضرات سنیہ جناب شاہ صاحب کی طرف سے کیا عذر پیش کرینگے
ہمکو تو سوا اسکے کچھ چارہ نہین معلوم ہوتا کہ اس بات کو تسلیم کرلین کہ اونھون نے دیدہ و دانستہ ادس کا انکار
کیا ہے ظلما جاریہم ما عرفوا کفروا بہ الآیہ اب حضرات سنیہ کے امام اکبر صاحب تفسیر کبیر فخر الدین رازی کا حال سنیے کہ وہ
باب مین کیا فرماتے ہین تفسیر کبیر مطبوعہ مطبع بالطبع مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری طبع اولی کے جزء ثامن صفحہ
۱۶۵ مین اسی آیہ کریمہ کی تفسیر مین یہ عبارت ہے (والثانی) قال الکلبی یعنی اولی بکم وھو قول الزجاج و
الفراء و ابی عبیدۃ ترجمہ اور دوسرا قول اس آیت کی تفسیر مین یہ ہے کہ کلبی نے کہا ہے کہ مولکم سے مراد اولی بکم ہے
اور یہی قول ہے زجاج اور فراء اور ابو عبیدہ کا انتہی جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے تو فقط ابو زید لغوی کی تجویز
لکھی تھی اور فرمایا تھا کہ تمسک اوسکا فقط قول ابو عبیدہ ہے اور یہ ارقام کیا تھا کہ کل اہل عرب اس تجویز و تمسک
مین ابو زید بیچارے کی خطا کے قائل ہین اب سنیون کے امام صاحب کی تحریر سے تو معلوم ہوا کہ کلبی و زجاج
و فراء کا بھی یہی قول ہے کہ مولکم یعنی اولی بکم ہے شاید عوام سنیہ کلبی کی جلالت قدر سے واقف نہون
[illegible] تو پڑھنے والا بھی ایسا نہوگا کہ جو زجاج اور فراء کو نجانتا ہو وہ دار و مدار علم صرف و

ذوو حیثیت کا یقین لوگون پر ہے، معلوم نہین ہے کہ یہ تو بقول شاہ صاحب جمہور اہل سنت سے خارج
کر دیے جائینگے اس مختصر مین اسقدر کافی ہوا جسکو اس کا زیادہ تحقیق و تفصیل ملاحظہ منظور ہو جسے چاہیے وہ
مجلد حدیث غدیر کتاب مستطاب عبقات الانوار کی جلد ثانی کے حصہ اول مطبوعہ مطبع ... لکھنو
کیطرف رجوع کرے کہ اوسکے ص ۴۹ سے ص ۲۴۷ تک ائمہ صرف و نحو و لغت و علماء و ادبا سے ایک
جماعت مین سے بیالیس نام اون کے لکھے ہوئے ہین کہ جنھون نے لفظ مولی کا اولی کے معنون مین
ثابت کیا ہے اور ص ۲۴۷ سے ص ۳۶۵ تک ان لوگون کی عبارتین مذکور ہین و نیز ان لوگون کی توثیق و تعریف
و توصیف کلام علماے اہل سنت سے اسطرح کی ہے کہ کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ ان لوگون کے قابل
اعتبار و اعتماد مین گفتگو کر سکے اب شاہ عبد العزیز صاحب کا کلام بابت معنی اولی طلب ہے چنانچہ جو عبارت کہ کتاب
تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۲۲۹ سے نقل کی ہے اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے و گفتہ اند کہ اگر
این قول صحیح باشد لازم آید کہ بجاے فلان اولی منک مولی منک گویند و ہو باطل منکر بالاجماع و نیز گفتہ اند
کہ تفسیر ابو عبیدہ بیان حاصل معنی است یعنی النار مقر کم و مصیر کم و المواضع اللائق بکم نہ آنکہ لفظ مولی بمعنی اولی
انتہی اس عبارت مین شاہ صاحب نے فقط فخر رازی کا منہ چڑایا ہے چنانچہ جو عبارت کہ تفسیر کبیر جزء ثامن مطبوعہ
مطبع بہیہ مصر کے ص ۹۵ سے ہم نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے واعلم ان ہذا الذی
قالوہ معنی ولیس بتفسیر اللفظ لانہ لو کان مولی و اولی بمعنی واحد فی اللغۃ
لصح استعمال کل واحد منہما فی مکان الآخر فکان یجب ان یصح ان یقال ہذا مولی من
فلان کما یقال ہذا اولی من فلان و یصح ان یقال ہذا اولی فلان کما یقال ہذا مولی
فلان ولما بطل ذلک علمنا ان الذی قالوہ معنی ولیس بتفسیر
ترجمہ اور آگاہ ہو کہ تحقیق یہ جو کلبی و زجاج و فراء و ابو عبیدہ نے ذکر کیا معنی ہین لفظ مولی کی تفسیر نہین ہے اسلیے
کہ اگر مولی اور اولی لغت مین ایک ہی معنون مین ہوتے تو ان دونون مین سے ہر ایک لفظ کا استعمال دوسرے
لفظ کی مقام مین صحیح ہوتا پس واجب ہو یہ کہ صحیح ہو یہ کہنا ہذا مولی من فلان جسطرح کہا جاتا ہے کہ ہذا اولی من فلان
کہا جاتا ہے و نیز ہذا اولی فلان کا کہنا بھی صحیح ہو جیسے کہ ہذا مولی فلان کہا جاتا ہے اور جب یہ باطل ہو گیا تو

استعمال ہی نہیں ثابت کرتے تھے ان تینوں شخصوں سے مجرد آتا ہی تو پھر اس مین کونسا استبعاد ہی کہ مولی بمعنی اولی ہو اور اوسکا استعمال
من کے ساتھ ہو شاید کوئی صاحب کہیں کہ یہان من مع مفضول کے مقدر ہی تو ہم کہینگے کہ پھر مولی کے بعد اسطرح کی تقدیر کو
کیون منع کرتے ہین جواب سوم ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور اوسکے معانی مین سے ایک
اولی بھی ہے پس یہ کمال ثابت ہوا کہ جسطرح لفظ کثیر المعنی کا استعمال ہوا اوسی طرح اوسکے ہر معنی کا بھی استعمال ہو
اور اس حدیث مین بسبب کثرت دلائل وقرائن ہم لفظ مولی سے اولی مراد لیتے ہین اور لفظ کثیر المعنی کی یہی شان ہی کہ جیسا
قرینہ ہو ویسے ہی معنی مراد لیے جائیں اور ہم انشاء اللہ العزیز بہت سے دلائل و قراین لکھینگے **جواب چہارم** جو
عبارت کہ تفسیر کبیر سے ہم نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ فخر رازی صاحب نے فرمایا ہی **وانما نبهنا على هذه
الدقيقة لان الشريف المرتضى لما تمسك في امامة علي بقوله عليه السلام من
كنت مولاه فعلي مولاه قال احد معاني مولى انه اولى واحتج في ذلك باقوال
ائمة اللغة في تفسير هذه الآية بان مولى معناه اولى واذا ثبت ان اللفظ محتمل
له وجب حمله عليه لان ما عداه اما بين الثبوت ككونه ابن العم والناصر او بين الانتفاء
كالمعتق والمعتق فيكون على التقدير الاول عبثا وعلى التقدير الثاني كذبا واما نحن
فقد بينا بالدليل ان قول هؤلاء في هذا الموضع معنى لا تفسير
وحينئذ يسقط الاستدلال به** ترجمہ اور ہم واسطے اسکے نہین تو کہ آگاہ کر دیا ہی ہمنے اس دقیقہ پر سبب
کہ تحقیق شریف مرتضی نے جبکہ تمسک کیا امامت علی علیہ السلام پر ساتھ قول رسول خدا علیہ السلام کے من کنت مولاه
فعلی مولاه تو کہا کہ معانی سے مولی کے ایک اولی بھی ہی اور احتجاج کیا اس امر مین ائمہ لغت کے قول کے ساتھ تفسیر مین
اس آیت کی بایں طور کہ تحقیق مولی اوسکے معنی اولی ہین اور جسوقت کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ تحقیق لفظ مولی محتمل ہے
واسطے اوسی اولی کے تو اوسکا حمل کرنا بھی اوسپر واجب ہوگیا اوسلیے کہ سوا اولی کے اور معنی جو مولی کے ہین یا اونکا
ثبوت ظاہر ہے مانند ابن عم اور ناصر کے اور یا اونکا عدم ثبوت ظاہر ہے مانند معتق اور معتق کے یعنی ظاہر ہے
کہ جناب امیر ... عبث ... ہو سکتا ہی اور معتق و عتیق کا نہین ہو سکتا پس لغو ہوگا کلام رسول خدا
ہو نعوذ باللہ ... یقین ہے ... جناب رسولخدا کی ابن عم ہین اور مومنین کے

یعنی اس بات کو تسلیم کر کے کہ ائمہ لغت مولی کو بمعنی اولی کہتے ہیں کہا ہے کہ اولی معنی لفظ مولی ہیں اوسکی تفسیر نہیں ہے
پس اس سے جسطرح یہ کہ شاہ صاحب کے اس قول کی رد ہوتی ہے کہ اہل عربیت قاطبۃً انکار کردہ اند کہ مولی بمعنی اولی
آمدہ است الخ وظاہر ہے دوم ہمکو بخوبی ثابت ہوگیا کہ فخر رازی صاحب نے یہ جواب کہ اولی لفظ مولی کے
معنی ہیں اوسکی تفسیر نہیں ہے بحالت اختیار میں نہیں دیا بلکہ جناب سید السند کی دلیل ہیں کو ماخذ کر کے ایسی
مضطر و منتشر ہوئے کہ کچھ جواب تو اسکا بن نہ پڑا اضطرارًا والجاءً اس قول ضعیف کے قائل ہوگئے، و منطق چھپانے
لگے اب اس اضطرار و اختلال حواس کا عجیب و غریب ثبوت سنیئے کہ انھیں امام صاحب نے کتاب نہایۃ العقول
میں پہلے تو اپنی اس دلیل کو کہ اولی مولی کے معنی ہیں تفسیر نہیں ہے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور اوسکو
قواعد منطقیہ سے اپنی دانست میں مستحکم فرمایا ہے اور مقدمات باطلہ سے اوسکا تار و پود درست کیا ہے اور مغالطات
عامۃ الورود سے اوسکی تقویت کی ہے بعد اوسکے کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا خود ہی فرما
دیا ہے کہ وهذا الوجه فيه نظر مذكور في الاصول یعنی اس وجہ میں نظر ہے کہ جو اصول میں مذکور ہے
انتہی چونکہ کتاب نہایۃ العقول میرے پاس اسوقت موجود نہیں ہے لہذا یہ عبارت فخر رازی صاحب کی
میں نے جلد ثانی حدیث غدیر مطبوع مطبع مطلع نور لکھنؤ کے ص ۲۴۱ سے نقل کی ہے کہ جو مجلدات کتاب
مستطاب عبقات الانوار میں سے ہے لیکن بخیال تطویل بلا طائل پوری عبارت امام صاحب کی نقل نہیں کی
جسکا جی چاہے مجلد مذکور کے ص ۲۴۰ و ص ۲۴۱ میں ملاحظہ کرے اور مخالف و موافق ہر شخص اس بات کو جانتا ہے
کہ افضل المتکلمین مولانا و مقتدانا مولوی سید حامد حسین صاحب کی نقل میں اصل منقول عنہ سے ایک حرف کا
فرق نہیں ہوتا اب ہمکو سنی ہی بتا دیں کہ جس دلیل سقیم و علیل کی بابت علامہ نیشاپوری کہیں کہ فی ہذا سقاط
بحث لا یخفی اور خود امام صاحب کہ جو اس دلیل کے بانی ہیں فرمائیں کہ وهذا الوجه فيه نظر مذكور في الاصول اسکو
کوئی شیعہ کیونکر تسلیم کریگا جواب غیر سیم یہ بھی عجیب و غریب بات ہے کہ فخر رازی صاحب کی جو عبارت ہمنے تفسیر کبیر
کے ص ۹ سے نقل کی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ مولی فلان کہنا صحیح ہے اور اولی فلان کہنا صحیح نہیں ہے حالانکہ یہ قول ونکا باطل ہے اسلئے کہ
کہ خود امام صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ اولی فعل التفضیل کا صیغہ ہے اور تمام علماء نحو بلا اختلاف اسبات کے قائل ہیں کہ فعل التفضیل کا استعمال

اضافت کے ساتھ ہوتا ہے اس اولیٰ کا استعمال بھی صاحب کے ساتھ صحیح ثواب کمال و لطیفہ سمجھ کر صحیح بخاری جلد چہارم مطبوع مطبع
میمنیہ مصر سنہ ۱۳۱۲ ہجری کے ص ۱۰۲ میں باب میراث الولد من ابیہ و امہ میں یہ حدیث
باسناد و مسند رحمہ منقول ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر
و نیز ایک حدیث بعینہ اسی عبارت کے ساتھ اسی صفحے میں باب میراث ابن الابن میں مذکور ہے اور اسکے آخر میں
بھی یہی الفاظ ہیں کہ فما بقی فلاولی رجل ذکر - ظاہر ہے کہ ان دونون حدیثون میں اولیٰ کی اضافت رجل کی طرف ہے
شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ امام فخر رازی کا یہ مقصود ہے کہ اولیٰ کی اضافت معرفہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور اس حدیث میں نکرہ
کی طرف ہے تو ہم جواب دینگے کہ تمام ائمہ نحو کا اسپر اتفاق ہے کہ افعل التفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہوتا ہے پس کوئی
وجہ نہیں کہ اولیٰ کی اضافت معرفہ کی طرف نہو شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ امام صاحب کا مطلب ہے کہ اولیٰ کی اضافت
علم کی طرف نہیں ہو سکتی اور یہی ظاہر بھی ہے تو ہم کہینگے کہ جب تمام ائمہ نحو کا اسپر اتفاق ہے کہ افعل التفضیل معرفہ کیطرف
مضاف ہوتا ہے اور ان دونون حدیثون میں نکرہ کیطرف مضاف ہے اور اسمین کچھ استبعاد نہیں تو پھر ہمیں کیا تعجب ہے
کہ مولیٰ بمعنی اولیٰ ہو اور اسکے استعمال میں فرق ہو اسلیے کہ ہر زبان کا دار و مدار سماع و نقل پر ہے نہ قیاس و عقل پر ظاہرا معلوم
ہوتا ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے امام صاحب کی اس توجیہ کے غلط ہونے پر مطلع ہو گئے تھے اسی سبب سے انھون نے
اسکو تحفہ اثنا عشریہ میں نہیں لکھا اور فقط اسقدر پر اکتفا کی کہ اولیٰ منک کی جگہ مولیٰ منک نہیں کہہ سکتے اور اسکا جو بات
ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں جواب شبہ ششم امام المشککین نے از راہ وصف منطقیت و فلسفیت جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے
جواب شافی کے چند الفاظ جو نقل کیے تھے اونکا کچھ مطلق جواب نہ دیا اور فقط اسقدر کہکر رہ گئے کہ اولیٰ مولیٰ کی معنی میں تفسیر
نہیں ہے اور اس سے اونکا اعتراض مطلق رفع نہوا اس سبب سے کہ جناب سید کا حاصل کلام یہ ہے کہ اگر لفظ مولیٰ حدیث
میں ایسے معنی پر مشتمل نہو کہ جو عہد تازہ اور تجدید پر دلالت کرین تو دو حال سے خالی نہیں ہے یا قول دغل ہو لہذا
عبث ہو گا اس سبب سے کہ بعض معانی لفظ مولیٰ پہلے ہی سے جناب امیر کے ثابت تھے مثل دوست و ناصر وغیرہ کے پھر اسقدر
اہتمام کی امر معلوم کے بیان کرنے کے لیے کیا ضرورت تھی اور معاذ اللہ عبث ہو گا اس سبب سے کہ جو معنی مقصود ہے
ہیں کہ اونکا اطلاق کسی طرح جناب امیر پر نہیں ہو سکتا مثل معتق و معتق کے اور ظاہر ہے کہ قول عبث رسول کی شان بلند سے بعید ہے

دو حدیثین مین یہان نقل کرتا ہون حدثنا قتیبۃ حدثنا سفیان عن سلیمان الاحول
عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس اشتد
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ فذھبوا
یردون علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ واوصاھم بثلاث قال اخرجوا المشرکین
من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثۃ او قال فنسیتہا
ترجمہ بخاری نے باسناد متصل عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ اونہون نے کہا کہ یوم پنجشنبہ اور کیا سخت
یوم پنجشنبہ کہ شدید ہوا مرض جناب رسول خدا کا پس آپ نے فرمایا کہ آؤ میرے پاس کہ لکھدون مین تمکو ایک
ایسی تحریر کہ اوسکے بعد ہرگز تم قیامت تک گمراہ نہو پس تنازع کرنے لگے لوگ حالانکہ رسول خدا کے پاس تنازع
نہین چاہیے تھا پس لوگون نے کہا کہ کیا حال ہے انکا کیا ہذیان بکتے ہین اسکو سمجھو پھر لوگ گئے کہ آپ سے
تکرار کرین پس آپ نے فرمایا کہ مجھکو چھوڑ دو کہ جس حال مین مین ہون وہ اوس سے بہتر ہے کہ جسکی طرف تم لوگ
مجھکو بلاتے ہو اور وصیت کی آپ نے اون لوگون کو تین باتون کی فرمایا کہ مشرکون کو جزیرہ عرب سے نکال دو
اور جو ایلچی کہ تمہارے پاس باہر سے مہمان کر آوین اونکے ساتھ عطا و بخشش کرو جسطرح کہ مین کرتا تھا اور تیسری بات کے
بیان کرنے سے سکوت کیا یا راوی نے کہا کہ مین اوسکو بھول گیا و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہ
حدیث لکھی ہے حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزہری
عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما
حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال بعضہم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد غلبہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف
اھل البیت واختصموا فمنہم من یقول قربوا یکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ و
منہم من یقول غیر ذلک فلما اکثروا اللغو والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم قوموا قال عبید الله فکان یقول ابن عباس ان الرزیة کل الرزیة ما
حال بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و بین ان یکتب لهم ذلک الکتاب لاختلافهم ولغطهم
ترجمہ بخاری نے عبد اللہ بن عباس سے باسناد مندرجہ متن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا کا زمانہ وفات
قریب ہوا اور اوسوقت گھر میں بہت سے آدمی تھے پس فرمایا رسول خدا نے کہ آؤ میرے پاس کہ میں تمکو ایسی
تحریر لکھدوں کہ اوسکے بعد گمراہ نہو پس بعض لوگوں نے کہا کہ تحقیق رسول خدا پر مرض غالب ہو گیا ہے اور تمھارے
پاس قرآن موجود ہے کتاب خدا ہم سب کو کافی ہے پس اختلاف کیا اون لوگوں نے جو گھر میں تھے اور آپس میں
نزاع کرنے لگے پس بعض اونمیں سے کہتے تھے کہ آپکے پاس جاؤ کہ ایسی تحریر لکھدیں کہ اوسکے بعد گمراہ نہو اور بعض اونمیں سے
کچھ کہتے تھے پس جب اون لوگوں نے بیہودگی اور اختلاف میں زیادتی کی تو رسول خدا نے فرمایا کہ اوٹھ جاؤ
عبید اللہ نے کہا ہے کہ ابن عباس فرماتے تھے کہ تحقیق مصیبت تھی اور بڑی مصیبت تھی یہ بات کہ لوگ حائل ہو گئے
درمیان رسول خدا کے اور درمیان اس بات کے کہ وہ حضرت اونکے لیے یہ تحریر کر دیتے بسبب اختلاف کرنے
اور غل مچانے کے یعنی آپکو لکھنے نہ دیا انتہی ان دونوں حدیثوں کے لکھنے سے چند فوائد حاصل ہوے کہ
اونسے بالکلیہ مذہب اہلسنت وجماعت اصلاً وفرعاً وسلفاً وخلفاً باطل ہوتا ہے اوّل یہ کہ کلام مخبر صادق سے
ثابت ہوا کہ جس تحریر کا آپ ارادہ کرتے تھے وہ ایسی دستاویز تھی کہ اگر لکھی جاتی تو کبھی امت گمراہ نہ ہوتی پس جو
لوگ کہ اس تحریر سے مانع ہوئے اونکو کون اہل انصاف مومن کہہ سکتا ہے اور اسلام کا دائرہ تو وسیع ہے منافق
بھی اوسمیں داخل ہو سکتے ہیں دوم یہ کہ بعد نزاع وجدال جناب رسولخدا کا اون لوگوں سے فرمانا کہ اوٹھ جاؤ جیسا کہ
دوسری حدیث میں منقول ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اس نزاع اور تکرار اور غل وشور سے
بہت تنگ اور سخت ناراض ہوے اور رسول کی ناراضی کا نتیجہ ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے اور پہلی حدیث میں جو کچھ آپنے
فرمایا ہے وہ صریح ناراضی پر دلالت کرتا ہے سوم یہ کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے پہلی حدیث میں فرمایا
کہ رسولخدا کے پاس تنازع نہ چاہیے تھا اس سے بھی تنازع کی مذمت اور برائی ثابت ہوئی چہارم یہ کہ عبد اللہ بن
عباس نے پہلی حدیث میں جو فرمایا ہے یوم الخمیس وما یوم الخمیس اور دوسری حدیث میں اسکی تصریح کر دی کہ وہ روکنا
جو جناب رسولخدا کو لکھنے نہ دیا بڑی مصیبت تھی اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ تحریر جناب رسول کو روکنا امت پر

چیز تھی اور کیونکر یہ ہوتی کہ باعث عدم ضلالت امت تھی اور ایک حدیث واحدہ خود صاحب رسالہ نے اپنی رسالہ جمع الاوصاف
کے صفحہ ۱۱۱ مین صحیح بخاری سے بروایت عبد اللہ بن عباس بنا بر اپنی عادت کے ناقص و نا تمام لکھی ہے [illegible]
یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعه الحصی اور اسکا ترجمہ وہ خود یون لکھتے ہین یعنی یوم پنجشنبہ اور کیا عجیب
یوم پنجشنبہ تھا پھر حضرت ابن عباس روئے یہانتک کہ اونکے آنسوؤن نے سنگریزون کو جو وہان پڑے تھے تر کردیا پنجم
پس کہ پہلی حدیث سے ثابت ہوا کہ بعض لوگون نے مخبر صادق کیطرف ہذیان کی نسبت کی اور دوسری حدیث
مین جو آپکے کلام معجز نظام کے بعد بلا فاصلہ بعض لوگون کا یہ قول لکھا ہے کہ آپ پر مرض غالب ہوگیا ہے اسکے
بھی صریح یہی معنی ہین کہ معاذ اللہ آپکے حواس درست نہین ہین اب باقی رہا یہ کہ اس قول کا قائل کون تھا پس اسکے
اثبات کی کچھ ضرورت نہین اسواسطے کہ خود شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت سے کہ جو انھون نے تحفہ اثنا عشریہ کے
ص ۲۰۵ مین نقل کی ہے ثابت ہے کہ خلیفہ ثانی یعنی حضرت عمر تھے اور خود صاحب رسالہ نے ایک حدیث مشکوۃ
سے اسی رسالہ جمع الاوصاف کے صفحہ ۱۱۰ مین بھی اور یہی نام انکا نقل کیا ہے اوسکے الفاظ منقولہ یہ ہین عن ابن
عباس رضی اللہ عنہما قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی البیت رجال
فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلعم ہلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال عمر
قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ ظاہر ہے کہ حدیث مین نام نامی واسم گرامی
حضرت عمر کا موجود ہے پس اہل سنت وجماعت کیا [illegible] اعتراف کرینگے معنی مین تو شاہ صاحب جو لفظ مولی کے
معنی محب وناصر کے لین اور شیعہ وغیرہ اعتراض کرین تو بھی تو جناب امیر کا ان دونون سے ثابت تھی و نیز کل مومنین مین
ثابت ہین کہ ہر مومن ایک دوسرے کا دوست ہوتا ہے بدلیل قول اللہ تعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض پھر
اسکی تحصیل حاصل کے لیے اسقدر اہتمام کی غدیر خم مین کیا ضرورت تھی تو اوسکے جواب مین [illegible] نہین کہ قرآن و حدیث مین تکرار
اور تاکید کا ہونا باعث اہتمام تبلیغ و اتمام حجت ہے اور ایسا امر ضروری کہ جس پر عدم ضلالت امت تا بقیامت موقوف

۱؎ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب [illegible] وقت جناب رسول خدا کو [illegible] ہوئی اور گھر مین بہت سے آدمی تھے اونمین سے
عمر بن خطاب بھی تھے تو جناب رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ آو تاکہ مین تمکو ایک نوشتہ لکھ دون کہ [illegible] تم لوگ گمراہ ہو
تو عمر نے کہا کہ ان پر مرض غالب ہوا ہے [illegible] تمہارے پاس قرآن [illegible] کافی ہے

بیان کیا جائیگا حاشا و کلا کہ یہ امر جدید و عظیم سوا امر خلافت و وصایت و امامت کے اور کوئی نہین ہو سکتا اور ایسی
امر عظیم کے لیے جسقدر تکرار و تاکید فرمائی گئی وہ عین حکمت و مصلحت و بلا شک و شبہہ باعث اکمال دین و
اتمام نعمت تھی اور اوسکے بیان کے لیے جسقدر اہتمام و انتظام کیا گیا وہ سب بجا و درست تھا خصوصاً ایسی
حالت مین کہ آپ کو بعلم نبوت معلوم تھا کہ لوگ امامت و خلافت علی بن ابیطالب سے سرکشی و تمرد کرینگے
پس آپ نے اتمام حجت بکمل وجوہ کر دیا من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ اس معرکہ غدیر خم کا اور احکام پر قیاس کرنا
قیاس مع الفارق ہے اس سبب سے کہ ابتداے رسالت سے آخر تک ثابت نہین ہوتا کہ جناب رسولخدا نے
کسی دوسرے حکم کے بیان فرمانے کے لیے اسقدر اہتمام تبلیغ فرمایا ہو اور کیونکر نہو کہ احکام کے بیان کرنے مین
اور حاکم کے مقرر کرنے مین کہ جو اون احکام کا حافظ و نافذ ہو زمین و آسمان کا فرق ہے کہ کسی عاقل پر پوشیدہ
نہین ہے پس فقط اتنی سی بات بیان کرنے کے لیے کہ علی سب کے دوست ہین یہ سب اہتمام صریح بادی النظر مین عبث و بیفائدہ
معلوم ہوتا ہے کہ جو ساحت عزت نبوت و رسالت سے بمراحل دور ہے نماز باتفاق فریقین عمدہ ارکان ایمان و بعد
معرفت الہی افضل عبادات ہے مگر فرض کرو کہ اگر جناب رسولخدا غدیر خم مین بعد اسقدر اہتمام و انتظام کے منبر پر سے
فقط اسقدر فرماتے کہ اور آتے ہی نماز پڑھا کرو تو البتہ لوگ اسکا استعجاب کرتے اور کہتے یا رسول اللہ ہم تو پانچون وقت
کی نماز آپکے ہمراہ پڑھا کرتے ہین پھر اوسکے بیان کے لیے اسقدر اہتمام اور مجمع عام کی کیا ضرورت تھی پس جبکہ
ایسا امر سہل و آسان یعنی علی بن ابیطالب کی دوستی کا بیان کہ مومنون کی آپسمین ایک معمولی بات ہے اس اہتمام کے
ساتھ عقلا کے نزدیک کیونکر فعل عبث و بیکار نہ قرار پائیگا اور یہ تقریر ایسی مسکت و مفحم ہے کہ خود فخر رازی صاحب نے
اسکو تسلیم کر لیا ہے اپنی تفسیر کبیر جلد ثامن سے جو عبارت ہمنے نقل کی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب نے جناب
علم الہدی کے جواب مین یہ نہین کہا کہ جناب رسولخدا کا امر معمولی کو اس اہتمام کے ساتھ بیان فرمانا فعل عبث
نہ تھا بلکہ یہ جواب دیا ہے کہ اولی بمعنی ولی نہین ہے اور اسی بنا پر اپنی دانست مین جناب سید کے استدلال کو
باطل سمجھا ہے پھر فائدہ تو تتمہ حدیث اول سے جو ثابت ہے کہ راوی نے دو وصیتونکو بیان کیا اور تیسری کو بھول
گیا یہ امر بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تیسری وصیت جناب رسولخدا نے اوسی امر کی بابت کی
تھی جسکے لکھنے کا ارادہ کیا تھا اور وہ باعث عدم ضلالت امت تا قیامت تھی لیکن جسطرح کہ خلیفہ ثانی

صاحب نے اونکو لکھنے نہ دیا اوسی طرح اونکی اتباع اوسکو بھول بھی گئی اور باعث اضلال امت ہوئے
فنسوا حظا مما ذکروا به فاغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیمة اور ظاہر ہے کہ یہ امر سوا امر خلافت وامامت کی
اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا اس سے زیادہ اس مبحث کی بیان لکھنے کی گنجایش نہین ہے اور کچھ ضرورت
بھی نہین اسسبب سے کہ پورا مبحث بتفصیل مناسب وضروری انشاء اللہ تعالی باب ہشتم کے جواب مین
کہ جو طلب قرطاس ودوات کی بیان مین ہے لکھا جائیگا اور وہ قابل دید ہوگا فانتظرہ **جواب ہشتم**
یہ ہی کہ اگر لفظ مولی کی معنی اس حدیث مبارک مین فقط دوست ومحب وناصر کے مراد لیے جاوین تو کلام معجز
نظام رسول انام مین معاذ اللہ اختلال تمام پیدا ہوتا ہے اور کسی طرح معنی اس حدیث کی مستقیم نہین ہو سکتے
تفصیل اس اجمال کی اور تبیین اس مقال کی یہ ہی کہ سنیونکی راے کے موافق اس حدیث کی معنی یہ ہونگے کہ جسکا مین دوست
وناصر ہون اوسکا علی بھی دوست وناصر ہے پس اس سے سب مومنون کی دوستی ونصرت جناب امیر پر واجب ہو گئی
بالعکس یعنی اس سے یہ بات ہرگز ثابت نہین ہوتی کہ جناب رسول خدا نے علی ابن ابیطالب کی محبت اور نصرت
کو سب پر واجب ولازم کیا تھی اور ظاہر ہے کہ اسقدر اہتمام جناب رسولخدا نے جناب امیر کی کسی فضیلت کے
بیان کرنے کے لیے کیا تھا نہ سب مومنونکی دوستی آپکے اوپر لازم کرنے کے لیے اور فصحای عرب مین سے
کسی ادنی شخص سے بھی ممکن نہین کہ ایسا کلام کرے کہ جو اوسکے مقصود کی برعکس ہو نہ کہ جناب ختم المرسلین کہ جو افصح الفصحا
وابلغ البلغا تھے ونیز حضرات سنیہ کو ایک بڑی مصیبت پیش آئیگی کہ حضرت عمر کی تہنیت مہمل ہو جائیگی اسلیے
کہ ان معنی کی بنا پر اونکو چاہیے تھا کہ سب مسلمانون کو اس بات کی تہنیت ومبارکباد دیتے کہ آج کی دن علی ابن ابیطالب
سا شیر دلیر تمہارا محب وناصر مقرر ہوا نہ یہ کہ اسکے بالعکس فرماتے ہنیئا یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت
مولای ومولی کل مومن ومومنة پس جب اس دلیل قطعی سے ثابت ہو گیا کہ محب وناصر کے معنی یہان مراد نہین
ہو سکتے تو ایسے معنی معین ہو گئے کہ جو خلافت وامامت پر دلالت کرین مثل ولی بالتصرف وغیرہ کی کہ جنکا
اثبات عنقریب آتا ہے والحمد للہ علی ذلک **جواب نہم** عجیب وغریب لطائف وظرائف پر مشتمل ہے کہ نفحک
منہا المشکل اور وہ یہ ہے کہ سنیون کی کتب معتبرہ وسیرہ امر بھی ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے غدیر خم مین جناب امیر المومنین کی نسبت تصریح فرمادیا ہے کہ مین جسکے نفس سے اولی ہون

جناب سید انبیا کی تحقیق میں جتنے [illegible] مقرر ہیں وہ خود بھی ذبح کر دیتے تھے اونمین سے تریسٹھ اونٹ جناب
رسول خدا نے اپنے ہاتھ مبارک سے نحر کیے قربانی وغیرہ سب مناسک بجا لاکر بیت اللہ شریف میں داخل
ہوئے۔ **اقول** معلوم نہین کہ اس عبارت کو لکھنے سے واعظ صاحب نے کونسے مطلب پر استدلال
کیا ہے اس مین تو کوئی بات شیعون کے مذہب کے خلاف نہین لیکن ایک بات اونکے مذہب کے موافق ہے اوسمین
واعظ صاحب نے تحریف کر دی ہے اور وہ یہ ہے کہ اونھون نے عبارت روضۃ الصفا ص ۴۴۳ سے سطر
لکھی ہے کہ ازانجا بمزدلفہ رسیدہ صلوٰۃ مغرب وعشا بگذارد و اصل عبارت روضۃ الصفا اوسی صفحہ
مین اسی سطر کی یہ ہے چون بمزدلفہ رسید صلوٰۃ مغرب وعشا بیک اذان و اقامت بگذارد اس مین سے
واعظ صاحب نے بیک اذان واقامت کی لفظ اس واسطے حذف کر دی ہے کہ شیعون کا مذہب ثابت
نہوجائے کیونکہ ہم لوگ نماز مغرب وعشا بلا فاصلہ ایک ہی جگہ پڑھتے ہیں اور یہ فعل جناب رسولخدا سے
ثابت ہو گیا معلوم نہین کہ اس طرح کی دستبرد سے کیا حاصل ہوتا ہے اور عجب یہ ہے کہ واعظ صاحب نے
اس تحریف کا نام خلاصہ لکھا ہے الا یہ کہ اونھون نے باب کی پہلی فصل سے یہانتک جسقدر کہ عبارت واعظ صاحب نے
لکھی ہے وہ کل بیکار طول فضول ہے کہ نہ اوس سے کچھ سنیون کا مطلب حاصل ہوتا ہے نہ شیعون کی کوئی بات
رد ہوتی ہے فقط واعظ جی نے اپنے رسالے کا حجم بڑھانے کے لیے یہ عبارت لکھی ہے اور کچھ اسی مقام پر موقوف
نہین ہے تمام یہ رسالہ ایسی ہی فضول باتون سے مملو ہے اور پھر واعظ صاحب ہر جگہ اختصار کا عذر پیش
کرتے ہیں یہ عجب اجتماع نقیضین ہے **ترجمہ** و چند روزے دیگر در مکہ [illegible] اقامت نمودہ ازان عزیمت جانب
مدینہ منورہ معطوف گردانیدہ بعد از قطع منازل بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ است رسیدہ درانجا نزول
فرمودہ دران موضع نماز ظہر گذاردہ باصحاب کرام فرمود تا زیر درختان را صفا دادند و پالانہاے شتران
جمع کردہ بر یکدیگر نہادند و باشارت آنحضرت بلال مؤذن ندا کرد حی علی خیر العمل [illegible]
بربالاے آن پالانہا برآمدہ وخلایق را نصیحت فرمود وحضرت علی رضی اللہ عنہ نیز بامر آنحضرت بران
موضع برآمدہ در پاے پست ترے بایستاد و رسول خدا بازوی [illegible] بستہ [illegible] و آنگاہ گفت من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ الخ [illegible] اصحاب عمر بن خطاب گفت خوشا حال تو

اسی علی کر صباح کردی و امسا مولای و مولاے جمیع مومنین و جمیع مومنات یعنی جناب رسول مبارک چند یوم بعد
ادا کرنے مناسک حج کی مکہ معظمہ مین رہے پھر آپ نے مدینہ مبارکہ کو لوٹنے کا ارادہ فرمایا بصورت قطع منازل
موضع غدیر خم مین رونق افروز ہوئے اور وہان نزول فرمایا نماز ظہر کے بعد آپ نے اصحاب کرام
کو حکم فرمایا کہ اونھون نے جہان درختون کا خوب ٹھنڈا سایا اور زیر سایہ نہایت ٹھنڈی جگہ تھی اوس جگہ کو صاف کیا اور اونٹون کے
پالان جمع کر کے ایک دوسرے پر رکھدیے گئے اور اونکا منبر بنایا گیا حضرت بلال موذن نے رسول کے حکم سے
عام ندا کیا کہ حی علی خیر العمل یعنی دوڑو اوپر اچھے عمل کے جیسا زمانہ موجودہ کے شیعیان اذان حسب الاوقات مین الفاظ مسنون
حی علی الفلاح کی جگہ اس کلمہ کو کہتے ہین جو آنحضرت نے اذان مین تو درست ہی نہین کرایا تھا پھر آن نخواندیا علیہ السلام
منبر مذکور پر تشریف لائے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد لوگون کو نصیحت آمیز کلمات سے سرفراز گردانا اور علی
علی حسب الحکم سید الثقلین کے آنحضرت کی داہنی پہلو مین اسی منبر پر کھڑے ہو گئے رسول پاک نے خوش تقریر
پرتاثیر مین خطبہ فرمایا اختتام وعظ مین سب کو ارشاد کیا من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث یعنی جسکا مین دوست
اور محب ہون اوسکا علی بھی دوست اور محب ہے سب صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارک باد
آپکو اے ابن ابیطالب کہ ہوئے آپ صبح اور شام مین یعنی ہر وقت مین میرے اور سب مومنین و مومنات کے
دوست صادق **اقول** واعظ صاحب کی تحریفات جو اونھون نے نقل عبارت روضۃ الصفا مین کین مزید
تو بعد اوس عبارت کی نقل کرنے کے معلوم ہونگی لیکن ترجمہ مین جو تحریفین کی ہین اونمین سے بعض کو یہان
لکھتا ہون **اول** جہان درختون کا خوب ٹھنڈا سایا اور زیر سایہ نہایت ٹھنڈی جگہ تھی) یہ اپنی طرف سے
بڑھایا ہی اور غرض اونکی اس زیادتی سے یہ ہے کہ شیعہ جو کہتے ہین کہ اگر کوئی ایسا امر ضروری نہوتا تو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرمی کے دنون مین اور دھوپ کی شدت مین کہ جہان سوا چند درختون کے
اور کچھ سایہ نتھا سب لوگون کو کیون جمع فرماتے اور کیون اونٹون کے پالان کا منبر بناتے اور خطبہ ارشاد
کرتے اسکا جواب ہوجاے کہ وہان کچھ گرمی نتھی خوب ٹھنڈا سایہ اور نہایت ٹھنڈی جگہ تھی لیکن عقیل کے دشمن اتنا نہین سمجھے کہ ایسی تحریف
سے خصم کی بات کا جواب نہوتا ہی بلکہ آدمی خود ذلیل و خوار و بے اعتبار ہو جاتا ہی حالانکہ شیعہ اپنی طرف سے یہ باتین نہین لکھتے بلکہ
تمہارے اہل سنت کے مصنفین کی معتبر کتابون سے لکھتے ہین چنانچہ اسکا ثبوت کہ اوس وقت گرمی کی نہایت

شدت تھی ہم سنیون کی معتبر کتابون سے ضمن دلائل مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی دوم واعظ
صاحب نے یہ فرمایا ہی کہ شیعیان اذان خمس الاوقات مین الفاظ مسنون حی علی الفلاح کی جگہ اس کلمہ کو یعنی حی علی
خیر العمل کہتے مین اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ شیعہ اذان مین حی علی الفلاح نہین کہتے پس اس کذب و بہتان کا
تو یہی جواب ہی کہ جب شیعہ اذان نماز پنجگانہ مین حی علی الفلاح کہین تو واعظ صاحب کو بھی اس دروغ بے فروغ
پر انفعال مناسب ہے ساتھ یاد کرین سوم مولی کا ترجمہ بنابر اپنے کید و مکر مستمر کے دوست اور محب لکھا ہی حالانکہ
اصل عبارت روضۃ الصفا کی جو مین بھی نقل کرتا ہون خود اوسکی اس کذب صریح کی تصریح کریگی اصل عبارت
روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کہ جسکا واعظ صاحب نے حوالہ دیا ہی اور اوسکو تحریف
اور تلبیس و کمی و بیشی کرکے لکھا ہی از صفحہ ۱۷۰ تا صفحہ ۱۷۱ چون حضرت مقدس نبوی از مناسک
حج فارغ گشت چند روز در مکہ معظمہ اقامت نمودہ عنان عزیمت بجانب مدینہ مکرمہ معطوف گردانیدہ و بعد از
قطع منازل بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ است رسیدہ و در آن مرحلہ نزول فرمودہ و در آن موضع نماز پیشین گذاردہ
روی بصحاب آوردہ فرمود الست اولی بالمؤمنین من انفسہم یعنی آیا نیستم من اولی بمومنان از نفسہای ایشان و بقول
فرمودند کہ گویا مرا بعالم بقا دعوت نمودند و من اجابت کردم خادم شما باید کہ من در میان شما دو امر عظیم میگذارم
کہ یکی از دیگری اعظم است قرآن و اہل بیت من ببینید کہ بعد از من چگونہ و بچہ کیفیت با آن دو امر سلوک خواہید
کرد و رعایت آن دو امر بچہ نوع بجای خواہید آورد و آن دو امر از ہم متفرق نخواہد گشت تا در کنار حوض کوثر بمن
رسند بعد از آن بزبان معجز بیان گذرانید کہ بدرستیکہ خدای تعالی مولای من است و من مولای مومنان آنگاہ
دست علی گرفتہ فرمود من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من
نصرہ و در ادای این حدیث کان راقم حروف گوید کہ مفصل این قصہ در کتاب اعلام الوری و ربیع الابرار در باب مستفید
مذکور شدہ این است کہ حضرت مقدس نبوی در وقت مراجعت از مکہ چون بغدیر خم رسید فرمود تا زیر درخت
آن موضع را صاف دادند و [illegible] اجتماع کردہ [illegible] نماز [illegible] باشارت آنحضرت بلال
موذن ندا کرد کہ [illegible] حی علی خیر العمل خلق مجتمع گشتہ رسول [illegible] آن
پالانہا بر ہم [illegible] آن سرور بر [illegible] بر [illegible] پہلوی [illegible] حضرت [illegible] محمد

ہونگے بنائے ہوئے معلون کی تکذیب نہو لیکن افسوس کہ وہ اسقدر نہ سمجھے کہ جب کوئی شبہہ
اس طرف متوجہ ہوگا تو وہ فاش آشکار کردیگا ورنہ اور زیادہ باعث اونکی رسوائی کا ہوگا سوم روضۃ
الصفا کی عبارت منقولہ سے یہی ثابت ہوا کہ کتاب علام الوری و کتاب ربیع الابرار مین بھی یہ مضمون منقول ہے
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا مین ہون ولی امر اوسکا نفس وعلی بھی اولی ہے بنفس او
چہارم جناب رسول خدا کا منبر پر سے نیچے تشریف لا کر خیمہ خاص مین بیٹھنا اور جناب امیر المومنین کو دوسرے
خیمے مین بٹھانا اور تمام خلایق کو حکم کرنا کہ خیمہ علی مین جائین اونکو مبارکباد دین اور اون لوگون کی مبارکباد دینے
کے بعد امہات مومنین کو حکم فرمانا کہ علی کے پاس جاکے اونکو مبارکباد دین یہ سب امور جو عبارت روضۃ الصفا مین
موجود ہین اور مولوی صاحب نے نقل کرنے مین خیانت کی ہے اور اونکو حذف کردیا ہے دلیل قاطعہ و براہین
ساطعہ ہین اسبات پر کہ یہ امر عظیم خلافت و امامت تھا کہ جسکے واسطے یہ سب اہتمام کیا گیا نہ فقط دوستی و محبت
کہ مومنین کے آپس مین ایک معمولی بات ہے جواب وہم یہ کہ کچھ اولی پر موقوف نہین ہے لفظ مولی کے
کئی معانی ایسے ثابت ہین کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین مثل خداوند و مالک و سید و مربی
و ولی امر و متولی امر کے اور ہم ان معانی کے اثبات مین پہلے آیات کلام مجید و فرقان حمید لکھتے ہین چنانچہ آخر
سورۂ بقرہ مین جو یہ آیت ہے کہ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین اسکی تفسیر مین تفسیر بیضاوی مطبوع
مطبع نولکشور جلد اول کے صفحہ ۱۲۸ مین مولنا کے معنی سیدنا لکھے ہوئے ہین پس اس سے
ایک معنی لفظ مولی کے ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے یعنی سید اور تفسیر جلالین مطبوع مطبع حیدری
واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۹ ہجری کے صفحہ ۳۲ مین لفظ مولنا کے معنی سیدنا و متولی امورنا لکھے ہوئے ہین اس سے
دو معنی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے ایک سید ایک متولی امر اور تفسیر کشاف مطبوع مطبع محمدی قندی
کے صفحہ ۲۹۲ مین بھی لفظ مولنا کے معنی سیدنا و متولی امورنا لکھے ہوئے ہین پس اس سے بھی دو معنی
ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے اور تفسیر نیشاپوری جلد اول مطبوعہ سنہ [illegible] ہجری
کے صفحہ ۲۹۵ مین انت مولنا کی تفسیر مین یون لکھا ہوا ہے فیہ الاعتراف بانہ سبحانہ ہو المولی للخلق

لـــه تفسیر مین مطبع کا نام نہین لکھا ہے نہ بعض صاحبان کی نیت پر کیا ہے ۱۲ منہ

بینا لنا وهو المعطی لکل مکرمة یفوزون بها وانهم بمنزلة الطفل الذی
لا تتم مصالحه الا بتدبیر قیمه والعبد الذی لا ینتظم شمل مهماته الا باصلاح مولاه
ترجمہ یہ ہے اس قول کا کہ آنحضرت ہر ساتھ اس بات کی کہ تحقیق وہی ہے سچا مولی ہر واسطے ہر ایسی نعمت کے
کہ جو بندے پاتے ہیں اور وہی عطا کرنے والا ہے ہر ایسی کرامت کا کہ اوسکے ساتھ سب بندے فائز ہوتے
ہیں اور تحقیق وہ لوگ یعنی سب بندے مثل ایسے بچے کے ہیں کہ اوسکی کوئی مصلحت تمام نہیں ہو سکتی ہے بغیر
اوسکے سرپرست کی تدبیر کے اور مثل ایسے غلام کے ہیں کہ اوسکے متفرق کام انتظام نہیں پا سکتے ہیں بغیر
اوسکے مولی کی اصلاح کے انتہی ظاہر ہے کہ علامہ نیشاپوری نے تفسیر لفظ انت مولانا کے لکھے ہیں اس سے
ہمارے مطلب حاصل و سب معانی ثابت ہیں ونیز قرآن شریف مطبوع مطبع مجتبائی چھاپ
چنائی ۱۳۰۲ ہجری کہ جسکے متن کی تحت میں ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین صاحب
و فارسی موسوم بفتح الرحمن لکھا ہے اور حاشیہ پر تفسیر شاہ عبد القادر صاحب کہ جو موضح
القرآن کہلاتی ہے چھپی ہوئی ہے اوسکے صفحہ ۳۰ ترجمہ فتح الرحمن میں انت مولانا کے
معنی تو ئی خداوند ما لکھے ہوئے ہیں اور جزو ہفتم سورہ انعام میں یہ آیت ہے ثم ردوا الی اللہ مولاهم الحق الا له
الحکم وهو اسرع الحاسبین قرآن شریف موصوف الصدر کی ص ۴۰ میں حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب
موضح القرآن کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہے پھر پہنچائے جاوینگے اللہ کی طرف جو مالک سچا ہے تحقیق سن رکھو حکم اوسی کا ہے
اور وہ شتاب لیتا ہے حساب ونیز اسی صفحہ میں زیر آیت فتح الرحمن کا یہ ترجمہ ہے باز گردانیدہ شوند مردگان
بسوی خداوند ایشان کہ حق است مر اوراست حکم و او شتابی ترین حساب کنندگان است ونیز اسی صفحہ میں اس ترجمے کے
نیچے شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اسطرح لکھا ہے پھر پھیرے جاتے ہیں طرف اللہ کی جو کارساز اونکا ہے حق
خبردار ہو واسطے اوسی کے حکم ہے اور وہ جلد حساب لینے والا ہے انتہی بہر حال کہ موضح القرآن میں لفظ مولی کے معنی مالک اور ترجمہ
[illegible] خداوند و ترجمہ شاہ رفیع الدین میں کارساز ثابت ہوئے [illegible] کارساز نام ہی خداوند و مالک و سید و دوست [illegible]
[illegible] تفسیر جلالین کے صفحہ ۵ میں آیت میں جو لفظ مولاهم ہے اوسکے
[illegible] معنی [illegible] تو ولی امرہم کے لکھے ہیں جس سے

ان کے معنی متولی امر کے ثابت ہو گئے و نیز کشاف مذکور کے نسخے ۵۵۴ میں ثم ردوا
کی تفسیر بالکھم الذی یتولی علیھم امورھم لکھی ہے اس سے مالک اور متولی
کے معنی ثابت ہوئے اور جزو یازدہم سورہ یونس میں قریب نصف جز یہ آیت ہے ثم ردوا
الی اللہ مولاھم الحق قرآن شریف موصوف الصدر کے ص ۳۱۲ میں اس آیت کے
نیچے شیخ سعدی رحمن کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہے و رجوع گردانیدہ شوند بسوئے خدا مالک تحقیق ایشان و نیز اوسی
صفحے میں اوسی ترجمے کے نیچے شاہ رفیع الدین صاحب کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہے اور پھر جاویں گے
طرف اللہ کی مالک اپنے سچے کے و نیز تفسیر بیضاوی مذکور جلد اول کے ص ۵۹۳ میں مولاھم
الحق کی تفسیر اس طرح لکھی ہے ربھم و متولی امرھم علی الحقیقۃ اس عبارت سے مولی کے معنی رب و
مالک بھی ثابت ہوئے و نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ رب کی جگہ مولیٰ کا اطلاق صحیح ہے اور رب اور مولی کے باہم معنی
میں بحث ہے حق سبحانہ و تعالی کو رب حقیقی میں مربی نہیں کہتے اس سبب سے کہ اسمائے الٰہی توقیفی ہیں و نیز تفسیر
جلد اول مذکور کے ص ۵۰۱ کی پہلی سطر میں مولاھم الحق کی تفسیر میں لکھا ہے ربھم الصادق
ربوبیتہ لانھم کانوا یتولون ما لیس لربوبیتہ حقیقۃ او الذی یتولی حسابھم و ثوابھم
ترجمہ اونکا رب اوسکا کہ صادق ہے ربوبیت اوسکی اس سبب سے کہ وہ لوگ (یعنی کفار) تولی کرتے
تھے اوس سے کہ جسکی ربوبیت حقیقت میں صادق نہ تھی (یعنی بت) یا مولاھم سے یہ مراد ہے کہ متولی ہوگا
اللہ وہی حساب کا اور اونکے ثواب کا انتہی اس عبارت سے بھی مولی کے دو معنی ثابت ہوئے ایک رب دوسرے
متولی امور و نیز تفسیر معالم التنزیل مطبوع مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی جلد ثانی کے ص ۱۱
میں مولاھم الحق کی تفسیر اس طرح لکھی ہوئی ہے الذی یتولی و یملک امرھم فان قیل الیس قد قال و
ان الکافرین لا مولی لھم قیل المولی ھناک ھو الناصر و ھٰھنا بمعنی الملک
ترجمہ مولی اونکا برحق وہی ہے کہ متولی ہے اور مالک ہے اونکے امر کا پس اگر کہا جائے کہ کیا نہیں کہا ہے حق سبحانہ و تعالی نے
کہ وان الکافرین لا مولی لھم یعنی تحقیق کافرون کے لیے کوئی مولی نہیں ہے تو جواب دیا جائیگا کہ مولی اوس آیت میں
ناصر کے معنون میں ہے اور اس آیت میں ملک کے معنون میں ہے انتہی اس عبارت سے بخوبی ثابت ہو گئے دو معنی

عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا
وانا اولی الناس بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرؤوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن
ترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی وانا مولاہ

ترجمہ بخاری فارسی کا مندرجہ متن ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ میں سب
آدمیوں سے اوسکے ساتھ دنیا و آخرت میں اولی نہوں اگر تم لوگ چاہو تو اس آیت کو پڑھو النبی اولی بالمومنین من انفسہم جو
مومن کہ کسی مال کو بعد موت کے چھوڑے پس چاہیے کہ اوسکے وارثوں کا گروہ اوسکو میراث میں لے جو لوگ ہوں اور اگر
کچھ قرض یا بیٹے وغیرہ یا عیال و اطفال کو چھوڑے تو چاہیے کہ اوسکو میرے پاس لائیں کہ میں اوسکا مولی ہوں انتہی
چونکہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں لہذا حدیث آخر کے ترجمے پر میں نے اکتفا کی کیوں واعظ صاحب اب اس
حدیث میں بھی مولی کے معنی دوست کے کہیے گا حالانکہ ظاہر ہے کہ سوا اولی بالتصرف و ولی امر و متولی امور و مربی و
سرپرست و مالک و خداوند کے اور کوئی معنی لفظ مولی کے اس حدیث میں نہیں ہو سکتے البتہ ان معانی سبعہ میں سے
ہر معنی یہاں درست ہو سکتے ہیں خصوصاً ولی امر و متولی امور و مربی اسواسطے کہ جناب رسولخدا نے جو فرمایا کہ میں متوفی
کے قرض و عیال و اطفال کا مولی ہوں اسکے معنی سوا اسکے کچھ اور نہیں ہو سکتے کہ میں اوسکے قرض کو ادا کرونگا و
اوسکے عیال و اطفال کی پرورش کرونگا اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ یہ سات معانی جس طرح رسول کے ساتھ مخصوص
ہیں اوسی طرح امام کے ساتھ بھی ہیں کہ وہ نائب و خلیفہ ہے رسول کا اور انمیں سے ہر ایک معنی سے امامت
و خلافت مراد ہو سکتی ہے وہو المقصود پس جب بحمد اللہ تعالی یہ امر ثابت ہو گیا کہ لفظ مولی ایسے بہت سے معانی پر
دلالت کرتی ہے کہ اونسے امامت و خلافت مراد ہو سکتی ہے تو اب ہمکو فقط اس امر کا ثابت کرنا باقی رہگیا
کہ اس کلام معجز نظام میں کہ جو اسقدر اہتمام و انتظام کے ساتھ تھا ایسی دلیل و اس طرح کا قرینہ موجود ہے کہ وہ سنت
ثابت ہو جاوے کہ لفظ مولی سے سوا امامت و خلافت کے اور کوئی معنی مراد نہیں ہو سکتے اور ہمارے
اس مطلب کے ثبوت کے لیے ایک دو دلیلیں یا قرینے کافی ہیں لیکن اب ہم پہلے کلام نافرجام بعض اللئام کے
[illegible] و برداشت جمع کرتے ہیں بعد اوسکے بہت سی دلائل و قراین اثبات مطلب و احقاق حق پر
بعون منہ تعالی و حسن توفیقہ قائم کرینگے انشاء اللہ تعالی چنانچہ جو عبارت کہ واعظ صاحب کے

ہم ص ۹ سے مجمع الاوصاف کی نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ اونکی یہ عبارت ہے **قولہ** پس حق یہ ہے
مولا معنی دوست و محب کے متعین ہے بقرینہ وال من والاہ کی اگرچہ اصل لغت مین کئی معنی سے مذکور ہوا ہے
اقول اس قول مین واعظ صاحب نے شاہ صاحب کی تقلید کی ہے بلکہ اپنی دانست مین ونکی عبارت فارسی کا
ترجمہ اردو مین لکھدیا ہے لیکن یہ ترجمہ بھی ٹھیک نہین بن پڑا چنانچہ **تحفہ اثنا عشریہ مطبوع مطبع نولکشور**
مذکور کی ص ۳۲۹ مین یہ عبارت شاہ صاحب کی ہے سوم آنکہ قرینہ مابعد صریح دلالت
میکند کہ مراد از ولایت کہ از لفظ مولی یا اولی ہرچہ باشد فہمیدہ میشود بمعنی محبت است وہو قولہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ یہ بندہ **ضعیف و نحیف کہتا ہے** کہ سنیون ہی کی حیا و غیرت کا مقتضا ہے کہ جس کتاب کی
رد مین اہل حق نے دفتر سیاہ کیے ہون اور دریا بہادیے ہون اوسی کی عبارت یا مضمون نقل کرکے پھر طالب
جواب ہون ولکن ہذا ہو شنشنۃ **فاصنع ما شئت** ہم اس کلام ناتمام کو دو طرح پر جواب لکھتے ہین **اول**
یہ کہ خود علماے اہل سنت و جماعت نے واعظ صاحب و شاہ صاحب کے اس کلام کو رد کر دیا ہے **وکفی اللہ**
المومنین القتال چنانچہ فخر رازی صاحب کتاب نہایۃ العقول مین فرماتے ہین اور یہ عبارت مین کتاب
مستطاب عبقات الانوار مجلد غدیر جز ثانی مذکور الصدر کی صفحہ ۳۰۰ سے نقل کرتا ہون اس سبب سے کہ کتاب نہایۃ العقول
میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے **ولا نسلم ان لفظ المولی محتمل للاولی والدلیل علیہ ان**
احدہما ان افعل من موضوع لیدل علی معنی التفضیل ومفعل موضوع
لیدل علی الحدثان او الزمان او المکان ترجمہ اور نہین تسلیم کرتے ہین ہم کہ تحقیق لفظ مولی محتمل ہو واسطے اولی
کے اور دلیل اوسپر دو امر ہین ایک اون مین سے یہ ہے کہ افعل من موضوع ہے واسطے دلالت کرنے کے معنی تفضیل پر
اور مفعل موضوع ہے واسطے دلالت کرنے کے اوپر حدثان یعنی معنی مصدر کے یا زمان یا مکان یعنی ظرف کے
انتہی موضع الحاجۃ برائے خدا اب کوئی شخص ہمکو انصاف سے جواب دے کہ فخر رازی صاحب نے تو فرمایا
کہ مولی مفعل کی وزن پر ہے کہ جو مصدر یا ظرف زمان و مکان کے لیے موضوع ہے لہذا معنی اولی پر کہ جو
افعل التفضیل کے وزن پر ہے کیونکر دلالت کریگا اب وہی مفعل فاعل کی معنی مین کیونکر ہوگیا جو واعظ صاحب نے
اوسکے معنی دوست و محب کے لکھے ہین اور کچھ فخر رازی پر موقوف نہین ہے بلکہ اکثر علماے اہل سنت کا اس

حدیث میں بھی یہ شبہہ ہے کہ مفعل بمعنی افعل کیونکر آسکتا ہے اور خود شاہ صاحب کا قول بھی عبارت سابقہ میں
موجود ہے کہ مفعل بمعنی افعل ہیچ جا و ہیچ مادہ نیامدہ اب سب سنی تھے ہم جواب دیں کہ مفعل جو ظرف یا مصدر
کے وزن پر تھا بمعنی فاعل کیونکر ہو گیا ہر چند کہ شاہ صاحب نے اپنی عبارت میں اس پہلو کو بچا کر یہ تصریح فرمایا ہے
کہ مراد از ولایت کہ از لفظ مولی یا ولی ہر جا باشد فہمیدہ می شود بمعنی محبت لیکن اس سے کیا ہوتا ہے جب کسی
شخص پر لفظ مولی کا اطلاق کرینگے تو مصدریت یا ظرفیت کہاں باقی رہ سکتی ہے خواہ مخواہ یا فاعل کے
معنی مراد لینا پڑینگے یا مفعول کے **اب ایک لطیفہ اور سنیے** کہ بعض محققین و مدققین و متبحرین و مستقلین
حضرات سنیہ نے قاطبۃ انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جملہ دعائیہ حدیث میں نہیں ہے بلکہ کذب محض ہے
چنانچہ ابن تیمیہ کہ جنکو حضرات سنیہ نے شیخ الاسلام کا خطاب دیا ہے اونکی عبارت میں مجلد غدیر عبقات الانوار
کے جزو اول کے ص ۴۰ سے نقل کرتا ہوں چنانچہ افضل المتکلمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب فرماتے
ہیں کہ ابن تیمیہ کہ بمناقب و محامد او نیز از اہل حق باشد در جواب منہاج الکرامۃ گفتہ است کہ این فقرہ
باتفاق اہل معرفت بالحدیث موضوع است چنانچہ می سراید الوجہ الخامس ان ہذا اللفظ وہو
قوله اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله كذب باتفاق
اهل المعرفة بالحديث واما قوله من كنت مولاه فعلي مولاه فلهم فيه قولان سنذكر ذلك
في موضعه ان شاء الله تعالى الوجه السادس ان دعاء النبي صلى الله عليه وسلم مجاب
وهذا الدعاء ليس بمجاب فعلم انه ليس من دعاء النبي صلى الله عليه وسلم فانه من المعلوم انه لما
تولى كان الصحابة وسائر المسلمين ثلثة اصناف صنف قاتلوا معه وصنف قاتلوه
وصنف قعدوا عنه واكثر السابقين الاولين من القعود وقد قيل ان بعض السابقين
الاولين قاتلوه وذكر ابن حزم ان عمار بن ياسر قتله ابو الغادية وان ابا الغادية
من السابقين الاولين ممن بايع تحت الشجرة واولئك جميعهم
قد [illegible] رضي الله عنهم [illegible]

[illegible] وعاد من عاداه الخ

ثابت باتفاق اہل معرفت کے ساتھ حدیث کے بلکہ قول اوسکا من کنت مولاہ فعلی مولاہ جیسا ان لوگون سے کہ
اسکے باب مین دو قول مین غریب ہم اسکا ذکر کرینگے اوسکے مقام مین انشاءاللہ تعالی وجہ چھٹی یہ ہے بتحقیق
دعا انبیا کی مقبول ہوتی ہے اور یہ دعا مقبول نہین ہوئی پس معلوم ہوا کہ یہ جملہ دعا نبی کی نہین ہے
ساتوین یہ ہے معلومات مین سے ہے کہ جب آپ نے وفات پائی تو صحابہ اور کل مسلمان تین قسم ہو گئے
ایک قسم وہ لوگ ہین کہ جو علی کے ساتھ ہو کے لڑے اور ایک قسم وہ لوگ ہین کہ خود آپ ہی سے لڑے
(یعنی ام المومنین و معاویہ وغیرہما کے ساتھ ہو کے) اور ایک قسم وہ لوگ ہین کہ اونھون نے اس سے تقاعد
کیا یعنی کنارہ کش ہوئے اور کسیطرف ہو کے نہین لڑے اور اکثر سابقین اولین تقاعد کرنے والون مین سے تھے
و تحقیق کہا گیا ہے کہ بعض سابقین اولین علی سے لڑے ہین اور ابن حزم نے ذکر کیا ہے کہ عمار بن یاسر کو تحقیق اوبغاۃ نے
قتل کیا اور تحقیق یاد رہے یہ سابقین اولین مین سے ہے یا ان لوگون مین سے کہ جنھون نے درخت کے نیچے
بیعت کی تھی (یعنی بیعت رضوان کئے ہین) اور صحیح مین ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سب لوگ ایسے
ہین کہ کوئی شخص انمین سے آتش دوزخ مین نہین جائیگا انتہی اب کوئی واعظ صاحب و نیز شاہ صاحب کے
دوہرے ہوون سے پوچھے کہ آپکے شیخ الاسلام نے تو فرمایا کہ یہ فقرہ دعائیہ اس حدیث کے الفاظ مین سے نہین ہے
باتفاق اہل معرفت بحدیث کذب محض ہے اب آپ کیا کیجیئے گا اور کون سا قرینہ اس بات پر قائم کیجیئے گا کہ
مولا بمعنی محب و دوست ہر ایک مومن جو مدعا تمہارا ہے مین تمام علماے اہل سنت نے خاک چھان کے نکالا تھا اوسکا
تو شیخ الاسلام نے سارا ہی منہدم کر دیا یخربون بیوتہم بایدیہم ونیز اس عبارت کے نقل کرنے سے
دو فائدے اور حاصل ہوئے اول یہ کہ ابن تیمیہ نے اس فقرہ دعائیہ کو فقط زبان سے موضوع نہین
کہا بلکہ اوسکی تکذیب ایک دلیل عقلی سے کی ہے اور تمام دنیا کے سنیون کو تین بلاؤن مین مبتلا کر دیا ہے
اسواسطے کہ اگر وہ لوگ اس بات کے قائل ہون کہ یہ کلام جناب رسول خدا کا ہے تو دو حال سے خالی نہین یا
جسقدر صحابہ نے کہ بعد رسول خدا کے اظہار عداوت شاہ ولایت کیا اور اون حضرت سے جنگ و پیکار کے
مرتکب ہوئے اونکو دشمن خدا سمجھنا پڑیگا بدلیل دعاے جناب رسول خدا اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ
یعنی بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو جو دوست رکھے اوس علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو جو دشمن رکھے اوسکو

علی کو دوست رکھے اور بغض رکھے اُسکو اللہ تعالیٰ دشمن رکھے وہ اہل جہنم میں سے ہے اور حضرت ام المومنین بی بی عائشہ
بھی ان نعوذ من لوطاس سے خارج نہیں ہوسکتیں ورنہ اس بات کا قائل ہونا پڑیگا کہ دعا سے
جناب رسول خدا معاذ اللہ مستجاب نہیں پس شق اول کے اختیار کرنے میں مذہب تسنن سے ہاتھ
دھونا پڑیگا اور شق دوم کے قبول کرنے میں اسلام کو سلام کرنا ہوگا اسلئے اب سنیوں کو سوا شق ثالث اختیار کرنے کے
اور چارہ نہیں یعنی مثل ابن تیمیہ کی اس بات کا قائل ہوجانا لازم ہے کہ یہ فقرہ دعائیہ کلام جناب رسول خدا
نہیں ہے بلکہ موضوع ہے اور جب اس بات کے قائل ہوئے تو اپنی دین علمی سے استعفا دینا ہوگا اسلئے کہ
جب فقرہ دعائیہ موضوع ہوا تو پھر یہ قرینہ معلوم کہاں باقی رہ گیا ثبت العرش ثم النقش دوم یہ کہ فاروق حاتم سے
معلوم ہوا کہ ابو الغادیہ قاتل عمار بن یاسر سابقین اولین اور اصحاب بیعت رضوان میں سے تھا اور اسکا جہنم میں جانا
یقینی ہے حالانکہ ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مطبوع مطبع نولکشور جلد رابع کے صفحہ ۱۰۶ میں
ترجمہ حدیث جناب رسول خدا اسطرح لکھا ہے وای مردمی کشند ترا اے عمار گروہ باغیان
میخوانی تو ایشان را بہشت و میخوانند ترا ایشان باتش و صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی
جلد ثانی کے ص ۳۹۵ میں باسناد مندرجہ حضرت ام سلمہ سے منقول ہے ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ ترجمہ یہ ہے کہ جناب
رسول خدا نے عمار سے فرمایا کہ قتل کریگا تجھکو لشکر باغی انتہی و نیز اس حدیث کی کئی روایتیں اسی مضمون کی
اسی صفحے میں ہیں کہ ان میں سے ایک میں یوں ہے ابن سمیۃ تقتلک فئۃ باغیۃ ہے اور ایک میں ویس
وبادلیس ابن سمیۃ ہے واضح ہو کہ ابن سمیۃ سے مراد حضرت عمار ہیں اور اسی صفحے میں لفظ ویس کی
شرح میں نووی کی یہ عبارت ہے بفتح الواو واسکان المثناۃ ووقع فی روایۃ بخاری ویح عمار ترحم وویس
تصغیرہا اس سے معلوم ہوا کہ بخاری نے بھی اس حدیث کو لکھا ہے و نیز اسی صفحے کے آخر سطر شرح نواوی میں
فئہ باغیہ کی تحقیق میں لکھا ہے عن علی رضی اللہ عنہ ویح باب رحمۃ وویل باب عذاب اور جس حدیث بخاری کا
کہ نووی نے ذکر کیا ہے وہ حدیث صحیح مذکور مطبوع مطبع میمنیہ مصر جلد ثانی کے ص ۔۔ کتاب جہاد والسیر باب
[illegible] باسناد مندرجہ [illegible] ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یدعوہم

یدعوهم الی الله ویدعونه الی النار یعنی عمار کا قاتل اور اہل حمص سب کو قتل کریگا وسکو ایک گروہ باغی
مارا ہوگا تھا وہ ان لوگون کو طرف اللہ کی اور بلاتے ہونگے وہ لوگ وسکو طرف آتش دوزخ کے
اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جن لوگون کو جناب رسول خدا اپنی زبان مبارک سے باغی کہین اور یہ فرمائین کہ عمار
ان کو اللہ کی طرف اور وہ لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلاتے ہونگے وہ لوگ اہل بہشت سے کیونکر ہو سکتے ہین
اور جہنم کے عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہین ہر چند اس باب مین اسیقدر کافی و وافی ہے لیکن چونکہ ہمکو
ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم ایسی احادیث بھی لکھتے ہین کہ جنسے ثابت ہو جاوے کہ جناب رسول خدا
نے قاتل عمار کو نام لیکر اہل جہنم مین سے فرمایا ہے چنانچہ کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع
مطبع ... جلد ... اور صفحہ ۱۸۴ مین ہے قاتل عمار وسالبه فی النار (طب عن عمرو بن العاص
و عن ابنه) ترجمہ قتل کرنے والا عمار کا اور وسکے ہتھیار و کپڑے لینے والا آتش دوزخ مین ہے ونیز
اسی صفحہ مین یہ حدیث ہے ابن سمیہ تقتله الفئة الباغية قاتله وسالبه فی النار (خط کر عن
انس) ونیز اسی صفحہ مین ہے تقتلك الفئة الباغية قاتلك فی النار (قاله النعمان ابن عساکر
عن ام سلمه) (حم وابن عساکر عن عثمان) ونیز ص ۱۸۵ مین ہے قاتل ابن سمیه
فی النار (کر عن عمرو بن العاص) اور ان دونون صفحون مین اور کئی حدیثین اسی مضمون کی ہین کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ عمار کا قتل کرنے والا آتش جہنم مین ہوگا مین نے بخوف طوالت فقط اسیقدر
پر اکتفا کی اب دو حال سے خالی نہین ہے یا سنی اپنے مذہب سے ہاتھ اوٹھائین اور اس عقیدہ باطل سے
باز آئین کہ صحابہ مین سے کوئی شخص گو کیسی ہی فسق و فجور و غصب و عناد و قتل نفوس زکیہ وغیرہ کا مرتکب ہو
جہنم مین نہین جا سکتا اور ابو معاویہ اور اوسکے امثال کو اہل ہاویہ مین سمجھین اور شیعون کا مذہب حق
تسلیم کرین کہ اونکا یہ اعتقاد ہے کہ اصحاب رسول خدا عموماً اور اون مین سے اصحاب بدر و اصحاب بیعت
رضوان وغیرہ خصوصاً بعد رسول خدا اور اونکے اہلبیت کرام کے افضل امت ہین بشرطیکہ اپنے عہد و
پیمان و دین و ایمان پر مرنے کے وقت تک قائم و ثابت رہے ہون اور اس آیہ وافی ہدایہ کے مصداق
ہون من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه

ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ترجمہ بعض مومنین ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھلایا جو عہد
اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوس پر پس بعض اون میں سے وہ لوگ ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام (یعنی راہ
خدا میں شہید ہو گئے) اور بعض اون میں سے وہ لوگ ہیں کہ انتظار کرتے ہیں (یعنی موت کا) اور نہیں بدلا
اون لوگوں نے کسیطرح کا بدلنا انتہی اور جن لوگوں نے کہ تغیر و تبدیل کیا اور دین کو کفر سے اور سنت
کو بدعت سے بدل دیا اور دین و ملت میں بطمع جاہ و حشمت و دولت و سلطنت احداث کیا اور بیعت
رضوان کو توڑ ڈالا فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اور یا احادیث صحیحہ مصطفویہ کی کہ
جو مسلمہ فریقین ہیں تکذیب کریں اور یکبارگی دین اسلام سے باہر ہو جائیں کیا یہ قول الاسلام من اہلیت دوم
یہ کہ ہر چند اس قول سخیف کے جواب میں ہمکو اسیقدر لکھنا کافی ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے و
نیز اہل حق کے نزدیک یہ کلمات دعائیہ بلا شک و شبہہ کلام معجز نظام جناب رسول خدا ہیں چنانچہ ہمارے
یہاں کی خطبہ مبارکہ غدیر خم میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں لہذا ہم اسکے کئی جواب لکھتے ہیں جواب
اول یہ کہ کافیہ بلکہ ہدایۃ النحو کا پڑھنے والا بھی اس بات کو جانتا ہے کہ کلمات دعائیہ بطور جملہ معترضہ کے
ہوتے ہیں اور نفس کلام میں اونکو کچھ دخل نہیں ہوتا اور صدر اس حدیث کا پر ظاہر ہے کہ توطیہ و تمہید ہے
بیان مولائیت جناب علی مرتضے کا پس خواہ مخواہ جو معنی کہ لفظ اولی کے ہونگے کہ جو صدر حدیث میں ہے
وہی معنی لفظ مولی کے بھی ہونگے ورنہ یہ توطیہ و تمہید خلاف بلاغت ہو جائیگا اور کلام رسول خدا کو فصاحت
و بلاغت سے خالی سمجھنا کفر محض ہے اور اس امر کی تحقیق کہ ولی کے اس حدیث میں کیا معنی ہیں اور اعداے
کلام ما بعد کے جواب میں عنقریب آتی ہے جواب دوم ہر چند بادی النظر میں یہ امر ثابت ہے کہ کلمات
دعائیہ کو نفس مقصود کلام سے کچھ تعلق نہیں ہوتا لیکن دنیا ما نحن فیہ ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث مبارک میں عدو
[illegible] کو محبت کے معنی سے خالی نہیں سمجھتے بلکہ جسقدر معانی لفظ مولی کے باثبات [illegible]
[illegible] ثابت [illegible] جناب [illegible] محبت [illegible] سمجھتے [illegible]
[illegible]
[illegible]

غرضکہ ہر طرح جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ لفظ مولیٰ میں معنی محبت بھی اور معانی کے ساتھ مقصود ہیں تو کلمات علما یہ معنی و دیگر کلام صاحب نظام میں بخوبی ربط حاصل ہوگیا اور یہ بھی ثابت ہو کہ بے تکلف اور بے تامل ہر شخص کی سمجھ میں آتی ہے اور سنیوں کی بہ دوستی کو ہرگز کوئی شخص منصف مزاج تسلیم نہیں کر سکتا ہے اگر یہ معنی لفظ مولیٰ کے امامت پر دلالت کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہ لیے جائیں اور خواہ مخواہ مدلولات لفظ مولیٰ سے خارج کر دیے جائیں اور اسمقام پر انصاف کیا ہے علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے چنانچہ

کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسول مطبوع مطبع جعفری واقع لکھنؤ محلہ نخاس کے ص ۵۵ سے ص ۵۶ تک یہ انکی عبارت ہو نقل الامام

ابو الحسن علی الواحدی فی کتابه المسمی باسباب النزول یرفعه بسنده الی ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب فقوله من کنت مولاه فعلی مولاه قد اشتمل علی لفظة من وهی موضوعة للعموم فاقتضی ان کل انسان کان رسول الله مولاه کان علی مولاه واشتمل علی لفظة المولی وهی لفظة مستعملة بازاء معان متعددة قد ورد القرآن الکریم بها فتارة تکون بمعنی اولی قال الله تعالی فی حق المنافقین مأوٰکم النار هی مولاکم معناه اولی بکم وتارة بمعنی الناصر قال الله تعالی بان الله مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لهم معناه ان الله ناصر المؤمنین وان الکافرین لا ناصر لهم وتارة بمعنی الوارث قال الله تعالی ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون معناه ورّاثا وتارة بمعنی العصبة قال الله تعالی وانی خفت الموالی من ورائی معناه عصبتی وتارة بمعنی الصدیق والحمیم قال الله تعالی یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئا معناه حمیم عن حمیم وصدیق عن صدیق وقرابة عن قرابة وتارة بمعنی السید المعتق وهو ظاهر واذا کانت واردة لهذه المعانی

المحتملات اما على كونه اولى كما ذهب اليه طائفة او على كونه صديقا حميما فيكون في
الحديث من كنت اولى به او ناصره او وارثه او عصبته او حميمه او صديقه فان عليا منه
كذلك وهذا صريح في تخصيصه لعلي بهذه المنقبة العلية وجعله لغيره كنفسه بالنسبة الى
من دخلت عليهم كلمة من التي من العموم بما لم يجعله لغيره وليعلموا ان هذا الحديث هو من
اسرار قوله تعالى في اية المباهلة قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم و
انفسنا وانفسكم والمراد نفس علي على ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بين نفس رسول الله
وبين نفس علي وجمعهما بضمير مضاف الى رسول الله اثبت رسول الله لنفس علي بهذا الحديث
ما هو ثابت لنفسه على المؤمنين عموما فانه اولى بالمؤمنين وناصر المؤمنين وسيد المؤمنين
وكل معنى يمكن اثباته مما دل عليه لفظ المولى لرسول الله فقد جعله لعلي وهي مرتبة سامية
ومنزلة سامقة ودرجة علية ومكانة رفيعة خصصه بها دون غيره فلهذا صار ذلك
اليوم يوم عيد وموسم سرور لاوليائه ترجمہ نقل کی ہے امام ابوالحسن علی واحدی نے
اپنی کتاب میں کہ جسکا اسباب النزول نام ہے یہ روایت رفع کیا ہے اوسکو ساتھ اپنی سند کے حضرت ابوسعید
خدری تک اور انہوں نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
روز غدیر خم علی بن ابیطالب کے باب میں۔ پس قول جناب رسول خدا کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
مشتمل ہے اوپر لفظ من کے اور یہ لفظ موضوع ہے واسطے عموم کے پس مقتضی اس کلام کا یہ ہے
کہ ہر انسان کہ جسکے رسول خدا مولی ہیں علی بھی اوسکے مولی ہیں اور مشتمل ہے یہ کلام اوپر لفظ مولی کے
اور یہ لفظ مشترک ہے کہ استعمال کیجاتی ہے بہت سے معانی میں کہ تحقیق قرآن کریم ساتھ ان معانی کے
وارد ہوا ہے پس کبھی ہوتی ہے یہ لفظ مولی معنی میں اولی کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے منافقوں کے
حق میں ماواکم النار ہی مولکم معنی وہ ہے اولی تمہاری اور کبھی ہوتی ہے معنی میں ناصر کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے
ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لہم معنی اسکے یہ ہیں کہ تحقیق اللہ ناصر ہے
مومنوں کا اور تحقیق کافروں کے لیے کوئی ناصر نہیں ہے اور کبھی ہوتی ہے معنوں میں وارث کے

فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون یعنی موالی کو وارثوں کے ہیں
کبھی عصبہ کے معنی پر آتا ہے یعنی ولی معنوں میں عصبہ کے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وانی خفت الموالی من ورائی یعنی عصبہ
اور کبھی معنی میں ... کبھی مولیٰ کے معنوں میں صدیق و حمیم یعنی دوست و قریب کے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یوم لا یغنی
مولی عن مولی شیئا یعنی اوسکے حمیم اور صدیق و قریب کے ہیں اور کبھی مولیٰ بمعنی میں سید یعنی
اور یہ ظاہر ہے جس وقت کہ وارد ہوئی ہے یہ لفظ مولی واسطے متعدد معانی کے تو کن معنوں پر حمل کیجائیگی اولی
ہونے علی کے اولیٰ جیسا کہ گیا طرف اوسکے ایک گروہ یا اوپر ہونے اونکے حضرت کی صدیق حمیم یعنی دوست
و قریب ہونے کے معنی حدیث یہ کہ جس شخص کے ساتھ میں ولی ہوں یا اوسکا ناصر ہوں یا اوسکا وارث ہوں یا
اوسکا عصبہ ہوں یا اوسکا قریب ہوں یا اوسکا دوست ہوں پس تحقیق علی بھی اوس سے اسی طرح ہیں اور یہ صریح
ہے اس بات میں کہ جناب رسول خدا نے علی کو ساتھ اس منقبت عالیہ کے مخصوص کیا ہے اور غیر کے واسطے مثل اپنے
نفس کے قرار دیا ہے بہ نسبت اون سب لوگوں کے کہ جن پر کلمہ من کہ جو عموم کے لیے ہے داخل ہے مخصوص کیا
آپنے علی کو اپنی محبت کے ساتھ کہ جو غیر کے لیے قرار نہیں دی اور چاہیے کہ معلوم ہو یہ امر کہ تحقیق یہ حدیث اسرار
میں سے ہے قول حق سبحانہ تعالیٰ کی آیہ مباہلہ میں قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم اور مراد نفس سے علی ہیں بنا بر اوسکے کہ پہلے بیان کیا گیا پس تحقیق اللہ جل وعلیٰ نے
جبکہ نفس رسول خدا اور نفس علی دونوں کو مقرون کیا اور جمع کیا انھیں دونوں کو ساتھ ضمیر مضاف الیہ کی کہ مراد
اوس سے رسول خدا ہیں یعنی ضمیر جمع متکلم کی تو ثابت کیا رسولخدا نے واسطے نفس علی کے ساتھ اس حدیث کے
جو کچھ کہ ثابت تھا خود آپکے نفس کے لیے مومنوں پر عموما پس ثابت ہو گیا کہ تحقیق وہی علی اولیٰ ہیں ساتھ
مومنوں کی اور ناصر ہیں مومنوں کی اور سردار ہیں مومنوں کی اور ہر شی کہ جسپر لفظ مولی دلالت کرتی ہے واسطے آ
رسولخدا کی اوسکا ثابت کرنا ممکن ہے پس تحقیق آپنے وہ معنی واسطے علی کے قرار دیے ہیں اور یہ بہت بڑا مرتبہ
سامی ہے اور منزلت بلند ہے اور درجہ عالی ہے اور مقام رفیع ہے کہ مخصوص کر دیا ہے رسولخدا نے علی کو
ساتھ اسکے نہ آپکے غیر کو پس اس سبب سے ہو گیا ہے یہ روز غدیر خم کا روز عید اور روز وقت خوشی کا واسطے
آپکے دوستوں کے انتہی و مخفی نہو کہ اس عبارت کے نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئے اول

متفرع ہے جواب عبارت مابعد تحفۂ اثنا عشریہ سے چنانچہ جو عبارت کہ ہم کتاب مذکور کے ص ۳۲۹ سے
نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت شاہ صاحب کی ص ۳۳۰ کا ہے و اگر مولیٰ بمعنی متصرف
[illegible] فرمایم و از اولی اولی بتصرف میشد ترتیب این بود کہ میفرمود کہ بارخدایا دوست دار کسے را کہ دو
متصرف و باشد و دشمن دار کسے را کہ در تصرف او نباشد دوستی و دشمنی او را ذکر کردن دلیل صریح است
بر آنکہ مقصود ایجاب دوستی او و تحذیر از دشمنی بحث نہ تصرف و عدم تصرف انتہی یہ کلام شاہ صاحب کا
ناشی ہے اونکی کمال نافہمی سے کہ باعث اوسکا محض تعصب و عناد ہے لہذا ایسے کلام مہمل وبے
معنی کی ساتھ اونھون نے تکلم کیا ہے اسواسطے کہ جناب سرور کائنات کافۂ انام پر مبعوث ہین اور تمام خلق کو
آپکے تصرف مین ہونا چاہیے اور اسی طرح ونکا ولی عہد اور خلیفہ بھی کافۂ انام کے لیے منصوب ہے پس
اوسکے تصرف مین بھی تمام خلق کو ہونا چاہیے پس باطل ہوگئی یہ تقریر شاہ صاحب کی کہ بارخدایا دوست دار کسی
را کہ در تصرف او باشد و دشمن دار کسے را کہ در تصرف او نباشد بلکہ کفر و اسلام و نفاق و ایمان و تسلیم و تکذیب
و اقرار و انکار پس اسمین ہر شخص مختار ہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر پس تمام بنی نوع انسان کی تین قسمین
ہین ایک کافر اور ایک منافق اور ایک مومن پس بظاہر ہے کہ کافرون کے لیے دعا کرنا کیونکر
ممکن تھا اور نفاق اور ایمان امر قلبی ہے کہ ظاہر نہین ہوسکتا پس ممکن ہے کہ
کوئی شخص نبوت کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے ایمان نہ لایا ہو
جیسا کہ منافقون کے باب مین آیا ہے اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول
اللہ اور اسیطرح ممکن ہے کہ کوئی شخص امام برحق کی امامت کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے
ایمان نہ لایا ہو پس ایسے لوگون کے لیے بھی دعا فرمانا غیر ممکن تھا لہذا جناب رسول خدا نے ایسا
جامع و مانع ارشاد فرمایا کہ سوا مومن صادق کے اور کوئی اوس مین داخل نہین ہوسکتا اسواسطے کہ جو شخص
کہ امام برحق سے علی البصیرۃ تولیٰ کریگا وہ خواہ مخواہ دل سے اوپر ایمان بھی لایا ہوگا اور ایمان لانا امام برحق پر
مستلزم ہے ایمان لانے کو ساتھ رسول کے جسطرح کہ ایمان لانا ساتھ رسول کے مستلزم ہے ایمان لانے کو
ساتھ خدا کے کما لا یخفے پس کلام منقطع مرجناب سید الانام اللہم وال من والاہ مین سوا مومن مخلص کے [illegible]

کوئی داخل نہین ہوسکتا اور یہ کمال بلاغت وجامعیت ہے شاید اس مقام پر کوئی سنی صاحب کہین کہ ہم
جناب علی بن ابیطالب سے دوستی رکھتے ہین پس ہم بھی اہل من والاہ مین داخل مین تو ہم کہینگے کہ یہ دعوی تمھارا
غلط ہے بلکہ اسی سبب سے کہ دوست تین طرح پر ہوتے ہین ایک اپنا دوست ایک دوست کا دوست
ایک دشمن کا دشمن پس تم لوگ اونکے دشمنون کے ہرگز دشمن نہین ہو اور دشمن بھی تین طرح پر ہوتے ہین
ایک اپنا دشمن اور ایک دوست کا دشمن اور ایک دشمن کا دوست پس تم لوگ بیشک اونکے دشمنونکے
دوست ہو اس سبب سے کہ جب ادلۂ قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر خلیفہ رسول خدا بلافاصلہ ہین تو جو
لوگ کہ دعویدار خلافت ہوے وہ خواہ مخواہ آپکے دشمن ہونگے اور تم لوگ بلاشبہ وشک اونکے
دوست ہو علاوہ اسکے جو لوگ کہ آپکے تشنہ خون تھے اور علانیہ آپسے لڑے اور جتنے لوگ
آپکے قتل کرنے مین نہایت سعی وکوشش کی اونکے بھی تم دوست ہو اور اہل جنت مین سے سمجھتے
ہو پھر کیونکر زمرۂ دوستان علی بن ابیطالب مین تم لوگ محسوب ومحشور ہوسکتے ہو کیا جو شخص کہ اہل بیت
واہلبیت سے محبت رکھے وہ جناب رسول خدا کی دوستی کا اقرار کرنے مین صادق سمجھا جائیگا یا ایسا شخص
زمرۂ اولیا مین محسوب ہوگا لا واللہ یہ ہرگز نہین ہوسکتا اس صفت کے ساتھ فقط شیعہ مخصوص ہین کہ
جناب امیر کے بھی دوست ہین اور اونکے دوستون کے بھی دوست اور اونکے دشمنونکے دشمن لا تجد قوما
یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسوله ولو کانوا
اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم اولئك كتب فی قلوبهم الایمان وایدهم
بروح منه ویدخلهم جنت تجری من تحتها الانهر خالدین فیها رضی اللہ عنهم ورضوا عنه
اولئك حزب اللہ الا ان حزب اللہ هم المفلحون قولہ اور اگر شیعہ کہین کہ اس حدیث مین بھی معنی اولی
مراد ہین بقرینہ ارشاد رسول علیہ السلام فی اول الحدیث الست اولی بکم من انفسکم تو اسکا جواب یہ ہے کہ بالفرض ہم نے مانا کہ مولی بمعنی اولی کے ہے لیکن یہ کہان سے لازم
آیا کہ اولی سے اولی بالامامت کی مراد ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اولی بالمحبت مراد ہو چنانچہ فرمایا حق تعالی نے سورۂ آل عمران مین ان اولی الناس بابراهیم للذین
اتبعوه وهذا النبی والذین آمنوا اور ظاہر ہے کہ اہلسنت وشیعہ کہتے ہین کہ بتحقیق قریب تر نزدیک تر لوگون کے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے [illegible]

اگرچہ ساتھ لبید وہ لوگ ہین کہ یہ وہی کی اونہون نے اونکی تپس جبکہ [illegible] مین اولی بمعنی قریب ہے تو مولی واولی
حدیث [illegible] غدیر مین کس طرح بمعنی امامت وخلافت کے ہوسکتا ہے اقول یہی واعظ صاحب نے شاہ
صاحب کی نقل کی ہے چنانچہ تحفہ اثناعشریہ مذکور کے اوسی صفحہ ۲۰۹ مین قبل عبارت منقولہ سابقہ کے فرمایا ہے
بودہ کہ اگر مولی بمعنی اولی ہم باشد صلہ اورا بالتصرف قرار دادن ازکدام لغت منقول خواہد شد چہ احتمال است اولی بالمحبۃ
واولی بالتعظیم مراد باشد وچہ لازم کہ ہرجا لفظ اولی بشنویم مراد اولی بتصرف گیریم قولہ تعالی ان اولی الناس
بابرٰھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا ترجمہ ہر آئینہ قریب ترین مردم با براہیم آنانند
کہ پیروی اوکردند واین نبی است ومسلمان وپیداست کہ اتباع حضرت ابراہیم اولی بتصرف در آنجناب نبودہ اند انتہی
ہت [illegible] ملخصا حیرت نے عجیب تعجب کی ہے کہ شاہ صاحب نے جو تیسری وجہ لکھی تھی اوسکو پہلے لکھا ہے اور جو دوسری
وجہ لکھی تھی اوسکو پیچھے سے لکھا ہے اور غرض اونکی اس تقدیم وتاخیر سے یہ ہے کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ واعظ صاحب
بعینہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقلید کی ہے اب ہم اس کلام ناتمام کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہین یہ جو شاہ صاحب
فرمایا ہے کہ اگر مولی بمعنی اولی ہم باشد صلہ اورا بالتصرف قرار دادن ازکدام لغت منقول خواہد شد اسکے جواب مین ہم
کہتے ہین کہ شراح نے لبید کے شعر مین جو مولی کے معنی اولی بالخوف کے لکھے ہین جیسا کہ ہم ماقبل مین ثابت کرچکے
ہین یہ صلہ کس لغت سے منقول ہے اور نیز خود شاہ صاحب نے اسی عبارت مین فرمایا ہے کہ چہ احتمال است کہ اولی
بالمحبۃ واولی بالتعظیم مراد باشد یہ دونون صلہ اولی کے اونہون نے کس لغت سے نقل کیے ہین پس ظاہر ہے کہ
جب لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگئے تو جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی اوسکا صلہ قرار دیا جاویگا اور یہ امر ایسا واضح
ہے کہ ادنی طالب علم بھی اسکو سمجھ سکتا ہے لیکن شاہ صاحب کے تجاہل عارفانہ کا کیا علاج ہے اور یہ جو فرمایا ہے
وچہ لازم کہ ہرجا لفظ اولی بشنویم مراد اولی بتصرف گیریم اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ بلاشبہہ یہ لازم نہین
کہ لفظ اولی سے ہر جگہ مراد اولی بتصرف ہو لیکن جس عبارت مین صد ہا قرائن ودلائل قائم ہونگے وہان کیونکر یہی مراد
نہ لیجاویگی اسلیے جو اونہون نے آیۂ کریمہ ان اولی الناس بابراھیم الآیۃ سے استدلال کیا ہے اوسکی خود ہی
رد بھی لکھدی ہے وہم لا یشعرون یعنی بعد ذکر آیت کے یہ فرمایا ہے کہ وپیداست کہ اتباع حضرت ابراہیم اولی بتصرف

ا؎ سورہ آل عمران جزو سوم بعد ثلث ۱۲ منہ

کتاب ہذا باجمال و اختصار لکھتا ہوں لان ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ قسم اول وہ دلائل جن
کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا کا استخلاف ایک امر ضروری و لابدی تھا دلیل اول جناب
رسول خدا خاتم النبیین اور افضل المرسلین ہیں اور سب انبیاء و مرسلین کا حضرت آدم سے یہی دستور و
طریقہ رہا ہے کہ کسی شخص کو بحکم حق سبحانہ و تعالیٰ اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی میں مقرر فرما جاتے تھے چنانچہ
ہم نے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم بروایت حضرت امام محمد باقر لکھا ہے اور اوسکے اجزا کو کتب معتبرہ مخالفین سے
ثابت کیا ہے اوس میں یہ امر بھی مذکور ہے و نیز ہم شروع مبحث غدیر خم میں بعد ساقی نامہ و قبل ایراد خطبہ
کے بیان انبیا کو انہی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکے ہیں اور اکثر انبیا کے اسماء مبارک مع اونکے اوصیا و خلفا کے
تو لکھ چکے ہیں پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر ضروری و لابدی تھا کہ جناب رسول خدا بھی کسیکو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی
میں مقرر فرماتے اور یہ ظاہر ہے کہ سنت و دستور و طریقہ انبیاء و مرسلین میں کہ جو عین سنت اللہ ہے تحویل و تبدیل نہیں
ہو سکتا جیسا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے سنۃ من ارسلنا قبلک من رسلنا
ولا تجد لسنتنا تحویلا ترجمہ مانند دستور اون رسولون کی کہ جو تجھسے پہلے بھیجے اور نہ پاویگا تو ہمارے دستور میں
تفاوت و نیز سورہ احزاب میں فرماتا ہے سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ
تبدیلا ترجمہ مانند دستور اللہ کی اون لوگون میں کہ جو پہلے گذر گئے ہیں اور ہرگز نہ پاویگا تو دستور میں اللہ کی تبدیل کو
و نیز سورہ فتح میں فرماتا ہے سنۃ اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
ترجمہ مانند دستور اللہ کی کہ جو چلا آتا ہے پہلے سے اور نہ پاویگا تو دستور میں اللہ کے تبدیل کو دلیل دوم حق
سبحانہ و تعالیٰ سورہ قصص میں فرماتا ہے و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ
سبحان اللہ و تعالیٰ عما یشرکون ۝ و ربک یعلم ما تکن صدورہم و ما یعلنون قرآن
مترجم مطبوعہ مطبع مجتبائی ۱۲۸۵ ہجری کے صفحہ ۴۳۶ میں اس آیہ کریمہ کا ترجمہ تفسیر
موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب سے اسطرح لکھا ہوا ہے اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے
اور پسند کرے جو چاہے اونکے ہاتھ نہیں پسند اللہ نرالا ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتلاتے ہیں اور تیرا رب
جانتا ہے جو چھپ رہا ہے اونکے سینوں میں اور جو جتلاتے ہیں و نیز اسی صفحہ میں اسی آیت کی نیچے

ترجمہ فتح الرحمن اسطرح لکھا ہوا ہی و پروردگار تو می آفریند ہرچہ خواہد و برمی گزیند ہرکرا خواہد نیست
ایشان را اختیار پاکی خدا یراست و بلند تر است از آنکہ شریک مے آرند و پروردگار تو می داند آنچہ پنہان می دارد
سینہ ہای ایشان و آنچہ آشکارا می کنند و نیز اسی صفحہ مین ترجمہ فتح الرحمن کے نیچے مولوی شاہ
رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اسطرح لکھا ہوا ہی و پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہی اور پسند
کرتا ہی نہین ہے واسطے اونکے اختیار پاکی ہی اللہ کو اور بہت بلند ہی اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین اور پروردگار تیرا
جانتا ہی جو کچھ چھپاتے ہین سینے اونکے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین انتہی مین نے ان آیات کا خود ترجمہ نہین لکھا بلکہ
سنیون کے معتبر علماء کے ترجمے لکھدیے ہین کہ اون لوگون کے اوپر اتمام حجت بالغ وجوہ ہو جاے اب عجب
ضعیف کہتا ہی کہ اس آیت سے ایا ہدایت سے صریح ظاہر ہے کہ جسطرح حق سبحانہ وتعالی کو خلق کے پیدا کرنے کا
اختیار ہی اوسی طرح اوسی کو یہ بھی اختیار ہی کہ اپنی خلق مین سے جسکو چاہے نبوت کے لیے یا امامت کے لیے پسند
و برگزیدہ کرے خلق کو اس انتخاب کا کچھ اختیار نہین ہے اور اس آیت کے الفاظ اخیر سے یہ بھی ثابت ہو گیا
کہ شرط کا انتخاب و اختیار خلق کے اختیار مین سمجھنا ایک نوع کا شرک ہے یعنی جو کام کہ خدا کے لیے مخصوص
ہے اوس مین خلق کو شریک سمجھنا اور اس آیت کے بعد جو دوسری آیت ہمنے لکھی ہی اوس مین ایک دلیل بہت موجود
ہے کہ پروردگار ہی آدمیون کے دلون کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے انسان کیونکر اس بات کو جان سکتا ہی کہ بہتیرے لوگ دنیا مین
بہت سے آدمی دنیا مین ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر اونکا اچھا ہوتا ہے اور باطن برا ہوتا ہی پس ممکن ہے کہ لوگ
جس شخص کو امامت و خلافت کے لیے اختیار کرین اوسکے ظاہر مین اوسکو اچھا سمجھین اوسکا باطن برا ہو اور اپنی حکومت
و خلافت کے وقت جب خود مختار ہو تو اون برائیون کو ظاہر کرے اور انواع و اقسام کے فسادات ہتک حرمت
و حقوق و اموال و نفوس رعیت مین اوس سے پیدا ہون کہ جو ہرگز اصلاح پذیر نہون اور بلا شبہ و شک
یہی امامت و خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ دین اسلام مین تہتر فرقے ہوگئے ورنہ اگر خلیفہ و امام منصوب
من اللہ و من الرسول کی سب امت اطاعت کرتے تو ہرگز اس اختلاف کی نوبت نہ آتی وما اختلف الذین
اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینات بغیا بینہم شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ آیت مین
نبی اور امام کا ذکر کہان ہے تو ہم جواب دینگے کہ اگر تمام خلق اللہ مین نبی اور امام برگزیدہ [illegible]

پس تم لوگون کا بھی یہی اسواسطے کہ علت سلب اختیار کی خلق سے ایک ہی ہے خواہ وہ نبی کے باب مین ہو خواہ امام کے
باب مین اور وہ علت اس آیت کی آیت مابعد مین کہ جو بلا فاصلہ ہے عدم اطلاع خلق ہے سرائر وضمائر پر یعنی
کوئی شخص کسیکے دل کی نیکی و بدی سے واقف نہین ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ نبی جسطرح خلق کی ہدایت وارشاد
کیلیے مبعوث ہوتا ہے اسیطرح امام کہ جو اوسکا نائب اور خلیفہ اور جانشین ہے اسی کام کے لیے منصوب ہوتا ہے
پس اگر نبی کا مقرر کرنا خلق کے اختیار مین ہو تو عدم اطلاع باطن کے سبب سے جو فسادات کہ اوسپر مترتب ہو سکتے
تھے وہی نصب امام پر بھی مترتب ہو سکتے ہین اور اون فسادات کا ذکر کہ جو اس امامت خود اختیاری کے
سبب سے دین و ملت مین حادث ہوئے بحث استخلاف مین بتفصیل مناسب ہم بیان کر چکے ہین من شاء
فلیرجع الیہ اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ آیت مین تعمیم ہے نبی یا امام کی تخصیص نہین اور تمھارے یہانکی کتابون مین جو
روایات منقول ہین وہ ہمارے اوپر حجت نہین تاہم اگر ہم اس روایت معالم التنزیل وغیرہ تفاسیر اہل سنت وجماعت
کو تسلیم بھی کر لین تو یہ ہماری دلیل وحجت کا قادح نہین اس سبب سے کہ اکثر آیات قرآن ایک امر خاص مین نازل ہوئی
ہین مگر حکم اونکا عام ہے تا قیامت تک اور یہ امر محل نزاع مابین اہل اسلام نہین پس اس آیت کی عموم سے کیونکر
ممکن ہے کہ سائلون کی زبردستی سے امام کا برگزیدہ کرنا خدا کے اختیار سے خارج ہو کر خلق کے اختیار مین
داخل ہو جاوے و نیز جو عبارت کہ تفسیر معالم التنزیل سے نقل کی گئی ہے وہ خود ہماری دلیل وبرہان کی مساعد
واعوان ہے چند وجوہ سے وجہ اول یہ ہے جو اس عبارت مین ہے کہ قیل اللام للاثبات ومعناہ و
یختار اللہ ما کان لہم الخیرۃ ای یختار لہم ما ہو الاصلح والخیر اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو بندون کے
حق مین اصلح اور بہتر ہوتا ہے اوسکا اختیار کرنا اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور بعد نبی امام کا وجود واسطے
تہذیب امت کیلیے اصلح ہے اس سبب سے کہ کوئی کام دین وملت کا بغیر ایک حاکم مدبر کے درست نہین رہ سکتا
اور وہ بعد رسول امام ہے کہ جسکو خلیفہ بھی کہہ سکتے ہین پس اوسکا اختیار کرنا بھی اللہ ہی کے ساتھ مخصوص
ہوگیا اور خلق کو اوسمین کچھ اختیار باقی نہ رہا وجہ دوم یہ ہے کہ جو اس عبارت مین ہے وقیل ہو للنفی ای
لیس لہم الاختیار او لیس لہم ان یختاروا علی اللہ اس سے صریح سلب اختیار خلق بالعموم ظاہر ہے کہ
اوسمین نبی یا امام دونون کا مقرر کرنا داخل ہے وجہ سوم یہ ہے کہ ... کی قدرت اور تمام حجت قابل غور ہے

کہ اسی عدم اختیار خلق کے مثال میں جو ایک آیت کریمہ علامہ بغوی نے نقل کی اوس سے امام کی تخصیص ہو گئی اس سبب سے
کہ جس امر کا خدا اور رسول حکم کریں وہ امر امامت ہے نہ امر رسالت اس سبب سے کہ خود رسول اپنے تئین رسالت کیلیے کیونکر
اختیار کر سکتا ہے شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہیں کہ اس آیہ وما کان لمؤمن الآیہ کا تو یہ مضمون ہے کہ جس بات کا
خدا اور رسول حکم کریں اوس میں پھر کسی مومن و مومنہ کا کچھ اختیار باقی نہیں رہتا اور ہمارے مذہب کے موافق امام
کی بابت خدا اور رسول نے کچھ حکم ہی نہیں کیا پس یہ آیت سلب اختیار تعیین امام پر خلق سے کیونکر حمل کیجائیگی
تو ہم کہینگے کہ اسکا جواب انہی علامہ بغوی کی روح سے پوچھو کہ جس آیت کی شان نزول میں اونھوں نے یہ لکھا ہے
کہ مشرکون کے جواب میں نازل ہوئی ہے اس بات کے ثبات میں کہ اونکے اختیار سے رسول نہیں مبعوث ہو سکتے
اونکی تفسیر میں سلب اختیار خلق کے مثال میں یہ آیت ما کان لمؤمن کو کیون لکھا کہ شیعہ اوسکو سلب اختیار تعیین امام
پر خلق سے حمل کریں علاوہ اسکے ہم صد با دلائل قاطعہ اس امر کے ثبوت میں بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا
نے بحکم خدا اپنی زندگی میں امام و خلیفہ مقرر فرمایا ہے پھر امر امامت آیہ وما کان لمؤمن میں کیون داخل نہوگا بالجملہ
اس آیہ وافی ہدایہ وربک یخلق ما یشاء و یختار کے عموم سے بادی النظر میں ثابت ہے کہ جس طرح نبی کا اختیار
کرنا خدا کیساتھ مخصوص ہے اوسی طرح امام کا اختیار کرنا بھی مخصوص ہے اور خلق کو جس طرح نبی کے مقرر کرنے کا اختیار
نہیں اوسی طرح امام کے مقرر کرنیکا بھی اختیار نہیں [illegible] جب ظاہر آیت بادی النظر میں دلالت کرے اور ان
مخالفین کی تاویلات کا کچھ اعتبار نہیں اس سبب سے کہ [illegible] ظاہر آیت کی وہ موقت کیجاتی ہے کہ جب اور آیات
محکمات کے ظاہر اوسکے موافق نہ معلوم ہوتا ہو مثل اون آیات کے کہ ظاہر اونکا جسم و صورت و اعضا حق سبحانہ و تعالی
پر دلالت کرتا ہے مثل وجہ اللہ و جنب اللہ ید وغیرہ کے اور سلب اختیار خلق تعیین امام کے باب میں عقل و قرآن و حدیث
کسی چیز کے مخالف نہیں ہے بلکہ موافق ہے اور جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ امام کا مقرر کرنا خلق کے اختیار
میں نہیں ہے بلکہ خدا کے اختیار میں ہے اور یہ امر بھی معلومات [illegible] سے ہے کہ امام کا وجود کہ جو خلیفہ رسول بھی کہلاتا ہے
بعد رسول ضروری ہے [illegible] و احکام دین و ملت و تجہیز عساکر جیوش و جہاد کفار و مشرکین و اجراے
حدود و اخذ قصاص و [illegible] وغیرہ ان سب امور کا سرانجام و انتظام کیونکر ممکن ہے بلکہ سبکا تعطل لازم
آتا ہے تو یہ امر [illegible] ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا [illegible] کسیکو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی

نقض نہین وارد کرسکتے ہین اگرچہ کیسے ہی فیلسوف ہون اب ان حضرت کا اضطرار اس آیہ وافی ہدایہ کے
معانی وتفسیر مین قابل دید ہی لیکن اوسکی تفصیل مین بہت طول ہی جسکا جی چاہے ان لوگون کی تفاسیر کی
طرف رجوع کرے مگر مختصراً مین لکھتا ہون کہ اکثر علما ومفسرین سنیہ کا یہی قول ہی کہ اولوالامر سے مراد سلاطین
و قضاة اہل اسلام ہین چنانچہ موضح القرآن کا ترجمہ جو صفحہ ۹۹ سے ہین نے لکھا ہی اوسی قرآن شریف
مطبوعہ مطبع مجتبائی کے صفحہ ۹۹ کے حاشیہ پر حرف ف کے بعد شاہ عبدالقادر صاحب
موضح القرآن کی یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ف اختیار والے بادشاہ اور قاضی اور جو کسی کام پر
مقرر ہو اوسکے حکم پر چلنا ضرور ہے جب تک وہ خلاف خدا اور رسول حکم کرے اگر صریح خلاف کرے
تو وہ حکم نہ ماننے انتہی موضع الحاجتہ چونکہ اکثر علما ومفسرین حضرات سنیہ کا یہی قول ہی کہ جو شاہ عبدالقادر
صاحب کا بھی لہذا بخوف طوالت مین نے اونہین کے قول پر اکتفا کی اب کوئی منصف انصاف سے جواب دے
کہ علماے سنیہ نے یہ تحقیق وتفریق کہان سے نکالی کہ جب اولوالامر خلاف خدا ورسول کے حکم نکرین تو
اونکی اطاعت کرنا چاہیے اور جب خلاف کرین تو اونکی اطاعت کرنا چاہیے آیت مین تو کوئی لفظ
ایسا نہین ہے کہ جو ان معانی پر دلالت کرتی ہو بلکہ جسطرح حق سبحانہ وتعالی نے مومنون کو اپنی اطاعت کا
علی الاطلاق حکم دیا ہے اوسیطرح اپنے رسول اور اوسکے بعد اولوالامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہی اور اون
زبان تو ہر شخص کے تابع مین ہے ممکن ہی کہ کوئی شخص کہدے کہ رسول کی اطاعت بھی مشروط ہی اسی امر کے
ساتھ کہ وہ خدا کے حکم کے موافق حکم دے [illegible] اور یہ مجرد امکان نہین ہے بلکہ سنیون کے بیان وقوع بھی
ہوا ہی چنانچہ اونہین کی صحاح سے ثابت ہی کہ حضرت عمر اور اونکے مثل نے متعدد بار قول رسول خدا کو
نہین مانے اور اپنی رائے واجتہاد کو دخل دیا ہے از انجملہ حکایت منع قرطاس وتخلف جیش اسامہ وغیرہ ہے
پر ظاہر ہے کہ جب امت کو معلوم ہوا کہ امام وخلیفہ کی اطاعت من جمیع الوجوہ ضرور واجب نہین ہے بسبب
اسکے کہ وہ معصوم نہین اکثر گناہ وخطا کا بھی مرتکب ہوتا ہی تو پھر امام ورعایا مین نفاق کا ہونا غیر ممکن نہین ہے بسبب
اختلاف آرا کہ لازمۂ نوع انسان ظاہر ہے پس ممکن ہے کہ کسی امر مین خلیفہ صاحب ناحق پر ہون اور رعیت
حق پر اور وہ کسی طرح رعیت کا کہنا نہ مانین یا اسکے بالعکس خلیفہ صاحب حق پر ہون اور رعیت ناحق پر

اور دیکھنا تمانے پس اس اختلاف کا نتیجہ سوا نزاع وجدال وجنگ وقتال کے اور کیا ہو سکتا ہی اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ بنا بر مذہب اہل سنت وجماعت امام و رعایا فریقین اس اختلاف مین معذور ہونگے کیونکہ انکے یہان تو تصویب
مجتہدین زیادہ سے زیادہ یہ نسبت کہ مصیب کو دو ثواب اور مخطی کو ایک ثواب ملیگا اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ سیکڑون
ہزارون بلکہ لاکھون خون اہل اسلام کے ہدر ومباح ہو جائینگے پس ای مسلمانو کون سی قباحت اس سے ارفع
اور کون سی شناعت اس سے اشنع ہے اور یہ مضمون محض خیالی نہین ہے بلکہ ابتداے قتل خلیفۂ ثالث سے
آج تک یہی ہوتا آیا ہے اور کچھ شک نہین ہے کہ اسی مسئلہ کے سبب سے امت کو خلفا پر خروج کرنیکی جراءت
ہوئی اور فسق وفجور وکفر والحاد خلفاے بنی امیہ و بنی عباس نے اور بھی اس مسئلہ کی نفاذ کی مساعدت کی
اگر بعد رسول خدا معصوم یعنی معصوم کہ جو بحکم خدا و رسول خلیفہ و امام برحق ہین اونکی تمام امت اطاعت
کرتی اور اونکو نہ چھوڑتی یہ کہ بسبب آیات و احادیث نبویہ کو نسیاً منسیاً کر دیتے یا ابتغاء الفتنۃ اونکی تاویل کے
پیچھے نہ پڑتے تو کاہے کو کشت وخون کی نوبت آتی اور یہ امت تہتر فرقے کیون ہو جاتے ولکن اختلفوا
فمنهم من آمن ومنهم من كفر شاید کوئی صاحب کہین کہ خلافت اولی وثانیہ مین کیون اختلاف
نہوا تو ہم جواب دینگے ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست وہ لوگون کو خانہ جنگی جب ہی سوجھتی ہے کہ جب غیر
دشمنون کی طرف سے اطمینان ہو اوس زمانے مین بسبب کثرت کفار مسلمانون کو آپس کی نزاع وجدال کی
فرصت ہی نہین ملی لیکن چونکہ مادہ فاسدہ مسائل باعث اختلاف امام و رعایا و تحلیل دماء مومنین ومسلمین موجود
تھا لہذا بسبب اطمینان ہونے بسبب اختلاف کے آپس مین لڑنا شروع کیا بغیاً بینہم شاید کوئی سنی صاحب کہین
کہ اطمینان بھی تو شیخین کے سبب سے حاصل ہوا تو ہم کہینگے کہ بحث ارتداد دین کہ جو شروع کتاب مین ہے ہم اسکی
تحقیق لکھ چکے ہین اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے اور یہان بھی ہم چند جواب مختصر دیتے ہین اول یہ کہ جب
دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ خلافت رسول حق ائمہ معصومین تھا تو غاصبین خلافت کا کوئی عمل مقبول
نہین ہو سکتا دوم خود صحیح بخاری جزء دوم کتاب الجہاد ص ۱۱۲ مطبوع مطبع میمنیہ مصر مین یہ
حدیث ہے جو ذکر ان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر ترجمہ تحقیق اللہ البتہ تائید کرتا ہے اس
دین کی ساتھ مرد فاجر کے اور مثل اسکے بہت سی احادیث صحاح اہل سنت وجماعت مین موجود ہین سوم

خلفاء بنی امیہ کے وقت مین اوسبھی زیادہ ترقی دین اسلام ہوئی حالانکہ اون لوگون کا فسق و فجور بلکہ کفر و
الحاد باتفاق فریقین ثابت ہی اور ہم اسکو کسیقدر بحث آیہ استخلاف مین لکھ بھی چکے ہین اور شاید حق الیقین ہے
کوئی سُنی صاحب کہین کہ آیت مابعد اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم سے ہمارا مطلب ثابت ہے
یعنی فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر
ذلک خیر واحسن تاویلا ترجمہ موضح القران پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز مین تو اوسکو رجوع
کرو طرف اللہ کے اور رسول کی اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے انتھی
اس سے ثابت ہے کہ امام و خلیفہ سے نزاع کرنا رعیت کو جائز ہے لیکن اس نزاع مین خدا و رسول کیطرف
رجوع کرنا چاہیے تو ہم جواب دینگے کہ یہ تمھاری غلط فہمی ہے اس سے نزاع فیما بین علما مرادہے نہ فیما بین خلیفہ
و رعایا اور تمھارے ابطال مذہب پر یہ دلیل بین موجود ہے کہ خلفائے رسول بعد رسول ہوتے ہین پس
اگر کسی مسئلہ شرعیہ مین مابین خلیفہ و رعایا نزاع ہوگی تو رسول کیطرف کیونکر رجوع کرینگے پس اگر تم
کہوگے کہ بعد رسول خدا و رسول کیطرف رجوع کرنے سے یہ مراد ہے کہ قرآن وحدیث کیطرف رجوع کرین تو
ہم جواب دینگے کہ یہی تو محل نزاع ہے اگر قرآن وحدیث کے فہم مین نزاع و اختلاف ہو جیسا کہ اس امت
مین موجود ہے تو پھر کسکی طرف بعد رسول رجوع کرینگے اسکا جواب تمھارے پاس کچھ نہین ہے لیکن اگر تم ہم سے
یہ سوال کروگے کہ تم نے تسلیم کیا کہ اس آیت مین نزاع فیما بین امت مراد ہے لیکن بعد رسول اس نزاع مین کسکی
طرف رجوع کرینگے تو ہم جواب دینگے کہ خلیفہ و امام معصوم کیطرف کہ جو امت مین جانشین و قائم مقام رسول
ہے اگر تم کہوگے کہ اس آیت مین تو فقط اللہ و رسول کیطرف رجوع کرنیکا حکم ہے خلفا کا کہان ذکر ہے تو ہم کہینگے
کہ یہ اعتراض تمھارے فخر رازی صاحب کا ہے اور اسکا جواب عنقریب اونکی کلام میں بنجام کی رد مین آتا ہے
ناصبو اور تصبوا و نیز سنیون کی کتب معتبرہ مین بہت سی حدیثین بہ ثبت کی ... موجود ہین کہ وہ اونکا
کی اطاعت پر بغیر کسی قید کے علی الاطلاق مثل طاعت خدا و رسول دلالت کرتی ہین اور مین معالم التنزیل سے
فقط ایک حدیث لکھنے پر اکتفا کرتا ہون چنانچہ تفسیر مذکور مطبوع مطبع شاخ فتح لکھنو دفع
یہی جلد اول کے آخر ص ۲۳۰ سے ص ۲۳۷ تک یہ حدیث بروایت ابو ہریرہ منقول ہے

قال رسول اللہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص نے میری اطاعت کی پس تحقیق جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے کہ میری نافرمانی کی پس تحقیق اوس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص کہ امیر کی اطاعت کرے پس تحقیق اوس شخص نے میری اطاعت کی اور جو شخص کہ امیر کی نافرمانی کرے پس تحقیق اوس شخص نے میری نافرمانی کی انتہی اس حدیث سے بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ امیر کی اطاعت مثل اطاعت خدا و رسول مطلقاً واجب ہے اور امیر اور اولوالامر کے ایک ہی معنی ہیں پس ثابت ہو گئی عصمت اولوالامر اس سبب سے کہ خدا و رسول غیر معصوم کی مطلق اطاعت کا کیونکر حکم دے سکتے ہیں اور باطل ہو گئی تفریق اہل سنت وجماعت کہ جب امیر و خلیفہ خلاف حکم خدا و رسول حکم کرے تو اوسکی اطاعت نکرنا چاہیے اس سبب سے کہ معصوم کی شان سے یہ امر احتمال دور ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ خلاف خدا و رسول حکم کرے پس جس بات کا وہ حکم کریگا وہ عین حق و صدق و موافق حکم خدا و رسول ہوگا اگرچہ غیر معصوم کی عقل ناقص اوسکی مصلحت کو دریافت نکر سکے پس امت کو چاہیے کہ ہر حکم میں خلیفہ برحق رسول کی بلاحجت و تکرار اطاعت کرے اور اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اب ایک اور خدا کی قدرت اور اوسکی اتمام حجت کو ملاحظہ فرمائی وللہ الحجۃ البالغۃ پر ایمان لائی کہ آپکے امام فخر رازی صاحب اس بات کے قائل ہو گئے کہ اولوالامر کا معصوم ہونا ضرور ہے چنانچہ تفسیر کبیر جزو ثالث مطبوعہ مطبع باطنیہ مصر سنہ ۱۳ ہجری کے آخر ص ۲۴۱ سے ص ۲۴۲ تک اسی آیہ اطیعوا اللہ الآیہ کی ذیل تفسیر میں لکھی یہ عبارت ہے ان اللہ تعالی امر بطاعۃ اولی الامر علی سبیل الجزم فی ہذہ الآیۃ ومن امر اللہ بطاعتہ علی سبیل الجزم والقطع لابد وان یکون معصوما عن الخطا اذ لو لم یکن معصوما عن الخطا کان بتقدیر اقدامہ علی الخطا یکون قد امر اللہ بمتابعتہ فیکون ذلک امرا بفعل ذلک الخطا والخطا لکونہ خطا منہی عنہ فہذا یفضی الی اجتماع الامر والنہی فی الفعل الواحد بالاعتبار الواحد وانہ محال فثبت ان اللہ تعالی امر بطاعۃ اولی الامر علی سبیل الجزم وثبت ان کل من امر اللہ بطاعتہ علی سبیل الجزم وجب ان یکون معصوما عن الخطا

یا بعض امت یہ جائز نہیں ہے کہ بعض امت ہو اس سبب سے کہ ہم بیان کر چکے ہین کہ تحقیق اللہ تعالی نے واجب کی ہے
اطاعت اولوا الامر کی اس آیت مین قطعاً اور واجب ہونا اونکی اطاعت کا قطعاً مشروط ہے ساتھ اس بات کے کہ ہم
اونکو پہچانتے ہوں اور اون تک پہونچ سکتے ہوں اور اونسے استفادہ کر سکتے ہوں حالانکہ ہم جانتے ہین بالضرورۃ
کہ ہم اس زمانے مین امام معصوم کے پہچاننے سے عاجز ہین اور اونکے پاس پہونچنے سے عاجز ہین اور اوس سے دین
اور علم کا استفادہ کرنے سے عاجز ہین اور جب یہ حال ہے تو ہمنے جان لیا کہ جس معصوم کی اطاعت کا اللہ نے
مومنون کو حکم دیا ہے وہ نہ کوئی ایک شخص ہے امت کے لوگون مین سے اور نہ کوئی ایک گروہ ہے اونکے گروہ مومنین
سے اور جس وقت کہ باطل ہو گیا یہ امر تو واجب ہوا یہ امر کہ یہ معصوم کہ جو مراد ہے ساتھ قول اللہ تعالی و اولی الامر کے
اہل حل و عقد ہین امت مین سے اور یہ امر واجب کرتا ہے یقین کو ساتھ اس بات کے کہ اجماع امت حجت ہے

اقول و باللہ استعین اس کلام حیرت انجام سے امام صاحب نے کل مذاہب اہل سنت و جماعت کو رد کر دیا
اس سبب سے کہ جن لوگون کو حضرات سنیہ اولی الامر سمجھتے ہین وہ سب بعض امت ہین چنانچہ اونکی تفصیل خود عالم
صاحب نے اسکے بعد بلا فاصلہ بیان کی ہے کما سیاتی اب رہگیا فقط خود امام صاحب کا مذہب پس اوسکی رد بھی
خود ہی کلام مسلوک الانتظام مین موجود ہے اس سبب سے کہ حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ معصوم جو اولوا الامر کا مفہوم ہے
وہ کل امت ہے نہ بعض امت حالانکہ اہل حل و عقد کہ جن پر امام صاحب نے اپنے آخر کلام مین اولوا الامر کا اطلاق
کیا ہے وہ بعض امت ہین نہ کل امت چند وجوہ سے **اوّل** یہ کہ اونھون نے جو خود من الامۃ کہا ہے اس مین
من صریحاً تبعیض پر دلالت کرتا ہے **دوم** یہ کہ اگر یہ لوگ بعض امت نہ ہوتے تو انکا نام اہل حل و عقد
نہ رکھا جاتا پس یہ نام خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بعض امت اہل حل و عقد ہین اور بعض نہین ہین کما لا یخفی
سوم یہ کہ خلافت شاہ ولایت باجماع اہلسنت و جماعت اجماع اہل حل و عقد سے منعقد ہوئی ہے اور
ظاہر ہے کہ اکثر امت نے مثل معاویہ اور اوسکے اتباع کے آپ کی بیعت نہین کی پس ثابت ہو گیا کہ اہل حل
و عقد بعض امت ہین اور چہارم یہ کہ امام صاحب نے کہا ہے کہ اس زمانے مین بالضرورۃ ہم امام معصوم کے پہچاننے
سے اور اوسکے پاس پہونچنے اور اوس سے دین و علم کا استفادہ کرنے سے عاجز ہین تو ہم کہتے ہین کہ
بالضرورۃ ہم اس زمانے مین اہل حل و عقد کے پہچاننے سے اور اونکے پاس پہونچنے سے اور اونسے

دین وعلم ما استفادہ کرنے سے بھی عاجز ہیں بس اسکا جو کچھ امام صاحب کے بارہ میں جواب دینگے وہی جواب
ہماری طرف سے امام معصوم کے باب میں سمجھ لیں اگر وہ کہینگے کہ قرون اولیٰ میں جو اہل حل وعقد تھے اونکے اخبار وآثار
موجود ہیں اونکا اتباع کرو تو ہم بھی کہینگے کہ ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے بھی اخبار وآثار واقوال موجود
ہیں اونکا اتباع کرو فزون برین تمہارے یہانکے اہل حل وعقد کہ جو باعث انعقاد خلافت تھے سب فنا ہو گئے
اور ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے حضرت صاحب الامر علیہ السلام زندہ وقائم وموجود ہیں
اگر تم کہوگے اون تک کوئی پہونچ نہیں سکتا پھر اونکے وجود کا کیا فائدہ ہے تو ہم جواب دینگے کہ اونکا وجود
فیض آمود تو فوائد کثیرہ وہدایات مخصوصہ پر مشتمل ہے دنیا ہی اونکے سبب سے قائم ہے لیکن تفصیل کا یہ مقام
نہیں لہذا ہم اسیقدر پر اکتفا کرتے ہیں کہ اونکے وجود مسعود کی برکات میں سے ایک یہ امر بھی ہے کہ جو لوگ
بمصداق یومنون بالغیب اونکی امامت پر ایمان لائے ہیں اونکے آپس میں مطلق اختلاف نہیں یعنی تمام فرقہ
حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ کا ایک ہی مذہب ہے اور ایک ہی اعتقاد ہے خواہ وہ لوگ مشرق میں ہیں خواہ
مغرب میں خواہ جنوب میں خواہ شمال میں اور آیت میں خدا ورسول کی طرف رجوع کرنے کی شرط بدلیل
فان تنازعتم تنازع فیما بین ہے اور بعد رسول ہمارا قائم مقام امام معصوم ہے چنانچہ ہم عنقریب اسکو ثابت
کر دینگے پس ہمارے آپس میں کچھ تنازع نہیں ہے کہ ہمکو امام معصوم علیہ السلام کیطرف ویسے رجوع کرنیکی کچھ
ضرورت ہو اور اونکے آثار واخبار ہمارے لیے کافی ہیں اور جو لوگ کہ اہل حل وعقد کی حقیت کے قائل ہیں دیکھیے
آپس میں اختلاف کتنا ہے چنانچہ تہتر فرقون میں سے بہتر فرقون سے زیادہ اہلسنت وجماعت کیطرف
منسوب ہیں مثل اشاعرہ وماتریدیہ ومعتزلہ وکرامیہ وجہمیہ وغیرہم کے اگر تم کہوگے کہ شیعون کی طرف بھی
بہت سے فرقے منسوب ہیں مثل زیدیہ واسمعیلیہ وغیرہ کے تو ہم جواب دینگے کہ ذرا سمجھ کے بات کہو یہ لوگ
سب امامت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے تمہاری طرح منکر ہیں ہم تو اون لوگون کے اتفاق
وعدم تنازع فیما بین کو کہتے ہیں جو آپ کی امامت پر ایمان لائے ہیں یعنی امامیہ اثنا عشریہ اگر تم کہوگے
کہ اگر وہ حضرت ظاہر ہوتے تو مخالفین پر بھی اتمام حجت ہوتا اور وہ لوگ بھی آپ کی امامت پر ایمان لاتے
تو ہم جواب دینگے کہ گیارہ امام ظاہر ہوئے مگر مخالفین کب ایمان لائے بلکہ بعض کو تیغ جفا سے اور

دلالت کرتے ہین اقول وباللہ استعین یہ دوسرا اعتراض امام صاحب نے اپنی قول وہی پر وارد کیا ہی اور ہم بھی اسکی صحت مین کلام نہین کرتے کیونکہ ایسے امراے سماعتین جو بالیقین وباتفاق فخر رازی صاحب وہ امر مفترض الطاعۃ مراد نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ اولوالامر کو ہم بھی معصوم سمجھتے ہین اور فخر رازی صاحب بھی ثابت کر چکے ہین پس اگر وہ سے امراے غیر معصوم مراد ہین تو اسکے غلط ہونے مین ہم بھی فخر رازی صاحب سے موافق ہین اور اگر امراے معصومین مراد ہین تو سوا ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے اور لوگ نہین ہو سکتے اور یہ مراد ہین یہی حق و صدق ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے کچھ ہو چکا ہی اور کچھ عنقریب آئیگا اسکے بعد فخر رازی صاحب نے اس اعتراض کی صحت مین بڑی تطویلین کی ہین اور بہت سی وجہین لکھی ہین کہ اونکے بیان مین طول فضول ہے لیکن اسقدر ہم لکھتے ہین تیسری وجہ مین مباحثہ اطاعت امرا مین فخر رازی صاحب نے بھی وہ حدیث نقل کی ہے جو ہم تفسیر معالم التنزیل چھاپہ بمبئی جلد اول کی صفحہ ۳۰۹ سے نقل کر چکے ہین یعنی من اطاعنی فقد اطاع اللہ حدیث اسکے بعد فخر رازی صاحب فرماتے ہین قال امام المشککین فھذا ما یمکن ذکرہ من السؤال علی الاستدلال الذی ذکرناہ والجواب انہ لا نزاع ان جماعۃ من الصحابۃ والتابعین حملوا قولہ واولی الامر منکم علی العلماء فاذا قلنا المراد منہ جمیع العلماء من اهل العقد والحل لم یکن هذا قولا خارجا عن اقوال الامۃ بل کان هذا اختیارا لاحد اقوالهم وتصحیحا له بالحجۃ القاطعۃ

فاندفع السؤال الاول ترجمہ پس ان سوالات کا وارد کرنا ہمارے استدلال مذکور پر (یعنی مجموع امت کے اولوالامر ہونے پر) ممکن ہے اور جواب یہ ہے کہ اسبات مین کچھ نزاع نہین ہے کہ تحقیق ایک گروہ نے صحابہ و تابعین مین سے قول حق سبحانہ وتعالی واولی الامر منکم کو علما پر حمل کیا ہے پس جب ہمنے کہا کہ مراد اوس سے کل علما ہین اہل عقد وحل سے تو یہ قول اقوال امت سے خارج نہوا بلکہ اونکے اقوال مین سے ایک قول کا اختیار کرنا اور حجت قاطعہ کے ساتھ اسکی تصحیح کر دینا ٹھہرا پس دفع ہو گیا سوال اول اقول وباللہ استعین ہرگز سوال اول دفع نہین ہوا اس سبب سے کہ امام صاحب کا یہ قول وہی اقوال مین سے کسی قول کا اختیار کرنا ہے اور نہ کسی

بیان اسکا یہ ہی کہ امام صاحب نے قول ثالث کو اختیار کیا ہے یعنی اولوالامر سے علما کا مراد ہونا اور ظاہر ہے
کہ علما بعض امت ہین حالانکہ امام صاحب نے صدر دلیل علیل مین حصر کیا ہی معصوم کا دو چیزون مین یعنی
معصوم مجموع امت ہی یا بعض امت بعد اوسکے اونھون نے اپنی دانست مین عدم جواز بعض امت
ثابت کیا ہے پس بنا بر اونکے مذہب کے مجموع امت کا معصوم ہونا معین ہو گیا و علما بعض امت ہین
پس قول امام صاحب کا قول ثالث کے ساتھ منطبق نہ ہوا مزید بران آخر دلیل مین اونھون نے خلاف
اپنے مفروض کے اولوالامر سے مراد اہل حل و عقد لی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ لوگ مجموع امت سی اخص ہین
اور یہان اونھون نے علماے اہل حل و عقد مراد لی ہی اور یہ اوس سے بھی اخص ہے اور قول ثالث
جسکے ساتھ امام صاحب نے تمسک کیا ہی اوسمین جو لفظ علما ہے وہ مجموع امت سے اخص ہے اور اہل حل و
عقد و علماے اہل حل و عقد ان دونون سے اعم ہے پس تمسک کرنا امام صاحب کا ساتھ قول ثالث کے
تمسک کرنا ہی ساتھ اخص کے اور اونکا قول یعنی اہل حل و عقد کا اولوالامر قرار دینا یہ اخص اخص ہے اور یہان اونکا
علماے اہل حل و عقد مراد لینا یہ اخص اخص ہے حالانکہ اونھون نے صدر دلیل مین اثبات اعم کا ارادہ
کیا تھا یعنی مجموع امت کا اولوالامر سے مراد ہونا فہذا اخلف فخلف فخلف ہر چند کہ اس تقریر و تحریر سے
خود اونکے کلام سے اونکے مذہب مختار کی رد کامل ہو گئی ولکن لدینا مزید ہم تمام حجت کی ہی دو دلائل قاطعہ
لکھتے ہین وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام اولہا ہم اونکی ناموس سے پوچھتے ہین کہ تمہارے امام صاحب نے
جو معصوم سے مجموع امت یا اہل حل و عقد علی تناقض قولہ مراد لی ہے اس سے مفہوم جمع مقصود ہے یعنی
مجموع امت یا اہل حل و عقد یا معنی مصدری کے یعنی اجماع امت یا اجماع اہل حل و عقد پس اگر شق اول کو
اختیار کروگے تو یہ صریح باطل ہے اس سبب سے کہ بالبداہتہ نہ کل امت معصوم ہی نہ اہل حل و عقد بلکہ تمہارے
یہان مجموع امت میں سے کوئی ایک شخص بھی معصوم نہین اور اگر شق ثانی اختیار کروگے تو یہ بھی باطل ہے
اس سبب سے کہ اجماع امت ایک مفہوم ہے کہ نہ از قبیل اشخاص و اعیان ہی نہ خارج مین پایا جاتا ہے اور لفظ
اولی الامر منکم جو آیت مین ہے وہ صریح اشخاص و اعیان پر دلالت کرتی ہے پس اولوالامر سے ایک
موہوم مفہوم مراد لینا ایسی عجیب و غریب بات ہی کہ عقل سلیم ہرگز اوسکو تسلیم نہین کر سکتی بلکہ باعث

مضحکہ طفلان و نسوان ہی کیونکہ لا یخفی علاوہ اسکے اجماع امت ایک مفہوم ہے یعنی راے امت اور یہ امر
واحد ہے پس لفظ اولوالامر کہ جو صیغہ جمع ہے اوس سے امر واحد کیونکر مراد ہو سکتا ہے حالانکہ اس مقام مین کوئی تاویل تعظیم
وغیرہ کی بھی نہین ہو سکتی ثانیہا آیت مین جو لفظ واولوالامر منکم ہے اوس مین حرف من سے تم جمیع
مراد لوگے یا بعض اگر شق اول کو اختیار کروگے اور کل امت مراد لوگے تو یہ بالبداہتہ باطل ہے اس سبب سے
کہ مطیع اور مطاع مین کچھ فرق باقی نرہیگا اور معاذ اللہ معنی کلام الٰہی یہ ہو جاینگے کہ تم لوگ سب اپنے نفوس کی
اطاعت کرو اور کلام الٰہی کی ایسے معنی غیر مستقیم مراد لینا صریح کفر ہے پس جب یہ معنی مراد نہین ہو سکتے
تو باطل ہوگیا قول فخر رازی کہ معصوم ہی مجموع امت مراد ہے کہ جنکی اطاعت واجب ہے اور اگر شق
ثانی کو اختیار کروگے تو باطل ہو جاینگا قول فخر رازی لا جائز ان یکون بعض الامۃ مع اوسکی دلیل علیل کے
اس سبب سے کہ قرآن کی معارضہ مین کوئی دلیل لانا باطل بلکہ کفر محض ہے پس ثابت ہوگیا کہ اولوالامر سے
بعض امت مراد ہین اور سوا ہمارے ائمہ معصومین کے وہ اور لوگ نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ تمہارے
یہان کوئی معصوم نہین ہے ثالثہا یہ امر مسلمات مین سے ہے کہ مجموعہ نواقص کا ناقص ہوتا ہے جبتک
کوئی فرد کامل اوسمین شامل نہو اور افراد نوع انسان سوا معصوم کے سب ناقص ہین اور تمہارے یہان کوئی
معصوم نہین پس اجماع امت یا اجماع اہل حل وعقد جو کچھ تم کہو وہ بھی ناقص ہوگا اور خطا سے معصوم نہوگا
رابعاً اجماع امت ہی تمہارا یہ مقصود ہے کہ خلافت اولی کو ثابت کرو اور ہم اس اجماع ہی کو مسلم نہین
سمجھتے اور کہتے ہین کہ ہرگز حضرت ابوبکر پر اجماع امت نہین ہوا اور نقض اجماع خود تمہاری بیان کی کتب
معتبرہ سے مبحث آیہ استخلاف مین ہم ثابت کر چکے ہین کہ بنی ہاشم و زبیر وغیرہ جناب فاطمہ کے بیت الشرف
مین جمع ہوتے تھے اور خلافت حضرت ابوبکر کے درہم و برہم ہونے کے مشورے کرتے تھے اور اسی بنا پر
حضرت عمر اوس گھر کو کہ جو مہبط ملائکہ تھا جلانے کے لیے تشریف لیگئے تھے پس ثابت ہوگیا کہ ان
لوگون نے اس خلافت کو تسلیم نہین کیا اور اس واقعہ کی بعد اگر اونکا بیعت کرنا ثابت بھی ہو جاے تو
جبراً ہوگا اور یہ حضرت الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولاتن بتقولہم تقیہ کے تحت مین داخل
ہونگے اور سعد بن عبادہ کہ سید انصار تھے اونھون نے تو باتفاق فریقین جیتے جی اونکی بیعت نہین کی

پس کون مسلم دیندار اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ بنی ہاشم عموماً اور امیرالمومنین علی بن ابیطالب خصوصاً
یعنی تمام خاندان رسالت و زبیر عوام و سعد عبادہ ان لوگون کو اہل حل وعقد مین داخل ہونے کی لیاقت
نہ تھی پس بغیر ان لوگون کے اتفاق کے اجماع امت کیونکر منعقد ہو سکتا ہے اور بطریق تنزل ہم کہتے ہین
کہ بالفرض اگر تمہارے یہان اجماع محقق بھی ہو تو ہمارے اوپر معتبر قول کیونکر حجت ہو سکتا ہے ہمارے تو
اعتقادات مین یہ بات داخل ہے کہ جناب امیرالمومنین نے مع اور بنی ہاشم وغیرہ آپکے خویش انہون نے
کبھی بیعت نہین کی الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان پس منہدم ہو گیا اساس دلیل تمسک فخر رازی
اور ثابت ہو گئی امامت ائمہ معصومین علیہم السلام اس سبب سے کہ خود فخر رازی نے بشد و مد اس
بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ اولوالامر سے مراد معصوم ہے اور سوا ہمارے ائمہ کے بعد رسول خدا امت
مین کوئی معصوم نہین ہر چند کہ ابطال مذہب مختار فخر رازی پر ہم اور دلائل بھی لکھ سکتے مین لیکن
خوف تطویل مانع ہے لہذا انھین چار دلیلون پر اکتفا کرتے مین اور جو منصف ہے اوسکو یہ عدد بسند بھی بس ہے

قال امام المشککین واما سوالهم الثانی فهو مدفوع لان الوجوه التی ذکروها وجوه ضعیفة والذی
ذکرناه برهان قاطع فکان قولنا اولی علی انا نعارض تلک الوجوه بوجوه اخری
اقوى منها ترجمہ اور لیکن اونکا دوسرا سوال (یعنی اولی ہونا حمل اولی الامر کا امرا و سلاطین پر) پس وہ
مدفوع ہے اس سبب سے کہ جو وجوہ اون لوگون نے ذکر کیے ہین وہ وجوہ ضعیفہ ہین اور جو ہم نے ذکر کیا
(یعنی دلیل عصمت اولوالامر) برہان قاطع ہے پس ہوگا قول ہمارا اولی علاوہ اسکے ہم معارضہ کرتے ہین
ان وجوہ ضعیفہ کا ساتھ اور وجوہ کے کہ جو ان سے قوی تر ہین اقول وباللہ التعیین ان وجوہ کو جو
فخر رازی صاحب نے ضعیف کہا ہے ہم امرا و سلاطین جور غیر معصومین پر لفظ اولوالامر سے حمل کرنے مین ضعیف کیا
بلکہ اونکو باطل محض سمجھتے ہین لیکن ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام پر لفظ اولوالامر سے حمل کرنے مین
جو دلیلین قوی ہو سکتی ہین لیکن بسبب استغنا و خوف طوالت ہم نے اونکو نقل نہین کیا اور جو اونھون نے دلیل
عصمت اولوالامر کو جو برہان قاطع کہا ہے ہم بھی اوسکو تسلیم کرتے ہین بلکہ یہ ہمارے ہی یہان کی دلیل ہے
کہ جو حق سبحانہ و تعالی نے تماماً للحجۃ فخر رازی صاحب کی زبان پر جاری کر دی ہے اور یہ جو اونھون نے

کیا ہے کہ ہمارا قول اولیٰ ہے پس حق یہ ہے کہ اولیٰ کیسا لفظ اولو الامر کا حمل کرنا امرا و سلاطین جور پر تصحیح ہے
بنا بر قول مفسر رازی اجماع امت پر اور یہ جو مضمون [illegible] ہے کہ ہم [illegible] ساقط [illegible]
ایک جو اقوی میں دو وجہ حمل لفظ اولو الامر سے امرا و سلاطین پر [illegible] پانچ وجہیں بیان
کی ہیں [illegible] کوئی وجہ ہمارے فائدے سے خالی نہیں ہے لیکن [illegible]
کی نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ وہ دونوں [illegible] قال الامام فخر الدین الرازی
ان حمل الآیة علی طاعة الامراء یقتضی ادخال الشرط فی الآیة لان طاعة
الامراء انما تجب اذا کانوا مع الحق فاذا حملناه علی الاجماع لا یدخل الشرط فی الآیة
فکان اولیٰ۔ ترجمہ اور دوسری وجہ یہ کہ تحقیق حمل کرنا آیت کا وجوب اطاعت امرا کے مقتضی ہے ادخال
شرط کو آیت میں اس واسطے کہ تحقیق اطاعت امرا کی [illegible] واجب ہوتی ہے
کہ جب وہ لوگ حق کے ساتھ ہوں (یعنی وہ حکم جو کرتے ہیں وہ حق ہو) پس جس وقت کہ حمل کرینگے ہم
اوسکو اجماع پر تو نہ داخل ہوگی [illegible] شرط [illegible] پس اولیٰ ہے یعنی حمل کرنا آیت کا اجماع پر اقول
وباللہ استعین یہ وجہ بھی ہمارے [illegible] دلیل ہے کہ [illegible] فخر رازی صاحب [illegible]
غصب کر سکے [illegible] تحریف و تبدیل کیا ہے ترجمہ [illegible] اول خلفائے ثلثہ [illegible]
سلاطین و علماء [illegible] آیت کی حمل کرنے کو یہ دلیل باطل کرتی ہے [illegible] فخر رازی [illegible]
آیت [illegible] دلیل میں [illegible] یہ لوگ جب معصوم ہیں پس خواہ مخواہ انکی اطاعت میں [illegible]
[illegible] نہیں ہے تصرف دوم ائمہ معصومین کے مقام پر لفظ اجماع لکھی [illegible]
اوسکو [illegible] باطل [illegible] ائمہ معصومین علیہم السلام پر آیت کا حمل کرنا معین ہوگیا اور کوئی امت میں
باتفاق فریقین معصوم نہیں تصرف سوم واجب بلکہ اوجب کی جگہ لفظ اولیٰ لکھی ہے حالانکہ جناب فخر رازی
صاحب نے براہین قاطعہ سے ثابت کر دیا کہ اولو الامر کا معصوم ہونا لابدی ہے اور باتفاق فریقین مجمع امت میں سوا ائمہ
معصومین کے کوئی معصوم نہیں اور فخر رازی صاحب جو ایک قول واہی کے قائل ہوئے کہ معصوم سے
مراد اجماع ہے جبکہ اوسکو دلائل و براہین قطعیہ بلکہ اونہیں کے کلام سے باطل کر دیا تو ائمہ معصومین پر حمل آیت کا

حمل کرنا بعد خدا و رسول واجب لازم ہوگیا اولی و انسب پس اب ہم دلیل مین کو بعد اصلاح مخالفین پر وارد کرتے ہین کہ تحقیق حمل کرنا آیت کا خلفای ثلثہ وغیرہا و امرائے سرایا و علما و سلاطین پر مقتضی ہے ادخال شرط کا آیت مین بسبب اسکے کہ تحقیق اطاعت ان لوگون کی اوسیوقت واجب ہو سکتی ہے کہ جب یہ لوگ حق کی ساتھ ہون اسلیئے کہ یہ سب غیر معصوم ہین پس جسوقت کہ حمل کرینگے ہم اس آیت کو بعد خدا و رسول ائمہ معصومین پر تو نہ داخل ہوگی شرط آیت مین پس واجب و لازم ہوگیا حمل کرنا آیت کا بعد خدا و رسول ائمہ معصومین پر قال امام المشککین رد ولیمہا ان طاعة اللہ و طاعة رسولہ واجبة قطعا وعندنا ان طاعة اہل الاجماع واجبة قطعا واما طاعة الامراء والسلاطین فغیر واجبة قطعا بل الاکثر انہا تکون محرمة لانہم لا یامرون الا بالظلم وفی الاقل تکون واجبة بحسب الظن الضعیف فکان حمل الآیة علی الاجماع اولی لانہ ادخل الرسول و اولی الامر فی لفظ واحد وہو قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر فکان حمل اولی الامر الذی ہو مقرون بالرسول علی المعصوم اولی من حملہ علی الفاجر الفاسق ترجمہ تحقیق اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکی رسول کی واجب ہے قطعاً اور ہمارے نزدیک اطاعت اہل اجماع کی بھی واجب ہے قطعاً ولیکن اطاعت امرا و سلاطین کی پس غیر واجب ہے قطعاً بلکہ اکثر یہ ہے کہ وہ حرام ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ نہین حکم کرتے ہین مگر ساتھ ظلم کے اور اقل واجب ہوگی بسبب ظن ضعیف پس ہوگیا حمل کرنا آیت کا اوپر اجماع کے اولی اس سبب سے کہ تحقیق حق سبحانہ و تعالی نے داخل کیا ہے رسول اور اولی الامر کو ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر ہے پس ہوگیا حمل کرنا اولوا الامر کا جو نزدیک ہین ساتھ رسول کے اوپر معصوم کے اولی حمل کرنے سے اوسکے فاجر و فاسق پر انتہی و باللہ استعین یہ دلیل بھی ہمارے بہائی ہے کہ فخر رازی صاحب نے اوسکو غصب کرلیا اور علاوہ اون تصرفات کی کہ جو ہمنے دلیل ثانی مین بیان کیے ہین اور الفاظ بھی حسب ضرورت [illegible] اور اقل [illegible] کیے ہین [illegible] کو بھی [illegible] زوائد و تصرفات و تبدلات فخر رازی صاحب سے [illegible] کہتے ہین کہ تحقیق اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول کی [illegible] معصومین کی بھی واجب ہے قطعاً ولیکن اطاعت خلفاے ثلثہ

وہ سب ہمارے مفید مطلب ہیں پس اگر کہوگے کہ سب انبیا و رسل مراد ہیں اور اپنے اپنے زمانہ میں مخاطب کیے گئے
غائب ہیں نہ یہ کہ ایک زمانہ میں موجود و مخاطب ہوئے جیسا کہ تمہارے بعض مفسرین نے مثل قاضی بیضاوی وغیرہ کے
کہا ہے تو یہ بھی ہمارا عین مطلب ہے کہ لفظ اولوالامر سے ہر امام معصوم اپنے اپنے زمانہ میں مراد ہے نہ یہ کہ ایک زمانہ میں
سب مجتمع ہوں اور اگر تم کہوگے کہ یہ خطاب ہے حضرت عیسی یا جناب سید محمد مصطفے سے اور لفظ جمع بنا بر تعظیم ہے
جیسا کہ تمہارے بعض مفسرین نے کہا ہے تو یہ بھی ہمارا عین مطلب ہے ہم بھی کہینگے کہ لفظ اولوالامر سے امیر
المومنین ہیں اور لفظ جمع بنا بر تعظیم ہے اور انکی تبعیت سے سب ائمہ مابعد اسمیں داخل ہیں کہ سب معصوم ہیں اور اپنے اپنے وقت
میں ہر امام صاحب الامر ہے جیسا کہ معلوم ہوا یا ایہا الرسل سے کوئی رسول بلکہ کوئی نبی خارج نہیں ہو سکتا گو خطاب
ہو جاوے کیا اس آیت میں حضرت عیسی بن مریم یا ہمارے رسول خدا سے خطاب ہے اس سبب سے کہ کوئی مسلمان اسکا
ثابت دو دلیل نہیں ہو سکتا کہ کسی سے انبیا کو پاکیزہ چیزون یعنی حلال کے کھانیکا اور عمل نیک کرنیکا حکم نہیں ہے
اور اس آیت یا ایہا الرسل کی تفسیر میں اکثر مفسرین اہلسنت و جماعت نے تصریح کی ہے بسبب نزول آیہ انما ولیکم میں بابت اسکے
جو لکھی ہیں یا ایہا الذین آمنوا سے تعبیر کی ہے خود امام فخر رازی صاحب نے بھی تین احتمال لکھے ہیں کہ جن
ہمارا مطلب ثابت ہے اور اگر نہ لکھتے تو بیان کرنا تمام حجت و الزام خصم کے یہ معنی ہیں چنانچہ تفسیر کبیر مطبوع مطبع باطنیہ
مصر جلد ... میں ص ۱۹۵ میں جسکا جی چاہے ملاحظہ فرمالے مزید بران اسی صفحہ میں انکی یہ عبارت ہے
ومثل الذین قال لہم الناس ہو نعیم بن مسعود پس اے اہل انصاف ملاحظہ کرو کہ ناس کا اطلاق فقط
ایک نعیم بن مسعود پر کرتے ہیں تو فخر رازی صاحب کو کچھ تامل اور تردد نہیں ہے لیکن ہمارے ائمہ معصومین کو اولوالامر
ماننے میں یہ خدشہ پیش کرتے ہیں کہ وہ حضرات ایک وقت خاص میں مجتمع نہ تھے بلکہ ہر امام اپنے اپنے وقت میں امام
تھا عداوت ہے خاندان رسالت کی اور کیا عصبیت و ناصبیت ہے ای ناظرین کتاب ذرا تامل ملاحظہ کرو
ہمکو تو یہ کہ حضرات سنیہ جو آیہ استخلاف سے اپنے خلفا کی خلافت پر استدلال کرتے ہیں تو علمائے شیعہ میں سے کسی ایک شخص
نے بھی آجتک یہ وہم اور موجہ انکی اخراج میں پیش نہیں کی حالانکہ بہت سے جمع کے صیغے اوس آیہ میں موجود ہیں
جیسا کہ ہم بھی بیان کر چکے ہیں اور فخر رازی صاحب نے جو انکے یہاں متکلمین کے امام ہیں اسی وجہ کو ائمہ معصومین کے
اولوالامر سے خارج کرنے میں پیش کیا اسکا کیا سبب ہے کیا سوا اسکے اور کچھ سبب ہو سکتا ہے کہ شیوہ نخجب السیاق سے

بلکہ باطنی وجوہ داخل ہی اس سبب سی کہ اکثر احکام جو جناب رسول خدا کی ساتھ مخصوص ہین وہ آپکی بعد آپکی خلیفہ و جانشین
کی ساتھ بالاستحقاق مخصوص ہوجاتی ہین اور اسمین کوئی شخص نزاع نہین کرسکتا مگر تمام حجت و مزید وضاحت کی
لیے ہم یہان دو مثالون بقرآن مجید و فرقان حمید سی لکہتی ہین **اول** یہ کہ حق سبحانہ تعالی سورۂ تحریم مین فرماتا ہی یا ایہا
النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماواہم جہنم وبئس المصیر **ترجمہ** اے نبی جہاد کر
کافرون سی اور منافقون سی اور سختی کر اون پر اور جگہہ اونکی رہنی کی دوزخ ہی اور بری ہی وہ جگہہ بازگشت کی **انتہی**
اب یہ ہی کہ رسول خدا نی منافقون سی کبھی جہاد نہین کیا کہ آپکی وقت مین اوسکی ضرورت نہین ہوئی علی بن ابی طالب
آپکی خلیفہ برحق نی بیشک منافقون سی جہاد کیا پس ہم سنیون سی پوچھتی ہین کہ اللہ تعالی تو عالم الغیب ہی اور یہ جانتا تہا
کہ رسول کو جہاد منافقین کی ضرورت نہ ہوگی پہر آنحضرت کو یہ حکم کیون فرمایا پس اسکا جواب سوا اسکی اور کچھ نہین ہی کہ
اس آیت مین جو رسول کی طرف خطاب ہی اوسمین آپکی خلیفہ برحق بہی داخل ہین چنانچہ اونہون نی بنا بر اس
[illegible] منافقین سی جہاد کیا بلکہ ہم جانتی ہین کہ قاضی بعض مفسرین کا اتباع کرکی یہ کہیگا کہ کفار سی جہاد بالسیف
اور منافقین سی جہاد باللسان کا حکم ہی تو ہم جواب دینگی کہ شیعہ امامیہ اولوا الامر سی جو ائمہ معصومین مراد لیتی ہین تو
اوسپر تمہاری امام فخر رازی صاحب نی بزعم خود یہ اعتراض کیا کہ ظاہر آیت کی خلاف ہی حالانکہ بالکل موافق ہی
[illegible] یہ ہی کہ [illegible] اولی الامر [illegible] بلفظ جمع ہی اور ائمہ معصومین بہی بارہ ہین اور فخر رازی صاحب نی
جو توجیہ کی اوسکی سخافت ظاہر ہی چنانچہ ابہی ہم بیان کرچکی ہین پہر تم ہی انصاف کرو کہ ہم تمہاری اس
تاویل کو جو صریح ظاہر آیت کی خلاف ہی کیونکر تسلیم کرلینگی اور ہم فقط یہ نہین کہتی کہ ظاہر آیت کی خلاف ہی بلکہ
یہ کہتی ہین کہ باطل محض ہی چند وجوہ سی **اول** یہ کہ آیت مین مطلق جہاد کا حکم ہی پہر تمنی یہ قید بالسیف و
باللسان کی کہان سی نکالی تمہاری یہان تو کوئی مفسر معصوم بہی نہین ہی کہ ہم اوسکی قول کو تسلیم کرلین **دوم**
لفظ کفار معطوف علیہ ہی اور لفظ المنافقین معطوف ہی اور دونون لفظین بنا بر مفعولیت منصوب ہین اور
ظاہر ہی کہ معطوف و معطوف علیہ کا ایک ہی حکم ہوتا ہی خصوصا جبکہ ایک ہی فعل کی اون دونونکی طرف اسناد ہو
ہم بغیر کسی دلیل بینہ کی کیونکر تسلیم کرین کہ کفار سی جہاد بالسیف اور منافقین سی جہاد باللسان کا حکم ہی **سوم**
تمہارا یہ عذر بہی [illegible] کفار و منافقین سب کی طرف [illegible] کچہ تفریق نہین **چہارم** جہنم کو حق سبحانہ و تعالی

نے کفار و منافقین سبکے جگہہ فرایمی ہے اسمین کچھی کچھہ تفریق نہین باتفاق امت یہہ لوگ سب اہل جہنم مین سے ہین گو درکات کا فرق ہو پھر یہہ تمہاری تفریق کہان سے ثابت ہوگی اور ایسی تفسیر بالرای کو کہ جسپر کوی لفظ آیت کی دلالت نہین کرتی ہو کون مسلم تسلیم کریگا اگر تم کہوگے کہ جن لوگون سے علی بن ابیطالب نے قتال کیا اونکا منافق ہونا ثابت نہین ہے تو ہم جواب دینگے کہ تم غلط کہتے ہو بے شک ثابت ہی چند وجوہ سے **اول** یہہ کہ اگر علی بن ابیطالب کا منافقین سے جہاد کرنا ثابت نہو تو اس آیت کا حکم عبث و بیفائدہ ہوجائیگا اس سبب سے کہ رسول خدا نے باتفاق فریقین منافقین سے جہاد نہین کیا اور خلفاء ثلاثہ نے بھی نہین کیا اور اللہ علیم و حکیم ایسا حکم عبث نہین دیسکتا کہ جسپر عمل کرنے کی کبھی ضرورت نہو **دوم** خود جناب امیر کا اون لوگون کو قتل کرنا اسپر شاہد ہے کہ وہ لوگ منافق تھے اس سبب سے کہ تمام بنی نوع انسان تین قسمون سے باہر نہین ہین مومن یا منافق یا کافر کافر تم اون لوگون کو کہہ نہین سکتے پس اگر وہ لوگ منافق نہون تو مومن ہونگے اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ وصی رسول و زوج بتول نے مومنون کو عمداً قتل کیا وہ خود مومن نہین ہے **سوم** تمہارے کتب معتبرہ مین احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر کو تین قسم کے لوگون سے قتال کرنیکا حکم دیا ہے ناکثین و قاسطین و مارقین چنانچہ شعاع ثاقب دہم مین ہم اسکو کسی قدر بیان بھی کرچکے ہین پھر تمہین انصاف سے بتاو کہ نکث بیعت کرنا اور ظالم ہونا اور دین سے باہر نکلجانا یہہ مومن کی صفات مین سے ہی یا منافقین کی **چہارم** خود قول مخبر صادق سے اون لوگون کا منافق ہونا صریحاً ثابت ہی چنانچہ **جامع الترمذی جلد ثانی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی ص ۲۱۵ مین یہہ حدیث ہی** عن علی قال لقد عهد الی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق ترجمہ علی سے منقول ہی کہ انھون نے فرمایا کہ تحقیق عہد کیا ہی مجھسے نبی امی نے کہ نہین دوست رکھتا ہی تجکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا ہی تجکو مگر منافق انتہی اور اسیطرح کی صدہا حدیثین کتب معتبرہ اہلسنت و جماعت مین

منقول ہین اب ہم سے سنی ہی بتائین کہ جو لوگ علی بن ابیطالب سے لڑتے تھے اور آپکی جان کے خواہان تھے وہ آپکے دوست کیونکر ہو سکتے ہین پس لامحالہ دشمن تھے اور جب دشمن ہوئے تو لامحالہ اونکا نفاق بھی بقول جناب مخبر صادق بلاشک وشبہ ثابت ہوگیا وہو المقصود
با این ہمہ ہو کہ ہمکو طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا ہم دوسری مثال مین ایک ایسی آیت کلام مجید سے لکھتے ہین کہ جسکے تسلیم کر لینے مین تمکو مطلق عذر و حجت نہو چنانچہ جزو دہم سورۃ الانفال مین یہ ایت ہی واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل الایہ ترجمہ اور اگاہ ہو کہ جو کچھ غنیمت پاو تم کافرون سے کسی قسم کی پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے اوسکا پانچوان حصہ اور واسطے رسول کے اور واسطے صاحب قرابت رسول کے اور یتیمون کے اور فقیرون اور مسافرونکے الایہ اب ہم تمسے پوچھتے ہین کہ اہل قرابت رسول کو تو تمنے محروم ہی کر دیا ہے اب بتاو کہ بعد رسول مال غنیمت مین سے خمس کسکا حق قرار دوگے سوا اسکے تم کو کچھ چارہ نہین ہے کہ کہو کہ خلیفہ رسول کا حق ہی کہ جو اون حضرت کا قایم مقام ہوتا ہے پھر ہم تمسے سوال کرینگے کہ اس ایت مین تو خلفا کا ذکر نہین ہی اسکا جواب تمہارے پاس سوا اسکے کچھ نہین ہے کہ اس بات کے قایل ہو جاو کہ اکثر امور جو رسول خدا کے لیئے مخصوص ہین وہ اونکے بعد خلفا کے لیئے مخصوص ہو جاتے ہین وہو المطلوب
پس ثابت ہوگیا کہ اس ایہ وافی ہدایہ کا بھی مطلب ہی کہ اہل اسلام کے اپسمین مین جو رسول خدا کے سامنے نزاع واختلاف ہو تو آپ کی طرف اور جو آپ کے بعد ہو تو خلیفہ برحق وامام معصوم کی طرف رجوع کرین کہ یہ عین رجوع سے رسول کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرنا عین رجوع ہے اللہ کی طرف پس دفع ہوگیا اعتراض فخر رازی صاحب کا اور معلوم ہوگیا کہ رسول کی اطاعت مین ائمہ معصومین کی اطاعت داخل ہی اور اونکی طرف رجوع کرنا عین رسول کی طرف رجوع کرنا ہے پس اس آیہ کریمہ مین تصریح لفظ امام کی ضرورت باقی نرہی ہذا انتہا علمنی ربی یہہ ہین جوابات اعتراضات فخر رازی صاحب کہ کہ بتوفیقات الہی وبرکات

رسالت پناہی اس عبد نحیف وضعیف نے بلا فکر و رویّہ قلم برداشتہ لکھے ہیں اور یہ وہ فخر رازی ہے
ہیں کہ جو امام المتکلمین کہلاتے ہیں اور جنیون کو اونکے تبحر و مہر و فلسفہ دانی و سحر بیانی پر فخر و ناز ہے
اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ جب ایسے شخص کا کلام ادنیٰ بیانی سے کے ساتھ رد ہو جاتا ہی تو بیچارے
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کس شمار و قطار مین ہین جب مین پہلے خود خیال کرتا تھا تو مجکو نہایت
تعجب ہوتا تھا کہ تحفہ اثنا عشریہ سی مہمل کتاب کی طرف ہمارے یہان کے علمائے اعلام و فضلائے
کرام نے کیون استقدر توجہ مبذول فرمائی اور اوسکے جوابات مین کس واسطے اس مرتبہ بیان
واستفراغ وسع کرکے اپنے نفوس زکیہ کو زحمت دی لیکن مین یہ نہین جانتا تھا کہ مین خود بھی
ایسے پنجابی کے مباحثہ و مناظرہ مین مبتلا ہونگا کہ جسکو بات کرنے کی بھی تمیز نہین ہے الغرض
والحمد للہ ثم الحمد للہ امر حق بات یہہ ہے کہ فخر رازی کی فلسفیت و منطقیت مین کوئی شک نہین ہی
لیکن وہ بیچارے اپنے مذہب کی لطالت و سخافت سی مجبور ہین جب کسی مسئلہ باطلہ کو باثبات
کا بہ امر رعایت مذہب ارادہ کرتے ہین تو خواہ مخواہ اونکی تحریر و تقریر بھی خراب ہو جاتی ہے
باطل کی اصل ہی بنیاد کیا ہی ان الباطل کان زہوقا اور جب کوئی کلمہ حق اونسے صادر ہوتا
ہے تو اوسپہ جو دلیل قایم کرتے ہین وہ نہایت مستحکم ہوتی ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیے کہ جبتک
اولی الامر چونکہ امر حق تھا لہذا اوسپر جو دلیل اونھون نے قائم کی وہ کیسے متین و رزین ہے
کہ ہزار عالم مجتمع ہون تو اوسپر کوئی نقض وارد نہین کرسکتے لیکن بعد اوسکے اونھون نے جب
باطل کیطرف میل کیا اور مصداق اولی الامر ایک امر باطل کو قرار دیا تو پھر اونکی دلیل کیسی ضعیف
و علیل ہو گئی اور پھر بعد اوسکے جب ہمارے ائمہ معصومین کی اطاعت سے تفرد مین تقیید کیا تو مصداق
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
اونکا کلام کیسا ناقص و ناتمام ہوگیا دلیل چہارم حق سبحانہ تعالیٰ سورہ بقر مین فرماتا ہے
کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین
والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین فمن بدلہ بعد ما سمعہ

[illegible] اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم ترجمہ **شاہ رفیع الدین**
صاحب از صہ ۲۹ قرآن مطبوع مطبع مجتبائی چھاپ خانی مذکور
الصدر زیر **آیت** لکہا گیا اوپر تمہارے جسوقت حاضر ہووے ایک تمہارے کو موت اگر چھوڑے
جاوے مال وصیت کرنا واسطے ماں باپ کے اور قرابت والوں کے ساتھ اچھی طرح کی حق ہے
اوپر پرہیزگاروں کے پس جو کوئی بدل ڈالے اوسکو پیچھے اوسکے کہ سنا اوسکو پس سوا اسکے نہیں کہ
گناہ اوسکا اوپر اون لوگوں کے ہے کہ بدل ڈالتے ہیں اوسکو تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے
انتہی۔ یہ آیت صراحۃً وصیت کی واجب موکد ہونے پر صریح دلالت کرتی ہے بیان وجوب
[illegible] کہ کلام مجید میں لفظ کتب ہر جگہ بامر واجب کے لیئے آیا ہے نیز اس آیت کو ماقبل میں کتب
علیکم القصاص اور مابعد میں کتب علیکم الصیام ہے اور ظاہر ہے کہ قصاص اور صیام دونوں بہ
اتفاق امت واجب ہیں اور تاکید کی اثبات میں خود اسی آیت میں حقا علی المتقین موجود ہے
پس اہلسنت کی جماعتوں کیونکر اس بات کے قائل ہیں کہ وصیت ہر مومن و متقی پر لازم
[illegible] واجب ہو اور جناب رسول خدا خود دین مبین کی بابت اوسکو ترک کرکے بغیر
بنائے وصی و خلیفہ مقرر کیئے ہوئے دنیا سے رحلت فرمائیں حاشا وکلا کوئی مسلم دیندار اسکو
[illegible] کبہی نہیں مانتا اگر کوئی سنی صاحب کہیں کہ قرآن و حدیث موجود ہونے کی حالت میں ایک
وصی و خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم اسکے دو جواب دینگے **اول** یہ کہ والدین
[illegible] کے حصے مال متروکہ میت میں خود حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کلام مجید میں مقرر
فرمادیئے ہیں پھر اس بابت میں وصیت کیوں واجب فرمائی تھی [illegible] **دوم** یہ کہ قرآن
[illegible] کی بابت میں تو وصیت فرمانے کی اور اپنا وصی خلیفہ مقرر کرجانے کی ضرورت تھی
کیونکہ [illegible] تبدیل خائنین و مضلین مبطلین و مفسدین سے محفوظ رہے اس سبب سے کہ جو
خلیفہ برحق ہو وہی حفاظت تامہ قرآن و حدیث کی کرسکتا ہے پس ثابت ہوگیا کہ آپ کا استخلاف
کرنا ایک امر ضروری والابدی تھا لہذا آپ نے اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا لیکن کثرت ناواقفی

اطاعت نہ کی اور اپنے چاہے ہوئے خلفا کے پیرو ہوئے لہذا یہ لوگ ضمن من بدل
بعد ماسمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ مین داخل ہین در قرآن و حدیث یہ
دونو چیزین بھی تحریف و تبدیل سے محفوظ نہین حدیث مین تحریف کا ہونا لفظاً و معناً یہ تو بالاتفاق
فریقین ثابت ہے کہ ہر فریق دوسرے کی بیان کی اکثر احادیث کو محرف بلکہ کاتب مجنس کتابیں بلکہ سنی
تو خود اپنی بیان کی ہزار ہا حدیثون کو موضوع قرار دیتے ہین اور قرآن مین تحریف لفظی گو یہ تو ثابت نہین
لیکن تحریف معنوی باتفاق فریقین ثابت ہی کہ ایک فریق دوسرے کی تفسیر کو اکثر آیات مین غلط کہتا ہی
دلیل پنجم یہہ امر مسلم ہے کہ جناب رسول خدا نے کوئی امر کلی و جزئی امور دنیا و آخرت مین سے
امت کی رائے پر محول و منحصر نہین فرمایا گو کیسا ہی سہل و آسان ہو حتی کہ کھانا اور پینا اور پہننا او
زینت کرنا اور سونا اور جاگنا ان سب کی طریقے اور آداب اپنی امت کو بتفصیل تمام بتادے اور
سکھلا دے پھر کیونکر یہہ بات قابل تسلیم ہو سکتی ہی کہ امر عظیم خلافت و امامت کہ قوام دین و ملت
و انتظام ملک و رعیت بعد جناب رسالت اوسی پر موقوف و منحصر تھا اوسکو امت کی رائے کے
اوپر محول کر کے دنیا سے تشریف لیگئے اور اس باب مین بخلاف انبیائے ماسلف کچھ ارشاد
نفرمایا حالانکہ آپ خاتم النبیین تھے اور جانتے تھے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی
مبعوث نہین ہوسکتا حاشا و کلا کوئی مسلم دیندار کہ جو کچھ بھی خدا سے خوف اور اپنی نبی سے
شرم رکھتا ہوگا وہ ہرگز اِسکو تسلیم نکریگا پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا ایک
امر ضروری اور لابدی تھا دلیل ششم فعل صحابہ ہی بعد وفات جناب رسول خدا کے تقرر
نصب خلیفہ مین کہ سقیفہ بنی ساعدہ مین مجتمع ہوکر اسقدر اس باب مین مصروف و منہمک ہوے
کہ اپنے رسول کی تجہیز و تکفین کو بھی طاق نسیان پر رکھدیا پس اگر یہہ امر ضروری نہ تھا تو ان لوگون
نے کیون اسکا اسقدر اہتمام فرمایا پس ثابت ہوگیا کہ تعیین خلیفہ اسلام مین ایک امر ضروری و
لابدی تھا اور جو امر کہ ضروری و لابدی ہو اوسکی تبلیغ کو ہرگز جناب رسول خدا ترک نہین فرماسکتے
تھے پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا ضروری و لابدی تھا اور جب دلیل عقلی

پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا کا وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ضروری و لابدی تھا تو اوسکا واقع ہونا
بھی ضروری ہوا اور جب اوسکا واقع ہونا ضروری ہوا تو معلوم ہوا کہ صحابہ نے جو آپکے وصی و خلیفہ برحق
کی اطاعت سے انحراف و اشکبار و استنکاف کرکے اپنی راے سے ایک دوسرا خلیفہ مقرر کرنے
کے لئے جمع کیا وہ لوگ سب فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه علی الذین یبدلونه مین داخل ہین اور انکا
اجماع جو خلاف قران و حدیث فقط اتباع اہواء نفسانیہ کے سبب سے تھا وہ باطل محض ہے
دلیل ہفتم خود فعل حضرت ابوبکر خلیفہ اول صاحب کا ہے کہ اونھونے مرتے وقت حضرت عمر صاحب
کی خلافت کی بابت وصیت نامہ لکھدیا اور اپنا وصی و خلیفہ اونکو مقرر فرما گئے پس اس سے بھی
ثابت ہو گیا کہ وصی و خلیفہ کا مقرر کرنا ایک امر ضروری و لابدی تھا اور جو امر ضروری و لابدی ہو اوسکو
رسول خدا ترک نہین فرما سکتے تھے پس ثابت ہو گیا کہ آپنے استخلاف کو ترک نہین فرمایا یعنی اپنا وصی و خلیفہ
مقرر کر جانا اپنی زندگی مین ایک امر ضروری و لابدی تھا کیون حضرات سنیہ تم کیسے مسلمان ہو کہ حضرت ابوبکر
اپنے مرتے وقت وصیت نامہ لکھین تو اس فعل کو برحق سمجھو اور اوسکا اتباع کرو اور حضرت عمر
بھی اپنے اجتہاد سے عدول کرکے اور اپنے مطلب کے موافق سمجھکے اس تحریر کے مدد
معاون ہوں اور حسبنا کتاب الله کو بھول جائیں اور جب جناب رسول خدا وصیت نامہ لکھنے کا
ارادہ فرمائیں اور تصریح ارشاد کریں کہ آؤ مین تمکو ایسی تحریر لکھدوں کہ قیامت تک تم لوگ اوسکی
سبب سے گمراہ نہو تو یہ قول جناب رسول خدا کا ہذیان سمجھا جاے اور غلبہ مرض کے سبب سے
سمجھا جاے اور لوگ یہ وصیت نامہ ہرگز آپکو لکھنے نہ دین اور سرور انبیا خلیفہ ثانی حضرت
کے دقت نظر کو تم لوگ بہت صد آفرین و ہزار تحسین سمجھو جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۲۹۰
سے یہ مضمون سابق مین نقل ہو چکا ہے چونکہ طول بہت ہو گیا ہے لہذا مین انھین آٹھ دلیلون
پر اکتفا کرتا ہون ناظر منصف مزاج اور طالب حق کے لئے کچھ یہ بھی کم نہین ہے اور جاحد
اور منکر کے لئے تو قران و حدیث بھی کافی نہین ہے فبای حدیث بعدہ یومنون
اب مین متوکلا علی الله تعالی شروع کرتا ہون باب دلائل قسم دوم میں **قسم دوم** [illegible]

کر جنسے استحقاق علی بن ابیطالب علیہ السلام واسطے خلافت وامامت کی ثابت ہوتا ہی و مزید براں معلوم
ہوتا ہی کہ اس باب مین اکثر آیات قرآنی نازل ہوئی ہین وزیر جناب رسول خدا کے اقوال وافعال ابتدائے
بعثت ... سے اسپر شاہد تھے کہ اپ علی بن ابیطالب کو اپنا وصی وخلیفہ مجمع عام مین قریب رحلت و
انتقال حسب سنن انبیا سے ماسلف ضرور مقرر فرماوینگے **دلیل اول** حق سبحانہ تعالے
سورہ ال عمران مین فرماتا ہی ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم
قال لہ کن فیکون الحق من ربک فلا تکن من الممترین فمن حاجک فیہ
من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا و
نساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ
موضح القرآن از حاشیہ صفحہ ۶۱ و ۶۲ قرآن شریف مطبوع مطبع
مجتبائی موصوف **ف** تحقیق عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال ادم کی
بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہوجا وہ ہوگیا **ف** نصاری اس بات پر حضرت سے
بہت جھگڑے کہ عیسی بندہ نہین اللہ کا بیٹا ہی اخر کہنے لگے کہ اگر وہ اللہ کا بیٹا نہین تو تم بتاو
کہ کس کا بیٹا ہی اسکے جواب مین یہہ آیت اوتری کہ ادم کو تو مان نہ باپ عیسی کو باپ نہو تو
کیا عجب ہے **ف** حق بات ہی تیرے رب کیطرف سے پھر تو مت رہ شک مین سے **۹**
پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ او بلاوین ہم
اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان
پھر ... ہم اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹوں پر **ف** اللہ تعالے نے حکم فرمایا کہ نصاری اسقدر
سمجھانے سے بھی اگر قایل نہون تو اونکے ساتھ قسم کرو یہہ بھی ایک صورت فیصلہ کی ہے
... ... اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہون اور دعا کرین کہ جو کوئی ہم مین
... ... او ... پر عذاب پڑے پھر حضرت آپ حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام
... ... گئے اون نصاری مین ... نا ... اونھون نے منظور نکیا اور

جزیہ دینا قبول رکھا و نیز تفسیر جلالین مطبوع مطبع حیدری واقع بمبئی ۱۲۹۰ سنہ ہجری کے صفحہ ۴۴ مین انھین آیات بینات کی تفسیر مین لکھا ہے و قد دعا صلی اللہ علیہ وسلم وفد نجران لذالک لما حاجوہ فیہ فقالوا حتی ننظر فی امرنا ثم نأتیک فقال ذو رأیهم لقد عرفتم نبوته وانہ ما باھل قوم نبیا الا ھلکوا فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوہ وقد خرج ومعہ الحسن والحسین وفاطمۃ وعلی رضی اللہ عنہم وقال لہم اذا دعوت فامنوا فابوا ان یلاعنوا وصالحوہ علی الجزیۃ ترجمہ اور تحقیق بلایا رسول خدا نے انیوالون کو نجران کی اسی کے لئے یعنی مباہلہ کے لئے جبوقت کہ حجت کی اون لوگون نے آپ سے حضرت عیسی کے باب مین پس جواب مین کہا ان لوگون نے کہ ہم اپنے امر کو سمجھ لین تو پھر آپ کے پاس آئین پس کہا اوس شخص نے کہ جو ان لوگون مین عقلمند تھا کہ تحقیق تم لوگ انکی نبوت کو پہچان چکے ہو اور تحقیق جس قوم نے کہ اپنے نبی سے مباہلہ کیا ہی وہ ہلاک ہو گئی ہے پس وعدہ صلح کر لو اس شخص سے یعنی رسول خدا سے اور چلے جاو پس اسے وہ ایسی حالت مین کہ جناب رسول خدا باہر نکل چکے تھے اور اسکے ساتھ حسن حسین اور فاطمہ اور علی بھی اور فرمایا تھا آپنے انھین حضرات سے کہ جس وقت مین دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس انکار کیا نصاری نے مباہلہ کرنے سے اور صلح کر لی آپ سے جزیہ دینے پر و نیز تفسیر بیضاوی مجلد اول مطبوع مطبع نولکشور کی صفحہ ۱۴۰ مین انھین آیات کی تفسیر مین لکھا ہے روی انہم لما دعوا الی المباھلۃ قالوا حتی ننظر فلما تخالوا قالوا للعاقب وکان ذا رأیهم ما تری فقال واللہ لقد عرفتم نبوتہ ولقد جاءکم بالفصل فی امر صاحبکم واللہ ما باھل قوم نبیا الا ھلکوا فان ابیتم الا الف دینکم فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوا رسول اللہ و قد غدا محتضنا الحسین اخذا بید الحسن و

فاطمة تمشي خلفه وعلي خلفها وهو يقول اذا انا دعوت فأمنوا فقال اسقفهم
يا معشر النصارى اني لارى وجوها لو سألوا الله ان يزيل جبلا من مكانه
لازاله فلا تباهلوا فتهلكوا فاذعنوا لرسول الله وبذلوا له الجزية الفي حلة
حمراء وثلثين درعا من حديد فقال عليه السلام والذي نفسي بيده
لو تباهلوا لمسخوا قردة وخنازير ولاضطرم عليهم الوادي نارا ولاستأصل
الله نجران واهله حتى الطير على الشجر وهو دليل على نبوته وفضل من اتى به
من اهل بيته **ترجمہ** مروی ہے کہ تحقیق وہی نصاریٰ جس وقت بلائے گئے مباہلہ کی
طرف تو انہوں نے مہلت طلب کی پس جس وقت کہ ان لوگوں نے آپس میں خلوت کی تب
انہوں نے عاقب سے کہا کہ وہ ان میں صاحب عقل تھا کہ تیری کیا رائے ہے تب عاقب نے کہا کہ
واللہ تم اس کی نبوت کو یعنی **رسول خدا کی نبوت کو** پہچان چکے ہو اور تحقیق کہ لایا ہے
وہ تمہارے پاس قول حق کا باطل سے جدا کرنے والا تمہارے صاحب **یعنی عیسیٰ** کے
باب میں واللہ نہیں مباہلہ کیا ہے کسی قوم نے نبی سے مگر وہ ہلاک ہو گئی ہے پس اگر تم
دین کی محبت کے سبب سے تم مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہو تو صلح کر لو اس شخص
یعنی رسول خدا سے اور چلے جاؤ پس آئے وہ لوگ رسول خدا کے پاس اس حالت
میں کہ صبح کے وقت آپ تشریف لائے تھے اس طرح کہ حسین کو گود میں لئے تھے اور حسن کا
ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فاطمہ آپکے پیچھے تشریف لاتی تھیں اور علی ان کے پیچھے
تھے اور رسول خدا فرماتے تھے کہ جس وقت میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس نجران کے اسقف
یعنی عالم نے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ تحقیق میں البتہ ایسے لوگ دیکھتا ہوں کہ اگر سوال
کریں اللہ سے کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ وہ ہٹا دے پس نہ مباہلہ کرو تم
لوگ کہ ہلاک ہو جاؤ گے پس اطاعت کی ان لوگوں نے رسول خدا کی اور آپ کو جزیہ دینا
قبول کیا دو ہزار حلے سرخ اور تیس زرہیں لوہے کی پس فرمایا رسول خدا نے کہ قسم ہے اس کی

کی طرف اسلام کی پس کہا اون دونوں نے کہ اسلام لا چکے ہین ہم اسے محمد آپ نے فرمایا کہ
تم دونوں جھوٹ کہتے ہو اگر تم دونوں چاہو تو مین بتلادون کہ تمکو کونسی چیز اسلام لانے سے
مانع ہے اون دونوں نے کہا کہ بتلا دیجئے آپنے فرمایا کہ محبت صلیب کی اور پینا شراب کا اور کہانا سؤر
کے گوشت کا جابر نے کہا ہے کہ پس آپنے اون دونوں کو طرف ملاعنہ یعنی مباہلہ کے بلایا پس اون
دونوں نے دوسرے دن کی صبح کا وعدہ کیا پس صبح کو رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن
و حسین کا ہاتھ پکڑا بعد اوسکے اون دونوں کے پاس کہلا بھیجا کہ مباہلہ کے لئے آئین پس اون دونون
نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا اور آپکے لیئے اقرار کیا یعنی جزیہ دینا قبول کر لیا پس آپنے
فرمایا کہ قسم ہے اوسکی کہ جس نے مجھکو ساتھ حق کے بھیجا ہی یعنی اللہ کہ اگر کرتے وہ دونون
یعنی مباہلہ البتہ یہہ میدان اونپے اوپر آگ کو برساتا جابر نے کہا کہ انھین لوگون کے باب مین
یہہ آیت نازل ہوی ہے تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم آخر آیت تک کہا ہی جابر نے
کہ انفسنا وانفسکم رسول خدا اور علی ہین اور ابناءنا حسن و حسین ہین اور نساءنا فاطمہ ہین اور ص
۹۳ کے اور آخر مین یہہ حدیث ہی واخرج مسلم والترمذی وابن المنذر
والحاکم والبیہقی فی سننہ عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الایۃ
قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا و
فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی ترجمہ اور نکالا ہے اس حدیث کو
مسلم نے اور ترمذی نے اور ابن منذر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنے سنن میں سعد بن ابی وقاص
سے کہ اونھوں نے کہا کہ جس وقت نازل ہوی یہہ آیت قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم تو بلایا رسول خدا نے
علی کو اور فاطمہ کو اور حسن کو اور حسین کو بعد اوسکے فرمایا کہ بار خدایا یہی لوگ میرے اہل ہین یعنی اہلبیت
و نیز تفسیر کبیر جزو ثانی مطبوع مطبع باطنیہ مصر سنہ ۱۳ ہجری کے ص ۱۴۸۴
مین یہہ قضیہ مباہلہ بعبارت طویلہ لکھا ہوا ہی اور اوسی مین یہہ عبارت ہی
و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وعلیہ مرط من شعر اسود و کان قد

اختضن الحسین واخذ بید الحسن و فاطمة تمشی خلفه و علی رضی الله عنه خلفها
وهو یقول اذا دعوت فامنوا فقال اسقف نجران یا معشر النصاری انی لاری
وجوها لو سالوا الله ان یزیل جبلا من مکانه لازاله بها فلا تباهلوا
فتهلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی الی یوم القیمة ترجمہ اور جناب رسولخدا
باہر تشریف لائے اور سیاہ بالون کی ایک چادر اوڑھی ہوئے تھے اور حسین کو گود مین لئے ہوئے
تھے اور حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فاطمہ انکے پیچھے تشریف لاتی تھین اور علی اونکے پیچھو
تھے جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ جبوقت مین دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس اسقف یعنی عالم
نجران نے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ کے تحقیق مین البتہ ایسے لوگ دیکھتا ہون کہ اگر سوال کرین اللہ سے
کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹاوے تو البتہ وہ ہٹاوے پس نہ مباہلہ کرو تم لوگ کہ سب ہلاک ہو جاوگے
اور تمام روے زمین پر کوی نصرانی قیامت تک باقی رہیگا و نیز اسی ص مین عبارت
منقولہ کے کئی سطرون کے بعد یہہ حدیث شروع ص ۲۷۰ تک ہی
وروی انه علیه السلام لما خرج فی المرط الاسود فجاء الحسن رضی الله عنه
فادخله ثم جاء الحسین رضی الله عنه فادخله ثم فاطمة ثم علی رضی الله عنهما
ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا واعلم
ان هذه الروایة کالمتفق علی صحتها بین اهل التفسیر والحدیث ترجمہ
اور مروی ہے کہ تحقیق جبکہ رسول خدا ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوی باہر تشریف لائے تو حسن آئے
پس آپ نے اونکو اوس چادر مین داخل کیا بعد اوسکے حسین آئے اونکو بھی داخل کرلیا
بعد اوسکے فاطمہ اور علی کو بھی داخل کیا پھر آیہ تطہیر کو پڑہا ترجمہ ایت سوا اسکے نہین ہو کہ ارادہ
کرتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے رجس کو اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو جو پاک کرنے کا حق ہی
بعد اسکے فخر رازی صاحب فرماتی ہین اور آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ روایت مانند اون روایتوں کے
ہے کہ جسکی صحت پر سب اہل تفسیر و حدیث متفق انتہی یہہ جملہ صاف کہتا ہے کہ یہ ...

خود حضرت ام المومنین عائشہ سے مروی ہے مگر امام صاحب نے اونکا نام کسی مصلحت سے
نہیں لکھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون چنانچہ خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ انہیں امام صاحب
کے ماموم و مقلد علامہ نیشاپوری کے زبان پر کلمہ حق جاری ہوگیا اور اونھوں نے اپنی تفسیر
میں اس روایت کو اسطرح لکھدیا تفسیر مذکور مطبوع سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطبع [illegible]
جلد اول کی ص ۳۲۹ میں پہلی مفصل بیان قصہ مباہلہ کا ہے بعد اوسکی [illegible]
اسطرح لکھی ہوی ہے وروی عن عائشة انه لما خرج فی المرط الاسود
جاء الحسن فادخله ثم جاء الحسین فادخله ثم فاطمة ثم علی ثم قال انما یرید الله
لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وهذه الروایة کالمتفق
علی صحتها بین اهل التفسیر والحدیث ترجمہ اور روایت کی گئی ہے عائشہ سے کہ تحقیق
جناب رسول خدا جسوقت ایک چادر سیاہ اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو حسن آئے پس آپ نے
انکو اس چادر میں داخل کرلیا بعد اوسکے حسین آئے اونکو بھی داخل کرلیا بعد اوسکے فاطمہ اور
علی کو بھی داخل کرلیا بعد اوسکے آیۂ تطہیر پڑھی اور یہ روایت مانند اوس روایت کے ہے کہ جسکی
صحت پر اہل تفسیر و حدیث متفق ہیں و نیز تفسیر کشاف جزو اول مطبوع مصر مطبع [illegible]
افندی سنہ ۱۳۰۷ ہجری کے ص ۳۰۷ میں قصہ مباہلہ کا مفصل بیان ہے
وہاں بھی اسی طرح لکھی ہے وعن عائشة رضی الله عنها ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم خرج وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن
فادخله ثم جاء الحسین فادخله ثم فاطمة ثم علی ثم قال انما یرید الله لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت چونکہ یہ حدیث مثل اوسی حدیث کی ہے کہ جو کہ تفسیر نیشاپوری سے
نقل کی گئی ہے لہذا ترجمہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی اب یہ عبد ضعیف تحقیق کرتا ہے
کہ [illegible] مباہلہ میں جن [illegible] میں ابناءنا ونساءنا وانفسنا ہے تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت
سے ثابت ہے کہ سواے [illegible] جناب حسنین و جناب فاطمہ زہرا اور علی مرتضی علیہم السلام کے اور کسیکو

ہمراہ مباہلہ کے لیے نہین لیگئے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ ابنانا سے حسنین اور نسانا سے جناب
سیدہ اور انفسنا سے علی مرتضی مراد ہین اور اس آیت سراپا ہدایت و تفاسیر معتبرہ اہل سنت وجماعت کی عبارت
نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوے **اوّل** ثعلبی پارہ سوم مین جو ہم نے یہان سے خطبہ سیاہ قدیم
کی یہ عبارت لکھی ہے معاشر الناس ذریۃ کل نبی من صلبہ و ذریتی من صلب علی **ترجمہ** ای گروہ مردم ذریت
ہر نبی کی اوسکی پشت سے ہے اور ذریت میری علی کی پشت سے ہے اور اس امر کے ثبوت مین کہ اولاد علی و
فاطمہ اولاد رسول خدا ہین چند احادیث کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے نقل کی ہین وہ اس آیت سے
بھی ثابت ہو گیا کہ خود حق سبحانہ تعالی نے حسنین کو ابنا رسول فرمایا ہے کہ لفظ ابنانا اس پر دلیل واضح
دوم ظاہر ہے کہ جناب حسنین مباہلہ کیوقت نہایت صغیر سن تھے لیکن اس سن مین حق سبحانہ تعالی
نے اونکو ایسی بزرگی عطا فرمائی کہ ابنا رسول کو مباہلہ مین اونکے ساتھ لیجانے کا حکم دیا اور رسول خدا نے اونکو
والدین کے ساتھ اونسے بھی فرمایا کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اہلبیت
رسول خدا کے خورد و بزرگ برابر ہین اور ایام طفولیت ہی سے ان حضرات کو وہ بزرگی حاصل ہوتی
ہے کہ جو اور لوگون کو شیوخ و کہول کو نہین حاصل ہو سکتی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ونیز حضرات سنیہ جو یہ فرمایا کرتے ہین کہ جناب علی مرتضی بعثت جناب رسول خدا
کی وقت صغیر سن تھے لہذا اونکی سبقت اسلام کا اعتبار نہین ہے اونکا کلام مورد ملام خود کلام الہی سے رد
ہو گیا کہ جناب امیر حسنین علیہم السلام سے زیادہ صغیر سن نتھے بلکہ ان دونو شاہزادون کا سن مباہلہ کے وقت پانچ پانچ
برس سے زیادہ ثابت نہین ہو سکتا اور جناب امیر کا سن بعثت رسولخدا کیوقت دس برس سے زیادہ کا ثابت ہوتا ہے **سوم**
ازواج جناب رسولخدا کہ جو امہات مومنین ہین موجود تھین لیکن اونمین سے کسیکو ہمراہ لیجانیکا حکم نہین ہوا اور باوصف
اسکے کہ خود کلام مجید مین کئی جگہہ ازواج رسولخدا کو حق سبحانہ وتعالی نے بلفظ یا نساء النبی خطاب فرمایا ہے
مگر یہان لفظ نساءنا سے وہ بیبیان خارج کر دی گئین اس سبب سے کہ فقط جناب رسولخدا اپنی صاحبزادی جناب سیدہ کو
ہمراہ لیگئے پس ثابت ہو گیا کہ بضعہ رسول کا مرتبہ ازواج رسول سے بہت زیادہ ہے **چہارم** جب لفظ نساءنا
مین ازواج رسول داخل نہوئین تو اس سے ثابت ہو گیا کہ اہلبیت رسول مین بھی وہ داخل نہین ہین

ورنہ جو مراتب عالیہ اہلبیت علیہم السلام کو اس آیہ مباہلہ سے ثابت ہوئی اوس سے وہ لی بیان محروم رہتے پنجم
جناب سیدہ کو ہمراہ لیجانے سے ثابت ہو گیا کہ لفظ نساء جو جمع ہے اوسکا اطلاق حق سبحانہ تعالی نے فقط ایکی ذات
واحد پر فرمایا ہے اور جب یہہ ثابت ہو گیا تو اس سے یہہ بھی ثابت ہو گیا کہ اطلاق لفظ جمع کا واحد پر کلام عرب
مین اسقدر شائع ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے بھی موافق اونکے محاورات کے استعمال فرمایا ہے پس آیات قرآنی مین مثل
انما ولیکم اللہ وغیرہا کے جو لفظ جمع کا اطلاق فقط ذات واحد جناب امیر المومنین پر ہوا ہے اسمین جسقدر سنیون کے
اعتراضات و استبعادات تھے وہ سب مندفع ہو گئے **ششم** لفظ انفسنا سے ثابت ہو گیا کہ حق سبحانہ تعالی نے علی
بن ابیطالب کو نفس رسول فرمایا ہے پس جو شخص کہ نفس رسول ہے اوسپر دوسرے شخص کو بعد رسول ترجیح
و تفضیل دینا صریح تکذیب ہے کلام الہی کی شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہین کہ علی بن ابیطالب پر
اس لفظ کا اطلاق فقط قرابت قریبہ کے سبب سے ہے تو ہم جواب دینگے کہ شرف قرابت قریبہ رسول اگرچہ
مسلم لیکن یہہ ظاہر ہے کہ خود چچا چچا کے بیٹے سے اقرب ہوتا ہے اور معلومات مین سے ہے کہ خود حضرت عباس عم
حقیقی رسول و دیگر بنی اعمام آپکے مثل عبداللہ بن عباس وغیرہ کے اوسوقت موجود تھے اور مسلمان ہو چکے
تھے پس جب انمین سے کسی کو جناب رسول خدا اپنے ساتھ نہین لیگئے تو ثابت ہو گیا کہ باوصف قرابت
قریبہ یہہ لوگ لفظ انفسنا مین داخل نہین تھے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب امیر جو انفسنا مین
داخل ہوئے تو باعث اسکا او فضائل و خصائص ہین کہ جو مافوق قرابت قریبہ ہین پس ثابت ہو گیا کہ
جناب امیر [illegible] اقرب و اولی [illegible] سے بعد رسول افضل ہین و ہو المقصود **ہفتم** تفسیر بیضاوی و تفسیر کبیر
وغیرہا مین جو یہہ قول اسقف نصاری کا لکھا ہوا ہے کہ اے گروہ نصاری مین ایسے وجوہ دیکھتا ہون
کہ اگر سوال کرین اللہ سے کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ وہ ہٹا دے پس نہ مباہلہ کرو
تم لوگ کہ ہلاک ہو جاؤ گے اس سے صاف ثابت ہے کہ نصاری کو اہلبیت کی فقط اوضاع
و اطوار و صورت و بشرہ دیکھنے سے یہہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ یہہ لوگ حق پر ہین اور افضل خلق
ہین اور انکی دعا ضرور مستجاب ہو گی لیکن کمال افسوس ہے کہ اہل اسلام کو باوصف صحبت
شبانہ روز اہلبیت کی افضلیت ثابت نہ ہوئی مگر ممکن ہے کہ کوئی شخص یہہ کہے کہ ثابت ہوئی لیکن

جسطرح انصار سے باوصف ثبوت حقیت محبت دین ابائی کو بسبب سی اسلام نہ لاسکے اسیطرح یہ حضرت بھی بہ سبب طمع جاہ و ریاست و نفسانیت مطیع اہلبیت عصمت و طہارت نہ ہوی اور غیر ونکو ان حضرات پر ترجیح دی فلا نزاع فی ہذا القول **ہشتم** تفسیر درمنثور کی ص ۳۹ و ۳۰ سی جو حدیث بروایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہمنے نقل کی ہی اوسکے اخر مین خود حضرت جابر انصاری کا قول موجود ہی کہ لفظ انفسنا وانفسکم سے رسول خدا و علی مرتضی اور ابناءنا سی حسن و حسین اور نساءنا سی جناب فاطمہ مراد ہین ہرچند کہ فقط ان حضرات کا ہمراہ لیجانا اس مراد پر شاہد عادل ہی مگر چونکہ اس قول مین اسکی تصریح تہی لہذا ہم نے اوسکا بھی ذکر کردیا **نہم** جو احادیث کہ ہمنے درمنثور کے آخر ص ۳۹ سے اور تفسیر کبیر کی صفحہ ۷۰۱ و ۷۰۲ سے اور تفسیر نیشاپوری کے صفحہ ۲۴۹ سی اور تفسیر کشاف کی صفحہ ۲۰۰ سی نقل کی ہین اون سے صاف ثابت ہوگیا کہ ایہ تطہیر مین سوائی پنجتن پاک کی اور کوی مرد یا عورت داخل نہین ہی پس رد ہوگیا قول بعض حضرات سنیہ کا کہ جو زبردستی خواہ مخواہ ازواج رسول کو داخل آیہ تطہیر سمجھتے ہین **دہم** اس آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سی اور رسول خدا کی حضرات حسنین و جناب سیدہ و علی مرتضے کے معرکہ مباہلہ مین ہمراہ لیجانے سی مثل آفتاب کی روشن ہوگیا کہ یہ حضرات بعد رسول خدا سب سے افضل تھے ورنہ اگر کوی دوسرا مرد یا عورت افضل کیا اونکی برابر بھی ہوتا تو جنا ب رسول خدا ضرور اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتے اور اپنی دعا کرنیکے وقت امین کہنے کا حکم فرماتے فتلک عشرۃ کاملۃ اب ہم رجوع کرتے ہین اپنی دلیل اول کی تہذیب و تقریر و تحریر کی طرف وہی ہذہ واضح ہو کہ یہ آیہ مبارکہ ایسی دو دلیلون پر مشتمل ہی کہ اونسی جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کا خلافت و امامت کیلئی احق و اولے ہونا قطعا و جزما و حتما و عقلا و نقلا ثابت ہوتا ہی اور اونمین سے ایک اخص ہی اور ایک اعم ہی پہلی مین اخص کو بیان کرتا ہون لفظ انفسنا سی ثابت ہی کہ جناب امیر بعد رسول افضل امت ہین اس سبب سی کہ نفس رسول پر کسی [illegible] ترجیح نہین ہوسکتی اور جو افضل امت ہو لا محالہ وہی شخص امامت و خلافت کیلئی اولے و احق ہی [illegible] ترجیح مرجوح و تفضیل مفضول نہ عقلا جائز ہی نہ نقلا [illegible] ثابت ہوگیا کہ جناب امیر [illegible]

کے لیئے اولی واحق ہیں اور بیان اہم یہ ہے کہ جن حضرات اہلبیت کو جناب رسولخدا مباہلہ کے لئے اپنے
ہمراہ لیگئے تھے وہ افضل امت ہیں جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں اور جو لوگ کہ افضل امت ہوں وہی خلافت
وامامت کے لیئے احق واولی ہیں پس ثابت ہوگیا کہ اہلبیت خلافت وامامت کے لیئے احق واولی ہیں اور
چونکہ جناب سیدہ بسبب انوثیت کے خلافت وامامت کی مستحق نہ تھیں اور حسنین علیہما السلام مفضول
تھے اپنے والد ماجد سے بدلیل احادیث مذکورہ کتب سنیہ ابوہما افضل منہما پس ثابت ہوگیا کہ بعد جناب
رسولخدا کے زمرۂ اہلبیت سے جناب امیر خلافت وامامت کیلیئے احق واولے تھے اور بعد انکے حسنین
اور بعد حسنین کے ائمہ معصومین علیہم السلام کہ سب ذریت طاہرہ رسول وجگر گوشۂ علی و بتول وطیب
وطاہر ومعصوم ہیں اور اہلبیت رسالت میں داخل وشامل تھے جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا
کہ جناب امیر بسبب افضلیت خلافت وامامت کیلیئے احق اور اولی تھے اور بہ دلائل قسم اول میں
ہم ثابت کر چکے ہیں کہ جناب رسولخدا کا اپنی زندگی میں کسی کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمانا ایک
امر ضروری ولابدی تھا پس یہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کو جناب امیر کا وصی وخلیفہ فرمانا
ایک امر ضروری ولابدی تھا اس سبب سے کہ جو شخص خلافت کے لیئے احق واولی ہو کیونکر ممکن
تھا کہ جناب رسولخدا اوسکو ترک کر کے دوسرے کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرماتے **دلیل دوم**
حدیث نور ہے اور یہ حدیث مبارک کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت میں بالفاظ مختلفہ وطرق متعددہ
منقول وماثور ہے اور بعض کتب کی عبارت میں کہ جو اس حدیث سے متعلق ہے طول ہے لہذا میں اسی
مضمون کی ایک حدیث کتاب مودۃ القربی سید علی ہمدانی سے نقل کرتا ہوں کہ باوصف قلت
الفاظ جامع ہے چنانچہ **کتاب مذکور مطبوع مطبع مرزا محمد ملک الکتاب ص ۲۹**
ذیل احادیث مودۃ ثامنہ میں منقول ہے وعن سلمان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم
باربعة الف عام فلما خلق اللہ آدم رکب فی صلبه فلم یزل فی شیء واحد حتی افترقنا
فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الخلافة ترجمہ سلمان فارسی رضی اللہ

عنہ سے منقول ہو کہ فرمایا رسول خدا نے کہ پیدا کیا گیا ہون مین اور علی ایک نور سے قبل ایسا کہ
پیدا کرے اللہ ادم کو چار ہزار برس پس جسوقت کہ پیدا کیا اللہ نے ادم کو تو ملا دیا اس نور کو ادم ہی
مین پس ہمیشہ وہ نور ایک ہی چیز تھا یہانتک کہ جدا ہوگیا پشت عبد المطلب مین (یعنی) ایک حصہ
عبد اللہ کی پشت مین آیا اور اس سے جناب رسول خدا پیدا ہوئے اور ایک حصہ ابو طالب
کی پشت مین آیا اوس سے علی مرتضیٰ پیدا ہوئے ، پس مجھ مین نبوت ہی اور علی مین خلافت ہی
انتہی یہہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ یہہ حدیث پر تنویر تبیین و تفسیر ہے آیہ مباہلہ کی
انفسنا سے ثابت ہی کہ جناب رسولخدا و علی مرتضیٰ ایک جان و دو قالب ہین اور اس
روشن ہی کہ نبی خدا اور ولی خدا ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہین ۵ نبی و علی ہر دو نسبت
دیتا او سکے چون زبان قلم۔ اے ناظرین کتاب تمکو کچھ معلوم ہی کہ یہہ کونسا نور ہی یہہ وہ نور ہے
کہ جو علت غائی ممکنات و باعث بقائے موجودات و سبب قیام ارض و سماوات و موجب نزول
مائدہ حیات و جہت افاضہ فیوضات و لمعات و ذریعہ نزول برکات و منبع ارشادات و ہدایات و ذریعہ
نجات و قاید المومنین الی الجنات ہی اسی نور کو حق سبحانہ و تعالے نے صلب ادم مین ودیعت رکھا
اور بعد اوسکے اصلاب طاہرہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوتا چلا آیا یہی نور ... مخزن
مباہات انبیاء و مرسلین تھا کہ جو ہمارے نبی و علی کے اجداد مین معدود و ہین اور ایک بزرگ
دوسرے بزرگ کو اوسکی بابت وصیت کرتا چلا آیا اور بلا شبہ و شک حق سبحانہ و تعالیٰ نے اسی
نور کی بابت فرمایا ہے کہ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم و یابی اللہ الا
ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون ط پس ظاہر ہے کہ جو شخص اس نور مین جناب
سید المرسلین کا شریک و سہیم ہو اوس پر کوئی دوسرا شخص کیونکر مقدم و مرجح ہو سکتا ہی پس اس
آفتاب کی روشن ہوگیا کہ شاہ ولایت وصایت و خلافت جناب رسالت و امامت کے
لئے احق و اولی تھے اور ضرور تھا کہ جناب رسالتمآب اپکو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرماتے و ہو المطلوب
علاوہ اسکے خود اسی حدیث مبارک کے آخر مین کہ جو مودۃ القربیٰ سے نقل کی ہی قول جناب رسولخدا

موجود ہو کہ نفی النبوۃ وفی علی الخلافۃ یعنی میرے محمد مین نبوت ہے اور علی مین خلافت ہے پس مطلوب مین ضرورت کی
دلیل و برہان قائم کرنیکی باقی نرہی ہو واضح ہو کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ
مین پہلی اس حدیث نور کو ناقص و ناتمام نقل کیا ہے بعد اوسکی اپنی دانست مین موضوع ٹہرایا ہے اور
کچھ کلام مہمل و لایعنی کیا ہے اوسکی جواب مین جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب
نے ایک مجلد ضخیم لکہا ہے کہ جو سات سو چھیاسی صفحے کا ہے اور مطبع مشرق لکھنؤ سنہ ۱۳۰۰ ہجری
مین مطبوع ہوا ہے اور مجلد ہشتم منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار کا
پس ہمکو اس مختصر مین کچھ ضرورت شاہ صاحب کی کلام نا فرجام کی نقض و ابرام کی باقی نہین ہے
جس شخص کا جی چاہے مجلد مذکور کی طرف رجوع کرے کہ جناب افضل المتکلمین موصوف نے کوی دقیقہ
تحقیق و تدقیق و اسکات و الزام خصم و اتمام حجت کا باقی نہین رکہا و کفی اللہ المومنین القتال **تنبیہ** چونکہ یہ
کتاب مودۃ القربی غلط طباعت چہپی ہے اور اس حدیث مین اغلاط صریحہ معلوم ہوتی تہین لہذا مینی مجلد ہشتم
عبقات الانوار مذکور الصدر کی طرف رجوع کی تو اوسکے صفحہ ۱۹۶ مین یہ حدیث نکلی معلوم ہوا کہ اس
حدیث مین تین غلطیان کاتب کی ہین **اوّل** یا بلفظ الف عام کی جگہ ماریۃ الف عام لکہا ہے
دوم رکب کی بعد لفظ ذلک النور نہین ہے **سوم** نفی النبوۃ کی جگہ وفی النبوۃ لکہا ہے چونکہ نقل مطابق
اصل ہونا چاہئے لہذا مینے متن مین ان الفاظ کی تصحیح نہین کی لیکن ترجمہ صحیح لکہا ہے **دلیل سوم**
حدیث منزلت ہے یعنی جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابیطالب سے فرمایا ہے کہ انت منی بمنزلۃ
ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی **ترجمہ** اے علی تو مجھسے مثل ہارون کی ہے موسی سے لیکن
یہ کہ میرے بعد کوی نبی نہین ہو سکتا **واضح** ہو کہ یہ حدیث اسقدر مشہور و معروف ہے کہ بخاری و
مسلم نے بھی اپنی اپنی صحیح مین باختلاف یسیر باوصف عصبیت و عناد اسکو درج کیا ہے اور ایک مجلد
ضخیم کہ جو نو سو سترہ صفحہ کا ہے اور مجلد ثانی ہے منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا مطبع سلطان المطابع لکھنؤ
سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین مطبوع ہو کر شائع و مشتہر ہو چکا ہے اور اوسمین جس شرح و بسط کی ساتھ اس حدیث
شریف کا بیان ہے وہ قابل ملاحظہ اہل عرفان ہے اور چالیس دلیلین عقلی و نقلی اس بات پر قائم ہین کہ اس حدیث

مبارک سے خلافت بلا فصل علی بن ابیطالب ثابت و محقق ہوا اور یہ دلیل یقین سے لاجواب ہے چنانچہ
میں شعاع دہم میں بھی ہم اسکا ذکر کر چکا ہون لہذا اس مختصر میں اسکی بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہی جسکا
جی چاہیے وہ مجلد اول کیطرف رجوع کرے اور طریق استدلال اس حدیث مبارک سے بطور ایجاز و اختصار
اس طرح پر ہے کہ جب علی بن ابیطالب بقول مخبر صادق آپ سے اوس مرتبے پر ہین کہ جس مرتبہ پر حضرت ہارون
حضرت موسی سے تھے تو جسطرح حضرت ہارون خلیفہ حضرت موسی تھے اسیطرح جناب امیر بھی خلیفہ جناب
رسالتماب ہوئے اور جو فضائل کہ حضرت ہارون کے لیئے بعد حضرت موسی کے بنی اسرائیل مین ثابت تھے
[illegible] فضائل جناب امیر کے لیئے [illegible] ثابت ہوئے شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ تشبیہ و شبہ بہ
[illegible] نہین ہے بلکہ بعض وجوہ مشابہت بھی کافی ہین تو ہم جواب دینگے کہ خود
کلام مخبر صادق [illegible] اسکا جواب موجود ہے کہ چونکہ امر نبوت بعد جناب رسالتماب حضرت امیر مین
ممکن نہ تھا [illegible] لہذا اوسکو خود آپنے مستثنی فرمایا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ سوا امر نبوت کے
اور سب فضائل ہارونی جناب مرتضوی کے لیئے ثابت ہین ورنہ اگر کوئی دوسرا امر ثابت نہوتا تو اوسکو بھی
مخبر صادق مستثنی فرمادیتے اور مین یہان بعون اللہ تعالی چند وجوہ مشابہت کو بیان کرتا ہون **اول** یہ
کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر تشریف لیجانے لگے تو حضرت ہارون کو بنی اسرائیل مین اپنا خلیفہ بحکم حق سبحانہ تعالی
مقرر فرمایا چنانچہ کلام الہی اسپر شاہد ہے وقال موسی لاخیہ ہارون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع
سبیل المفسدین ترجمہ اور کہا موسی نے اپنے بھائی ہارون سے کہ خلیفہ ہو میرا میری قوم مین اور اصلاح
کرا اور نہ پیروی کر مفسدین کی راہ کی انتہی لیکن بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کی اطاعت نکی اور سامری کے
بہکانے سے گوسالہ کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہ قصہ قرآن سے ثابت ہے اسیطرح جناب رسولخدا نے جب علی بن
ابیطالب کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا کہ اس عالم فانی سے رحلت فرمائی تو اس امت نے بھی انکی اطاعت نکی اور غیرون
کی پیروی کرنے لگے اور ہم بحث ارتداد مین کہ جو شروع کتاب مین ہے اوسکو بتفصیل مناسب بیان کر چکے ہین
دوم یہ کہ جناب رسولخدا نے جسطرح مقام غدیر خم مجمع عام مین علی مرتضی کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اسیطرح
حضرت موسی نے بھی حضرت ہارون کو مجمع عام بنی اسرائیل مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا **سوم** یہ کہ

۹۱

جس روز حضرت موسی نے حضرت ہارون کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا وہ روز نوروز تھا اور جب جناب رسولخدا نے جناب
امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا وہ بھی روز نوروز تھا **چہارم** یہہ کہ حضرت موسی نے حضرت ہارون کی اولاد مین امر
خلافت و امامت بطناً بعد بطن مقرر فرما دیا تھا چنانچہ خود توریت مین یہہ کیفیت مفصل لکھی ہوئی ہے اسیطرح جناب
امیر کی اولاد مین بھی امر وصایت و خلافت بحکم حضرت رسالت بطناً بعد بطن مقرر ہوا اور ہم شروع بحث غدیر مین
بعد سیاق تا سمہ ذیل استخلاف انبیا و رسل علیہم السلام مین حضرت ہارون اور اونکی اولاد کی خلافت کا بروز نوروز
مجمع عام مین مقرر ہونا ثابت کر چکے ہین **پنجم** یہہ کہ جسطرح حضرت ہارون کے دو صاحبزادے امام شبر و شبیر سے اسیطرح حضرت
علی بن ابیطالب کے بھی دو صاحبزادے امام حسن و حسین ہین بلکہ زبان عربی مین ترجمہ ہی شبر و شبیر کا اور یہہ امر احادیث
کثیرہ مسلمہ فریقین سے ثابت ہے **دلیل چہارم** حدیث مواخاۃ ہے اور ہم اسکو شعاع ہیجدہم مین ثابت کر چکے
ہین کہ جناب رسولخدا نے جب اپنے اصحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی مقرر کیا تو جناب امیر کو اپنے لیے مخصوص کر کے
فرمایا کہ انت اخی فی الدنیا والاخرہ **یعنی** یا علی تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین پس اس سے جناب امیر کی فضیلت
جمیع صحابہ پر ثابت ہوگئی اور افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ ہم دلیل اول مین بیان کر چکے ہین
شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ یہہ امر بسبب قرابت تہا نہ بوجہ افضیلت تو ہم اسکا جواب دینگے کہ خود قرابت
موجب افضلیت ہے اور کون مسلم و دیندار اسکو تسلیم کر سکتا ہے کہ قرابت رسول کو صحابیت پر ترجیح و فضیلت نہ
ہو لیکن ہم اسیقدر پر اکتفا نہین کرتے بلکہ ہمارا تو یہہ دعوی ہے کہ جناب رسولخدا نے جو جناب امیر کو اپنی اخوۃ
کے لیے مخصوص فرمایا اسکا باعث محض قرابت نہ تھا بلکہ ایسے فضائل و خصائص حضرت امیر تھے کہ جو بالا فوق
قرابت تھی اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ یہہ معاملہ مواخاۃ ابتدای ہجرت مین مدینہ منورہ مین واقع ہوا ہے گو اوس وقت
تک حضرت عباس کا ایمان لانا ثابت نہین لیکن جناب رسول خدا کے اقارب مین سے علاوہ جناب امیر کے تین
شہید اور موجود تھے کہ جو بدرجہا حضرت عباس سے افضل ہین **اول** حضرت حمزہ عم حقیقی و برادر رضاعی
جناب رسولخدا کہ جو باتفاق فریقین لقب سید الشہدا و اسد اللہ سے ملقب ہین اور جنگ احد مین شہید ہوکے
فردوس اعلی مین تشریف لیگئے **دوم** عبیدۃ بن حارث ہین کہ جو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے
بیٹے تھے اور جنگ بدر مین مرتبہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے **سوم** حضرت جعفر طیار بن ابیطالب ہین کہ جو علی مرتضی

کی بڑے بھائی تھے اور جنگ موتہ مین شہید ہوئے اور چونکہ جہاد مین انکے دونو بازوے مبارک قلم ہوگئے تھے لہذا باتفاق
فریقین انکو دو پر زمرد سبز کے عطا ہوئے کہ آپ فرادیس جنان مین اونسے ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتے ہین اوراسی
سبب سے طیار انکا لقب ہے پس جب باوصف ان تین بزرگون کے موجود ہونیکے جناب رسولخدا نے حضرت علی مرتضیٰ کو
اپنی اخوت کیلئے مخصوص فرمایا تو اس سے بخوبی روشن ہوگیا کہ جناب امیر مین کوئی ایسا امر فضیلت کا تھا کہ جو
مافوق قرابت و نیز مافوق اون سب فضائل کے تھا کہ جو شہدائے ثلثہ موصوفہ مین موجود تھی لہذا ہوا المطلوب
دلیل پنجم حدیث علی منی وانا من علی ہے **یعنی** جناب رسولخدا نے فرمایا ہے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون
اور یہہ حدیث بھی دلیل افضیلت علی بن ابیطالب ہے اور افضیلت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ بیان
ہوچکا ہے اور ہم اس حدیث مبارک کو شعاع شانزدہم و شعاع هفتدہم مین سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت
کرچکے ہین **و نیز جزو ثانی صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۱۸۴ باب مناقب
علی بن ابیطالب مین پہلی حدیث یہہ ہے وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی**
انت منی وانا منک ترجمہ اور فرمایا جناب رسولخدا نے علی سے کہ تو مجھسے ہے اور مین تجھسے ہون تمہ
بعد آیہ مباہلہ کے منجملہ ان چار حدیثون کو اس سبب سے لکھا ہے کہ مثل آیہ موصوفہ کی یہہ حدیثین بھی ہمارے نبی و
علی دونون بھائیون کے اتحاد و یک جہتی پر دلالت کرتی ہین کما لا یخفی **دلیل ششم** شان نزول آیہ
وانذر عشیرتک الاقربین ہے اور ہم شعاع بیستم کے لفظ چہارم خلیفتی کے ثبوت مین سنیون کے کتب معتبرہ
سے ثابت کرچکے ہین کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ہے تو جناب رسولخدا نے بنی ہاشم کو جمع کرکے صاف فرمایا
ہے کہ علی تم لوگون مین سے میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے پس اسکی اطاعت کرو پس جب ابتدا
بعثت و رسالت مین جناب رسولخدا نے جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تو کوئی وجہہ نہ تھی کہ انتہا آخر
عمر تک انکو اس عہدے سے معزول کردیتے بلکہ ثابت ہوگیا کہ یہہ امر ضروری و لابدی تھا کہ جسطرح ابتدا
بعثت مین انکو مجمع بنی ہاشم مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا اوسی طرح اواخر ایام نبوت مین بھی قریب
رحلت و انتقال انکو مجمع کل اہل اسلام خواص و عوام آنجناب نے ابا عدمین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمائے تاکہ
اتمام حجت باحسن وجوہ و اکمل طرق عمل مین آتا اور یہہ امر ظاہر و آشکار ہے کہ کچھہ ضرورت اسپر دلیل و بیان کی

ہمین سے مگر جحود و انکار کا تو کچھ علاج نہین ہے **دلیل ہفتم** سبقت اسلام علی مرتضی علیہ السلام ہے اور ہم اس
امر کو فصل یازدہم مین سنیون کی بہت سی معتبر کتابون سے ثابت کر چکے ہین کہ مردون مین سب سے پہلے آپ ہی ایمان
لائے ہین پس سبقت موجب افضلیت و اولویت ہے اور فضیلت سبب استحقاق خلافت کہ مراد ایمان لانا حضرت
خدیجہ کا قبل جناب امیر جیسا کہ بعض کتب اہلسنت مین مذکور ہے اگر مان بھی لیا جاوے تو ہمارے اس دلیل کا تاج نہین
دو سبب سے **اول** یہہ کہ علی بن ابیطالب کا اسلام مسبوق بکفر نہ تھا یعنی باتفاق فریقین آپ نے کبھی بت پرستی
نہین کی اور نہ کبھی کوئی کلمہ کفر کہا اور حضرت خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا کی باب مین یہ فضیلت محقق نہین پس
آپکی افضلیت بھی جناب امیر سے ثابت نہین ہو سکتی **دوم** گفتگو مردون مین ہے عورتین اس بحث سے خارج ہین بسبب
اس سے کہ اونمین سے کسیکو لیاقت خلافت و امامت کی حاصل نہین ہو سکتی گو کسی مرتبہ عالیہ پر فائز ہون علاوہ
برین حضرت خدیجۃ الکبری کا انتقال جناب رسول خدا کی سامنے قبل ہجرت ہو چکا تھا **دلیل ہشتم** علاوہ سبقت اسلام
کی یہہ امر بھی ثابت ہے کہ جناب امیر ابتدو فطرت سے موحد تھے اور کبھی سجدہ بت نہین کیا پس بالضرورۃ ثابت
ہو گیا کہ آپ مدعیان خلافت سے کہ جو سن شیخوخت و کہولت تک بت پرستی مین مبتلا رہے احق و اولی بالخلافۃ
ہین **دلیل نہم** حدیث ثقلین ہے اور ہمکو یہہ قبل بحث غدیر خم و اثنا صاحب کی تقریر کی جواب مین بہ تقریب
مناسب بیان کر چکے ہین کہ یہہ حدیث عصمت اہلبیت پر دلالت کرتی ہے اور جو لوگ کہ بعد رسول کے معصوم
ہون وہی حق و اولی بالخلافۃ ہین بلکہ واجب و لازم ہے کہ انہیں کی خلافت تسلیم کیجائے نہ غیر معصوم کی اور
تمام امر کو بھی مکرر کہہ چکے ہین کہ جب ثابت ہو گیا کہ مستحق خلافت اہلبیت ہین تو جبہ سے خلافت جناب امیر
متعین ہوگی مطلب کہ آپ بالاتفاق افضل اہلبیت ہین و فصل چہارم مین بھی اس حدیث کا ذکر ہو چکا ہے اور
یہہ حدیث ثقلین و مفسر آیہ تطہیر کی اور باقی مفصل بیان اس حدیث اور آیت کا انشاء اللہ العزیز باب چہارم کی
دوسرے مین آوے گا کہ وہ باب تعریف اہلبیت ہے اور وہان ہم سنیون کی کتابون سے بتفصیل یہ بات ثابت کر دینگے
کہ اہلبیت کون لوگ اور اصحاب کسا یعنی پنجتن پاک علیہم السلام اور باقی ائمہ اثنا عشر ہی شامل ہین و نیز دلیل اول مین
کہ جو احادیث کہ تفسیر درمنثور و تفسیر کبیر تفسیر کشاف و تفسیر نیشاپوری سے لکھی ہین اون سے بھی بخوبی ثابت ہو چکا ہے
کہ آیہ تطہیر مین سوا پنجتن پاک کے اور کوئی مرد یا عورت داخل نہین ہے و نیز ایک مجلد ضخیم کہ جو مجلد ثانی عشر ہے کتاب

کتاب عبقات الانوار جامع مطلب الانوار کی جلدون مین حدیث ثقلین کے بیان مین مطبوع ہو کر شایع و مشہور
ہو چکا ہی اوسمین پہلا حصہ جو سو صفحہ کا مجلد چھپا ہی اور باقی سکے حاشیہ سی مین ابھی تک محروم ہون
لہذا مجکو معلوم نہین ہو [illegible] دوم مین کسقدر صفحہ ہین **دلیل دہم** آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون ہم اس آیت
کی تحقیق ہم مفصل بیان کر چکے ہین او سنیون کی کتب معتبرہ سی ثابت کر چکی ہین کہ یہ آیت شان علی بن ابیطالب
مین نازل ہوئی ہی اور اس امر پر دلائل قطعیہ قایم کر چکی ہین کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین لفظ ولی سی سوا امام کی اور
کوئی معنی مراد نہین ہو سکتی پس جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ یہ آیہ وافی ہدایہ امامت و خلافت علی
بن ابیطالب کی باب مین نازل ہوا ہی تو اس سی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ امر ضروری تھا کہ جناب [illegible]
ترتیب رحلت و انتقال حسب سنن انبیای ماسلف اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمائین تا اس آیہ کریمہ کی تبیین
و تفسیر احسن وجوہ و اکمل طرق ہو جائی اور اتمام حجت عمل مین آئی اور کسیکو اشتباہ و شبہہ تاویل و تشکیک کی
گنجایش باقی نرہی چنانچہ غدیر خم مین ایسا ہی ہوا ہی اور یہی باعث ہی کہ جو لفظ حق سبحانہ تعالی نے امامت علی
بن ابیطالب کی بابت اس آیت مین نازل فرمائی ہی اوسی لفظ سی جناب رسولخدا نے بھی امامت و خلافت
کا بیان کیا ہی چنانچہ لفظ مولی جو حدیث غدیر مین ہی اوسکی او لفظ ولی کو کہ جو اس آیت مین ہی ایک ہی معنی ہین
اور دونون کا ایک ہی مادہ ہی علاوہ اسکی اکثر روایات معتبرہ اہلسنت و جماعت مین حدیث غدیر خم مین لفظ
مولی کی جگہہ لفظ ولی موجود ہی چنانچہ شعاع چہارم مین جو حدیث خصائص نسائی وغیرہ کتب کی ہم نی
نقل کی ہی اوسمین یہ الفاظ ہین من کنت ولیہ فعلی ولیہ نیز جس شخص کا جی چاہی وہ مجلد حدیث غدیر
و مجلد حدیث ثقلین کتاب عبقات الانوار کیطرف رجوع کری کہ اوسمین اکثر احادیث غدیر خم لفظ ولی کے
ساتھہ ملاحظہ کریگا اور ہماری خطبہ مبارکہ مین تو لفظ مولی اور لفظ ولی دونون موجود ہین پس اہل البصیرت
و متتبعین کتاب و سنت پر یہ امر واضح و لایح ہی کہ یہ آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ توطیہ و تمہید ہی حدیث مبارک
غدیر خم کا **دلیل یازدہم** حدیث ان علیا منی و انا منہ و ہو ولی کل مومن بعدی ہی یعنی تحقیق علی
مجھسی ہی اور مین اوس سی ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہی میری بعد پر ظاہر ہی کہ یہ حدیث بھی تفسیر

ایمانا ولیکم اللہ کی اور توطیہ اور تمہید ہی حدیث غدیر خم کی کہ ان تینون میں لفظ ولی ہی اور اسکی تاکید جو فصلاً بعد ہی کی
ساتھ ہی وہ صریح اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ لفظ ولی کی معنی اس آیت و حدیث میں امام و خلیفہ کی ہیں اس
سبب سے کہ دوست و ناصر مراد لینی میں کسیطرح معنی حدیث مستقیم نہیں ہو سکتی کما ہو الظاہر اور اس
حدیث کو ہم شعاع ہفتم میں سنیون کی کتب معتبرہ سی ثابت کر چکی ہیں اور خیانت صاحب مشکوۃ اور شیخ
مترجم شاہ عبد الحق صاحب کی جامع الترمذی کی نقل عبارت سی ظاہر کر چکے ہیں اور ایک مجلد ضخیم کتاب
عبقات الانوار کا اس حدیث کی بیان میں چھپکر شائع ہو چکا ہی **دلیل دوازدہم** آیہ مبارکہ انما انت
منذر ولکل قوم ہاد **یعنی** سوا اسکی نہیں ہی کہ تو ہی محمد ڈرانی والا ہی اور واسطی ہر قوم کی ایک ہادی ہی شعاع
شانزدہم میں ہم تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت سی ثابت کر چکی ہیں کہ یہ آیہ وافی ہدایہ جناب رسولخدا اور علی
مرتضی دونون بھائیون کی شان میں نازل ہوا ہی اور منذر سی مراد جناب رسولخدا اور ہادی سی مراد علی
مرتضی ہیں اور آپنی بتصریح فرمادیا ہی کہ میں منذر ہون اور یا علی تو ہادی ہی اور میری بعد تیری سبب سی
لوگ ہدایت پاوینگی پس اس آیت کی تفسیر سی امر امامت وخلافت علی بن ابیطالب ایسا واضح اور روشن
ہو گیا کہ کسی دلیل کے قائم کرنیکی اسپر ضرورت نہیں ہی خصوصاً لفظ بعدی سی **دلیل سیزدہم** حدیث
ہذا وانہ قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی ہے اور ہم اسبات کو شعاع
سیزدہم میں کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سی ثابت کر چکی ہیں کہ جناب رسولخدا نی اپنی اصحاب کو حکم فرمایا ہی
کہ میری بعد علی کی ساتھ ہو کر ناکثین وقاسطین ومارقین سی قتال کرین اور یہ حکم اشعار ہی امامت وخلافت
علی بن ابیطالب کیطرف کہ اوسکا بیان جناب رسولخدا کو اپنی آخر عمر میں ضروری اور لابدی تھا اور اسکا تمام
حجت باثبات وجوہ علی میں آئی اور باتفاق فریقین ناکثین سی مراد طلحہ و زبیر و حضرت ام المومنین عائشہ
اور اونکا لشکر ہی اور قاسطین سی معاویہ اور اوسکی احزاب اور مارقین سی خوارج **دلیل چہاردہم** آیہ
وتعیہا اذن واعیہ ہی اور ہم شعاع ہیجدہم کی لفظ سوم کی ثبوت میں سنیون کی تفاسیر معتبرہ سی لکھ چکی ہیں
کہ اس آیت میں اذن واعیہ سی مراد گوش مبارک جناب امیر ہیں اور جناب رسولخدا نی بتصریح فرمادیا ہی کہ یا علی
مجکو اللہ نی حکم دیا ہی کہ میں تجھکو علم عطا کرون پس تیری کان میری علم کی سننی والی ہیں اور تو میری علم کا یاد رکھنی

والا ہی اور جناب امیر نی فرمایا ہی کہ اب اس آیت کی نازل ہونیکی بعد دین مین کوئی بات نہین رہی
ہوا ان سب سی صحیح ظاہر ہی کہ سوای امام معصوم کی یہ کسی ادمی کی شان نہین ہی کہ بیہود سوال
ثابت ہو گیا استحقاق خلافت علی بن ابیطالب **دلیل پانزدہم** ثبوت لفظ امیرالمومنین ہی بعد جناب
سے علی بن ابیطالب کے باب مین چنانچہ شعاع ہجدہم لفظ وصی کی ثبوت مین جو ایک حدیث ہمنی نقل
کی ہی اوس سی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا نی جناب امیر کو امیرالمومنین و سید المسلمین و قائد الغر المحجلین و خاتم الوصیین فرمایا
فرمایا ہی اور اس حدیث کی آخر سی یہہ بھی ثابت ہی کہ انہو نی فرمایا ہی کہ یا علی تو میری بعد احکام خدا کو بیان کریگا اور
لوگون کو میری اواز سنائیگا اور اونکی اختلاف کیوقت امر حق کو ظاہر کریگا اور یہہ حدیث کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم
مین بھی موجود ہی **ونیز** شعاع بستم مین جو پہلی حدیث ہمنی کتاب مودۃ القربی سی لکھی ہی اوس سی ثابت ہی کہ لوح محفوظ
مین علی بن ابیطالب امیرالمومنین لکھا ہوا ہی اور جو دوسری حدیث ہمنی اوسی کتاب سی نقل کی ہی اوس سی ثابت ہی
کہ جناب امیر قبل خلقت آدم لقب امیرالمومنین سی ملقب ہوئی ہین اور جو تیسری حدیث ہمنی اس کتاب سی نقل کی ہی
اوس سی ثابت ہی کہ جسطرح حق سبحانہ تعالی نی روز الست سب بندون سی اپنی ربوبیت اور جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی رسالت کا اقرار لیا ہی اوسیطرح حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا بھی اقرار لیا ہی پس اہل سنت
انصاف سی جواب دو کہ اس امارت سی کہ جو لوح محفوظ مین لکھی ہوئی تھی اور روز الست اوسکا اقرار لیا گیا جز
امامت و خلافت کی اور کوئی امر مراد ہو سکتا ہی **دلیل شانزدہم** ثبوت لفظ امام ہی اور ہمنی شعاع بست و یکم مین جو
بعض خبر خطبہ مبارکہ کتاب توضیح الدلائل سید شہاب الدین احمد صاحب سی نقل کی ہین اون سی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا
نی جناب امیر کو سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین ارشاد فرمایا ہی **ونیز** شعاع بست و دوم مین جو حدیث
ہمنی کتاب مودۃ القربی سی لکھی ہی اوسمین جناب رسولخدا کا یہہ قول مبارک موجود ہی کہ من کنت ولیہ فعلی ولیہ و من کنت
امامہ فعلی امامہ **ونیز** اسی شعاع مین جو پہلی حدیث ہمنی حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم سی نقل کی ہی اوسمین یہہ قول جناب
رسولخدا کا موجود ہی کہ رب العالمین نے مجھسے عہد کیا ہی کہ علی رایۃ الہدی و منار الایمان و امام اولیائی **ونیز** کتاب
سی دوسری حدیث جو نقل کی ہی اوسمین بھی یہی الفاظ مع شئی زاید منقول ہین **ونیز** اسی شعاع مین ایک حدیث
[illegible] نقل کی ہی اوسمین موجود ہی کہ جناب رسولخدا نی حضرت علی کو فرمایا کہ مرحبا سید المسلمین و امام المتقین

حق سبحانہ وتعالی نے نبی و وصی دونون یعنی پیغمبر کو سوائے تمام اہل زمین سے اختیار کیا سوا اسکے ان حضرات کو کچھ چارہ
نہین ہے کہ یہ نہین کہہ سکتے کہ جناب رسول خدا کو نبوت کیلئے کہ خاتم النبیین ہین اونکے لئے اختیار کیا ہے پس علی بن ابیطالب کی بابت
کیا کہینگے اور بعد نبوت کے سوا وصیت کے کیونکہ ساتھ ہے ایسی نبی ثابت کرینگے جاتا ہو کلام ان احادیث سے سوا اسکی او
کوئی دوسرا ثابت نہین ہو سکتا کہ جناب رسول خدا کو حق سبحانہ وتعالی نے نبوت و خاتمیت کیلئے اختیار کیا و جناب علی مرتضی کو
اونکی خلافت کیلئے کہ جو امامت ہے تمام خلق کی پر ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کو اپنی آخر عمر مین اتمام حجت کیلئے اس
امامت و خلافت کو حسب سنن انبیای ماسلف مجمع عام مین بیان فرمانا ضروری ولابدی تھا کہ کسیکو کوئی شک
و شبہ باقی نرہے جیسا کہ اثنا غدیر خم مین یاد دلیل ہم ہے پس وہ حدیث کہ ہم نے تعلیق نمبر مین کتاب کنز العمال جزو
سادس مذکور العدد کے صفحہ ۱۰ سے نقل کی ہے نیز اسی کتاب کی اسی مجلد کی ص ۳۱ مین یہہ
حدیث ہے ما انزل اللہ تعالی آیۃ یا ایہا الذین امنوا الا و علی راسہا و امیرہا اخرجہ عن
ابن عباس ترجمہ نہین نازل کی ہے اللہ تعالی نے کوئی آیت لفظ یا ایہا الذین امنوا سے مگر علی اوسکا سردار
اور امیر ہے انتہی اس حدیث سے دو فائدے جلیلہ حاصل ہین اول یہہ کہ صد ہا آیتون کا جناب امیر کی شان مین
نازل ہونا باحسن وجوہ ثابت ہے دوم یہہ کہ جو مومنین کہ قرآن شریف مین ممدوح ہین اون سبکی امارت
اونکیلئے محقق ہے اور امارت مومنین عین امامت و خلافت ہے و ہو المقصود دلیل نوزدہم حدیث تشبیہ ہے
اور یہہ حدیث کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول تصنیف علامہ کمال الدین
محمد بن طلحہ شافعی مطبوع مطبع جعفری لکھنو کی ص ۲۲ مین بروایت بیہقی اسطرح
لکھی ہوئی ہے ومن ذلک ما رواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضائل
الصحابۃ یرفعہ بسندہ الی رسول اللہ انہ قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح
فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسی فی ہیبتہ والی عیسی فی عبادتہ فلینظر الی علی
بن ابیطالب ترجمہ فضائل علی بن ابیطالب مین سے وہ حدیث ہے کہ بیہقی نے اوسکی روایت کی ہے اپنی اوس کتاب
مین کہ جو فضائل صحابہ مین تصنیف کی ہے مرفوع کیا ہے اوسکو ساتھ اپنی سند کے طرف رسولخدا کی کہ تحقیق فرمایا
جناب رسولخدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ نظر کرے طرف آدم کی انکی علم مین اور طرف نوح کی

اونکی تقوی مین اور طرف ابراہیم کی اونکی حلم مین اور طرف موسی کی اونکی ہیبت مین اور طرف عیسی کی اونکی عبادت مین پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی بن ابیطالب کی ونیز کتاب مودۃ القربی مذکور کی ص ۹۷ مین یہہ حدیث اس طرح لکھی ہے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی ہیبتہ والی میکائیل فی رتبتہ والی جبرئیل فی جلالتہ والی آدم فی علمہ والی نوح فی خشیتہ والی ابراہیم فی خلتہ والی یعقوب فی حزنہ والی یوسف فی جمالہ والی موسی فی مناجاتہ والی ایوب فی صبرہ والی یحیی فی زہدہ والی عیسی فی سنتہ والی یونس فی ورعہ والی محمد فی حسنہ وخلقہ فلینظر الی علی فان فیہ تسعین خصلۃ من خصال الانبیاء جمع اللہ فیہ ولم یجمع فی احد غیرہ وعد جمیع ذلک فی جواہر الاخبار ترجمہ حضرت جابر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اسبات کا کہ نظر کرے طرف اسرافیل کی اونکی ہیبت مین اور طرف میکائیل کی اونکی مرتبے مین اور طرف جبرئیل کی اونکی بزرگی مین اور طرف آدم کی اونکی اطاعت مین اور طرف نوح کی اونکی خوف مین اور طرف ابراہیم کی اونکی خلت مین اور طرف یعقوب کی اونکی حزن مین اور طرف یوسف کی اونکی جمال مین اور طرف موسی کی اونکی مناجات مین اور طرف ایوب کی اونکی صبر مین اور طرف یحیی کی اونکی زہد مین اور طرف عیسی کی اونکی سنت مین اور طرف یونس کی اونکی ورع مین اور طرف محمد کی اونکی حسن مع اونکی خلق مین پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی کی پس تحقیق اوسمین نوے خصلتین ہین خصائل انبیا علیہم السلام مین سے کہ جمع کی ہین اللہ نے اوس مین اور نہین جمع کی ہین کسی اور شخص مین سوا اوسکے اور یہہ سب خصلتین کتاب جواہر الاخبار مین لکھی ہوئی ہین انتہی اس حدیث مبارک سے افضلیت علی بن ابیطالب کی ظاہر ہے کچھ ضرورت دلیل و برہان قائم کرنیکی نہین اور افضلیت باعث استحقاق خلافت ہے کما مر واضح ہو کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اس حدیث کو تحفہ اثنا عشریہ مین اپنے نزدیک موضوع قرار دیا ہے اوسکے جواب مین جناب فخر المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ نے ایک مجلد ضخیم لکھا ہے اور وہ مطبع مطلع نور لکھنو محلہ نخاس مین ۱۳۰۱ ہجری مین دو حصے کرکے چھپا ہے پہلا حصہ ۵۰۴ صفحے کا ہے اور دوسرا حصہ

۳۰ صفحہ کا ہے اور جلد ششم ہی منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا پس مجکو اب کچھ ضرورت رد کلام شاہ صاحب
کی باقی نہیں ہے وکفی اللہ المومنین القتال ولیل لستم حدیث طیر ہی اور یہ حدیث مبارک کتاب
جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی دہلی جلد ثانی کی صفحہ ۲۱۳ باب مناقب علی بن ابیطالب
مین اسطرح لکھی ہے عن انس بن مالک قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال
اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ اونہی کہا کہ جناب رسولخدا کی پاس ایک طایر تھا پس آنحضرت نے فرمایا کہ بار خدایا میری پاس ایسے شخص کو بھیجیے
کہ اپنی تمام خلق سے تو اوسکو زیادہ دوست رکہتا ہو کہ میری ساتھ اس طایر کو کہائے پس آئے علی اور آپکی ساتھ نوش فرمایا
انتہی چونکہ ترمذی صاحب نے اس حدیث کے الفاظ مین کمال اختصار واقتصار فرمایا ہی لہذا مین اس حدیث کو جلد
سادس کنز العمال مذکور کی ص ۴۰۶ سے بھی نقل کرتا ہون اور یہہ حدیث اسی صفحہ مین
دو جگہہ لکھی ہوئی ہی مگر بخوف طوالت ایک ہی کی نقل پر اکتفا کرتا ہون مسند انس
عن عمرو بن دینار عن انس قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بستان فاھدی لنا طائر
مشوی فقال اللھم ائتنی باحب الخلق الیک فجاء علی ابن ابیطالب فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مشغول فرجع ثم جاء بعد ساعۃ ودق الباب فرددتہ مثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا انس افتح لہ فقال ما رددتہ فقلت یا رسول اللہ کنت اطمع ان یکون رجلا من
الانصار فدخل علی بن ابیطالب فاکل معہ من الطیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المرء یحب قومہ ذکرہ ابن النجار ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اونہی کہا کہ مین رسولخدا کی ساتھہ ایک باغ
مین تھا پس ہماری لئے ایک طایر بھنا ہوا ہدیہ بھیجا گیا پس فرمایا رسولخدا نے کہ بار خدایا بھیجدے تو ایسے شخص کو جسکو
تمام خلق سے تو زیادہ دوست رکھتا ہے پس آئے علی بن ابیطالب پس مینے کہا کہ رسولخدا کام مین ہین پس آپ پھیر گئے
بعد اوسکے پھر ایک گھڑی بھر کے بعد آئے اور دروازے کو کھٹکھٹایا اور مین نے اونکو مثل پہلی کی پھیر دیا بعد اوسکے
فرمایا رسولخدا نے کہ اے انس کھولدے تو اوسکے واسطے دروازہ کہ تو دیر سے اوسکو پھیر دیتا ہے پس مینے کہا کہ ای
رسولخدا مین اس بات کی طمع کرتا تھا کہ جس شخص کے واسطے آپنے دعا کی ہے وہ کوئی مرد انصار مین سے ہو پس داخل ہوئے علی

بن ابیطالب اور کہا یا آپکے ساتھ طایر مین سے پس فرمایا رسولخدا نے کہ آدمی اپنی قوم کو دوست رکھتا ہی انتہی اس
حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب علی مرتضی احب الخلق الی اللہ تھے اور جو شخص کہ احب الخلق الی اللہ ہو لا محالہ
افضل خلق بھی ہوگا اور جو شخص کہ افضل خلق ہو وہی مستحق خلافت رسول ہو نہ مفضول ورنہ تفضیل مفضول لازم آئیگی
پس ثابت ہوگیا استحقاق علی بن ابیطالب کا واسطے امامت وخلافت کے وہو المقصود **واضح ہو کہ** شاہ عبد العزیز
صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین اس حدیث مبارک مین بھی موافق اپنی عادت کے کلام بیتمیز ولا یعنی کیا ہے اور اوسکے جواب
مین ایک مجلد ضخیم کتاب عبقات الانوار کا کہ جو مجلد رابع ہے مجلدات منہج ثانی مین سے مطبع بستان مرتضوی لکھنؤ مین ۱۳۰
ہجری مین چھپکر شائع ہوچکا ہے اور اوسکے دو حصے ہین پہلا حصہ پانسو بانوے صفحہ کا ہے اور دوسرا حصہ دو سو چھتیس
صفحہ کا فکفی اللہ المومنین القتال بجادہ مین **دلیل بست وپنجم** حدیث خیبر ہے اور یہہ حدیث مبارک جزو سادس
کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد کے ص ٣٩٥ مین اسطرح لکھی ہے عن ضمرة بن ربیعة عن مالک
بن انس عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاعطین الرایة رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله کرارا غیر فرار یفتح اللہ علیه
جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فبات الناس متشوقین فلما اصبح قال این علی قالوا
یا رسول اللہ ما یبصر قال ایتونی به فلما اتی به فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی فدنا منه
فتفل فی عینیه ومسحهما بیده فقام علی من بین یدیه کانه لم یرمد فخطف روا[ه] مالک
فی غرائبه ترجمہ عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت ایسے مرد کو کہ دوست رکھتا ہے
وہ اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور اوسکا رسول کرار حملہ کرنیوالا ہے بھاگنیوالا نہین ہے
فتح دیگا اللہ اوسکو جبرئیل اوسکے دہنی طرف ہوگا اور میکائیل اوسکے بائین طرف ہوگا پس لوگون نے نہایت شوق کی
شوق مین شب بسر کی پس جب صبح ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے کہ علی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا رسولخدا وہ تو
بالکل دیکھتے نہین ہین یعنی آنکھون مین درد ہے فرمایا رسولخدا نے کہ اوسکو میرے پاس لاؤ پس جسوقت لوگ آپکو
لائے تو فرمایا رسولخدا نے کہ میرے قریب آؤ پس آپ قریب آئے تو رسولخدا نے اپنا آب دہن اپنے ہاتھ سے آپکی آنکھون
مین مل دیا پس کھڑے ہوگئے علی سامنے رسولخدا کے گویا کہ اونکی آنکھون مین کبھی آشوب نہ تھا انتہی اس حدیث

مبارک کو بخاری نے باب فضائل علی بن ابیطالب مین دو جگہہ اپنی صحیح مین لکھا ہی اور مسلم نے چار جگہہ اور
ترمذی نے ایک جگہہ مگر بسبب ہول و ہیبت و خوف و دہشت شیعیان اہلبیتؑ رسالت لفظ کرار غیر فرار کو حذف کردیا
ہی کہ یہہ دونو لفظین اصل واقعہ و سبب اعطاء رایت پر دلالت کرین مگر اس سے کیا ہوتا ہی جو واقعہ کہ تمام کتب
تواریخ و احادیث مین مشہور و معروف ہو وہ کسیکو چھپانے سے چھپ سکتا ہی بیچارے ابن ماجہ نے البتہ اپنی صحیح
مین اس حدیث مبارک مین لفظ لیس بفرار لکھا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسی سبب سے حضرات سنیہ اوسکا مرتبہ شیوخ
ثلثہ سے کم سمجھتے ہین اب ہم اصل واقعہ کو بیان مختصر کیطرف رجوع کرتے ہین اس سبب سے کہ ہماری اس دلیل کا تمام
اوسپر موقوف ہی چنانچہ جزو سادس کنز العمال مذکور کے صفحہ ۳۹۴ مین بعبارت طویل
یہہ حدیث بروایت عبد الرحمن بن ابی لیلی لکھی ہی صدر حدیث کا خلاصہ مطلب یہہ ہی
کہ جناب امیر جاڑے مین گرمی کے کپڑے پہنتے تھے اور گرمی مین جاڑے کے پس لوگون نے ابو لیلی سے کہا کہ آپسے اسکا
سبب دریافت کرے جب اوسنے پوچھا تو آپنے اسکے جواب مین فرمایا قال او ما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر
واللہ کنت معکم قال بلی واللہ کنت معکم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث
ابا بکر فسار بالناس فانہزم حتی رجع الیہ وبعث عمر فانہزم بالناس حتی انتہی الیہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
یفتح اللہ لہ لیس بفرار فارسل الی فدعانی فاتیتہ وانا ارمد لا ابصر شیئا فتفل فی
عینی وقال اللھم اکفہ الحر والبرد فما اذانی بعدہ حر ولا برد (ش حم ہ[1] والبزار و
ابن جریر وصححہ طس لک ق فی الدلائل ض[2]) ترجمہ فرمایا علی مرتضیٰ نے کہ ای ابو لیلی کیا تو
خیبر مین ہمارے ساتھ نہ تھا جواب دیا ابو لیلی نے کہ ہان بیشک واللہ مین آپ لوگون کے ساتھ تھا فرمایا علی
مرتضیٰ نے کہ پس تحقیق بھیجا رسول خدا نے ابو بکر کو اور وہ لوگون کو ساتھ گئے پس الٹے پھر بھاگے یہانتک کہ انکے پاس
پھر آئے اور عمر کو بھیجا پس وہ بھی لوگون کو لیکے بھاگے یہانتک کہ آپ ہی کے پاس آگئے وہم پس فرمایا رسول خدا نے

سلہ۱ یعنی مصنف ابن ابی شیبہ و مسند احمد بن حنبل و سنن ابن ماجہ منہ

سلہ۲ یعنی بزار نے مسند و سعد و حاکم نے المستدرک و بیہقی نے الدلائل والضیاء المقدسی فی المختارہ ۔

کہ البتہ عطا کرونگا میں رایت ایسے شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو
اللہ اور اوسکا رسول فتح بخشیگا اللہ اوسکو کہ وہ بھاگنیوالا نہیں ہے پھر مجکو بلا بھیجا اور میں حاضر ہوا ایسی حالت
میں کہ میری آنکھیں پرآشوب تھیں کچھ میں دیکھ نہیں سکتا تھا پس میری آنکھوں میں اپنا آب دہن مبارک
ڈالدیا اور فرمایا کہ بار خدایا دفع کردے تو اس سے گرمی کو اور سردی کو پس نہیں اذیت دی مجکو بعد اوسکے گرمی نے
اور نہ سردی نے یعنی اوس روز سے پھر کبھی گرمی و سردی کا اثر نہیں ہوا — و نیز تاریخ ابوالفدا
جلد ثانی مطبوع لیدن کہ جسمیں خط انگریزی و عربی دونو ہیں اور صفحون کا شمار
بائیں طرف سے ہے اوسکے صفحہ ۱۲۸ یعنی ۱۲۹ سے صفحہ ۱۳۱ یعنی ۱۳۲ تک یہ
عبارت ہے وروی ان رسول الله ربما کانت تاخذه الشقيقة فيلبث اليوم واليومين
لم يخرج فلما نزل خيبر اخذته فاخذ ابو بكر الصديق الراية فقاتل قتالا شديدا ثم رجع
فاخذها عمر بن الخطاب فقاتل قتالا اشد من الاول ثم رجع فاخبر ذلك رسول الله فقال
اما والله لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرارا
غير فرار ياخذها عنوة فتطاول المهاجرون والانصار وكان علي بن ابي طالب غائبا فجاء
وهو ارمد قد عصب عينيه فقال له صلعم ادن مني فدنا منه فتفل في عينيه فزال
وجعهما ثم اعطاه الراية فنهض بها وعليه حلة حمراء وخرج مرحب صاحب الحصن
وعليه مغفر وهو يقول ؎ قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح بطل مجرب
فقال علي ؎ انا الذي سمتني امي حيدره * اكيلكم بالسيف كيل السندره * فاختلفا
ضربتين فقدت ضربة علي المغفر وراس مرحب فسقط على الارض وروى ابن
اسحاق خلاف ذلك والذي ذكرناه هو الاصح وفتحت المدينة على يد علي وذلك
بعد حصار بضع عشرة ليلة وحكى ابو رافع مولى رسول الله قال خرجنا مع علي حين بعثه
رسول الله الى خيبر فخرج اليه اهل الحصن فقاتلهم فضربه رجل من اليهود فطرح
ترسه علي من يده فتناول بابا كان عند الحصن فترس به فلم يزل في يده وهو

یقاتل حتی فتح اللہ علیہ ثم لقاہ من یدہ فلقد رأیتنی فی سبعۃ نفر انا ثامنہم نجہد
علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ ترجمہ اور مروی ہے کہ تحقیق رسولخدا کو آدھے سر کا درد یعنی درد شقیقہ عارض
ہوتا تھا پس آپ ایکدن یا دو دن باہر نہیں تشریف لاتے تھے پس جب خیبر میں ہوئے تو وہاں بھی یہ درد
عارض ہوا پس ابوبکر صدیق نے رایت لی اور خوب لڑے بعد اوسکے چاہتے تھے عمر بن خطاب نے رایت لیا اور اوس
سے بھی زیادہ لڑے بعد اوسکے پھر آئے پس یہ خبر رسولخدا کو معلوم ہوئی پس فرمایا کہ آگاہ رہو واللہ میں کل
ایسے کو رایت عطا کرونگا کہ جو اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہے مگر حملہ کرنیوالا ہے بھاگنے والا
نہیں ہے یعنی لیگا اس قلعہ کو زور سے پس گردنیں بڑہائیں مہاجر و انصار نے یعنی رایت لینیکی حرص کی اور علی
ابن ابیطالب موجود نہ تھے بعد اوسکے آئے ایسیحالت میں کہ آنکھوں پر آشوب تھا اور پٹی باندہے ہوئے تھے پس
فرمایا رسولخدا نے کہ میرے پاس آؤ پس آپکے نزدیک آئے تو آپنے اونکی دونوں آنکھوں میں آب دہن مبارک
ڈالا پس دونوں آنکھونکا مرض زائل ہوگیا بعد اوسکے اونکو رایت عطا فرمائی پس علی ابن ابیطالب رایت
کو لیکر گئے اور سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور مرحب جو قلعہ کا سردار تھا باہر نکلا اور اوسکے سر پر خود تھا اور رجز
خوانی کرتا تھا ترجمہ شعر تحقیق خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتیار لگائے ہوئے بہادر ہوں تجربہ کار
پس کہا علی نے ترجمہ شعر میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے تلوار سے مثل پیمانہ دونگا
یعنی اسیطرح قتل کرونگا کہ کوئی کسر باقی نہ رہجائیگی پس دونوں آدمیوں میں دو دفعہ ضربیں رد و بدل ہوئیں پھر
علی کی ضرب نے مرحب سے خود سر کی [illegible] اور سر کو شگافتہ کردیا پس وہ زمین پر گر پڑا اور روایت کی ابن اسحاق
نے اسکے خلاف اور جو کہ ہمنے کہا ہے یہی زیادہ صحیح ہے اور فتح ہوگیا شہر علی کے ہاتھ پر [illegible] پس اوس فتح کا
حصار کرنیکے بعد ہوا اور ابو رافع رسولخدا کے غلام نے حکایت کی ہے کہ ہم علی کے ساتھ گئے جسوقت کہ رسولخدا نے
اونکو خیبر کیطرف بھیجا پس اونکی طرف قلعہ کے لوگ نکلے اور علی اونسے لڑنے لگے پس ایک شخص نے یہودیوں میں سے اونکے
ہاتھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اونکے ہاتھ سے سپر گر پڑی پس آپنے قلعہ کا دروازہ لیا اور اوسکو سپر بنالیا پس اوس دروازے کو ہاتھ میں لئے
ہوئے آپ لڑتے رہے یہانتک کہ اللہ نے اونکو فتح عطا فرمائی بعد اوسکے اپنے اوس دروازے کو اپنے ہاتھ سے پھینکدیا ابو رافع
کہتا ہے پس تحقیق میں اور سات اور آدمیوں نے یعنی آٹھ آدمیوں نے ملکر اسبات پر کوشش کی کہ اوس دروازے کو

اولٹ دین پس پسپا نہ اولٹ سکے اُسکو ہم لوگ انتہی ابن تاریخ مین یہہ قصہ نہایت اختصار کے ساتھہ لکھا تھا اس
سبب سے مینے نقل کیا ورنہ کتاب روضۃ الاحباب مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنو کی جلد اول مین صفحہ ۲۱۰ سے
سطر ۲۲ تک اور کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۲۰۴
سے صفحہ ۲۰۵ تک یہہ قصہ نہایت تفصیل کے ساتھہ لکھا ہوا ہے اور حدیث مین لفظ کرار غیر فرار بھی موجود ہے
اور تاریخ کامل ابن اثیر مطبوع مطبع ذات التحریر مصر کی جزو ثانی مین صفحہ ۲۰۳ سے ص ۲۰۴ تک
یہہ قصہ مفصل لکھا ہے لیکن حدیث مین لفظ کرار غیر فرار علامہ ابن اثیر نے بتقلید بخاری و مسلم نہین لکھا اور
تاریخ ابن الوردی جزو اول مطبوع مطبع مصر کی ص ۱۲۶ مین یہہ قصہ بطور اختصار لکھا ہے
لیکن حدیث مین لفظ کرار غیر فرار موجود ہے اور ان سب تاریخ مین حضرات شیخین کا پہلے رایت لیکے جانا اور بغیر
فتح کے پھر آنا اور بعد اوسکے رسول خدا کا اس حدیث کو فرمانا اور علی بن ابیطالب کو رایت عطا کرنا اور اپکا تشریف
لیجانا اور مرحب کو مارنا اور دروازہ قلعہ کا اوکھاڑ لینا اور اوسکو سپر بنانا اور قلعہ کا فتح کرنا یہہ سب مفصل لکھا
ہوا ہے مین نے بخوف طوالت ان تاریخون کی عبارت نقل نہین کی و نیز تفسیر معالم التنزیل جلد رابع
مطبوع مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی ذیل تفسیر سورہ انا فتحنا صفحہ ۸۰ مین یہہ عبارت
ہے وروی حدیث خیبر جماعۃ سہل بن سعد و ابو ہریرۃ یزیدون وینقصون
وفیہ ان رسول اللہ صلعم کان قد اخذتہ الشقیقۃ فلم یخرج الی الناس فاخذ ابو بکر
رایۃ رسول اللہ صلعم ثم نہض فقاتل قتالا شدیدا ثم رجع فاخذہا عمر فقاتل قتالا
شدیدا ہو اشد من القتال الاول ثم رجع فاخبر رسول اللہ صلعم بذلک فقال
لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علی یدیہ
فدعا علی بن ابیطالب فاعطاہ ایاہ ترجمہ اور روایت کی ہے حدیث خیبر کی ایک جماعت نے سہل بن
سعد اور ابو ہریرہ سے بعضون نے زیادہ الفاظ نقل کئے ہین اور بعضون نے کم اور اسی حدیث مین یہہ ہے
کہ تحقیق رسول خدا کو درد نیم سر عارض ہوا پس لوگون کے پاس باہر نہین تشریف لائے پس ابو بکر نے آپکی رایت
لی پھر اوسکو اٹھا لے گئے اور خوب لڑے بعد اوسکے پھر آئے پھر عمر نے رایت لی اور اوس سے بھی زیادہ لڑے بعد اوسکے پھر

آئی پس رسول خدا کو جب اسبات کی خبر پہنچی پس آپنے فرمایا کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت کل صبح کو ایسی مرد کو کہ دوست
رکہتا ہی اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح کریگا اللہ قلعہ کو اوسکے
ہاتھ پر پس بلایا علی بن ابیطالب کو اور رایت اونکو عطا فرمائی انتہی اس عبارت کے ماقبل اور مابعد اس
تفسیر مین مفصل قصہ جنگ خیبر لکہا ہی بخوف طوالت مینے اوسی قدر عبارت کی نقل پر اکتفا کی ان سب کتابون مین
حضرات سنیہ نے شیخین کا پاس ادب کرکے انہزم کی جگہ لفظ رجع لکہا ہی حالانکہ لڑائی سے بھاگ آنا اور بغیر فتح
کے پھر آنا دونو کا ایک ہی مطلب ہی لیکن ہم بھی سنیون کی خاطر سے بھاگنے کی لفظ کا استعمال نہین کرتے
اور یہہ کہتے ہین کہ جب کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے ثابت ہوگیا کہ شیخین بیچ الجھ لڑائی سے پھر آئے اور قلعہ
کو فتح نکرسکے تو رسول خدا نے یہہ فرمایا کہ کل مین دوسرے شخص کو رایت عطا کرونگا پس جن صفات کیساتھ
کہ اپنی اوس شخص موعود کو موصوف فرمایا ضرور ہی کہ وہ صفات شیخین مین نہون ورنہ کلام مخبر صادق معاذ اللہ
بلاغت سے خالی ہوگا کہ امر مابہ الامتیاز رہیگا پس ثابت ہوگیا کہ شیخین کرار غیر فرار تہے اور نہ خدا اور رسول کو دوست
رکہتے تہے اور نہ خدا اور رسول انکو دوست رکہتے تہے اور جو شخص خدا اور رسول کو دوست نرکہی وہ قابل خلافت
کیسا مومن نہین ہوسکتا پس جب ثابت ہوگئی عدم لیاقت شیخین خلافت کے لئے تو محقق ہوگیا استحقاق
خلافت علی بن ابیطالب اس سبب سے کہ امر خلافت دائر ہی دو امرون مین یعنی بعد رسول خدا یا شیخین
خلیفہ برحق تہے یا علی بن ابیطالب بلافاصلہ خلیفہ برحق تہے پس جب پہلا امر باطل ہوگیا تو لامحالہ دوسرا امر
محقق و ثابت ہوگیا وہو المطلوب **دلیل بست و دوم** ۔ جزء سادس کتاب **کنز العمال**
مطبوع حیدرآباد کی **صفحہ ۱۵۹** مین یہہ **حدیث** ہی من لم یقل علی خیر الناس فقد
کفر (الخطیب عن ابن مسعود ۔ عن علی) ترجمہ جو شخص کہ قائل ہو اسبات کا کہ علی سب
آدمیون سے بہتر ہے پس تحقیق وہ شخص کافر ہوا انتہی اسطرح کی احادیث سے علی بن ابیطالب کی افضلیت اظہر
من الشمس ہی اور جو لوگ کہ غیرون کو آپ پر ترجیح و تفضیل دیتے ہین اونکے اسلام کا حال بھی معلوم اور افضلیت
باعث استحقاق خلافت ہی کما مر آنفا **دلیل بست و سوم** ۔ **کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۳** مین یہہ
حدیث ہی علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی (خط عن البراء) (فر عن ابن عباس)

ترجمہ علی مجھسے منزلہ میری سر کی ہے میرے بدن سے انتہی کیون حضرات سنیاب بھی تمکو علی بن ابیطالب کی افضلیت مین شک ہے اور اگر ہو تو اسکو قبل کی حدیث ہاے لئیے موجود ہے **دلیل بست و چہارم**؛ کتاب مذکور کے صفحہ ٥٣ مین یہہ حدیث ہے اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسی الا انك لیس بنبی انه لا ینبغی لی ان اذهب الا وانت خلیفتی (رحم عن ابن عباس) ترجمہ کیا نہین راضی ہو تو اس بات سے کہ ہوے مجھسے مثل ہارون کی موسی سے مگر یہہ کہ تو نبی نہین ہے تحقیق مجھکو سزاوار نہین ہے یہہ امر کہ مین جاؤن مگر یہہ کہ تو میرا خلیفہ ہو یعنی بغیر تجھکو خلیفہ کئی ہوئی مین نہین جا سکتا انتہی کیون حضرات سنیہ اب بھی آپ لوگون کو اسمین کچھہ شک ہے کہ جناب رسولخدا کو علی ابن ابیطالب کا خلیفہ کر دینا ایک امر ضروری ولابدی تھا **دلیل بست و پنجم**؛ کتاب مذکور کی صفحہ ٥٤ مین یہہ حدیث ہے ان وصیی وموضع سری وخیر من اترك بعدی وینجز عدتی ویقضی دینی علی ابن ابیطالب (طب عن ابی سعید عن سلمان) ترجمہ تحقیق میرا وصی اور میرے راز کا مقام اور جن لوگون کو کہ مین چھوڑتا ہون اپنی بعد ان سب سے بہتر اور میری وعدہ کا پورا کرنیوالا اور میرے قرض کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے انتہی اس حدیث مین وصایت کی بہی تصریح ہے اور افضلیت کا بھی بیان ہے اور جن باتون کی تفصیل ہے ظاہر ہے کہ وہ خلیفہ رسول سے متعلق ہین **دلیل بست و ششم**؛ کتاب مذکور کی صفحہ ٥٦ مین یہہ حدیث ہے من اطاعنی فقد اطاع الله عز وجل ومن عصانی فقد عصی الله ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصی علیا فقد عصانی (ك عن ابی ذر) ترجمہ جو شخص کہ اطاعت کرے میری پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ عز وجل کی اور جو شخص کہ نافرمانی کرے میری پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور جو شخص کہ اطاعت کرے علی کی پس تحقیق اوسنے اطاعت کی میری اور جو شخص کہ نافرمانی کرے علی کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے میری انتہی یہہ حدیث بھی عصمت علی بن ابیطالب [illegible] عصمت کی مطلق اطاعت کا مشتمل ہے اور حق سبحانہ تعالی کی اطاعت [illegible] حکم کر سکتا ہے چنانچہ دلائل قسم اول کی دلیل سوم کی ضمن مین خود عبارت فخر رازی صاحب تفسیر

خدا اور اولوالامر یعنی ... یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ جیسی مطلق اطاعت مثل اطاعت خدا و رسول واجب ہو وہ بالضرورة
معصوم ہوگا اور عصمت دلیل امامت ہے اور یہ امر مطلق کی احادیث سے آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ جناب پیغمبر
سوا امام و خلیفہ کے اور کسی کی اطاعت مطلق کو صحیح نہیں بیان کر سکتے تھے اور نہ خدا و اللہ عزوجل کی اطاعت کے سبب
تھے سکتے ... بظاہر **دلیل بست و ہفتم؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۲ میں یہہ حدیث ہے یا علی**
لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک (ت عن ابی سعید) **ترجمہ** یا علی نہیں
حلال ہے ... کسی شخص کو یہ بات کہ جنابت میں داخل ہو اس مسجد میں سوا میرے اور سوا تیرے **انتہی**
ثابت ہے کہ یہ تخصیص بعد نبی سوا اوسکے وصی و خلیفہ کے اور کسی کیلئے نہیں ہو سکتی اور اسی مضمون کی دو حدیثیں
صفحہ ۱۶۹ میں ہیں اور یہیں احادیث کی مؤید صفحہ ۱۷۵ میں یہ حدیث ہے **اما بعد فانی امرت**
بسد هذه الابواب غیر باب علی فقال فیه قائلکم وانی واللہ ما سددت شیئا
ولا فتحته ولکن امرت بشیء فاتبعته (حم ض عن زید بن ارقم) **ترجمہ** لیکن بعد حمد
نعت کے پس تحقیق میں مامور ہوا واسطے بند کرنے ان دروازوں کے سوا علی کے دروازے کے پس تم میں سے
بعض نے ... قیل و قال کیا حالانکہ واللہ میں نے نہ بند کیا ہے کوئی دروازہ اور نہ اوسکو کھولا ہے
لیکن حکم کیا ... ساتھ ایک شی کے پس میں نے اوسکی متابعت کی؛ و نیز اس **حدیث کے بعد بلا فاصلہ**
یہہ **حدیث ہے سدوا هذه الابواب الا باب علی** (حم ض عن زید بن ارقم) **ترجمہ** بند
کرو ان دروازوں کو سوا علی کے دروازہ کے؛ و نیز ص ۱۵۲ میں پہلی حدیث اسی مضمون کی ہے **دلیل**
بست و ہشتم؛ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۷ میں یہہ حدیث ہے انا و هذا حجة علی
امتی یوم القیامة یعنی علیا (الخطیب عن انس) **ترجمہ** میں اور یہہ حجت ہوں اپنی امت پر قیامت کے
دن یعنی علی **انتہی** اس حدیث سے بھی امامت و خلافت بلا فاصلہ علی بن ابیطالب ظاہر ہے **دلیل**
بست و نہم؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۹ میں یہہ حدیث ہے یا علی یدک فی یدی
تدخل معی یوم القیامة حیث ادخل (ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات و ابو نعیم فی فضائل
الصحابة و ابن عساکر عن عمر) **ترجمہ** یا علی ہاتھ تیرا میرے ہاتھ میں ہوگا داخل ہوگا تو میرے ساتھ قیامت

کی دن ہر جگہہ کہ مین داخل ہوگا انتہی اس تخصیص سے بھی خلافت بلافاصلہ علی بن ابیطالب ثابت ہے
دلیل سی ام ۔ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۶ مین یہہ حدیث ہے ان ہذا اول من امن
وہو اول من یصافحنی یوم القیمۃ وہذا الصدیق الاکبر وہذا فاروق ہذہ الامۃ
یفرق بین الحق والباطل وہذا یعسوب المومنین والمال یعسوب الظالمین ۔ قالہ
لعلی ۔ طب عن سلمان وابی ذر معا (ہق ۔ عد عن حذیفۃ) **ترجمہ** تحقیق
یہہ پہلا وہ شخص ہے کہ ایمان لایا اور وہی پہلا وہ شخص ہے کہ مجھسے مصافحہ کریگا قیامت کے دن اور یہہ صدیق اکبر ہے
اور یہہ فاروق ہے اس امت کا کہ فرق کر دیگا درمیان حق اور باطل کے اور یہہ یعسوب ہے مومنون کا اور مال یعسوب
ہے ظالمون کا فرمایا ہے اسکو جناب رسولخدا نے واسطے علی کے **انتہی** اس حدیث سے استحقاق خلافت علی بن
ابیطالب بھی ظاہر ہے اور یہہ امر بھی ثابت ہے کہ صدیق وفاروق یہہ دونون لقب بھی مثل خلافت کے آپسے
غصب کر لئے گئے **دلیل سی و یکم ۔ کتاب مذکور کی صفحہ ۲۰۰ مین یہہ حدیث ہے** یا
معاشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدہ ابدا ہذا علی فاحبوہ
بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرئیل امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عز وجل
(طب) **ترجمہ** اے گروہ انصار آگاہ ہو کہ بتلاتا ہون مین تمکو وہ بات کہ اگر تمسک کرو تم ساتھہ اوسکے تو ہرگز
نہ گمراہ ہو میرے بعد قیامت تک یہہ علی ہے پس دوست رکھو تم اوسکو مثل میرے دوست رکھنے کے اور بزرگی
کرو اوسکی مثل میری بزرگی کے پس تحقیق جبرئیل نے مجکو حکم دیا ہے ساتھہ اس بات کے کہ مینے تمسے کہا ہے اللہ عز وجل
کی طرف سے **انتہی** اس حدیث سے صریح معلوم ہوگیا کہ جناب رسولخدا نے مرض الموت مین فرمایا تھا کہ مجکو
اسباب کتابت دو کہ مین تمکو ایسا کچھہ لکھہ دون کہ میرے بعد قیامت تک گمراہ نہو وہ امر خلافت علی بن ابیطالب
تھا مگر حضرت عمر نے لکھنے نہ دیا **دلیل سی و دوم ۔ کتاب مذکور کی ص ۲۰۲ مین یہہ حدیث**
ہے وبہذا الاسناد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف
المومنون من بعدی **ترجمہ** اور ساتھہ اسی اسناد کے علی سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ یا علی اگر تو
نہوتا تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے **انتہی** اس حدیث کے ماقبل ایک اور حدیث ہے اوسکی اسناد کیطرف اس حدیث

میں اشارہ ہے لیکن چونکہ وہ طویل تھی اس سبب سے مینے اوسکو نہیں لکھا ہر چند کہ مفید مطلب تھی اور اس سے بھی
بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ مطلب ثابت ہے یعنی انحصار ہے مومنون کی وجود کا بعد جناب رسول خدا وجود علی بن ابیطالب میں تھا وہ ہوا
کہ سوا آپکے اور کوئی خلیفہ برحق و بلافصل رسول خدا کا نہ تھا ورنہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپکی نہ ہونے سے مومن نہ پہچانے جاتی

دلیل سی و سوم: کتاب مذکور کی آخر صفحہ ۴۰۰ سے صفحہ ۴۰۱ تک یہہ حدیث ہے
عن علی قال وجعت وجعا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقامنی فی مکانہ وقام
یصلی والقی علی طرف ثوبہ ثم قال برئت یا ابن ابیطالب فلا باس علیک ما سألت
اللہ لی شیئا الا سألت لک مثلہ ولا سألت اللہ شیئا الا اعطانیہ غیر انہ قیل لی انہ
لا نبی بعدک فقمت فکانی ما اشتکیت (ابن ابی عاصم وابن جریر وصححہ طس
وابن شاہین فی السنۃ) **ترجمہ** علی سے منقول ہے کہ انہی نے فرمایا کہ میں ایک مرض میں مبتلا ہوا پس رسول خدا
کے پاس آیا پس مجھکو میری مقام میں کھڑا کیا اور وہ خود نماز پڑہنے لگے اور میرے اوپر اپنا دامن ڈالدیا بعد اوسکے فرمایا
کہ صحت ہوگئی تجھکو اے بیٹے ابوطالب کے پس تیرے اوپر کچھہ خوف نہیں ہے مینے کسی چیز کا اللہ سے اپنے لیے سوال نہیں
کیا مگر یہہ کہ تیرے لیے بھی مثل اوسکی سوال کیا اور نہیں سوال کیا مینے اللہ سے کسی چیز کا مگر یہہ کہ مجھکو اللہ نے وہ چیز
عطا فرمائی سوا اسکی کہ مجھسے کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا حضرت علی مرتضی کہتے ہیں کہ پس میں
کھڑا ہوگیا گویا کہ بیمار ہی نہ تھا **انتہی** اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ سوا نبوت کے جو کچھہ حق سبحانہ وتعالی
نے اپنے نبی کو عطا فرمایا وہ اپنے ولی کو بھی عطا فرمایا پس معلوم ہوگیا کہ جو فضائل کہ جناب رسول خدا میں تھے سوا
نبوت کے وہ سب فضائل علی مرتضی میں تھے پس اس سے زیادہ استحقاق خلافت اور کیا ہو سکتا ہے

دلیل سی و چہارم: کتاب مذکور کے صفحہ ۳۹۹ میں یہہ حدیث ہے عن جندب بن ناجیۃ او ناجیۃ
بن جندب لما کان یوم غزوۃ الطائف قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع علی ملیا ثم مر فقال لہ
ابوبکر یا رسول اللہ لقد طالت مناجاتک علیا منذ الیوم فقال ما انا انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ
(طب) **ترجمہ** جندب بن ناجیہ سے یا ناجیہ بن جندب سے منقول ہے کہ جب روز غزوۂ طائف تھا تو کھڑے ہوئے رسول خدا
علی کے ساتھہ دیر تک بعد اوسکے چلے گئے پھر کہا اونسے ابوبکر نے کہ اے رسول خدا آج آپکو راز کہتے ہیں علی کے ساتھہ بہت طول ہوا

پس فرمایا سو لہذا ذکر مین اوس سے نہین بتایا تھا ولیکن اللہ اوس سے ارکتا تھا انتہی اس سے بھی افضلیت
علی بن ابیطالب کی ظاہر ہے نسبت حضرت ابو بکر سے جو الفاروب و نیز سی کتاب کی ص ۱۵۲ مین
یہہ حدیث ہے ترمذی سے واسطے لکہی ہے انا انتجیہ ولکن اللہ انتجاہ رت عن جابر
ترجمہ نہین علی سے نہین کہی ولیکن اللہ نے اوس سے کہی دلیل سی و پنجم کتاب مذکور کی ص ۱۵۳
مین یہہ حدیث ہے علی مع القران والقران مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض رت
طس عن ام سلمہ ترجمہ علی ساتھ قران کی ہے اور قران ساتھ علی کی ہے ہرگز نہ جدا ہونگی دونون ایک دوسرے
یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر انتہی یہہ حدیث مختصر ہے حدیث ثقلین کی لہذا مین نی علیحدہ
اسکو یہان لکہی ہے حدیث ثقلین کا بیان سابق مین بتفصیل مناسب ہو چکا ہے دلیل سی و ششم کتاب
مذکور کی ص ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہے ذکر علی عبادۃ (فر عن عائشۃ) ترجمہ ذکر علی عبادت ہے
و نیز اس حدیث کے بعد یہہ حدیث بلا فاصلہ ہے النظر الی وجہ علی عبادۃ (طب ک
عن ابن مسعود و عن عمران بن حصین) ترجمہ نظر کرنا علی کیطرف عبادت ہے انتہی ان دونو حدیثون
سے بھی افضلیت علی بن ابیطالب ظاہر ہے دلیل سی و ہفتم اعلمیت علی بن ابیطالب ہے اور اوسکا اثبات بہت
حدیثون کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین مذکور ہین اور مین یہان چند احادیث پر اکتفا کرتا ہون کتاب مذکور
کی صفحہ ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہے انا دار الحکمۃ وعلی بابہا (ت عن علی) ترجمہ مین گہر ہون
حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ ہے و نیز اس حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہہ حدیث ہے انا مدینۃ العلم
وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیأت الباب (عق عد طب ک عن ابن عباس) (عد ک عن جابر)
ترجمہ مین شہر ہون علم کا اور علی اوسکا دروازہ ہے پس جو شخص کہ ارادہ کرے علم کا پس چاہیے کہ دروازے سے آئے انتہی
ہر چند کہ یہہ حدیث اظہر من الشمس ہے مگر شاہ عبد العزیز صاحب نے موافق اپنی عادت کی تحفہ اثنا عشریہ مین اس حدیث
مین بھی کلام کیا ہے اور ہم اونکا جواب چند وجوہ سے یہان نہین لکہتے ہین اول یہہ کہ ایک مجلد ضخیم عبقات الانوار اس
حدیث کی تحقیق مین اور شاہ صاحب کے کلام کی رد مین عنقریب مطبوع ہوکر شائع ہوا چاہتی ہے دوم طول بہت
ہو گیا ہے اور ہمارے احباب بھی تقاضا کرتے ہین کہ اس بحث کو ہم جلد تمام کرین سوم ہم چند احادیث لکہتے ہین کہ

سے ہو اعلم الناس ہو تو جناب سیدہ کا بعد رسولخدا کی کاتب سے روشن ہو جائیگا چنانچہ کتاب کنز العمال مذکور
جلد ششم مطبوعہ دکن کے صفحہ ۱۵۳ مین ہی زوجتک خیر اهلی اعلمہم علما و افضلہم حلما و اولہم سلما ؛
قاله لفاطمة (الخطیب فی المتفق والمفترق عن بریدة) ترجمہ تزویج کیا مینی تجہکو ایسی شخص کی ساتہ
کہ جو میری اہل سی بہتر ہی اور اون سب سی اعلم ہی علم مین اور اون سب سی افضل ہی حلم مین اور اون سب سی اول ہی
اسلام مین فرمایا یہ رسولخدا نی فاطمہ سی و نیز اس حدیث کی بعد بلا فاصلہ یہہ حدیث ہی لقد
زوجتکہ وانہ لاول اصحابی سلما و اکثرہم علما و اعظمہم حلما (طب عن ابی اسحاق ان علیا لما
تزوج فاطمة قال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرہ) ترجمہ تحقیق تزویج کیا مینی تجہکو ایسی شخص سی
کہ جو میری سب اصحاب سی پہلی ہی اسلام مین اور اون سب سی زیادہ ہی علم مین اور اون سب سی اعظم ہی عقل مین تحقیق
ہی کہ حق فاطمہ سی جو جناب رسولخدا نی اونسی مبارکباد فرمایا و نیز کتاب مذکور کی ص ۱۵۹ مین ہی اعلم
امتی من بعدی علی بن ابیطالب (الدیلمی عن سلمان) ترجمہ اعلم میری امت کا بعد میری علی بن ابیطالب ہی
و نیز کتاب مذکور کی صفحہ ۳۹۱ مین یہہ حدیث ہی عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لفاطمة زوجتک خیر امتی اعلمہم علما و افضلہم حلما و اولہم سلما (خط فی
المتفق) ترجمہ بریدہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نی فاطمہ سی کہ مینی تجہکو تزویج کیا ہی ایسی شخص سی کہ جو میری
امت سی بہتر ہی اور اون سب سی اعلم ہی علم مین اور افضل ہی عقل مین اور اول ہی اسلام مین و نیز کتاب مذکور
کی صفحہ ۳۹۲ مین یہہ حدیث ہی عن علی قال خطب ابوبکر و عمر فاطمة الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہما فقال عمر انت لہا یا علی قال ما لی من شئ
الا درعی وجملی وسیفی فتعرض علی ذات یوم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ہل لک
من شئ قال جملی ودرعی ارہنہما فزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة فلما بلغ
فاطمة ذلک بکت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لک تبکین یا فاطمة واللہ لقد
انکحتک اکثرہم علما و افضلہم حلما و اقدمہم سلما وفی لفظ اولہم سلما (ابن جریر
وصححہ والدولابی فی الذریة الطاهرة) ترجمہ علی سی منقول ہی کہ ابوبکر و عمر نی جناب رسولخدا سی حضرت

فاطمہ کی درخواست کی پس انکار کیا رسولخدا نے ان دونوں سے پس عمر نے کہا کہ یا علی تو اوسکے لائق ہے اونہونے جواب دیا
کہ میرے پاس سوا زرہ او اونٹ اور تلوار کے اور کوئی چیز نہیں ہے پس ایکدن علی نے رسولخدا سے عرض کیا پس اونہونے فرمایا
کہ اے علی تیرے پاس کچھ ہے علی نے جواب دیا کہ اونٹ ہے اور زرہ ہے انہیں دونوں کو رہن کرونگا علی مرتضی فرماتے ہین
کہ پس تزویج کیا میرے ساتھ رسولخدا نے فاطمہ کو پس جب فاطمہ کو یہہ خبر پہونچی تو رونے لگین پس اونکے پاس جناب
رسولخدا تشریف لیگئے اور فرمایا کہ کیون روتی ہے اے فاطمہ واللہ تحقیق مینے نکاح کیا ہے تیرا اوس شخص سے کہ جو اون
سب سے زیادہ ہے علم مین اور اون سب سے افضل ہے تحمل مین اور اون سب سے مقدم ہے اسلام مین اور ایک
لفظ حدیث مین ہے کہ اون سب سے اول ہے اسلام مین انتہی ان احادیث سے اعلم ہونا باب العلوم کا مثل آفتاب
کے روشن ہوگیا اور اعلمیت باعث استحقاق خلافت ہے اور اوسکے ساتھ اور فضائل بھی ثابت ہین کہ ہر ایک
اونمین سے استحقاق کا موجب ہے علاوہ اسکے اور بہت سے دلائل ہین کہ جنسے آپکی اعلمیت ظاہر و باہر ہے **ازانجملہ یہہ ہے**
کہ خلفاء ثلثہ کو اپنے عہد خلافت مین جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تھا تو آپ ہی کیطرف رجوع کرتے تھے اور آپ ہی
اوسکو حل فرماتے تھے اور کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ اس امر سے انکار کرسکے لہذا کچھ ضرورت ثبوت کی لکھنے کی نہین ہے
چنانچہ ایسے ہی مواقع مین صدہا مرتبہ حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ لولا علی لہلک عمر **یعنی اگر نہوتے علی تو ضرور ہلاک**
ہوجاتا عمر ۔ اور یہہ قول حضرت عمر کا اس قدر مشہور ہے کہ سنیوں کی چھوٹی چھوٹی کتابون مین بھی لکھا ہوا ہے **وازانجملہ**
یہہ امر ہے کہ معاویہ باوصف اسکے کہ دشمن جانی جناب امیر کا تھا مگر جب کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا تھا تو
کسی نہ کسی کی معرفت آپ ہی سے اوسکو دریافت کرتا تھا سب سنی اسکو جانتے ہین اور اونکی معتبر کتابونمین
لکھا ہوا ہے مگر خوف طوالت مانع تفصیل ہے **وازانجملہ یہہ امر ہے** کہ اگر بنظر غور و تامل ملاحظہ کیا جائے تو
دنیا مین جسقدر علوم ہین سبکی نسبت آپ ہی کیطرف کیجاتی ہے اور ہر علم کے اہل کو آپ ہی سے اوس علم کے اخذ کا
دعوی ہے اگرچہ بعض کا دعوی بسبب بطلان علم صحیح نہو مگر بلاشبہ جو علوم کہ حق اور مباح اور ضروری ہین اونکے
اخذ کی نسبت آپ سے صحیح ہے **مثلا** حضرات صوفیہ آپ ہی سے اخذ تصوف کا دعوی کرتے ہین اور صرفی و نحوی بھی
کہ نحو جو اونکی مرتب کی ہوئی ہے اور اہل ہوس علم کیمیا کی آپ ہی کی طرف نسبت کرتے ہین اور جفار علم جفر کی اور رمال رمل کی
حتی کہ یہہ فنون سپہگری کے جو ہین وہ بھی سب آپ ہی کیطرف منسوب ہین اور علم مصارعت کی تو یہہ کیفیت ہے کہ

نشی گیر نہو وہ یا مسلمان ایسا نہین ہی کہ کبھی مین اترتا ہو اور پہلی آپ کا نام نہ لیتا ہو سب علوم میں فضل و اعلیٰ علم تفسیر و قرآن ہی اوسکی یہہ کیفیت ہی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس کہ جو اس ورئیس مفسرین مین وہ بالاتفاق آپ ہی کی شاگرد مین اور مشہور ہی کہ لوگون نے عبد اللہ ابن عباس سی سوال کیا کہ آپکی علم کو آپکے ابن عم یعنی علی ابن ابیطالب کی علم سی کیا نسبت ہی اپنی جواب مین کہا کہ جو ایک قطرہ کو نسبت ہی دریای محیط سی اور علم فقہ کا یہہ حال ہی کہ سنیون کی امام اعظم ابو حنیفہ صاحب ہین اور اس بات پر سنیون کو فخر و ناز ہی کہ ابو حنیفہ شاگرد حضرت امام جعفر صادق کی تھی اور انکی علم کا جناب امیر کیطرف منتہی ہونا ظاہر ہی اور دوسری امام سنیون کی مالک ہین اور وہ شاگرد ہین ربیعہ کی اور ربیعہ شاگرد ہین عکرمہ کی اور عکرمہ شاگرد ہین عبد اللہ ابن عباس کے اور عبد اللہ ابن عباس شاگرد ہین علی بن ابیطالب کے تیسری امام شافعی ہین اور وہ شاگرد ہین مالک کی چوتھی امام احمد ابن حنبل ہین اور وہ شاگرد ہین شافعی کی پس ان ائمہ اربعہ کی علم کی انتہا بھی بقول سنیون کی آپ ہی طرف ہوتی ہی اور علم کلام کی یہہ کیفیت ہی کہ اوستاد کل معتزلہ کی واصل بن عطا ہین اور وہ شاگرد ہین ابو ہاشم کی اور وہ شاگرد ہین حضرت محمد بن الحنفیہ اپنی والد کی اور ظاہر ہی کہ وہ شاگرد ہین اپنی والد ماجد علی بن ابیطالب کے اور اوستاد کل اشاعرہ کی ابو الحسن اشعری ہین اور وہ شاگرد ہین ابو علی جبائی کی کہ جو مشایخ معتزلہ مین سی تھی اور لامحالہ اونکا علم منتہی ہوگا واصل ابن عطا تک اور ماتریدیہ فرع ہین اشاعرہ کے اور علوم اہلبیت کا آپ ہی سی ماخوذ ہونا ظاہر و آشکار ہی و از انجملہ اونکا کلام معجز نظام ہی کہ شیعون کی یہان بکثرت اور سنیون کے یہان بقلت مذکور و معروف ہی تاہم اگر حضرات سنیہ بنظر غور و تامل فقط اوس کلام کو ملاحظہ کرین کہ جو اونکی یہانکی کتابون مین مرقوم ہی تو علاوہ فصاحت و بلاغت کی کہ جو دون کلام خدا اور رسول و مافوق کلام بشر مشکلم ہی اونکو معلوم ہو جای کہ کسقدر حقایق و دقایق و علوم و معارف پر مشتمل ہی کہ سوا اعجاز و کرامت کی اور کچہہ اوسکی نسبت نہین کہا جا سکتا اور ممکن نہین کہ سوا معصوم کی اور کسیکی زبان و قلب سی ایسا کلام نکل سکی پس ای حضرات سنیہ تم کیون کر اعلم و غیر اعلم کو برابر سمجھتی ہو بلکہ غیر اعلم کو اعلم پر ترجیح دیتی ہو حالانکہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہی قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب ترجمہ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و سلم کہ کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جو علم رکھتی ہین اور وہ لوگ کہ جو علم نہین رکھتی ہین سوا اسکی نہین ہی کہ نصیحت قبول کرتی ہین صاحبان عقل دلیل سی و ہم تم علم خلفا

یعنی فیصلہ قضایا اور یہہ ایک فرع ہی اپکی جامع ناتمامیہ ایکین چونکہ ورع یا ہیں بلکہ عقل او یہہ بعد بھی ذریکا
باحمد خدا ذکر کیا اور بیان اسکو ثبوت مین دو حدیثون پر اکتفا کرتی ہین کتاب مذکور کے سے امین یہہ
حدیث ہی یا علی اخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدی وتخصم لسبع ولا یحاجك فیها
احد من قریش انت اولهم ایمانا بالله واوفاهم بعهد الله واقومهم بامر الله واقسمهم بالسوية
واعلمهم فی الرعية وابصرهم بالقضية واعظمهم عند الله مزية رحل عن معاذ ترجمہ
یا علی غالب ہوتا ہون مین تجہپر سبب نبوت کی کہ میری بعد نبوت نہین ہی اور غالب ہی تو سبب سات خصلتون کی
اگر کوئی شخص قریش مین سے ہو ان خصلتون کی بابت تجہہ سی حجت نہین کرسکتا تو اون سب سی پہلی ایمان لایا ہی
ساتہہ اللہ کی اور اون سب سی زیادہ وفا کرنیوالا ہی ساتہہ عہد خدا کی اور اون سب سی زیادہ قائم کرنیوالا ہی
حکم خدا کا اور اون سب سی زیادہ تقسیم کرنیوالا ہی برابر لیئی تیری التسویہ یعنی ساتہہ عدل کی نظر وجہ نہیں ہی
اور اون سب سی زیادہ عدل کرنیوالا ہی رعیت کی باب مین اور اون سب سی زیادہ دانا ہی تو بیچ فیصلہ
قضایا مین اور اون سب سی زیادہ بزرگ ہی نزدیک اللہ کی از روی مرتبہ کی انتہی ان سات خصلتون سے
کہ جو جناب رسولخدا نی بیان فرمائین صاف یا ایک تحقیق ثابت ہوتا ہی وہ مخالف بیان نہین [illegible]
ہی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب رسولخدا بسبب نبوت کی علی سے افضل تھی اور یہہ کہ علی مرتضی تمام قریش سی
افضل ہین پس جب قریش سی افضل ہوئی تو امت سی افضل ہوئی مین کوئی کلام نہین ہوسکتا اور آپکی فضیلت
کو اس حدیث مبارک مین جناب رسولخدا نی بصیغہ بیان فرمایا ہی کچہ کنایہ و اشارہ نہین ہی اس حدیث سی کہ سب
صیغہ افعل التفضیل کی ہین اور مثل اسی حدیث کی ایک اور حدیث اسی کتاب کی اسی صفحہ مین بعد
اس حدیث کی بلا فاصلہ ہی یا علی لك سبع خصال لا یحاجك فیها احد یوم القیمة انت
اول المؤمنین بالله ایمانا واوفاهم بعهد الله واقومهم بامر الله وارأفهم بالرعية واقسمهم
بالسوية واعلمهم بالقضية واعظمهم مزية یوم القیمة رحل عن ابی سعید ترجمہ یا علی
تیری لیئی سات خصلتین ہین کہ نہین حجت کرسکتا ہی کوئی شخص تجہسی اون خصلتون مین روز قیامت تو پہلا ہی سب
مومنون [illegible] کا ساتہہ ایمان لانی مین اور اون سب سی زیادہ وفا کرنیوالا ہی عہد خدا کا اور اون سب سی زیادہ

قایم رکہنے والا ہی حکم خدا کو اور اون سب سی زیادہ مہربانی کرنیوالا ہی ساتھہ رعیت کی اور اون سب سی زیادہ تقسیم کرنیوالا ہی برابر اور اون سب سی زیادہ علم رکہنے والا ہی ساتھہ قضایا کی اور اون سب سی عظیم ہی زیادتی مراتب مین روز قیامت انتہی ان دونون حدیثون مین جن صفات حسنہ مین جناب امیرؑ کا تمام خلق سی افضل و اعلیٰ ہونا ثابت ہوا اونہین کی ضمن مین یہہ بہی معلوم ہوا کہ آپ تمام خلق سی فیصلہ قضایا مین اعلم تہی اور یہہ بات اسقدر ظاہر و مشہور ہی کہ عرب مین ایک مثل ہو گئی تہی کہ بعد وفات جناب امیر جب کوئی قضیہ پیش آتا تہا تو وہ لوگ کہتے تہے قضیۃ ولا ابا حسن لہا یعنی یہہ قضیہ مشکل ہی اور کوئی شخص مثل ابو الحسن کی نہین ہی کہ اوسکا فیصلہ کرے ۞ اور یہہ مثل اسقدر مشہور ہی کہ اکثر نحو کی کتابون مین لکہی ہوئی ہی دلیل سی وُنہم آپکی شجاعت ہی اور یہہ محتاج بیان نہین لکہتے ہم اسبات مین بہی دو حدیثین لکہتے ہین کتاب مذکور کے صفحہ ۵۸۰ مین یہہ حدیث ہی لما اسری بی الی السماء و دخلت الجنۃ فرایت فی ساق العرش الایمن مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی و نصرتہ بعلی (طب عن ابی الحمراء) ترجمہ جب شب معراج کو مجہکو آسمان پر لیگئی تو مین نی عرش کی داہنی طرف لکہا ہوا دیکہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مدد کی ہی مینی اوسکو ساتہہ علی کی اور نصرت کی مینی اوسکو ساتہہ علی کی ۞ نیز اسکی بعد یہہ حدیث ہی مکتوب فی باب الجنۃ قبل ان یخلق السموات والارض بالفی سنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی (عق عن جابر) ترجمہ لکہا گیا ہے بہشت کے دروازے پر آسمانون اور زمینون کی پیدا کی جانی سی دو ہزار برس پہلی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مدد کی اوسکو مینی ساتہہ علی کی انتہی اسطرح کی احادیث کی تصدیق و تصحیح کی لیئے معارک بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہا شاہد عادل ہین کہ سب لڑائیان اور مثل اسکی اور غزوات اسد اللہ کی شمشیر آبدار سی فتح ہوئی ہین اور سنیون کی کتابون مین ان فتوحات کی حالات مفصل لکہی ہوئی ہین اور جو لوگ کہ آپکی طرف مقابل بلکہ آپسے افضل اور امامت و خلافت مین آپ پر اقدم سمجہی جاتے ہین اون حضرات کا کسی ایک کافر کو بہی قتل کرنا خود سنیون کی کتابون سے ثابت نہین ہی بلکہ معرکہ خیبر مین خصوصا و معرکہ احد و حنین مین عموما ان حضرات کا کفار سی فرار اختیار کرنا خود حضرات سنیہ کی تفاسیر و کتب معتبرہ سی ثابت ہی اور خود شاہ عبد العزیز صاحب بہی اسکی قائل و مقر و معترف ہین چنانچہ بحث استخلاف مین جہان صلح

حدیثیہ کا ذکر آیا ہے وہان ہم اس امر کو ثابت کر چکے ہین ﷺ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ⁂ اور
یہ ظاہر ہے کہ جو شخص کہ خلیفہ رسول وامام تمام خلق ہو اوسکو چاہیے کہ اشجع الناس ہو اور کرار غیر فرار نہ فرار
غیر کرار اور کچھ انہین صفات پر منحصر نہین ہے بلکہ کل صفات حسنہ واخلاق کریمہ جناب علی مرتضی کی ذات
والاصفات مین بدرجہ کمال تھے مثل عبادت وریاضت وخوف وخشیت الہی وزہد وورع وتقوی و
توکل وقناعت وصدق وادای امانت وجود وکرم وسخاوت وحلم وکظم غیظ ومروت ورحمت وشفقت
ورافت وغیرہا کی کہ اگر ان سب کا علحدہ علحدہ بالاجمال بھی بیان کیا جاے تو نہایت طول ہو جاے اور
تفصیل کے لیے تو دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہین ہو سکتی اگر حضرات سنیہ اپنی ہی کتب معتبرہ تفاسیر واحادیث
وتواریخ وسیر کی طرف رجوع کرین اور بنظر تامل وغور وانصاف ملاحظہ فرمائین تو اونکو بخوبی ثابت ہو جاے
کہ اس امت پر کیا موقوف ہے امم سابقہ مین بھی کوئی ایسا شخص جامع کمالات صوری ومعنوی نہین پیدا ہوا
یہی باعث ہے کہ جناب مخبر صادق نے آپکو حدیث تشبیہ مین کہ جسکا ذکر دلیل نوزدہم مین ہو چکا ہے ملائکہ و
رسولان اولوالعزم سے مشابہ فرمایا ہے ﷺ رخ یوسف کف موسی دم عیسی داری ⁂ آنچہ
خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ⁂ خبر سادس کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۴۱۲
مین مسطور ہے ⁂ ایضا ⁂ عن هبیرة بن مریم قال سمعت الحسن قام
خطیبا فخطب الناس فقال یا ایها الناس لقد فارقکم امس رجل ما سبقه الاولون
ولا یدرکه الاخرون لقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعثه المبعث
فیعطیه الرایة فما یرجع حتی یفتح الله علیه جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن
شماله ما ترک بیضاء ولا صفراء الا سبعمائة درهم فضلت من عطائه
اراد ان یشتری بها خادما ش حم وابو نعیم کر ⁂ ورواه ابن جریر
من طریق الحسن عن الحسین ⁂ ترجمہ ہبیرہ بن مریم سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ مینے
خود سنا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کھڑے ہوے کے خطبہ ارشاد کیا اور لوگون سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے
گروہ مردم تحقیق جدا ہوا ہے تم سے کل ایسا شخص کہ نہین سبقت لیگئے ہین اوس سے پہلے لوگ

اور نہیں پہونچ سکتے ہین اوسکو پچھلے لوگ اور تحقیق رسول خدا اوسکو جہاد کے لئے بہیجتے تھے اور رایت عطا فرماتے تھے پس نہیں پھرتا تھا وہ یہانتک کہ فتح بخشتا تھا اوسکو اللہ جبرئیل اوسکی داہنی طرف ہوتے تھے اور میکائیل اوسکے بائین طرف نہیں چھوڑا ہے اُونسنے چاندی کو اور نہ سونیکو مگر سات سو درہم کہ جو اوسکی بخشش سے فاضل ہوے تھے ارادہ تھا اوسکا کہ اوس سے ایک خادم مول لے (یہہ حضرت امام حسنؑ نے بعد وفات جناب امیرؑ ارشاد فرمایا تھا) **انتہی** اور سب سے اعجب یہ امر ہے کہ آپ مین اضداد جمع تھے یعنی بعض صفات ایسی تھی کہ جو بعض کی ضد ہین کہ اگر اونمین سے ایک صفت کسی شخص مین ہو تو پھر دوسری اوسمین نہین پاے جاسکتے **مثلا** آپکی غذا کی یہ کیفیت تھی کہ آپنے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کے نہین نوش فرمای اور قوت کی یہ کیفیت تھی کہ خیبر کا دروازہ اوکھاڑ لیا اور اوسکو سپر بنایا چنانچہ ہم اسکا ذکر دلیل بست و یکم مین کر چکے ہین **ونیز مجلد سادس کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۳۹۸ مین مسطور ہے** ان علیا حمل الباب یوم خیبر حتی صعد المسلمون ففتحوها وانہ جرب فلم یحملہ الا اربعون رجلا (ش) **ترجمہ** تحقیق علی اوٹھا لیے رہے خیبر کے دروازے کو یہانتک کہ مسلمان اوسپر چڑہے اور اوس قلعہ کو فتح کیا اور تحقیق تجربہ کیا گیا تو چالیس آدمی سے کم اوس دروازے کو نہ اوٹھا سکے **انتہی** اور فقر کی یہہ کیفیت تھی کہ اپکے یہان سوا ایک مینڈہے کی کھال کے اور کچھ فرش نہ تھا کہ دنکو اوسپر اونٹ چارا کھاتا تھا اور شبکو آپ اور جناب سیدہ دونو معصوم اوسی پر آرام فرماتے تھے چنانچہ **کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۴۰۹ مین مسطور ہے** عن علی قال نکحت ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس لنا فراش الا فروۃ کبش فاذا کان اللیل بتنا علیها واذا اصبحنا قلبناها وعلفنا علیها الناضح (العسکری) **ترجمہ** علی سے منقول ہے کہ انہوں فرمایا کہ مینے رسولخدا کی صاحبزادی سے عقد کیا حالانکہ ہمارے پاس سوا ایک پوست گوسفند کے اور کوی فرش نہ تھا پس جب رات ہوتی تھی تو ہم دونون آدمی اوسی پر سوتے تھے اور جب صبح ہوتی تھی

تو اوسکو اولٹ کے اوسی پر اونٹ کو چارہ دیتے تھے انتہی اور سخاوت کی یہ کیفیت تھی کہ سورہ ہل اتی آپ کی شان مین نازل ہوا چنانچہ شعاع ہفتم مین ہم اس سورہ کی شان نزول کو تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت سے لکھ چکے ہین اور شجاعت کی کیفیت ظاہر وباہر ہے اور حلم اور کظم غیظ کی کیفیت مین ایک حکایت مولوی روم نے کہ جنکو سنی مولوی معنوی کہتے ہین اپنی مثنوی مین لکھی ہے اوسی پر اور کوائف کا بھی قیاس کرنا چاہیے چنانچہ مثنوی مذکور مطبوعہ مطبع منشی نولکشور سنہ ۱۳ ہجری کے ص ۹۲ سے ص ۹۹ تک سے منتخب کرکے مین چند اشعار لکھتا ہون اس سبب سے کہ اس حکایت کے نظم مین بہت اشعار مولوی معنوی صاحب کے ہین

از علی آموز اخلاص عمل ∴   شیر حق را دان منزه از دغل

در غزا بر پہلوانی دست یافت ∴   زود شمشیری برآورد و شتافت ∴   او خدو انداخت بر روی علی

افتخار هر نبی و هر ولی ∴   او خدو انداخت بر رویی که ماه ∴   سجده آرد پیش او در سجده گاه

در زمان انداخت شمشیر آن علی ∴   کرد او اندر غزایش کاهلی ∴   گشت حیران آن مبارز زین عمل

از نمودن عفو و رحم بی محل ∴   گفت بر من تیغ تیز افراشتی ∴   از چه افگندی مرا بگذاشتی

آن چه دیدی تا چنین خشمت نشست ∴   تا چنین برقی نمود و باز جست ∴   آن چه دیدی بهتر از کون و مکان

که به از جان بود و بخشیدیم جان ∴   در شجاعت شیر ربانیستی ∴   در مروت خود که داند کیستی

در محل قهر این رحمت ز چیست ∴   اژدها را دست دادن کار کیست ∴   گفت امیر المومنین با آن جوان

که به هنگام نبرد ای پهلوان ∴   چون خدو انداختی بر روی من ∴   نفس جنبید و تبه شد خوی من

نیم بهر حق شد و نیمی هوا ∴   شرکت اندر کار حق نبود روا ∴   شیر حقم نیستم شیر هوا

فعل من بر دین من باشد گواه ∴   گبر این بشنید نوری شد پدید ∴   در دل او تا که زناری برید

گفت من تخم جفا می کاشتم ∴   من ترا نوعی دگر پنداشتم ∴   عرضه کن بر من شهادت را که من

من ترا دیدم سرفراز زمن ∴   قرب پنجه کس ز خویش و قوم او ∴   عاشقانه سوی دین کردند رو

او به تیغ حلم چندین خلق را ∴   وا خرید از تیغ چندین خلق را ∴   تیغ حلم از تیغ آهن تیزتر

ل زصد لشکر ظفر انگیز ترہ ﴿ دلیل چہلم ﴾ تمام تواریخ اہلسنت وجماعت اس بات پر شاہد ہین
کہ جناب امیرؑ کو جناب رسول خداؐ نے کبھی کسی امیر جیش کا محکوم نہین کیا اور حضرات شیخین کبھی عمرو عاص
کے محکوم رہے اور کبھی اسامہ بن زید کے اور اس باب مین کوئی سنی اختلاف نہین کر سکتا اور یہہ صریح
دلیل بین ہے اس امر پر کہ جناب رسولخداؐ علی بن ابیطالبؑ کو کل امت کا حاکم یعنی اپنا خلیفہ مقرر کرنیوالے
تھے اس سبب سے انکو اپنی زندگی مین دوسرے کا محکوم نہین کیا ورنہ اور کوئی وجہ اس تخصیص کی
نہ تھی اسواسطے کہ جناب رسولخداؐ نے جنگ موتہ مین حضرت جعفر طیار تک کو زید بن حارثہ کا محکوم فرمایا
ہے ﴿ واضح ہو ﴾ کہ جو کچھ ہمنے یہانتک فضائل علی بن ابیطالبؑ مین لکھا ہے یہہ ایک قطرہ ہے دریا
سے اور ایک ذرہ ہے ریگ صحرا مین سے اور کلیہ اس مقام پر یہہ ہے کہ جو فضیلت افضلیت جناب
شاہ ولایت پر دلالت کریگی وہ اپکے استحقاق خلافت پر بھی دلالت کریگی اس سبب سے کہ تفضیل مفضول
و ترجیح مرجوح نہ عقلاً جایز ہے نہ نقلاً جسقدر آیات قرانی کہ عقلاً و نقلاً اپکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین انکا
لکھنا اور اہلسنت وجماعت کی تفاسیر و کتب معتبرہ کی عبارتین نقل کرنا اور جسقدر احادیث کہ آپکے فضائل مین سنیون
کی کتابون مین لکھے ہوے ہین اون سبکا جمع کرنا یہہ ایک امر عظیم و خطیر ہے کہ اس کتاب مختصر
کی گنجایش و وسعت سے بہت زیادہ ہے اور اپکی وفیز او آئمہ معصومین کی امامت پر جو دلائل کہ
ہمارے یہان کے علمانے قایم کئے ہین وہ بھی بیحد و انتہا ہین اور سب قران و حدیث سے
ماخوذ چنانچہ جناب علامہ حلی علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتاب الفین جو تصنیف فرمائی ہے اوسمین
ایک ہزار دلائل عقلیہ و نقلیہ قائم کئے ہین اور پھر اخر کتاب مین فرمایا ہے کہ وھو بعض الادلۃ
فان الادلۃ علی ذلک لا تحصی یعنی یہہ بعض دلیلین ہین اس سبب سے کہ تحقیق دلیلین اسپر بیشمار ہین
اور زیادہ تر اس کتاب مین آیات قرانیہ سے استدلال کیا ہے پس اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے
کہ صدہا آیات قرانی امامت جناب امیر المومنینؑ و حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام پر دال ہین بدلالات
عقلیہ و نقلیہ اور یہہ کتاب ۱۲۹۸ ہجری مین مطبوع بھی ہو چکی ہے اور ہر شخص کو بآسانی دستیاب ہو سکتی
ہے اور یہہ ایسی کتاب لاجواب ہے کہ صدہا برس سے مشہور و معروف ہے اور آجتک کسی عالم سنی کو

اسکے جواب مین قلم اوٹھانے کی جرات نہ ہوئی چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین بھی جابجا
اس کتاب مستطاب کا ذکر کیا ہی مگر یہہ جرٔت و قدرت نہ ہوے کہ اوسمین کی دو چار دلیلین بھی نقل کر کے
اوسکا جواب لکھتے اور اس کتاب کے اواخر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ علامہ علیہ الرحمہ نے ۷۱۲؁ ہجری
مین سلطان اولجائتو خدابندہ کی عہد سلطنت مین یہہ کتاب تصنیف فرمائی ہے یہہ بادشاہ آپ ہی کے
فیض صحبت کے سبب سے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ہوگیا تھا پس تاریخ ختم تصنیف کتاب موصوف سے
آجتک کہ ۱۳۱۷؁ ہجری ہی چھہ سو پانچ برس کا زمانہ منقضی ہوا اور ہنوز یہہ کتاب مثل آفتاب کی
روشن رہی کبھی مخفی و مستتر نہین ہوئی اس سبب سے کہ سلطان اولجائتو موصوف کے وقت سے
شیعون کا تقیہ برطرف ہوگیا تھا پس کیا سبب ہے کہ علماے سنیہ مین سے کسینے آجتک اسکا جواب نہ لکھا
حالانکہ یہہ کتاب کچھہ بہت طول و طویل نہین ہے بلکہ مجموع اسکے دو سو بیاسی ۲۸۲ صفحے ہین گویا یہہ علامہ ممدوح
کی کرامت ہی کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے یعنی اسقدر صفحات مین اسقدر دلیلین لکھی ہین **قسم سوم**

وہ دلائل و قرائن ہین کہ جو واقعہ غدیر خم سے متعلق ہین اور اون سے
ثابت ہوتا ہی کہ بلاشبہہ و شک جناب رسولخدا نے اس مقام مبارک مین علی بن ابیطالب کو مجمع عام مین
اپنا وصی و خلیفہ حسب سنت انبیاے ما سلف مقرر فرمایا ہی **دلیل اوّل** جب دلائل قاطعہ قسم اول سے
ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کا کسیکو اپنی زندگی مین وصی و خلیفہ مقرر کر جانا ایک امر ضروری و لابدی
تھا اور دلائل ساطعہ قسم ثانی سے ثابت ہوگیا کہ علی بن ابیطالب مستحق وصایت و خلافت تھے تو یہہ
امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب امیر کو وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری و لابدی تھا دو دلیلون سے
اوّل یہہ کہ باوجود مستحق خلافت غیر مستحق کو خلیفہ مقرر کرنا ساحت عزت و جلالت نبوت و عصمت سے
بمراحل بعید ہی **دوم** یہہ کہ اغیار مین سے کسیکا خلیفہ منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول
ہونا اسکا تمام امت بہتر فرقون مین سے کوئی فرقہ قائل نہین پس جب ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کا
جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری و لابدی تھا تو بالضرورہ ثابت ہوگیا کہ جو امر ضروری
و لابدی ہو اوسکا ایقاع بھی جناب رسولخدا کو ضروری و لابدی تھا اور جب یہ ثابت ہوگیا تو یہ امر بھی

ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا نے مقام غدیر خم مین جناب امیر کو بلاشبہ وشک اپنا وصی وخلیفہ مقرر
فرمایا اسسبب سے کہ اور کوئی دوسرا مجمع عام سواے غدیر خم کے ایسا نہین ثابت ہوا کہ امر
خلافت ووصایت پر دلالت کرے اور الفاظ مشترکہ احادیث سے مثل مولی وولی کے بلا شبہ وشک
معنی امامت وخلافت مراد ہین اسسبب سے کہ بالاتفاق لفظ مشترک اوسی معنی پر دلالت کریگی کہ جسپر
کوئی دلیل وقرینہ قائم ہو فهذا الدّليل القاطع والبرهان السّاطع والبيّنة الظاهرة
والقرينة الواضحة اور ہم بحمداللہ تعالی ماسبق مین ثابت کرچکے ہین کہ لفظ مولی بہت سے ایسے
معنی پر مشتمل ہے کہ جو امامت وخلافت پر دلالت کرتی ہین مثل سیّد ومالک وولی امر ومتولی امر ومتصرف
فی الامور وغیرہا کی کہ یہہ سب مترادف ہین اولی بالتصرف کی **دلیل دوم** آیہ وافی ہدایہ یاایها الرسول
بلّغ ما انزل اليك من ربّك وان لم تفعل فما بلّغت رسالته والله يعصمك من الناس
انّ الله لا يهدى القوم الكافرين ہے **ترجمہ** اے رسول پہونچادے جو کچہ نازل کیا گیا ہے
تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے اور اگر یہہ نہ کیا تو تو نے نہ پہونچایا تو نے اوسکی رسالت کو
اور اللہ حفاظت کریگا تیری لوگون کی شر سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا ہے کافرونکی گروہ کو
انتہی اور ہم شعاع اول مین بحمداللہ تعالے تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت سے ثابت کرچکے ہین
کہ یہہ آیت علی بن ابیطالب کی باب مین نازل ہوئی ہے اور اسی آیت کے حکم کی موافق جناب رسولخدا نے
غدیر خم مین آپکا ہاتہہ پکڑ کے فرمایا ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ ونیز یہہ امر بہی ثابت کرچکے ہین
کہ اس آیہ مبارکہ مین نام نامی واسم گرامی علی بن ابیطالب موجود تہا اور جناب رسولخدا کے عہد
کرامت عہد مین یہہ آیت اسطرح پڑہی جاتی تہی یاایها الرسول بلّغ ما انزل اليك من ربك ان عليا
مولی المومنین **ونیز** مجلد غدیر کتاب عبقات الانوار کی جلد ثانی کے حصہ اول مطبوعہ مطبع مطلع نور لکہنو کے
ص ۲۹۰ سے ص ۳۰۲ تک اس آیت کا مفصل بیان ہے اس کتاب کی شعاع اول کے دیکہنے سے جس شخص کی
تسکین نہو اوسکو چاہیئے کہ مجلد کتاب مذکور کیطرف رجوع کرے حالانکہ من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر اور ما
دلیل مختصر وجامع جو اس آیہ وافی ہدایہ سے ظاہر وہویدا وواضح وہویدا ہے یہہ ہے کہ جب سنیون کی کتب معتبرہ

سے ثابت ہوگیا کہ یہ آیت باب علی بن ابیطالب مین نازل ہوئی تھی تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ انکی امامت و
خلافت کی بابت نازل ہوئی ہے چند وجوہ سے **اول** یہہ کہ تمام قران مین کسی حکم کے تبلیغ کی بابت اسقدر
تاکید و تہدید ثابت نہین ہوتی کہ جسقدر اس آیت کے حکم مین ثابت ہوتی ہے پس اس سے ثابت ہوگیا
کہ جس امر کا اس ایت مین حکم ہے وہ جمیع احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا اور کوئی حکم جمیع احکام شرعیہ
سے اہم و ضروری نہین ہو سکتا سوا تقرر و تعیین حاکم کے کہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اوسی سے متعلق
ہوتی ہے اور بعد رسول وہی حاکم خلیفہ رسول و امام امت ہے پس ثابت ہوگیا کہ یہہ آیت خلافت و امامت
علی مرتضی کی بابت نازل ہوئی ہے **دوم** یہہ کہ جب سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوگیا کہ یہہ ایت شان
علی مرتضے مین نازل ہوئی ہے تو اب دو حال سے خالی نہین یا آپ کی دوستی و محبت کی بابت
نازل ہوئی ہے یا انکی امامت و خلافت کے باب اول باطل ہے اس سبب سے کہ ہرگز کسی کی عقل سلیم
اس بات کو قبول نہین کر سکتی کہ حق سبحانہ و تعالی اپنے فقط دوستی و محبت کے بیان کے لئے اسقدر تاکید
کی ہو اور اپنے رسول محبوب سے فرمایا ہو کہ اگر تو اس حکم کو نہ پہونچائیگا تو میری رسالت ہی نہ پہونچائی پس
امر دوم ثابت و محقق ہوگیا و ہو المقصود **سوم** یہہ کہ اس ایت سے صریح ثابت ہے کہ جناب رسولخدا کو
اس حکم کی تبلیغ مین لوگون کا خوف تھا کہ اوسکے رفع کے لئے حق سبحانہ و تعالی نے اپنے حبیب سے حفاظت
کرنیکا وعدہ فرمایا اور یہہ ظاہر ہے کہ بیان دوستی و محبت علی بن ابیطالب مطلق محل خوف نہین ہو سکتا
نہ کہ اسقدر کہ حق سبحانہ و تعالی کو اوس سے حفاظت کا وعدہ فرمانا پڑے پس ثابت ہوگیا کہ یہہ امر امامت و خلافت
علی مرتضی تھا کہ اسکا اظہار و بیان بسبب کثرت منافقین کہ جو معاندین جناب امیر المومنین تھے نہایت مخوف
و پر خطر تھا اسلئے کہ یہہ لوگ ہر وقت مثل گرگ بغل و مار آستین کے جناب رسولخدا کے ہمراہ رہتے تھے پس ان
لوگون کے شر سے محفوظ رہنا بغیر حفاظت حق سبحانہ و تعالی ممکن نہ تھا چنانچہ قصہ اصحاب عقبہ اسپر شاہد ہے
اور سنیون کی کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ چند منافقون نے راستہ مین شب کیوقت ایک پہاڑ کی گھاٹی
مین ارادہ کیا تھا کہ جناب رسولخدا کو شہید کرین لیکن حق سبحانہ و تعالی نے اون لوگون کے شر سے اپنے حبیب کو محفوظ
رکھا چنانچہ قران شریف مطبوعہ مطبع مجتبائی مذکور کے ص ۱۰۲ کی حاشیہ پر

مولوی شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن کی یہ عبارت ہے سورہ توبہ بعد ثلث تفسیر آیہ
وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا میں بارہ شخص نے سفر میں آپ کی گھات کی جمع ہو کر چاہا کہ حضرت پیغمبر چلتا دیں ایک
صحابی ساتھ تھے تاڑ گئے وہ ڈپٹ دی اور حضرت نے فرمایا کہ انکو مارو تب لگے سے بھاگے حذیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنا حکم نہ تھا انتہی
اور سنیوں کی تفاسیر مبسوطہ میں یہ حال مفصل لکھا ہوا ہے خصوصاً تفسیر درمنثور سیوطی میں اور اکثر تفاسیر سے ثابت ہے
کہ حضرت حذیفہ بن الیمان و حضرت عمار یاسر دونوں بزرگ کہ جو خواص اصحاب میں سے تھے آپ کے ہمراہ رکاب تھے
و بعض روایات سے ثابت ہے کہ جن منافقین نے آپ پر حملہ کیا تھا وہ چودہ آدمی تھے غرض اس حکایت کے لکھنے سے فقط یہ
تھی کہ جناب سرور کائنات کسی وقت میں منافقوں کے شر سے مامون نہ تھے اور بغیر حفاظت حق سبحانہ وتعالی اونکی محفوظ
نہیں رہ سکتی تھے **دلیل سوم** جسقدر اہتمام و انتظام و مجمع عام جناب خیر الانام نے مقام غدیر خم میں تبلیغ حکم آلہی کے
ہو فرمایا ثابت نہیں ہوتا کہ ابتدا سے بعثت سید الانام رسالت یعنی زمانہ انتقال و رحلت تک کسی حکم کی تبلیغ کی بابت
اسقدر اہتمام فرمایا ہو پس ثابت ہو گیا کہ یہ حکم جمیع احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا اور کوئی حکم جمیع احکام
شرعیہ سے زیادہ ضروری و اہم نہیں ہو سکتا سوا تقرر و تعیین حاکم کے کہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اوس سے
متعلق ہوتی ہے اور بعد رسول وہی حاکم خلیفہ رسول و امام امت ہے پس ثابت ہو گیا کہ یہ حکم تبلیغ خلافت و امامت
شاہ ولایت کی بابت تھا و ہو المقصود اب رہا بیان اہتمام و انتظام پس اوس پر چند واقعات دلالت کرتے ہیں
اوّل کل اہل اسلام کا جمع فرمانا کہ سنیوں کی معتبر کتابوں سے ثابت ہے کہ لاکھ آدمیوں سے زیادہ تھی اس امر کے
اثبات میں اسقدر کافی ہے کہ جب آپ نے حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کیطرف مراجعت فرمائی ہے تو راستہ
میں مقام غدیر خم میں یہ مجمع عام فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ اس آخری حج میں سب مسلمان آپ کے ہمراہ رکاب تھے چنانچہ
کتاب روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۱۲۳ میں یہ عبارت ہے
ذکر حجۃ الوداع درین سال حضرت مقدس نبوی حج گذارد و تفصیل این اجمال آنکہ رسول اللہ بعد از تصمیم عزیمت
بجانب مکہ بقبائل عرب کہ شرف اسلام دریافتہ بودند خبر فرستاد کہ توجہ بجانب حرم تصمیم یافتہ ہر کس کہ داعیہ
حج گذاردن دارد باید کہ از منزل خویش بیرون آمدہ بما پیوندد و چون این اشارت بہم رسید [illegible]
خلق بسیار کہ محاسب وہم از تعداد آن عاجز آید از اطراف دیار عرب روی توجہ بجانب مدینہ نہادند و در [illegible]

مجتمع گشتند تا ملازم رکاب فلک فرسای بوده آداب مناسک حج بیاموزند انتہی اس عبارت سے کثرت
اہل اسلام ظاہر ہے اور چونکہ یہ امر محل نزاع نہیں ہے لہٰذا مین اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون ورنہ اور بہت سی
کتب معتبرہ حضرات سنیہ سے اس کثرت کا ثبوت ممکن تھا اور یہ امر کہ جب آپنے حجۃ الوداع سے مراجعت
فرمائی تو مقام غدیر خم مین سب مسلمانون کو جمع کرکے اس حکم محکم کی تبلیغ فرمائی اسکا ثبوت اون احادیث مین
موجود ہے جو ہمنے شعاع چہارم مین زید بن ارقم کی روایت سے نقل کی ہین دیکھو اوس حدیث کو کہ جو ہمنے
خصائص نسائی کے صفحہ ۱۵ سے نقل کی ہے ونیز اوس حدیث کو کہ جو ہمنے جلد سادس کتاب کنز العمال
کی ص ۳۹۰ سے نقل کی ہے ونیز اوس حدیث کو کہ جو اسی کتاب کے اسی صفحہ سے بعد حدیث سابق ذکر نقل کی ہے
اور یہ امر بھی محل نزاع نہیں ورنہ اور بہت سی کتب سے اسکا ثبوت ممکن تھا ونیز جسکا زیادہ تفصیل پر مطلع
ہونے کو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار مجلد ثانی حصہ اول حدیث غدیر مطبوعہ مطبع نور لکھنؤ کی ص ۲۱ سے
ص ۴۴ تک روایات احادیث غدیر کو ملاحظہ کرے دوم گرمی کی شدت تھی اور سوائے چند کیلے کے درختون
کی اور کچھ سایہ اوس مقام مین نہ تھا کہ جہان آپنے خطبہ مبارکہ غدیر خم ارشاد فرمایا ہے اور ظہر کا وقت تھا چنانچہ
جو حدیث کہ ہمنے شعاع چہارم مین خود رابع مسند احمد بن حنبل کی ص ۳۷۲ سے نقل کی ہے اوس سے گرمی کی شدت
بھی ثابت ہے اور درخت پر جناب رسولخدا کے لیے سایہ کرنا بھی ثابت ہے اور جو حدیث کہ ہمنے کتاب مذکور
کی ص ۲۸۱ سے نقل کی ہے اوس سے ظہر کا وقت ہونا ثابت ہے اور یہ امر بھی محل نزاع نہیں ہے ونیز
خوف طوالت مانع ہے ورنہ ہم اسکا اور بہت سا ثبوت لکھ سکتے تھے ونیز جسکا زیادہ تفصیل پر مطلع
ہونیکو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار مجلد ثانی حصہ اول حدیث غدیر مذکور کے ص ۸۰ و ۹۴ و
۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۲۰۰ و ۲۰۹ و ۲۳۵ و ۲۳۶ وغیرہا کو ملاحظہ کرے کہ ان صفحات مین روایات حدیث
غدیر سے شدت گرما ثابت ہے و ص ۳۴۲ و ۷۹ و ۸۰ و ۹۵ وغیرہا کو مطالعہ کرے کہ ان سے ظہر کا وقت ہونا
ثابت ہے سوم منبر وہان کہان ممکن تھا لہٰذا ایسی ضرورت اس حکم کے تبلیغ کی تھی کہ جناب رسول خدا نے
اونٹون کے پالان جمع کرکے اوسکا منبر بنایا چنانچہ شعاع بست وچہارم مین شاہ عبدالعزیز صاحب و امام

۱ مترجم نے سمرہ کا لکھا ہے کہ جو اکثر احادیث میں ہے اور اس لفظ کا اطلاق سوا کیکر کے اور قسم کے درختون پر بھی ہو سکتا ہے ۱۲ منہ

تحریر فرمائی صاحب شرح تحفہ کہ اب ہم مین جو عبارت کتاب روضۃ الصفا کی ص ۲۱۴ و ص ۲۱۵ سے واقعات حسب
کی ہے ... نہیں ثابت ... کے لیے نقل کی ہے اوسمین یہ فقرت موجود ہین کہ حضرت مقدس نبوی در وقت مراجعت
از مکہ ... بقریب ... سید فرمود تا زیر درختان آن موضع را صفا دادند و پالانہای شتران اجمع کردہ بر زبر یکدیگر نہادند
... حضرت بلال موذن ندا کرد کہ الصلوۃ جامعۃ پس حضرات سنیہ تعین الفعان سے بتاو کہ آیہ تبلیغ کا
تاکید و تہدید کے ساتھ نازل ہونا اور جناب رسولخدا کا اس اہتمام و انتظام کے ساتھ عین شدت گرما مین مجمع عام کرنا و منبر کے
عوض مین پالانہائے شتر کا جمع فرمانا اسی کا مقتضی تھا کہ آپ جناب امیر کو لیکے اوس منبر پر تشریف لیجائین اور یہ فقط
اسقدر کہکر و فرمائین کہ علی سب کا دوست ہے کسیکا دشمن نہین حاشا و کلا کوئی عاقل و ذی ہوش اسکو تسلیم نہین کر سکتا **دلیل**
چہارم علاوہ اس سب تمام کے یہ امر بھی قابل غور و ملاحظہ ہے کہ جناب رسولخدا نے باوصف شدت گرما جو اسقدر تامل مین
فرمایا کہ مدینہ منورہ مین پہونچکر اس حکم کی تبلیغ فرمائین اسکا کیا سبب ہے عقل سلیم بالبداہتہ حکم کرتی ہے کہ اسکے دو سبب ہین
اول یہ کہ آیہ تبلیغ مین ایسی تاکید و تہدید تھی کہ جناب رسولخدا تعمیل حکم الٰہی مین مطلق تامل نفرما سکے اور وہین جگہ کہ یہ آیت
نازل ہوئی وہین ٹھہر گئے اور مطلق شدت گرما و بے سرو سامانی کا خیال نفرمایا اور تمام اہل اسلام کو جمع کرکے تبلیغ حکم الٰہی
اس شد و مد کے ساتھ عمل مین لائے **دوم** یہ ظاہر ہے کہ جب آپ مدینہ منورہ پہونچتے تو اسقدر مجمع اہل اسلام کا نرہتا بلکہ یہین
ہی سے قبایل عرب اپنے اپنے مقام پر چلے جاتے اور لوگ متفرق ہو جاتے پس ثابت ہو گیا کہ اس حکم محکم کی تبلیغ
مجمع اہل اسلام مین ضروری تھی اور ظاہر یہی باعث ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے حبیب کو ایسے مقام مین تاکید کے
ساتھ اس حکم محکم کی تبلیغ کا حکم فرمایا کہ جہان مجمع عام اہل اسلام تھا اور لوگ متفرق ہونا شروع نہین ہوئے تھے پس جس حکم
محکم کے لیے اسقدر تاکید و تہدید نازل ہوا اور اسکے تبلیغ کے لیے مجمع عام کی بھی ضرورت ہو ہرگز وہ فقط امر محبت و
مودت نہین ہو سکتا کہ جو مومنون کے آپس مین ایک معمولی بات ہے پس جب یہ احتمال حضرات سنیہ کا حدیث من کنت مولاہ
مین باطل ہو گیا تو ثابت ہو گیا مذہب حق شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کہ وہ اس حدیث سے امامت و خلافت علی بن ابیطالب
مراد لیتے ہین اس سبب سے کہ باجماع امت اس حدیث مبارک مین سوا ان دو احتمالون کے اور کوئی تیسرا احتمال نہین ہے
پس جب ایک باطل ہو گیا تو لامحالہ دوسرا ثابت ہو گیا **دلیل پنجم** سب جانتے ہین کہ جب آپ نے مدینہ
منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب بقصد حج نہضت فرمائی تو اواخر زمانہ حیات مبارک تھا اور جمیع احکام شرعیہ کی تکمیل و تبلیغ

ہو چکی تھی از قبیل نماز و روزہ و زکوۃ و خمس و حج و جہاد وغیرہا کی ایک نقطہ مناسبت کی تعلیم باقی تھی وہ بھی بہ پیرایہ
میں باحسن طرق قولاً و فعلاً عمل میں آئی پھر ہمکو سنی بھی بتائیں کہ جب آپ حجۃ الوداع سے مراجعت فرما کر غدیر خم میں
تشریف لائے تو کونسا حکم شرعی از قبیل عبادات و معاملات باقی رہ گیا تھا کہ جسکی تبلیغ کے لیے آپ نے اس قدر اہتمام
تبلیغ فرمایا کہ جو کسی حکم کی بابت نہیں فرمایا تھا کیا یہی ننھی سی بات کہ علی ابن ابیطالب سب کے دوست ہیں لیکن یہ نہیں
نہیں سبحان اللہ کون عاقل و دیندار اسکو تسلیم کر سکتا ہے پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم سوا امامت و خلافت
شاہ ولایت کے اور کوئی نہ تھا اور ضرور تھا کہ آپ اسکو بعد تبلیغ جمیع احکام شرعیہ قریب زمانہ رحلت و انتقال
ارشاد فرماتے اور اسکی ضرورت ایسی ہی زمانے میں ثابت ہے شرعاً و عقلاً و عرفاً چند وجوہ سے **اوّل** یہ کہ حق
سبحانہ نے ہر مومن کو حکم فرمایا ہے کہ اپنی وفات کے قریب اپنے مال متروکہ کی بابت وصیت کرے جیسا کہ قسم دوم کی
دلیل چہارم میں بیان کر چکے ہیں پس کیونکر ممکن تھا کہ جناب رسول خدا اپنے اواخر ایام میں کسیکو دین اسلام کی بابت
اپنا وصی و خلیفہ نہ مقرر فرما جاتے **دوم** نازل ہونا آیہ تبلیغ کا اور اس امر کا سنیوں کی کتابوں سے ثابت ہونا کہ
یہ آیت سراپا ہدایت علی ابن ابیطالب کے باب میں نازل ہوئی ہے حتیٰ کہ آپ کا اسم مبارک بھی اسمیں موجود تھا
اور اسی آیت کی بنا پر جناب رسول خدا نے حدیث غدیر خم ارشاد فرمائی پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم سوا امر خلافت
و امامت کے اور کوئی نہ تھا اور اسکی تبلیغ آخر عمر میں ضروری تھی **سوم** عقل سلیم بالبداہت حکم کرتی ہے کہ بعد تکمیل جمیع
احکام شرعیہ حاکم کے مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ جو حافظ و نافذ احکام شریعت و رافع نزاع امت ہو اور زمانہ اسکا
آخر ایام رسالت قریب انتقال و رحلت ہے **چہارم** عمل انبیائے مرسلین سابق ہے کہ آخر ایام حیات میں اپنا وصی
خلیفہ مقرر فرمایا کئے چنانچہ جناب خاتم النبیین و المرسلین کی نسبت جیسا کہ ہم قسم اوّل کی دلیل اوّل میں بیان
کر چکے ہیں سب آپ کے وصی مقرر کرنیکا بھی یہی زمانہ تھا **اور عرفاً** یہ سبب ہے کہ ہر شخص بادشاہ ہو یا امیر غنی ہو یا
فقیر بھی آخر عمر میں اپنے امور کی بابت وصیت کرتا ہے اور کوئی ولیعہد مقرر کر جاتا ہے پس ان
دلائل و قرائن واضحہ سے صریح ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم میں جو کچھ فرمایا اس میں سوا امر وصایت
و خلافت علی ابن ابیطالب کے کسی دوسری بات منظور نہیں اور اسکی بابت جسقدر تکرار و تاکید و اہتمام و انتظام فرمایا گیا وہ
سب مناسب و موافق تھا اس سبب سے کہ احکام کے بیان فرمانے میں اور ان کے مقرر نہ کیا جانے میں کہ جو اونکا حافظ و

مفید موہبت فوق ہے کما لا یخفی **دلیل ششم** حدیث غدیر ہے کہ جسکا ذکر شاہ عبد العزیز صاحب نے
بھی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں کیا ہے اور احمد الدین واعظ نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے ص ٩ میں کہ جسکا
میں جواب لکھ رہا ہوں اسطرح لکھا ہے الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال
علیہ السلام من کنت مولاہ فعلی مولاہ **یعنی** پہلے جناب رسول خدا نے سب
حاضرین سے پوچھا کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے ہو کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولی ہوں جب سب نے اسکو تسلیم کیا
تو آپ نے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمائی یعنی جسکا میں مولی ہوں اسکا علی بھی مولا ہے پس بالبداہت
صحیح اور ظاہر ہے کہ اس حدیث میں جو لفظ اولی کے معنی ہیں وہی لفظ مولی کے بھی ہیں اب رہی اس امر کی تحقیق
کہ لفظ اولی کے صدر حدیث میں کیا معنی ہیں پس **واضح** ہو کہ یہ حدیث ماخوذ ہے آیہ وافی ہدایہ النبی اولی
بالمومنین من انفسہم سے پس ظاہر ہے کہ جو لفظ اولی کے معنی اس آیت میں ہونگے وہی اس حدیث میں بھی
ہونگے اور اسکا خود شاہ عبد العزیز صاحب نے اقرار فرمایا ہے کہ یہ لفظ اس حدیث میں آیت مسبوق الذکر سے ماخوذ ہے
لیکن بعد اسکے موافق اپنی عادت کے دیدہ و دانستہ از راہ جحد و مکابرہ اس آیت میں لفظ اولی بمعنی اولی
بالتصرف ہونے سے انکار کیا ہے چنانچہ **تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص**
٣٣٣ میں انکی یہ عبارت ہے وایں لفظ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم الست اولی بالمومنین من انفسہم ماخوذ
از آیات قرآنی ست و ذہبین راہ او را از مسلمات اہل اسلام قرار دادہ بروی تفریع حکم آئندہ فرمودہ و در قرآن
این لفظ جائے واقع شدہ کہ معنی اولی بالتصرف در انجا اصلا مناسبت ندارد وھو قولہ تعالی النبی اولی
بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ
انتہی **موضع الحاجۃ** شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ اولی قرآن سے ماخوذ ہے
اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا نے اسکو مسلمات اہل اسلام قرار دیکے اسی پر تفریع حکم آئندہ کی فرمائی ہے
پس اس سے معلوم ہوگیا کہ جو معنی لفظ اولی کے آیت میں ہیں وہی صدر حدیث میں ہیں اور جو اولی کے معنی صدر
حدیث میں ہیں وہی لفظ مولی کے معنی حدیث میں ہیں کہ جناب رسول خدا نے من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ
فرمانا بھی تفریع حکم آئندہ ہی پس شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن میں لفظ اولی جگہ واقع ہوا ہے کہ جہاں

اولی بالتصرف کو وہاں جگہ اصلا مناسبت نہیں ہے اور ہم نے جو اس آیت میں لفظ مولی بمعنی اولی بالتصرف ہے
لہذا اختلاف کرنے کے لیے ہم خود مفسرین اہل سنت و جماعت کو بھی نقل کرتے ہیں اور پہلے تفسیر جلالین کی نقل
عبارت ہی کہ جو نہایت مختصر تفسیر ہے ابتدا کرتے ہیں تفسیر مذکور مطبوعہ بمبئی سنہ ۹۹ ہجری جلد دوم
کے ص ۹۰ میں یہ عبارت ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم فیما دعاهم
الیه ودعتهم انفسهم الی خلافه ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسوں سے اوس چیز
میں کہ بلاوے اونکو اوسکی طرف اور بلاوین اونکو اونکے نفوس اوسکی خلاف کی طرف انتہی برے خدا ذرا کتاب
ہم و انصاف سے جواب دیں کہ جسکی اطاعت اپنے نفس کی طاعت سے زیادہ واجب ہو گی اوس سے زیادہ اور کون
اولی بالتصرف ہو سکتا ہے اور یہ شان ہے رسول کی اور بعد اوسکے اوسکے خلیفہ و جانشین کی ونیز
قرآن شریف چھاپ حقانی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اوسکے ص ۳۴۴ کی حاشیہ پر
بعد ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن کی یہ عبارت ہے ف نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان مال میں اپنا تصرف
نہیں چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں و نبی حکم کرے تو فرض ہے انتہی موضح القرآن نیز
حضرات منصفین ابھی ہمکو کچھ شک باقی رہا کہ اس آیت میں لفظ اولی سے مراد اولی بالتصرف ہے لیکن البتہ ہمکو اس بات کا
افسوس ہوگا کہ سبب شاہ عبدالعزیز صاحب نے جو کیا تھا تو شاہ عبدالقادر صاحب کو یہ وصیت کیوں نہ کر گئے کہ
اس آیت کی تفسیر میں ایسی کوئی لفظ نہ لکھ دینا کہ جس سے لفظ اولی بمعنی اولی بالتصرف ثابت ہو جاوے ونیز
تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۱۷۵ میں یہ عبارت ہے
النبی اولی بالمومنین من انفسہم فی الامور کلہا فانہ لا یامرہم ولا یرضی منہم الا بما
فیه صلاحهم ونجاحهم بخلاف النفس فلذلك اطلق فيجب ان يكون احب اليهم من انفسهم
وامره انفذ عليهم من امرها وشفقتهم عليه اتم من شفقتهم عليها روى
انه صلى الله عليه وسلم اراد غزوة تبوك فامر الناس
بالخروج فقال اناس نستاذن
اباءنا وامهاتنا فنزلت ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسوں

الٰہی سورہ مین اس سبب سے کہ وہ نبی نہین حکم کرتا ہی اونکو اور نہین راضی ہوتا ہی دوسری مگر ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین اونکی بہتری اور نجات ہی برخلاف نفس کے پس اسی جہت سے اس آیت میں اطلاق کیا گیا ہے (یعنی سب مطلقاً کل امور مین سب مومنونکے ساتھ اونکے نفسون سے اولی ہین کسی امر کی تخصیص نہین ہے) پس واجب ہوئی یہ بات کہ وہ نبی اون لوگون کی طرف اونکے نفسون سے زیادہ دوست ہو اور اوسکا حکم اون لوگون پر اونکے نفسون کے حکم سے زیادہ نافذ اور شفقت اون لوگون کی اوسکے اوپر اپنے نفسون پر شفقت کرنے سے زیادہ کامل ہو اور روایت کی گئی ہے کہ جناب رسول خدا نے جب جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو لوگون کو باہر نکلنے کا (یعنی ہمراہ جانیکا) حکم دیا پس لوگون نے کہا کہ ہم اپنے ماں باپ سے اجازت لیلین تو ہمراہ چلین پس یہ آیت نازل ہوئی **انتہی** اس عبارت سے صاف صاف ثابت ہی کہ جناب رسول خدا مطلقاً ہر چیز مین مومنون کے نفس سے اولی ہین محبت مین بھی اور شفقت مین بھی اور اطاعت مین بھی اور جو یک روایت اخیر مین لکھی ہے اوس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ماں باپ کی اطاعت سے بھی زیادہ رسول کی اطاعت واجب ہے اور یہی شیعون کا مقصود ہی کہ جس طرح نبی کی اطاعت و محبت واجب ہے اوسی طرح امام کی بھی اطاعت و محبت واجب ہے اب ہمکو سنی بتائین کہ اولی بالتصرف کے اور کیا معنی ہین **و نیز تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مطبوع بمبئی مذکور کے ص ۱۸۱ مین یہ عبارت ہے**

النبی اولی بالمومنین من انفسهم ای من بعضهم ببعض فی نفوذ حکمه فیهم و وجوب طاعته علیهم وقال ابن عباس وعطاء یعنی اذا دعاهم النبی ودعتهم انفسهم الی شیء کانت طاعة النبی اولی بهم من طاعتهم انفسهم وقال ابن زید النبی اولی بالمومنین من انفسهم فیما قضی فیهم کما انت اولی بعبدک فیما قضیت علیه وقیل هو اولی بهم فی الحمل علی الجهاد وبذل النفس دونه وقیل کان النبی صلی الله علیه وسلم یخرج الی الجهاد فیقول قوم نذهب فنستاذن من آبائنا وامهاتنا فنزلت الآیة **ترجمہ** نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے یعنی اونکے بعض سے ساتھ بعض کے اوسکے حکم کے جاری ہونے مین اونکے درمیان مین اور اوسکی اطاعت کے واجب ہونے مین اون لوگون پر اور کہا ہے ابن عباس نے اور عطاء نے کہ مراد یہ ہے کہ

کہ جس وقت بلاوے اون مومنون کو نبی اور بلاوین اونکو اونکے نفوس طرف کسی شی کی تو ہوویگی اطاعت نبی کی اولی اسواسطے
اونکو اون لوگون کے نفوس کی اطاعت سے اور کہا ہی ابن زید نے کہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفوس سے
بیچ حکم کرنے کے اونکے درمیان ہین جیسا کہ تو ولی ہے ساتھ اپنے غلام کے حکم کرنے مین اوسپر اور بعضون نے
کہا ہی کہ وہی نبی اولی ہے ساتھ اونہین مومنو کو حکم کرنے مین اوپر جہاد کے اور فدا کرنے مین جان کے
سامنے اوسکے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب نبی جہاد کیطرف تشریف لیجاتے تھے تو ایک گروہ کہتا تھا کہ
ہم جاتے ہین اپنے ماں باپ سے اجازت لیکر پس یہ آیت نازل ہوئی **انتہی** جو مطالب کہ عبارت تفسیر
بیضاوی سے حاصل ہوئے تھے وہی اس تفسیر کی عبارت سے بھی حاصل ہین فزیدبران یہ بھی ثابت ہوا کہ جس طرح
آقا اور مالک کا حکم ویسے غلام پر نافذ ہوتا ہی اوسی طرح نبی کا حکم مومنون پر نافذ ہے اور یہی معنی اولی بالتصرف کے ہین

ونیز تفسیر نیشاپوری جلد سوم کہ جسکے صفحون پر ہندسے نہین ہین اور مطبع کا نام بھی نہین لکھا ہی غالباً طہران کی چھاپے کی ہی مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری اوس مین اس آیت کی تفسیر مین عبارت طویل لکھی ہے مین بخوف طوالت اسقدر عبارت پر اکتفا کرتا ہون

ویعلم من اطلاق الآیۃ انہ اولی بہم من انفسہم فی کل شیء من امور الدین والدنیا ترجمہ اور معلوم ہوا اطلاق آیت سے کہ تحقیق وہی نبی اولی ہے ساتھ انہین مومنون کے اونکے نفسون سے ہر شے مین امور دینا و دین سے **انتہی** ظاہر ہے کہ یہی معنی اولی بالتصرف کے ہین

ونیز تفسیر کشاف مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی جزو ثانی کے ص ۲۰۶ مین یہ عبارت ہی

(النبی اولی بالمؤمنین فی کل شیء من امور الدین والدنیا من انفسہم ولہذا اطلق ولم یقید فیجب علیہم ان یکون احب الیہم من انفسہم وحکمہ انفذ علیہم من حکمہا وحقہ آثر لدیہم من حقوقہا وشفقتہم علیہ اقدم من شفقتہم علیہا وان یبذلوہا دونہ ویجعلوہا فداءہ اذا اعضل خطب ووقاءہ اذا لقحت حرب وان لا یتبعوا ما تدعوہم الیہ نفوسہم ولا ما تصرفہم عنہ ویتبعوا کل ما دعاہم الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسائر ما صدر فيهم عنه لان كل ما دعا اليه فهو ارشاد لهم الى نيل النجاة و
التمتع بسعادة الدارين وما صدر فيهم عنه فاخذ بحجزهم لئلا
يتهافتوا فيما يرمي بهم الى الشقاوة وعذاب النار ۔ ترجمہ نبی اوس

سب مومنون کے ... زیادہ نزدیک ہین ... اونکی نفسون سے زیادہ اور اسی سبب سے اولویت کو مطلق
... اور تقیید نہین کیا ... ہے کہ ... دونون یہ بات کہ ... وہی نبی زیادہ دوست
رکھنے والا ہے اونکی جانون سے اور حکم اوسکا زیادہ نافذ ہو اون لوگون پر اونکی جانون کے حکم سے اور
... مقدم ہو نزدیک اونکے اونکی جانون کے ... شفقت اون لوگون کی اوپر اوسی نبی کے
مقدم ہو شفقت ... اون لوگون کی اوپر اونکی جانون کی ... اون لوگون پر یہ بات کہ نثار کرین اپنی جانونکو
واسطے اوسکے اور ... وہ لوگ نبی جانون کو اوسکا فدیہ جس وقت کہ کوئی مشکل پیش آوے اور گرد ... اوسکی سپر
... اور جب ... یہ بات کہ پیروی کرین وہ لوگ ... چیز کی کہ بلاتی ہین ... اوسکے واسطے ... اور پیروی کرین ... چیز کی
کہ باز رکھتی اونکی نفسین ان لوگون کو اوس سے اور پیروی کرین ... چیز کی کہ بلاتی ہین اون لوگون کو طرف اوسکے
رسول خدا اور باز رکھتے ہین وہی حضرت اون لوگون کو اوس سے اس سبب سے کہ تحقیق ہر وہ چیز کہ بلاتے ہین وہی حضرت
طرف اوسکے پس وہی ارشاد ہو واسطے اون لوگون کے طرف نجات پانیکی طرف اور فتحمندی کی ساتھ سعادت دارین کے
اور جو چیز کہ باز رکھتے ہین وہی حضرت اون لوگون کو اوس سے پس حائل ہونا ہے اونکی حفاظت کا تاکہ نہ پڑین وہ
لوگ اوس چیز مین کہ ڈالتی ہے وہی چیز اون لوگون کو طرف شقاوت کی اور عذاب آتش دوزخ کے
انتہی اب اگر ... کوئی سنی صاحب کہین کہ ان تفسیرون سے لفظ اولی کے معنی اس آیت مین اولی بالتصرف
کے ثابت نہین ہوتے تو اس مرض کا چارہ سوا انکار کے کچھ نہین ہے ... اس سبب سے کہ ان تفاسیر
مین جو مفہوم تفسیر لفظ اولی کا ہے وہی مفہوم اولی بالتصرف کا ہے ... مفسرین اہل سنت وجماعت نے جو معنی
لفظ اولی کے مراد لیے ہین وہ مخصوص ہین جناب رسول خدا کی ساتھ کہ سوا آپ کی ذات کے قائم مقام کے
کہ جو آپ کے بعد آپ کا وصی و خلیفہ ہو دوسرے شخص پر اوسکا اطلاق نہین ہو سکتا و ہو المقصود پس
باطل ہو گیا قول شاہ عبد العزیز صاحب کا کہ در قرآن این لفظ جائے واقع شدہ کہ معنی اولی بالتصرف ...

کرنے اور دوسرے پر دوست رکھنے میں دور ظاہر ہے کہ جو بعد رسول سب مومنون کی نفوس سے اولی ہو وہی آپ کا نائب اور
وصی اور خلیفہ ہے پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا نے غدیر خم مین جو مجمع عام کیا اوسکا باعث بیان خلافت
وصایت و امامت جناب امیر المومنین تھا نہ فقط اظہار دوستی و محبت **دلیل ہشتم** وجود لفظ بعدی ہے
در حدیث مبارک غدیر مین چنانچہ عبقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اوّل مذکور کے صفحہ ٥٥ مین ایک روایت
اسکی نقل ہوئی ہے یعنی روایت معمر بن راشد حدیث غدیر را پس حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر الدمشقی الشہیر
بابن کثیر در تاریخ خود در بیان طرق حدیث غدیر گفتہ قال عبد الرزاق انا معمر عن علی بن زید بن
جدعان عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال نزلنا مع رسول الله صلی
الله علیه وسلم حتی اذا کنا بغدیر خم فبعث منادیا ینادی فلما اجتمعنا قال الست اولی بکم
من انفسکم قلنا بلی یا رسول الله قال الست قلنا بلی یا رسول الله قال
من کنت مولاه فان علیا بعدی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
فقال عمر بن الخطاب هنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت الیوم ولی کل مؤمن
ترجمہ عبد الرزاق نے معمر سے اوسنے علی بن زید بن جدعان سے اوسنے عدی بن ثابت سے اوسنے
براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ براء بن عازب نے کہا کہ ہم اوترے ساتھ رسول خدا کے نزدیک غدیر خم
کے پس حضرت نے ایک منادی کو مقرر کیا کہ ندا کرے پس جب ہم لوگ مجتمع ہوئے تو فرمایا کہ کیا نہین ہون
مین اولی ساتھ تمہارے نفسون سے تمہارے ہم نے کہا کہ سچ ہے یا رسول خدا آپ ایسے ہی ہین اسکو جناب رسول
خدا نے دوبارہ ارشاد فرمایا اور ہم نے تصدیق کی فرمایا کہ جس شخص کا مین مولا ہون پس تحقیق علی بھی بعد میرے
اوس شخص کا مولی ہے خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو اوسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو اوسکو دشمن رکھے
پس عمر بن خطاب نے کہا کہ مبارک ہو آپکو ای بیٹے ابو طالب کے کہ آج کے روز آپ ہر مومن کے ولی ہوئے **ونیز**
مسمی بمجاہد کے صفحہ ۲۲ مین کتاب فضائل صحابہ سمعانی سے جو حدیث غدیر منقول ہے اوس مین یہ الفاظ مع تہنیت حضرت عمر
موجود ہین هو ولیکم من بعدی اللهم وال من والاه الخ **ونیز** مسمی مجاہد کے ص ۹۶ مین شان نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
مین جو روایت ابو نعیم احمد بن عبد الله اصفہانی کتاب ما نزل من القرآن فی علی سے منقول ہے اوس مین یہ الفاظ ہین

کہ جناب رسول خدا نے بعد نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ فرمایا اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی
الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی من بعدی الخ ترجمہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کی
اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کی اور ساتھ ولایت کی واسطے علی کے بعد میرے انتہی
اور یہ پوری روایت قبل ساقی نامہ جواب کلام احمد الدین واعظ میں ہم نقل کر چکے ہیں **و نیز** اسی مجلد کے
صفحہ ۵۰۲ سے صفحہ ۵۰۵ تک جو روایت ابراہیم بن المؤید بن عبداللہ حموینی کتاب فرائد السمطین سے شان نزول
آیہ الیوم اکملت لکم دینکم میں منقول ہو چکی ہے آخر میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر
علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ لعلی من بعدی الخ **و نیز** جو اشعار حسان بن ثابت
تہنیت امامت و خلافت جناب امیر المؤمنین میں کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں منقول ہیں ان میں کا
ایک شعر یہ ہے **شعر** فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وہادیا **ترجمہ** پس فرمایا جناب سرور خدا نے
واسطے ان کے کہ کھڑے ہو اے علی پس تحقیق کہ پسند کیا میں نے تم کو اپنے بعد امام اور ہادی **انتہی** یہ اشعار
عنقریب انشاء اللہ العزیز ہم کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے نقل کرینگے **ناظرہ** پس جب لفظ بعدی کا
حدیث مبارک غدیر میں ہونا ثابت ہو گیا تو کوئی شک وشبہ اس میں باقی نہ رہا کہ لفظ مولی وولی سے وہی
معنی مراد ہیں جو خلافت وامامت علی ابن ابیطالب پر دلالت کرتے ہیں اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ امام و خلیفہ بعد
رسول ہوتا ہے اور اگر دوستی و محبت مراد لیجاوے تو کسی طرح معنی حدیث کے مستقیم نہیں ہو سکتے ہم کو بھی
سنی مذہب والے بتا دیں کہ یہ معنی کیونکر صحیح ہونگے کہ جناب سرور خدا نے فرمایا اے علی میرے بعد تم دوست و محب ہو کیا
آپ کے سامنے جناب امیر آپ کے دوست نہ تھے بس اس سے زیادہ دلیل بین اور قرینہ واضحہ اور کیا ہو سکتا ہے شاید
کوئی سنی صاحب یہ عذر کریں کہ اکثر روایات حدیث غدیر میں لفظ بعدی نہیں ہے پس اگر بعض میں ہوئے تو ہم
اوسکا اعتبار نہیں کرتے لہذا ہم اسکے کئی جواب دیتے ہیں **اول** مجلد غدیر جلد ثانی حصہ دوم کے صفحہ ۱۳۳ میں
جواب نمبر ۱ التہ مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی یہ عبارت اس سوال کے رد میں کافی و وافی ہے
فتبیہ لفظ بعدی ہرگاہ در بعض طرق حدیث غدیر مروی باشد دیگر طرق کہ دران این لفظ مروی نیست برین محمول خواہند شد
ان یفسر بعضہ بعضا کما فی فتح الباری وغیرہ **دوم** ہم کو اپنے اثبات مطلب کے لیے بعض علمائے اعلام

نہیں کی روایت بھی کی ہے جیسا کہ دوسرے فن مناظرہ ہی سوم شعاع ہفتم مین جو حدیث کہ ہمنے کتاب کنز العمال
جزو سادس کے صفحہ ۱۵۵ سے اور خصائص نسائی کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ سے اور جامع الترمذی کے صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ سے
نقل کی ہے اوسمین یہ قول مخبر صادق موجود ہے ان علیا منی و انا منہ و ہو ولی کل مؤمن من بعدی و نیز ایک مجلد
ضخیم جو کتاب عبقات الانوار کی جو پانسو پچاسی صفحہ کا ہے اسی حدیث کے بیان مین ۱۳۰۳ ہجری مین مطبع جعفری
واقع لکھنؤ مین طبع ہو کر شایع ہو چکا ہے اور مجلد حدیث ولایت کے نام سے مشہور ہے پس ای حضرات سنیہ اگر
تم لوگ حدیث غدیر مین لفظ بعدی کی موجود ہونے پر ایمان نہ لاؤ تو اب اس حدیث پر ایمان لانے مین تمکو کیا عذر
ہو سکتا ہے حالانکہ ان دونون حدیثون کا ایک ہی مفہوم و مقصود ہے کیونکہ بعض طرق حدیث غدیر مین لفظ مولی ہے
اور بعض مین لفظ ولی اور اس حدیث ولایت مین لفظ ولی ہے اور ظاہر ہے کہ لفظ مولی اور ولی دونون کا
ایک ہی مادہ ہے اور دونون لفظون کے ایک ہی معنی ہو سکتے ہین علاوہ اسکے ان دونون حدیثون کے ارشاد
فرمانے کا زمانہ بھی قریب ہی قریب ہے اس سبب سے کہ جب یمن سے لوگ پھر کے آئے تھے تو جناب رسول خدا
ذوالمنن اکو نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی کیونکہ جناب امیر سے اوسوقت مخالف تھے چنانچہ کتاب خصائص نسائی
کے صفحہ ۱۷ سے جو حدیث ہمنے شعاع ہفتم مین نقل کی ہے اوسمین یہ موجود ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ملک یمن پر
ہجرت نبوی کے آخر ایام رسالت مین قریب انتقال علی بن ابیطالب کو امیر کر کے لشکر بھیجا تھا کہ جسمین لوگون کو
جناب امیر سے شکایت ہوئی چنانچہ جناب امیر اوس لڑائی کو فتح کر کے معاودت فرمائی ہے تو آپ سے
اور جناب رسول خدا سے مکہ معظمہ کے قریب ملاقات ہوئی تھی جب آپ حجۃ الوداع کیلئے تشریف لائے
تھے و راستی میں ہے جب آپنے مدینہ منورہ کیطرف مراجعت فرمائی ہے تو راستے مین مقام غدیر خم مین
جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ بحکم الٰہی مقرر فرمایا ہے اور حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے پس
ان دونون حدیثون پر ایمان لانے کا ایک ہی نتیجہ ہے فبای حدیث بعدہ یومنون

دلیل نہم

وہ الفاظ حدیث مبارک غدیر خم مین کہ جو ہمنے شعاع چہارم مین کتاب خصائص نسائی مطبوع
مصر ۱۳۰۸ ہجری کے صفحہ ۱۵ سے اور کتاب کنز العمال جلد سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ

لہ ترجمہ تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہے میرے بعد ۱۲ منہ

۹۰ ہے اور کتاب مستدرک حاکم سے نقل کی ہے یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے ان اللہ مولای

وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید علی فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ ؞

ترجمہ تحقیق خدا میرا مولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا میں ولی ہوں پس علی اوسکا

ولی ہے ونیز کتاب معارج النبوۃ ملا معین مطبوع مطبع نولکشور واقع کانپور رکن

چہارم کے صفحہ ۱۰۳ مین حدیث غدیر منقول ہی اور اوسی مین یہ عبارت ہے

بعد ازان بر زبان معجز بیان گذرانید که بدرستیکه خدے عز وجل مولای من ہست و من مولای ہر مومنم ثم

آنگاہ دست امیر مومنین علی رضی اللہ عنہ بگرفت و فرمود که من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ الحدیث

وکتاب روضۃ الاحباب مطبوع مطبع انوار احمدی لکھنو سنہ ۱۳۱۰ ہجری مقصد

اول کے صفحہ ۵۳ مین حدیث غدیر منقول ہی اور اسی مین یہ عبارت ہے

آنگاہ فرمود بدرستیکه خدای تعالی مولای من ہست و من مولای ہر مومنانم بعد ازان دست علی بگرفت

و فرمود من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث پس الفاظ حدیث سے ظاہر ہی کہ جناب رسول خدا نے مولی اور ولی دونون

لفظون کو ایک ہی معنی مین استعمال فرمایا ہے جن معنون مین حق سبحانہ وتعالی جناب رسول خدا کا مولی ہے تحقیق انہین

جناب رسول خدا ہر مومن کے ولی و مولی ہین اور جن معنون مین کہ جناب رسول خدا ہر مومن کے ولی و مولی ہین انہین

معنون مین حضرت علی ہر مومن کے ولی و مولی ہین اسلئے کہ فقرہ حدیث مین کوئی فارق نہین ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ لفظ

مولی اور ولی دونون کے معنی اس حدیث میں اولی بالتصرف کے ہین پس اللہ جل شانہ کی جانب جو اس لفظ کی نسبت ہی اوس سے

اولی بالتصرف ہونا بنا بر الوہیت مراد ہی اور جناب رسول خدا کی جانب جو اس لفظ کا اطلاق ہی اوس سے ولی بالتصرف ہونا بنا بر نبوت مراد ہی

اور حضرت علی پر جو اس لفظ کا اطلاق ہے اوس سے اولی بالتصرف ہونا بنا بر امامت مراد ہے

اور جو شخص کہ خدا اور رسول کو اپنا مولی اور ولی بالتصرف نہ سمجھے وہ مومن کیا مسلمان بھی نہین رہ سکتا

پس اسی طرح امامت کا جو نایب رسول کا ہو وہ علی بن ابیطالب ہین کہ جس طرح جناب رسول خدا نے لفظ

مولی کا اطلاق حق سبحانہ وتعالی پر کیا ہے اوسی طرح لفظ ولی و مولی کا اطلاق اس حدیث مین اپنے اور اپنے

بھائی کے اوپر کیا ہے کہ دنیا و آخرت مین اونکا بھائی ہے فالحمد للہ علی ذلک ونیز ملا معین کتاب میں

موقوف و منحصر نہیں ہے بلکہ بہت سے طرق حدیث غدیر میں اسیطرح کہ اتنی ذراسی سیاق سے موجود ہیں جسکو
جی چاہے مجلدات حدیث غدیر و حدیث ثقلین عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے و من ذلک کفایۃ للبصیر
و تکفیۃ الکثیر **دلیل دہم** وہ الفاظ حدیث مبارک غدیر خم ہیں کہ جو ہمنے شعل بست و نہم میں
کتاب توضیح الدلائل سید شہاب الدین احمد سے ما نقل فی ثقات ما نو نقل کی ہیں و بعد
ترجمہ ذیل شرح بھی الفاظ مناسب کے ساتھ بحسب گنجائش مقام لکھی ہے اور چند فوائد بھی بیان کیے
ہیں بخوف تکرار و تطویل ہم اونکا اعادہ اس دلیل میں نہیں کرتے پس شعل مذکور کیطرف رجوع کرکے خدا کی
قدرت کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ حق مثل آفتاب کے روشن ہے **دلیل یازدہم** وہ الفاظ مبارکہ
ہیں کہ ہمنے شعل بست و دوم میں کتاب مودۃ القربے سید علی ہمدانی کے صفحہ ۷۰ سے نقل کی ہیں یعنی
عن فاطمۃ علیہا الصلوٰۃ والسلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت
امامہ فعلی امامہ ترجمہ جناب فاطمہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جسکا میں ولی ہوں پس اوسکا علی ولی ہے
اور جسکا میں امام ہوں پس اوسکا علی امام ہے انتہی چونکہ سیاق اس حدیث کا مثل سیاق حدیث غدیر خم کے ہے
پس یہ امر صریحاً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اکثر علما و رواۃ سنیہ نے لفظ امام کو حدیث غدیر سے بنا بر عناد و
عصبیت حذف کر دیا ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے بعض کی زبان پر تا اتمام حجت اس لفظ مبارک کو جاری کر دیا ہے
اور مؤید اسکی اور بہت سی حدیثیں ہیں کہ جن سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر پر لفظ امام کا اطلاق
فرمایا ہے چنانچہ جس عبارت سید شہاب الدین کو ہمنے شعل بست و نہم میں نقل کیا ہے اور ابھی دلیل دہم میں اوسکا
حوالہ دیا ہے اوسمیں یہ الفاظ موجود ہیں کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اوحی الی فی علی ثلاثا انہ سید المسلمین
و امام المتقین وقائد الغر المحجلین یعنی وحی کی طرف میرے پروردگار میرے نے وصی علی کے
باب میں تین باتوں کی کہ تحقیق وہی علی سردار ہے مسلمانوں کا اور امام ہے نیکوکاروں کا کہ جو پرہیزگار ہیں اور پیشوا ہے
ان لوگوں کا کہ جنکے منہ اور ہاتھ اور پاؤں نورانی ہوں طرف بہشت کی **دوسرے یہ** کہ کتاب حلیۃ الاولیاء حافظ ابونعیم
سے ہمنے اسی شعل بست و دوم میں دو حدیثیں نقل کی ہیں کہ ایک میں قول جناب رسول خدا اسطرح پر ہے کہ
ان اللہ تعالیٰ عہد الی عہدا فی علی بن ابی طالب فقال انہ رایۃ الہدی و منار الایمان

وہ سب دلائل قاطعہ وبراہین واضحہ ہین جن سے ثابت ہے کہ حدیث غدیر خم مین معانی مشترکہ لفظ مولی سے وہی معنی
مراد ومقصود ہین جو امامت وخلافت پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ کسی کی عقل سلیم اسکو قبول نہین
کر سکتی کہ جبکی امامت وخلافت پر صدہا آیات واحادیث دلالت کرین اور ہزارہا دلائل عقلیہ
نقلیہ قائم ہون جب وہ کسی باب مین جناب ختمی مآب صادق کہ جو افصح الفصحا وابلغ البلغا تھے مجمع عام مین ایسا انتظام
واہتمام فرماکر ارشاد فرمائین کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ تو لفظ مولا کے مدلولات سے یہ معنی خارج سمجھے جائین چنانچہ
دلیل دوازدہم تک جس حدیث کی تشریح جنکے شمارہ کیا ہے اوسی پر اور سب کو بھی قیاس کر لینا چاہیے دلیل
چہاردہم وہ حدیث ہے کہ جو جناب فخر المتکلمین آیۃ اللہ فی العالمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب نے
کتاب مستطاب عبقات الانوار جلد حدیث غدیر حصہ دوم مین دلیل پانزدہم مین نقل کی ہے چنانچہ فرمایا ہے
دلیل پانزدہم آنکہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم در مستدرک علی الصحیحین کہ در نسخہ عتیقہ آن پیش این بے بضاعت
حاضر ودر ذکر زید بن ارقم از کتاب معرفۃ الصحابہ گفتہ اخبرنی محمد بن علی الشیبانی بالکوفۃ ثنا احمد بن حازم
الغفاری ثنا ابو نعیم ثنا کامل ابو العلاء قال سمعت حبیب بن ابی ثابت یخبر عن یحیی بن جعدہ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہینا الی غدیر خم فامر بروح فکسح فی یوم ما اتی
علینا یوم کان اشد حرا منہ فحمد اللہ واثنی علیہ وقال یا ایہا الناس انہ لم یبعث نبی قط الا ما عاش نصف ما عاش الذی
کان قبلہ وانی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم ما لن تضلوا بعدہ کتاب اللہ عز وجل ثم قام فاخذ بید
علی رضی اللہ عنہ فقال یا ایہا الناس من اولی بکم من انفسکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ترجمہ زید بن ارقم سے باسناد مذکورہ متن مروی ہے کہ اونھون نے
کہا کہ ہم رسول خدا کے ساتھ باہر نکلے یہانتک کہ غدیر خم مین پہونچے پس آپکے حکم سے درختون کے نیچے
جھاڑو دیگئی ایسے دن مین کہ اوس سے زیادہ گرمی کی شدت کا کوئی دن ہم پر نہین آیا پس آپ
حمد وثناے الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ اے گروہ مردم کوئی نبی نہین مبعوث ہوا ہے مگر یہ کہ اوسنے اپنے نبی
سابق سے نصف زندگی کی ہے اور قریب ہے کہ مین آخرت کیطرف بلایا جاؤن پس جانا قبول کرون
مین تم لوگون مین ایسی چیز چھوڑتا ہون کہ تم لوگ اوسکے بعد ہرگز گمراہ نہوگے وہ کتاب ہے اللہ عز وجل کی

بعد اوسکے آپ کھڑے ہوے اور علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ ای گروہ مردم کون ہے اولی ساتھ تمھارے تمھاری جانون سے سبنے جواب دیا کہ اللہ اور اوسکا رسول اس بات کو زیادہ جانتا ہے آپنے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون پس علی اوسکا مولی ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور نہین نکالا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے **انتہی** اس حدیث کی نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوے **اول** یہ کہ ثابت ہوگیا کہ روز غدیر خم نہایت شدت کی گرمی تھی اور ایسی گرمی کی شدت مین آپ کا خطبہ ارشاد فرمانا نہین ہوسکتا مگر کسی مہم ضروری کے لیے کہ وہ امر خلافت وامامت شاہ ولایت بحکم رب العزت ہے کما مر **دوم** یہ کہ قول حاکم سے ثابت ہوگیا کہ با وصف اسکے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر بخاری ومسلم نے اپنے صحیحین مین اسکو نہین درج کیا پس اسکا باعث سوائے تعصب وعناد مولی المومنین اور کیا ہوسکتا ہے اس سبب سے کہ کوئی سنی صاحب شیخین کی جہالت وعدم علم کے قائل نہین ہوسکتے **سوم** یہ کہ جناب رسول خدا کا اپنی موت کی خبر دینا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ آپنے غدیر خم مین ارشاد فرمایا وہ امر وصیت تھا اپنے مابعد کے لیے اور ظاہر ہے کہ سوا خلافت ووصایت جناب امیر یہ اور کوئی دوسرا امر نہین ہوسکتا **چہارم** یہ کہ جناب رسول خدا نے من اولی بکم من انفسکم استفہاما ارشاد فرمایا اور اوسکے جواب مین سبنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول اعلم ہے تو ضرور تھا کہ جناب رسول خدا اوس شخص کو بتا دیتے کہ جو سب مومنون کے ساتھ اونکی نفس سے اولی ہے پس جب آپنے اون لوگون کے جواب کے بعد ارشاد فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو صریح اس سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی ہے اور جس طرح کہ اولویت جناب رسالت مآب سب مومنون کی نسبت ثابت ہے اوسی طرح اولویت جناب ولایت مآب بھی ثابت ہے فہذا ہو المقصود **دلیل پانزدہم** وہ حدیث ہے کہ جو مجلد مذکور عبقات الانوار کی دلیل ہفتم مین مسطور ہے چنانچہ جناب مولوی سید حامد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہین دلیل ہفتم آنکہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی در خصائص[1] گفتہ اخبرنا زکریا بن یحیی نا یعقوب بن جعفر بن کثیر عن مہاجر بن مسمار قال اخبرتنی عائشہ بنت سعد عن سعد قالت قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق مکہ وہو متوجہ الیہا فلما بلغ غدیر خم وقف الناس ثم رد من

---

[1] خصائص نسائی مطبوعہ مطبع سلطانی واقع لاہور دیرہ پانچ بہو وستہ اور دیگر مطبوعہ مین یہ حدیث نقل ہوئی ہے لیکن اغلاط کاتب کی

سبب سے [illegible] [illegible] نقل [illegible]

فقمی وشتہ من تخلف ثم لما اجتمع الناس الیہ قال ایہا الناس ہل بلغت قالوا نعم قال اللہم اشہد ثلث مرات یقولہا ثم قال ایہا الناس من ولیکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم ثلثا ثم اخذ بید علی فقال من کان اللہ ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ

ترجمہ نسائی نے باسناد مذکورہ من سعد سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہم لوگ رسول خدا کے ساتھ مکے کے راستے مین تھے پس جب آپ غدیر خم مین پہونچے تو لوگون کو توقف کرنیکا حکم دیا بعد اوسکے جو لوگ آگے بڑھ گئے تھے انکو پھیر لیا اور جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ آپکے پاس پہونچ گئے پہر جسوقت کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہو گئے تو آپنے فرمایا کہ ای گروہ مردم کیا مین نے تبلیغ احکام الٰہی کی ہے سب نے کہا کہ ہان بیشک آپنے تین مرتبہ اللہم اشہد کہا بعد اوسکے فرمایا اے گروہ مردم تمہارا ولی کون ہے سب نے تین مرتبہ کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہم سے زیادہ جانتا ہے بعد اوسکے آپنے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس شخص کا کہ اللہ ولی ہے پس یہ بھی اوسکا ولی ہے یا خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسی علی کو انتہی بمدانست ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ ولی سے مراد ولی امر مومنین بعد سید المرسلین ہے اس سبب سے کہ اگر ولی سے مراد اس مقام مین محب یا ناصر ہوتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ صحابہ اسکو نہ سمجھتے اور اپنی لاعلمی بیان کرتے پس ثابت ہو گیا کہ صحابہ نے اس استفہام جناب رسول خدا سے یہی بات سمجھی کہ آپ ولی امر کی نسبت دریافت فرماتے ہین اور چونکہ عوام صحابہ اس بات سے اچھی طرح واقف نہ تھے کہ بعد رسول خدا ہمارا ولی امر کون ہے لہذا انھون نے سوال رسول خدا کے جواب مین کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے ہین کہ ہمارا ولی امر کون ہے پس بعد اس سوال وجواب کے جناب رسول خدا کا یہ فرمانا کہ جسکا اللہ ولی ہے پس اوسکا یہ علی بھی ولی ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مراد ولی سے اس حدیث مین ولی امر ہے بعد رسول خدا **ونیز** دو امر اور اس حدیث مین ایسے ہین کہ جو اس دلیل متین کی تائید وتشیید کرتے ہین **اول** یہ کہ پہلے جو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا ایہا الناس ہل بلغت یہ صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تبلیغ رسالت جناب سرور کائنات کا زمانہ بسبب قرب وفات کے قریب ختم تھا ورنہ آپ یہ سوال نہ فرماتے کہ آیا مین نے رسالت کو پہونچا دیا یا نہین **دوم** یہ کہ جناب علی ابن ابیطالب کا ہاتھ پکڑ کے آپنے من کان اللہ ولیہ فہذا ولیہ جو فرمایا یہ صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کو اوس شخص کی

ولایت کو بیان فرمانا منظور تھا کہ جو بعد آپ کے سب مومنون کا ولی ہو یعنی حاکم و اولی بالتصرف
کرے و اوس سے اپنی حیات کے زمانے مین خود بنا بعد رسول خدا صلعم آپ کے آپ کا خلیفہ و جانشین ہے
کہ جو امام امت ہے اور اوسکے ولی ہونیکو حق سبحانہ و تعالی کی ولایت سے جو قرین کیا اوسکے دو سبب
مین اول اسواسطے کہ یہ حکم ہر موحد و مسلمان کے لیے عام ہو دوسرے اسواسطے کہ لوگ اچھی طرح سمجھ لین کہ رسول خدا
تو اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے انتقال فرمائینگے لہذا جس طرح آپ اپنی زندگی مین بعد حق سبحانہ
و تعالی ہمارے ولی اور تھے اسیطرح بعد آپ کی رحلت و انتقال کے علی ابن ابیطالب بعد حق سبحانہ و تعالی کے
ہمارے ولی امر ہونگے **دلیل شانزدہم** وہ خاتمہ حدیث غدیر مین کہ خصائص نسائی مطبوع لاہور مین
صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۵۰ تک منقول ہین **اخبرنا احمد بن شعیب اخبرنی عبد الرحمن**
ذکریا بن یحیی السجستانی قال حدثنی محمد بن عبد الرحیم قال اخبرنا ابراهیم
قال حدثنا معن قال حدثنی موسی بن یعقوب عن المهاجر بن مسمار
عن عائشة بنت سعد وعامر بن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
خطب فقال اما بعد ایها الناس فانی ولیکم قالوا صدقت ثم اخذ بید علی فرفعها[۱]
ثم قال هذا ولیی والمؤدی عنی وال الله من والاه وعاد من عاداه
ترجمہ نسائی نے باسناد خود سعد سے روایت کی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لیکن بعد
حمد و نعت کے اے گروہ مردم پس تحقیق مین تمہارا ولی ہون سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین بعد اوسکے علی کا
ہاتھ پکڑ کے بلند کیا پھر کہا کہ یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے پہونچانیوالا ہے (یعنی احکام الٰہی کا) دوست
رکھ یا اللہ اوس شخص کو جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو **انتہی** اظہر من الشمس ہے
کہ اس حدیث مین لفظ ولیی سے مراد ولی عہد رسول خدا ہے کہ جو امام و خلیفہ ہے بقرینہ قول مخبر صادق
المؤدی عنی اس سبب سے کہ بعد رسول سوا اوسکے نائب و خلیفہ کے اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جو احکام
الٰہی کو اوسکی جانب سے ادا کرے اور امت کو پہونچاوے اور کچھ تخصیص خصائص نسائی کی نہین ہے بلکہ اور

[۱] یہ چھاپہ بہت غلط ہے چنانچہ کاتب کی غلطی سے رفعہا کی جگہ فرہجا لکھا تھا مین نے اسکی تصحیح کر دی ہے ۱۲ منہ

فاتی بالصحیفة فذکرن اناخصیمه ثم تلا هذه الآیة ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسه الآیة ۞

ترجمہ ابو الحمرا خادم رسول خدا سے منقول ہے کہ اوسنے اپنے بڑھاپے مین اپنے ایک رفیق سے کہا کہ البتہ بیان کرتا ہون مین تجھسے جو کچھ میرے کانون نے سنا ہے اور آنکھون نے دیکھا ہے جناب رسول خدا عائشہ کے پاس تھے کہ ان سے کہا کہ میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے ابوبکر کو بلا بھیجا پس جب وہ آپکے سامنے آئے تو آپنے جانا کہ میرے مقصود کے خلاف دوسرا شخص بلایا گیا ہے پس آپ عائشہ کے پاس سے نکل کر حفصہ کے پاس تشریف لائے اور اونسے بھی کہا میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے عمر کو بلا بھیجا جب آپنے دیکھا کہ یہ بھی میرا مطلوب نہین ہے تو آپ حفصہ کے پاس سے نکل کر ام سلمہ کے پاس آئے اور وہ سب ازواج سے بہتر تھین اور فرمایا کہ میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے علی کو بلا بھیجا بعد اوسکے مجھسے فرمایا کہ ای ابوالحمرا جا اور میرے پاس سو آدمیون کو قریش مین سے اور اسی آدمیون کو عرب مین سے اور ساٹھ آدمیون کو موالی مین سے اور چالیس آدمیون کو حبشیون مین سے بلا لا پس جس وقت کہ لوگ جمع ہوے تو مجھسے فرمایا کہ میرے پاس ایک کاغذ چمڑے کا پس مین وہ لایا پس آپنے اون لوگون کو مثل نماز کے صف کی طرح کھڑا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا نہین ہے اللہ اولی ساتھ میرے میرے نفس سے کہ امر کرتا ہے مجھکو اور نہی کرتا ہے مجھکو نہین ہے واسطے میرے اوپر اللہ کے کوئی امر اور نہ کوئی نہی سب نے کہا کہ سچ ہے ای رسول خدا بعد اوسکے فرمایا کہ کیا نہین ہون مین اولی ساتھ تمھارے تمھارے نفسون سے کہ امر کرتا ہون مین تمکو اور نہی کرتا ہون مین تمکو نہین ہے تمکو اوپر میرے کوئی امر اور نہ نہی سب نے کہا کہ ہان سچ ہے ای رسول خدا فرمایا کہ جس شخص کا اللہ اور مین مولا ہون پس یہ علی بھی اوسکا مولا ہے امر کریگا تمکو اور نہی کریگا تمکو نہین ہے تمھارے واسطے اوپر اوسکے کوئی امر اور نہ نہی بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو بارخدایا تو میرا گواہ ہے اون لوگون پر کہ تحقیق مین نے پہونچا دیا رسالت کو اور نصیحت کی

بعد اوسکے آپنے حکم کیا کہ پڑھا گیا کاغذ وہ ہمارے تین مرتبہ بعد اوسکے فرمایا کہ جس شخص کا جی چاہے پس توڑ دے اوس عہد کو
تین مرتبہ پس ہم لوگون نے کہا کہ ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ دوستی رسول کی اس بات سے کہ توڑین ہم اوسکو
تین مرتبہ بعد اوسکے اون لوگونکی مہرین کروائی اوس کاغذ کو لپیٹ دیا اور فرمایا کہ یا علی یہ کاغذ تمہارے پاس رہے اور جو
شخص کہ توڑ ڈالے تب عہد کو پس یہ کاغذ پڑھ پس مین اوس توڑنے والے کا مدعی ہونگا بعد اوسکے آپنے
یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اور نہ توڑو تم عہدون کو بعد اوسکے استحکام کے حالانکہ کر دیا ہے تمنے اللہ کو اوپر اپنے
ضامن پس ہو جاؤگے تم لوگ مانند بنی اسرائیل کی جسوقت کہ تشدد کیا اون لوگون نے اپنے نفسون پر پس
تشدد کیا اللہ نے اوپر اونکے بعد اوسکے آپنے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جس شخص نے عہد شکنی کی پس
سوا اسکے نہین ہے کہ عہد شکنی کی اوسنے اپنے نفس کے ضرر پہونچانے کو آخر آیہ تک **انتہی** ظاہر ہے کہ یہ
حدیث مبارک نص قاطع ہے اس بات پر کہ مولائیت جناب امیر کی امامت و خلافت کے معنون مین ہے
نہ فقط دوستی و محبت کے معنون مین کوئی ضرورت کسی دلیل و برہان قائم کرنے کی نہین ہے **دلیل**
ہیجدہم نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ہے
یعنی حق سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ آجکے روز کامل کیا مین نے تمہارے واسطے
تمہارے دین کو اور پورا کیا مین نے تمہارے اوپر اپنی نعمت کو اور پسند کیا مین نے واسطے تمہارے
اسلام کو دین **واضح ہو** کہ اہل سنت و جماعت کی روایات اس آیہ کریمہ کی مقام نزول مین مختلف ہین بعض
روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آیہ کا نزول عرفات مین ہوا ہے جیسا کہ احمد الدین واعظ نے بھی اسی رسالہ
مجمع الاوصاف مین تفسیر کبیر اور روضۃ الصفا سے لکھا ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مقام غدیر خم مین
جب جناب رسول خدا نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے تو اوسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہے
چنانچہ حصہ اول مجلد ثانی حدیث غدیر مین مجلدات عبقات الانوار مطبوع مطبع مطلع نور لکھنؤ کے صفحہ ۲۸۵ سے
۲۹۵ تک اون علماے اعلام و محدثین عظام و رواۃ فخام اہل سنت و جماعت کی نام مذکور ہین کہ جن سے
اس آیہ کریمہ کا واقعہ غدیر خم مین نازل ہونا بیان کیا ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور صفحہ ۲۹۶ سے
۳۰۵ تک اون علما کی عبارتین منقول ہین اور مین جواب کلام واعظ صاحب مین قبل ہی ثابت کر چکا ہون کہ بالکل

یہ کہ مولی کے معنی دوست و محب کے لکھے ہین تاکہ عوام سمجھین کہ حدیث و قول عمر کا یہی مطلب ہے اس سبب سے کہ وہ بیچارے
عربی نہین جانتے اونکو چاہیے تھا کہ جس لفظ کے معنون مین تنازع تھا یعنی مولی اوس لفظ کو بعینہ لکھدیتے تاکہ
عوام فریب نہ کھاتے اور دام کید و مکر مین نہ آتے **دوم** ہنیا کا ترجمہ جیتے رہو خوش رہو نہین معلوم کس لغت سے
لکھا ہے حالانکہ ہنی اور تہنیت کا ایک ہی مادہ ہے اور عوام بھی جانتے ہین کہ تہنیت کے معنی مبارکباد دینے کے
ہین خلاف تعزیت لیکن بموجب مثل مشہور کہ دروغگو را حافظہ نباشد خود واعظ صاحب اپنے اس کید کو بھول گئے
اور یہی رسالہ مجمع الاوصاف کے صفحہ ۱۳۰ مین جہان روضۃ الصفا کی عبارت کمی و بیشی کرکے نقل کی ہے اوسکے
ترجمہ مین خود لکھدیا کہ ہمہ صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارکباد آپ کو اے ابن ابیطالب پس قول
حضرت عمر سے معلوم ہوگیا کہ مولی سے مراد اس حدیث مین فقط دوست نہین ہے ورنہ اونکا کلام مہمل و بیمعنی
و بیموقع ہوجائیگا اس سبب سے کہ مبارکباد ایسے ہی مقام مین کسی شخص کو دیجاتی ہے کہ وہ کسی مرتبہ عالی جدید پر فائز ہو
پس یہان فقط دوستی کیونکر مراد ہوسکتی ہے کہ جو مومنین کے آپس مین ایک معمولی بات ہے اور سب مومن آپس مین
ایک دوسرے کے دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ و تعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض پس ثابت
ہوگیا کہ لفظ مولی کے اس حدیث مبارک مین وہ معنی مراد ہین کہ جو امامت و خلافت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتے ہین
اس سبب سے کہ سوا اس معنی کے اور کوئی مرتبہ جدید ثابت نہین ہوسکتا کہ جو آپ کو بروز غدیر خم حاصل ہوا ہو
اور تہنیت نہین دیجاتی مگر کسی مرتبہ جدید کے حاصل ہونے پر **دلیل بستم** تہنیت و مبارکباد دینا کل اصحاب و
امہات مومنین کا ہے جناب امیر کو بحکم جناب رسول خدا بروز غدیر خم چنانچہ عبارت واعظ صاحب جو صفحہ ۱۳۰ رسالہ
مجمع الاوصاف مین ابھی ہمنے نقل کی ہے کہ سب صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارکباد آپ کو اے
ابن ابیطالب الخ اس سے ثابت ہے کہ پہلے حضرت عمر نے مبارکباد دی بعد اوسکے اور صحابہ کرام نے **و نیز**
کتاب معارج النبوۃ ملا معین مطبوع مطبع منشی نولکشور کے رکن چہارم کے
صفحہ ۳۱۰ مین بعد ذکر حدیث غدیر کے یہ عبارت ہے آوردہ اند کہ بیشتر اصحاب کبار و
امہات مومنین رضی اللہ عنہن و عنہم امیر المومنین علی را رضی اللہ عنہ درین امر تہنیت بجا آوردند و امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ [illegible] مولای [illegible] مومنین و مومنات شدی **و نیز کتاب**

روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور جلد دوم کے صفحہ ۱۷۳ میں بعد بیان
حدیث غدیر کے یہ عبارت لکھی ہے پس فرود آمد و در خیمہ خاص بنشست و فرمود
کہ امیر المومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد ازان طبقات خلایق را امر کرد کہ بخیمہ علی رفتند و زبان بہ تہنیت
آنحضرت کشادند و چون مردم ازین امر فارغ شد امہات مومنین بفرمودہ خواجہ کائنات نزد علی رفتہ و را تہنیت گفتند و از جملہ
اصحاب عمر بن الخطاب گفت خوشا حال ترا ای علی کہ صباح کردی مولای من و مولاے جمیع مومنین و مومنات انتہی
برائے خدا اب ہمکو سنی ہی انصاف سے بتلائیں کہ جس بات کے حاصل ہونے پر حضرت عمر نے جناب امیر کو مبارکباد
دی اور جناب رسول خدا نے آپ کو دوسرے خیمے میں بٹھایا اور تمام خلایق کو حکم کیا کہ آپ کو تہنیت دیں حتی کہ ازواج
کو بھی اس تہنیت کا حکم فرمایا وہ کون سی بات تھی کیا فقط یہی اتنی سی بات کہ علی سب کے دوست ہیں کسی کے دشمن نہیں
حاشا مد کوئی عاقل و دیندار اسکو تسلیم نہیں کر سکتا اور کسیکے ذہن میں یہ بات نہیں آسکتی پس اس دلیل مبین و قرینہ
واضحہ سے ثابت ہو گیا کہ سوا امر خلافت و امامت شاہ ولایت کے یہ اور کوئی دوسرا امر نہ تھا اور بالیقین معلوم ہو گیا
کہ معانی مشترکہ لفظ مولی سے وہی معنی مراد ہیں کہ جو امامت و خلافت علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر دلالت کرتے ہیں
اس سبب سے کہ تمام امت کے اس باب میں فقط دو قول ہیں یا یہ کہ اس حدیث میں لفظ مولی سے فقط دوست و محب
و ناصر مراد ہی یا امام و خلیفہ پس جب بسبب قیام قرائن واضحہ قول اول باطل ہو گیا تو خواہ مخواہ فقط قول ثانی باقی
رہگیا وہو المطلوب **دلیل بست و نہم** اشعار حسان بن ثابت ہیں کہ جو انہوں نے بروز غدیر بعد ارشاد حدیث
غدیر باجازت جناب رسول خدا تہنیت امامت و خلافت جناب علی ابن ابیطالب میں نظم کیے ہیں جیسا کہ شاعروں
کا دستور ہوتا ہے کہ جب کوئی عہدہ جلیلہ یا مرتبہ عالیہ کسیکو حاصل ہو تو اوسکی شان میں اشعار نظم کرتے ہیں چنانچہ **کتاب
تذکرۃ خواص الامۃ شیخ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی**
کہ جسکا ایک نسخہ قلمی میرے پاس موجود ہے اوسمیں یہ عبارت سبط ابن جوزی کی مع اشعار حسان لکھی ہوئی ہے

وقد اکثرت الشعراء فی یوم غدیر خم فقال حسان بن ثابت ینادیہم یوم الغدیر
نبیہم بخم فاسمع بالرسول منادیا ٭ وقال فمن مولاکم و ولیکم ٭
فقالوا ولم یبدوا ہناک التعامیا ٭ الہک مولانا وانت ولینا ٭ ومالک منا

فی تولایه عاصیا ❊ فقال له قم یا علی فاننی ❊ رضیتک من بعدی اماما وهادیا ❊ فمن
کنت مولاه فهذا ولیه ❊ فکونوا له انصار صدق موالیا ❊ هناک دعا اللهم وال
ولیه ❊ وکن للذی عادی علیا معادیا ❊ ویروی ان النبی صلی الله علیه وسلم لما سمعه
الابیات قال له یا حسان لا تزال مؤیدا بروح القدس ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانک ❊

ترجمہ اور تحقیق اکثر شاعرون نے بروز غدیر خم شعر کہے چنانچہ حسان بن ثابت نے اشعار کہے
ترجمہ اشعار ندا کرتے تھے انکو بروز غدیر اونکے نبی ❊ مقام خم مین پس کسقدر قابل سننے کے ہین رسول جبکہ
ندا کرنیوالے ہون ❊ درانحالیکہ فرمایا اوسی رسول نے کہ تمہارا کون مولی اور ولی ہے ❊ پس اون لوگون نے کہا
ایسی حالت مین کہ اوس مقام مین کوئی اس بات سے ناواقف ظاہر نہین ہوتا تھا ❊ کہ ای نبی تیرا معبود ہمارا مولی ہے اور
تو ہمارا ولی ہے ❊ اور نہین ہے تیرے واسطے ہم مین سے باب ولایت مین کوئی شخص نافرمان ❊ پس فرمایا محمد
نے کہ اوٹھو ای علی پس تحقیق مین نے ❊ پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی ❊ پس جسکا مین مولی ہون یہ اوسکا ولی ہے ❊
پس تم لوگ اوسکے واسطے سچے مددگار اور فرمان بردار ہوجاو ❊ اوس جگہ جناب رسول خدا نے دعا فرمائی کہ یا خدا
علی کے دوست کو دوست رکھ ❊ اور جو شخص علی سے دشمنی کرے اوسکا دشمن ہوجا ❊ اور مروی ہے کہ جب جناب
رسول خدا نے حسان کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ ای حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پائیگا جب تک
کہ ہماری مدد کرے یا ہماری طرف سے اپنی زبان کی ساتھ ہمارے دشمنون کا مقابلہ کرے ❊ و نیز کتاب مستطاب عبقات
الانوار مجلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ٢٠٤ مین یہ عبارت جناب افضل المتکلمین مولوی
سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی ہے آما روایت ابو المؤید موفق بن احمد بن اسحق المعروف
باخطب خوارزم اشعار حسان را پس خطب در مناقب جناب امیر المؤمنین علیه السلام که بعد تلاش و تفحص کثیر
لعنایات رب قدیر ہیئت نسخہ آن در ارض اقدس کربلائے معلی برخوردم و بعد آن یک نسخہ اش از دہلی بتصحیح بعض
علماء کرام بدست آمد گفتہ اخبرنی سید الحافظ ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہر دار
الدیلمی فیما کتب الی من همدان قال اخبرنا ابو الفتح عبدوس بن عبد الله بن
عبدوس الهمدانی کتابة قال حدثنا عبد الله بن اسحاق البغوی قال حدثنا

الحسن بن عقیل الغنوی قال حدثنا محمد بن عبد الرحمن الذارع قال حدثنا قیس
بن حفص قال حدثنی علی بن الحسین بن الحسن العبدی عن ابی ہارون العبدی عن
ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم دعا الناس الی غدیر خم امر
بما کان تحت الشجرۃ من الشوک فقم وذلک یوم الخمیس ثم دعا الناس الی علی فاخذ بضبعہ
رفعہا حتی نظر الناس الی بیاض ابطہ ثم لم یتفرقا حتی نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتی
والولایۃ لعلی بن ابیطالب ثم قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ فقال حسان بن ثابت یا رسول اللہ ائذن لی
ان اقول ابیاتا قال قل علی برکۃ اللہ تعالی فقال حسان بن ثابت یا معشر مشیخۃ
قریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادیہم یوم الغدیر
نبیہم بخم واسمع بالرسول منادیا ❊ بانی مولکم ونبیکم ❊ فقالوا ولم یبدوا
ہناک التعامیا ❊ الہک مولنا وانت ولینا ❊ فلا تجدن فی الخلق للامر
عاصیا ❊ فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وہادیا ❊

ترجمہ ابو سعید خدری سے

منقول ہے کہ تحقیق رسول خدا نے جس روز لوگوں کو غدیر خم کی طرف بلایا تو حکم دیا کہ جو کچھ درختوں کے نیچے خس و خاشاک
وغیرہ ہے وہ سب صاف کر دیئے گئے اور یہ پنجشنبہ کو ہوا بعد اسکے آپ نے لوگوں کو علی کی طرف دعوت کی
اور ان کا شانہ پکڑ کے بلند کیا اسقدر کہ لوگوں نے آپ کی بغل کی سفیدی کو دیکھا جب وہ لوگ ابھی متفرق نہیں
ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پس فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ اکبر ہے بر کمال کرنے دین کے
اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کے اور علی بن ابیطالب کی ولایت کے
بعد اسکے فرمایا کہ بار خدایا دوست رکھ تو اس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اس شخص کو کہ جو دشمن

رکھ اوس علی کو اور مدد کر تو اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو پس کہا
حسان بن ثابت نے اے رسول خدا مجھکو اجازت دیجیے کہ مین اشعار کہون آپ نے فرمایا کہ کہو اوپر برکت اللہ تعالیٰ
کی پس کہا حسان بن ثابت نے اے گروہ بزرگان قریش سنو تم گواہی کو رسول خدا کی ترجمہ اشعار ندا کرتے تھے اونکو نبی اونکے
بروز غدیر اونکے نبی نے مقام خم مین اور کسقدر قابل سننے کے ہین رسول جبکہ ندا کرنے والے ہون ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین
مولیٰ تمہارا ہون اور ولی تمہارا ہون پس اون لوگون نے کہا ایسی حالت مین کہ اوس مقام مین کوئی اسبات سے
ناواقف ظاہر نہین ہوتا تھا کہ اے نبی تیرا معبود ہمارا مولیٰ ہے اور تو ہمارا ولی ہے پس نہ پائیگا تو خلق مین واسطے
اس امر کے کسی شخص کو نافرمان پس کہا رسول خدا نے کہ اوٹھ اے علی پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی پس جس
بخوف طول دو کتابون کے حوالے پر اکتفا کی ہے ورنہ اکثر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین یہ اشعار حسان بن ثابت
منقول ہین جسکا زیادہ تفصیل دیکھنی ہو وہ مجلد عبقات کی صفحہ [illegible] سے صفحہ [illegible] تک ملاحظہ کرے جناب ہم اس
فوائد کو بیان کرتے ہین کہ جو ان دونون روایتون کے اور ان اشعار آبدار گوہر بار کے نقل کرنے سے ظاہر و آشکار ہین **فائدہ**
اولیٰ اس روایت ثانیہ اہل سنت وجماعت سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ وافی ہدایہ الیوم اکملت لکم دینکم بروز غدیر خم باب
ولایت علی بن ابیطالب مین نازل ہوا ہے **فائدہ ثانیہ** اکثر شعرا کا عموماً جیسا کہ عبارت مذکور خواص اللہ تعالیٰ سے
ثابت ہے اور حسان بن ثابت کا خصوصاً جیسا کہ ان دونون روایتون سے ثابت ہے بروز غدیر خم اشعار نظم
کرکے پڑھنا صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جناب امیر کو اوس روز کوئی عہدہ جلیل اور منصب عظیم حاصل ہوا تھا
اور ظاہر ہے کہ وہ سوا خلافت اور امامت کے اور کوئی دوسرا عہدہ نہین ہو سکتا **فائدہ ثالثہ** روایت ثانیہ سے
معلوم ہوا کہ حسان بن ثابت نے یہ اشعار حسب اجازت جناب رسول خدا موزون کیے تھے اور یہ امر وہ بھی زیادہ
موید ہے فائدہ ثانیہ کا **فائدہ رابعہ** ان اشعار صدق شعار مین تصریح اس بات کی موجود ہے کہ جناب
رسول خدا نے حدیث غدیر مین لفظ بعدی ارشاد فرمائی تھی **فائدہ خامسہ** ان اشعار دربار مین جو یہ مصرع ہے
کہ رضیتک من بعدی اماما و ہادیا اسمین صریح لفظ امام و ہادی موجود ہے پس یہ امر دو حال سے خالی نہین یا جناب رسول خدا نے
یہ دونون لفظین جناب ولایت مآب کے باب مین ارشاد فرمائی تھین جیسا کہ ہمارے یہان کے خطبے مین مروی موجود
ہین یا حسان نے لفظ مولیٰ و ولی کے معنی امام اور ہادی کے سمجھے اور دونون طرح ہمارا مطلب حاصل ہے

فائدہ سادسہ جناب رسول خدا کا اجازت دینا اور حسان کا اپنے سامنے ان اشعار کا پڑھنا اور بعد اوسکے
آپ کا پسند کرنا بلکہ یہ فرمانا کہ ای حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پائیگا جبتک کہ ہماری مدد کریگا اور اپنی زبان سے
ساتھ ہماری حمایت کرے یہ سب امور اوتمام طعن اسبات پر کہ جو مضمون و مطلب کہ ان اشعار میں ہے وہ سب
حق و صدق ہے پس امامت علی بن ابیطالب بالکل وجوہ بعد جناب رسول خدا ثابت ہوگئی کہ ان اشعار میں
خود قول جناب رسول خدا اسطرح منقول ہے کہ ع فقال له قم یا علی فانني رضيتك من
بعدي اماما وهاديا یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ اوٹھو اے علی پس تحقیق میں نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد
امام اور ہادی ۔ پس اس سے زیادہ اور کیا تصریح ہو سکتی ہے فائدہ سابعہ ظاہر ہے کہ جب حسان
بن ثابت نے یہ اشعار گو بے شمار پڑھے ہیں تو مجمع عام صحابہ کا تھا اور سب عرب تھے اور حضرات ثلثہ بھی موجود تھے پس اگر حسان
ان اشعار میں کوئی بات خلاف حدیث غدیر کے نظم کرتے تو ضرور تھا کہ اون میں کوئی صاحب خصوصا حضرت
ثانی اثنانی اونسے تعرض کرتے کہ جو بات جناب رسول خدا نے نہیں فرمائی وہ تمنے ان اشعار میں کیون نظم کی ہے
کیا خدا و رسول پر افترا کرتے ہو پس جب انمین سے کسی صاحب نے دم نہیں مارا تو ثابت ہوگیا کہ لفظ امام یا حدیث
غدیر خم میں موجود تھی جیسے کہ ہمارے یہان کے خطبے میں ہے اور سنیون نے نکال ڈالی یا لفظ مولی کے معنی
سننے والوں نے علی العموم امام کے سمجھے پس ثابت ہوگئی امامت امیر المومنین و امام المتقین بعد سید المرسلین اسطرح پر کہ کوئی
ضرورت کسی دلیل و برہان و قرینہ و بینہ کے باقی نہ رہی فالحمد لله علی ذلک حمد الشاکرین دلیل بست و دوم
اشعار صدق آثار قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری ہین اور یہ اشعار کتاب تذکرہ خواص الامہ سبط ابن
جوزی میں ہے جسکا ذکر ہم دلیل بست و نہم میں کر چکے ہین بعد اشعار حسان بن ثابت
اسطرح سے مذکور ہین قال قیس بن سعد بن عبادة الانصاری وانشدها بین
یدیه علی بصفین ع قلت لما بغى العدو علينا حسبنا ربنا ونعم الوكيل ❊
وعلي امامنا وامام لسوانا به اتى التنزيل ❊ يوم قال النبي من كنت مولاه ❊
فهذا مولاه خطب جليل ❊ انما قاله النبي على الامة حتما ما فيه قال وقيل ❊
ترجمہ کہا قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے اور پڑھا ہے ان اشعار کو سامنے علی کے صفین میں ترجمہ اشعار کا یہ ہے

لکھی ہے اور وہ یکالمہ خوشتر ہی وہی ہے * لقد علم الاناس بان سہمی * من الاسلام یفضل کل سہم * واحمد النبی اخی وصہری * علیہ اللہ
صلی وابن عمی * وانی قائد للناس طرا * الی الاسلام من عرب وعجم * وقاتل کل صندید رئیس * وجبار من الکفار ضخم * وفی القرآن
الزمہم ولائی * واوجب طاعتی فرضا بعزم * کما ہرون من موسی اخوہ * کذاک انا اخوہ وذاک اسمی * لذاک اقامنی لہم اماما
واخبرہم بہ بغدیر خم * فمن منکم یعادلنی بسہمی * واسلامی وسابقتی ورحمی * فویل ثم ویل ثم ویل * لمن یلقی الالہ غدا بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویل * لجاحد طاعتی ومرید ہضمی * وویل للذی یشقی سفاہا * یرید عداوتی من غیر جرمی ترجمہ ہر آینہ
تحقیق جان گئے ہیں سب لوگ ساتھ اس بات کے کہ تحقیق میرا حصہ * اسلام سے زیادہ ہے ہر حصے سے (یعنی میں سب مسلمانوں سے
افضل ہوں) اور احمد نبی میرے بھائی ہیں اور میرے خسر ہیں * اوپر اونکے اللہ درود بھیجے اور میرے چچا کے بیٹے ہیں
اور بیشک میں کھینچنے والا ہوں کل آدمیوں کا * اسلام کی طرف عرب میں سے ہوں یا عجم میں سے * اور میں قتل کرنیوالا
ہوں ہر سردار رئیس کا * اور ہر سرکش کافروں میں سے کہ جو قوی و فربہ تھا * اور قرآن میں لازم کی ہے اللہ نے
اون لوگوں پر (یعنی مسلمانوں پر) دوستی میری * اور واجب کی ہے اطاعت میری درحالیکہ فرض ہے
بالنص * جس طرح کہ ہارون موسی کے بھائی تھے * اسی طرح میں خاتم الانبیا کا بھائی ہوں اور یہ میرا نام ہے * اسی سبب سے
قائم کیا ہے اونھیں رسول خدا نے مجھکو مسلمانوں کے لیے امام * اور خبر دی ہے اونھیں مسلمانوں کو ساتھ اس امر کے
غدیر خم میں * پس کون شخص تم میں سے میرے حصے کی برابری کر سکتا ہے * اور میرے اسلام کی اور میری
سبقت کی اور میری قرابت کی رسول خدا سے * پس عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے *
واسطے اوس شخص کے کہ ملاقات کرے اللہ سے کل کے دن (یعنی روز قیامت) میرے ظلم کے ساتھ (یعنی جن لوگوں
نے مجھپر دنیا میں ظلم کیا ہے) اون لوگوں کے لیے قیامت میں عذاب ہے * اور عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے بعد اوسکے
پھر عذاب ہے * واسطے اوس شخص کے کہ جو میری اطاعت کا انکار کرنے والا ہو اور میری شکست کا خواہان ہو * اور
عذاب ہے واسطے اوس شخص کے کہ شقاوت میں مبتلا ہوتا ہے بسبب حماقت کے * ارادہ کرتا ہے عداوت کا بغیر
اسکے کہ میں نے کچھ گناہ کیا ہے کتاب فواتح شرح دیوان جناب امیر علیہ السلام مطبوع
مطبع فخر المطابع لوہارو کی صفحہ ۴۰۰ سے صفحہ ۴۰۹ تک بعد شرح چند اشعار
اوس بارے کے میر حسین میبذی کی یہ عبارت ہے (حکایت) امام احمد زاہد

عازب و زید بن ارقم روایت کند کہ چون مصطفی صلعم در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست علی بگرفت و گفت الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم گفتند آری پس گفت اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ پس عمر او را دید و گفت هنیئاً یا ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و مومنة ثعلبی روایت کند کہ پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم این سخن بعد ازان فرمود کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ؛

سے شارح گوید در این توفیق پوشیدہ نیست کہ آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم و ازواجہ امہاتہم و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ظاہر این حدیث است و نیز اسی کتاب فواتح کے صفحہ ۴۰۹ میں بعد تمام ہونے اشعار معجز آثار کے اور اونکی شرح کے میر حسین میبذی کی یہ عبارت ہے (حکایت) امام غزالی بن احمد واحدی از ابوہریرہ روایت کند کہ مرتضی این ابیات در حضور ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبدالرحمن و ابو ذر و مقداد و سلمان و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرمود انتہی واضح ہو کہ یہ اشعار بعینہ اشعار و نیز دور و بیتین جو ہمنے شرح میر حسین میبذی سے نقل کی ہیں چند دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پر مشتمل ہیں کہ بعض اونمیں سے جناب امیر کے استحقاق خلافت پر دلالت کرتے ہیں اور بعض غدیر خم میں آپکے امام و خلیفہ مقرر ہونے پر اول پہلے شعر میں جو آپنے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں نے اس بات سے وقت میں کہ میرا حصہ اسلام میں ہے سبقت کی یہ زیادہ ہر وجہ صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کل امت سے افضل ہیں اور افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ ہم دلائل قسم دوم میں بیان کر چکے ہیں دوم دوسرے شعر میں جو آپنے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا میرے بھائی اور میرے خسر اور میرے چچا کے بیٹے ہیں یہ سب

سلہ کتاب منقول عنہ میں اس مقام میں جگہ چھوٹی ہوئی تھی لہذا میں نے اوسی طرح جگہ چھوڑ دی ہے اور ظاہر ہے یہاں کچھ عبارت لکھنے کو رہ گئی ہے ۲ منہ ۳ لفظ غزالی کاتب کی غلطی سے لکھی گئی ہے صحیح علی بن احمد واحدی ہے ۱۲

صفات مجموع من حیث المجموع آپ کے لیے مخصوص ہیں کہ سوا آپ کے کسی فرد بشر میں مجتمع نہیں ہیں اور یہ
قرب و قرابت بھی دلیل افضلیت ہے اور افضلیت موجب استحقاق خلافت کاملہ **سوم** تیسرے شعر میں آپ نے
فرمایا ہے کہ میں قائم ہوں کل آدمیوں کا اسلام کی طرف عرب میں سے ہوں یا عجم میں سے یہ قول آپ کا باواز
بلند ندا کر رہا ہے کہ آپ خلیفہ رسول و امام کل امت ہیں کما لا یخفی علی اولی الالباب **چہارم** چوتھے شعر میں
جو آپ نے اپنی شجاعت کا ذکر فرمایا یہ مسلم الثبوت بین الفریقین ہے اور صحابہ پر کیا منحصر ہے کوئی شخص اولین
و آخرین میں سے آپ کی شجاعت کو نہیں پہنچ سکتا اور حضرات ثلاثہ کا تو ایک کافر کو بھی قتل کرنا خود سنیوں کی
کتابوں سے ثابت نہیں ہو سکتا پس یہ شجاعت بھی باعث افضلیت و سبب استحقاق خلافت و موجب
لیاقت امامت ہے **پنجم** پانچویں شعر میں جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے لوگوں پر میری
دوستی لازم کی ہے اور میری اطاعت سب پر واجب اور فرض کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ آپ کی امامت و خلافت منصوص
قرآن ثابت ہے اس سبب سے کہ بعد جناب رسول خدا اور کوئی شخص سوا خلیفہ و امام کے واجب الاطاعة نہیں ہو سکتا
ششم چھٹے شعر میں جو آپ نے فرمایا ہے کہ جس طرح ہارون موسیٰ کے بھائی تھے اسی طرح میں جناب رسول خدا کا
بھائی ہوں یہ اشارہ ہے طرف حدیث منزلت کی اور اس سے صریح ثابت ہے کہ جس طرح حضرت ہارون حضرت موسیٰ
کے خلیفہ تھے اسی طرح جناب امیر جناب رسول خدا کے خلیفہ ہیں ورنہ کوئی وجہ اس مشابہت کی تخصیص کی آپ کے
ساتھ نہیں ہے اس سبب سے کہ اور بھی جناب رسول خدا کے بنی عمام تھے کہ جو قبل ہجرت ایمان لا چکے تھے اور نجیب
النسب و نہ جناب رسول خدا نے حضرت ہارون کے ساتھ تشبیہ دی اور نہ خود ان بزرگوں کو اس تمثیل کی جرأت
ہوئی **ہفتم** ساتویں شعر میں تو آپ نے اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ جناب رسول خدا نے بروز غدیر خم مجھکو
سب کا امام مفترض الطاعة فرمایا ہے پس اب کون سی گنجائش شک و تاویل کی باقی رہ گئی ہے **ہشتم** آٹھویں شعر
تا آخر قصیدہ جیسے شعر کی اور ان میں آپ نے صحابہ کو مخاطب کر کے بتصریح فرما دیا کہ تم لوگوں میں سے کوئی میری
برابری نہیں کر سکتا نہ اسلام میں نہ سبقت میں نہ قرابت میں اور اس سے آپ کی افضلیت سب پر
اور مانند آفتاب کے روشن ہے **نہم** نویں اور دسویں شعر میں آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ سے حسد اور مجھ پر ظلم کریگا
اور میری امامت سے انکار کریگا اور میری شکست کا خواہاں ہوگا جب وہ حق سبحانہ و تعالیٰ سے ملاقات کریگا

روز قیامت تو اوس پر دلیل ہی لو تجا ہر کہ دیکا عذاب ہے پس جن لوگون نے آپ کا حق غصب کیا اور آپ پر ظلم کیا
اور آپ کی اطاعت سے انکار کیے آپ سے مخالفت کی اونکا حال معلوم ہو گیا دہم گیارھوین شعر مین آپنے یہ فرمایا ہے
کہ ویل ہے واسطے اوس شقی کے کہ جو حماقت سے میری عداوت کا بغیر کسی گناہ کے ارادہ کرتا ہے اس سے ثابت ظاہر
ہو گیا کہ حضرات مخاطبین مین سے بعض ایسے تھے کہ آپ سے عداوت رکھتے تھے اور علی ہذا القیاس نوین و دسوین
شعر سے بھی ظاہر ہے کہ بعض اونمین سے آپ پر ظلم کرنیوالے اور آپکی اطاعت کا انکار کرنیوالے اور
آپکا حق غصب کرنیوالے تھے **یازدہم** میر حسین میبذی شارح دیوان کی عبارت جو صفحہ
۴۰۸ فواتح سے نقل کی ہے اوسمین حدیث غدیر بھی موجود ہے او تہنیت حضرت عمر بھی مذکور ہے اور یہ بھی ثابت ہے
کہ جناب رسول خدا نے آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الایہ کے نازل ہونے کے بعد
حدیث غدیر ارشاد فرمائی ہے اور یہ بھی شارح کے کلام سے ثابت ہے کہ آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم
حدیث کے موافق ہے **دوازدہم** جو عبارت میر حسین میبذی کی ہمنے صفحہ ۴۰۸ فواتح سے نقل
کی اوس سے ثابت ہے کہ جناب علی مرتضی نے یہ اشعار ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار
و عبدالرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبداللہ بن مسعود کے سامنے پڑھی تھی اور اس سے اظہر من الشمس ہے
کہ آپ نے کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہین رکھا اور جو بیعت روز غدیر خم آپ کی امامت و خلافت
کی بابت لوگون کی گردنون مین تھی اوسکو بخوبی یاد دلا دیا اور دعوی امامت سے رؤس الاشہاد کیا
فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما
واضح ہو کہ میر حسین میبذی مشاہیر علمائے اعلام اہل سنت و جماعت مین سے ہین جس شخص کا انکی توثیق
ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلدات حدیث غدیر کیطرف رجوع کرے
دلیل بست و یکم انکار کرنا حارث بن نعمان فہری کا قبول مولائیت جناب شاہ ولایت سے اور
اوسکی سر پر آسمان سے ایک پتھر کا گرنا اور اوسکا واصل جہنم ہونا اور اسی بیت [illegible] آیہ ہدایت کا نازل ہونا
سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع کہ جواتل [illegible] حکایت سنیون کی کتب
و تفاسیر معتبرہ مین منقول و مذکور ہے چنانچہ [illegible] اس حکایت مذکور

اپنی تفسیر میں تفصیل تمام لکھا ہے اور یہ ثعلبی رئیس ورئیس مفسرین اہل سنت وجماعت میں سے ہیں اور یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمہ میں کہ جسکا ایک نسخہ قلمی میرے پاس ہے یہ حکایت تفسیر ثعلبی مذکور سے اسطرح نقل کی ہے اتفق علماء السیر علی ان الغدیر کانت بعد رجوع النبی صلعم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ ذکر ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری فاتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلعم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک وانک امرتنا ان نصلی خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ ونصوم رمضان ونحج البیت ونزکی اموالنا فقبلنا منک ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا الشئ منک او من اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ ولیس منی قالہا ثلاثا فقام الحارث وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فارسل علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم قال فواللہ ما بلغ ناقتہ حتی رماہ اللہ بحجارۃ من السماء فوقع علی ہامتہ فخرج من دبرہ ومات وانزل اللہ تعالی سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع ۔۔

ترجمہ ۔ اتفاق کیا ہے علمائے سیر نے اس بات پر کہ قصہ غدیر کا جناب رسول خدا کی حج وداع سے مراجعت کرنے کے بعد ہوا تھا اٹھارہویں ذی الحجہ میں آپ نے جمع کیا صحابہ کو اور وہ ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور فرمایا کہ

جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے نص کردی ہے جناب رسول خدا نے اوپر اسکے ساتھ
صریح عبارت کی کچھ کنایہ و اشارہ نہین کیا اور ذکر کیا ہی ابو اسحق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ کہ
تحقیق جناب رسول خدا نے جب یہ ارشاد فرمایا تو تمام شہر و دیار مین مشہور ہو گیا اور حارث بن نعمان فہری
بھی یہ خبر پہونچی پس وہ اپنے ناقے پر سوار ہو کے آیا اور مسجد کے دروازے پر اوسکو بٹھایا اور اوسکے پاؤں
باندھ دیا اور خود مسجد کے اندر داخل ہوا اور جناب رسول خدا کے سامنے بیٹھ گیا اور کہا کہ ای محمد تحقیق تو نے
ہمکو حکم دیا کہ ہم گواہی دین اس بات کی کہ سوا اللہ کے اور کوئی معبود نہین ہے اور تو رسول ہے اللہ کا پس ہمنے
تجھسے یہ قبول کیا اور تو نے ہمکو حکم دیا کہ ہم شب و روز مین پانچ وقت کی نماز پڑھین اور رمضان مین
روزے رکھین اور خانہ کعبہ کا حج کرین اور اپنے اموال مین سے زکوۃ دین پس ہمنے تجھسے یہ سب قبول
کیا بعد اسکے تو اسپر بھی راضی نہ ہوا یہان تک کہ تو نے اپنے چچا کے بیٹے کے دونون بازو پکڑ کے اوسکو بلند
کیا اور سب آدمیون پر اوسکو فضیلت دی اور کہا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولی ہے پس یہ چیز
بھی تیری طرف سے ہے یا اللہ تعالی کیجانب سے پس فرمایا جناب رسول خدا نے در انحالیکہ آپ کی آنکھین سرخ
ہو گئی تھین کہ قسم ہے اوس اللہ کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ تحقیق یہ حکم اللہ کیجانب سے ہے میری طرف سے
نہین ہے اسکو آپ نے تین دفعہ فرمایا پس کھڑا ہو گیا حارث اور کہتا تھا کہ بار خدایا جو کچھ محمد نے کہا ہے اگر وہ حق ہے
تو گرا دے تو اوپر ہمارے ایک پتھر آسمان سے یا مبتلا کر تو ہمکو عذاب دردناک مین راوی کہتا ہے کہ پس قسم ہے
اللہ کی کہ نہین پہونچا تھا وہی حارث اپنے ناقے تک کہ مارا اوسکو اللہ نے ساتھ ایک پتھر کے آسمان سے پس
پڑا وہ پتھر اوسکے سر پر اور اوسکے اسفل سے نکل گیا اور وہ ملعون مر گیا اور نازل کیا اللہ تعالی نے
سال سائل الایۃ **ترجمہ آیت** سوال کیا ایک سوال کرنے والے نے ساتھ ایسے عذاب کے کہ جو واقع ہونیوالا ہے
واسطے کافرون کے نہین ہے کوئی اوسکا دفع کرنیوالا انتہی اس روایت کے نقل کرنے سے چند فوائد حاصل
ہوئے **فائدہ اولے** یہ ہے کہ خود سبط ابن الجوزی اس بات کے قائل ہو گئے کہ حدیث غدیر نص صریح ہے
کچھ کنایہ و اشارہ نہین ہے چنانچہ اونھون نے بعد اس حکایت حارث بن نعمان فہری کے نقل کرنے کے
بلا فاصلہ لفظ مولی کے دس معنی ثابت کیے ہین کہ اونمین سے دسوین معنی اولی لکھے ہین اور یہ ثابت

...ہو کہ اس حدیث مین سوا اولی کے اور کوئی معنی لفظ مولی کے مراد نہین ہو سکتے چونکہ سب عبارت کے نقل
...مین طول ہوتا لہذا مین اخیر کی عبارت نقل کرتا ہون وہی ہذہ والمراد من الحدیث الطاعة المحضة
...الی الاشر ومعناه من كنت اولى به من نفسه فعلى اولى به وقد صرح بهذا المعنى الحافظ
ابو الفرج يحيى بن سعيد الثقفي الاصبهاني في كتابه المسمى بمرج البحرين فانه
روى هذا الحديث باسناده الى مشائخه وقال فيه فاخذ رسول الله
صلى الله عليه وسلم بيد على عليه السلام فقال من كنت وليه واولى به من
نفسه فعلى وليه فعلم ان جميع المعانى راجعة الى الوجه العاشر ودل السيه
...قوله عليه السلام الست اولى بالمومنين من انفسهم وهذا نص صريح فى ثبات
...وقبول طاعته وكذا قوله صلى الله عليه وسلم وادار الحق معه حيث دار
...دليل على انه ماجرى خلاف بين على وبين احد من الصحابة الا
والحق مع على وهذا باجماع الامة الا ترى ان العلماء انما
استنبطوا احكام البغاة من وقعة الجمل وصفين ؛ ؛

ـــــ اور مراد حدیث سے فقط اطاعت ہے پس معین ہو گئے دسوین معنی اور معنی اوس
حدیث کے یہ ہین کہ جس شخص کے ساتھ کہ مین اولی ہون اوسکے نفس سے پس علی بھی اولی ہے ساتھ
... تحقیق تصریح کر دی ہے اس معنی کی حافظ ابو الفرج یحیی بن سعید ثقفی اصفہانی نے اپنی کتاب
... مرج البحرین نام ہے اس سبب سے کہ تحقیق روایت کی ہے اوسنے اس حدیث کی اپنی اسناد سے
... مشائخ کی طرف سے اور کہا ہے اوس مین کہ پس پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور فرمایا کہ جس شخص کا
... اولی ہون ساتھ اوسکے اوسکے نفس سے پس علی بھی اوسکا ولی ہے پس معلوم ہو گیا کہ تحقیق
... دسوین وجہ کیطرف پھرتے ہین اور اسپر قول رسول خدا بھی دلالت کرتا ہے کہ الست اولی
بالمومنین من انفسہم یعنی کیا نہین ہون مین اولی ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے اور یہ نص صریح ہے
... اوسکی اطاعت قبول کرنے مین اور اسی طرح قول جناب رسول خدا کا ... و

اور الحق معہ حیث ما دار یعنی اور پھیر دے تو حق کو اے اللہ ساتھ اوس علیؑ کے جس جگہ کو وہ پھرے اس مین نص
اس بات پر کہ نہین جاری ہوا کوئی خلاف درمیان علیؑ کے اور درمیان کسی شخص کے صحابہ مین سے مگر حق علیؑ کے
ساتھ تھا اور یہ باجماع امت ثابت ہے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ تحقیق علما سوا اسکے نہین ہے کہ احکام باغیوں کے
واقعہ جمل او صفین سے استنباط کرتے ہین انتہی قول سبط ابن الجوزی سے صاف صاف ثابت ہو گیا
کہ حدیث غدیر نص صریح ہے اثبات امامت شاہ ولایت مین وہذا ہو المطلوب اور یہ سبط ابن جوزی مثل اپنے
دادا ابن الجوزی کے مشاہیر علماے اہل سنت وجماعت مین سے ہین اور اکثر علماے مابعد نے انکے اقوال اپنی
کتابون مین سنداً نقل کیے ہین اور اس کتاب خواص الائمہ کی بھی اکثر عبارتین لکھی ہین افسوس کہ طول بہت
ہوا جاتا ہے ورنہ ممکن تھا کہ مین بہت سے علما و فضلاے حضرات سنیہ کی عبارتین انکی اور کتاب خواص الائمہ
کی توثیق مین نقل کر دیتا اور چندان ضرورت بھی نہین ہے دو سبب سے **اول** یہ ایک مشہور عالم سنیون کے
ہین اور یہ کتاب بھی مشہور ہے **دوم** کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلد حدیث غدیر کے حصہ چہارم مین
مصنفین سبط ابن الجوزی اور اس کتاب خواص الائمہ کی توثیق بشد و مد تمام کئی جگہ لکھی ہوئی ہے جس شخص کا جی چاہے
اسکی طرف رجوع کرے **فائدہ ثانیہ** عبارت سبط ابن الجوزی سے ثابت ہو گیا کہ ابو اسحاق ثعلبی نے
یہ حکایت حارث بن نعمان فہری اپنی تفسیر مین لکھی ہے اور کچھ سبط ابن الجوزی پر موقوف نہین ہے بہت سے
علماے اعلام حضرات سنیہ نے اسی تفسیر سے اپنی کتابون مین اس حکایت کو نقل کیا ہے جسکا تفصیل بیان طلب
ہونے تو جی چاہے وہ مجلد حدیث غدیر کے حصہ چہارم کے شروع نیں دلیل ششم کو ملاحظہ کرے کہ اوس مین اٹھارہ
نام علماے کرام و فضلاے عالیمقام اہلسنت وجماعت کے لکھے ہوے ہین کہ جنھون نے اپنی کتابون مین اس حکایت
حارث بن نعمان فہری کو نقل کیا ہے بعض نے اس تفسیر ثعلبی سے او بعض نے اپنی اسناد سے اور دوسری کتابون سے اور اون
علما کی عبارتین اور کتب منقول عنہا کے نام بھی لکھے ہوئے ہین اور خود تفسیر ثعلبی کی عبارت بھی منقول ہے اور بعد اس
عبارت کے نقل کرنے کے ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی کے محامد و محاسن کلام علماے اعلام حضرات سنیہ سے
اس بشد و مد تفصیل کے ساتھ لکھی ہوئی ہین کہ اونکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ثعلبی رئیس و رئیس مفسرین اہل سنت وجماعت
مین سے ہین مگر سب عمر کا کلام مطالعہ کرنے کے لیے کسی سنی صاحب کا دماغ وفا کرے یا بسبب عدم استعداد

کی عربی عبارتین ہیچمدان نے آئین تو فقط کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد شاہ عبد العزیز صاحب کی
عبارت کو کہ جو فارسی مین ہے اوس حصہ چہارم مجلد غدیر مذکور سے ملاحظہ کرنا شروع کرے اور پھر دیکھے کہ ثقہ اہل سنت مین
ثعلبی صاحب کس مرتبہ کے مفسر تھے **فائدہ ثالثہ** اس روایت سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ حدیث من کنت مولاہ
جناب شاہ ولایت کی افضلیت پر سب آدمیون سے صریحاً دلالت کرتی ہی اس سبب سے کہ حارث بن نعمان فہری باوصف
اسکے کہ اس معرکے مین موجود نہ تھا لیکن جب اوسنے اس حدیث کو سنا تو حتماً اس بات کا اوسکو علم بلا شبہہ و شک
حاصل ہو گیا کہ علی مرتضیٰ کو جناب رسول خدا نے سب آدمیون پر افضلیت دی اور جب اوسنے آپ کے پاس
آکر اس مطلب کو بیان کیا تو آپ نے اسکا انکار نہین فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اوسکا فہم غلط ہوتا تو جناب رسول خدا
اسپر تنبیہ کرتے اور فرما دیتے کہ ابو بکر و عمر و عثمان علی سے افضل ہین تو علی کی افضلیت ناکیون قائل ہوتا ہی
پس جب یہ امر ثابت ہو گیا تو اب ہم سنیون سے سوال کرتے ہین کہ یہ افضلیت جناب شاہ ولایت کی کس بنا پر
تھی آیا اسی بنا پر کہ جناب رسول خدا نے آپ کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا یا اور کسی دوسری بنا پر اگر شق
اول کو اختیار کرینگے تو نعم الوفاق ہمارے اونکے کوئی نزاع باقی نرہجائیگی اور اگر شق ثانی کو اختیار کرینگے
تو پھر ہم انسے پوچھینگے کہ تمھین تنبہ ہو کہ یہ حدیث مبارک اور کون سے ایسے معنی پر دلالت کرتی ہی کہ جس سے جناب علی
مرتضیٰ کی افضلیت سب آدمیون پر بعد جناب رسول خدا کے ثابت ہوتی ہو جاسوا و کلا سوا امامت و خلافت کے
اور کوئی ایسے معنی اس حدیث کے وہ بیان نہین کر سکتے اس سبب سے کہ دوستی و ناصریت جو اونکا مختار ہی یہ ایسے
معنی نہین ہین کہ جو جناب امیر کے لیئے مخصوص ہون اور کسی دوسرے شخص مین پائے نجاتے ہون بلکہ سب
مومن آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ و تعالیٰ والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء
بعض لیکن ہم بسبیل تنزل کہتے ہین کہ جب افضلیت جناب امیر کی سب آدمیون پر ثابت ہو گئی گو کسی بنا پر ہو
تو اس سے بھی ہمارا مطلب بخوبی حاصل ہے اور مذہب حق ثابت ہے اس سبب سے کہ تفضیل مفضول عقلاً جائز نہے

ف ثعلبی ... [illegible] ... کے مقصد دوم میں ہے کتاب سوم سے ملاحظہ کرنا چاہیے ... [illegible] ...
عبارت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جس طرح ابو حنیفہ حنفیون کے سرگروہ ہین اور شافعی شافعیون کے اور عبد القادر قادریون کے اور جنید
تصوف ... [illegible] ... ابو الحسن اشعری علم کلام کے اوسی طرح ثعلبی اور واحدی علم تفسیر میں سرگروہ ہین ۱۲ منہ

نقلاً پس با وصف آپ کی موجود ہونے کے دوسرا شخص کہ جو مفضول ہو کیونکر امام و خلیفہ مقرر ہو سکتا ہی اور ہم
اس مطلب کو دلائل قسم دوم مین مکرر بیان کر چکے ہین لیکن یہان یہ بھی ثابت کئے دیتے ہین کہ علمائے اعلام
اہل سنت و جماعت بھی اس بات کے قائل ہین کہ تفضیل مفضول جائز نہین ہے چنانچہ کتاب ازالۃ الخفا
مطبوع مطبع صدیقی بریلی مقصد اوّل صفحہ ۱۶ مین خود شاہ ولی اللہ صاحب
والد شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی یہ عبارت ہی واز لوازم خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ
افضل امت باشد در زمان خلافت خود عقلاً و نقلاً انتہی موضع الحاجۃ و نیز اسی کتاب مین بعد چند
سطرون کے اوسی صفحہ ۱۶ مین شاہ صاحب کی یہ عبارت ہی پس چنانکہ استخلاف شخصے دلالت می کند بر فضلیت
در بیت تا فتح اگر مستثنی جل ذکرہ مرتفع گردد میخان استخلاف شخصے بر امت دلالت میکند بر افضلیت وی بر امت
واز انجہت کہ عامل ساختن شخص مفضول خیانت است عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من استعمل رجلاً من عصابۃ و من تلک العصابۃ من ھو
ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و خان رسولہ و خان المومنین و عن ابی بکر
الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی من امر المسلمین
شیئاً فامر علیہم احداً محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفاً و لا عدلاً
حتی یدخلہ جہنم اخرجہما الحاکم ترجمہ عبارت عربیہ عبد اللہ بن عباس سے
منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص نے عامل مقرر کیا کسی شخص کو کسی گروہ مین سے اور اس گروہ مین
ایسا شخص موجود ہو کہ اللہ اوس سے زیادہ راضی ہو بہ نسبت اوس عامل کے (یعنی وہ شخص افضل ہو اوس عامل سے)
پس تحقیق خیانت کی اوس عامل مقرر کرنیوالے نے اللہ کی اور خیانت کی اوسکے رسول کی اور خیانت کی
مومنون کی اور ابو بکر صدیق سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص مالک ہو مسلمانون کے امر مین سے کسی
چیز کا پس امیر کرے وہ شخص اون مسلمانون پر کسی شخص کو رعایتہً (یعنی بغیر استحقاق و افضلیت کی) پس اوپر اوس امیر
مقرر کرنیوالے کے لعنت ہی خدا کی نہ قبول کریگا اللہ اوس سے توبہ کو اور نہ فدیہ دینے کو یہانتک کہ داخل کرے
اوسکو جہنم مین نکالا ہے ان دونون حدیثون کو حاکم نے انتہی ان احادیث سے ثابت ہی کہ ولی حکومت شرعیہ

بھی باوصف افضل کے مفضول کا مقرر کرنا جائز نہین ہے پس امر خلافت و امامت مین کیونکر جائز ہوگا چنانچہ خود شاہ صاحب بعد دونون حدیثون کے نقل کرنے کے فرماتے ہین کہ ازینجا می توان دانست کہ حال خلافت کسے چہ خواہد بود ہم اس مطلب کو سنیون کی اور بہت سی معتبر کتابون سے ثابت کرسکتے ہین لیکن چونکہ طول بہت ہوگیا ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالعزیز صاحب کے بھی باپ ہین لہذا ہمنے اونہین کی عبارت پر اکتفا کی **فائدہ رابعہ** حارث بن نعمان فہری پر کہ جو دشمن جناب امیر تھا اس حدیث غدیر کا اسقدر گران اور دشوار ہونا کہ اوسنے اپنے لیئے عذاب الٰہی طلب کیا صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حدیث کسی امر عظیم کو ثابت کرتی تھی کہ جو کبھی مسلمانون مین سے کسی شخص کے لیئے حاصل نہوا تھا ورنہ اوس ملعون کو اسقدر رشک و حسد جناب امیر کا نہوتا اور غضبناک ہوکر انکار نکرتا اور عذاب الٰہی طلب نکرتا اور یہ سوای امامت و خلافت کی ہرگز کوئی دوسرا امر نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ اگر مراد اس حدیث سے فقط ناصریت و محبت جناب امیر ہوتی تو یہ بات آپکے دشمنون کو اسقدر ناگوار نہین ہوسکتی تھی کہ وہ اسکی تحمل نہوتی اور کافر ہوجاتے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرتے اور اسکو اختیار کرتے اس سبب سے کہ محبت ایک امر قلبی ہے کسی پر ظاہر نہین ہوسکتا ممکن تھا کہ دشمنان علی بن ابیطالب ظاہر مین آپ کی محبت کا اقرار کرلیتے اور باطن مین آپ سے عداوت رکھتے جیسا کہ منافقون کا طریقہ ہے **فائدہ خامسہ** حارث بن نعمان فہری کا جناب رسول خدا سے یہ کہنا کہ آپ نے شہادتین کا حکم دیا اور ہمنے قبول کرلیا اور آپ نے نماز و روزہ و حج و زکوۃ کا حکم دیا ہمنے قبول کرلیا اب آپ اپنے بھائی کو ہم پر فضیلت دیتے ہین آیا یہ آپکی طرف سے ہے یا خدا کیجانب سے اور جناب رسول خدا کا اس سوال پر غضبناک ہونا اور قسم کھا کر فرمانا کہ تحقیق یہ حکم بھی خدا کیجانب سے ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین جو کچھ اپنے بھائی کے باب مین ارشاد فرمایا تھا وہ حکم بھی مثل اقرار توحید و رسالت و ادای نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے واجب و لازم تھا اور یہ امر سوا امر خلافت و امامت کے کوئی دوسرا نہین ہوسکتا کما ہو الظاہر **فائدہ سادسہ** حارث بن نعمان فہری کا انکار و استنکاف و استکبار قبول ولایت حیدر کرار سے عذاب خدا ے جبار کا تھا اسکا نزول ہونا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ امر نہایت جلیل و عظیم تھا کہ جو سوا ے خلافت و امامت شاہ ولایت اور کوئی دوسرا نہین ہوسکتا **فائدہ سابعہ** حارث بن نعمان فہری پر عذاب

نازل ہونیکے باب مین قرآن ناطق کا نازل ہونا باکمل وجوہ جلالت قدر جناب امیرؑ و عظمت حکم حدیث غدیر و قباحت انکار و شناعت استکبار منکر مستکبر پر دلالت کرتا ہی اور ظاہر ہے کہ بعد توحید و رسالت سوا خلافت و امامت کے اور کوئی امر ایسا عظیم و جلیل نہین ہو سکتا **دلیل بست و ششم** قول حضرت عمر ہے کہ جو کثیر سنیون کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور مین یہان **کتاب صواعق محرقہ ابن حجر مکی** مطبوعہ **مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کی صفحہ ۲۶ سے یہ عبارت نقل کرتا ہون** واخرج ایضاً انہ قیل

لعمر انک تصنع لعلیؓ شیئاً لا تصنعہ باحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای

ترجمہ اور نکالا ہی اس روایت کو بھی دارقطنی نے کہ کہا گیا واسطے عمر کے کہ تو علی کے واسطے جو کچھ کرتا ہی وہ کسی شخص کے ساتھ اصحاب نبی مین سے نہین کرتا پس کہا عمر نے کہ تحقیق وہ میرا مولا ہی **انتہی** اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر بسبب حدیث غدیر کے جناب امیر کو سب صحابہ سے افضل سمجھتے تھے اگرچہ بسبب طمع حکومت و ریاست اپنے فہم خود داد ہونے کے عمل نہین کیا لیکن حق سبحانہ و تعالیٰ کلمۂ حق کو اتماماً للحجۃ زبان پر جاری کر دیتا ہی اور ظاہر ہے کہ اگر اس حدیث مین لفظ مولی بمعنی محب و ناصر ہو تو یہ امر باعث افضلیت کل صحابہ پر نہین ہو سکتا پس جب یہ معنی باطل ہو گئے تو وہ معنی ثابت ہو گئے کہ جو شیعہ لفظ ولی سے مراد لیتے ہین یعنی ولی بالتصرف کہ جو امامت و خلافت شاملہ و لایت پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ باجماع امت اور کوئی تیسرے معنی اس حدیث مین لفظ مولی سے مراد نہین ہین پس لامحالہ جب ایک معنی باطل ہو جائینگے تو دوسرے معنی ثابت ہو جاوینگے وللہ الحجۃ البالغۃ **دلیل بست و ہفتم** قول حضرت عمر ہے کہ جو کتاب مستطاب عبقات الانوار مجلد غدیر کے حصۂ چہارم دلیل بست و سوم صفحہ ۲۲۰ سے صفحہ ۲۲۲ تک چند کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے منقول ہی اور مین یہان ایک کتاب کی نقل عبارت پر کتاب موصوف کی صفحہ ۲۲۲ سے اکتفا کرتا ہون جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہین و احمد بن عبد القادر عجیلی در کتاب ذخیرۃ المال فی شرح عقد جواہر اللآل گفتہ واخرج بعض الدارقطنی ایضاً انہ جاء اعرابیان[1]

یختصمان فاذن لعلی فی القضاء بینہما فقضی فقال احدہما ہذا یقضی بیننا ۰۰ ؟

[1] لے ما قبل کی حدیث صواعق محرقہ مین دارقطنی سے منقول ہے لہذا اس مین لکھدیا ہے اخرج ایضاً اس سے بھی مراد وہی دارقطنی ہے ۱۲ منہ

فوثب عمر واخذ بتلابیبه وقال ویحک ماتدری من هذا هذا مولای ومولی
کل مومن ومؤمنة ومن لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن ترجمہ انکا یہ ہی دارقطنی نی اس روایت
کو بھی کہ دو اعرابی آپس مین نزاع کرتے ہوئے تھے پس اجازت دی عمر نے علیؑ کو کہ اونکا فیصلہ کر دین پس آپ نے
فیصلہ کر دیا تو ایک نی ان دونون مین سے کہا کہ یہ شخص ہمارے آپس مین فیصلہ کرتا ہے پس عمر اوٹھے اور اوس شخص کے
گریبان کو پکڑ لیا اور کہا اے ہو تیرے اوپر تو کیا جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے یہ مولی ہے میرا اور مولی ہے ہر مومن
و مومنہ کا اور جس شخص کا یہ مولی نہو پس وہ مومن نہین ہے انتہی اس روایت سے ظاہر ہے کہ لفظ مولی کو معنی یہان محب
و ناصر کے درست نہین ہو سکتی اس سبب سے کہ اعرابی احمق و جاہل نے جناب امیر کے حکم کی تحقیر کی تھی پس حضرت
عمر نے جو تنبیہا اوسکا گریبان پکڑا اور کہا کہ یہ شخص میرا اور ہر مومن و مومنہ کا مولی ہے اور جس شخص کا یہ مولی نہو وہ مومن
نہین ہے اس سے صریح ثابت ہے کہ حضرت عمر کا یہ مطلب تھا کہ یہ شخص واجب الاطاعت ہے اور اسکے حکم کی تعمیل کرنا
لازم ہے پس ثابت ہوگیا کہ مولائیت شاہ ولایت سے آپ کا اولی بالتصرف ہونا مراد ہے نہ محض محب و ناصر ہونا
دلیل بست و ہشتم وہ حدیث ہے کہ جو سبط ابن الجوزی فی کتاب تذکرہ خواص الامہ مین کتاب
الفضائل احمد بن حنبل سے نقل کی ہے اور وہ یہ ہے قال احمد فی الفضائل حدثنا
یحیی بن ادم ثنا حنش بن الحارث بن لقیط النخعی عن رباح بن الحارث قال جاء
رهط الی امیر المومنین فقالوا السلام علیک یا مولانا وکان بالرحبة فقال کیف
اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال رباح فقلت من هولاء
فقیل نفر من الانصار فیهم ابو ایوب الانصاری صاحب رسول الله ترجمہ رباح بن حارث سے منقول ہے کہ ایک گروہ امیر المومنین کے
پاس آیا اور اون لوگون نے کہا کہ السلام علیک یا مولانا اور آپ اوس وقت رحبہ مین تھے کہ جو ایک محلہ ہے کوفہ
کا پس آپ نے فرمایا کہ مین تمھارا مولی کیونکر ہو سکتا ہون حالانکہ تم لوگ قوم عرب ہو اون لوگون نے جواب دیا کہ
کہتے رسول خدا کو روز غدیر خم کہتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علیؑ بھی مولا ہے رباح نے
کہا کہ پس مین نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین تو لوگون سے کہا کہ یہ ایک گروہ ہے انصار مین سے کہ اونمین ابو ایوب

انصاری صاحب رسول خدا سے ہیں انتہی ظاہر ہے کہ ابو ایوب انصاری و دیگر صحابہ نے جناب امیر علیہ السلام کو
جو السلام علیک یا مولانا کہا اس سے اون لوگون کا لفظ مولیٰ سے آپ کا محب یا ناصر ہونا مقصود نہ تھا ورنہ
جناب امیر یہ نہ فرماتے کہ مین تمہارا مولا کیونکر ہو سکتا ہون حالانکہ تم لوگ قوم عرب ہو اسلیے کہ قوم عرب کا
محب ناصر ہونا یہ کوئی تعجب کی بات نہین تھی بلکہ آپ عجم سے عرب کے ساتھ اقرب تھے پس صاف ظاہر ہے
کہ صحابہ کا لفظ مولانا کے اطلاق سے یہ مقصود تھا کہ آپ ہمارے مالک اور متصرف فی الامور ہین اور ہم سب آپکے
غلامون کی مثل ہین اور چونکہ لوگون نے حدیث غدیر کو فراموش کرکے اور آپ کی مولائیت سے عدول کرکے غیرون کو
اپنا امام اور خلیفہ بنا لیا تھا لہذا آپ نے یہ کلام بطرز نظام ارشاد فرمایا کہ اتمام حجت بکل وجوہ عمل مین آوے اور آپ کی
حقیت باب امامت و خلافت کہ بنص صریح حدیث غدیر کلام صحابہ سے ثابت ہو جاوے اور یہ دلیل ا
او قرینہ ایسا ظاہر اور واضح ہے کہ کسی عاقل و دیندار کو کسی طرح کا شک و ارتیاب باقی نہین رہ سکتا فالحمد للہ علی
ذلک چھبیسوین دلیل سنت و نہم کتاب صواعق محرقہ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۶
مین قول ابن حجر مکی اسطرح لکھا ہوا ہے سلمنا انہ اولی لکن لا نسلم ان المراد انہ
الاولی بالامامۃ بل بالاتباع والقرب منہ وھو کقولہ تعالیٰ ان اولی الناس بابراھیم
للذین اتبعوہ ولا قاطع بل و لا ظاھر علی نفی ھذا الاحتمال بل ھو الواقع اذ ھو الذی فھمہ
ابوبکر و عمر و ناھیک بھما من الحدیث فانھما لما سمعاہ قالا لہ امسیت یا ابن ابی طالب
مولیٰ کل مومن و مومنۃ اخرجہ الدارقطنی واخرج ایضا انہ قیل
لعمر انک تصنع لعلی شیئا لا تصنعہ باحد من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای
ترجمہ ہم نے تسلیم کیا کہ مولیٰ اس حدیث مین بمعنی اولیٰ ہے لیکن ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ مراد اولیٰ بالامامت ہے
بلکہ اولی بالاتباع والقرب ہے پس وہ مانند قول حق سبحانہ و تعالیٰ کے ہے ان اولی الناس بابراھیم
للذین اتبعوہ اور نہین ہے کوئی قطع کرنے والا اس احتمال کا بلکہ نہین ظاہر ہے کوئی لفظ اس احتمال کی نفی
پر بلکہ یہ احتمال واقع ہے بسبب اسکے کہ وہ ایسا احتمال ہے کہ سمجھا ہے اوسکو ابوبکر اور عمر نے اور کافی ہے

تجھکو اون دونون کا حدیث سی مطلب کا سمجھنا اس سبب سی کہ جب ون دونون نے اس حدیث کو سنا تو
علی علیہ السلام سے کہا کہ ہوئے تم اے بیٹے ابو طالب کے مولی ہر مومن اور مومنہ کے نکالا ہی اسکو دارقطنی نے اور
اوسی دارقطنی نے یہ روایت بھی نکالی ہے کہ عمر کے واسطے کہا گیا کہ تو علی کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہی کہ کسی شخص کے
ساتھ اصحاب نبی مین سے نہین کرتا پس عمر نے جواب دیا کہ وہ علی میرا مولی ہے انتہی کلام ابن حجر سے صاف
صاف ظاہر ہوگیا کہ اس حدیث مین مولی کے معنی اولی بالاتباع ہین اور یہی معنی شیخین بھی سمجھے تھے اور یہ ظاہر ہے
کہ جو اولی بالاتباع ہو وہی امام اور خلیفہ ہے اس سبب سی کہ اتباع کے معنی پیروی کرنیکے مین اور جس شخص کی پیروی کرنا
اولی ہو وہ سوا امام اور خلیفہ کے اور کوئی شخص دوسرا نہین ہوسکتا نہایت تعجب ہے کہ سنیون کے دونون امام اور
خلیفہ تو جناب علی مرتضی کو اولی بالاتباع سمجھین اور سنی خود اون دونون کو باوصف آپ کی موجودگی کے اولی
بالاتباع قرار دین یہ تو وہی مثل ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست اور ابن حجر نے جو آیت قرآن مجید یہان مثال مین لکھی
ہی اور شاہ عبد العزیز صاحب نی اونکی تقلید کر کے یہی آیت تحفہ اثنا عشریہ مین ذیل جوابات حدیث غدیر مین لکھی ہے اور روا...
...صاحب ہمارے مخاطب نی اونکی تقلید کر کے یہی آیت مجمع الوصامت کے صفحہ ... مین لکھی ہی اوسکا جواب واضح ثابت
...ارم مین ہم لکھ چکے ہین من شاء فلیرجع الیہ و دلیل سی ام قول ابن حجر مکی ہے کہ جو کتاب صواعق محرقہ
...تحریر ہے صفحہ ... مسطور الصدر مین مرقوم ہے ان کون المولی بمعنی الامام لم یعہد
...نہ ولا شرعا اما الثانی فواضح واما الاول فلان احدا من ائمۃ العربیۃ لم یذکر
...مفعلا بمعنی افعل وقولہ تعالی ماوٰکم النار ہی مولٰکم ای مقرکم و ناصرکم مبالغۃ
فی نفی النصرۃ کقولہم الجوع زاد من لا زاد لہ ایضا فالاستعمال یمنع من ان مفعلا بمعنی
اولی اذ یقال ہو اولی من کذا دون مولی من کذا و اولی الرجلین دون مولٰہما و
حینئذ فانما جعلنا من معانیہ المتصرف فی الامور نظرا للروایۃ
الآتیۃ من کنت ولیہ ❊ ❊ ترجمہ تحقیق یہ مولی کا معنی مین امام کے ...
... شرع مین لیکن ثانی یعنی شرع مین ہونا پس واضح ہے لیکن اول پس اس سبب سی کہ تحقیق کسی شخص نے
ائمہ عربیت سے نہین ذکر کیا ہے اس بات کا کہ تحقیق مفعل افعل کے معنی مین ... اور قول اللہ تعالی

ماویٰکم النار ہی مولٰیکم مین جو مولاکم بتقریکم یا ناصرکم کے معنون مین ہے یہ مبالغہ ہی واسطے نفی نصرت
کی مثل اون لوگون کے قول کی کہ کرینگی زیادہ ہی اوس شخص کی کہ جسکے بیچ کوئی زیادہ ہو نیز پس استعمال ہی نے ثابت
کیا ہی اس بات کو کہ مفعل افعل کی معنی مین ہو اس سبب سے کہ اولیٰ من کذا کہا جاتا ہی مولیٰ من کذا نہین کہا جاتا
اور اولی الرجلین کہا جاتا ہے مولی الرجلین نہین کہا جاتا اور اسوقت بس ہو اسمین شبہ نہین ہے کہ گردانتے ہین ہم
معانی سے اسی مولی کی متصرف فی الامور بسبب اوس روایت کی کہ جو آئی ہے ولی کی اوسمین من کنت ولیہ ہے
انتہی ای حضرات سنیہ خدا کی قدرت اور اوسکی تمام حجت کو ملاحظہ کرو کہ یہ کتاب صواعق محرقہ تمہارے علامہ فہامہ
امام ہمام ابن حجر مکی نے شیعون کی رد مین لکھی ہے اور پھر اونہین کے کلام سے شیعون کا مذہب حق کیسا ثابت ہوا ہے
دیکھو دلیل بست وششم و دلیل بست ونہم کو کہ جو مین لکھ چکا ہون اور اس دلیل ہشتم مین جو مین نے یہ عبارت ابن حجر
صاحب کی لکھی ہی اوسکو بھی خوب غور سے بچشم عبرت ملاحظہ کرو کہ کسقدر انکے کلام مین تناقض و تہافت ہی خود ہی
تو فرماتے ہین کہ لفظ مولی بمعنی امام نہ لغت مین آیا ہے نہ شرع مین اوس سبب سے کہ ائمہ عربیت نے مفعل کے
معنی افعل نہین کہے اور اسمین بہت مبالغہ کیا ہی پھر اوسکے اخیر مین فرما دیا ہے کہ ہم یہان مولی کے معنی متصرف فی الامور
کے گردانتے ہین بسبب اسکے کہ آئی ہے جو روایت اسی حدیث کی لفظ من کنت ولیہ پس جب انکے کلام سے ثابت ہو گیا کہ
حدیث غدیر مین لفظ ولی جو اکثر طرق مین منقول ہے اوسکے معنی متصرف فی الامور کی ہین تو شیعون کا مذہب کالشمس فی رابعة النہار
ثابت و واضح و روشن ہو گیا اس سبب سے کہ متصرف فی الامور اور ولی بالتصرف دونون کی ایک ہی معنی ہین کچھ فرق
نہین ہے پس جو شخص کہ بعد رسول کے تمام امت کی امور مین متصرف ہوگا وہی امام اور خلیفہ ہے نہ غیر اوسکا کما ہو الظاہر پس ملاحظہ کرو
کہ خود ابن حجر کے کلام مابعد سے انکا کلام ماقبل کیسا رد ہو گیا اور شیعون کا مذہب کس خوبی کے ساتھ ثابت ہو گیا ولله الحجة
البالغة علاوہ اسکے ابن حجر نے اپنے کلام کی فقط اسیقدر رد پر اکتفا نہین کی بلکہ جو عبارت اونکی ہمنے دلیل بست ونہم مین
نقل کی ہے وہ اس عبارت کے بعد اسی صواعق محرقہ مین ہے اور اوسمین اونہون نے صاف صاف لکھا ہی کہ حضرات شیخین نے
لفظ مولی کے معنی اولی بالاتباع کے سمجھے تھے اب کوئی اونکی روح سے اور اونکے مریدون سے پوچھے کہ تمنے تو خود ہی کہا کہ
زبان عرب مین جو لفظ مفعل کے وزن پر ہوتی ہے اوسکے یہ معنی نہین آتے کہ جو افعل کے وزن پر ہون پھر تمہارے
شیخین نے لفظ مولی کے معنی کہ جو مفعل کے وزن پر ہے اولی بالاتباع کے کیونکر سمجھے کہ جو افعل کے وزن پر ہے

دلیل ہی و نیز وہ کلام حق انجام ابو حامد الغزالی ہی کہ جو اونکی کتاب سر العالمین و کشف ما فی الدارین
مین موجود ہی اور سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ خواص الامہ کی باب چہارم مین ایک شخص کی
حکایت نقل کرنیکے بعد کہ جسکو وہ مجنون سمجھتے تھے حالانکہ وہ عاقل تھا اس کلام کو نقل کیا ہے و ذکر

ابو حامد الغزالی فی کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین الفاظا تشبہ ھذا فقال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال
عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای و مولی کل
مومن و مومنۃ قال وھذا تسلیم و رضاء و تحکیم ثم
بعد ھذا غلب الھوی حبا للریاسۃ و عقد البنود و خفقان
الرایات و ازدحام الخیول فی فتح الامصار و امر الخلافۃ
و نھیھا فحملھم علی الخلاف فنبذوہ وراء ظھورھم
واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون ترجمہ ذکر کیے ہین ابو حامد غزالی نے کتاب
سر العالمین و کشف ما فی الدارین مین ایسے الفاظ کہ جو مشابہ ہین اسی شخص کے قول کے (یعنی جس شخص کی حکایت پہلے نقل کی اور
اوسکے سبب کلمات حق کہنے کے اوسکو مجنون بنایا ہے) پس کہا ہی ابو حامد غزالی نے کہ فرمایا رسول خدا نے واسطے علی کے
بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس کہا عمر ابن الخطاب نے مبارک ہو مبارک اے ابو الحسن کہ آج تم میرے مولا اور ہر
مومن اور مومنہ کے مولی ہوگئے کہا ہی غزالی نے کہ یہ تسلیم لینا ہی اور راضی ہونا ہی اور حاکم بنانا ہے بعد اسکے غالب ہوگئی
خواہش نفس بسبب محبت ریاست کے اور باندھے جانے علمون کے اور ہلنے رایتون کے اور کثرت فوج کی فتح کرنے مین ملکون کے
اور امر و نہی خلافت کے پس حمل کیا اون خواہش نفسانی نے اونھین صحابہ کو اوپر خلاف حدیث غدیر کے پس ڈالدیا اون
لوگون نے اوسی حدیث کو اپنے پس پشت اور مول لی ساتھ اوسکے تھوڑی سی قیمت پس برا ہی جو کچھ کہ اون لوگون نے
مول لیا انتہی کیون حضرات سنیہ اب بھی تم قدر الحجۃ البالغۃ پر ایمان لائے یا نہیں دیکھو کہ حق سبحانہ و تعالی نے تمھارے
امام غزالی کی زبان پر کہ جسکو تمنے حجۃ الاسلام کا خطاب دیا ہے کیسا کلمہ حق کو صاف صاف جاری کردیا کہ کسی طرح
کی گنجایش تاویل و تشکیک کی باقی نرہی وللہ الحمد علی ذلک اب تمکو سوا اسکے کچھ چارہ نہیں ہے کہ مثل اپنے

پیر و مرشد شاہ عبد العزیز صاحب کی ایک حرکت مذبوحی کرو اور کہو کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف
نہین ہے چنانچہ شاہ صاحب موصوف نے تحفۂ اثنا عشریہ کی بیست و یکم مین یہی حرکت کی ہے لیکن اس سے کیا
ہوتا ہے امر حق کہین چھپانے سے چھپتا ہے خود سبط ابن الجوزی کی عبارت جو ہمنے تذکرۃ الخواص الامہ سے نقل کی
اوس سے ثابت ہو گیا کہ کتاب سر العالمین غزالی کی تصنیف ہے اور اوس مین یہ کلام اونکا موجود ہے اور اگر تمکو اسقدر
کافی نہو تو چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم تمہارے علامہ ذہبی[1] کے کلام سے بھی کہ جنکی تحقیق و تدقیق و تنقید پر
تمکو فخر و ناز ہے ثابت کیے دیتے ہین کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف ہے چنانچہ کتاب میزان
الاعتدال فی نقد الرجال مطبوع مطبع انوار محمدی کہ جو تیغ بہادر کے اہتمام سے
چھپی ہے اوسکے جلد اول کے ص ۲۰۴ مین الحسن بن الصباح الاسماعیلی کے ترجمے
مین علامہ ذہبی کی یہ عبارت ہے قال ابو حامد الغزالی فی کتاب سر العالمین
شاهدت قصة الحسن بن الصباح لما تزهد تحت حصن الموت فكان اهل الحصن
يتمنون صعوده اليهم ترجمہ کہا ہے ابو حامد غزالی نے کتاب سر العالمین مین کہ دیکھا مین نے قصے کو
حسن بن صباح کے جس وقت کہ زہد اختیار کیا اوسنے نیچے قلعۃ الموت کے، و قلعے کے لوگ
آرزو کرتے تھے اوسکے اوپر چڑھنے کی اور اونکے پاس آنے کی انتہی موضع الحاجۃ کیون حضرات سنیہ
اب تم کس منہ سے کہوگے کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف نہین ہے اور کیونکر شاہ
عبد العزیز صاحب کی تقلید کروگے اب تمکو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ یا مذہب اہل حق اختیار کرو یا غزالی
کو مذہب اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھو کہ اونھون نے صریح سب صحابہ کیا ہے اور حدیث غدیر پر عمل نکرنیکے
سبب سے اونکے اوپر لفظ ردت کا اطلاق کیا ہے کہ جو کفار کے باب مین نازل ہوئی ہے لیکن تمکو یہ دونون باتین
مشکل ہین اول بسبب تقلید مذہب آبائی اور دوم بسبب محبت ابو حامد غزالی کے جنکو تم حجۃ الاسلام کا

[1] یہ ذہبی وہ ہین جنکو خود شاہ عبد العزیز صاحب نے امام اہل الحدیث کہا ہے دیکھو تحفہ
اثنا عشریہ مطبوع مطبع نول کشور واقع لکھنؤ ص ۳۳۵ مین جواب حدیث چہارم یعنی
حدیث طیر کو ۱۲ منہ

خطاب وہابیہ اور تمہارے بعض علمای اعلام کا تو یہ قول ہے کہ اگر بعد خاتم الانبیا کے کوئی دوسرا نبی ہوتا تو غزالی[1] ہوتے اور کچھ امام غزالی پر موقوف نہیں ہے بلکہ حق سبحانہ وتعالی نے بہت سے علماء عالی شان سنیہ کی زبان پر کلمہ حق کو اتماماً للحجہ جاری کر دیا ہے دیکھو عبارت شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کی جو ہمنے کتاب مطالب السئول سے شعاع بست وچہارم مین تحقیق معانی لفظ مولی مین نقل کی ہے اور دیکھو عبارت سبط ابن جوزی کی جو ہمنے اسی ضمن دلیل بست وپنجم مین نقل کی ہے کہ انھون نے صاف صاف لکھدیا ہے کہ حدیث غدیر نص صریح ہے اثبات امامت شاہ ولایت مین اور کتاب حدیقۃ الحقیقۃ مطبوعہ مطبع نول کشور کے ص ۲۶۹ مین حکیم سنائی کا یہ شعر ہے ؏ نائب مصطفی بروز غدیر + کردہ بر شرع خود مر اورا امیر + اور شیخ فرید الدین عطار کی مثنوی مظہر حق مین یہ اشعار مین ؏

چون خدا گفته است در خم غدیر	یا رسول الله ز آیات منیر	ایها الناس این بود الهام او
زانکه از حق آمده پیغام او	گفت رو کن با خلائق این ندا	نیست این خود رسولم بر شما
هرچه حق گفته است من خود آن کنم	بر تو من اسرار حق آسان کنم	چونکه جبریل آمد و بر من بگفت
من بگویم با شما از نهفت	این چنین گفته ست تا در جهان	حق و قیوم خدای غیب دان
مرتضی والی درین ملک من است	هر که این سر را نداند زن است	اور کچھ انہین علماء فضلاء پر موقوف

نہیں ہے بلکہ حصہ چہارم مجلد حدیث غدیر عبقات الانوار کے صفحہ ۲۳۲ سے ص ۸۰۰ تک بہت سے علمای سنیہ وصوفیہ صافیہ کی عبارتین منقول ہین کہ جنکے[2] ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے باب

[1] علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی ایک کتاب مین جو ہر صدی کے مجدد کی تحقیق مین تصنیف کی ہے ابو حامد غزالی کو پانچوین صدی کا مجدد لکھا ہے اور نہایت مدح وثنا کی ہے ازانجملہ ایک فقرہ اوسکا قابل ملاحظہ ہے قال بعض العلماء الاکابر جامعین بین العلم الظاہر والباطن لو کان بعد النبی نبی لکان الغزالی وانه یحتاج ثبوت معجزاته بعض مصنفاته ترجمہ بعض علمای بزرگ نے کہ جامع تھے علم ظاہر وباطن دونون کے حاصل کو کہا ہے کہ اگر بعد جناب نبی کے کوئی نبی ہوتا تو البتہ غزالی ہوتا اور تحقیق وہ محتاج ہے معجزات کا ثبوت اوسکی بعض تصانیف سے حاصل ہوتا ہے انتہی یہ رسالہ میرے پاس قلمی موجود نہ تھی لہذا یہ عبارت مین نے حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار کے صفحہ ۴۳۹ سے نقل کی ہے منہ

[2] جیسے کہ [illegible] صدر الدین قونوی فرماتے ہین [illegible] حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات مطبوعہ مطبع مطلع العلوم لکھنؤ ۱۲۹۳ھ ص ۳۴۹ نقل کی [illegible] ۴۹۰ دی

سلطنت و امامت شاہ ولایت مین کوئی دقیقہ اتمام حجت کا نہین باقی رکھا کہ مخالفین کی زبان پر کلمات حق کو جاری کر دیا ہے و للہ الحجۃ البالغۃ **دلیل سی و دوم وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کی جزء ثانی ص ۱۰۴ باب الصلوٰۃ علی من ترک دنیا مین منقول ہے** حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فلیح عن ہلال بن علی عن عبدالرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرءوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات وترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ ؛ ترجمہ بخاری نے باسناد مذکور ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے کہ مین دنیا و آخرت مین اوسکے ساتھ اولیٰ نہون اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس جو مومن کہ مرجاے اور کچھ مال چھوڑے تو چاہیے کہ اوسکے وارثون کا گروہ اوسکو میراث مین سے جو لوگ کہ ہون اور جو مومن کہ کچھ قرض اپنے ذمہ یا عیال و اطفال کو چھوڑے تو چاہیے کہ وہ میرے پاس آئے کہ مین اوسکا مولیٰ ہون **و نیز ایک حدیث اسی مضمون کی صحیح بخاری مذکور کی جزء ثالث ص ۱۰۹ مین مرقوم ہے** اور مین اس حدیث کو قبل شروع دلائل کے جواب وہم کلام واعظ صاحب و شاہ عبدالعزیز صاحب و فخر رازی صاحب مین مع ترجمہ نقل کرچکا ہون اور یہ ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ مولیٰ کی معنی سوا اولیٰ بالتصرف و ولی امر و متولی امر و صاحب امر و مربی و والی و مالک و خداوند کا اور کچھ نہین ہوسکتے اور ان معانی مین سے ولی امر و متولی امر و مربی اس مقام مین زیادہ مناسب ہین اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے جو فرمایا کہ مین متوفی کے قرض و عیال و اطفال کا مولیٰ ہون اسکا مطلب سوا اسکے اور کیا ہوسکتا ہے کہ مین اوسکے قرض کو ادا کرونگا اور اوسکے عیال و اطفال کی پرورش کرونگا اور یہ امر بھی ظاہر و آشکار ہے کہ اس حدیث کا سیاق بھی مثل سیاق حدیث غدیر ہے اس سبب سے کہ جسطرح اس حدیث مین جناب رسالتمآب نے پہلے اپنی اولویت مومنون کی نفسون سے حسب مفاد آیہ کریمہ بیان فرمائی ہے اور بعد اوسکے اپنی مولائیت کا ذکر کیا ہے اوسی طرح حدیث غدیر مین بھی پہلے اپنی اولویت مومنون کی نفسون سے بیان فرمائی ہے اور بعد اوسکے اپنی اور اپنے بھائی کی مولائیت کا ذکر کیا ہے پس کوئی وجہ نہین ہے کہ جو لفظ مولیٰ کی معنی اس حدیث مین مراد ہون

وہ حدیث غدیر مین مراد ہوون حالانکہ اولویت جناب رسول خدا کا بیان حدیث غدیر مین اس حدیث سے
زیادہ ہوگیا ہے اس سبب سے کہ اس حدیث مین جناب رسول خدا نے فقط اپنی اولویت کی پہلی خبر دی ہے اور
بعد اوسکے اپنی مولائیت کو بیان فرمایا ہے اور حدیث غدیر مین پہلے اپنی ولویت کی بابت سب مسلمانون سے
مکرر استفسار کیا ہی اور جب اون لوگون نے اسکا اقرار و اقبال کیا ہے کہ ہان بیشک آپ ہماری نفسون سے
اولی ہین تو آپنے اپنی اور اپنے بھائی کی مولائیت کا ذکر فرمایا ہے اور اظہر من الشمس ہے کہ اپنی اولویت کی بات
آپکا مکرر سوال کرنا اور سب سے اسکا مکرر اقرار لینا دلیل واضح ہے کہ یہ امر توطیہ اور تمہید ہی کسی امر اہم و عظیم کے
بیان کرنیکے لیے اور اپنے ساتھ کسی دوسرے کی اولویت ثابت کرنیکے لیے پس کون عاقل و دیندار
اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ اوس حدیث مین تو لفظ مولی کے معنی ولی امر و متولی امر و مربی و مالک وغیرہ کے لیے
جائین کہ جو مترادف ہین اولی بالتصرف کے اور اس حدیث مین یہ معنی مراد نہ لیے جائین حالانکہ جناب رسول خدا نے
اپنی اولویت کا اقرار لینے کے بعد بھی فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس ثابت ہوگئی امامت و خلافت
علی بن ابیطالب کی اس سبب سے کہ بعد جناب رسول خدا کے سوا امام اور خلیفہ کے اور کوئی مسلمانون کے امر کا ولی اور متولی
اور اونکا مربی و مالک و خداوند نہین ہوسکتا **دلیل سی و سوم** وہ حدیث ہے کہ **صحیح مسلم مطبوع**
مطبع انصاری **دہلی جلد دوم کے ص ۲۳۰ مین لکھی ہوئی ہے** وحدثنی زہیر
بن حرب قال جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل
فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قال نا ابو
معاویۃ ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع کلاہما عن الاعمش
بہذا الاسناد وفی حدیثہما ولا یقل العبد لسیدہ مولای وزاد فی حدیث
ابی معاویۃ فان مولیکم اللہ ✽ ✽ ✽ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ
جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کوئی شخص تم لوگون مین سے اپنے غلام کو اپنا عبد نکہے اس سبب سے کہ تم لوگ سب
بندے خدا کے ہو لیکن چاہیے کہ فتای کہے (یعنی میرا جوان) اور کوئی غلام اپنے مالک کو اپنا رب نکہے

ولیکن چاہیے کہ اپنا سید کہے اور ابو سعید اشج اور وکیع نے اعمش سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ
جو اوپر مذکور ہے اور اسمین یہ الفاظ ہین کہ کوئی غلام اپنے سید کو اپنا مولی نہ کہے اور ابو معاویہ کی حدیث مین اسقدر
الفاظ اور زیادہ ہین کہ پس تحقیق مولی تمھارا اللہ ہے انتہی اس حدیث مین جسطرح غلام کے لیے اپنے مالک کو رب کہنے
کی ممانعت ہے اوسی طرح مولی کہنے کی بھی ممانعت ہے اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ لفظ مولی سے وہ معنی
متبادر ہوتے ہین کہ جو سوا دوست و ناصر کے ہین بلکہ مافوق سید و مالک ہین اور وہ یہی معنی سوا اولی بالتصرف کے اور کوئی
نہین ہو سکتے کہ جو حق سبحانہ وتعالی کے لیے بنا بر الوہیت ثابت ہین اور جناب رسالت مآب کے لیے بنا بر رسالت
اور آپکے قائم مقام و جانشین کے لیے بنا بر امامت و خلافت پس جناب رسول خدا نے جو غدیر خم مین اسقدر
اہتمام و انتظام کے بعد اپنے تئین اور اپنے بھائی کو سب مومنون کا مولی کہا ہر گز عقل سلیم اسکو تسلیم نہین کر سکتی
کہ اوس سے مراد فقط محب و ناصر لیا جاوے اور اون معنی سے کہ جو لفظ مولی سے متبادر ہوتے ہین عدول کیا جاوے دلیل
سی و چہارم استشہاد جناب امیر ہے یعنی آپ نے صحابہ سے حدیث غدیر کی بابت پر گواہی طلب کی ہے
چنانچہ کتاب خصائص نسائی مطبوع مطبع سلطانی لاہور کے ص ۱۵ مین یہ حدیث ہے

اخبرنا محمد بن یحیی بن عبد اللہ النیسابوری واحمد بن عثمان بن حکیم
قالا حدثنا عبد اللہ بن موسی قال اخبرنا ہانی بن ایوب عن طلحة
الایامی قال حدثنا عمیرة بن سعد انه سمع علیا وهو ینشد فی الرحبة من سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام ستة نفر فشهدوا

ترجمہ عمیرہ بن سعد سے باسناد مذکورہ منقول ہے کہ اونسنے علی کو سنا کہ وہ لوگون کو قسم دلواتے تھے رحبہ مین
جو ایک محلہ ہے کوفے کا کہ جس شخص نے رسول خدا کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو وہ گواہی دے
پس چھ آدمی کھڑے ہوے اور انھون نے گواہی دی اور نیز کئی حدیثین اسی مضمون کی اسی کتاب کے
ص ۱۵ سے ص ۲۰ تک منقول ہین اور نیز کتاب تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی
مین منقول ہے قال احمد بن حنبل فی المسند ثنا ابن نمیر ثنا عبد الملک بن ابی عبد الرحیم
الکندی عن زاذان قال سمعت علی بن ابی طالب یقول فی الرحبة وهو ینشد الناس

يقول انشد الله رجلاً سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه فقام ثلثة عشر رجلاً من الصحابة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك **ترجمہ** احمد بن حنبل نے مسند میں ابن نمیر سے اوسنے عبد الملک بن عبد الرحیم کندی سے اوسنے زادان سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی بن ابیطالب کو مقام رحبہ مین کہتے ہوئے سنا درانحالیکہ وہ لوگون کو قسم دلاتے تھے فرماتے تھے کہ قسم دلاتا ہون مین اللہ کی اوس شخص کو جسنے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو پس تیرہ مرد صحابہ مین سے کھڑے ہوگئے اور گواہی دی کہ اونھون نے رسول خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے **ونیز کتاب اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ جزء رابع مطبوع مطبع وھبیہ مصر ۱۲۸۰ھ ہجری ص ۲۸ مین منقول ہے** انبانا ابو الفضل ابن ابی سعید الله الفقیه باسناده الی احمد بن یحیی احمد بن علی انبانا القواريري حدثنا يونس بن ارقم حدثنا يزيد بن زياد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شهدت عليا في الرحبة ينشد الناس انشد الله من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه لما قام قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدريا كاني انظر الى احدهم عليه سراويل فقالوا نشهد انا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم الست اولى بالمؤمنين من انفسهم و ازواجي امهاتهم قلنا بلى يا رسول الله فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وقد روى مثل هذا البراء بن عازب وزاد فقال عمر بن الخطاب يا ابن ابي طالب اصبحت اليوم ولي كل مومن **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلی سے باسناد مذکورہ منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے علی کو مقام رحبہ مین دیکھا کہ آپ لوگون کو قسم دلواتے تھے فرماتے تھے کہ قسم دلاتا ہون مین اللہ کی اوس شخص کو جسنے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہوجاے عبد الرحمن نے کہا کہ پس بارہ شخص بدری کھڑے ہوگئے گویا مین ایک شخص کو اونمین سے دیکھ رہا ہون

کہ وہ پاپجامہ پہنے ہوئے تھا پس کہا سب نے گواہی دیدو ہم اسبات کی کہ سنا ہمنے رسول خدا کو بروز غدیر خم کہتے ہوئے
کہ کیا نہیں ہون مین اولی ساتھ مومنون کے انکے نفسون سے اور میری ازواج انکی مائین ہین ہمنے کہا کہ ہان سچ ہے یا رسول اللہ
پس آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولا ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ
تو اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو اور تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اس حدیث کے براء بن عازب سے اور اوسنے یہ زیادہ کیا ہے
کہ پس کہا عمر بن الخطاب نے مبارکباد ہے تجھے ابو طالب کے بیٹے کہ آج کے دن تم ہر مومن کے ولی ہوئے **انتہی** اور کچھ انھین کتابون پر منحصر
نہیں ہے اکثر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین روایات استشہاد جناب امیر بنسبت سماعت حدیث غدیر
بعبارات مختلفہ منقول ہین اور ہر ظاہر ہے کہ اگر جناب امیر اس حدیث کو دلیل اپنی امامت وخلافت کی نہ سمجھتے تو
اسکے سننے پر صحابہ کو قسم دیکے اونسے گواہی نہ طلب کرتے اسواسطے کہ محبت ونصرت جناب امیر کوئی ایسا
امر نہین تھا کہ اوسپر گواہی طلب کرنیکی ضرورت ہوتی **دلیل سی وپنجم** وہ حدیث ہے کہ جو ہم شعاع
چہارم مین مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر جزو رابع کے ص ۳۷۰ سے نقل کر چکے ہین اس حدیث کا بھی مضمون
ہے کہ جناب امیر نے رحبہ مین لوگون کو جمع کیا اور حدیث غدیر کے سننے پر گواہی طلب کی اور تیس آدمیون سے اور
بقول ابو نعیم بہت سے آدمیون نے اونکے گواہی دی اور اوس حدیث کے آخیر مین ابو الطفیل کہ جسکی طرف اس حدیث کی
اسناد منتہی ہوتی ہے اوسکا یہ قول ہے قال فخرجت وکان فی نفسی شیئا فلقیت زید بن ارقم
فقلت له انی سمعت علیا رضی الله تعالی عنه یقول کذا وکذا قال فما تنکر قد
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك له **ترجمہ** ابو طفیل نے کہا کہ پس مین باہر نکلا اور گویا
میرے دل مین کچھ شک تھا پس ملاقات کی مین نے زید بن ارقم سے اور اونسے کہا کہ مین نے علی کو ایسا ایسا
کہتے ہوئے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ پھر تو کیون انکار کرتا ہے مین نے خود رسول خدا کو یہ علی کے باب مین
کہتے ہوئے سنا ہے **ونیز خصائص نسائی مذکور کے ص ۵۵ سے ص ۵۶ تک** اسی مضمون کی
ایک حدیث اسی ابو طفیل سے اور اوسکا شک کرنا اور زید بن ارقم کی تصدیق منقول ہے ان احادیث سے
دلیل سی وچہارم کی جیسی تائید وتشیید ہوتی ہے وہ ظاہر ہے ونیز ابو الطفیل کا شک کرنا دلیل واضح ہے
اس امر پر کہ اوسنے یہی بات سمجھی تھی کہ یہ حدیث غدیر کسی منصب عظیم ومرتبہ جلیل پر دلالت کرتی ہے

کہ جو کسی صحابی کے لیے حاصل نہیں ہوا اور یہ امر سوا امامت اور خلافت کے دوسرا نہیں ہو سکتا اور یہی ہے کہ
اگر ابو الطفیل لفظ مولی کے معنی محب یا ناصر سمجھتا تو کوئی وجہ اوسکو تعجب و حیرت و استبعاد کی نہ تھی کہ جسکے سبب سے اوسکو
شک پیدا ہوتا کون عاقل اس بات کو تسلیم کریگا کہ ابو الطفیل کو علی بن ابیطالب کے دوست و ناصر ہونیکی بابت شک پیدا
ہوا ہو ایسا شک تو کسی سفیہ اور ناقص العقل کو بھی نہیں ہو سکتا اور پھر جب ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے اپنے شک کو
بیان کیا تو چاہیے تھا کہ وہ کہدیتے کہ محب و ناصر ہونا یہ کونسا ایسا امر عظیم ہے کہ جسکے سبب سے تو اس حدیث میں شک
کرتا ہے لیکن اونھون نے فقط حدیث کی تصدیق پر اکتفا کی پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اس حدیث میں لفظ مولی
کے ایسے ہی معنی سمجھے تھے کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہیں اور چونکہ ابو الطفیل دیکھ چکا تھا کہ ابھی تین خلیفہ
گذر چکے ہیں کہ جنکی خلافت کو لوگون نے تسلیم کر لیا ہے لہذا جب اوسنے ایسی حدیث سنی کہ جو علی بن ابیطالب
کی خلافت کے مخصوص ہونے پر دلالت کرتی تھی تو اوسکو شک پیدا ہوا اور زید بن ارقم چونکہ اپنے کانون سے
اس حدیث کو سن چکے تھے لہذا اونھون نے خلوت میں سوا تصدیق اور اقرار کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور اگر مجمع عام میں
ابو الطفیل اوسنے پوچھتا تو کیا بعید تھا کہ انکار بھی کر جاتے چنانچہ اسکی کیفیت دلیل آیندہ میں معلوم ہوگی دلیل سی
و ششم عذاب الہی میں مبتلا ہونا اون صحابہ کا ہے کہ جنھون نے کتمان حدیث غدیر کیا اور جب جناب امیر نے
کوفہ میں اس حدیث کی سماعت پر گواہی طلب کی تو اون لوگون نے شہادت حقہ کو چھپایا چنانچہ شعاع
چہارم میں رکن سادس کتاب شواہد النبوۃ ملا جامی سے جو عبارت ہمنے نقل کی ہے اوسمین صاف
لکھا ہوا ہے کہ ایک دن جناب امیر نے حاضران مجلس کو قسم دی کہ جس شخص نے جناب رسول خدا سے حدیث
من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو سنا ہو وہ گواہی دے بارہ آدمیون نے انصار میں سے کہ جو موجود تھے گواہی
دی بلکہ ایک شخص نے گواہی نہ دی جناب امیر کی بددعا سے اوسکے بشرہ پر ایسا داغ سفید ظاہر ہوگیا
کہ عمامہ سے نہیں چھپ سکتا تھا اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ مین بھی اوسی مجلس میں با مثل دوسرے
دوسری مجلس میں موجود تھا اور اون لوگون میں سے تھا کہ جنھون نے حدیث غدیر کو سنا تھا لیکن مینے
گواہی نہ دی اور اوسکو چھپایا خدا تعالی نے مجھکو اندھا کر دیا اور یہ زید بن ارقم ہمیشہ اپنی گواہی نہ دینے پر
اظہار ندامت کرتے تھے اور خدا تعالے سے امرزش چاہتے تھے انتہی و نیز کتاب کنز العمال جلد

سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد ۱۳۱۳ھ کی ص ۳۹۷ مین یہ حدیث اسطرح لکھی ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علیؑ فقال انشد الله امرءً انشدة الاسلام سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم اخذ بیدی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا رسول الله قال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله الا قام فشهد فقام بضعة عشر رجلاً فشهدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا الا عموا وبرصوا (خطؑ فی الازواء) **ترجمہ** عبد الرحمن بن لیلی سے منقول ہے کہ علیؑ نے ایکدن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم دلواتا ہون مین الله کی ہر مرد کو قسم دلواتا اسلام کی کہ جس شخص نے رسول خدا کو بروز غدیر خم میرا ہاتھ پکڑ کے فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کیا نہین ہون مین اولی تم لوگون کے ساتھ ای گروہ مسلمین تمھاری جانون سے سب نے کہا کہ سچ ہے ای رسول خدا آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس علیؑ بھی اوسکا مولا ہے بارخدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوس شخص کی کہ مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے اوس شخص کو کہ چھوڑ دے اوسکو وہ شخص کھڑا ہو جاوے اور گواہی دے پس دس آدمیون سے زیادہ کھڑے ہوئے اور گواہی دی اور ایک قوم نے چھپایا پس نہین فنا ہوئے وہ لوگ دنیا سے مگر یہ کہ اندھے ہو گئے یا کوڑھی ہو گئے **ونیز کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جزء ثالث مطبوعہ مصر مذکور کی ص ۳۲۱ مین مرقوم ہے** عن عبد الرحمن بن مدلج ورده ابن عقده وروی باسناده عن ابی غیلان سعد بن طالب عن ابی اسحاق عن عمرو ذی مر و یزید بن نثیع و سعید بن وهب وهانی بن هانی قال ابو اسحق وحدثنی من لا احصی ان علیاً نشد الناس فی الرحبة من سمع قول رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام نفر

لـه یعنی خطیب ۱۲ منه

فشهدوا انهم سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكتمه
قوم فما خرجوا من الدنيا حتى عموا او اصابتهم افة منهم يزيد بن
وديعة وعبد الرحمن بن مدلج اخرجه ابن موسى

ترجمہ وارد کیا ہے اس حدیث کو ابن عقدہ نے اور روایت کی ہے اوسنے ساتھ اپنی اسناد کے ابو غیلان
سعد بن طالب سے اوسنے ابو اسحاق سے اوسنے عمرو ذومر سے اور یزید بن تبیع سے اور سعد بن وہب سے اور ابی
ہانی سے ابو اسحاق نے کہا ہے کہ ان لوگون کے سوا اور اسقدر لوگون نے اس حدیث کو مجھسے بیان کیا ہے
کہ مین اوسکا شمار نہین کرسکتا تحقیق علی نے قسم دلوائی لوگون کو رحبہ مین کہ جس شخص نے سنا ہو قول رسول خدا
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ پس کھڑا ہو گیا ایک گروہ پس گواہی دی کہ سنا ہے
اون لوگون نے اس حدیث کو رسول خدا سے اور چھپایا ایک قوم نے پس نہین نکلے وہ لوگ دنیا سے یہانتک
کہ اندھے ہو گئے اور پہونچی انکو کوئی نہ کوئی آفت انھین مین سے یزید بن ودیعہ ہے اور عبد الرحمن بن مدلج ہے
نکالا ہے حدیث کو ابو موسی نے ونیز عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی نیشاپوری
نے کہ جو جمال الدین محدث کے لقب سے مشہور ہے اور کتاب روضۃ الاحباب بھی
انھین کی تصانیف مین سے ہے اونھون نے کتاب اربعین فضائل جناب
امیر المومنین مین یہ حدیث لکھی ہے ہر چند کہ میرے پاس یہ کتاب قلمی بھی لیکن
مین اسقدر نشان بتلاتا ہون کہ ذیل بیان حدیث غدیر مین کہ جسکو جمال الدین
محدث نے حدیث ثالث عشر قرار دیا ہے یہ حدیث لکھی ہوئی ہے عن داود
زر بن حبیش فقال خرج علی من القصر فاستقبله ركبان متقلدي السيوف
عليهم العمائم حديثي عهد بسفر فقالوا السلام عليك يا امير المؤمنين
ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا مولانا فقال علي بعد ما رد السلام من
ههنا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام اثنا عشر رجلا منهم
خالد بن زيد ابو ايوب الانصاري وخزيمة بن ثابت ذو الشهادتين وثابت

بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الھیثم بن التیھان وھاشم بن عتبۃ بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث فقال علی لانس بن مالک والبراء بن عازب ما منعکما ان تقوما فتشھدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللھم ان کان کتماھا معاندۃ فابلھما فاما البراء فعمی فکان یسال عن منزلہ فیقول کیف یرشد من ادرکتہ الدعوۃ واما انس فقد برصت قدماہ وقیل لما استشھد علی علیہ السلام علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان فقال اللھم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض لا تواریہ العمامۃ فبرص وجھہ فسدل بعد ذلک برقعا علی وجھہ ؛؛

ترجمہ اور روایت کی ہے اُسی حدیث غدیر کی زر بن حبیش نے پس کہا ہے کہ علی قصر سے باہر نکلے پس آپ کے سامنے ایک گروہ سوار نکلا آیا کہ وہ تلواروں کو لٹکائے ہوئے تھے اور اونکے سروں پر عمامے تھے سفر سے وہ لوگ آئے تھے پس اون لوگوں نے کہا کہ سلام ہو اوپر تمھارے اے امیر المومنین اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہو اے مولا ہمارے پس علی نے اونکو سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ اسجگہ اصحاب رسول خدا میں سے کون کون شخص ہے پس بارہ آدمی کھڑے ہوئے اونمیں سے خالد بن زید ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن تیہان اور ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا بھی تھے پس گواہی دی اس بات کی کہ اون لوگوں نے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ آخر حدیث تک کہتے ہوئے سنا ہے پس کہا علی نے انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہ تم دونوں کو کون امر اس بات سے مانع ہوا کہ اونکی گواہی دو حالانکہ تحقیق تم دونوں نے بھی سنا ہے جیسا کہ سب لوگوں نے سنا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ بار خدایا اگر ان دونوں نے دشمنی کی راہ سے اس حدیث کو چھپایا ہے تو ان دونوں کو کسی بلا میں مبتلا کر پس براء بن عازب تو اندھا ہو گیا اور لوگوں سے اپنا مکان پوچھتا تھا پس کہتا تھا کہ کیونکر راہ پاوے وہ شخص کہ

کہ جسکو بد دعا لگ گئی ہو اور انس بن مالک کی دونون ہاتھون سفید ہو گئے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ
کہ جب علیؑ نے قول جناب رسول خدا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پر گواہی طلب کی تو انس نے نسیان کا عذر کیا
پس آپ نے فرمایا کہ بار خدایا اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اوسکو ایسی سفیدی مین مبتلا کر کہ اوسکو عمامہ نہ چھپا سکے پس
اوسکے منہ پر برص ہو گیا پس بعد اوسکے وہ اپنے منہ پر برقع ڈالے رہتا تھا انتہی ان روایات کے نقل
کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوے فائدہ اولی دلیل سی وچہارم کی جیسی تائید و تشئید و تکمیل
ہو گئی وہ ظاہر ہے فائدۂ ثانیہ سنیون کا مذہب سرتاپا باطل ہو گیا اس سبب سے کہ وہ کہتے ہین کہ الصحابۃ
کلہم عدول یعنی صحابہ سب عادل ہین پھر اب ہمکو سنی ہی بتائین کہ جن لوگون نے دیدہ و دانستہ شہادت
حقہ کو چھپایا اور جناب امیر کی بد دعا سے عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے اونکی عدالت کیونکر قائم رہ سکتی ہے
حالانکہ حق سبحانہ وتعالی سورۂ بقرہ مین فرماتا ہے ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ یعنی اور کون شخص
زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے کہ چھپاوے وہی شخص گواہی کو کہ جو اوسکے پاس ہو اللہ کی جانب سے فائدہ
ثالثہ معلوم ہو کہ اکثر صحابہ علی ابن ابیطالب سے دشمنی رکھتے تھے ورنہ اور کوئی وجہ شہادت حقہ کے
چھپانے کی اور ولا تکتموا الشہادۃ سے انحراف کرنے کی اور عذاب الٰہی مین مبتلا ہونے کی نہ تھی اور خود جناب
امیر المؤمنین کی بد دعا کے الفاظ اسپر شاہد ہین کہ اون لوگون نے عداوت کے سبب سے حق گواہی کو
چھپایا تھا فائدہ رابعہ ظاہر ہے کہ جناب امیر نے یہ گواہی اپنے عہد خلافت مین طلب کی تھی اور اوس وقت
اوسکے اظہار مین نہ کسی طرح کا خوف تھا اور نہ کتمان مین کسی طرح کا نفع دنیا۔ رامجرد عداوت سے مقصود تھا
جب ایسی حالت مین مشاہیر صحابہ نے مثل زید بن ارقم و انس بن مالک و براء بن عازب وغیرہ کے
آپکے حق کو چھپایا تو ظاہر ہے کہ خلافت اولی و ثانیہ و ثالثہ مین کیا کیا آپ کی حق پوشی نہ ہوئی ہوگی
پس پورا خطبہ خم غدیر اگر سنیون کی کتابون مین نہ ملے تو اسکا کیا تعجب ہے تعجب اس بات کا ہے کہ اکثر
اجزا اوس خطبۂ مبارکہ کے کہ جو امامت و خلافت بلا فصل امیر المؤمنین پر دلالت کرتے ہین ابتک
اونکی کتابون مین موجود ہین چنانچہ بعض کو ہمنے اس کتاب مین نقل بھی کیا ہے اور بعینہ اسکی مثال یہ ہے
کہ باوصف اسکے کہ توریت و انجیل مین ہمارے جناب رسول خدا کے وقت سے یا اوسکے قبل سے

یہود و نصاریٰ نے تحریف شروع کی ہے اور اب تک برابر ہوا کرتی ہے لیکن تاہم اب بھی انمین ایسی عبارتین موجود ہین
کہ جو جناب خاتم النبیین و سید المرسلین کی نبوت و رسالت پر دلالت کرتی ہین اور اس دنیا مین آپ کے تشریف
لانیکی بھی بشارت دیتے ہین اور یہ اظہار حق و اتمام حجت ہے حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے ولله الحجة البالغة **فائدہ**
خامسہ ظاہر ہے کہ معاندین جناب امیر المومنین نے جو اس حدیث کو چھپایا تو وہ اوسکو آپکی امامت و خلافت
پر دلیل واضح سمجھتے تھے ورنہ وہ لوگ اگر مولیٰ کے معنی محب و ناصر کے سمجھتے تو کوئی وجہ انکو اس حدیث کی چھپانے
کی نہ تھی اس سبب سے کہ یہ کون سی ایسی فضیلت تھی کہ جسکے سبب سے انکو رشک و حسد ہوتا اور وہ اوسکو چھپاتے **فائدہ**
سادسہ جناب امیر المومنین کا اس حدیث کے چھپانے والون پر بددعا کرنا اور اونکا عذاب الٰہی مین مبتلا ہونا
دلیل بین و ظاہر ہے اس بات پر کہ یہ حدیث غدیر جناب امیر کی کسی فضیلت عظیمہ و منقبت فخیمہ پر مشتمل ہے
اور یہ فضیلت سوائے امامت و خلافت کی اور کوئی دوسری نہین ہو سکتی دلیل سی **وہفتم** وہ حدیث ہے
کہ جو سنیون کے امام حافظ شمس الدین محمد جزری نے کتاب **اسنی المطالب فی مناقب امیر المومنین**
علی بن ابیطالب مین ذیل بیان حدیث غدیر مین لکھی ہے اور یہ کتاب میرے
پاس قلمی ہے اس سبب سے صفحے کا نشان مین نے نہین لکھا لیکن بہت آسانی
سے مل سکتی ہے اس سبب سے کہ شروع کتاب سے چند صفحات کے بعد ہے
والطف طریق وقع لهذا الحدیث واغربه ما حدثنا به شیخنا خاتمة الحفاظ ابوبکر
محمد بن عبد الله بن محب المقدسی مشافهة اخبرتنا الشیخة ام محمد زینب
بنة احمد بن عبد الرحیم المقدسیة عن ابی المظفر محمد بن فتیان بن المسنی
اخبرنا ابو موسی محمد بن ابی بکر الحافظ انا ابن عمه والدی القاضی ابو القسم
عبد الواحد بن محمد بن عبد الواحد المدینی بقراءتہ علیه انا ظفر بن داعی
العلوی باستراباذ انا والدی وابو احمد بن مطرف المطرفی قالا حدثنا ابو سعید
الادریسی اجازة فیما اخرجه فی تاریخ استراباذ حدثنی محمد بن محمد بن الحسن ابو العباس
الرشیدی من ولد هرون الرشید بسمرقند وما کتبناه الا عنه ثنا ابو الحسن

محمد بن جعفر الحلوانی ثنا علی بن محمد بن جعفر الاهوازی مولی الرشید ثنا بکر بن احمد القصری حدثتنا
فاطمۃ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمۃ و زینب و ام کلثوم بنات
موسی ابن جعفر قلن حدثتنا فاطمۃ بنت جعفر بن محمد
الصادق حدثتنی فاطمۃ بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمۃ بنت علی بن الحسین حدثتنی
فاطمۃ و سکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا قالت
انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی
علیہما السلام ہکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل
بالاسماء و قال ہذا الحدیث مسلسل من وجہ آخر وہو ان کل واحد من الفواطم
تروی عن عمۃ لہا فہو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منہن عن عمتہا

ترجمہ باسناد مذکور جناب فاطمہ بنت حضرت امام رضا سے روایت ہے کہ اونھون نے جناب فاطمہ
و زینب و ام کلثوم حضرت موسی کاظم کی صاحبزادیون سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب
فاطمہ حضرت امام جعفر صادق کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ حضرت
امام محمد باقر کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے حضرت فاطمہ حضرت زین العابدین کی
صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ اور سکینہ حضرت امام حسین کی صاحبزادیون سے
روایت کی ہے اور اونھون نے جناب ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت جناب رسولخدا سے روایت
کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ بنت جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
کیا تم لوگ بھول گئے قول جناب رسول خدا کا بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور قول آپ کا
انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح نکالا ہے اس حدیث کو حافظ کبیر ابو موسی مدینی نے اپنی کتاب مین کہ جو
مسلسل ہے ساتھ اسما کے اور کہا ہے یہ حدیث مسلسل ہے دوسری وجہ سے بھی اور وہ یہ ہے کہ

جرمنی نے اون بی بی سے کہ جنکا فاطمہ نام تھا روایت کی ہے اپنی پھوپھی سے پس وہ روایت ہے پانچ
صاحبزادیوں کی کہ ہر صاحبزادی نے اپنی پھوپھی سے روایت کی ہے انتہی اس حدیث سے صراحۃً یہ بھی ثابت
ہے کہ حدیث غدیر و حدیث منزلت ان دونوں حدیثوں کے مفہوم و مقتضا پر عمل نہیں کیا ورنہ جناب فاطمہ سیدہ
علیہا السلام اون لوگون کو مخاطب کر کے یہ نہ فرماتین کہ کیا تم ان دونوں حدیثوں کو بھول گئے پس ظاہر ہو گیا
کہ حدیث غدیر مین لفظ مولیٰ کے معنی محب و ناصر کے نہیں ہیں اس سبب سے کہ کوئی سنی اسکا قائل نہیں ہو سکتا کہ بعد وفات
جناب سید و سرکائنات جناب سیدۃ النساء کی حیات مین صحابہ نے علی ابن ابیطالب کی محبت کو ترک کر دیا تھا اور
آپکے دشمن ہو گئے تھے اور معرکہ جمل و صفین مین جو مخالفت مولی المؤمنین اور صحابہ و ام المؤمنین سے ظہور مین
آئی وہ جناب سیدہ نساء العالمین کی وفات کے بہت مدت کے بعد ہے پس ثابت ہو گیا کہ حدیث غدیر و حدیث
منزلت سے مراد امامت و خلافت علی ابن ابیطالب ہے اور صحابہ نے ان دونوں حدیثوں کے مفہوم و مراد کو ترک کر کے
حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنا لیا اور مستحق علی ابن ابیطالب کو بھول گئے لہذا جناب سیدہ علیہا السلام نے اون
لوگون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم قول رسول خدا کو کہ جو بروز غدیر خم فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی
مولاہ و نیز آپکے قول کو انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ بھول گئے و ہذا ظاہر فی کمال الظہور **دلیل ہشتم و نہم**
سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جو شخص اٹھارہوین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکو ساٹھ مہینے کے روزون کا
ثواب ملیگا **کتاب مودۃ القربیٰ مطبوعہ مطبع فخر المحمد ملاک الکتاب سنہ ۱۳۱۰**
ہجری کے صفحہ ۶۱ مین یہ حدیث ہے وعن ابی ہریرۃ رض قال من صام یوم ثمان من
عشر من ذی الحجۃ کان کصیام ستین شہرا وہو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بید علی فی غدیر خم فقال علیہ الصلوۃ والسلام من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ
وعن الامام الباقر مثل ذلک بل یروی عن کثیر الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ہذا الخبر
ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جو شخص اٹھارہوین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکے لیئے ساٹھ مہینے
کے روزون کے برابر ثواب ہے اور اٹھارہوین ذی الحجہ وہ دن ہے کہ اوس مین رسول خدا نے مقام

غدیر خم میں علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس شخص کا میں مولیٰ ہوں پس علی بھی اوسکا مولیٰ ہے بار خدایا دوست
رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور چھوڑ دے تو
اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو اور مدد کر تو اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور حضرت امام محمد باقر سے بھی
مثال اس حدیث کے مروی ہے جو کہ بہت سی بڑی مقامات مختلفہ میں اس حدیث کی روایت کی ہے انتہیٰ نہایت
کہ جس حکم محکم و امر عظیم کا یہ مخزن ہو کہ اوسکے واقع ہونیکے سبب اٹھارہویں ذی الحجہ کے روزے کا ثواب ساٹھ
مہینوں کے روزوں کے برابر ہو وہ بجز رسالت سواے امامت و خلافت کے اور کوئی دوسرا امر نہیں ہو سکتا پس یہ دلیل
واضح ہے اس امر پر کہ جناب رسول خدا نے بروز غدیر خم علی بن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ و امام امت مقرر فرمایا
جو کہ سب کا مقتدا و پیشوا ہو اور ایک روایت قبل ساقی نامہ کہ کتاب الخصائص ابو الفتح محمد بن
ابراہیم النطنزی سے بحوالہ کتاب عبقات الانوار ہم لکھ چکے ہیں اوس سے بھی
بروایت ابوہریرہ ثابت ہے کہ جو شخص اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکو ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب
عطا ہوگا دلیل ہی و نیز اٹھارویں ذی الحجہ کا روز عید قرار پایا ہے چنانچہ کتاب مطالب السئول
فی مناقب آل رسول تصنیف علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی مطبوع
مطبع جعفری لکھنو کے ص ۱۸ میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے واما مواخاة رسول
الله صلی الله علیه و آله وسلم ایاه و مترافقه به وتنزیله ایاه منزلة نفسه و
مباهلة الیه وایثاره ایاه بهذا ابیانه فانه قد روی الامام الترمذی فی صحیحه
بسنده عن زید بن ارقم انه قال لما اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین
اصحابه جاءه علی تدمع عیناه فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابک ولم
تواخ بینی وبین احد فسمعت رسول الله یقول انت اخی فی الدنیا والاخرة وقد بسط
بعد ذلك رسول الله قال من كنت مولاه فعلی مولاه وهذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی
وهو بیزده علیه وزید وغیره ذکر الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله
من حجة الوداع فی الیوم الثامن عشر من ذی الحجة وذکر المکان وهو بین

مکۃ والمدینۃ تیمی خما فی غدیر هناک فسمی ذلک الیوم یوم غدیر خم و
قد ذکره فی شعره الذی تقدم وصار ذلک الیوم یوم عید اذہ وسما لکونہ کان
وقت آخص رسول اللہ علیا بھذه المنزلۃ العلیۃ وشرفہ بھا دون الناس کلھم
ونقل عن زادان قال سمعت علیا فی الرحبۃ وھو ینشد الناس من شھد منکم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وھو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا
فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ترجمہ ولیکن بھائی ہونا رسول خدا کا اور علی کا اور دونوں صاحبون کا امتزاج اور جناب رسول خدا کا اونکو علی کی
منزلہ اپنے نفس کے قرار دینا اور اونکی طرف میل کرنا اور اونکو اختیار کرنا پس یہ اوسکا بیان ہے کہ تحقیق روایت
کی ہے امام ترمذی نے اپنی صحیح مین اپنی سند کے ساتھ زید بن ارقم سے کہ اونھون نے کہا کہ جب رسول خدا نے
صحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا تو علی آپکے پاس آئے درانحالیکہ آپ کی آنکھون سے آنسو
بہتے تھے اور کہا کہ یا رسول خدا آپنے اپنے صحابکے درمیان مین مواخات کی اور میری اور کسی شخص کے درمیان
مین مواخات نکی زید بن ارقم نے کہا ہے کہ پس سنا مین نے رسول خدا کو کہ آپ فرماتے تھے کہ تو میرا
بھائی ہے دنیا و آخرت مین اور روایت کی ہے اوسی ترمذی نے اپنی سند سے یہ بھی کہ تحقیق رسول خدا نے
فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور فقط اسیقدر الفاظ کی ترمذی نے روایت کی ہے و تحقیق زیادہ کیا ہے
اور ترمذی کے سوا اور محدثین نے دن کا بھی ذکر کیا ہے اور مقام کا بھی ذکر کیا ہے پس ذکر کیا ہے زمانہ
کہ یہ معرکہ بعد رسول خدا کے حج وداع سے مراجعت کرنے کے اٹھارہوین ذی الحجہ کو واقع ہوا ہے اور ذکر
کیا ہے مقام کا اور وہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے کہ اوسکا خم نام ہے کہ اوس جگہ ایک غدیر ہے
(یعنی چشمہ پانی کا) پس اوس دن کا نام یوم غدیر خم رکھا گیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اوسکا علی نے اپنے اشعار
مین کہ جو پہلے گذر چکے ہین اور قرار پایا یہ دن عید اور موسم بسبب اوسکے کہ اوس دن تحقیق کہ
خاص کیا رسول خدا نے علی کو ساتھ اوس مرتبہ بلند کے اور شرف دیا اونکو ساتھ اوس مرتبہ کے دون
اور کل آدمیون مین سے اوسکو یہ شرف نہین بخشا اور منقول ہے زادان سے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے

علی کو رحبہ مین سنا کہ وہ قسم دلواتے تھے لوگون کو کہ جو شخص تم لوگون مین سے رسول خدا کے پاس
بروز غدیر خم حاضر رہا ہو وسوقت کہ جب فرماتے تھے جو کچھ کہ فرماتے تھے پس وہ کھڑ
ہو جاوے پس کھڑے ہو گئے بارہ آدمی اور گواہی دی کہ اونھون نے رسول خدا کو من کنت مولاہ
فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہے انتہی یہ احادیث جسقدر فوائد و مناقب و فضائل پر مشتمل ہین انکی شرح
اور تفصیل مین طول ہے یہان مین نے فقط اسواسطے اس عبارت کو لکھا ہے کہ اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ روز غدیر خم یعنی اٹھارہوین ذی الحجہ روز عید قرار پایا ہے اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے جناب
علی مرتضی کو اوس روز ایسا مرتبہ عالی اور ایسا شرف عطا فرمایا کہ جو کل آدمیون مین سے کسیکو نہین عطا فرمایا
اور یہ ظاہر ہے کہ بعد رسالت سوا امامت و خلافت کے اور کوئی دوسرا مرتبہ عالی ایسا نہین ہو سکتا
کہ جسکے سبب سے وہ دن عید کا دن قرار پاوے کہ جس دن یہ مرتبہ حاصل ہوا ہو **دلیل چہلم** قول خود شاہ
عبد العزیز صاحب دہلوی کا ہے جواب حدیث غدیر مین کہ جو **کتاب تحفہ اثنا عشریہ** کے مطبوعہ
مطبع نولکشور واقع لکھنؤ کے صفحہ ۳۲۹ مین مرقوم ہے دوم آنکہ اگر مولی
بمعنی ولی ہم باشد صلہ ویرا بالتصرف قرار دادن از کدام لغت منقول خواہد شد چہ احتمال است اولی بالمحبۃ
واولی بالتعظیم مراد باشد انتہی اسکا جواب تو ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ جب لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہو گی
تو جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی اوسکا صلہ قرار دیا جاویگا اس سبب سے لغت کہان مساعدت کر سکتی ہے
خود شاہ صاحب نے جو اولی بالمحبۃ واولی بالتعظیم کہا ہے یہ دونون صلے کس لغت سے منقول ہون گے
وہم بہت سے دلائل و قرائن ایسے بعد تعالی لکھ چکے کہ جنسے اظہر من الشمس ہو گیا کہ مولی سے مراد اولی بالتصرف ہے
لیکن یہان بسبیل تنزل کہتے ہین کہ اگر شاہ صاحب اور اونکے مریدون کی زبردستی سے ہم تھوڑی
دیر کے لیے یہ بھی تسلیم کر لین کہ مولی سے مراد اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہے تب بھی ہمارا مطلب
بخوبی حاصل اور سنیون کا مذہب بالکلیہ باطل ہوتا ہے اس سبب سے کہ جو معنی لفظ مولی کے اس حدیث مین
ثابت ہونگے وہ بالعموم ثابت ہونگے چند وجوہ سے **اول** یہ کہ لفظ من جو ابتدائے حدیث من کنت
مولاہ مین ہے وہ بالاتفاق مفید عموم ہے **دوم** مولائیت جناب رسول خدا بھی بالاتفاق عام ہے

اور جو شخص کہ آپ کو اپنا مولی نہ سمجھے وہ مسلمان نہین ہے پس جب آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علیؑ
بھی مولا ہے تو ولایت شاہ ولایت مثل جناب رسالتؐ عام ہوگئی اور علی ابن ابیطالب بھی مثل جناب رسولخدا
کے ہر مومن و مومنہ کے مولی ہوے سوم خود قول حضرت عمر کا ہے کہ اونھون نے بعد اس حدیث کے سننے
کے فرمایا کہ مبارک ہو آپ کو ای علی بن ابیطالب کہ آجکے دن آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولی ہوے
جیسا کہ بکرات و مرات ہم لکھ چکے پس جب آپ ہر مومن و مومنہ کے لیے اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہوے
تو خواہمخواہ سب سے افضل بھی ہوے اس سبب سے کہ فاضل کے موجود ہونے کی حالت مین نہ مفضول اولی
بالمحبۃ ہو سکتا ہے اور نہ اولی بالتعظیم اور جب آپ سب سے افضل ہوے تو آپکی امامت اور خلافت بھی
ثابت ہوگئی اس سبب سے کہ ترجیح مرجوح یا تفضیل مفضول نہ عقلاً جائز ہے نہ شرعاً نہ عرفاً جیسا کہ
مکرر بیان ہو چکا ہے پس کیونکر ممکن ہے کہ افضل کی موجودگی کی حالت مین مفضول امام و خلیفہ بنا
لیا جاے اور افضل اوسکی رعایا قرار دیا جاے اور پھر اوس مفضول کی خلافت صحیح بھی ہو حاشا وکلا کوئی
عاقل و دیندار اسکو تسلیم نہین کر سکتا کہ جناب علی مرتضی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان
ان سب سے اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہون اور پھر آپ ان سب کی رعایا ہو جائین اور یہ لوگ آپکے
امام اور حاکم اور پیشوا قرار دیے جائین ما لکم کیف تحکمون یہانتک اس عبد ضعیف و نحیف نے چالیس
دلیلین اس امر پر بیان کین کہ حدیث غدیر سے سوا امامت و خلافت شاہ ولایت کی اور کوئی دوسرا
امر مراد نہین ہو سکتا اور چالیس دلیلین استحقاق خلافت جناب علی مرتضی علیہ السلام پر قسم دوم مین
لکھ چکا ہون اور سات دلیلین ضرورت استخلاف جناب رسول خداؐ پر قسم اول مین قائم کر چکا ہون یہ سب
ملا کے ستاسی دلیلین ہوئین اور بخداے لایزال کہ مین نے بہت اختصار کیا ہے ورنہ صدہا
دلائل و قرائن کا لکھنا بعون اللہ تعالی ممکن تھا اور جس شخص کا مادہ قابل قبول ہدایت ہو اور تھوڑی
سی بھی توجہ و رغبت طلب ہدایت کی طرف کرے اوسکے لیے اسیقدر کافی و وافی ہے اور منکرین
و جاحدین کے لیے تو کلام مجید و فرقان حمید بھی کافی نہ ہوا فبای حدیث بعدہ یومنون شاید کوئی سنی صاحب
اسقدر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ و قرائن واضحہ کے سننے کے بعد بھی امامت و خلافت بلا فصل

شاہ ولایت پر ایمان نہ لاوین اور از راہ مکابرہ اور سخن پروری یہ فرمائین کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے جب جناب
رسولخدا کو اگر مقام خم غدیر مین علی بن ابیطالب کو امام و خلیفہ کرنا منظور تھا تو اس لفظ کثیر المعنی کا اس سے بیان
فرمانا کیا ضرور تھا کہ اوسکے فہم معنی مین اسقدر تکلفات کی ضرورت ہوئی چاہیئے تھا کہ کسی لفظ متحد المعنی
کا استعمال فرماتے کہ اوس سے بلاشائبہ تکلف امامت و خلافت علی بن ابیطالب سب کی سمجھ مین آجاتی
اور کسیکو اوسکے تسلیم کرنے مین کوئی عذر باقی نرہتا اور کسی طرح کی بحث و تکرار نہ ہوتی تو ہم جواب
دینگے کہ یہ تمنے پہلے ہی تسلیم کر لیا ہے کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور لفظ کثیر المعنی کی شان یہ ہے
کہ اپنے معانی مین سے ایسے معنی پر دلالت کرے کہ جسپر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو و نیز احمد الدین صاحب عظ
نے بھی ہم سے دلیل و قرینہ طلب کیا تھا چنانچہ صفحہ ۴ رسالہ مجمع الاوصاف مین اونکا یہ قول ہے کہ پس
اس حالت مین معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا مین متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار
نہین رکھتا لہذا ہمنے بہت سے دلائل اور قرائن اس امر پر قائم کر دیے کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی کے
سوا ایسے معانی کے کہ جو امامت و خلافت شاہ ولایت پر دلالت کرین اور کوئی معنی مقصود و مراد نہین
ہو سکتے پس آپکو اب اسپر ایمان لانے مین باوصف اسقدر دلائل و قرائن واضحہ کے کوئی عذر باقی نہین رہا
لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم کہتے ہین کہ لسان فصیح و بلیغ کی شان یہ ہے کہ اوسکے
[illegible] ہوتے ہین اور زبان عرب سب زبانون سے افصح و ابلغ ہے لہذا اوسکے لغات بھی کثیر المعنی
[illegible] دعوی کرکے کہتا ہے کہ زبان عرب مین کوئی لفظ متحد المعنی ایسا ہی نہین کہ جو امامت
[illegible] اسطرح دلالت کرے کہ کوئی دوسرا احتمال اوسمین پیدا نہو سکے اگر تمکو ہمارے اس کہنے کا
یقین نہین ہے تو ہمین بتاؤ کہ اگر جناب رسول خدا کو جناب امیر کا امام و خلیفہ مقرر فرمانا منظور تھا تو
[illegible] الفاظ کے ساتھ اس منصب کو ادا فرماتے کہ جسمین کوئی دوسرا احتمال پیدا نہوتا اس سبب سے
[illegible] ٹھیک بتاؤ [illegible] ہو سکتی ہے اگر تم کہوگے کہ جناب رسول خدا یہ فرماتے کہ علی میرے
[illegible] کہ امام کے معنی لفظ پیشوا کے ہین یہ کیا ضرور ہے کہ اوس سے ریاست
[illegible] کہ لفظ امام سے کسی خاص بات کا پیشوا ہونا مراد ہو اور دینوی کے

جہان تو یہ لفظ ایسی سبک آسان ہے کہ ادنی ادنی شخص پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ اونکے محدثین مفسرین
وفقہا وعلما مین سے صدہا بلکہ ہزارہا شخص ایسے ہین کہ جو امام کہلاتے ہین جب ایسی لفظ عام ہے تم کیونکر تسلیم
کر لیتے کہ اس سے مراد ریاست کبری ہے علاوہ اوسکے ہم ماقبل مین مکرر ثابت کر چکے ہین کہ جناب رسولخدا
نے شاہ اولیا پر مقامات متعدد مین امام کا اطلاق فرمایا ہے پھر تم اون احادیث پر کیون نہین ایمان لاتے
چنانچہ شعاع بست ویکم مین جو الفاظ خطبہ خم غدیر ہمنے کتاب **توضیح الدلائل سید شہاب**
الدین احمد سے نقل کیے ہین اوسمین جناب رسولخدا کا یہ قول مذکور ہے کہ علی سردار ہے مسلمانون کا اور امام
ہے نیکوکارون کا اور پرہیزگارون کا اور شعاع بست و دوم مین جو حدیث ہمنے کتاب **مودۃ القربی**
سید علی ہمدانی سے نقل کی ہے اوسکا یہ مضمون ہے کہ جسکا مین ولی ہون اوسکا علی ولی ہے اور جسکا
مین امام ہون اوسکا علی امام ہے اور دو حدیثین جو کتاب **حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم** سے
ہمنے نقل کی ہین اوسمین یہ قول جناب رسول خدا کا موجود ہے کہ رب العالمین نے مجھسے عہد کیا ہے
کہ علی بن ابیطالب نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستون کا اور دو حدیثین جو کتاب **کنز العمال** سے
ہمنے نقل کی ہین اوسمین سے ایک مین یہ قول جناب رسولخدا کا علی بن ابیطالب کے باب مین ہے کہ وہ سید
المسلمین وامام المتقین ہے اور ایک مین اسطرح ہے کہ علی امام البررۃ ہے اور اگر تم کہوگے کہ جناب رسول خدا نے
لفظ وصی ارشاد فرمائی ہوئی گراوس سے وصایت علی بن ابیطالب ثابت ہو جاتی تو ہم کہینگے کہ اس لفظ
کے باب مین بھی تم یہ کہہ سکتے تھے کہ وصایت کسی امر خاص مین بھی ہو سکتی ہے پھر ہم اسکو کیونکر تسلیم کر لین کہ اس
وصایت سے مراد ریاست کبری وامامت وخلافت ہے علاوہ اسکے ہم ماقبل مین مکرر ثابت کر چکے ہین کہ جناب
رسول خدا نے جناب علی مرتضی کو اپنا وصی ارشاد فرمایا ہے پھر تم اون احادیث پر کیون نہین ایمان لاتے
چنانچہ شعاع چہلم مین ہم ثابت کر چکے ہین کہ یہ بات اسقدر مشہور ہے کہ جناب امیر کا لقب وصی ہو گیا ہے چنانچہ
غیاث اللغات مین لفظ وصی کے معنون مین لکھا ہے کہ کنایہ باشد از علی اور کتاب **حلیۃ الاولیا**
حافظ ابو نعیم سے جو حدیث ہمنے نقل کی ہے اوسمین جناب علی مرتضی کے باب مین یہ الفاظ جناب
رسولخدا کے موجود ہین امیر المومنین سید المسلمین قاید الغر المحجلین وخاتم الوصیین ونیز شان نزول آیہ

وانذر عشیرتک الاقربین مین جو حدیثین کہ ہمنے تمھاری کتب معتبرہ سے نقل کی ہین اونمین بھی لفظ وصی کا ثبوت بخوبی
موجود ہے اور اگر تم کہوگے کہ جناب رسول خدا یہ فرماتے کہ علی میرا خلیفہ ہے تو ہم کہینگے کہ اس لفظ مین بھی تم بہت سے
احتمال نکال سکتے تھے از انجملہ یہ ہے کہ لفظ خلیفہ مشتق ہے خلافت سے اور خلف کے معنی پیچھے کے ہین پس ایسے
شخص کو کہ جو کسی شخص کی وفات کے پیچھے باقی رہے اوسکو اوس شخص کا خلیفہ کہہ سکتے ہین پس ممکن ہے کہ جناب
رسول خدا نے اس لفظ کے فرمانے سے یہ مراد لی ہو کہ علی میرے بعد تم لوگون مین باقی رہجائیگا پس بسبب
میری قرابت کے تم لوگ رعایت کرنا اس سے ریاست کبری و خلافت عظمی کیونکر مراد ہو سکتی ہے علاوہ اسکے
ہمنے شروع بحث ہی مین ثبوت لفظ خلیفتی بھی شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین مین جو حدیثین سنیون کی کتب
معتبرہ سے نقل کی ہین مثل **تفسیر معالم التنزیل و کتاب کنز العمال و تاریخ کامل علامہ ابن اثیر**
جزری و تاریخ ابو الفداء کے اونمین صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے علی بن ابیطالب کی
گردن مین ہاتھ ڈالکے یہ فرمایا کہ **ھذا اخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا**
یعنی تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو
پھر ان حدیثون پر تم لوگ کیون نہین ایمان لاتے تمھین انصاف سے بتاؤ کہ اس کلام معجز نظام مین کونسا دقیقہ اتمام
حجت کا باقی رہگیا ہے اور اس سے زیادہ تصریح امامت و خلافت شاہ ولایت کی اور کیا ہو سکتی ہے لیکن تمنے
ان سب احادیث کو اپنے پس پشت ڈالدیا ہے اور ہرگز کسی پر ایمان نہین لاتے اور سب کی تاویلین اپنے مطلب کے
موافق کیہے تو تمھین بتاؤ کہ مقام خم غدیر مین اس سے زیادہ جناب رسول خدا اور کیا تصریح فرماتے اور کون سے
الفاظ ارشاد کرتے کہ جسکے سبب سے تم امامت و خلافت بلا فاصلہ جناب علی مرتضی پر ایمان لاتے یہانتک تو
ہوچکا ہے کہ تمھارے یہانکے بعض علمائے اعلام نے جب حدیث خم غدیر کو امامت و خلافت پر حمل کرنے کے
سوا کچھ چارہ نہ دیکھا تو یہ فرمایا کہ ہمنے اسکو تسلیم کر لیا کہ حدیث غدیر امامت و خلافت جناب امیر پر دلالت کرتی ہے
لیکن کہانسے معلوم ہوا کہ آپکی خلافت بلا فاصلہ مراد ہے بلکہ ممکن ہے کہ بعد خلفائے ثلثہ کے مراد ہو دیکھو کتاب
صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۲۶ کے اخیر سے صفحہ ۲۷
[illegible] ہے بلکہ جو لفظ مثل امیر و سید وغیرہ کی فرض کیجاے اوسمین منکرو

جاحد تاویل کر سکتا ہے حالانکہ یہ سب الفاظ جناب امیر کی شان مین جناب رسول خدا کی زبان مبارک سے مقامات
متعددہ مین تمھاری ہی کتب معتبرہ سے ہم اس کتاب مبارک مین ثابت کر چکے ہین اور حق یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے کوئی
دقیقہ تمام حجت کا مقام خم غدیر مین باقی نہین رکھا اور کوئی لفظ ایسا نہین ہے کہ جو امامت و خلافت علی ابن ابیطالب
پر دلالت کرتا ہو اور آپنے ارشاد نہ فرمایا ہو چنانچہ جو خطبہ خم غدیر کہ ہمنے بروایت حضرت امام محمد باقر اپنے
یہانکی کتابون سے نقل کیا ہے اومین سب کچھ موجود ہے اور کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہین ہے لیکن کالذین
نسوا حظا مما ذکروا بہ بزرگ اسلاف کے چھپانے کے سبب سے تم اکثر الفاظ اوس خطبہ مبارکہ کی بھول گئے ہو اور
اقل قلیل تمھارے یہانکی کتابون مین پائے جاتے ہین اور جسقدر کہ باقی رہگئے ہین اور پائے جاتے ہین بلکہ
جسقدر ہمنے اونمین سے اس کتاب مین نقل کیے ہین وہ بھی اتمام حجت کے لیے کافی و وافی ہین جیسا کہ ضمن
ادلہ قاطعہ مین بیان ہو چکا ہے **حاصل کلام یہ ہے** کہ تمھارا یہ عذر عند اللہ و عند الرسول کسی طرح مسموع
نہین ہو سکتا کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور جناب رسول خدا نے ایسے لفظ کا کیون استعمال فرمایا کہ جسکے سبب سے شک
و شبہ واقع ہوا و امر امامت و خلافت صاف صاف ظاہر نہوا اس سبب سے کہ کوئی لفظ زبان عرب مین ہی
نہین کہ امر خلافت و امامت پر اسطرح دلالت کرے کہ اومین کوئی دوسرا احتمال نہ پیدا ہو سکے جیسا کہ ہم
ابھی بیان کر چکے ہین شاید تم اس مقام پر کہو کہ اس سے معلوم ہوا کہ زبان عرب ناقص ہے تو ہم کہینگے کہ الفاظ
کا کثیر المعنی ہونا موجب نقص نہین ہے بلکہ سبب کمال ہے یہ منکرین و جاحدین کے فہم کا نقص ہے اور اونکی عقل کا
فتور اور اونکی طبیعت کی کجی کا قصور ہے کہ باوجود صحت دلائل و قرائن قائم ہونے کے جو معنی حق و صدق ہین وہ
مراد نہین لیتے اور ناحق کیطرف جاتے ہین اور کوئی کلام فصیح و بلیغ ایسا ہو ہی نہین سکتا کہ جو محل نظر علما و
عقلا ہو اور اونکی ہوس کی نفسانیت یا غرض نفسانی و طمع دنیاوی شریک ہونے سے اوسکے معنی مین اختلاف
نہ پیدا ہو جاوے تم قرآن مجید و فرقان حمید کو نہین دیکھتے ہو کہ اوسکی ہر ہر آیت کے معنی کی بابت امت کے
درمیان مین کس قدر اختلاف ہے اور ہر شخص اپنے مذہب کے موافق معنی اوسکے کرتا ہے پس اس سے کیا
معاذ اللہ کچھ قرآن مین نقص ثابت ہوتا ہے حاشا و کلا بلکہ یہ خلق کے فہم کا نقص ہے کہ جو طمع زخارف دنیویہ
و ذی ہوس کی نفسانیت کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے اور اس مین کچھ شک نہین ہے کہ اگر [illegible]

یوحکومت واہل اسلام کی آپس کی نفسانیت نہوتی توہرگز قرآن کی فہم مین اسقدر اختلاف نہوتا کہ جسکے سبب سے مذاہب
مختلفہ پیدا ہوجاتے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ترجمہ اور نہین اختلاف کیا ہے اون لوگون نے کہ جنکو کتاب عطا کی گئی
مگر بعد اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم یہ اختلاف اون لوگون نے آپس کی بغاوت کے سبب سے کیا ہے انتہی
اور اسمضمون کی آیتین کلام مجید مین بہت ہین اور تاویل وتشکیک کا باب تو یہان تک وسیع ہی کہ بعض ملاحدہ
کا یہ کلام ہم تک پہونچا کہ قرآن شریف مین جو کفار کے باب مین آیا ہے کہ انکو عذاب عظیم اس سے یہ مراد ہے کہ
اون لوگون کو لذت عظیم حاصل ہوگی اس سبب سے کہ عذاب مشتق ہی عذب سے اور اوسکے معنی خوشگوار اور
پاک کے ہین پس اے حضرات سنیہ تمہین انصاف سے بتاؤ کہ ایسے منکرین وجاحدین کی ایسے وقت مین
کہ جب جہاد پر قدرت نہو سواے اسکے اور کیا جواب ہے کہ دلائل وبراہین ست اونکو قائل کیا جاے پس
تمہین بتاؤ کہ جسقدر دلائل ہمارے یہانکے علماے عموما اور اس عبد ضعیف ونحیف نے اس کتاب مین
خصوصا اس امر پر قائم کیے ہین کہ معرکہ خم غدیر سے مراد امامت وخلافت علی بن ابیطالب ہی ہے اوس سے زیادہ
اور کسی مناسب اور مقصود کے اثبات پر کیا دلائل قائم ہوسکتے ہین اور یہ دلائل قاطعہ کچھ فقط اسی بات پر نہین
دلالت کرتی ہین کہ لفظ مولی کے معنی کثیرہ مین سے وہی معنی مراد ومقصود ہین کہ جو امامت وخلافت شاہ ولایت
پر دال ہین بلکہ اسسے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین فقط من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اسیقدر الفاظ کے فرمانے پر اکتفا نہین فرمائی تھی بلکہ کوئی دقیقہ تمام حجت کا بیان خلافت وامامت علی مرتضی
مین باقی نہین رکھا تھا پس اے حضرات سنیہ باوصف صد ہا دلائل وقرائن قائم ہونیکے نہ تم اسبات پر ایمان
لاسکتے ہو کہ لفظ مولی کے معنی سے وہی معنی مراد ہین کہ جنسے امامت وخلافت علی ابن ابیطالب ثابت ہوتی ہے
اور نہ اون الفاظ پر ایمان لاتے ہو کہ جو جناب رسول خدا نے جناب علی مرتضی کے باب مین مقام غدیر خم
و دیگر [illegible] مین ارشاد فرمائے ہین اور تمہارے یہانکی کتب معتبرہ مین نقل ہوئی ہین اور ہم اس کتاب مین نقل
کرچکے ہین [illegible] لفظ امام و امیر [illegible] و وصی وخلیفہ ووزیر وغیرہ کی دیکھو شعاع نہم وشعاع شصتم وشعاع ہفتم

ملہ جزو [illegible] ۱۲

وشعاع چہارم وشعاع بستم وشعاع بست ویکم وشعاع بست و دوم وغیرہا کو پس ہمارے پاس اب تمھارے مرض
نفسانی کا کچھ علاج نہیں ہے فاللہ یحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون لیکن چونکہ ہمکو محبت اسلامی باعث
ہوتی ہے لہذا ہم ایک بات اور کہتے ہیں شاید حق سبحانہ وتعالی تمکو ہدایت کرے ومن یہدی اللہ فھو المھتد
اور وہ یہ ہے کہ ہمنے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم اپنے یہاں کی کتابوں سے نقل کیا ہے گو وہمیں لفظ امام
و وصی و خلیفہ سب الفاظ موجود ہیں اور اتمام حجت کا کوئی دقیقہ باقی نہیں ہے لیکن من کنت مولاہ فعلی
مولاہ یہ الفاظ بھی ہیں اور تمھارے یہاں کی کتب معتبرہ میں بھی وہ سب الفاظ موجود ہیں لیکن روایات حدیث غدیر باہم
یہی الفاظ ہیں کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس کوئی حدیث غدیر خواہ شیعوں کی روایت سے ہو خواہ سنیوں کی روایت سے
ہو لفظ مبارک مولی سے خالی نہیں ہے البتہ سنیوں کی بعض روایتوں میں بجاے لفظ مولی کے لفظ ولی ہے اور ہمارے
یہاں کے خطبہ مبارکہ میں تو یہ دونوں لفظیں موجود ہیں لیکن ظاہر ہے کہ ان دونوں لفظوں کا ایک ہی مادہ ہے اور معنی
میں بھی چنداں فرق نہیں ہے پس یہ عبد ضعیف و نحیف کہتا ہے کہ لفظ امام و خلیفہ و امیر وغیرہا ان سب الفاظ سے
بروز غدیر خم جناب رسول خدا کا لفظ مولی ارشاد فرمانا اولی و انسب و اشمل و ابلغ ہے چند وجوہ سے
اول یہ کہ لفظ مولی کے بہت سے ایسے معنی ہیں کہ جو خلافت و امامت پر دلالت کرتے ہیں مثل مالک و خداوند
و سید و مربی و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور و اولی بالتصرف کے چنانچہ بعون اللہ تعالی ہم ان سب
معنی کو شعاع بست و چہارم میں خود کلام مجید و فرقان حمید سے بحوالہ تفاسیر معتبرہ اہل سنت وجماعت ثابت
کر چکے ہیں اور لفظ امام و خلیفہ کے فقط ایک یا دو معنی ایسے ہیں کہ جو امامت و خلافت کبری پر دلالت کرتے
ہیں پس لفظ مولی کا ارشاد فرمانا اولی و انسب و ابلغ ہوا گویا ایک ہی لفظ کے ارشاد فرمانے سے جناب رسول خدا
نے بکرار تمام تاکید بیان خلافت و امامت علی مرتضی کی فرمائی اور یہ انتہاے فصاحت و بلاغت و جامعیت
کلام معجز نظام حضرت خیر الانام ہے ولکن لا تفقھون دوم یہ کہ لفظ مولی میں معنی محبت و ناصریت بھی باخوبی
ہیں پس جناب رسول خدا کا لفظ مولی کا ارشاد فرمانا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ علی بن ابیطالب کو جیسا
امام و خلیفہ بھی سمجھو کہ وہ مثل میرے تم لوگوں کا مالک و سید و ولی بالتصرف ہے اور اوس سے اپنے
دل سے محبت بھی رکھو اور ہر حالت میں اوسکی مدد کرو یہ نہیں کہ زبان سے تو اقرار اوسکی حجیت کا کرو اور دل میں

مثل منافقین ہوں سے عداوت رکھو سوم یہ کہ آیہ انما ولیکم اللہ الآیہ جناب امیر کی شان مین پہلے ہی نازل ہو چکا تھا
چنانچہ ہم شعاع ہجم مین اسکی شان نزول کو کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے لکھ چکے ہین اور دلائل و براہین قاطعہ
سے امامت و وزارت و خلافت شاہ ولایت بعلی اسی آیہ مبارکہ سے ثابت کر چکے ہین پس جناب رسول خدا نے
بھی بمقام غدیر خم مین امامت و خلافت علی ابن ابیطالب لفظ مولی اور لفظ ولی کے ساتھ بیان فرمائی تاکہ آیہ کریمہ کے
مطابق ہو اور اگر بچشم انصاف دیکھا جاوے تو حقیقت مین حدیث غدیر مفسر و مبین ہے آیہ انما ولیکم اللہ کی کما لا یخفی
علی اولی الالباب چہارم یہ کہ جناب سرور خدا کا اولی بالتصرف ہونا کہ بعد حق سبحانہ وتعالی کی شان ہے رسول کی
قرآن مین بلفظ اولی ہے چنانچہ جناب سرور خدا نے بھی صدر حدیث غدیر مین آیہ کریمہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے اپنی
اولویت پر استدلال کیا ہے لہذا بعد اس استدلال کے ضرور تھا کہ آپ ایسی لفظ ارشاد فرماتے کہ جو صدر کلام
کے مطابق ہو لہذا آپ نے اپنی و اپنے بھائی کی اولویت پر لفظ مولی کا اطلاق فرمایا اور اس کلام کا حسن انتظام اہل
علم وفہم پر ظاہر ہے کہ دونون لفظون کا ایک ہی مادہ ہے پنجم یہ کہ چونکہ جناب رسول خدا کو بعد بیان امامت
وخلافت علی اون لوگون کے حق مین دعا فرمانا بھی منظور تھا کہ جو علی ابن ابیطالب سے تولا کرین لہذا آپ نے اپنے
بھائی کی امامت وخلافت کو ایسی لفظ کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ جو ذوجہتین ہے یعنی اوسکے معنی اولی بالتصرف کے بھی ہین
اور محبوب کے بھی ہین پس جہت اولی کے سبب سے صدر حدیث کے مطابق ہے اور جہت ثانیہ کے سبب سے آخر حدیث
یعنی لفظ اللہم وال من والاہ کے لیے مناسب ہے اور یہ انتہای بلاغت وجامعیت کلام ہے کہ سوا معصوم کے اور کسی کی زبان سے
ایسے کلام کا ادا ہونا ممکن نہین ششم یہ کہ لفظ مولی و ولی کا اطلاق خدا و رسول خدا و نائب رسول کہ جو امام
وخلیفہ ہے تینون پر ہو سکتا ہے اور سوا ان دونون لفظون کے اگر اور کسی لفظ کا بھی اطلاق اس طرح ہو سکے مثل سید و مالک
وغیرہ کے تو وہ الفاظ لفظ مولی و ولی کے معنون مین داخل ہین لیکن وہ جامعیت اونمین کہان کہ جو لفظ مولی و
ولی مین ہے اور لفظ امام وخلیفہ کا اطلاق ہرگز اس طرح پر نہین ہو سکتا اگرچہ امام کا اطلاق بمعنی امام رسول پر ہو سکتا ہے
لیکن خدا پر نہین ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا اطلاق بمعنی اخص یعنی صاحب خلافت مصطلحہ کہ جس سے مراد نیابت
رسول وامامت امت ہے نہ خدا پر ہو سکتا ہے نہ رسول پر پس ایسے لفظ کا جناب علی مرتضی کے باب مین ارشاد فرمانا
کہ جسکا اطلاق خدا اور رسول پر بھی ہو سکتا ہے آپ کے کمال عظمت وجلالت قدر پر دلالت کرتا ہے علاوہ اسکے

اکثر طرق حدیث غدیر سے ثابت ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ان اللہ مولای وانا ولی کل مومن ثم اخذ
بید علی فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ ترجمہ تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے نبی کا
ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون پس اوسکا علی ولی ہی انتہی اور بعض طرق حدیث مین ہی کہ خدای عز وجل میرا مولا ہے
اور مین سب مومنون کا مولی ہون اور جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہی چنانچہ مثل چہارم و
دلیل نہم مین ہم ان الفاظ مبارکہ کا ذکر کر چکے ہین ظاہر ہے کہ سیاق ان احادیث مبارکہ کا مطابق ہی سیاق آیہ
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الآیہ کی کہ اوس آیت مین بھی حق سبحانہ وتعالی نے پہلے اپنی ولایت کو
بیان کیا ہے بعد اوسکے اپنے رسول کی ولایت کو اور بعد اوسکے اپنے رسول کے نائب و وزیر جناب امیر کی ولایت
کو اور اس سے بالبداہۃ ثابت ہوتا ہی کہ جناب علی مرتضی کی اطاعت مثل اطاعت خدا و رسول واجب ہے اور
آپ کی حقیت کا انکار مثل انکار رسالت رسول و انکار الوہیت حق سبحانہ وتعالی ہے پس جو بلاغت و مطلب
سو الفاظ مولی اور ولی کے اور کسی لفظ کے استعمال کرنے سے مثل امام و خلیفہ کے حاصل نہین ہو سکتی تھی اس سبب سے
کہ اون الفاظ کا اطلاق خدا اور رسول و نائب رسول تینون پر نہین ہو سکتا ہے ہفتم یہ کہ لفظ مبارک مولی و ولی
مقبول بارگاہ صمدیت ہی و حق سبحانہ وتعالی نے اپنی ذات منزہ صفات کے لیے ان دونون لفظون کو پسند
فرمایا ہے چنانچہ کلام مجید و فرقان حمید کی آیات بینات مین بکثرت جناب رب العزت کی ذات پاک پر ان دونون
لفظون کا اطلاق ہے اور مین یہان فقط اون آیات کو لکھتا ہون کہ جنمین لفظ مولی کا اطلاق حق سبحانہ وتعالی پر آیا ہے
چنانچہ جزو سوم سورہ بقرہ مین ہے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا
فانصرنا علی القوم الکافرین ترجمہ ای پروردگار ہمارے اور نہ رکھ تو ہمارے اوپر ایسا بار کہ جسکے اوٹھانے کی ہم مین طاقت
نہو اور معاف کر ہمسے اور بخشدے ہمکو اور رحم کر ہمپر تو ہمارا مولی ہے پس فتح دے تو ہمکو کافرون کی قوم پر تفسیر
بیضاوی مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی سید کے لکھے ہین اور تفسیر جلالین و تفسیر کشاف مین سید
و متولی امور دو معنی لکھے ہین اور جزو چہارم سورہ آل عمران مین ہے بل اللہ مولکم وھو خیر
الناصرین ترجمہ بلکہ اللہ تمھارا مولی ہے اور وہ سب مدد کرنے والون سے بہتر ہے انتہی اس آیت مین مولی
کے معنی ناصر کے ہو سکتے ہین اور جزو ہفتم سورہ انعام مین ہے ثم ردوا الی اللہ مولیہم

الحق یعنی بعد اوسکے پھیرے جاوینگے طرف اللہ کی کہ جو اونکا مولی ہی حق تفسیر موضح القرآن میں اس آیت مین لفظ مولی کی معنی مالک کی لکھی ہین اور ترجمہ فتح الرحمن مین خداوند کی اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین کارساز کے اور تفسیر جلالین مین مالک کے اور تفسیر بیضاوی مین متولی امر کے اور جزو نہم سورۃ الانفال مین ہے وان تولوا فاعلموا ان اللہ مولٰکم نعم المولی ونعم النصیر یعنی اور اگر پھر جاوین وہ لوگ پس آگاہ ہو تم کہ تحقیق اللہ مولی تمھارا ہی اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار ہی انتہی اس آیت مین مولی کی معنی ناصر کے ہوسکتے ہین اور جزو یازدہم سورۂ یونس مین ہے وردوا الی اللہ مولٰہم الحق یعنی اور پھیرے جاوینگے وہ لوگ طرف اللہ کی کہ جو اونکا مولی حق ہی تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین مالک کے لکھی ہین اور تفسیر بیضاوی مین رب اور متولی امر کے لکھے ہین اور جزو دہم سورہ توبہ مین ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا یعنی کہہ ای محمد کہ ہمکو ہرگز نہ پہونچیگا مگر جو کچھ کہ لکھدیا ہے اللہ نے واسطے ہمارے وہ ہمارا مولی ہی تفسیر موضح القرآن مین اس ایت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین کارساز کی اور تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی مین متولی امور کے لکھی ہین اور جزو ہفدہم سورۃ الحج مین ہے فاقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واعتصموا باللہ ھو مولٰکم فنعم المولی ونعم النصیر یعنی پس قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور مضبوط پکڑو تم طاعت کو اللہ کی وہی تمھارا مولی ہی پس اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن مین خداوند کی اور تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی مین متولی امور کے لکھے ہوئے ہین اور جزو بست و ششم سورہ محمد مین ہے ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولٰی لھم یعنی یہ اس سبب سے ہی کہ تحقیق اللہ مولی ہے اون لوگون کا کہ جو ایمان لائے اور تحقیق کافرون کے لیے کوئی مولی نہین ہے ترجمہ فتح الرحمن و ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی کارساز کے لکھے ہین اور ناصر کے بھی معنی

ہوسکتے ہیں اور خبر بست وہشتم سورۃ التحریم میں ہے واللہ مولٰکم یعنی اللہ تمہارا مولی ہے تفسیر موضح القرآن میں اس آیت میں لفظ مولی کے معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن میں کارساز کے اور تفسیر بیضاوی میں متولی امر کے لکھے ہوئے ہیں اور پھر اسی سورہ تحریم میں ہے وان تظاہرا علیہ فان اللہ ہو مولٰہ وجبریل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذلک ظہیر ۝ یعنی اور اگر باہم متفق ہو گی تم دونوں (یعنی حفصہ وعایشہ) پیغمبر کے ضرر پہونچانے پر پس تحقیق اللہ اوسکا مولی ہے اور جبریل اور صالح المومنین اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہیں انتہی اس آیت میں لفظ مولی کے معنی ناصر کے ہو سکتے ہیں ان آیات بینات کے نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئے فائدہ اولی تفاسیر و تراجم معتبرہ اہل سنت وجماعت سے اکثر آیات میں لفظ مولی کے معنی سید ومتولی امور ومالک وخداوند وکارساز وصاحب کہ جو اردو کے محاورے میں مالک کے معنوں میں مستعمل ہے ثابت ہوئے اور بغرض اختصار ہمنے اسیقدر پر اکتفا کی ورنہ اور کئی معنی لفظ مولی کے ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہو سکتے تھے چنانچہ شعاع بست وچہارم میں جو تحقیق معانی لفظ مولی کی ہمنے لکھے ہیں اوسمیں انہیں سے بعض آیات بینات بھی ہمنے نقل کی ہیں اور سنیوں کی تفاسیر وتراجم معتبرہ سے یہ معنی بھی ثابت کیے ہیں اور انکے علاوہ اور بھی کئی معنی ثابت کیے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ بعد خدا ورسول سوا امام وخلیفہ کے کہ جو نائب رسول خدا ہے اور کوئی شخص سید ومتولی امور وخداوند ومالک تمام امت کا نہیں ہو سکتا پس ثابت ہو گیا کہ لفظ مولی کا اطلاق کے لیے پہلے حق سبحانہ وتعالی احق واولی ہے اور بعد اوسکے اوسکا رسول بعد اوسکے اوسکا نائب کہ جو امام وخلیفہ ہے تمام امت کا پس یہی سبب ہے جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم میں جسطرح اپنی مولائیت کو سب مسلمانوں پر ثابت کیا ہے اوسی طرح اپنے بھائی ووصی وخلیفہ کی مولائیت کو بھی سب مسلمانوں پر ثابت کیا ہے کسی طرح کا فصل اور فرق نہیں فرمایا فائدہ ثانیہ جہاں کہیں ان آیات میں سے ہمنے لکھدیا ہے کہ اس آیت میں مولی کے معنی ناصر کے ہو سکتے ہیں وہاں مفسرین اہل سنت وجماعت نے بھی لفظ مولی کے معنی ناصر کے لکھے ہیں پس ہمکو سنی ہی بتائیں کہ اسکا کیا سبب ہے کہ اونکے مفسرین نے کہیں تو لفظ مولی کے معنی سید وخداوند ومالک وغیرہ کے لکھے ہیں اور کہیں ناصر کے لکھے ہیں سوا اسکے اور کچھ اونکے پاس جواب نہیں ہے کہ جہاں جیسا قرینہ پایا ہے ویسے معنی مراد لیے ہیں اور حق بھی یہی ہے پس اب ہم اون حضرات سے

پوچھتے ہیں کہ کیا سبب ہے کہ تم حدیث غدیر میں لفظ مولی کے معنی سید و خداوند و مالک وغیرہ کے مراد نہیں لیتے ہو کہ جو امامت و خلافت کبری پر دلالت کرتے ہیں حالانکہ جسقدر دلائل و قرائن ہم لکھ چکے ہیں اس سے زیادہ اور کس بات کی اثبات کے لیے درکار ہو سکتے ہیں پس حاشا و کلا اب امامت و خلافت بلا فاصلہ و ولایت پر ایمان لانے میں کوئی عذر تمکو باقی نہیں ہے لیکن دیدہ و دانستہ امر حق سے انکار کرنے کی تو بات ہی اور ہے و جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما[1] ہ **فائدہ ثالثہ** ہمنے جو دعوی کیا تھا کہ حق سبحانہ و تعالی کو لفظ مولی پسند ہے کہ اوسنے اپنی ذات پاک پر اپنے کلام مجید میں بہت جگہ اس لفظ کا اطلاق فرمایا ہے وہ ہمارا دعوی ان آیات بینات کی نقل کرنے سے بخوبی ثابت ہو گیا اور لفظ امام و خلیفہ وغیرہ پر لفظ مولی کی ترجیح کی وجہ بھی معلوم ہو گئی حالانکہ جناب علی مرتضی کے باب میں جناب رسول خدا کا لفظ امام و امیر و سید و وصی و خلیفہ و وزیر وغیرہ ان الفاظ کا ارشاد فرمانا بھی کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بعون اللہ تعالی ہم اسی کتاب مبارک و مستطاب میں مکرر ثابت کر چکے ہیں پس اے حضرات سنت و جماعت اس عبد ضعیف و نحیف نے بپاس اخوۃ اسلامی کے للوسع کوئی دقیقہ تمہاری نصیحت کا باقی نہیں رکھا ہے ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم ہو ربکم و الیہ ترجعون اب میں بعون اللہ تعالی احمد الدین واعظ صاحب کے اوس کلام مہمل و بے معنی کی رد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ جو اس باب اول میں باقی رہ گیا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب **قولہ** دیکھو خود تمہارے مذہب شیعہ کی معتبر کتاب اخبار ماتم مطبوعہ مطبع حسینی رامپوری کی مجلس اول صفحہ ۲۰ میں مروی ہے فلما خرجوا من عندہ علیہ السلام فی مرضہ و بقی عندہ العباس والفضل و علی و اہل بیتہ خاصۃ فقال لہ العباس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان یکن ہذا الامر فینا مستقرا من بعدک فبشرنا وان کنت تعلم انا نغلب علیہ فاوص بنا فقال انتم المستضعفون من بعدی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مرض الموت میں جب سب حاضرین بعد پوچھنے آنحضرت کے گھر سے نکلے اور باقی رہے عباس و فضل و علی علیہم السلام تو عباس بولے کہ ای رسول خدا اگر امر خلافت بعد آپکے ہمکو ملے تو آپ اسکی بشارت دیں اور اگر آپ جانتے ہیں کہ ہم باز رہینگے اوس سے تو ہمیں وصیت کرو

[1] یہ عبارت اخبار ماتم میں ہمقام پر صفحہ ہے ۲۰ صفحہ

و خلو

کیسی حجت رب یا حضرت علیہ السلام نے کہ تم غائب ہوا اور خلفائے پوچھا امارت سے بعد سے تم کلامہ من عینہ **اقول** واعظ صاحب
اخبار ماتم کو مذہب شیعہ کی معتبر کتاب لکھتے ہیں حالانکہ یہ ایک شخص روضہ خوان کی تالیف ہے چنانچہ مؤلف بیچارے
کتاب مذکور کے صفحہ دو میں بعد حمد و نعت کے خود ہی لکھتے ہیں کہ اما بعد راقم سطور ماتم معترف بقصور محتاج غفران لم یزلی
محمد حسین بن محمد علی بن حاجی محمد بیگ بن آقا علی نقی کہ لقب کہا جی سے زبان زد اہل ... ہے ورق یا ... دہر
او نیاطر محبین پر مسئلہ اعلان سے ظاہر کرتا ہے کہ والد مسیر تو ... ترک قبیلہ افشار شہر ارومیہ کے رہنے والے
نوجوان از بابس سے ہندوستان کو آئے شوق روضہ خوانی میں اساتذہ کامل دو یعنی حاجی ابو تراب اور
شاہ حسین رضوان مکانان کی خدمت بجالائے مجھی بھی بدولت سے فن بعادت آل وراثت میں ملا تھی
کلامہ اب اہل بصیرت انصاف فرمائیں کہ کلام علما و فقہا و محدثین و مفسرین کا معتبر سمجھا جاتا ہے یا روضہ
خوانوں اور مرثیہ گویوں کا با این ہمہ اگر فقط یہی جو فروشی و گندم نمائی ہوتی تو خیر لیکن چونکہ واعظ صاحب کا
مطلب ان روضہ خوان کی بھی تحریر سے نہ نکلا لہذا انھوں نے بمقتضائے فطرت اصلی و عادت جبلی
اس نقل میں کئی طرح کی تحریف و خیانت کی ہے **اول** نقل الفاظ میں کمی و بیشی و تقدیم و تاخیر
کی ہے حالانکہ نقل کو چاہیے کہ کما اصل ہو ورنہ ہر ایک خیانت ہے جس کو جانب اصل کتاب سے اور
واعظ صاحب کی نقل سے مقابلہ کر کے ملاحظہ کرے اور بعض اختلافات کو میں نے حاشیہ پر لکھ دیا ہے
دوم اس کتاب اخبار ماتم میں مؤلف نے جو عبارت عربی درج کی ہے اوسکا ترجمہ بھی لکھدیا ہے واعظ صاحب نے اوس
ترجمے کو تو چھوڑ دیا ہے اپنا طبع زاد ترجمہ لکھا ہے اور پھر آخر لکھدیا ہے کہ تم کلامہ من عینہ تاکہ لوگوں کو معلوم
ہو کہ یہ ترجمہ بعینہ مؤلف اخبار ماتم کا ہے اس تلبیس و تدلیس کی بھی کچھ انتہا ہے **سوم** جو خود ترجمہ لکھا ہے
وہ بالکل عبارت عربی کے خلاف اور اپنے مطلب کے موافق معلوم نہیں کہ اس طرح کی حرکات سے اس شخص کو کیا
فائدہ چنانچہ اسکی کسی قدر تفصیل میں بیان کرتا ہوں کہ عبارت حدیث شریف ان یکن هذا الامر فینا مستقر
من بعدک فبشرنا اوسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اگر امر خلافت بعد آپ کے ہمکو ملے تو آپ اسکی بشارت ہمکو دیجئے اب کوئی
واعظ صاحب سے پوچھے کہ مستقر کا مصدر تو استقرار ہے اوسکے معنی ملنے کے آپنے کس لغت سے لکھے ہیں
اور وان کنت تعلم انه مغلوب علیہ فاوص بنا کا ترجمہ لکھا ہے کہ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ ہم بازی ہارا اوس

تو ہمیں وصیت کر و بڑے خدا کوئی انصاف کرے کہ انا تغلب علیہ کا ترجمہ ہم باز رہینگے اوس سے کیونکر صحیح ہو یہ تو بیس غلط ہے جو صریحاً حضرت ثلاثہ خصوصاً اوّل و ثانی کے غصب خلافت کرنے پر دلالت کرتی ہے چنانچہ یہ عبارت خود واعظ صاحب نے کتاب اخبار ماتم سے نقل کی ہے فقال له العبّاس یا رسول الله ان یکن هذا الامر فینا مستقرا من بعدك فبشّرنا وان كنت تعلم انا نغلب علیه فاوص بنا اور ترجمہ اوسکا غلط لکھا ہے صحیح ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ پس کہا اوسے حضرت عباس نے کہ اے رسول خدا اگر یہ امر (یعنی خلافت) ہم میں بعد آپکے قرار پائے تو آپ ہمکو بشارت دیں اور اگر آپ جانتے ہوں کہ ہم اس امر کی بابت مغلوب کر دیے جاوینگے تو ہمیں وصیت کیجیے انتہی ظاہر ہے کہ مغلوب کر دیے جانے سے مراد صریح غصب خلافت ہے اور جواب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسپر دلیل متین ہے چنانچہ صحیح ترجمہ فقال انتم المستضعفون من بعدی کا یہ ہے کہ پس جواب دیا جناب رسولخدا نے کہ تم لوگ ضعیف سمجھے جاوگے میرے بعد (یعنی خلافت تم لوگوں سے غصب کر لیجائیگی) واعظ صاحب نے بسبب کمال خیانت یہ تحریف کی ہے کہ اس عبارت کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ تم حاجز سمجھے جاؤگے اور محتاج رہوگے مرتے دم میرے بعد ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ بالکل کمزور ضعیف ہے یخادعون الله والذین امنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون اور اس بندہ ضعیف نے جو ترجمہ کیا ہے تو اوسکی صحت میں کوئی اہل علم و فہم کلام نہیں کر سکتا بلکہ خود یہی قرآن مجید و فرقان حمید بھی اوس امر کو ثابت کرتا ہے کہ جناب سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے نظام مشتبین گوئی پر مشتمل ہے چنانچہ جو لفظ حضرت ہارون نے اپنے باب میں ارشاد فرمائے تھے جبکہ سامری نے بنی اسرائیل کو متفق کر کے آپکی خلافت کو غصب کر لیا تھا وہی لفظ ہمارے حضرت نے اپنے اہلبیت علیہم السلام کے باب میں ارشاد فرمائے چنانچہ اس امت میں بھی ثانی سامری نے اوّل کو گوسالہ قرار دیا اور اکثر امت نے مثل بنی اسرائیل اون دونوں کی پیروی کی اور خلافت کو اہلبیت علیہم السلام سے غصب کر لیا صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم ویشهد بصدق کلامه روحی وجسمی وجلدی و شعری وسوادی مع بیاضی وما انا من المکذبین المعاندین والحمد لله رب العالمین پس اے حضرت سفینہ کلام خضر علیہ السلام ہارون کو یاد کرو کہ وہ کیا تھا اور اگر تم میں سے کسیکو خصوصاً واعظ صاحب کو یاد نہ آئے کہ دروغگو را حافظہ نباشد تو ہم یاد دلاتے ہیں اور کلام مجید میں جزو نہم سورۂ اعراف کا پتہ بتاتے ہیں لیکن اگر تم نے اندھوں کی طرح قرآن

مقدم

کیا ہے اور کچھ نہین سمجھتے تو ہم اس جگہ پر اکتفا نہین کرتے اور باوجود اسکے کہ اول کتاب مین لکھ چکے ہین یہہ یہان مکرر
بیان کرتے مین کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر تشریف لیگئے اور حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کر فرما گئے جیسا کہ کلام
مجید مین حق سبحانہ وتعالی نے خبر دی ہے یعنی وقال موسی لاخیہ ہرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع
سبیل المفسدین[1] ترجمہ اور کہا موسے نے اپنے بھائی ہارون کو کہ خلیفہ ہو میرا میری قوم مین اور
اصلاح کر اور پیروی نکر مفسدون کی راہ کی انتہی اور آپ کی قوم نے باغوائے سامری گوسالہ پرستی اختیار کی اور حضرت
ہارون کا کہنا نہ مانا اور انکی خلافت کو تسلیم نکیا اور حضرت موسی کوہ طور سے جب واپس آئے اور قوم کی تنبیہ کے
لیے حضرت ہارون پر غضبناک ہوے تو آپ نے جواب مین یہی فرمایا کہ جسکی حق سبحانہ وتعالی خبر دیتا ہے کہ
قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی ترجمہ کہا حضرت ہارون نے کہ اے
میری مان کے بیٹے تحقیق قوم نے مجھکو ضعیف سمجھا اور قریب تھا کہ مجھکو مار ڈالین اب انصاف کرو کہ استضعفوا
اور استضعفون مین کیا فرق ہے کیا یہ دونون لفظین ایک نہین ہین چونکہ حضرت ہارون نے حضرت موسی
کو اپنی مصیبت گذشتہ کی خبر دی تھی لہذا لفظ ماضی کا استعمال فرمایا اور ہمارے جناب سید محمد نے اپنے اہلبیت کی
مصیبت آیندہ کی پیشین گوئی فرمائی لہذا لفظ مضارع ارشاد فرمائی کہ جو زمانہ آیندہ پر دلالت کرتی ہے اور قید من بعدی سے
اسکی تصریح کردی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ اب شیعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہینگے شاید
انکو غدیر خم کا دن یاد نہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت خلافت کا سوال
کرتے ہین یہ نہین جانتے تھے کہ غدیر کے دن حضرت علی من اللہ ورسولہ خلیفہ بن چکے ہین اب پھر پوچھنا خطا ہے
اور یہان تو حضرت علی بھی حاضر ہی تھے یہ کیون نہ بولے کہ مین غدیر کے دن خلیفہ بن چکا ہون اب پھر دوبارہ سوال
کرنا فضول ہے **اقول** شیعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین یہ کہینگے کہ انکو غدیر خم کا دن بخوبی یاد تھا اور وہ
معرکہ ایسا نہین تھا کہ کوئی اسکو بھول جاتا اور یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ حضرت علی من اللہ ورسولہ خلیفہ بن چکے
ہین لیکن یہ بھی وہ جانتے تھے کہ حضرت علی کے معاندین بہت ہین اور انہی تھے لوگ جو بعد وفات جناب سرور کائنات انکو مستخلف
ہونے نگو مستقر ہونے دینگے اور اصحاب عقبہ کو بھی بخوبی جانتے تھے اور جو مشورے کہ اصحاب لشکر مین ہوا کرتے تھے وہ بھی واقف تھے تخلف جیش اسامہ کو بھی

[1] جزو نہم سورۂ اعراف ع ١٨

کہ چو منصب خلافت ہی کے لینے ہوا تھا اپنی آنکھ سے دیکھ چکے تھے اور منع قرطاس کے معرکے کو بھی ملاحظہ کر چکے
تھے لہذا انھون نے مخبر صادق سے پوچھا کہ اگر آپ کے بعد آپ کے حکم کی تعمیل کیجاے اور خلافت ہم مین
بموجب آپ کے حکم کے مستقر ہو تو بعلم نبوت آپ ہمکو بشارت دیجیے اور اگر آپ جانتے ہون کہ اہل باطل ہمکو
مغلوب کر دینگے تو ہمکو وصیت فرمایے کہ ہم کیا کرین اور اہل بصیرت اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہین
کہ حضرت عباس نے جو خلافت کی تعبیر ہذا الامر کے ساتھ کی وہ اسپر شاہد ہے کہ پہلے سے امر خلافت
ایک شخص معین مین مختص ہو چکا تھا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ہذا الامر کا اشارہ کسکی طرف کرتے کیا یہ بھی
ممکن ہے کہ مشار الیہ غیر معین کی طرف کوئی اشارہ کرے خصوصًا وہ شخص کہ جو فصحاے عرب مین سے
ہو اور حضرت علی بھی بیشک حاضر تھے اور حضرت عباس کے سوال کا مطلب بخوبی سمجھتے تھے پس
کوئی وجہ منع کرنے کی نہ تھی اور جناب رسولخدا نے جو فرمایا کہ انتم المستضعفون من بعدی یہ بعلم نبوت
حضرت عباس کے سوال کا جواب دیا کہ تم لوگ میرے بعد ضعیف سمجھے جاؤگے اور منافقین اور
معاندین میرے حکم کی تعمیل نہ کرینگے اور میرے اہلبیت مین خلافت کو مستقر ہونے نہ دینگے
چنانچہ ہم اس بات کو ثابت کر چکے اور اپنے دعوی پر ایک آیہ وافی ہدایہ سے ایک دلیل بھی لا چکے اگر اسپر
بھی جاحدین و معاندین انکار کرین تو ہم ایک دوسری آیت پیش کرتے ہین حق سبحانہ وتعالی سورۂ قصص مین بنی
اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ
ونجعلہم الوارثین ۝ ونمکن لہم فی الارض ونری فرعون وہامان وجنودہما منہم ما
کانوا یحذرون ترجمہ اور ارادہ کرتے تھے ہم اس بات کا کہ احسان کرین ہم اون لوگون پر کہ ضعیف
سمجھے گئے تھے زمین مین اور بنائین ہم اونکو امام اور بنائین ہم اونکو وارث اور تمکین دین ہم اونکو زمین مین
اور دکھلائین ہم فرعون کو اور ہامان کو اور اون دونون کے لشکرون کو اور اون لوگون سے اوس چیز کو
کہ جس سے وہ ڈرتے تھے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین استضعفوا بصیغہ مجہول ہے اور ہمارے حضرت
کے کلام مین مستضعفون بصیغہ مفعول اور ظاہر ہے کہ مفعول فعل مجہول سے بنتا ہے پس ان دونون لفظون
مین بنا و فرق نہین ہے اور انکے معنی مین کیونکر اختلاف ہو سکتا ہے افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا

شاید کوئی سنی صاحب اپنی نافہمی سے کہیں کہ خلافت تو حضرت علیؑ کے لیے تھی حضرت عباس نے یہ کیوں پوچھا
کہ اگر یہ امر خلافت ہم میں بعد آپ کے قرار پائے تو آپ ہم کو بشارت دیں اور اگر آپ جانتے ہوں کہ ہم اس امر کی بابت
مغلوب کر دیے جائینگے تو ہمیں وصیت کیجیے تو اس شبہہ کا جواب ظاہر ہے کہ حضرت عباس نے لفظ فینا
بصیغہ جمع متکلم مع الغیر ارشاد فرمائی ہے اور استقرار خلافت جناب علی مرتضیٰ کی اسطرح تعبیر کرنا کہ اگر خلافت
ہم میں قرار پائے کوئی محل تعجب و شک نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ حضرت عباس اور جناب علی مرتضیٰ حقیقی
چچا و بھتیجے تھے کوئی غیر نہ تھے پس جب خلافت جناب علی مرتضیٰ سے غصب کر لی گئی تو فی الحقیقت
تمام خاندان رسالت ضعیف کر دیا گیا انہیں میں حضرت عباس بھی تھے چنانچہ جواب رسول خدا کہ انتم المستضعفون
بعدی یعنی تم لوگ ضعیف سمجھے جاؤ گے میرے بعد اسپر شاہد عادل ہے **قولہ** اب دوسری روایت شیعہ کی
سنو وہی شیعہ کتاب اخبار ماتم مطبع مذکور صفحہ ۱۶۷ پر دوسری روایت سے لکھتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مرض الموت میں خادم سے بولے کہ ردوا الی اخی علی بن ابیطالب[1] وعمی فحضرا فلما
استقر بہما المجلس قال رسول اللہ صلعم یا عباس[2] یا علی تقبل وصیتی
وتنجز عہدی[3] وتقضی دینی فقال العباس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عمک شیخ کبیر ذو عیال کثیر وانت تبار الریح سخاء[4] وکرما وعلیک وعد لا ینہض بہ عمک
فاقبل علی علیؑ یعنی بیمار و بھائی میرے علی اور چچا میرے عباس کو کہ کچھ کہنا ہے جب وہ دونوں بزرگوار
دولت سرا میں آکر خدمت اقدس میں روبرو بیٹھے تو فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے ای عباس ای چچا میرے
وصیت میری گوش قبول میں سنو اور وعدوں کو وفا اور قرض کو ادا کرو میرا خلیفہ ہو پس عباس نے
جواب دیا کہ ای حبیب خدا تمہارا چچا بہت بڑھا ہے یعنی پیری میں ہے اور بال بچوں والا ہے تم
سخا و کرم میں طوفان ہو وعدہ عطا جود بے پایان ہے اوسے عم غریب آپکا وفا نہیں کر سکتا الی آخرہ

[1] اخبار ماتم میں اس عبارت کا اول میں ہے فلما حضرا من عندہ واعظ صاحب نے اس عبارت کو یہاں سے تحریف کر کے یہی عبارت
جو نقل کی ہے اوسکی اول میں لکھ دیا ہے ۱۲ منہ [2] کتاب اخبار ماتم میں یا عم رسول اللہ ہے ۱۲ منہ [3] کتاب اخبار ماتم میں عندی
ہے ۱۲ منہ [4] کتاب اخبار ماتم میں تباری الریح ہے ۱۲ منہ

من عینہ **اقول** اس ترجمے میں واعظ صاحب نے عجیب غریب حرکت کی ہے کہ میر خلیفہ نحو اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے
حالانکہ متن میں کوئی ایسی لفظ نہیں ہے کہ جو اس معنی پر دلالت کرے اور پھر آخر میں الی آخرہ من عینہ لکھدیا ہے
تاکہ جاہل و نافہم یہ سمجھیں کہ واعظ جی نے یہ ترجمہ کتاب اخبار ماتم سے بعینہ نقل کیا ہے لہذا مجھکو ضرور ہوا
کہ مولف اخبار ماتم نے جو ترجمہ بطور حاصل مطلب کے لکھا ہے وہ اس مقام پر صفحہ ۱۸ کتاب مذکور مطبوع مطبع حسینی
واقع لدھیانہ نقل کروں وہی ہذہ ہے اپنے بھائی علیؑ اور چچا عباس کو پکار کر کچھ کہنا ہے سامنے
بلوادہ دونوں بزرگوار بھی دولت سرا میں پہنچے خدمت اقدس میں روبرو بیٹھے فرمایا ای عم کرام خیر مآل
کہ میری وصیت گوش قبول میں سنو اور وعدوں کو وفا قرض کو ادا کرو عباس نے جواب دیا کہ ای حبیب خدا آپکا
حجامت بڑھا اور یہاں بھون ولا سے بحر سخا و کرم میں طوفان وعدہ عطا وجود بے پایان اوست عم غریب
وفا نہیں کر سکتا پس امیر المومنین علی کی جانب خطاب کیا **انتہی** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ شیعہ و سنی دونوں
اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ الحیاء من الایمان پس کیا یہی معنی حیا کے ہیں کہ قطع نظر
اور خرافات کے واعظ صاحب نے ایک فقرہ یعنی (میر خلیفہ نحو) اپنے مطلب کے موافق ایسا بڑھا دیا کہ نہ
عبارت عربی میں موجود ہے نہ مولف اخبار ماتم کے ترجمے میں اور باوصف اسکے کہ یہ عبارت نقل
کی کہ فاقبل علی علی لیکن اوسکا ترجمہ نہ لکھا کہ جسکا ترجمہ صاحب اخبار ماتم نے یہ لکھا ہے پس امیر المومنین
علی کیجانب خطاب کیا اور پھر لکھدیا من عینہ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ بعینہ مولف اخبار ماتم کا ترجمہ نقل کیا
اگر اس شخص کو خدا و رسول سے حیا نہ تھی تو اس بات کے خیال کرنے سے بھی شرم نہ آئی کہ فحول علما و
متکلمین شیعہ میں سے جو شخص تھوڑی سی توجہ بھی کریگا وہ اوسکا کشف استار و ہتک اسرار کر دیگا
قولہ یہ روایت اگرچہ اہلسنت کے نزدیک بالکل ہیچ ہے مگر شیعہ کو بھی خوب وکرنی ہے **اقول** اس مقام
واعظ صاحب کی دوسری خیانت کا اظہار کیا جاتا ہے بعد اوسکے اونکی بات کا جواب دیا جائیگا
اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے مثل فساق و فجار کے کہ لاتقربوا الصلوۃ سے ترک نماز پر استدلال کرنے میں اوس
وانتم سکاریٰ کو چھوڑ دیتے ہیں اخبار ماتم کی عبارت ناقص و ناتمام لکھی ہے اور جناب رسول خدا کا

۱ ... صفحہ میں خود مولف کہتے ہیں کہ ترجمہ میں حاصل مضمون کی رعایت رکھی ہے ۱۲ منہ

حضرت عباس سے خطاب کرنا جس امر کی توطیہ و تمہید کو لیے تھا اوسکو ترک کر دیا ہے چنانچہ اخبار ماتم میں بعد قاتل
ہمی علی کی جو عبارت ہے یہاں وسکو مع ترجمہ مولف کہ جو بطور حاصل مضمون کے ہے نقل کرتا ہوں فقال یا اخی
تقبل وصیتی وتنجز عدتی وتقضی دینی فقال نعم یا رسول اللہ پس امیر المومنین علی کیجانب خطاب کیے
فرمایا اے بھائی میری وصیت یاد رکھنا جو وعدہ کیا ہے وفا اور جتنا قرض ہے وہ سب ادا کرنا - عرض کی
بہت اچھا اے رسول خدا فقال لہ ادن منی فدنی منه فضمه الیه ونزع خاتمه من یده فقال له
خذ ھذا فضعه فی یدك یہ جواب سنکے رسالت مآب نے اونکو پاس بلایا جب نزدیک آئے تو سینے
لگا لیا دیا نبوت اور امامت کو جوش الفت میں ملایا ابواب علوم اور فتوح کی رموز کا طریقہ سنایا انگشتری
مہر دست مبارک سے اوتاری اور تاجدار ولایت کو عطا کی فرمایا یہ نشانی ہماری لو اپنے انگشت مشکل کشا میں
پہنو ودعا بسیفه ودرعه وجمیع لامته فدفع ذلك الیه پس نبی اُمّہ نے شمشیر خاص و جوشن و زرہ
اور سارا سامان منگایا - ہر کارہ وہ جمیع مولا شاہ اولیا کو عنایت کیا والتمس عصابة کان یشدھا علی بطنه
اذا لبس درعه سردار اوصیا نے وہ پٹکا مانگا جو زرہ پہنکے کمر پیغمبر میں باندھا جاتا ان جبریل
نزل بها من السماء فجئ بها الیه فدفعها الی امیر المومنین یہ پٹکا جبریل امین اکثر روز آئے تھے وہ کمر بند آسمان سے
ہدیہ لائے تھے رسول مجید نے وہ بھی طلب کیا جب آیا تو اپنی پشت پناہ امیر المومنین کو دیا وقال له اقبض ھذا
فی حیاتی فرمایا اے جان پاک میری حیات میں اس مال پر قبضہ کرو پھر آل میں دیکھا چاہیے کیا انقلاب ہو
ودفع الیه بغلته وسرجها وقال امض علی اسم اللہ الی منزلك اپنا مرکب سواری اور ساز و زین
منگایا شاہ دین کو سونپ کے کہا اپنے گھر لیجاو بامان خدا انتہی اب اہل انصاف ملاحظہ فرماویں کہ وہا
صاحب جو اس روایت کو شیعہ کی رد قرار دی ہے تو یہ رد ہے یا ثبوت مذہب حق اور یہ جو اونھوں نے
کہا ہے کہ یہ روایت اہلسنت کے نزدیک بالکل ہیچ ہے یہ بھی اونکا کذب محض اور دروغ بےفروغ ہے اونکے
یہاں کی اکثر کتب معتبرہ اسطرح کی روایات سے مملو ہیں کہ جس سے جناب رسولخدا کا جناب امیر کو اپنا وصی تجویز کرنا
اور حضرت امیر کا آپکے ادائے قرض اور وفائے عہود کا ذمہ دار ہونا بخوبی ثابت ہے و نیز جناب
رسول خدا کا اپنے سب تبرکات جناب امیر کو خاص کر دے جانا یہ بھی حضرات سنیہ کی اکثر کتب

معتبرہ میں لکھا ہوا ہے لیکن ایسے شخص مہمل کی جواب میں زیادہ طول دینے کے لیے میرا دماغ وفا نہیں کرتا ہے لہذا میں اُن روایات
وحدیث کی نقل سے اس مقام میں اعراض کرتا ہوں اور امر وصایت جناب امیر اسقدر مشہور و معروف ہے کہ اہل
لغت معنی لفظ وصی کے بیان میں جناب امیر کا نام لکھ دیتے ہیں چنانچہ غیاث اللغات جو اہلسنت کی ایک مشہور
و معروف کتاب لغت ہے اوسکے صفحہ ۵۳۰ میں کہ جو مطبوعہ مطبع نولکشور ہے لکھا ہوا ہے وصی آنکہ باو وصیت
کردہ باشند (منتخب) و نیز کنایہ از حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نیز وصی لقب کی ثبوت میں شعاع ہجدہم میں ہم بہت
کچھ لکھ چکے ہیں **قولہ** کیونکہ اگر حضرت علی کی خلافت خم غدیر کے دن مقرر ہوئی تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت عباس کو کسلیے خلافت کا امر کرتے **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین جناب رسول خدا نے حضرت عباس کو کب
خلافت کا امر کیا تھا جو آپ یہ اعتراض کرتے ہیں **قولہ** اب تا دہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مرض الموت میں خلیفہ
بنانا کیا وجہ تھی **اقول** کوئی وجہ نہ تھی نہ جناب رسول خدا نے حضرت عباس کو مرض الموت میں خلیفہ بنایا لیکن
واعظ صاحب نے جو کچھ بہتان افترا کیا ہے اور ترجمہ حدیث منقول کتاب اخبار ماتم میں (میر خلیفہ نبو) یہ لفظ
اپنی طرف سے بڑھائی ہے اوسکا فیصلہ اونکو بعد مرنے کے معلوم ہوگا **قولہ** شاید شیعہ کی نزدیک رسول خدا صلعم معاذ اللہ
ایسے سہو و نسیان میں مبتلا تھے کہ وہ اڑھائی مہینے کی ہی عرصے کی بات جو غدیر کے دن سے مرض الموت
تک گذرے تھے بھول گئے اور یاد نہ رہا کہ مجمع عام میں بروز غدیر حضرت علی کو خلیفہ کر چکا ہوں **اقول** شیعہ کل
انبیا علیہم السلام کو اول عمر سے آخر عمر تک ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے معصوم اور سہو و نسیان سے مبرا سمجھتے ہیں
اور اپنے رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب انبیاے مرسلین کا سید و سردار جانتے ہیں و سب سے
افضل و بہتر کہتے ہیں پھر اونکی سہو و نسیان کے کیون قائل ہونے لگے سنی البتہ ایسی باتوں کو سب انبیا
علیہم السلام کی نسبت عموماً اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی نسبت خصوصاً جائز سمجھتے ہیں بلکہ یہ دیکھا
گیا کہ جب اونکے پیرو مرشد خلیفہ ثانی صاحب نے معاملہ طلب دوات و قلم و قرطاس میں جناب سید کائنات
بعلت نادانی حماقت کیطرف ہذیان بکنے کی نسبت کی تو اونکو ایسے ہفوات میں کیا باک ہے الذین یؤذون اللہ
ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ وہم عذاب الیم برائے خدا کوئی منصف مسلمان ہمکو انصاف سے جواب
دے کہ علمائے سنی تو کہتے ہیں کہ یہ شخص کہ جسکا حمید الدین نام ہے اور واعظ تخلص ہے خود ہی یہ فقرہ (میر خلیفہ نبو)

اخبار ماتم کی عبارت منقول کرکے مجھ مین جعلسازی کر کے اپنی طرف سے بڑھائی اور خود ہی جناب رسولخدا پر سہو و نسیان کی
تہمت لگائی اور نسبت اوسکی شیعون کی طرف کری ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص قیامت کا قائل نہین ہے اور روز
جزا و سزا پر ایمان نہین لایا اور یہ ظاہر ہے کہ جو روایت کہ ایک شخص روضہ خوان نے کتاب اخبار ماتم مین لکھی ہے
اگر شیعہ اوسکو تسلیم بھی کرلین تو اس سے اونکے مذہب کی تائید ہوتی ہے نہ تردید اس سبب سے کہ صاف ظاہر ہے کہ
عباس چونکہ جناب رسول خدا و علی مرتضے کے چچا تھے لہذا بزرگی کا خیال کرکے جناب رسول خدا نے پہلے اونکی طرف
خطاب فرماکے کہا کہ میری وصیت کو قبول کرو اور میرے وعدون کو پورا کرو میرے قرض کو ادا کرو تاکہ اونکو محل
شکایت نہو اور آپ کو علم نبوت سے معلوم تھا کہ وہ اس بار گران کے متحمل نہین ہو سکتے تھے چنانچہ جب اونھون نے
انکار کیا تو آپ نے اپنے مقصود اصلی کیطرف رجوع کی اور علی ابن ابیطالب کیطرف مخاطب ہو کے فرمایا کہ میری وصیت
کو قبول کرو اور میرے وعدون کو پورا کرو اور میرے قرض کو ادا کرو پس جب اونھون نے اوسکو قبول کیا تو جناب
رسول خدا نے اونکو اپنے سینے سے لگایا اور سب تبرکات آپنے اوس جناب کو عطا فرمائے اور ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ
جناب رسول خدا نے اسواسطے کیا کہ جو تبرکات نبی کے بعد اوسکے وصی و خلیفہ و جانشین کے لیے مخصوص ہوتے ہین
وہ پہر آپکی حیات ہی مین علی مرتضے علیہ السلام کا قبضہ ہو جاے اور حضرت عباس کو کوئی محل شکایت و نزاع باقی
نہ ہے اور جب خود وصی حقیقی پر اتمام حجت ہو جائیگا تو اور نبی اعمام پر بدرجہ اولی و اکمل ہو جائیگا چنانچہ خود آپ کا
یہ قول اس حدیث مین اس مطلب و مقصود پر شاہد عادل ہے کہ فقال له اقبض هذا في حياتي یعنی فرمایا جناب
رسول خدا نے واسطے علی مرتضے کے کہ ان تبرکات کو میری زندگی مین اپنا قبضہ کرلو اور اسمین اور حدیث غدیر خم
مین کسیطرح کی منافات نہین ہے اسواسطے کہ وہ حکم محکم خلافت و امامت علی ابن ابیطالب تمام امت کے
لیے عام تھا اور یہ خاص کر کے اپنے گھر کا انتظام تھا اسمین دور اوسمین کسیطرح کا تناقض نہین ہو سکتا علاوہ
اسکے اس مین بھی کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے کہ جناب رسولخدا کو بعلم نبوت معلوم تھا کہ میرے بعد
حکم محکم خم غدیر پہ لوگ عمل کرینگے اور علی مرتضے کو مسند خلافت و امامت پر مستقر و متمکن ہونے دینگے
اور خود خلیفہ بن بیٹھینگے لہذا سب تبرکات آپنے اپنی زندگی مین جناب علی مرتضے کو دیدیے کہ مخالفین
و معاندین مثل خلافت کے آپکے بعد اوسکو بھی غصب نہ کرلین چنانچہ صاحب اخبار ماتم نے فقرہ

ترجمے کے بعد اسکی طرف اشارہ بھی کیاہے یعنی کہاہے کہ فرمایا اے جان پاک میری حیات میں سال پر قبضہ کر و پھر مآل مین تو کیا چاہیے کیا انقلاب ہو **قولہ** اب حضرت شیعہ جب یہ روایات اپنی معتبر کتابون مین دیکھتے ہین تو پھر اونکی بدبختی کی خدا جانے کیا وجہ ہے **اقول** شیعو نکی معتبر کتابون سے آج تک کبھی سنیونکا کوئی دعویٰ ثابت ہوا ہے اور نہ کوئی اونکا مطلب حاصل ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہوگا اس سبب سے کہ اونکا دعوی احادیث و روایات موضوعہ باطلہ کاذبہ سے ثابت ہوتاہے اور اسی سے اونکا مطلب حاصل ہوتاہے پھر شیعونکی کتابون مین جھوٹی اور بنائی ہوئی حدیثین کہان مل سکتی ہین البتہ سنیون کی صدہا بلکہ ہزارہا کتابون سے علماے شیعہ ہمیشہ اپنے مذہب اور مطلب کو ثابت کرتے چلے آئے ہین اس سبب سے کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سنیونکی کتابون مین گو اکثر حدیثین جھوٹی اور وضعی ہین اور بطمع دنیا بنائی گئی ہین لیکن بعض حدیثین سچی اور صحیح بھی ہین اور اونہین سے شیعونکا مذہب ثابت ہوتاہے اور حضرت سنیہ باوصف اسکے کہ ان روایات و احادیث کو اپنی معتبر کتابون مین دیکھتے ہین لیکن پھر اون پر کسی طرح ایمان نہین لاتے اسکا سبب سوائے اسکے اور کیا سمجھا جاے کہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ **قولہ** اور شیعہ نے نہج الانصاف کے صفحہ ۷ پر لکھاہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو قول و فعل حضرت علی مرتضے سے واقع ہوگا وہی صحیح و واجب القبول ہوگا مثل قول و فعل محمد مصطفےٰ کے **اقول** آمنا و صدقنا یہ تو ہمارا دین و ایمان ہے **قولہ** پس اب یہ نیازمند حضرت علی کا قول ذکر کرتاہے **اقول** سنیون کی کتابون سے تاکہ شیعہ اسکو دیکھکے خدا و رسول و خلیفہ رسول پر جھوٹ باندھنے والون اور تہمت اور افترا کرنے والون پر کچھ کہین اور وہ آغا صاحب اوسکو سنکر خوش ہون **قولہ** جیسا مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی پارہ ۱ مین بصفحہ ۵۵۹ باب مناقب العشرۃ مین منقول ہے عن علی رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا ابابکر تجدوہ امینا زاھدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم انتہی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم سے امارت دینیہ کا سوال کیا گیا ... تو فرمایا کہ اگر امیر دین کا ... تم ابی بکر کو تو پاوگے اوسکو امانت دار حقوق دین مین پرہیز کرنے والا دنیا سے اور رغبت آخرت مین اور اگر امیر کروگے تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو پاوگے اوسکو قوی یعنی قادر او ... سے

بیچھے عبارت پر اور پاؤ گے تم اوسکو امین یعنی دانستہ خیانت نہین سرزد ہوگی اور نہ خوف کریگا وہ جاری کرنے احکام دین مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے رواہ احمد **اقول** مین اوائل کتاب مین لکھ چکا ہون کہ احمد دین واعظ نے جو یہ رسالہ لکھا ہے اور نام اوسکا مجمع الاوصاف رکھا ہے **تو واقعی** یہ رسالہ مصنف صاحب کے بہت سے اوصاف کا مجمع ہے چنانچہ یہان اس عبارت مشکوۃ کی نقل کرنے مین بھی اونھون نے اپنے چار وصفون کو ثابت کیا ہے **اول** حماقت اور ثبوت اسکا یہ ہے کہ شیعون کے مقابلے مین اونھون نے ایک حدیث مشکوۃ سے نقل کی ہے کہ جو بروایت احمد حنبل اوسمین مرقوم ہے حالانکہ شیعہ صاحب مشکوۃ اور احمد حنبل دونون کو کاذب و مفتری سمجھتے ہین پس ان دونون کا کلام اونپر کیونکر حجت ہوسکتا ہے اگر شیعہ کوئی حدیث خلفائے ثلاثہ کی مذمت مین اپنی کتابون سے نقل کرین تو کیا سنی اوسکو مان لینگے **دوم** ناصبیت یعنی عداوت شاہ ولایت اور ثبوت اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث جو واعظ صاحب نے مشکوۃ سے نقل کی ہے اوسکے اخیر کی عبارت حذف کردی ہے کہ وہ جناب علی مرتضےٰ کی فضیلت و استحقاق خلافت پر مشتمل تھی اور وہ عبارت یہ ہے وان تومروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الصراط المستقیم **ترجمہ** اور اگر امیر کروگے تم علی کو حالانکہ مین تمکو یہ کرنیوالے نہین دیکھتا ہون تو پاؤ گے اوسکو ہدایت کرنے والا ہدایت پانے والا لیجائیگا تمکو سیدھی راہ **واضح ہو** کہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی جسکا واعظ صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ تو میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے لیکن مین نے یہ تتمہ حدیث کتاب اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد رابع باب مناقب العشرۃ صفحہ ۰۰۵ سے نقل کیا ہے جو عبارت حدیث کہ واعظ صاحب نے نقل کی ہے اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے جو مین نے نقل کی ہے **سوم** خیانت کہ اپنی ہی کتاب سے جو عبارت اپنے مفید مطلب تھی وہ تو لکھی اور جو شیعون کے مفید مطلب تھی وہ حذف کردی **چہارم** عاجز ہونا شیعون کے مناظرہ سے اس سبب سے کہ خصم کے مقابلے مین اپنے مذہب کی کتاب سے سند لانا یہ بات مناظر کے کمال عجز پر دلالت کرتی ہے **الحاصل** واعظ صاحب اور اونکے احزاب کا تو اس حدیث کے نقل کرنے سے کوئی مطلب نہین نکلا اس سبب سے کہ مخالفین کا قول شیعون پر حجت نہین ہوسکتا لیکن شیعون کی البتہ چند مطالب عمدہ حاصل ہوگئے **اول** ثابت ہوگیا کہ مناظرین سنیہ ایسے عاجز ہین کہ شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون سے سند لاتے ہین **دوم** اس حدیث کی عبارت سے

معلوم ہوا کہ خود اس حدیث کے بنانے والے کے نزدیک بھی حضرت عثمان کو لیاقت خلافت کی نہ تھی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بعد جناب علی مرتضے کا ذکر کیا ہے اور حضرت عثمان کو بیچ سے مثل حرف ثقیل کے حذف کر دیا ہے **سوم** اس حدیث میں جو یہ لفظ ہے کہ ولا اراکم فاعلین یعنی میں تمکو یہ کرنے والا نہیں دیکھتا ہون کہ علی کو امیر کرو اس سے صاف ثابت ہے کہ اکثر لوگ جناب علی مرتضی سے عداوت رکھتے تھے **چہارم** خود سنیون کی روایت سے ثابت ہو گیا کہ پیروی جناب علی مرتضے کی صراط مستقیم ہے لیکن بعد جناب رسولخدا کے اکثر لوگون نے اوسکو پسند نہین کیا لہذا گمراہ ہو گئے اور صدر روایت مین جو شیخین کی تعریف ہے وہ غیر معتبر ہے اور شیعون پر حجت نہین ہو سکتی **قولہ** اور سنن ترمذی مطبوعہ میرٹھ جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ مین منقول ہے

عن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ طلع ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین یعنی علی مرتضے سے مروی ہے کہ تھا مین آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ اچانک ظاہر ہوئے صدیق اکبر و فاروق رضی اللہ عنہما پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ یہ دونون سردار ہین بزرگون اہل بہشت کے اولین و آخرین مین سے بجز رسولون اور نبیون کے مظاہر حق مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ صفحہ ۱۱۰ پر اس حدیث کے نیچے یہ لکھا ہے کہ اولین سے مراد اگلے پیغمبرون کی امتین ہین پس یہ دونون افضل ہین اصحاب کہف سے اور آخرین سے مراد اولیاء و علماء و شہداء اس امت کے ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان مین ہے **اقول** ترمذی بھی بڑا وضاع شخص ہے اور اوسنے بھی بہت سی جھوٹی حدیثین اپنی کتاب مین درج کی ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہے اور چونکہ جناب حسنین کی باب مین یہ حدیث مشہور ہے کہ الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہما خیر منہما یعنی حسن اور حسین سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور باپ ان دونون کا ان دونون سے بھی بہتر ہے لہذا سنیون نے اوس حدیث کے مقابلے مین یہ حدیث بنائی کہ ابوبکر و عمر کہول اہل بہشت کے سردار ہین حالانکہ کہول کہل کی جمع ہے اور اوسکے معنی ادھیڑ کے ہین اور بہشت مین کوئی بڈھا نہوگا بلکہ سب جوانون کی صورت و حالت مین ہونگے یہی پہلو بچانے کے واسطے صاحب لغت نے لفظ کہول کا ترجمہ بزرگون لکھا ہے اور صاحب مظاہر حق نے جو اس حدیث سے

استدلال کیا ہی وہ بناء فاسد علی الفاسد ہے اسواسطے کہ جب شیعہ اس حدیث کو غلط اور کذب محض سمجھتے ہین تو سنیون کا
استدلال اس حدیث سے اونکے اوپر کیونکر تمام ہو سکتا ہے **قوله** اب اس حدیث سے خود حضرت علی کی زبانی بانسبت
خلفاے ثلثہ کا افضل ہونا ثابت ہو گیا **اقول** اگر خصم کے مقابلے مین اپنی کتابون سے اپنا مطلب ثابت
کرنا کافی ہے تو ہم اپنے یہاں کی کتابون سے جناب علی مرتضے اور خود جناب رسولخدا کی زبان مبارک سے خلفای
ثلاثہ کا کفر و ارتداد بلکہ نمرودیت و فرعونیت و ہامانیت ثابت کر سکتے ہین اگر سنیون کو ایسی حدیثین سننے کا شوق
ہو اور ہمکو اجازت دین تو ہم صدہا ایسی حدیثین لکھ سکتے ہین اور یہ بھی عجیب و غریب بات ہی کہ واعظ صاحب
اسمقام مین اسقدر بدحواس ہو گئے ہین کہ جو دو حدیثین اونھون نے مشکوۃ اور سنن ترمذی سے نقل کی ہین
اونمین تو فقط اونکے دو خلیفہ کا ذکر ہے اور یہان لکھتے ہین کہ خلفاے ثلاثہ کا افضل ہونا ثابت ہو گیا
ایسے شخص مختل الحواس کا کوئی کیا جواب دے **قوله** اور یہ مسلمات مین سے ہے کہ افضل جملہ امور مین کل لوگون سے
مقدم ہوتا ہے **اقول** لہذا اس کتاب مستطاب مین جسقدر احادیث ہمنے سنیون کی کتب معتبرہ سے ایسی
لکھی ہین کہ اونسے افضلیت جناب علی مرتضے کل صحابہ پر ثابت ہوتی ہے اون سب احادیث سے آپکی
خلافت بلافاصلہ بھی ثابت ہوتی ہے اور خود واعظ صاحب کی زبان پر حق سبحانہ و تعالی نے اس کلمہ حق کو
جاری کر دیا ہی **قوله** اسیواسطے حق تعالی نے خلفاے ثلاثہ کو جملہ صحابہ پر مقدم کیا ہے **اقول** خلفاے ثلاثہ
کی افضلیت کہان ثابت ہوئی جو وہ جملہ صحابہ پر مقدم ہو گئے یہی چند وضاعین و کذابین وطماعین کے قول سے
سبحانک ھذا بھتان عظیم اور اس قول مین واعظ صاحب کی جرأت و جسارت کو ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ خلفاے ثلاثہ کو مقدم تو چند صحابہ نے کیا ہے کہ جسکا نام اہل سنت نے اجماع رکھا ہے اور واعظ صاحب
فرماتے ہین کہ حق تعالے نے خلفاے ثلاثہ کو جملہ صحابہ پر مقدم کیا ہے لیکن ممکن ہے کہ کوئی واعظ صاحب
کی طرف سے یہ جواب دے کہ سنیون کے جو پیر و مرشد ہین وہ تو ہمہ اوست کے قائل ہین اور ہر سگ و خوک
کو عیاذاً باللہ خدا سمجھتے ہین اگر احمد الدین واعظ نے صحابہ پر حق تعالی کا اطلاق کیا تو اس مین کونسی تعجب کی
بات ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا **قوله** اسی لیے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر
مطبوعہ مصر کی جلد ۸ صفحہ ۵۰۰ پر لکھا ہے کہ نزلت سورۃ واللیل فی ابی بکر و انفاقہ علی المسلمین وفی

امیہ بن خلف وبخلہ وکفرہ باللہ یعنی سورہ واللیل نازل ہوئی ہے حضرت ابا بکر کی شان مین اور دونکے خرچ کرنے مال مین مسلمانون پر اور بیچ امیہ بن خلف اور اوسکے بخل و کفر مین حق تعالی کے ساتھ **اقول** امام المشککین نے بالکل غلط لکھا ہے حضرت ابوبکر کی حق مین نہ کوئی سورہ قرآن کا نازل ہوا ہے نہ کوئی آیت ذم مین البتہ بہت سی آیتین موجود ہین از انجملہ سورہ والعادیات مین یہ آیتین شیخین وعمرو بن عاص کے باب مین نازل ہوئی ہین ان الانسان لربہ لکنود وانہ علی ذلک لشہید ۝ وانہ لحب الخیر لشدید افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور وحصل ما فی الصدور ان ربہم بہم یومئذ لخبیر جبکہ وہ جنگ وادی الرمل مین کفار سے بھاگے مین بعد اوسکے حیدر کرار غیر فرار نے بحکم جناب رسول مختار جاکے اوس لڑائی کو فتح کیا ہے چنانچہ آیات کنز الہدایات والعادیات ضبحا فالموریات قدحا فالمغیرات صبحا فاثرن بہ نقعا فوسطن بہ جمعا جو ان آیات کے ماقبل ہین وہ آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی ہین اگر سنی ہم سے اسکا ثبوت طلب کرین تو ہم اپنی بہت سی کتابون سے لکھ سکتے ہین جیسے کہ احمد الدین واعظ نے اپنے یہان کی کتابون سے لکھا ہے پس اگر سنی ہماری کتابون کو نمانین تو خود ہی انصاف سے بتلائین کہ ہم اونکی کتابون کو کیون تسلیم کرنے لگے ورحمد الدین واعظ نے جو ہمارے مقابلے مین سنیون کی کتابون کی عبارتین نقل کی ہین اس سے کیا فائدہ ہوا بیکار کاغذ اور روشنائی کا نقصان کیا ہے یا نہین **قولہ** اسی کتاب کی جلد مذکور صفحہ ۳۰۹ پر لکھا ہے ان الامۃ مجتمعۃ ان افضل الخلق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابابکر انتہی یعنی حضرت محمد علیہ السلام کی امت اسپر متفق ہے کہ رسول علیہ السلام کے پیچھے مخلوقات کے افضل حضرت ابوبکر ہین **اقول** ہم اوس امت کو جو حضرت ابوبکر کی افضلیت کی قائل ہین اس حدیث کا مصداق سمجھتے ہین کہ جو جز سادس کتاب کنز العمال مطبوع حیدرآباد کے صفحہ ۲۴۲ مین لکھی ہوئی ہے انا اخذ بحجزکم اقول اتقوا النار اتقوا الحدود فاذا مت ترکتکم وانا فرطکم علی الحوض فمن ورد فقد افلح فیؤتی باقوام فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب امتی فیقول انہم لن یزالوا بعدک یرتدون علی اعقابہم [1] حم طب [2] ابو نصر السجزی فی الابانہ عن ابن عباس

[1] یعنی مسند احمد بن حنبل ۱۲ منہ [2] یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

ترجمہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ مین تمھارا روکنے والا ہون کہتا ہون کہ ڈرو تم آتش جہنم سے ڈرو تم حدود خدا سے پس جسوقت کہ مین مرجاونگا تو تمکو چھوڑ جاونگا اور مین تمھارا پیشرو ہون اور حوض کے پس جو شخص کہ وارد ہوا اوسپر پس تحقیق اوسنے رستگاری پائی اور لائی جاینگی پس قوم بھی کہ کھینچی جاینگی وہ بائین طرف (یعنی جہنم کی طرف) پس کہونگا مین کہ ای میرے پروردگار یہ میری امت ہے پس حق سبحانہ تعالی فرمائیگا کہ یہ لوگ تیرے بعد ہمیشہ ارتداد مین مبتلا رہے انتہی اور ایک حدیث اسی مضمون کی اسی کتاب کے اسی صفحہ سے جو کہ اس حدیث کے بعد ہے ہم بحث ارتداد مین مع ترجمہ نقل کر چکے ہین و نیز اسکے بعد اور کئی حدیثین اسی مضمون کی سنیون کے صحاح مختلفہ سے منقول ہین و نیز کئی حدیثین اسی مضمون کی جلد چہارم صحیح بخاری کی کتاب الفتن مین لکھی ہوئی ہین اور کچھ انھین احادیث پر موقوف اور منحصر نہین ہے سنیون کی بہت سی کتب معتبرہ مین اسی طرح کی حدیثین بکثرت مل سکتی ہین چنانچہ بعض کو ہم بحث ارتداد مین نقل بھی کر چکے ہین اور خود حضرت ابوبکر کو جون صحابہ کا سردار اور پیشوا سمجھتے ہین کہ جسکے باب مین جلد چہارم صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۱۳۰ مین یہ حدیث لکھی ہوئی ہے حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانہ عن مغیرۃ عن ابی وائل قال قال ابو عبداللہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین تمھارا پیشرو ہون حوض کوثر پر البتہ آئینگے میری طرف بہت سے آدمی تم مین سے یہانتک کہ جسوقت مین ارادہ کرونگا کہ اونکو لے لون تو مضطرب ہوجائینگے میرے قریب پس مین کہونگا کہ ای پروردگار یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ نہین جانتا تو کہ کیا بدعت کی ہے ان لوگون نے تیرے بعد انتہی یہ حدیث و نیز اسکے بعد کئی حدیثین اسی مضمون کی ہم بحث ارتداد مین صحیح مسلم و مسند احمد بن حنبل وغیرہ سے نقل کر چکے ہین **قولہ** اس جگہ ہم منکر اجماع کے حق مین کچھ نہین کہہ سکتے منصفین شیعہ خود دانا ہین سمجھ لیوین **اقول** ہان بیشک ہم بخوبی سمجھتے ہین کہ جو لوگ اوس امت کی اجماع کے منکر ہین اور اون اصحاب کو دشمن ہین کہ جو حوض کوثر سے نکالے جاینگے اور جہنم کی طرف

کھینچے جائینگے جیسا کہ سنیون کی احادیث کتب معتبرہ سے ثابت ہے جب یہ لوگ حوض کوثر پر اپنے رسول کے پاس وارد ہونگے تو آپ ساقی کوثر حیدر صفدر کو حکم دینگے کہ وہ ان لوگون کو حوض کوثر سے سیراب کرینگے فلا یظمئون ولا یجوعون بعدہ ابدا **قولہ** در مشکوۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلوی کے صفحہ ۵۵۰ پر منقول ہے عن ابی بکرۃ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت کان میزانا نزل من السمآء فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت ووزن ابوبکر وعمر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فساءعلی رسول اللہ یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یوتی اللہ الملک من یشآء رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے جو ایک معتمد علیہ صحابی تھا مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور آنحضرت علیہ السلام کے یون عرض کی کہ مین نے خواب دیکھی ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اوتری ہے پس تولے گئے آپ اور حضرت ابابکر صدیق پس غالب ہو گئے آپ اور تولے گئے ابابکر و حضرت عمر پس غالب آئے ابابکر اور تولے گئے عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما پس غالب آئے حضرت عمر پھر اوٹھائی گئی وہ ترازو پس غمگین ہوئے آنحضرت پس فرمایا آپ نے یہ جو تمنے دیکھا ہے خلافت نبوت ہے پھر دیگا حق تعالی ملک جسکو چاہیگا **اقول** اس مصنوعی حدیث کو دشمنان علی مرتضے نے بنایا ہے اور جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا ہے اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے باتفاق فریقین آپ کے حق مین فرمایا ہے کہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے علی کو - اور جو شخص جناب رسالت مآب کی دعا کو مقبول نہ سمجھے وہ مسلمان نہین ہے اور اس حدیث بنانے والون کی عداوت بہ نسبت شاہ ولایت کے کئی وجھون سے ثابت ہے اوّل یہ کہ واضعان حدیث نے جو یہ لکھا ہے کہ عمر و عثمان کے تولے جانے کے بعد ترازو اوٹھالی گئی اسکا حاصل یہ مطلب ہے کہ علی بن ابیطالب کو اسقدر لیاقت بھی نہ تھی کہ عثمان کے ساتھ تولے جاتے چنانچہ خود واخطب صاحب کا قول مابعد کہ جواب آگے لکھا جائیگا اسپر دلیل واضح ہے **دوم** واضعان حدیث نے

جو جناب مخبر صادق پر تہمت کی ہے کہ آپنے اصحاب ثلاثہ کے تولے جانے کے بعد ہمیزان سے اوٹھا لیے جانے کی تعبیر اسطرح پر دی کہ مراد اس سے خلافت نبوت ہے بعد اوسکے اللہ تعالی جسکو چاہیگا ملک عطا فرمائیگا اس سے اس حدیث کے بنانے والے کی صریح یہ غرض ہے کہ خلافت جناب علی مرتضے کی خلافت نبوت نہ سمجھی جاسے بلکہ بادشاہت سمجھی جاسے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ دین اسلام سے خارج ہے کہ بمرتی السہم من الرمیہ اور خوارج مین داخل **سوم** یہ جھوٹھ جو اون لوگون نے بنایا ہے کہ رسولخدا اس خواب کے سننے سے غمگین ہوئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ جناب رسولخدا جناب امیر کو دوست رکھتے تھے اس سبب سے کہ وہ آپکے چچا کے بیٹے اور داماد تھے اور اس خواب سے کچھ مرتبہ اونکا ثابت نہ ہوا لہذا آپکو اس بات کا رنج ہوا اور یہ صریح تعرض ہے جناب رسالت مآب پر پس معلوم ہوا کہ جن لوگون نے یہ حدیث بنائی ہے وہ لوگ مسلمان بھی نہین تھے گو ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہون **قولہ** آنحضرت نے جان لیا تھا کہ حضرت عمر کی خلافت کے بعد ظہور فتنون کا ہوگا اسیواسطے غمناک ہوئے **اقول** یہ تو اس حدیث کی عبارت سے نہین نکلتا بلکہ وہی سبب متبادر ہوتا ہے کہ جو ہمنے تیسری وجہ مین لکھا ہی **قولہ** اور اس خواب سے تعبیر دی ہے کہ میرے پیچھے شیخین پر خلافت میری سنت کے مطابق کامل ہوگی اور اوسکے پیچھے بھی خلافت ہوگی مگر درجہ اولین نرکھے گی اور تیس سال مین ختم ہوگی کما من حدیث سفینہ **اقول** واعظ بیچارے نے اپنی کتابون سے جھوٹی حدیثین تو نقل کی ہین لیکن شیعون کے خوف و دہشت و ہول و ہیبت سے بیچارہ ایسا حواس باختہ ہوگیا ہے کہ خود نہین سمجھتا کہ مین کیا کہتا ہون اب ہم کہتے ہین کہ جناب واعظ صاحب اس جھوٹی حدیث سے یہ کہان ثابت ہوتا ہے کہ فقط شیخین پر سنت کی مطابق خلافت کامل ہوگی بلکہ آپکے تینون پر سنت خلافت کا جاری ہونا ثابت ہے معلوم نہین کہ حضرت عثمان سے آپکو کیا عداوت ہے کہ اونکی خلافت کو آپ اس شرف سے خارج کیے دیتے ہین سچ ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے **قولہ** اور اس حدیث مین ایک رمز ہے وہ یہ ہے کہ وزن اون چیزون مین ہوتا ہے کہ جو ایک دوسرے سے قرابت رکھتے ہون اور اگر دیکھنے مین باہم مساوی دکھائی نہ دیوین تو وزن مین کچھ معنی نہین رکھتین مثلا ایک خروار کو دس خروار سے

وزن نہین کیا جاتا پس خلفاے ثلاثہ کا رسول کے ساتھ تولے جانے سے درجہ بدرجہ اتصال اور قرابت رکھنے کی دلیل ہے **اقول** ہم اوائل کتاب مین کہہ چکے ہین کہ سب سنی جناب علی مرتضے سے عداوت رکھتے ہین اور خوارج مین اور ان لوگون مین فقط اسقدر فرق ہے کہ وہ لوگ اس عداوت کا اعلان کرتے ہین اور یہ لوگ کتمان لیکن جو بات آدمی کے دل مین ہوتی ہے وہ کبھی نہ کبھی زبان پر آہی جاتی ہے چنانچہ اس حدیث کے بنانے والون کی عداوت کے ثبوت مین جو ہمنے پہلی وجہ لکھی تھی اوسکو واعظ صاحب نے اپنی اس عبارت سے بخوبی ثابت کر دیا اور واقعی یہ بات صحیح ہے کہ وزن اونہین دو چیزون میں کیا جاتا ہے کہ جنکی کمی و زیادتی مین بادی النظر مین کچھ شبہہ معلوم ہو اور ایک خروار کو دس خروار سے وزن کرنیکی کچھ ضرورت نہین ہے کہ اونکی کمی و بیشی ظاہر ہے پس ثابت ہو گیا کہ سنیون کا اس حدیث کے بنانے سے یہ مطلب ہے کہ حضرت ابوبکر کا ایسا مرتبہ تھا کہ جناب رسولخدا کے مرتبے سے قریب و مشابہ تھا لہذا آپکے ساتھ وزن کیا گیا لیکن رسول خدا مرتبے مین غالب آگئے اور حضرت عمر کا مرتبہ حضرت ابوبکر کے مرتبے سے قریب و مشابہ تھا لہذا وہ اونکے ساتھ وزن کیے گئے لیکن ابوبکر غالب آگئے اور عثمان کا مرتبہ حضرت عمر کے مرتبہ کے قریب و مشابہ تھا لہذا وہ اونکے ساتھ وزن کیے گئے لیکن حضرت عمر غالب آگئے اور حضرت علی کے واسطے کوئی ایسا مرتبہ نہ تھا کہ عثمان کے مرتبے سے قریب و مشابہ ہوتا بلکہ ایک خروار اور دس خروار کی نسبت تھی یا اسقدر بھی نہ تھی لہذا ترازو اوٹھالی گئی **قولہ** اور مولانا علی کے وزن نہونے سے صریح ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین ظہور فتنون کا ہوگا اور خلیفہ ثالث سختیون مین پڑینگے انکے وزن ہونیکے بعد میزان کا اوٹھایا جانا اسی پر دلالت کرتا ہے **اقول** یہ عجب کلام مہمل اور بیمعنی ہے میزان کا اوٹھایا جانا اسپر تو نہین دلالت کرتا ہے بلکہ اوسی امر پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی شخص حضرت عثمان کا ہم پلہ نہ تھا اور علی کو اونکے مرتبے سے کچھ نسبت نہ تھی لہذا میزان اوٹھالیگئی جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین اور واعظ صاحب نے جو کہا ہے کہ ایک خروار کو دس خروار سے وزن نہین کیا جاتا یہ کلام اونکا بھی اسپر شاہد ہے **قولہ** جیسا کہ اونکو رسول خدا نے ایک اور وقت مین امر مذکور کی صریح خبر دی تھی دیکھو صحیح مسلم مین بالسناد

عن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ھو ابوبکر فبشرتہ فحمد اللہ ثم جاء عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ثم جاء عثمان فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاخبرتہ فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان انتھی ملخصاً ومختصراً

ترجمہ واعظ صاحب جابرشیہ

یعنی حضرت ابن موسیٰ سے مروی ہے کہ مین آنحضرت کے ساتھ مدینے کے ایک باغ مین تھا کہ ایک مرد سے داخل ہونے کے لیے دروازہ کھلوانا چاہا اسپر مجھے رسول خدا نے فرمایا کہ اسکے لیے دروازہ کھولدے اور اوسکو جنت کی بشارت دے پس جب مین نے دروازہ کھولدیا تو اچانک وہ حضرت ابوبکر تھے بشارت دی مین نے اونکو وہ کہنے لگے الحمدللہ پھر حضرت عمر نے دروازہ کھلوانا چاہا فرمایا مجھے آپنے کھولدے دروازہ اسکے لیے اور بشارت دے اوسکو جنت کی پس مین نے ایسا ہی کیا اونھون نے الحمدللہ کہا پھر حضرت عثمان آئے فرمایا آپنے بشارت دے اوسکو جنت کی ایک بلاے عظیم پر جو پہونچیگی اوسکو کہا اونھون نے الحمدللہ پھر کہنے لگے اللہ تعالی سے طلب مدد کیجاتی ہے واعظ عفی عنہ

اقول واعظ صاحب کی عادت ہے کہ جو حدیث اپنے یہاں کی کتابون سے نقل کرتے ہین اوس مین بھی تحریف وتبدیل کردیتے ہین اور نام اوسکا تلخیص اور اختصار رکھتے ہین چنانچہ اس حدیث کا صحیح مسلم سے کوئی شخص مقابلہ کرکے دیکھے تو معلوم ہوجائے کہ اونھون نے کسقدر کمی وبیشی کی ہے ہم طول کے خیال سے یہان صحیح مسلم کی عبارت نقل نہین کرتے ہین اور نہ کچھ ہمکو اسکی حاجت ہے اسواسطے کہ ہم شیخ مسلم کو وضع حدیث مین ترمذی وابوداود کا بھی اوستاد سمجھتے ہین لہذا ایسی جھوٹی حدیثون کو کب مانتے ہین لیکن جس مطلب کے لیے واعظ صاحب نے یہ حدیث نقل کی تھی وہ مطلب اس سے حاصل نہوا اسواسطے کہ اونھون نے جو کہا تھا کہ مولانا علیؑ کے وزن ہونے سے صریح ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین ظہور فتنون کا ہوگا اور خلیفہ ثالث فتنون مین پڑینگے انکے وزن ہونے کے بعد میزان کا اوٹھایا جانا اسی پر دلالت کرتا ہے یہ

مطلب اوس چھوٹی حدیث سے ہرگز نہین نکلتا کہ جو اونھون نے مشکوۃ سے بروایت ترمذی ابوداؤد
نقل کی ہے اور یہ چھوٹی حدیث جو اونھون نے صحیح مسلم سے نقل کی ہے اس سے اور اوس سے
کوئی تعلق نہین ہے اسکا اور مضمون ہے اوسکا اور مضمون ہے **قوله قطعه** بعد احمد امتی محکوم و حاکم
چار اند + ناصران دین نبوی در ورع ہشیار اند + صدق گویان و رضاجویان اللہ بے نیاز + نازنین
مصطفے و قاتل کفار اند + ہر کہ داند دشمن ایشان اشود ملعون حق + زانکہ مقبولان صادق بر دو غفار اند +
اقول واعظ صاحب جو زبان اردو مین غلطیان کرتے تھے اور مذکر کو مؤنث اور مؤنث کو مذکر بولتے
تھے اور خلاف محاورہ الفاظ لکھتے تھے اسمین ہم اونکو معذور سمجھتے تھے اس سبب سے کہ وہ بیچارے
پنجاب کے رہنے والے ہین اور محاورات اردوے معلے سے واقف نہین ہین اور زبان اردو اون
لوگون کی معتبر ہے کہ جو دہلی یا لکھنؤ کے رہنے والے ہین لیکن فارسی زبان سے تو تمام اہل ہند کی
نسبت برابر ہے پس ان اشعار سے معلوم ہوا کہ واعظ صاحب کو فارسی زبان مین بھی کچھ لیاقت نہین ہے
اور طبیعت بھی ناموزون ہے اور مین ان اشعار کا جواب لکھنا پسند نہین کرتا ہون دو سبب سے اول
یہ کہ ایسے کلام ناموزون کا جواب لکھنا اہل علم و فہم کی شان سے بعید ہے دوم واعظ صاحب نے
ان اشعار ثلاثہ مین خلفاے ثلاثہ کی مدح و ثنا کی ہے اور جواب اسکا یہی ہے کہ ہم اونکی مذمت مین
کچھ اشعار نظم کر دین اور اگر ہم ایسا کرین تو خواہ مخواہ سنیون کا دل دکھے گا اور ہمکو اس کتاب کے لکھنے
سے اون لوگون کا ہدایت پانا مقصود ہے نہ ایذا رسانی اور دل دکھانا واللہ یہدی من یشاء الے
صراط مستقیم اگر یہ خیال نہوتا تو مین بحمد اللہ تعالی شعر کہنے مین بھی عاجز نہین ہون اور واعظ صاحب
کیطرح میری طبیعت ناموزون نہین ہے چنانچہ جو ساقی نامہ مین نے ابتداے مبحث غدیر خم مین
لکھا ہے اوس سے میری نظم کی حالت ظاہر ہی اور واعظ صاحب نے جو اوصاف ان اشعار ناموزون مین موزون کیے ہین وہ بھی
اونکے خلفاے ثلاثہ مین خود اونکی کتابون سے ثابت نہین مثلاً اونھون نے کہا ہے کہ قاتل کفار اند لیکن خلفاے ثلاثہ کا کسی ایک کا ذکر
بھی مارنا خود اونکی کتابون سے ثابت نہین ہوتا البتہ معرکہ احد و حنین وغیرہا سے فرار کرنا بخوبی ثابت ہے جسکا جی چاہے
کتب تواریخ کی طرف رجوع کر کے دیکھے **قوله** اور سنن ترمذی مطبوعہ مطبع مجتبائی

دہلوی جلد ۲ مین صفحہ ۲۲۹ پر مروی ہے عن جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلعم امرأۃ فکلمتہ فی شئ فامرھا ان
ترجع قالت یا رسول اللہ صلعم ارأیت ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت قال فان لم تجدینی فائتی
ابابکر یعنی انحضرت علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور اوسنے کسی چیز کے بارہ مین کلام کی یا
کوئی حاجت چاہی پس فرمایا اوسکو رسول خدا نے کہ پھر کسی وقت آئیو اوس عورت نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ اگر آؤن اور نپاؤن آپ کو گویا ارادہ کرتی تھی حضرت کی وفات کا پس فرمایا انحضرت نے کہ اگر
نپاوے تو مجھے تو آئیو حضرت ابوبکر کے پاس — اس عورت کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کی
مرض الموت مین حاضر خدمت اقدس ہوئی تھی پس یہ حدیث حضرت ابابکر کی خلافت پر صریح دال ہے
اقول جب صحیح بھی ہو جھوٹی حدیث کسی مطلب پر کیونکر دلالت کرسکتی ہے خلفائے ثلاثہ کی مدح و ثنا
مین ہزارون حدیثین بنائی گئی ہین انمین سے ایک یہ بھی ہے لیکن ہم سنیون سے یہ پوچھتے ہین کہ آپ لوگ
تو بہت سی ایسی حدیثین بیان کرتے ہین کہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بلکہ حضرت عثمان کی بھی خلافت پر دلالت
کرتی ہین پھر آپ اس بات کے کیون قائل ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنی زندگی مین کسیکو خلیفہ نہین مقرر کیا
بلکہ امت کو اختیار دیگئے کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ بنالین چنانچہ خلیفہ اول صاحب کی خلافت اجماع اہل
حل وعقد سے منعقد ہوئی پس اسکا جواب سنیون کے پاس کچھ نہین ہے اور سوا اسکے انکو کچھ چارہ نہین ہے
کہ یا ان حدیثون کو کہ جو خلفائے ثلاثہ کی خلافت پر دلالت کرتی ہین کذب و افترائے محض سمجھین و یا
اپنے مذہب کو باطل جانین اور اوسکو چھوڑدین لیکن بمقتضائے المرء اذا ابتلی ببلیتین اختار اھونھما
انکو آسان یہی ہے کہ ان حدیثون کو کذب و افترا سمجھین فنعم الوفاق **قولہ** و نیز ترمذی جلد مذکور
کے صفحہ ۲۲۰ پر مروی ہے عن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلعم رای ابابکر و عمر فقال ھذان
السمع والبصر یعنی انحضرت علیہ السلام نے حضرت ابوبکر اور عمر کو دیکھکر فرمایا کہ یہ دونون بمنزلہ
چشم و گوش کے ہین یعنی جیسے بدن مین چشم و گوش باقی اعضا سے عزیز اور مشرف تر ہین ویسی ہی دین
مین یہ دونون عزیز او مشرف زیادہ ہین **اقول** ابتدائے رسالہ مجمع الاوصاف سے یہانتک
جسقدر حدیثین احمد الدین واعظ نے خلفائے ثلاثہ کی مدایح مین لکھی ہین وہ سب کذب محض اور

اقرار ہے بحث مین اور ان حدیثونکے بنانے والے اون حدیثونکی مصداق مین کہ جو جلد اول **صحیح بخاری باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** مین لکھی ہوئی ہین اُنمین سے بعض کو نقل کرتا ہون حدثنا علی بن الجعد قال اخبرنا شعبة قال اخبرنی منصور قال سمعت ربعی بن حراش یقول سمعت علیا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تکذبوا علی فان من کذب علی فلیلج النار

ترجمہ جناب علی بن ابی طالب سے باسناد مذکور منقول ہے کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹھ نہ باندھو پس تحقیق جو شخص کہ میرے اوپر جھوٹھ باندھے اُسے چاہیئے کہ وہ آتش دوزخ مین داخل ہو

ونیز اس حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہ حدیث ہے حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبة عن جامع بن شداد عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ قال قلت للزبیر انی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث فلان وفلان قال اما انی لم افارقہ ولکن سمعتہ یقول من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے اپنے باپ زبیر سے پوچھا کہ مین تمکو رسول خدا سے حدیث بیان کرتے ہوے نہین سنتا ہون جیسے کہ فلان وفلان شخص حدیث بیان کرتے ہین زبیر نے کہا آگاہ ہو کہ مین کبھی آپ سے جدا نہین ہوا ہون لیکن مین نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جھوٹھ باندھے پس اوسکو چاہیے کہ اپنی جگہ آتش دوزخ مین قرار دے **انتہی** اسکے بعد اور کئی حدیثین اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہین **قولہ** ؎ چو چشم وگوش در کو مین ابو بکر و عمر بود ہر کہ شد منکر بود صم و بکم فاقد بصر **اقول** اس بیت کا بھی دوسرا مصرعہ ناموزون ہے جی تو نہین چاہتا مگر حمد الدین واعظ کی خاطر سے بلکہ اونکی تعلیم کے لیئے مین بھی ایک شعر موزون کیے دیتا ہون ؎

چشم وگوش سنیان بود محمد بو بکر و عمر فقد النسیان کردہ است این دوستان اکور وکر اس شعر مین کچھ شیخین کی ایسی مذمت بھی نہین کہ سنیون کو اسکا دیکھنا ناگوار ہو **قولہ** پس جب رسول خدا کی راے عالی مین شیخین رضی اللہ عنہما امت کے دین متین مین بمنزلہ چشم وگوش کے نظر آئے اور چشم وگوش کے سواے بینائی وشنوائی ممکن نہین اسی واسطے رسول خدا صلعم نے حضرت ابا بکر صاحب کو بھی حیات خود

[1] جلد اول صحیح بخاری مطبوعہ ... صفحہ ٢٠ منہ [2] حب الشئ یعمی ویصم ١٢ منہ

سجدہ جہان کا پیشوا کر کے اپنی مسجد شریف میں اپنے مصلے پر مقرر فرمایا جسکا خلاصہ انشاء اللہ باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئیگا **قول** جب جناب رسول خدا نے اپنی حین حیات میں حضرت ابوبکر کو جملہ جہان کا پیشوا کیا تھا تو پھر کیلیے سنی کہتے ہیں کہ رسول خدا نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا اور خلافت و امامت کو امت کے اختیار میں جانتے ہیں اور ہر سنی اپنے مذہب سے واقف ہے اور اس سے انکار نہیں کر سکتا لیکن چونکہ واعظ صاحب کی سنیت میں بھی ہمکو شک ہے لہذا ہم خود شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت کتاب تحفہ اثنا عشریہ سے کہ جو اونھون نے شروع باب ہفتم میں جو باب امامت ہے لکھی ہے نقل کرتے ہیں[1] **باب ہفتم در امامت** باید دانست کہ اصل مسائل خلافیہ این باب آنست کہ اہلسنت گویند کہ بر مکلفین واجب است کہ شخصے را از میان خود رئیس گردانند و اتباع او در آنچہ موافق شرع است لازم گیرند و او را در امور مشروعہ مدد و معاون باشند زیرا کہ جبلی انسان است کہ ہر فرقہ برائے خود رئیسے مقرر می کنند عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سنیوں کا اصل اعتقاد یہ ہے کہ امام و خلیفہ کا مقرر کرنا امت کے اختیار میں ہے **ونیز** شاہ عبدالحق صاحب دہلوی کی عبارت اونکی ایک رسالہ اعتقادیہ سے کہ جسکا **تکمیل الایمان** نام ہے ہم مبحث دربیان تحقیق خلافتہم فی الارض میں ذیل دلیل اول میں نقل کر چکے ہیں اوسمین اونھون نے بدلائل و براہین ثابت کیا ہے کہ ابوبکر کی خلافت پر کسی نص کا وجود نہیں ہے چنانچہ ایک فقرہ اوس عبارت کا یہ ہے واگر نصے بر خلافت ابوبکر موجود میبود تقاول مہاجرین و انصار کہ منا امیر و منکم امیر درست نبودے و بر دو بدل آن احتیاج نمی شد چنانچہ در تنصیص نصب خلافت در کتب مذکور است کیوں واعظ صاحب اب ہم آپکا قول صحیح سمجھیں یا شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ عبدالحق صاحب کا اگر اسپر بھی آپ نہ مانئیے تو اور سنیے کہ کتاب **تاریخ الخلفاء** علامہ **جلال الدین سیوطی مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۳۰۴ھ کے صفحہ ۵ مین یہ حدیث بخاری اور مسلم سے لکھی ہوئی ہے** واخرج الشیخان عن عمر انہ قال حین طعن ان استخلف فقد استخلف من ہو خیر منی یعنی ابابکر وان اترککم فقد

[1] تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ صفحہ ۲۲۷ ۱۲ منہ

ترکہ من ھو خیر منی یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور نکالا ہے اس حدیث کو شیخین یعنی بخاری اور مسلم نے عمر سے کہ اونھون نے کہا جس وقت کہ وہ زخمی کیے گئے کہ اگر استخلاف کردون مین (یعنی کسیکو خلیفہ مقرر کر جاؤن) تو تحقیق استخلاف کیا ہے اوس شخص نے کہ جو مجھسے بہتر تھا یعنی ابوبکر نے (یعنی وہ مجھکو خلیفہ مقرر کر گئے ہین) اور اگر چھوڑ دون مین تمکو پس تحقیق کہ چھوڑ دیا ہے تمکو اوس شخص نے کہ جو مجھسے بہتر تھا یعنی رسول خدا نے انتھی کیون واعظ صاحب آپ تو یہ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنی عین حیات مین حضرت ابوبکر کو جمیع جہان کا پیشوا کیا تھا اسکا یہ مطلب ہے کہ حضرت ابوبکر کو تمام امت کا امام و خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور حضرت عمر یہ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے امت کو بغیر کسی خلیفہ کے چھوڑ دیا تھا اب آپ ہی فرمایئے کہ ہم آپ کو سچا سمجھین یا آپ کے حضرت عمر کو حالانکہ نہ آپ سچے ہین نہ وہ بلکہ حق یہ ہے کہ جناب رسول خدا جناب علی مرتضے کو تمام خلق کا امام و خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور جیساکہ ہمنے خدا کے فضل و احسان سے اس کتاب مین اپنے اس دعوی کو قرآن اور حدیث اور خود سنیون کی کتابون سے ثابت کر دیا ہے اس سے زیادہ کسی بات کا ثبوت ممکن نہین اب آپ لوگون کو اختیار ہے کہ ایمان لائے یا نہ لائے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی الحمد للہ کہ احمد الدین واعظ صاحب کی جو عبارت ابتداے رسالہ جمیع الاوصاف سے آخر باب اول تک تھی اوسکا جواب یہان ختم ہو گیا جو احادیث کہ اونھون نے فضائل یا اثبات خلافت خلفاے ثلاثہ مین سنیون کی کتابون سے نقل کی ہین اوسکے جواب مین ہمکو فقط اسقدر کہدینا کافی تھا کہ یہ سب حدیثین غلط اور وضعی ہین لیکن ہمنے اون حدیثون کے جواب مین مختصر تقریرین بھی اس سبب سے کر دی ہین کہ ناظرین کتاب کو معلوم ہو جاے کہ علماے اہل سنت وجماعت اپنے مذہب کی بطالت کے سبب سے اسقدر عاجز اور مجبور ہین کہ اپنے مطلب اور مذہب کو اپنی کتابون سے بھی ثابت نہین کر سکتے فیخبطون خبط العشواء اور کچھ واعظ بیچارے پر موقوف نہین ہے کل علماے اہل سنت وجماعت کا ابتدا سے یہی حال ہے کہ جب شیعون کے مقابلے اور مناظرے مین عاجز اور مبہوت ہو جاتے ہین تو اپنی ہی کتابون کی عبارتین نقل کرنے لگتے ہین اس سبب سے کہ شیعون کی کتابون سے اونکے کسی مطلب کا اثبات ممکن نہین وانی لھم التناوش من مکان بعید خود شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین صدہا حدیثین سنیون کی کتابون سے اپنے

مطالب کے اثبات مین نقل کی ہین اور علمائے شیعہ کا تو ہمیشہ سے یہی دستور ہی کہ مخالفین کی کتابون سے اپنے
مطلب اور مذہب کو ثابت کر دیتے ہین جیسا کہ ہمنے اس کتاب مین کیا ہے اور اپنے مطلب پر انکی کتاب سے
استدلال کرنا حرام جانتے ہین جو شخص کہ اس کتاب کو ملاحظہ کریگا اور منصف مزاج ہوگا وہ انصاف سے
کہیگا کہ احمد الدین واعظ اور اونکے رسالہ مجمع الاوصاف کی یہ حیثیت و لیاقت نہ تھی کہ ایسی کتاب
ابواب اوسکے جواب مین لکھی جاتی مگر بعونہ تعالی و حسن توفیقہ اس عبد ضعیف نے یہ کتاب مستطاب تمام
ہندوستان کے سنیون کی ہدایت و اصلاح کے لیے لکھی ہے رسالہ مجمع الاوصاف کے جواب کا ایک
نام ہو رہا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب اب مین بتوفیق اللہ تعالی اپنے اوسی وعدے کو وفا کرتا
ہون کہ جو مین نے اسبق مین کیا تھا واضح ہو کہ حضرات سنیہ جو شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون سے
استدلال کیا کرتے ہین ہر چند کہ اوسکے جواب مین شیعون کا فقط انکار کافی ہے اور اونکی کسی کتاب
کی کوئی حدیث و روایت اہل حق کے اوپر حجت نہین ہو سکتی لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور
ہی لہذا ہم اسمقام مین یہ امر بھی ثابت کیے دیتے ہین کہ اونکے یہا کی کتابون مین جو حدیثین اور روایتین
فضائل خلفائے ثلاثہ و صحابہ مرتدین علی اعقابہم مین لکھی ہوئی ہین سب غیر معتبر ہین ہر چند کہ یہ مبحث
بہت طویل ہے اور اس کتاب مین اب طول بھی بہت ہوگیا ہے لیکن ہم اس دعوی کو بطور اجمال
و اختصار چار وجہون کے ضمن مین ثابت کرتے ہین لان ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ وجہ اول خود علما
و محدثین اہل سنت و جماعت اس بات کے قائل ہین کہ اونکی کتب حدیث مین بہت سی ایسی حدیثین
فضائل صحابہ مین لکھی ہوئی ہین کہ جو وضعی ہین چنانچہ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ مطبوعہ
مطبع منشی نولکشور جلد چہارم کے صفحہ ۶۴۶ مین شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی
کی یہ عبارت ہی باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ احادیث در مناقب و فضائل
وی رضی اللہ عنہ از صحاح و حسان و ضعاف بسیار وارد شدہ و بعضے محدثان بر بعضے از انہا حکم بوضع
کردہ اند از انجملہ است اسکے بعد شیخ صاحب نے بعض احادیث وضعیہ کو بھی بیان کیا ہے مین نے بخوف
طول اونکی اسی قدر عبارت نقل کی و نیز اسی کتاب کے صفحہ ۶۴۷ مین شیخ صاحب

موصوف کی یہ عبارت ہر باب مناقب علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مناقب وے رضی اللہ عنہ
بسیار اند خارج از حد حصر و احصا مذکورست در کتب حدیث بیشتر از انچہ مذکور ست مر غیر اورا از صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین و بعضے از انہا را وضع نیز راہ یافتہ باشد و شیخ مجد الدین شیرازی چنانکہ در بعضے
احادیث منقولہ در فضائل ابوبکر صدیق حکم بوضع کرد و گفت بطلان آن ببدیہہ عقل معلوم ست اینجا نیز
گفتہ کہ در فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ احادیث بیشمار وضع کردہ اند انتہی اب ہمکو سنی بتائین
کہ جب اونکے یہانکے علما خود اس بات کے قائل ہین کہ اونکے یہانکی کتابون مین جھوٹی حدیثین لکھی ہوئی ہین
تو پھر شیعہ اونکا کیونکر اعتبار کر سکتے ہین اور اونکا بعض احادیث کی نسبت کہنا کہ یہ وضعی ہین اور بعض کی
نسبت کہنا کہ یہ صحیح ہین اہل حق کے نزدیک کیونکر معتبر ہو سکتا ہے مین نے طول کے خیال سے فقط شیخ عبد الحق
صاحب محدث دہلوی کی اصل عبارت پر اکتفا کی ہے ورنہ اور بہت سے علماے اعلام سنیہ کے کلام سے
اس دعوی کا اثبات ممکن تھا اور خود شیخ صاحب موصوف نے اپنے یہان کے اور محدثین کا حوالہ دیا ہی
تنبیہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی عبارت اخیرہ کی نقل کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ
معلوم ہوگیا کہ جناب علی بن ابیطالب کے فضائل مین جسقدر حدیثین سنیونکی کتابون مین لکھی ہوئی ہین اوسقدر
اور کسی دوسرے کے فضائل مین نہین ہین اور وہ بے انتہا ہین کہ اونکا شمار نہین ہو سکتا ہے اور یہ
اتمام حجت ہے خلق پر خالق علیم و حکیم و رؤف و رحیم کی طرف سے کہ باوصف اسکے کہ بعد وفات
جناب سرور کائنات معاندین و مخالفین ہمیشہ اطفاے نور شاہ ولایت مین کوشش و سعی کرتے
رہے لیکن بمقتضاے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون اس نور امامت و ولایت کی روشنی ہمیشہ زیادہ ہوتی
گئی یہان تک کہ جسقدر آپ کی شان مین سنیونکی کتابون مین حدیثین مذکور ہین اوسقدر دوسرے کی شان
مین نہین ہین خواہ حضرت ابوبکر ہون خواہ حضرت عمر خواہ اور کوئی صحابی یہ قول شیخ عبد الحق صاحب کا
کہ ابوبکر صدیق کے فضائل مین حدیثین وضع کی گئی ہین بالاتفاق صحیح ہے اور اسکے صحت کی وجہ وجیہ بھی
ہو وہ یہ ہے کہ جو زمانہ وضع حدیث کا تھا اوس زمانہ مین خود خلفاے ثلثہ و دیگر معتقدین خلافت خلیفہ
اول کہ جو اکثر معاندین جناب علی مرتضے تھے سریر خلافت و امارت و حکومت و بادشاہت پر متمکن رہے

اونکی خوشامد سے بطمع زخارف دنیا لوگون نے خلیفہ اول کی فضائل مین حدیثین وضع کی ہونگی گین
یہ قول شیخ صاحب موصوف کا کہ علی بن ابیطالب کی مناقب مین بھی حدیثین وضع کی گئی ہین کسی طرح صحیح
نہین ہوسکتا اور نہ اسکے صحت کی کوئی وجہ ہے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ زمانہ خلفاے ثلاثہ مین
ان احادیث کی وضع کیے جانے کی کوئی وجہ نہ تھی نہ خود سنی اسکے قائل ہوسکتے ہین کہ اوس
زمانے مین بھی جھوٹی حدیثین بنائی جاتی تھین بعد اونکے خود عہد خلافت جناب علی مرتضے ہے پس
کون مسلم و دیندار اسکو تسلیم کرسکتا ہے کہ جناب امیر المومنین اپنی شان مین جھوٹی حدیثون کا بنانا پسند کرتے
اور واضعین کو سزاے سخت نہ دیتے اوسکے بعد زمانہ خلافت بنی امیہ ہے اور ظاہر ہے کہ سب خلفاے
بنی امیہ باستثناے عمر بن عبد العزیز دشمن خاندان رسالت تھے اور جناب علی مرتضے پر خاک بدہان
شان علانیہ ممبرون پر لعن وطعن کرتے تھے اور جو کوئی آپ کی فضیلت مین کوئی حدیث بیان کرتا
تھا یا آپ کی محبت کا اظہار کرتا تھا وہ قتل کیا جاتا تھا پھر ہمکو سنی ہی بتائین کہ اوس زمانے مین کون ایسا
شخص احمق وسفیہ و نادان ہوسکتا ہے کہ آپ کی شان مین جھوٹی حدیثین بناکر اور جناب رسول خدا
پر افترا کرکے مستحق نار جہنم بھی ہوتا اور اپنی جان بھی کھوتا جو شخص کاذب و مفتری و بے ایمان کوئی
جھوٹی حدیث بناتا ہے تو بادشاہون سے یا حاکمون سے یا امیرون سے انعام لینے کی لیے
یا اپنی جان بچانے کے لیے ہاں زمانہ عمر بن عبد العزیز پس وہ شخص بالاتفاق ایسا نہین معلوم ہوتا کہ جھوٹی
حدیثون کے بنانے پر راضی ہوتا اور پھر اوسکو اس سے غرض کیا تھی کہ علی مرتضے کی شان مین
جھوٹی حدیثین بنائی جائین کیونکہ وہ آپ کا مرتبہ خلفاے ثلاثہ سے زیادہ نہین سمجھتا تھا بلکہ شاید
اونکے برابر بھی سمجھتا ہو اس سبب سے کہ آخر وہ بھی سنی ہی تھا بعد اوسکے خلفاے عباسیہ
کا زمانہ آیا کہ وہ لوگ بھی عداوت خاندان رسالت مین کچھ بنی امیہ سے کم نہ تھے پھر ہمکو سنی ہی
بتائین کہ جناب علی مرتضے کے فضائل مین حدیثین کب وضع کی گئین اور کیون وضع کی گئین

وجہ دوم علماے اعلام و فضلاے عالیمقام و مجتہدان عظام و مفتیان با احتشام حضرات
سنیہ کا بادشاہون کے لیے بطمع دنیا خلاف حکم خدا و رسول فتوی دینا اور حرام کو حلال کردینا

اور اون لوگون سے انعام لینا یہ خود سنیون ہی کی معتبر کتابون مین لکھا ہوا ہے چنانچہ مین یہان برعایت اختصار ہارون رشید خلیفہ عباسی اور سنیون کے امام قاضی ابو یوسف صاحب کے چند معاملات لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کتاب تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۳۰۴ھ کی صفحہ ۱۹۷ سے صفحہ ۱۹۸ تک ذیل حالات خلافت ہارون رشید مین مرقوم ہے فصل فی نبذ من اخبار الرشید عفا اللہ عنہ اخرج السلفی فی الطیوریات بسندہ عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی فراودھا علی نفسہا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بہا فارسل الی ابی یوسف فسالہ اعندک فی ھذا شیء فقال یا امیر المومنین اوکلما ادعت امۃ شیئا ینبغی ان تصدق لا تصدقہا فانہا لیست بمامونۃ قال ابن المبارک فلم ادر من اعجب من ھذا الذی وضع یدہ فی دماء المسلمین واموالہم یتحرج عن حرمۃ ابیہ او من ھذہ الامۃ التی رغبت بنفسہا عن امیر المومنین او من ھذا فقیہ الارض وقاضیہا قال اھتک حرمۃ ابیک واقض شہوتک وصیرہ فی رقبتی واخرج ایضا عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی اشتریت جاریۃ وارید ان اطاءھا الان قبل الاستبراء فھل عندک حیلۃ قال نعم تہبہا لبعض ولدک ثم تتزوجہا واخرج عن اسحاق بن راھویہ قال دعا الرشید ابا یوسف لیلا فافتاہ فامر لہ بمائۃ الف درھم قال ابو یوسف ان رای امیر المومنین امر بتعجیلہا قبل الصبح فقال عجلوھا فقال بعض من عندہ ان الخازن فی بیتہ والابواب مغلقۃ فقال ابو یوسف فقد کانت الابواب مغلقۃ حین دعانی ففتحت۔ ترجمہ فصل بیان مین بعض اخبار رشید کے عفو کرے اللہ اوس سے نکالا ہے سلفی نے طیوریات مین ساتھ اپنی سند کے ابن مبارک سے کہ اونہون نے کہا کہ جب خلافت رشید کو پہونچی تو اوسکے دلمین ایک لونڈی کی محبت واقع ہوئی کہ جو مہدی[1] کی لونڈیون مین تھی

[1] مہدی ہارون رشید کا باپ تھا ۱۲

پس اوس سے صحبت کی درخواست کی پس اوس لونڈی نے کہا کہ میں تیرے لایق نہیں ہوں اس سبب سے کہ تیرا باپ میرے پاس ہو گیا ہے پس رشید چونکہ اوس لونڈی پر عاشق تھا لہذا اوسنے ابو یوسف کو بلا بھیجا اور اوس سے کہا کہ کیا تیرے پاس اس باب مین کوئی شے ہے (یعنی کسیطرح اس لونڈی کو تو میرے اوپر حلال کر سکتا ہے) پس ابو یوسف نے کہا کہ ای امیر المؤمنین کیا کچھ ضرور ہے کہ جس بات کا لونڈی دعوی کرے اوسکو تو سچ سمجھے اوسکی تصدیق کر اس سبب سے کہ وہ قابل اعتبار نہیں ہے کہا ابن مبارک نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ کس شخص سے زیادہ تعجب کرون آیا اوس شخص سے کہ جسنے اپنا ہاتھ مسلمانون کے خون مین اور اونکے اموال مین ڈالا تھا (یعنی سب مسلمانون کا خلیفہ اور مالک بنا تھا) اپنے باپ کی حرمت سے اپنا کام نکالتا تھا یا اوس لونڈی سے کہ جو اپنے نفس کے واسطے امیر المومنین سے راضی نہوئی یا اوس شخص سے کہ جو فقیہہ اور قاضی کل روی زمین کا تھا (یعنی ابو یوسف) کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کر اور اپنی خواہش نفس کو پورا کر اور اس گناہ کو میری گردن مین ڈالدے اور عبد اللہ بن یوسف سے اوسی سلفی نے اس روایت کو بھی نکالا ہے کہ اوسنے کہا کہ رشید نے ابو یوسف سے کہا کہ مین نے ایک لونڈی مول لی ہے اور مین چاہتا ہون کہ اسی وقت قبل استبرا کے اوس سے صحبت کرون پس آیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے ابو یوسف نے کہا کہ ہان تو اپنی اولاد مین سے کسی کو وہ لونڈی بخشدے بعد اوسکے اپنی زوجیت مین لیلے اور نکالا ہے اوسی سلفی نے اسحاق بن راہویہ سے کہ اوسنے کہا کہ بلایا رشید نے ابو یوسف کو رات کیوقت پس ابو یوسف نے اوسکو ایک فتوی دیا پس رشید نے اوسی ابو یوسف کو لاکھ درہم انعام دینے کا حکم کیا پس کہا ابو یوسف نے کہ اگر امیر المومنین کی راے ہو تو حکم دیدے کہ مجھکو یہ درہم جلد ملجاوین قبل صبح کے پس کہا رشید نے کہ اسکے دینے مین تعجیل کرو پس بعض لوگون نے کہ جو اوسکے پاس تھے کہا کہ تحقیق خزانہ دار اپنے گھر مین ہے اور دروازے بند ہین پس کہا ابو یوسف نے کہ تحقیق دروازے بند تھے جس وقت کہ مجھکو رشید نے بلایا تھا پس کھولدیے گئے یعنی اسی طرح خزانے کے دروازے بھی کھل سکتے ہین انتہی اور یہ قاضی ابو یوسف صاحب سنیون کی امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کے ارشد تلامذہ

دینا اور بعض علمائے اعلام حنفیہ نے محمد بن حسن شیبانی پر بھی اونکو ترجیح دی ہے اور سنیون کے امام
احمد بن حنبل کے اوستاد ہین کتاب تاج المکلل تالیف نواب بھوپال علامہ صدیق حسن خانصاحب
مطبوع مطبع صدیقی واقع بھوپال سنہ ۱۲۹۹ ہجری کی ص ۹۱ سے ص ۹۲ تک انکی مدح و ثنا قابل
دید ہے چنانچہ ص ۹۲ مین یہ مضمون ہے کہ اگر ابو یوسف نہوتے تو کوئی ابو حنیفہ کا نام بھی نہ لیتا
اس سبب سے کہ انھین نے اونکے علوم کو پھیلایا ہے اور اسکے ماقبل مین یہ بھی لکھا ہے کہ اصحاب
ابو حنیفہ مین کوئی ابو یوسف کا مثل نتھا و نیز تاریخ ابن خلکان جلد ثانی مطبوع مطبع
میمنیہ مصر کا ص ۳۰۳ اور کتاب فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ تالیف مولوی
عبد الحی صاحب لکھنوی مطبوع مطبع چشمۂ فیض کا ص ۱۲۹۳ اور کتاب حدائق الحنفیہ مطبوع
مطبع نولکشور جو بزبان اردو مین ہے اوسکے ص ۱۱۷ سے ص ۱۲۰ تک انکے حالات قابل ملاحظہ
ہین مین نے بخوف طوالت اون کتابون کی عبارتین نقل نہین کین اور کچھ انھین کتابون پر موقوف
نہین ہے سنیون کی صدہا کتابون مین انکی مدح و ثنا لکھی ہوئی ہے کیون حضرات سنیہ آپ ہی
لوگ انصاف سے تبلایے کہ جب آپکے بڑے بڑے امامون اور مجتہدون کا یہ حال تھا تو
خلفا و سلاطین و امرا کی خوشی کے لیے اور اونسے انعام لینے کی طمع پر خلفاے ثلاثہ کے فضائل
مین جھوٹی حدیثون کا بنانا اون لوگون سے کیا بعید ہی اور شیعہ بیچارون نے تو ہمیشہ تقیہ اور
خوف جان مین بسر کی ان لوگون کو جھوٹی حدیثین بنانے مین سوا جان جانے کے کس بادشاہ سے
انعام پانے کی امید تھی اور جس زمانے سے کہ ان لوگون کا تقیہ برطرف ہوا وہ زمانہ جھوٹی حدیثون
بنانے کا باقی نہین رہا اس سبب سے کہ کل کتب احادیث شیعہ و سنی پہلے ہی تالیف ہو چکی
تھین **وجہ سوم** سنیون کی کتابون مین بہت سی ایسی حدیثین موجود ہین کہ جو فی نفسہ اس امر پر
دلالت کرتی ہین کہ خلفا کی خوشی کے لیے بطمع دنیا وضع کی گئی ہین مین یہان برعایت اختصار
فقط دو حدیثون کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کتاب تاریخ الخلفا مطبوع مطبع مذکور کے
ص ۱ مین مرقوم ہے وقال الدارقطنی فی الافراد حدثنا عبد الله بن عبد الصمد

بن المهتدی حدثنا محمد بن هرمزن السعدی حدثنا احمد بن ابراهیم الانصاری
عن ابی یعقوب بن سلیمان الهاشمی قال سمعت المنصور یقول حدثنی ابی عن جدی
عن ابن عباس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم قال للعباس اذا سکن
بنوك السواد ولبسوا السواد وکان شیعتهم اهل خراسان لم یزل الامر فیهم حتی یدفعوه
الی عیسی بن مریم (احمد بن ابراهیم لیس بشیء وشیخه مجهول والحدیث ضعیف حتی ان ابن الجوزی
ذکره فی الموضوعات) وله شاهد اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن احمد بن داود المکی عن محمد بن اسماعیل
بن عون النبیلی عن الحارث بن معاویة بن الحارث عن ابیه عن جده ابی امه عن ام سلمة مرفوعا
الخلافة فی ولد عمی وصنو ابی حتی یسلموها الی المسیح واخرجه الدیلمی من وجه آخر عن ام سلمة

ترجمہ دارقطنی نے افراد میں باسناد خود ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تحقیق نبی نے عباس سے
کہا کہ جسوقت تیری اولاد سیاہ مکانوں میں رہیگی اور سیاہ کپڑے پہنے گی اور شیعہ اونکے اہل خراسان
ہونگے تو ہمیشہ امر خلافت اونمیں رہیگا یہانتک کہ عیسی بن مریم کو دیدیں (احمد بن ابراہیم
کہا ہے کہ یہ حدیث کچھ چیز نہیں ہے اور شیخ اوسکا مجہول ہے اور حدیث ضعیف ہے یہانتک کہ
تحقیق ابن جوزی نے اسکا ذکر موضوعات میں کیا ہے) اور واسطے اسی حدیث کے شاہد بھی ہے کہ
نکالا ہے اوسکو طبرانی نے کبیر میں باسناد مذکور متن ام سلمہ سے مرفوعاً کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ
کہ خلافت میرے چچا اور میرے باپ کی بھائی کی اولاد میں رہیگی یہانتک کہ وہ اوسی خلافت کو مسیح
کو دیدیں (اور نکالا ہے اسی حدیث کو دیلمی نے دوسرے طریقہ سے ام سلمہ سے) انتہی اس حدیث کا
یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی کے نازل ہونے تک بنی عباس میں خلافت قائم رہیگی حالانکہ صدہا برس
ہوئے کہ اونکی خلافت زائل ہوگئی اور ابھی تک حضرت عیسی کا نزول نہیں ہوا پس بالیقین معلوم
ہوگیا کہ یہ حدیثیں وضعی ہیں اور علمائے سنیہ نے خلفائے عباسیہ سے انعام لینے کے لیے بنائی ہیں
اور مخبر صادق پر افترا و بہتان کیا ہے شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ پہلی حدیث ہمارے
یہاں خود ضعیف سمجھی جاتی ہے کہ ابن جوزی نے اوسکو موضوعات میں شمار کیا ہے تو ہم

جواب دینگے کہ علامہ سیوطی نے دو حدیثین اور اسکی صحت کی شہادت مین پیش کی ہین پھر کیونکر
ضعیف یا موضوع ہی اور ہمنے تسلیم کیا کہ علماے سنیہ ان حدیثونکو ضعیف یا موضوع ہی سمجھتے
ہین پھر اس سے ہمارا دعوی اور مدلل ہوگیا اوسپر کچھ نقص وارد ہوا اس سبب سے کہ دعوی ہمارا
تو یہی ہے کہ خلفا کی خوشی کے لیے سنیون کے یہان حدیثین وضع کیجاتی تھین پس باتفاق فریقین
ثابت ہوگیا اور جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ خلفاے عباسیہ کی مطلب کی موافق حدیثین بنائی جاتی تھین
تو خلفاے ثلاثہ اور اون خلفا کی مطلب کی موافق کہ جو اونکے معتقد تھے حدیثون کی بنائے جانے مین
کوئی محل استبعاد و استعجاب و استغراب باقی نرہا وہو المطلوب وجہ چہارم سنیون کی صحاح و مسانید مین
صدہا حدیثین ایسی موجود ہین کہ جو بادی النظر مین وضعی و جھوٹی معلوم ہوتی ہین بلکہ بعض تو اونمین سے
ایسی ہین کہ جو شخص اونکی تصدیق اور اونکی صحت کا اعتقاد رکھے وہ مسلمان نہین رہ سکتا اسکی
تفصیل مین تو ایک بہت بڑی کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن مین یہان برعایت اختصار فقط صحیح
بخاری سے چند احادیث کی نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہون کہ حضرات سنیہ اوسکو اپنی سب کتابون سے
اصح سمجھتے ہین اور معاذ اللہ مثل قرآن مجید کے اوسکی صحت پر ایمان لائے ہین از انجملہ وہ حدیث ہے
کہ جو صحیح بخاری جلد ثالث مطبوع مطبع میمنیہ مصر کی صفحہ ۱۰ کتاب
تفسیر القرآن باب ولا تخزنی یوم یبعثون مین لکھی ہوئی ہے وقال ابراہیم بن طہمان
عن ابن ابی ذئب عن سعید بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام رای اباہ یوم القیمۃ علیہ الغبرۃ والقترۃ الغبرۃ ہی القترۃ حدثنا اسمعیل حدثنا
اخی عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی ابراہیم اباہ
فیقول یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فیقول اللہ
انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ترجمہ حدیث اول
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام دیکھینگے
اپنے باپ کو قیامت کے دن کہ بدن اونکا تیرہ و سیاہ ہوگا اور غبرہ کے وہی معنی ہین کہ جو قترہ کے

معنی ہیں یعنی جو صفات اہل جہنم ہیں وہ اونمیں پائی جاینگی ترجمہ حدیث دوم بخاری نے باسناد خود ابو ہریرہ سے
روایت کی ہے کہ جناب سرور خدا نے فرمایا کہ ابراہیم اپنے باپ سے ملاقات کرینگے پس کہینگے کہ اے پروردگار میرے
تو نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھکو قیامت کے دن ذلت نہ دیگا پس اللہ کہیگا کہ میں نے حرام کیا جنت کو کافرونپر
یعنی حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جب اہل جہنم میں سے دیکھینگے اور اوسکو اپنی ذلت کا باعث سمجھینگے تو حق سبحانہ
وتعالی سے اونکی شفاعت کرینگے لیکن وہ قبول نہوگی انتہی مقصود دوسری حدیث کا لکھنا تھا مگر پہلی حدیث
ہمنے اس سبب سے نقل کی ہے کہ دوسری حدیث کی وضاحت ہوجاوے اور مطلب اوسکا اچھی طرح ملحوظوں کی سمجھ
میں آجاوے اور یہ حدیث صحیح وضعی ہے اس سبب سے کہ قرآن کریم سے بالکل مخالف ہے اور بیان مخالفت یہ ہے
کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ
وعدہا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم[1] ترجمہ اونہیں تھا استغفار ابراہیم کا
واسطے اپنے باپ کے مگر وعدہ کے سبب کہ اوسنے اوس سے کیا تھا پس جسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے ابراہیم کے یہ بات کہ
کہ تحقیق وہ دشمن ہے اللہ کا بیزار ہوگیا وہی ابراہیم اوس سے تحقیق ابراہیم البتہ بہت نرم دل اور بردبار تھا
انتہی اب اے مسلمانو انصاف سے کہو کہ جس شخص کیواسطے استغفار کرنیکے لیے حضرت ابراہیم کو ممانعت ہوئی
اور آپ پر ظاہر ہوگیا کہ وہ دشمن خدا ہے اور آپ نے دنیا میں اوس سے تبرا کیا اوسکی بابت آخرت میں کیونکر شفاعت
کر سکتے ہیں کہ نوبت رد کی آئے اور حق سبحانہ وتعالی اوسکو قبول نفرمائے پس معلوم ہوگیا کہ جن لوگوں نے
یہ حدیث بنائی ہے اونھوں نے جناب سید المرسلین و خلیل الرحمن دونوں پیغمبروں پر افترا کیا ہے واضح ہو کہ
اس بات پر سنی و شیعہ فریقین کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے باب میں یہ آیت کہ جو ہمنے نقل کی ہے اور مثل اسکے اور
آیتیں کہ جس سے اوسکا کفر ثابت ہے نازل ہوئی ہیں وہ شخص آزر بت تراش ہے لیکن اختلاف اس بات میں ہے
کہ شیعہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم کا چچا تھا اور سنی کہتے ہیں کہ باپ تھا اور وجہ سنیوں کے اس قول نامعقول
کی یہ ہے کہ وہ جناب خاتم الانبیا کے آبا و اجداد کو کافر سمجھتے ہیں لہذا اوسکی تائید انکے اس قول سے کرتے ہیں
اور اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ اونکے خلفاے ثلاثہ کے آبا و اجداد کافر تھے لہذا اونھوں نے کفر کی تہمت جناب

[1] جزو یازدہم سورۂ توبہ ۱۲ منہ

ہر کہنا نہ چاہیے انکو رنج ہوتا ہے یا اوسکے آبا و اجداد کا اوسنے جواب دیا کہ میں نے باپ دادا کا برا کہنا ہرگز نہیں چاہا انکو رنج ہوگا
میں نے کہا کہ پھر آباو اجداد جناب رسولخدا نے تمہارا کیا قصور کیا ہے کہ تم اونکو کافر بتاتے ہو اور جہنم میں سمجھتے ہو اونکو بات
رسولخدا سے شرم نہیں آتی تمہین انصاف سے بتاؤ کہ آپ کو یہ بات ناگوار نہوتی ہوگی کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے
آباو اجداد کو کافر کہے اور اہل جہنم میں سے سمجھے اور اوسکو ناگوار نہو وہ سنی ساکت ہوگیا اور پھر کچھ اوسنے جواب نہ دیا واضح ہو کہ
مجھسے وہ شخص مذکور سے کئی برس تک مناظرہ رہا اور کوئی مسئلہ مختلف فی اصول عقاید شیعہ و سنی ہے باقی نہیں رہا
کہ جسپر مباحثہ نہوا ہو آخر کو حق سبحانہ وتعالی نے اوسکی ہدایت فرمائی اور وہ شیعہ ہوگیا اور اوسنے مذہب حق پر انتقال کیا اللہم اغفر لہ
وتجاوز عن سیئاتہ از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو **صحیح بخاری مذکور جلد ثانی صفحہ ۴۸۵ باب وفات موسی** میں
کی ہوئی ہے حدثنا یحیی بن موسی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ابن طاوس عن ابیہ عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ارسل ملک الموت الی موسی فلما جاءہ صکہ فرجع الی ربہ فقال
ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ
سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن قال فسأل اللہ ان یدنیہ من الارض المقدسۃ
رمیۃ بحجر قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت ثم
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر قال واخبرنا معمر عن ہمام قال حدثنا
ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** بخاری نے باسناد خود
ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ملک الموت موسی کی طرف بھیجے گئے پس جب وہ اونکے پاس آئے تو حضرت موسی نے اونکو طمانچہ مارا پس وہ
اپنے پروردگار کی طرف پھر گئے اور کہا کہ تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ جو مرنا نہیں چاہتا اللہ نے کہا کہ تو اوسکے پاس پھر جا
اور اوس سے کہہ کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھے اور جسقدر بال کہ اوسکے ہاتھ کے نیچے آجاوین ہر بال کے عوض میں اوسکو ایکسال
عمر عطا ہوگی حضرت موسی نے کہا کہ ای میرے پروردگار پھر اسکے بعد کیا ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا کہ پھر اسکے بعد موت ہے حضرت
موسی نے کہا بس ابھی وقت بہتر ہے راوی نے کہا ہے پس سوال کیا موسی نے اللہ سے کہ اونکو زمین مقدس سے قریب موت دے
بقدر ایک پتھر کے پھینکنے کی کہا ابوہریرہ نے کہ بعد اسکے فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اگر میں اوس جگہ ہوتا تو البتہ تمکو ابھی موسی
کی قبر دکھلا دیتا کہ وہ راستے کی طرف ریت کی ایک سرخ ٹیکری کے نیچے ہے بخاری نے کہا ہے کہ معمر نے ہمام سے ہمکو خبر دی ہے

کہ اوسنے کہا کہ مجھسے بھی ابوہریرہ نے جناب رسولخدا کی زبانی مثل اس حدیث کی حدیث بیان کی ہے انتہی اس حدیث کی بیان کرنیمیں شیخ بخاری ملک الموت سے ڈر گئے کہ انکی مار کھانیکا حال تو لکھا مگر آنکھ پھوٹ جانیکا حال نہیں لکھا اور محدثین سنے لکھا ہے چنانچہ صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۶۷ میں دو حدیثیں اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہیں اونمیں سے ایک حدیث کی نقل پر اکتفا کرتا ہون حدثنا محمد بن رافع قال ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى عليه السلام فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عليه السلام عين ملك الموت ففقاها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال انك ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقا عيني قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالان من قريب رب امتني من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر ترجمہ مسلم نے باسناد خود ابوہریرہ سے اونسے جناب رسولخدا سے کئی حدیثونکی روایت کی ہے کہ اونمیں سے ایک یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ آئے ملک الموت موسی کے پاس پس اونسے کہا کہ اپنے رب کے حکم کو قبول کرو کہا ہے رسولخدا نے کہ پس طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر اور اوسکو پھوڑ ڈالا کہا ہے رسولخدا نے پس ملک الموت پھر کے اللہ تعالی کے پاس گئے اور کہا کہ تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہیں چاہتا اور تحقیق اوسنے میری آنکھ پھوڑ ڈالی کہا ہے رسولخدا نے پس اللہ نے پھر دوبارہ اوسکو آنکھ عطا فرمائی اور کہا کہ پھر میرے بندے کے پاس جا اور کہہ کہ تو حیات کا ارادہ کرتا ہے پس اگر تو حیات کا ارادہ کرتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ پس جسقدر کہ تیرا ہاتھ اوسکے بالون میں سے چھپا لے پس تو اوتنے برس زندگی کریگا کہا موسی نے کہ پھر کیا ہوگا جواب دیا کہ پھر موت ہے کہا موسی نے کہ پس ابھی موت جلد بہتر ہے اے میرے پروردگار مجھکو زمین مقدس کے قریب موت عطا فرما ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے سے کہا رسولخدا نے کہ واللہ اگر میں اوسکے قریب ہوتا تو البتہ تم لوگون کو اونکی قبر کو دکھلا دیتا کہ وہ راستے کیطرف

زیت کی سرخ بکری کی مانند ہے انتہی اے منصفو انصاف سے بتاؤ کہ جو شخص اللہ تعالی پر اور اوسکی ملائکہ پر اور اوسکی
کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور روز جزا و سزا پر ایمان لایا ہوگا اور تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا وہ کیونکر اس
حدیث کو وضعی نسمجھیگا اور کیونکر اسکا یقین کریگا کہ حضرت موسی نبی نے اپنے خالق و مالک کی حکم کو نمانا اور اپنی پروردگار
کی ملاقات سے کراہت کی اور حضرت عزرائیل کو ایسا طمانچہ مارا کہ اونکی آنکہ پھوٹ گئی سبحانک ہذا بہتان عظیم لطیفہ ظریفہ
سنیون کی امام نوادی صاحب نے حدیث مسلم کی شرح مین بقول المازری اس حدیث کی رفع اشکال کے لیے تین جواب
دیے مین بجاے اختصار مین اونکی تلخیص کرکے لکھتا ہون اول یہ کہ اسمین کچھ قباحت نہین ہے کہ ملک الموت
کی امتحان کی لیے اللہ تعالی نے حضرت موسی کو اجازت دی ہو کہ وہ اونکو طمانچہ مارین یہ عبد ضعیف کہتا ہے
کہ اگر اس حدیث پر ایمان لانے والا کافر و سفیہ ہے تو اس جواب کا دینے والا اکفر و اسفہ دوم یہ کہ آنکہ پھوڑ ڈالنے سے مراد یہ ہے
کہ حضرت موسی حجت مین ملک الموت پر غالب آئے یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ اس جواب کا بعید العقل ہونا ظاہر ہے بلکہ
خود مجیب صاحب نے الفاظ حدیث سے اسکی تضعیف کردی ہے وکفی اللہ المومنین القتال سوم یہ کہ حضرت موسی نے ملک الموت
کو پہچانا نہین تہا اور اپنا دشمن سمجھکے اونکی آنکہ پھوڑ ڈالی اور اس جواب کو شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی پسند فرمایا تحفہ
اثنا عشریہ کی بید نود و ششم مین لکھا ہے یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ کون عاقل و دیندار اسکو تسلیم کرسکتا ہے
کہ ملک الموت حضرت موسی کے پاس روح مبارک قبض کرنیکو آئے اور صاف صاف اونسی کہا کہ اجب ربک یعنی اپنے
پروردگار کی حکم کو قبول کرو لیکن اسپر بھی حضرت موسی نے اونکو نہ پہچانا اور اون بیچارے بیگناہ کی آنکہ پھوڑ ڈالی علاوہ
اسکے اس حدیث مین صریح یہ لکھا ہے کہ جب معاذ اللہ ملک الموت کی آنکہ پھوٹ گئی تو اونھون نے اللہ تعالی کے پاس جاکے حضرت
موسی کی شکایت کی اور کہا کہ تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہین چاہتا اور اوسنے میری آنکہ پھوڑ
ڈالی پس اگر ملک الموت یہ جانتے کہ حضرت موسی نے اونکو نہین پہچانا تو وہ یہ کاہیکو کہتے ناظرین کتاب انصاف سے
فرمائین کہ یہ خرافات اس قابل ہین کہ کوئی عاقل و دیندار انکو قبول کرے واز انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری
مذکور جلد ثالث کتاب تفسیر القرآن تفسیر سورہ نون والقلم باب یوم یکشف عن ساق
صفحہ ۱۲۹ مین مرقوم ہے حدثنا ادم حدثنا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی
ہلال عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن ومومنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا ترجمہ بخاری زبان ہنو ابوسعید سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کھولیگا پروردگار ہمارا اپنی پنڈلی کو پس سجدہ کریگا اوسکی واسطے ہر مومن مومنہ اور باقی رہجاوینگے وہ لوگ کہ جو دنیا مین دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ کرتے تھے پس لوگ سجدہ کرنے جاوینگے تو اونکی پیٹھ ایک ہڈی ہوجاویگی یعنی وہ لوگ سجدہ کے لیے جھک نسکینگے انتہی جو شخص کہ سبحانہ وتعالی کی تنزیہ وتقدیس کا قائل ہوگا اور لیس کمثلہ شئی پر ایمان لایا ہوگا وہ ہرگز اس حدیث کی تصدیق نہین کرسکتا اسواسطے کہ جب اللہ تعالی جل شانہ کی پنڈلی ہوئی تو خواہ مخواہ اوسکی اور اعضا وجوارح بھی ہونگی اور وہ اپنی مخلوق سے مشابہ ہوجاویگا تعالی اللہ عما یقولون الظالمون علوا کبیرا شیخ عبد القادر صاحب دہلوی نے اپنی تفسیر اردو کا موضح القرآن نام رکھا ہے اور اوسمین جو [illegible] نام سورہ ن والقلم کی تفسیر لکھی ہے اوسمین آیت یوم یکشف عن ساق کی تفسیر مین حدیث بخاری کی خوب تفسیر کی ہے چنانچہ مین اونکی عبارت اواخر بحث حدیث ثقلین مین نقل کرچکا ہون اور اس عبارت مین سوائے علاوہ پنڈلی کے حق سبحانہ وتعالی سے سینہ صورت بھی ثابت کی ہے اور پھر اوسکا صورت بدلنا بھی ثابت کیا ہے شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ خود قرآن مین آیت موجود ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون ترجمہ جس دن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جاوین وہ لوگ طرف سجدہ کی پس نکرسکین انتہی پھر سنیونکی محدثین ومفسرین کا اس مین کیا قصور ہے۔ وہ خداوند عالم کے لیے پنڈلی ثابت کرتے ہین تو ہم جواب دینگے کہ اے عقل کے دشمنو اور نام کے مسلمانو قرآن مین تو فقط اسقدر ہے کہ پنڈلی کھولی جاویگی یہ قرآن سے کیونکر ثابت ہوا کہ پروردگار عالم اپنی پنڈلی کھولیگا بخاری صاحب نے البتہ لفظ یکشف ربنا عن ساقہ لکھی ہے یعنی کھولیگا پروردگار ہمارا اپنی پنڈلی کو قرآن مین ساق کی لفظ رب کی طرف کہان مضاف ہے اور یہ [illegible] ہے کہ قرآن مجید عرب کی اصطلاح اور محاورے کے موافق نازل ہوا ہے اور عرب کے محاورے مین یہ ہے کہ جب کوئی امر شدید مہونہ کی پیش آتا ہے تو وہ اوسکو کشف ساق کے ساتھ تعبیر کرتے ہین چنانچہ لکھا ہے تفسیر جلالین مین یوم یکشف عن ساق کی تفسیر مین لکھا ہے ہو عبارۃ عن شدۃ الامر یوم القیامۃ للحساب والجزاء یقال کشفت الحرب عن ساق اذا اشتد الامر فیہا یعنی وہ کشف ساق عبارت ہے شدت امر سے بروز قیامت

لہ ... حیدری واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۹ جلد ثانی ص ۱۸۴ ۱۲ منہ

یہ سبب جناب و جزا کی کہا جاتا ہی کہ کھولا لڑائی نے پنڈلی کو جسوقت کہ لڑائی میں شدت ہوتی ہی انتہی و قاضی بیضاوی بھی
اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں یہی معنی لکھی ہیں اور ایک شعر حاتم طائی کا اسی محاورے کی سند میں بھی لکھا ہی او یوم یکشف عن
اصل الامر و حقیقته بحیث یصیر عیانا مستعار من ساق الشجر و ساق الانسان و تنکیره للتهویل او للتعظیم
ترجمہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ جسدن کھولا جائیگا اصل امر اور اوسکی حقیقت اس حیثیت سے کہ ہو جاوے وہ امر عیان استعارہ
کیا ہوا ہی یہ محاورہ ساق شجر اور ساق انسان سے (یعنی ساق شجر سے مراد درخت کی جڑ ہے اور انسان کی پنڈلی بھی گویا اوسکی
جڑ ہے کہ وہ اوسپر قائم ہوتا ہی پس ہر امر کی اصل و حقیقت کے لیے ساق کا استعارہ کر لیا ہی) اور نکرہ لانا اوسی لفظ ساق کا
یہ سبب ڈرانے کے یا بسبب تعظیم کے ہی انتہی ظاہر ہے کہ قیامت کا دن کیسا ہولناک ہوگا اور اوسکی تعظیم بھی کچھ بعید نہیں
کہ حق سبحانہ و تعالی نے خود اوسکو یوم عظیم فرمایا ہی یہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ یہ دونو معنی صحیح ہو سکتے ہیں اس سبب
کہ روز قیامت جیسی شدت ہوگی وہ ظاہر ہے اور اصل و حقیقت امر کا ظاہر ہو جانا یہ بھی صحیح ہی اس سبب
کہ جو امور دنیا میں مشتبہ ہیں یا کفار جنکا انکار کرتے ہیں وہ سب قیامت میں بلا شبہ ظاہر و عیان ہو جاوینگے
پس اے حضرات سنیہ اگر تمکو اہلبیت رسالت سے عداوت ہی اور انکی کلام معجز نظام ہدایت انجام کیطرف نہیں
رجوع کرتے ہو تو اپنے علما کی تفاسیر کو کیوں نہیں دیکھتے ہو اس سبب سے کہ چونکہ حق سبحانہ و تعالی خلق پر اپنے فضل
و رحمت سے ہر طرح اتمام حجت کرتا ہی لہذا اگرچہ تمہارے یہانکی کتب معتبرہ میں بعض اباطیل ہیں لیکن بعض
کلمات حق بھی حق سبحانہ و تعالی نے تمہارے علما کی زبان پر جاری کر دیے ہیں از انجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح
بخاری مذکور جلد ثانی کے ص ۱۰۱ میں لکھی ہوئی ہے حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا
شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالية حدثنا ابن عم نبيكم يعني ابن عباس عن النبي صلعم قال لا
ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ترجمہ بخاری ناشاد خود حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت
کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کسی عبد کو سزاوار نہیں ہے اس بات کا کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں انتہی
یہ حدیث صریحاً عقائد مسلمہ و قرآن مبین کے خلاف ہی بیان خلاف اول یہ ہے کہ رسولان اولو العزم بالاتفاق غیر اولو العزم
سے افضل ہیں اور حضرت یونس بالاتفاق رسولان اولو العزم میں سے نہیں ہیں پس جب جناب رسولخدا حضرت یونس سے افضل

لہ تفسیر بیضاوی مطبوعہ منشی نولکشور جلد ثانی ص ۳۷۱ ۱۲ منہ

نہوے تو یا اونکو برابر ہونگے یا اونسے مرتبے مین کم ہونگے اور ان دونون صورتون مین معاذ اللہ آپکا اولو العزم ہونا ثابت نہوگا و نیز اور رسولان اولو العزم سے مثل حضرت نوح و حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی کی آپ کا مرتبہ خواہ نخواہ کم ہوگا حالانکہ باتفاق فریقین آپ اولو العزم مین اور سب رسولان اولو العزم و غیر اولو العزم سے افضل بہتر اور سب کے سردار و بزرگ ہین۔ اور بیان خلاف ثانی یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی سورہ ن و القلم مین اپنے حبیب کو مخاطب کر کے فرماتا ہے فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت ترجمہ پس صبر کر تو اے محمد واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور نہو تو مانند مچھلی کے صاحب کے (یعنی مانند حضرت یونس کے) اس آیہ وافی ہدایہ سے ہمارے جناب رسول خدا کی افضلیت خاص کر کے حضرت یونس پر ثابت ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے اونکے مثل ہونے سے آپکو منع فرمایا ہے اور اسکے صریح یہ معنی ہین کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا ہے کہ چونکہ تیرا مرتبہ یونس سے بہت زیادہ ہے لہذا تو صبر بھی اونسے زیادہ کر اور تو اونکی طرح کفار پر عذاب کی طلب کرنے مین جلدی نکر و از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری جلد ثانی مذکور کے صفحہ ۱۰۵ مین لکھی ہوئی ہے اور اوس سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسی جناب رسول خدا سے افضل و بہتر ہین اور بخاری کی ان دونون حدیثون کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ جو صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۶۰ مین مرقوم ہے لہذا مین یہان نقل عبارت صحیح مسلم پر صفحہ مذکور سے اکتفا کرتا ہون حدثنی زہیر بن حرب قال ثنا حجین بن المثنے قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن الفضل الہاشمی عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال بینما یہودی یعرض سلعۃ له اعطی بہا شیئا کرہہ او لم یرضہ شک عبد العزیز قال لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم وجہہ قال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قال فذہب الیہودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا القاسم ان لی ذمۃ و عہدا و قال فلان لطم وجہی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم لطمت وجہہ قال قال یا رسول اللہ والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر و انت بین اظہرنا قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ

له سلعہ بالکسر متاع و اسباب و متاع تجارت ۱۲ منہ

عليه وسلم حتى عرف الغضب في وجهه ثم قال لا تفضلوا بين انبياء الله فانه
ينفخ في الصور فيصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله
قال ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث او في اول من بعث فاذا
موسى عليه السلام اخذ بالعرش فلا ادري احوسب بصعقة يوم
الطور او بعث قبلي ولا اقول ان احدا افضل من يونس بن متى عليه السلام وحدثنيه محمد
بن حاتم قال ثنا يزيد بن هرون قال انا عبد العزيز بن ابي سلمة بهذا الاسناد سواء

ترجمہ مسلم نے باسناد خود ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان میں کہ ایک یہودی اپنا کچھ مال تجارت بیچ رہا
تھا اور اسکے عوض میں اسکو کچھ قیمت دیجاتی تھی اور وہ اوسے کراہت کرتا تھا یا راضی نہیں ہوتا تھا (یہ شک
عبد العزیز راوی حدیث کی طرف سے ہے) کہا اوس یہودی نے کہ میں یہ قیمت نہ لونگا قسم ہے اوسکی کہ جسنے برگزیدہ
کیا ہے موسیٰ کو کل آدمیوں پر راوی کہتا ہے کہ پس ایک شخص نے انصار میں سے اس قول کو سنا تو اوس یہودی
کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم ہے اوسکی کہ جسنے موسیٰ کو سب آدمیوں پر برگزیدہ کیا حالانکہ
رسول خدا ہمارے درمیان میں موجود ہیں راوی کہتا ہے کہ پس یہودی رسول خدا کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو القاسم تحقیق
میرے لیے ذمہ اور عہد ہے اور فلاں شخص نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے پس رسول خدا نے فرمایا کہ تو نے کیوں اوسکے
منہ پر طمانچہ مارا اوس انصاری نے کہا کہ یا رسول خدا اس یہودی نے کہا تھا کہ قسم ہے اوسکی جسنے موسیٰ کو سب آدمیوں پر برگزیدہ
کیا حالانکہ آپ ہمارے درمیان میں موجود ہیں راوی کہتا ہے کہ پس غضبناک ہوئے رسول خدا یہانتک کہ آپکے بشرہ پر غضب
معلوم ہوتا تھا بعد اوسکے کہا کہ فضیلت دو تم درمیان انبیاء اللہ کے پس جسوقت کہ صور پھونکا جائیگا اور بیہوش ہو جاوینگے
جو لوگ کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں مگر جسکو اللہ چاہے فرمایا بعد اوسکے دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا پس پہلے میں اوٹھایا
جاؤنگا یا میں اون لوگوں میں ہونگا جو پہلے اوٹھائے جاینگے پس ناگاہ موسیٰ کو دیکھونگا کہ وہ عرش پکڑے ہوئے ہیں
پس میں نہیں جانتا ہوں کہ یوم طور کی بیہوشی کافی سمجھی جائیگی (یعنی قیامت کے دن وہ بیہوش نہیں ہونگے) یا مجھسے
پہلے اوٹھائے جاینگے اور میں نہیں کہتا ہوں کہ کوئی شخص افضل ہے یونس بن متی سے مسلم کہتے ہیں کہ مجھسے حدیث
کی ہے محمد بن حاتم نے اونھوں نے یزید بن ہارون سے اونھوں نے عبد العزیز بن سلمہ سے ساتھ اس اسناد کی برابر انتہی

حدیث کے پہلے فقرہ کا یہ مضمون ہے کہ جناب رسولخدا نے انبیا کے درمیان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے سے منع فرمایا
اور اخیر کا فقرہ بھی اسکا مساعد و مؤید ہے یعنی آپ نے فرمایا ہے کہ میں کسی شخص کو یونس ابن متی سے افضل نہیں کہتا ہوں
اور یہ صریح تہمت و افترا ہے اوپر مخبر صادق پر اس سبب سے کہ قرآن مجید کے بالکل خلاف ہے حق سبحانہ و تعالی سورہ بقرہ میں فرماتا ہے
کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنی یہ رسول ہیں کہ فضیلت دی ہے ہمنے بعض کو ان میں سے اوپر بعض کے - اور
درمیان کے مضمون سے صریح فضیلت حضرت موسی کی جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوتی ہے اور یہ
خلاف معتقد اہل اسلام ہے اگر کسی سنی صاحب سے پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی کہینگے کہ ہم جناب رسولخدا کو سب انبیا و مرسلین
علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں پس معلوم ہوا کہ جس بات کا یہ لوگ زبان سے اقرار کرتے ہیں دل سے اوسپر ایمان نہیں لاتے
اس سبب سے کہ انکی کتابوں میں اوسکے برخلاف لکھا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر تو یہ لوگ
جان دیتے ہیں اور جب ان دونوں کتابوں سے ثابت ہو گیا کہ رسولان اولوالعزم درکنار جناب رسولخدا کو حضرت یونس پر بھی
فضیلت نہیں ہے تو یہ لوگ آپکی فضیلت کے دل سے کیونکر قائل ہو سکتے ہیں زبان سے جو کچھ چاہیں کہیں از انجملہ وہ حدیث
ہے جو صحیح بخاری میں مذکور ہے جلد ثانی کے صفحہ ۹۹ سے صفحہ تک کتاب الصلح میں مرقوم ہے حدثنا
مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی ان انسا رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی فانطلق الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رکب
حمارا فانطلق المسلمون یمشون معہ وہی ارض سبخۃ فلما اتاہ النبی صلعم فقال الیک عنی واللہ
لقد اذانی نتن حمارک فقال رجل من الانصار منہم واللہ لحمار رسول اللہ صلعم اطیب ریحا منک فغضب
لعبد اللہ رجل من قومہ فشتما فغضب لکل واحد منہما اصحابہ فکان بینہما ضرب بالجرید والایدی والنعال
فبلغنا انہا انزلت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما ترجمہ بخاری نے بیان کیا ہے خود انس سے روایت کی ہے
کہ اوسنے کہا کہ رسولخدا سے کہا گیا کہ اگر آپ عبد اللہ ابن ابی کے پاس تشریف لیجاتے تو بہتر تھا پس آپ ایک خر پر سوار ہو کر اوسکی طرف
تشریف لیگئے اور مسلمان بھی آپکے ساتھ تھے اور وہ زمین شورہ زار تھی پس جب آپ اوسکے پاس پہنچے تو اوسنے کہا کہ مجھسے
دور رہو واللہ بتحقیق تیرے گدہے کی بدبو مجھکو اذیت دیتی ہے پس ایک مرد نے انصار میں سے کہ جو آپکے ہمراہیوں میں سے
تھا کہا کہ واللہ رسولخدا کی گدہے میں تجھسے زیادہ خوشبو ہے پس عبد اللہ کے سبب سے ایک شخص کو کہ اوسکی قوم میں سے تھا غصہ آیا

لیس انصاری اور اوس میں صحبت کا زمانہ ہوئی پایا اون ہو نہ جس شخص کے لیے اوسکی صحبت کو نفع پایا اور فریقین میں کہ کوئی او جوتی اور ہاتھوں سے پیٹ ہوئی پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہے کہ نازل کی گئی یہ آیت کہ اگر دو گروہ مومنین میں سے لڑین تو اون دونوں کے آپس میں صلح کرو او دو انتہی اس حدیث کو جو شخص صحیح سمجھے وہ سمجھ کا وہ اس سبب سے کہ کون مسلمان اسکا قائل ہو سکتا ہے کہ عبداللہ بن ابی سلول منافق اور اوسکے اصحاب پر حق سبحانہ وتعالی نے گروہ مومنین کا اطلاق فرمایا اور جب اون لوگوں سے اور انصار رسولخدا سے لڑائی ہوئی تو یہ آیت نازل فرمائی اور انصار رسولخدا کو اور اصحاب عبداللہ ابن ابی کو برابر سمجھا لیکن منہ ہو نکا تو اسلام ہی نرالا ہے اور اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرات سنیہ کو ادعای اسلام سے فقط غرض یہ ہے کہ خلفای ثلاثہ خصوصاً شیخین کی فضیلت اہلبیت رسول و خود رسول سے ثابت کریں لہذا اہلبیت علیہم السلام کی تو بالاعلان منقصت کرتے ہیں اور خلفای ثلاثہ کو اونپر ترجیح دیتے ہیں اور جناب رسولخدا کی منقصت کی در پردہ درپے ہیں تاکہ کسی طرح اونکی خلفا کی فضیلت آپ پر ثابت ہو جاے ہر چند کہ یہ لوگ زبان سے اسکا اقرار نہیں کرتے ہیں کہ خلفای ثلاثہ جناب رسولخدا سے افضل تھے ہیں لیکن صد ہا حدیثیں انکی صحاح میں ایسی موجود ہیں کہ جن سے یہ امر ثابت ہوتا ہے از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو **صحیح بخاری** مذکور جلد ثالث صفحہ ۶۷ باب قولہ تعالی استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم میں مرقوم ہے حدثنا عبید بن اسمٰعیل عن ابی اسامۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض قال لما توفی عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ یکفن فیہ اباہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تصلی علیہ وقد نہاک ربک ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ وساذیدہ علی السبعین قال انہ منافق قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ

ترجمہ بخاری نے باسناد خود عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اوسکا بیٹا کہ اوسکو بھی عبداللہ نام تھا رسولخدا کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا کہ اوسکو اپنا قمیص

عطا فرمائیں تاکہ وہ اپنے باپ کا کفن اوس سے بنائے پس آپ نے اوسکو عطا فرمایا پھر اوسنے سوال کیا کہ اوسکی جنازے پر نماز پڑھیں
پس کھڑے ہوگئے جناب رسولخدا نماز پڑھنے کے لیے پس عمر کھڑا ہوا اور اوسنے جناب رسولخدا کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اے رسولخدا آپ اوسکی
نماز پڑھتے ہیں حالانکہ آپکو آپکے پروردگار نے اوسپر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے پس فرمایا رسولخدا نے سوا اسکے نہیں ہے کہ اختیار
دیا ہے مجھکو اللہ نے اور فرمایا ہے کہ استغفار کرو واسطے انکے یا نہ استغفار کرو واسطے انکے اگر استغفار کریگا تو انکے واسطے ستر مرتبہ
تو ہرگز نہ بخشیگا اللہ انکو اور عنقریب زیادہ استغفار کرونگا میں اوسکے لیے ستر مرتبہ سے کہا عمر نے کہ تحقیق وہ منافق
تھا اور پڑھی کہا ہے کہ پس نماز پڑھی اوسکی جنازے پر رسولخدا نے پس نازل کی اللہ تعالی نے آیت ترجمہ آیت اور نہ نماز
پڑھ تو کسی شخص پر اونمیں منافقوں میں سے کہ مرگیا ہو کبھی اور نہ کھڑا ہو تو اوسکی قبر پر انتہی اس حدیث کے بعد ایک حدیث
اور صحیح بخاری کی اسی باب میں بروایت خود عمر خطاب اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہے اور اوسکے بعد باب قولہ تعالی ولا
تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ میں ایک حدیث اور اسی مضمون کی بروایت عبداللہ ابن عمر لکھی ہوئی ہے
اب پہلے تو ہم سنیوں سے یہ پوچھتے ہیں کہ جو حدیث کہ اس سے قبل ہمنے صحیح بخاری سے نقل کی ہے اوسکا یہ مضمون
ہے کہ اصحاب عبداللہ بن ابی اور انصار جناب رسولخدا سے جب لڑائی ہوئی تو انکے باب میں یہ آیت نازل ہوئی
وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اس حدیث سے ثابت ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے جسطرح انصار رسولخدا پر گروہ
مومنین کا اطلاق فرمایا اسی طرح عبداللہ بن ابی اور اوسکے انصار پر بھی گروہ مومنین کا اطلاق فرمایا اور ان حدیثوں سے ثابت
ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی ایسا منافق تھا کہ خود حضرت عمر نے اوسکو منافق کہا اور اوسکی جنازے پر نماز پڑھنے کو منع کیا اور جب
جناب رسولخدا نے اونکا کہنا نہ مانا تو حق سبحانہ وتعالی نے عمر کی رائے کے موافق آیت نازل کی اور اپنے رسول کی ایسی خطا ثابت
فرمائی اب ہمکو آپ ہی بتائیے کہ ان دونوں حدیثوں میں توفیق کیونکر ہوگی حق سبحانہ وتعالی آپ لوگوں کو توفیق نیک عطا فرمائے
دوسرے ہم کہتے ہیں کہ جناب احمد الدین اعظم نے بھی اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے باب ششم وباب ہفتم میں ماجن یہ تو کا خلاصہ لکھا
ہے اور اپنی تصنیف میں کہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسولخدا مجتہد تھے اور اپنے اجتہاد میں اکثر خطا کرتے تھے چنانچہ صفحہ ۹ باب ششم
میں فرماتے ہیں کہ بلکہ ان فصل مخلوقات کا اجتہاد بھی کئی بار صواب کو نہیں پہونچا اور ان دونوں بابوں میں بہت سے ایسے مسائل
لکھے ہیں کہ جس میں معاذ اللہ جناب رسولخدا کی اجتہادی خطا ثابت کی ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جب جناب رسولخدا اور حضرت عمر کی
رائے میں خلاف ہوتا تھا تو جناب رسولخدا کی رائے خطا پر ہوتی تھی اور حضرت عمر کی رائے صواب پر اور حضرت عمر کیا کرتے

قرآن نازل ہوتا تھا چنانچہ اسی رسالے کی باب ہشتم صفحہ ۱۵۰ مین ذی ماتی مین کہ حضرت عمر رسول اللہ کے گویا صاحب بیرو استاد و مشیر
ہوتے تھے اونکی رای اسلام جیسے امور مین صائب ہوتی تھی ۔ بالغرض اگر جناب رسولخدا اونکی عرض پر توجہ موجب منزل فرماتی تو اکثر اوقات
اونکی رای کے موافق قرآن مجید نازل ہوجاتا تھا جو آیات ربانی حضرت جبرئیل حضرت عمر کی رائے کے موافق رسول
تک لیجاتے تھے اگر سب کے سب ہر جگہ لکھی جاوین تو ہمین مختصر رسالہ مین گنجایش نہین انتہی وجہ احداللہ غلط پر موقوف و منحصر
نہین ہے بلکہ سنیونکی کل علماء و محدثین و مفسرین کی اسی طرح کی اقوال مین تفصیل مین بہت تطویل ہی لہذا حضرات
سنیہ تعیین انصاف سے بتاوین کہ اس طرح کی احادیث اور روایات سے اور تمہارے علما کے اقوال سے جناب رسولخدا کی منقصت
اور حضرت عمر کی اون پر فضیلت ثابت ہوتی ہی یا نہین منجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کے
صفحہ ۲۰۸ باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ المدینۃ مین مرقوم ہے حدثنی محمد بن المثنی حدثنا
غندر حدثنا شعبۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ ان ابابکر دخل علیہا والنبی صلعم عندہا یوم فطر او
اضحیٰ وعندہا قینتان تغنیان بما تقاذفت الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلعم
دعہما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا ہذا الیوم ترجمہ بخاری نے باسناد خود عائشہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق ابوبکر انکے
عائشہ کے گھر گئے اور جناب رسولخدا بھی اونکے پاس تھے جو دن تھی عید فطر کے دن یا عید ضحی کے دن اور دو کنیزین عائشہ کے پاس دو گانی
یعنی گانے والی لونڈیان) گا رہی تھین اوس لڑائی کو کہ جو انصار کے درمیان ہوئی تھی اوس دن کہ جسکو یوم بعاث کہتے مین پس
ابوبکر نے دو مرتبہ کہا کہ یہ مزمار شیطان ہیں پس فرمایا رسولخدا نے کہ چھوڑدو ان دونوں کو اے ابوبکر اس سبب سے کہ تحقیق واسطے ہر قوم کے
عید ہوتی ہی اور تحقیق ہماری عید آج کے دن ہے انتہی یا للعجب سنیون نے از ولیح جناب رسولخدا کو مثل بادشاہون کے اور
امیرونکے محلون کا مقرر کیا ہی کہ اونکے یہان گانیں ہوتی ہین کہ ناچتی گاتی ہین جس شخص کو کچھ بھی خدا و رسول سے شرم
معلوم ہوتی ہوگی وہ کبھی اس حدیث کو وضعی سمجھیگا اور کیونکر اس بات کی تصدیق کریگا کہ جناب رسولخدا لہو تماشا گانا سنتے
تھے اور اونکے سامنے ایسا اظہر تھا کہ حضرت ابوبکر کے منع کرنے سے بھی آپنے ترک نکیا لیکن سنیون کا مقصود ان احادیث کی بنانے
سے یہ ہے کہ تقوی و پرہیزگاری مین حضرت ابوبکر کی افضلیت جناب افضل المخلوقات پر ثابت ہوجاوی از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو
صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کتاب بدء الخلق باب قصۃ الحبش صفحہ ۱۲۵ مین مرقوم ہے حدثنا یحیی بن بکیر

له یوم بعاث روز جنگ اوس و خزرج است که مزمار بالکسر نای زدن بر جمع وقت با مزامیر سرود و آواز نیکو و سرود در منتخب الادب

حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عایشۃ ان ابابکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منیٰ تدففان وتضربان والنبی صلعم متغش بثوبہ فانتہرہما ابابکر فکشف النبی صلعم عن وجہہ فقال دعہما یا ابابکر فانہا ایام عید وتلک الایام ایام منیٰ ترجمہ بخاری نی بسناد خود عائشہ سی روایت کی ہی کہ تحقیق ابو بکر آئے عائشہ کی پاس آئے اور اونکی پاس دو لونڈیان تھین ایام منیٰ مین کہ وہ دونون ناچ رہی تھین اور باجہ بجا رہی تھین اور جناب رسولخدا ایک کپڑا اوڑھے ہوئی تھی پس ابو بکر نے اون دونون لونڈیون کو ڈانٹا پس رسولخدا نے اپنا منھ کھول دیا اور کہا کہ ای ابو بکر چھوڑ دی ان دونو کو اس سبب کہ تحقیق یہ ایام عید ہین اور یہ ایام منیٰ ہین انتہی اس سی قبل جو حدیث ہمنی لکھی تھی اوس سے ناچ دیکھنا اور باجا سننا بھی ثابت ہو گیا اور ابو بکر کا تقویٰ اور پرہیزگاری بھی جناب افضل المرسلین سے زیادہ ہونا اور اونکا منع کرنا اور آپکا نہ ماننا یہ تو ان دونون حدیثون سے ثابت ہی ونیز اسی صحیح بخاری کی اسی صفحہ مین حدیث بلا فاصلہ لکھی ہوئی ہی وقالت عایشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وہم یلعبون فی المسجد فزجرہم عمر فقال النبی صلعم دعہم امنا بنی ارفدۃ یعنی من الامن ترجمہ اور عائشہ نی کہا ہی کہ رسولخدا کو مین نے دیکھا کہ وہ مجھکو چھپائے ہوے تھی اور مین حبشیون کی طرف دیکھ رہی تھی اور وہ لوگ مسجد مین بازی کر رہی تھی پس عمر نے اونکو گھرکا پس رسول خدا نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دے کہ ہمنے بنی ارفدہ[1] کو امان دی ہی انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ ترمذی صاحب نے اس حدیث حضرت عائشہ کی خوب تفصیل بیان کی ہے چنانچہ جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی جلد ثانی کی صفحہ ۲۱۰ مین مرقوم ہے

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلعم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلعم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عایشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلعم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنہا قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجہ ترجمہ ترمذی نی باسناد خود عائشہ سے روایت

[1] بنو ارفدہ بکسر الفاء و تفتح گروہے از حبشہ ۱۲ منتہی الارب

کی بابت کہ اوسنے کہا کہ رسولخدا بیٹھے ہوئے تھے پس ہم دونون آدمیون نے مختلف صدائین اور لڑکون کی آواز سنی پس
کھڑے ہوگئے رسول خدا پس آپ نے دیکھا کہ ایک حبشن ناچ رہی ہے اور لڑکے اوسکی گرد ہین پس آپ نے کہا کہ اے عائشہ
یہان آ اور دیکھ تو پس مین گئی اور مین نے اپنی ٹھوڑی رسولخدا کی کندھے پر رکھدی اور آپکے کندھے اور سر کے درمیان سے
مین دیکھنے لگی پس آپ نے مجھسے کہا کہ کیا تیرا جی نہین بھرا کیا تیرا جی نہین بھرا عائشہ صاحبہ فرماتی ہین کہ پس مین نے
کہنا شروع کیا کہ نہین تاکہ مین دیکھون کہ میرا مرتبہ رسول خدا کی نزدیک کسقدر ہے کہ ناگاہ عمر نکل آئے عائشہ نے کہا ہے
کہ پس لوگ اوس حبشن کو چھوڑ کر بھاگ گئے عائشہ نے کہا ہے کہ پس کہا رسول خدا نے کہ تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون کہ شیاطین
جن و انس تحقیق عمر سے بھاگ گئے عائشہ نے کہا ہے کہ بعد اوسکے مین پھر آئی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
اس وجہ سے انتہی واضعان حدیث نے اس حدیث کے وضع کرنے سے حضرت عمر کی فضیلت جناب
افضل الانبیاء والمرسلین پر ثابت کی ہے کہ جنکو خود آپ نے شیاطین جن و انس فرمایا وہ آپ سے مطلق نہ ڈرے
بلکہ آپ خود اونکا ناچ اور تماشا دیکھتے رہے اور اپنی بی بی کو دکھلاتے رہے لیکن جب حضرت عمر تشریف
لائے تو اونکی ہیبت سے وہ سب بھاگ گئے سبحانک ہذا بہتان عظیم نہایت تعجب کی بات ہے کہ علماء و محدثین
سنیہ نے خلفا کی فضیلت اور ام المومنین عائشہ کی وجاہت ثابت کرنے مین اور اس باب مین جھوٹی حدیثین
بنانے مین اسقدر مصروف و منہمک و مبہوت ہین کہ نہ خدا سے ڈرتے ہین نہ اوسکے رسول سے شرم کرتے ہین
اور اوس جناب رسالتمآب کی طرف ایسے امور کی نسبت کرتے ہین کہ کوئی ادنی شریف اور وضعدار بھی
اپنی نسبت اونکو گوارا نہین کرسکتا ہمکو سنی ہی بتائین کہ کوئی شریف اسکو گوارا کریگا کہ خود کھڑا ہوکے
اپنی زوجہ کو مردون اور عورتون کا ناچ اور تماشا دکھلائے فضح اللہ افواہ الکاذبین المکذبین الضالین
المضلین المفترین المبتدعین المتفلسفین الہالکین اب مین اس بحث کو بھی یہان ختم کرتا ہون اس سبب سے
کہ فقط صحیح بخاری مین صدہا حدیثین ایسی موجود ہین کہ جو حق سبحانہ وتعالی کے جسم و صورت اور اوسکے
رسولون کی منقصت اور خلفاے ثلاثہ خصوصاً شیخین کی جناب رسول خدا سے افضلیت اور خود اپنی
موضوعیت پر دلالت کرتی ہین اور اگر اور صحاح اہل سنت وجماعت سے اسطرح کی حدیثین منتخب
کرکے اونکے ساتھ ضم کیجائین تو ہزارہا کی نوبت پہونچیگی پھر مین اس مختصر مین کہانتک لکھ سکتا ہون سبحان

ربك رب العزة عما یصفون وسلام على المرسلین والحمد لله رب العالمین اب حضرات سنیہ کو چاہیے کہ شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون کی حدیثین نقل کرنے سے توبہ کرین ورنہ سوا اونکے کشف استار و تہتک اسرار کے اور کچھ فائدہ نہین ہے اور انصاف سے فرماوین کہ اہل حق اون کتابون کی حدیثونکو کیونکر تسلیم کرسکتے ہین کہ جو اسطرح کی کفریات سے مملو ہون کلا ان کتاب الفجار لفی سجین ۵
تم بعون الله تعالى المجلد الاول من قواضب الاسیاف ویلیه انشاء الله المستعان مجلده الثانی وهو ارغام الانآف ۵

تمت

تحریر قمر تنویر ✣ بدر سماء التحقیق - شمس فلک التدقیق - الجہبذ الغطریف - الحبر الغطریف
الذی سحاب افاداته مدرار - وغمام افاضاته فی الانہمار - لا یبلغ الی علو ذراه -
ولا ینتہی الے غایۃ فکرہ ومنتہاہ - الغائص فی بحار العلوم الشرعیۃ - الغائص
فی تیار المسائل الاصلیۃ والفرعیۃ الفائز فی جل العلوم بالقداح - السید السند الجحجاح
ینضی الیہ رکائب الطلب - وینیخ علے بابہ کلاکل نجبات الارب -
الحافظ لثغور الشرع بصوارم ہدایتہ - الحامی حمی الدین بقواضب ارشادہ -
وافادتہ - المظہر لخفیات الاسرار - الکاشف لخبیات المعانی فی تحت الاستار
المؤید من اللہ فی الدین السید مصطفے المعروف بہ میر آغا دامت برکاتہ فی العالمین -
ومابرحت افاضاتہ علے اہل الحق والدین

بسم اللہ تعالے

کتاب قواضب الاسیاف جو حقیقت مین اعداء دین ومخالفین جاحدین کے لئے ایک
سیف قاطع اور برق لامع ہے زبان اردو مین کوئی اسطرح کی کتاب جسمین اسطرح کے
ادلہ قاہرہ وحجج باہرہ وبراہین ساطعہ ودلائل لامعہ ہون آجتک معرض تحریر وتسطیر مین
نہین آئی ہے اسکے مصنف عالیجناب ایالت ایاب البدر الزاہر والغیث الہامر الاکمل الاجل المبجل ذو المجد
المؤثل الکاسر بقواضب اسیافہ اعناق النواصب والرافع بلوامع تحقیقاتہ استار الشوائب قمر سماء العلوم
بدر معارج الفہوم السید الجلیل الاید والفاضل الافضل المؤید من اللہ ذی المنن جناب المولوی
السید مظہر حسن متع اللہ المومنین بوجودہ وبفیضہ وجودہ ہین جناب موصوف کا تشمیر
وجہد وسعی وجداو کے مقامات نقض وابرام ومعارضہ والزام واستدلالات رشیقہ وبیانات
انیقہ دیکھنے سے کالشمس فی رابعۃ النہار وکالنور علے شاہق الطور روشن وعیان ہوسکتا ہی
فجزاہ اللہ عن اہل بیتہ وعن المومنین خیر الجزاء فانہ لا یضیع من احسن عملاً ✣

سید مصطفے بن عمدۃ العلما
سید محمد ہادی

میر آغا عفی عنہ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

صورۃ ما کتبہ مقرظاً علی ہذا الکتاب المستطاب ۔ المفیض کالسحاب ۔ السید الفقیہ والحبر النبیہ ۔ وارث علوم اہل البیت علیہم السلام ۔ المقتفی آثار اجدادہ البررۃ الکرام ۔ محط رحال العلماء الاعلام ۔ ومہبط فیوض اللہ الملک العلام ۔ ملاذ الانام ۔ معاذ الایتام ۔ حجۃ الاسلام کاشف الظلام ۔ نور الانوار ۔ قمر الاقمار ۔ قدوۃ الابرار ۔ قائد الاخیار ۔ بدر الدجے شمس الضحےٰ ۔ طود النہی ۔ کہف التقےٰ ۔ علم الہدے ۔ المولے الرضی ۔ الحبر الملی المنہل الروی ۔ الصراط السوی ۔ السراج الوہاج ۔ الماء الثجاج ۔ البحر العجاج المنیر اللائح ۔ الطیب الفائح ۔ السحاب الہاطل ۔ الغیث الہاطل ۔ البدر المشرق الغدیر المغدق ۔ نسیج وحدہ ۔ وفرید عہدہ ۔ ظہیر الشیعہ ۔ ظہر الشریعہ ۔ صاحب الملکات الملکیہ ۔ والقوۃ القدسیہ عز المومنین غرا الشامخین ۔ منار المہتدین خیر الاکرمین فخر المحققین ۔ صدر المدققین ۔ آیۃ اللہ فے العالمین ۔ وحجتہ علی الجاحدین قامع اساس الضالین ۔ قاطع اعناق الملحدین ۔ الذے لاحظ لہ غیر الافادۃ ولا شغل لہ سوے العبادۃ ۔ الدر الفاخر ۔ البحر الزاخر ۔ العلم الزاہر ۔ جامع المناقب والمفاخر مولانا السید محمد باقر ۔ ادام اللہ ظل افضالہ علی روس المومنین واطال بقاءہ بمحمد وآلہ الطاہرین

صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

حبّذا ما صنّفه والّفه - ورصّعه ورصفه - السيّد السند - والحبر المعتمد - والعلم المفرد - والطود
العطود الموفق المؤيّد - المسدد - من لدن الفرد الصّمد - السّالك فی مناهج التصنيف والتاليف
المجدد - والسابق فی حلباتها سبق الجواد - اذا استولی علی الامد طود المجد الاشم - وعرينه الذی
فيه شمم اُسّ الشرف النّامی - وفرعه السامك السّامی - ووبله الهامر الهامی - من
آل النبی القرشی التّهامی الضّارب بقواضب الاسياف - اعناق اهل البغی والاعتساف
والطاعن اكبادهم بكل لهذم رعاف والمجاهد بالبيض الخفاف - عصائب ارباب الشقاق
والخلاف والمستاصل شافتهم - بالكرّ والايجاف بكل ابيض صارم لدی الضراب
والثقاف - غرة جبهة الاماجد والاشراف - سلالة الشم المناجيد من آل عبد مناف
باقعة العصر ونادرة الزمن جناب المولوی السيد مظهر حسن - اسبغ الله عليه سوابغ المنن
وكلئه عن دوائر الفتن - وثوائر الاحن وفواقر المحن - ولنعم ما اودعه فی هذا المؤلف
الشريف الجامع - لمحاسن الاوصاف - المؤسّس بنيانه علی العدل والانصاف - من
بيان شاف - وتحرير واف - للهدی كاف - وعن العمی كافّ - وتقرير اشهی من رحيق
السّلاف - وتحبير ازهی فی عين كل اخی بصيرة وتصاف - من كل روضة ميناف - وانكان فی
حناجر آخرين امرّ من الحنظل - واحرّ من الذعاف - فلله دره ولا شل عشره - وعلی الله اجره
وعليه شكره وبرّه - جزاه الله عن اهل بيت نبيّه وعن المؤمنين خير جزاء المحسنين وادام توفيقه فی حماية
زمار الدين انه خير موفق ومعين -

چکیدهٔ قلم افادت وافاضت شیم قدسی سمات ملکی صفات الجامع بین نبتی العلم والعمل المشمر عن ذیله لدفع
الزیغ والزلل الذی لاینقطع مداره ولایشق غباره ویقتفی اثاره ویجتنی اثماره الکوکب الدری الذی
یهتدی به المستهدی القمر السنی والبدر المضی اللج الذی لایساحل والیم الذی لایحافل جدیر ان یزم الیه الرکاب
ویدور حوله الاقطاب عیلم العلماء والاعلام خلاصة الفضلاء العظام مولانا ومولی الزمن جناب المولوی
السید نجم الحسن لازالت شموس فضله بازغة واقمار افاداته طالعة

بسم الله الرحمن الرحیم

سبحانه ما اقوی برهانه له الحمد علی ما نصرنا علی جیوش الزیغ والعدوان ودلنا علی طریق المحاجة مع اهل التعصب
والشنآن. والصلوة علی نبیه المبعوث بالآیات الزاهرة والحجج الباهرة وعلی آله الطاهرین
الذابین عن حریم الحق والیقین الغالبین علی من غالبهم من عصبة الجاحدین سیما علی
وصیه الحاسم للاعناق المرغم للآناف المهزم عساکر البغی والاعتساف بذوابل الرماح وقواضب
الاسیاف الساقی لهم من شرع قضائه کؤس السم الذعاف ابادهث لیعم من حصارمه
الموت الحیف. واما بعد فقد نظر السید الجلیل الاغر المحجل الحبر السمیدع الاورع الاروع المدره الاسری
العیلم الدری. الابلج قباب مجده السماک الاعزل لسمو نجوم کماله کل سهل وجبل معدن العلم
ومنبعه وافق الکرم ومطلعه اصل الفخار وفرعه وضوء العز ولمعه الذی فاز بسباق
الفارط عن اللاحق الکاشف لحنادس المشکلات ودجاها الراقی الی مراقی المکرمات وذراها
الحامی لمنار الشریعة وثغورها الجالی لغیاهب البدع ودیجورها الحامل لکواکب المعالی
وبدورها المعید لنضارة الفاخرة بعد جفاف زهورها الطاعن بسمهری براهینه صدور
اهل العناد الضارب بسیوف حججه جماجم اهل الغی واللداد. الحبر المؤتمن جناب المولوی
السید مظهر حسن حرسه الله عن طوارق الفتن حیث نصر بهذا التصنیف دین آبائه الطاهرین فی حمی الشریعة
برد شبهات المخالفین واتی فیه ببیان رائق وتحریر فائق وتحقیقات انیقة وتقریرات رشیقة وفق الله جمیع
المؤمنین کما وفقه دام معالیه. وجزاه الله افضل الجزاء عن سادته وموالیه.

حرره الراجی الی رحمة ربه المعین
السید نجم الحسن

نہیں بیش کچھ تھا دیاں سیم و زر
وہی لوگ کہتے ہیں نیکو سیر

اور اسمیں تواضع کا کچھ ہے اثر
ولی قول سعدی ہے اسی پر

تکبر جو کرتا ہے یاں ہر گھڑی
تکبر سے ہے ربط بیدانشی

وہ کھینچے ہے آخر کو شرمندگی
اگر ہے تو عاقل تو بچیو اسی سے بھی

٩٣٩ کسی کہ گردن کشی در سرست
تو شمعی از دیا فتن خوشترست

در مذمت تکبر

٩٤٠ تکبر مکن نیما اسے پسر
کہ روزی ز دستش در آئی بسر

تکبر جو کرتا ہے یاں اختیار
حذر اوس سے کرتے ہیں اہل وقار

وہ رہتا ہے لوگوں کی نظروں میں خوار
یہی یاد رکھو میں سب ہوشیار

تکبر سے ہوتا ہے جو آشنا
تکبر سے کر خوف اے پارسا

وہ بیگانہ عقل سے دائما
تکبر کی زشتی کہوں تا کجا

٩٤١ کسی را کہ خصلت تکبر بود
سرش پر غرور و نہ صور بود

٩٤٢ تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

بہت جیتا ہے جو اپنے تئیں
جو نادان میں تقدہ اس سے نہیں

وہ گرتا ہے آخر بروئے زمیں
ولیکن یقیں جان اے اہل تمکیں

جنھیں عقل و ہوش کا ہے خیال
نہیں چلتے ہرگز تکبر کی چال

وہ رکھتے ہیں یاں جاہ حق کی خصال
بیاں اس سخن کی یہی ہے مثال

٩٤٣ تکبر بود عادت جاہلان
تکبر نیاید ز صاحبدلان

٩٤٤ تکبر بود مایۂ مدبرے
تکبر بود اصل بدگوہرے

تکبر کی زشتی ہے سب پر عیاں
سمجھ جو بہوت کر تو اپنی زباں

سنا تو نے کچھ تو اوس کا بیاں
نظیر اب تعجب ہے یہ درمیاں

جسے دولت علم کہتے ہیں یاں
مگر جہل پڑھ دلسے اے مہرباں

وہی دولت بیخطر ہے میاں
کہ ہے علم سے دولت جاوداں

٩٤٥ چو دانی تکبر چرا مے کنی
خطا میکنی و خطا مے کنی

در فضیلت علم

٩٤٦ بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

فضائل کی تجکو اگر ہے ہوس
وگر معرفت چاہے اگر کم ہے بس

پڑھا کر تو او علم سی کر نہ بس
تو ہر حال میں ہر گھڑی ہر نفس

تجھے علم تحصیل کرنا ہے یاں
اسی کی تو خواہش میں ہے ہر زماں

تلاش اسکی ہے فرض تجھ پر میاں
یقیں جان ہے اسکو اے مہرباں

٩٤٧ چو شمع از پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

٩٤٨ طلب کردن علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پئش قطع ارض

عجب دولت علم کا ہے اثر
بڑھے دمبدم اور رہے بے خطر

ری خرچ اسکو جو شام و سحر
جو بے علم ہے کیا وہ سمجھے مگر

اسی فن کو کہتے ہیں سب کمال
اسی پر دلائل اسی سے مثال

اسکی کتابوں میں ہے قیل و قال
تو لازم ہے یوں آ ہمایوں خصال

٩٤٩ خردمند باشد طلبگار علم
کہ گرم ست پیوستہ بازار علم

٩٥٠ برو دامن علم گیر استوار
کہ علمت رساند بدار القرار

یہی معارف کی تحریر ہے
اسی سے معانی کی تفسیر ہے

اسی سے حقائق کی تقریر ہے
یہی نیکبختی کی جاگیر ہے

فقیری جو کرتا ہے تو علم پڑھ
وزیری جو کرتا ہے تو علم پڑھ

امیری جو کرتا ہے تو علم پڑھ
دبیری جو کرتا ہے تو علم پڑھ

۵۱
کسی را کہ شد در ازل بختیار
طلب کردن علم کرد اختیار

۵۲
ترا علم در دین و دنیا تمام
کہ کار تو از علم گیرد نظام

یہی علم بس سبکی توقیر ہے
جو بے علم ہو اوسکی تحقیر ہے
بزرگی کی جو ہر ترقی یہ ہے
نظیر اب یہی نیک تدبیر ہے
نہیں علم پایا جنھوں نے پڑھا
نہیں بیٹھو تو پاس اونکے ذرا
اونھیں لوگ کہتے ہیں جاہل سدا
غرض ہا دیگی نزدیک ہرگز بجا

۵۳
میاموز جز علم گر عاقلی
کہ بے علم بودن بود غافلی

در امتناع از صحبت جاہلان

۵۴
دلا گر خردمندی و ہوشیار
مکن صحبت جاہلان اختیار

جو ہو جاہل اوسکی نہ ہو متصل
سدا دور رہو اوس سے ہرگز نہ مل
نہ اوسکی سخن سے تو ہو منفعل
جو چاہی بزرگی تو ای صاف دل
نکر ربط جاہل سے ہرگز بیان
حذر ویسے لوگوں سے تو ہر زمان
ترا اوسکے ملنے سے ہوگا زیان
کہ ہے یہ بزرگوں نے یون ہی بیان

۵۵
ز جاہل گریزندہ چون تیر باش
نیامیختہ چون شکر شیر باش

۵۶
ز جاہل حذر کردن اولی بود
کز و ننگ دنیا و عقبی بود

جو کرتا ہی جاہل وہ بہتر نہیں
سمجھ تو یہ اوسکو تو ای خوش یقین
جو کہتا ہی جاہل وہ ہی بد تر ہے
کہ جاہل ہے بد عاقبت اور بد
نکر جاہلون کی صحبت پسند
نزدیک اوسکی سفت ہین وسکو گزند
نہ ڈال اپنی گردن میں ہرگز کمند
یہ قول بزرگان ہے ای ہوشمند

۵۷
ز جاہل نیاید جز افعال بد
وزو نشنود کس جز اقوال بد

۵۸
ترا اژدہا گر بود یار غار
ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

جہالت میں رہتا ہے جو مبتلا
ہوا اوراک جنکا نہایت رسا
نہیں اوسکو جنت میں ہی جا قرار
اونھیں نے ہے تصدیق اسکو کیا
تجھے عداوت جو تجھ سے بیان
عداوت سے اونکو نہیں کچھ زیان
غنیمت سمجھ دنسے ملنا بیان
یہ قول بزرگان ہے ای مہربان

۵۹
سرانجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

۶۰
گر خصم جان تو عاقل بود
بہ از دوستداری کہ جاہل بود

جنھوں نے جہالت کا شیوہ کیا
انھی نے نہیں اونکو رتبہ دیا
ہر اک دنسے رہتا ہے ذلت میں خفا
سمجھو نے یہی اونکی حق میں کہا
جہالت کا جس شخص میں ہو خمیر
ذلیل اوسکو کہتے ہیں برنا و پیر
وہ رہتا ہی خفت میں ہر دم اسیر
جو دیکھی تو سچ بات ہے اے نظیر

۶۱
سر جاہلان بر سر دار بہ
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

در صفت عدل

۶۲
چو جاہل کسی در جہان خوار نیست
کہ نادان تر از جاہلی عار نیست

ہوا ہی جو عالم میں تو بادشا
سبب ہے اپنے اس عنایات کا
دیا ہے تجھے ملک و تاج و لوا
سمجھ یہ سخن اے شہ مہ لقا
کریگا جو تو عدل کا کاروبار
عدالت سے ہے رتبہ شہریار
بڑھیگا ترا جاہ اور اقتدار
تو رکھ یاد اے خسرو کامگار

۶۳
جوا یزد ترا این ہمہ کام داد
چرا بر نیاری سرانجام داد

۶۴
چو عدل است پیرایۂ خسروی
چرا عدل را اول نداری قوی

جو کرتے ہیں عدل کا انتظام
صفت اونکی ہوتی ہے ہر صبح و شام

وہ رہتے ہیں عالم میں آپ نیکنام
سمجھ اسکو اے شاہ عالیمقام

رہیگی تری عیب پر جو نگاہ
اگر ہو تجھے بادشاہت کی چاہ

تو دولت رہیگی تری بیگناہ
تو اسکو یقین جان اے بادشاہ

۶۵
چو نوشیروان عدل کرد اختیار
کنون نام نیکست زو یادگار

۶۶
ترا مملکت پایداری کند
اگر معدلت دستیاری کند

جو عادل رہیگا تو شام و سحر
ہوگی تری مملکت خوب تر

کہینگے تجھے خسرو دادگر
یہ خوبی جو چاہے تو اے بہرہ ور

کریگا جو تو معدلت روز و شب
تری نیکنامی کا ہے یہ سبب

تو ہوگا تو اسپ میں عادل لقب
سمجھ اسکو اے شاہ عالی نسب

۶۷
جہان را بانصاف آباد دار
دل اہل انصاف را شاد دار

۶۸
ترا زین بہ آخر چہ حاصل بود
کہ نامت شہنشاہ عادل بود

بڑھاتی ہیں عدل عز و وقار
عدالت ہی ہوتے ہیں سب کامگار

وہان بھی ملے رتبہ و اعتبار
اسی گوش دل سے سن اے شہریار

ہوئی جسکو یہان معدلت دلپذیر
بہت خوش ہیں اوس سے صغیر و کبیر

بڑا صاحب بخت ہے وہ امیر
جو کی غور دل میں تو سمجھ بے نظیر

۶۹
جہان را بہ از عدل معمار نیست
کہ بالا تر از معدلت کار نیست

در مذمت ظلم

۷۰
نہ تاثیر عدل است آرام ملک
کہ از عدل حاصل شود کام ملک

سعادت تو ہوتی ہیں جو بہرہ ور
سعادت کا ہے کب ستم میں اثر

تعدی وہ کرتے نہیں ایدریہ
بیان اس سخن کو بدل غور کر

ہر اک دل کو ہے خوف وحشت بڑا
ستم کا ہے پیشہ نہایت برا

کسی پہ نہ کر ظلم کو تو روا
جو چاہے زمانے میں اپنا بھلا

۷۱
اگر خواہی از نیک بختی نشان
دل ظلم بندی بر اہل جہان

۷۲
مدہ رخصت ظلم در ہیچ حال
کہ خورشید ملکت نیابد زوال

گل حلم کی گر تو دیکھے بہار
نہ بیداد سے کر کسی دل پہ بار

تو کر ظلم کا دور خاطر سے خار
سمجھ لے یہی بات اے کامگار

ترے گھر جو ہے سلطنت کا نشان
اسی میں ہے بس راحت جاودان

تو کر ظلم کو شہر سے بے نشان
یہی تجھکو لازم ہے اے مہربان

۷۳
خرابی ز بیداد بیند جہان
چو بستان خرم ز باد خزان

۷۴
رعایت دریغ از رعیت مدار
مراد دل داد خواہان برآر

جو کرتا ہے یہان ظلم کو اختیار
برا اوسکو کہتے ہیں لیل و نہار

وہ ہوتا ہے دنیا و عقبیٰ میں خوار
سمجھ رکھ یہی بات اے تاجدار

ستم کی نہ چل یک قدم بھی تو راہ
نہ کر ظلم سے خلق کو تو تباہ

ستانا دلوں کا بڑا ہے گناہ
رکھ اے باہنر اس سخن پر نگاہ

۷۵
ستم بر ضعیفان مسکین مکن
کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

۷۶
ستم کش گر آہے برآرد ز دل
ز تف سوزد او شعلہ در آب و گل

سکھاوے تجھے ظلم کا جو شعار
او دکھاوے آہ کا مت دل کو بے شمار

ترا دشمن جان ہے وہ نابکار
اگر خیر چاہے تو اے کامگار

ستم کی روش سے نہ دنیا میں لے
عاقبت میں بھی شرمندگی

ہوئی اوسکو حاصل کچھ بہتری
جو کچھ ہوش ہے تجھ میں تو اے ذکی

۷۷ بآزار مظلوم مائل مباش
ز دود دل خلق غافل مباش

۷۸ مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
بیندیش آخر ز تنگی گور

جو کرتا نہیں ظلم سے اجتناب
سمجھتا نہیں ہو وہ خانہ خراب
وہ ہوتا ہی آخر اسیر عقاب
ستانا دلونکا بڑا ہی عذاب
ستمگر کی جو کہتا ہی یار و شتاب
نظیر ان سخن کو کہیتا کجا
تو سمجھے نہیں سبب دل جس [illegible]
یہ منہ ہی اہل خرد کا بجا

۷۹ مکن مردم آزاری اے تندرائے
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدائے

۸۰ کسے کاتش ظلم زد در جہان
بر آورد از اہل عالم فغان

در صفت قناعت

خدا کا بڑا جس پر احسان ہے
بڑی آبرو اوسکی اور شان ہے
قناعت کی گھر کا وہ مہمان ہے
خوشی خرمی اوسکو ہر آن ہے
قناعت کی دولت ہی جس پاس ہان
نہیں خطرہ تا کوئی درمیان
اوسے رتبہ ہی [illegible]
تو دنیا کی دولت سے [illegible]

۸۱ دلا گر قناعت بدست آوری
در اقلیم راحت کنی سروری

۸۲ غنی گر نباشی مکن اضطراب
کہ سلطان نخواہد خراج از خراب

قناعت سے ہوتا ہی جو بہرہ ور
بصد عیش رہتا ہی وہ اپنے گھر
نہیں دیکھتا ہے کسیکا وہ در
اسی غور کر لیں اے بے ہنر
فقیری کی ہے رتبہ یہ کی جب نگاہ
اگرچہ ہے سختی سی ہو نا تباہ
تو اوسکا ہی پھر اور ہی عز و جاہ
وسے جان ہے اوسکو لطف اله

۸۳ قناعت توانگر کند مرد را
خبر دہ حریص جہان گرد را

۸۴ ندارد خردمند از فقر عار
کہ باشد نبی را ز فقر افتخار

قناعت کی دولت ہے یان بسکہ در
ہر اک وقت رہتی ہی حق پر نظر
نہ ہو کچھ جسے دولت سیم و زر
جو دیکھا تو دنیا میں شام و سحر
قناعت ہے سرمایۂ افتخار
تجھے جس طرح رکھے پروردگار
قناعت میں ہی خوبی اعتبار
اسی میں تو راضی رہ [illegible]

۸۵ غنی را زر و سیم آرایش ست
ولیکن فقیر اندر آسایش ست

۸۶ قناعت بہر حال اولی ترست
قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست

قناعت سے ہوتا ہے جو آشنا
اوسی دی ہے عشرت کا عشرت فزا
وہی کام کرتا ہی یان عقل کا
جفای فلک سے تو ای باصفا
کری دل جو مہر قناعت منیر
اوسی لوگ کہتی ہیں روشن ضمیر
وہ ہی مورد نور لطف قدیر
تجھے بھی ہی لازم بیان اے نظیر

۸۷ اگر تنگدستی ز سختی منال
کہ پیش خردمند ہیچست مال

در مذمت حرص

۸۸ ز نور قناعت برافروز جان
اگر داری از نیکبختی نشان

تجھے ہوئے حرص کا جو نشا
میان ہے تقاضا نہیں عقل کا
اسی سے نہیں ہوش تیرا بجا
سوا اس سخن کے کہوں تجھسے کیا
جو لالچ سے ہی جمع تو نے کیا
نہیں [illegible] اس سے مطلق تجھے فائدہ
فراہم کرے گا اگر [illegible] سوا
یہ بہرہ ہے تیرے نہیں جائیگا

۸۹ ایا مبتلا گشتہ در دام حرص
شدہ مست و لایعقل از جام حرص

۹۰ گرفتم کہ اموال قارون تراست
ہمہ دولت ربع مسکون تراست

۱۰۳
جدائی ز احباب کردن خطاست
بریدن ز یاران خلافِ وفاست

۱۰۴
اگر دوان ز کوی دوست دل
که در روے جانان نباشی خجل

ترک دوست جتنے ہیں اور غمگسار
ستمگر نہیں ہوتے الفت شعار
تو زردہ اونکو مگر زینہار
جو کی ہی محبت تو ای دوستدار
اگر دام الفت میں تو ہی اسیر
تو کر دل میں حسن وفا جاگیر
وگر دوستی ہی تجھے دلپذیر
اسی بات کو یاد رکھ ای نظیر

۱۰۵
شہ پای بیرون ز کوی وفا
که از دوستان می نیرزد جفا

در صفت طاعت

۱۰۶
ز راه وفا گر نه پیچی عنان
شوی دوست اندر دل دشمنان

جو رہتی ہیں طاعت میں شام و سحر
کہاتے ہیں عالم میں روشن گہر
اونھیں کو ہی عز و شرف بیشتر
بہشت بیچ ہی جو کہ گیا نکتہ ور
جو مشغول طاعت ہیں لیل و نہار
بزرگی میں نام اونکا ہی یادگار
بڑی اونکی عزت ہی در راہ غفار
یقین ہے یہی بات ای باوقار

۱۰۷
کسی را که اقبال باشد غلام
بود میل خاطر بطاعت مدام

۱۰۸
اگر بندگی از پی طاعت میان
کشاید در دولت جاودان

جو رکھتے ہیں طاعت کا چہرہ پہ نور
جو چاہی کہ ہو تیرگی دل سے دور
خجل مہر ہوتا ہی اونکے حضور
تو اوسکو سمجھ کہ تو ای پر شعور
جو رکھتی ہیں طاعت سے آرام جان
ملیگا اونھیں کو جنان میں مکان
وہی لوگ عقبیٰ میں ہیں شادمان
سمجھ ہی اگر تو سن دوزخ میان

۱۰۹
ز طاعت بود روشنائی جان
که روشن ز خورشید باشد جهان

۱۱۰
بآب عبادت وضو تازه دار
که فردا ز آتش شوی رستگار

جنھیں ہے شب و روز طاعت سے کام
بھلا اونکو کہتی ہیں سب خاص و عام
مطیع اونکا رہتا ہی عالم مدام
یہ خوبی عیان ہے تو پھر صبح و شام
جو طاعت سے دلکو لگاتی ہیں یان
اونھیں میں تو روشندلی کی ہی نشان
سعید اونکو کہتی ہیں اہل جہان
جو دیکھا تو عالم میں ہیں مہربان

۱۱۱
نشاید سر از بندگی تافتن
که دولت بطاعت توان یافتن

۱۱۲
سعادت ز طاعت میسر شود
دل از نور طاعت منور شود

جو کرتے ہیں طاعت کو یان اختیار
وہی ہیں سزامند اور بختیار
شب و روز رکھتی ہیں طاعت سے کار
اسی پر نظر کرلے ای ہوشیار
ہوئے ہیں جو طاعت سے روشن ضمیر
جو چاہی کہ دل ہو تجلی پذیر
اونھیں حق کی ہستی ہی پیر و فقیر
تو لازم ہی تجکو بھی ہو ای نظیر

۱۱۳
ز طاعت نه پیچد خردمند سر
که بالای طاعت نباشد هنر

در صفت عبادت

۱۱۴
پرستنده آفریننده باش
در ایوان طاعت نشیننده باش

جنھیں حق پرستی ہی یان بیشتر
صفت اونکی ہوتی ہی شام و سحر
جو ہی وہ توانگر ہیں اور نامور
دلا تو بھی اسکو یقین جان کر
جو رکھتی ہیں یان دولت اتقا
ملی ہی سعادت اونھیں برملا
دل اونکا ہی پاکیزگی سی بھرا
بھلا اپنا چاہی تو ہولے باصفا

۱۱۵
اگر حق پرستی کنی اختیار
شوی دولتی همدم و بختیار

۱۱۶
ز تقوی چراغ روان بر فروز
که چون نیکبختان شوی نیک روز

جو پڑھتی ہیں خلق کی دکھانے نماز | جو چاہی کہ ہو جاؤں تو سرفراز
ملی ہی اوسے نہیں عزت و امتیاز | تو وا شم جہان میں ہی عجز و نیاز
نہیں اس سے کام کوئی بدتر | تجھے اوس سے لازم ہی کرنا حذر
تو دامن کو اوس سے نہ آلودہ کر | اسیکو یقین جان تو زہر دو [illegible]

١١٧ نماز از سر صدق بے پا دار | کہ حاصل کنی دولت پایدار

١١٨ اگر دور باشی ز فسق و فجور | نباشی ز گلزار فردوس دور

جو سمجھی شریعت کی باتیں بجا | نظیر اوسکو محشر میں خطرہ ہی کیا
کرے پیروی اونکی دل سے سدا | سخن ہے یہ اہل خرد نے کہا
بڑا ہی جو عصیان میں بالکل عبادت | جو خوشنودی خالق دو جہان
نہیں کچھ بھلائی کا [illegible] نشان | تجھے چاہیے ہی [illegible] دہان

١١٩ کسی را کہ از شرع باشد شعار | نترسد ز آشوب روز شمار

در مذمت عصیان

١٢٠ دلا عزم عصیان مکن زینهار | کہ فردا نباشی ز حق شرمسار

جو ہو آدمی دنیا میں عصیان شعار | اگر ہی تو کچھ عاقل و ہوشیار
وہی کھینچتے ہیں غم اسکے بلا | تو اسکو یقین جان تو غمگسار
کریگا گنہ تو جو یان روز و شب | ترا نور دانش چھپیگا یہ سب
تو ہوگا ترا سب [illegible] عاصی لقب | سمجھ کر نہ [illegible] ادب

١٢١ ز عصیان کند ہوشمند احتراز | کہ از آب باشد شکر را گداز

در تعریف شکر

١٢٢ گنہ ظلمت است از گنہ اجتناب | کہ پنہان شود نور مہر از سحاب

تجھے شکر کرنے سے ہی افتخار | کہ شکر آب ہے تو شجر میوہ دار
تجھے شکر کرنے سے ہی اعتبار | تامل کر اور غور ای ہوشیار
جو کرتے ہیں یاں شکر شام و سحر | اگر دولت و بخت کا کچھ اثر
فزون نعمت اونکی ہی اور بیشتر | تجھے دیکھنا ہی تو ای بہرہ ور

١٢٣ ز شکر جہان آفرین سر متاب | کہ در باغ دین شکر او ہست آب

١٢٤ زیادت کند شکر جاہ و جلال | زیادت کند شکر مال و منال

جو ہیں رتبہ شکر کے قدر دان | کیا کرتے ہیں ہر دم شکر یان
نہیں شکر سے بہتر کچھ ورد زبان | تجھے بھی یہ لازم ہی ای مہربان
جو کچھ نعمتیں تجکو بخشی ہیں یان | کریگا تو کس کس کا شکر ان ہی بیان
وہ ہیں بے زبان اور تری اک زبان | جو شاکر ہو تو اسکو تحقیق جان

١٢٥ نفس جز بہ شکر خدا بر میار | کہ واجب بود شکر پروردگار

١٢٦ اگر شکر حق تا بہ روز شمار | گزاری نباشد یکے از ہزار

زدی شکر سے تو بھی لب کو قرار | نظیر اس سخن کو تو کر اعتبار
زبان کو ہلا شکر میں بار بار | اور اگرچہ تجھ سے نہو زینہار
صبوری کی دولت جسے ہی بہ بیان | ہر اک اس سے خوشدل رہا اور شادمان
جنھیں ہے وہ کہتے ہیں آرام جان | صبوری کی کیا کیا کہوں خوبیان

١٢٧ وے گفتن شکر او بے تر است | کہ اسلام را شکر او زیور است

در صفت صبر

١٢٨ اگر صبوری کنی اختیار | بدست آوری دولت پایدار

صبوری میں ہے اسقدر مرتبا | نہیں لکھی جاتی ہی اوسکی ثنا
کہ ہو صابر اون کے دلون پر لکھا | غرض یہ سخن سن تو ای پارسا
صبوری کے رہ میں جو رکھا قدم | نہ آئی دل خاطر میں کچھ رنج و غم
نہ مقصد کی ملنے سے ہو [illegible] | یقین کر اسی بات پر دم بدم

۱۲۹ صبوری بود کار پیغمبران / نه پیچند زین ره که دین پروران

۱۳۰ صبوری ترا کامگاری دهد / ز رنج و بلا رستگاری دهد

صبوری جو کرتے ہین یان صبح و شام / ملی ہو اونھین پہ تہ و احترام
تو دیکھی صبوری سے جاری ہین کام / یقین کر یہی بات ہے نیکنام
صبوری کریگا جو دل سے بیان / نہ گھبرا کسی کام مین میری جان
تو ہوگی تری ہمین خوبی عیان / نصیحت یہ سعدی کی ہے جاودان

۱۳۱ صبوری کشاید در کام جان / که جز صابری نیست مفتاح آن

۱۳۲ صبوری کنی گر ترا دین بود / که تعجیل کار شیاطین بود

جو کچھ ہے ترا مقصد و مدعا / بر آئے مین اوسکی میان غم نہ کہا
نہین گرو جلدی سے ہو روا / یقین اسکو تو جان ہے دلربا
جو کچھ آرزو جی مین ہے تیرے یان / جو چاہے ملے تجکو اوسکا نشان
نہ غم ملنے کا ہی رنج دل مین نہان / اسی کو یقین و لیکن کہو جاودان

۱۳۳ صبوری کلید در آرزوست / کشاینده کشور آرزوست

۱۳۴ صبوری برآرد مراد دلت / که از عاقلان حل شود مشکلت

اگر ہو تو دام بلا مین اسیر / نہ لا رنج دل مین قلیل و کثیر
دگر ہو تری طبع کلفت پذیر / کہا ہے بزرگون نے یون بے نظیر
مے عشق ہے وہ نشاط التیام / اونھین کو ہے وہ ذرات عیش مدام
اگر اوسکا نشہ ہو جنھین صبح و شام / تو بس جلد لیکر صراحی و جام

۱۳۵ صبوری بہر حال اولے بود / در ضمن آن چند معنے بود

وصف شراب عشق

۱۳۶ بده ساقی آن آب آتش لباس / که مستی کند اہل دل التماس

وہ مے جس سے ہو چشم رنگ نگاہ / وہ ہر جان عشاق ہے اشتباہ
نہ دیکھو جو سو جان اوسکی چاہ / بہار اوسکی کیا کیا کہون واہ واہ
جنھون عشق کی ہے زبان ہے عشق کا / جنھا ہی جا اوس مے کا ہو نشا
عجب ذکر دل کو ہے ملتا مزا / تو کیفیت اوسکی کہون میں کیا

۱۳۷ مے لعل در ساغر زرنگار / بود روح پرور چو لعل نگار

۱۳۸ خوشا لذت شوق ارباب عشق / خوشا لذت ذوق اصحاب عشق

جو عشاق ہین اونسے ہے ترک حجاب / دل اونکا ہو کرکے ہی مست و خراب
اونھین لطف ہے اونکو کامیاب / تو لا ساقیا بھر کے جام شراب
جو ہے عاشقون کو غم جان گزا / جو چاہے خمار اونسے ہووے جدا
تجھے اوسکی لازم ہے رکھنی دوا / تو جلدی سے اے ساقی دربا

۱۳۹ شرابے چو لعل روان بخش یار / شرابے مصفا چو روی نگار

۱۴۰ بیاران شرابے چو آب حیات / که یابد ز نوشش دل از غم نجات

وہ مستی ہے جن آنکھون ہو رہی / کبھی خوشی او کبھی بیکسی
عجب مشعل عشق روشن ہوئی / کہون کیا مین اسکی سواد کہی
کیا جسنے دل دوستی پر فدا / رہا ملتی جلوہ یار کا
قدم راہ الفت مین اسنا رکھا / صفت اوسکی یارو کہون ادا کیا

۱۴۱ خوشا مے پرستی ز صاحبدلان / خوشا ذوق مستی ز اہل دلان

۱۴۲ خوشا دل که دارد تمنای دوست / خوشا دل که دربند سودای اوست

جو مشتاق نظارۂ یار ہے
اوسی کب کسی سے بیان کار ہے
اوسیکو محبت سزاوار ہے
نظیر اوسیکے لب پر یہ ہر بار ہے
جو رکھتے ہین یان راستی مین کمال
دل اونکا چمکتا ہی اختر مثال
وہی فی الحقیقت ہین خجستہ خصال
اونھین نیک باتو پہ کر کر خیال

شعر ۱۴۳
خوشا دل کہ شیدا است بر روی دوست
خوشا دل کہ شد منزلش کوی دوست

در صفت راستی

شعر ۱۴۴
دلا گر کنی راستی اختیار
شود دولتت ہمدم و بختیار

جو رکھتی ہین یان راستی کا اثر
اسی حسن و خوبی پہ کرکے نظر
بزرگی مین ہوتے ہین وہ نامور
کہا شیخ سعدی نے ای پرہنر
جو ہین راستی مین یہان کامیاب
دہن کی ہے بو اونکے مثل گلاب
نہین اونکو دل کی کدورت سے تاب
جو پوچھو تو سچ ہی ای راست آب

شعر ۱۴۵
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
کہ از راستی نام گردد بلند

شعر ۱۴۶
بہ از راستی در جہان کار نیست
کہ در گلبن راستی خار نیست

جو رکھتی ہین یان راستی کا شعار
وہ ہوتی ہین مقبول پروردگار
اونھین کا ہے عالم مین عز و وقار
سمجھ کر یہی بات اے کامگار
جنھین راستی کی خوش آئی ہے طیب
جو ناراستی سے ہوا خفقریب
وہ ہین گلشن صدق کی عندلیب
سمجھ اوسکا انجام ای خوش نصیب

شعر ۱۴۷
دم از راستی گر زنی صبح وار
ز تاریکی جہل گیری کنار

شعر ۱۴۸
کسی را کہ با راستی گشت کار
بکار روز محشر شود رستگار

جو رکھتی ہین یان راستی پر نگاہ
بزرگی سے ہوتا ہی اونکا نباہ
اونھین سے بہت لوگ کرتے ہین چاہ
جو ہے تو عقیل و ز دانش پناہ
رہیگا تو ناراستی مین اسیر
یہان اور وہان ہوگی ذلت کثیر
تو سب کی نگاہون مین ہوگا حقیر
اسیکو یقین دل مین کر ای نظیر

شعر ۱۴۹
سخن دم بجز راستی زینہار
کہ دارد فضیلت یکین بر سیار

در مذمت دروغ

شعر ۱۵۰
ز نا راستی نیست کارے بتر
کزو گم شود نام نیک اے پسر

جسے جھوٹھ کہتی ہین اہل جہان
خرد کی ضیا کو ہی کرتا نہان
وہ سینہ کی ہی تیرگی کا نشان
نہین یاد کیا قول دانشوران
کریگا جو تو جھوٹھ کو اختیار
کریگا نہ کوئی ترا اعتبار
طبیعت رہیگی الم سے فگار
یقین جان لی اسکو ای ہوشیار

شعر ۱۵۱
کسے را کہ گردد زبان در دروغ
چراغ دلش را نباشد فروغ

شعر ۱۵۲
ترا شرمساری نماید دروغ
بکاذب در غم کشاید دروغ

اگر جھوٹھ بولے گا تو ہر زمان
کرین گے حذر تجھ سے اہل جہان
تو ہوگا خجل سب مین ای میان
ہمیشہ یقین کر اسے مہربان
جسے جھوٹھ کہتا ہی ہر [illegible]
سراسر بدی اوسکی ہے درمیان
اوسی خوار کرتا ہی پھر ہر زمان
اگر اعتبار اپنا چاہی تو یان

شعر ۱۵۳
ز کذاب گیرد خردمند عار
کہ اورا نیارد کسے در شمار

شعر ۱۵۴
دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

جسے جھوٹھ ہوتا ہی یان دلپذیر
نہین اوسکی توقیر کرتے کبیر
وہ ہوتا ہی یان منفعل اور حقیر
جو دیکھا تو سچ ہے یہی ای نظیر
جہان مین نئے رنگ کے ہین چلن
تجھے دیکھتے ہین جو طعنہ زن
عیان ہے عجب طرز کی انجمن
تو چشم تامل سے ای یار [illegible]

۱۵۵
دروغ آدمی را کند شرمسار
دروغ آدمی را کند بے وقار

در صنعت حق تعالیٰ شانہ

۱۵۶
نگہ کن در این گنبد زرنگار
کہ سقفش بود بے ستون استوار

کہیں باغ و بستاں کہیں نیستاں
کہیں ہے بہار اور کہیں ہے خزاں
کہیں کوہ و صحرا کہیں بحر و کاں
انھیں دیکھ کر پھر تو اے مہرباں
تامل ذرا گر تو پھر اس میں
جو دیکھا تو ٹھہرا یہی غور میں
ہر اک وضع میں اور ہر اک طور میں
کہ کیا کیا ہیں نقشے عیاں دور میں

۱۵۷
ہمہ روز و شب چرخ گردندہ بیں
در و شمعہائے فروزندہ بیں

۱۵۸
یکے پاسبان و یکے بادشاہ
یکے دادخواہ و یکے تاج خواہ

کہیں عیش و عشرت کی ہیں تیاریاں
کہیں رنج و غم کی گرفتاریاں
نشاط و طرب کی ہوا داریاں
غرض ہیں عجب کچھ نموداریاں
کہیں بیکسی اور کہیں دستگاہ
پڑی کیوں نہ حیرت میں جا کر نگاہ
کہیں جو فقیری کہیں عز و جاہ
غرض کچھ عجب یاں نکی ہے رسم و راہ

۱۵۹
یکے شادمان و یکے دردمند
یکے کامران و یکے مستمند

۱۶۰
یکے بر حصیر و یکے بر سریر
یکے در پلاس و یکے در حریر

کہیں سختی و رنج سہ جائے ہے
کہیں محفل عیش پیرائے ہے
کہیں درد و اندوہ سودائے ہے
عجائب تماشے کی یہ جائے ہے
کہیں بے خبری اور کہیں گنج زر
کہیں غمزدہ اور کہیں شاد تر
کہیں خامشی اور کہیں شور و شر
نئی طرح کا یاں کا دیکھا اثر

۱۶۱
یکے را عنا و یکے را غنا
یکے را بقا و یکے را فنا

۱۶۲
یکے بے نوا و یکے مالدار
یکے نامراد و یکے کامگار

کہیں صبح عشرت کہیں شام غم
کہیں مہربانی کہیں ہے ستم
کہیں خرمی اور کہیں ہے الم
جہاں میں جہاں دیکھو ہے بہم
کہیں شادمانی کہیں غم کشی
کہیں دل کی قوت کہیں بے بسی
کہیں تنگی اور کہیں تازگی
غرض کچھ عجب طرح ہر بانکی ہے

۱۶۳
یکے در تبسم یکے در عذاب
یکے در مشقت یکے کامیاب

۱۶۴
یکے تندرست و یکے ناتواں
یکے سالخوردہ و یکے نوجواں

کہیں رسم اوضاع کی چلتے ہیں راہ
کہیں لطف ہے اور کہیں ظلم و آہ
کہیں بخت گوئی کہیں مہر و جاہ
عجب ڈھب کی دیکھی ہے یہ بزم گاہ
کہیں بے ہدایت کہیں گمرہی
کہیں پارسائی کہیں مے کشی
کہیں راستی اور کہیں کجروی
جہاں میں عجب ہے ہوا پھر رہی

۱۶۵
یکے نیک خلق و یکے تند خوے
یکے بردبار و یکے جنگجوے

۱۶۶
یکے در صواب و یکے در خطا
یکے در دعا و یکے در دغا

کہیں ہے نشاط و طرب ہر زماں
کہیں کلفت دل ہے رخ پر عیاں
بہار چمن نغمۂ بلبلاں
کہاں تک کہوں بانکی نیرنگیاں
کہیں بادۂ عیش ہے موج زن
کہیں رنج و غم کی لگی ہے لگن
پری زاد بیٹھے ہیں نازک بدن
غرض کچھ عجب ڈھب کی ہے انجمن

۱۶۷
یکے در گلستان راحت مقیم
یکے با غم و رنج و محنت ندیم

۱۶۸
یکے را فروزندہ شمع طرب
یکے را ز غم سوز روشن چو شب